بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخاری شریف

مترجم عربی اردو

جدید حواشی کے ساتھ حدیث شریف کی مستند ترین کتاب

تالیف

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جلد سوم

ادارہ اسلامیات
لاہور - کراچی پاکستان

تصحیح، ترتیب نو اور نظر ثانی کے بعد جدید ایڈیشن

الجامع الصحيح للإمام البخاري

اشاعت اول
جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ - اگست ۲۰۰۳ء

اشاعت دوم
رجب ۱۴۲۶ھ - اگست ۲۰۰۵ء

ادارۂ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۷۳۲۴۴۱۲ فیکس ۷۳۲۴۷۸۵-۴۲-۹۲+
۱۹۰- انارکلی، لاہور - پاکستان......فون ۷۲۲۳۹۹۱-۷۳۵۳۲۵۵
موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی - پاکستان....فون ۲۷۲۲۴۰۱
ویب سائٹ: www.idaraeislamiat.com

ملنے کے پتے
ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ معارف القرآن، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، اردو بازار، کراچی
دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر ۱
بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر ۱
بیت العلوم، نابھہ روڈ، لاہور

بخاری شریف مترجم اردو عربی

جدید حواشی کے ساتھ حدیث شریف کی مستند ترین کتاب

الجامع الصحیح للامام البخاری

جلد سوم

تالیف

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمۃ اللہ تعالےٰ ۲۵۶ھ

ترجمہ و حواشی

حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا ابو الفتح رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا سبحان محمود رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا قاری احمد رحمۃ اللہ علیہ

جدید تشریحی فوائد: حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

ادارہ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

بخاری شریف اردو (کامل)

قارئین کی سہولت کے پیش نظر بخاری شریف کی تینوں جلدوں میں موجود ابواب کی تفصیل یہاں دی جارہی ہے تاکہ ایک نظر میں مندرجات کا اندازہ ہوسکے اور موضوع اور حدیث مبارکہ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ (ناشرین)

جلد اول

جلد دوم

جلد سوم

فہرست ابواب صحیح بخاری شریف مترجم اُردو جلد سوم

بائیسواں پارہ

كِتَابُ النَّفَقَاتُ

کِتَابُ الْاَطْعِمَة

کِتَابُ الْعَقِيقَةِ

تئیسواں پارہ

کِتَابُ الذَّبَائِحِ

كِتَابُ الْاَضَاحِيْ

كِتَابُ الطِّبِّ

چوبیسواں پارہ

کِتَابُ اللِّبَاسِ

كِتَابُ الْاٰدَابُ

پچیسواں پارہ

كِتَابُ الْاِسْتِيْذَان

چھبیسواں پارہ

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

ستائیسواں پارہ

کِتَابُ الْقَدَر

کِتَابُ الْفَرَائِضِ

کِتَابُ الْحُدُوْدِ

اٹھائیسواں پارہ

كِتَابُ الدِّيَاتِ

کِتَابُ اِسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْن

کِتَابُ الْاِکْرَاہِ

انتیسواں پارہ

کِتَابُ الْفِتَنِ

کِتَابُ الْاَحْکَامِ

كِتَابُ التَّمَنِّی

كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

تیسواں پارہ

كِتَابُ التَّوْحِيدِ وَالرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ

تمت بالخیر

فہرست ابواب صحیح بخاری شریف جلد سوم ختم ہوئی

اکیسواں پارہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَاب فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ *

١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ (اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ) ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ *

٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ وَإِنَّ نَفَرَنَا غَيَبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ فَأَمَرَ لَهُ بِثَلَاثِينَ شَاةً وَسَقَانَا لَبَنًا فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً أَوْ كُنْتَ تَرْقِي قَالَ لَا مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ قُلْنَا لَا تُحْدِثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

اکیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ا۔ سورہ فاتحہ کی فضیلت کا بیان۔(۱)

ا۔ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، شعبہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، ابو سعید بن معلّٰی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ حضور ﷺ نے مجھے بلایا میں نے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ فارغ ہوں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ جب بھی اللہ و رسول تمہیں پکاریں تو جواب جلد دو۔ فرمایا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک سورت بتلاؤں گا جو قرآن مجید کی تمام سورتوں سے افضل ہے۔ پھر حضور ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا جب ہم باہر نکلنے لگے تو میں نے درخواست کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا میں تمہیں قرآن کی سب سے زیادہ افضل سورت بتلاؤں گا آپ نے فرمایا وہ سورت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ ہے اسی کا نام سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دی گئی ہے۔

۲۔ محمد بن مثنیٰ، وہب، ہشام، محمد، معبد، ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم سفر میں ایک مقام پر تھے کہ ایک لونڈی نے آکر کہا کہ اس قوم کے سردار کو سانپ نے کاٹ لیا ہے اور ہماری آبادی کے لوگ موجود نہیں ہیں کیا تم میں کوئی منتر پڑھنے والا ہے (چنانچہ) ان کے ہمراہ ہم میں سے ایک شخص ہو گیا جس کو ہم جانتے تھے کہ وہ منتر نہیں پڑھ سکتا اس نے جا کر اس پر منتر پڑھا اور وہ شخص اچھا ہو گیا۔ اس نے ہمیں تیس بکریاں دیں اور ہمیں دودھ پلایا۔ جب وہ لوٹا تو ہم نے اس سے پوچھا کیا تو منتر اچھی طرح جانتا ہے یا تو منتر کرتا ہے۔ راوی کو شک ہے اس نے جواب دیا میں نے کبھی منتر نہیں پڑھا میں نے تو صرف فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کی پھر ہم نے آپس میں مشورہ کیا

ا۔ سورۃ فاتحہ کے فضائل بیان فرماتے ہوئے امام قرطبیؒ نے لکھا ہے کہ یہ ایسی سورت ہے کہ قرآن کی ابتداء اس سے ہوتی ہے اور یہ سورت قرآن کے علوم پر مشتمل ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، تذکرۂ آخرت، اللہ تعالیٰ کے لئے عبادت اور اخلاص کا اقرار اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت کے سوال وغیرہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهَذَا *

کہ رسول اللہ ﷺ سے جا کر اس کے متعلق پوچھیں گے۔ مدینہ پہنچ کر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا تمہیں کس چیز سے شبہ ہوا کہ یہ منتر ہے اس مال کو تم بانٹو اور مجھے بھی حصہ دو۔ معمر کہتے ہیں کہ ہم سے عبدالوارث نے ان سے ہشام نے ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی وہ ابو سعید خدریؓ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

٢ بَاب فَضْلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

باب ۲۔ سورہ بقرہ کی فضیلت کا بیان۔

٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ و حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِي اللَّه عَنْهم قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْهم قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَّ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ *

۳۔ محمد بن کثیر، شعبہ، سلیمان، ابراہیم، عبدالرحمٰن، ابو مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص دو آیتیں پڑھے، ابو نعیم، سفیان، منصور، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید، ابو مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اخیر سورہ بقرہ کی دو آیتیں رات کو پڑھ لے تو وہ اس کے لئے کافی ہیں(۱)۔ سلیمان بن ہیثم کہتے ہیں ہم سے عوف نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ محمد بن سیرین سے وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر کے صدقہ کی نگرانی پر مقرر کیا تھا ایک شخص اس سے لپ بھر کر لے جانے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے چلوں گا اس کے بعد پوری حدیث بیان کی، پھر اس نے بتایا کہ جب اپنے بستر پر آرام کرو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو اس سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان رہے گا اور صبح تک شیطان پاس نہ پھٹکے گا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے لیکن وہ خود جھوٹا ہے (اور فرمایا) کہ وہ کہنے والا شیطان تھا۔

٣ بَاب فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ *

باب ۳۔ سورہ کہف کی فضیلت کا بیان۔

---

۱ یعنی یہ دو آیتیں کافی ہو جائیں گی۔ قیام لیل سے یا قراءۃ قرآن سے یا عقائد سے متعلقہ آیات سے یا حصول ثواب سے یا شیطان کے شر سے یا ہر بری چیز سے یا یہ آیتیں انسان اور جنات کے شر کو دور کر دیتی ہیں۔ (فتح الباری ص ۴۶ ج ۹)

٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ *

۴۔ عمرو بن خالد، زہیر، ابو اسحاق، براء سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد سورہ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے ایک طرف ایک گھوڑا رسیوں سے بندھا تھا، اس شخص پر بادل چھا گیا اور اس کے قریب آنے لگا تو (گھوڑا بدکنے لگا) صبح کو جب رسول اللہ ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ سکینہ تھا جو قرآن کے باعث اترا تھا۔ سکینہ بمعنی (سکون وطمانیت)۔

٤ بَاب فَضْلِ سُورَةِ الْفَتْحِ *

باب ۴۔ سورہ فتح کی فضیلت کا بیان۔

٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ نَزَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي حَتَّى كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا *

۵۔ اسماعیل، مالک، زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں رات کے وقت چل رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ حضرت عمرؓ نے آپ سے کچھ پوچھا آپ نے انہیں جواب نہیں دیا۔ پھر پوچھا، پھر جواب نہیں دیا پھر حضرت عمرؓ نے آپ سے پوچھا آپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ حضرت عمرؓ نے دل میں کہا اے عمرؓ تیری ماں تجھ پر روئے تو نے حضور ﷺ سے تین بار سوال کیا مگر آپ نے ایک بار بھی جواب نہیں دیا، شاید حضور ﷺ ناراض ہو گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں اپنے اونٹ کو ہٹا کر لوگوں سے آگے بڑھ گیا اور میں ڈر رہا تھا کہ کہیں میرے حق میں قرآن کا کوئی حکم نازل نہ ہو جائے، میں تھوڑی دیر بھی ٹھہرنے نہ پایا تھا کہ میں نے سنا کہ کوئی مجھے پکار رہا ہے میں ڈر گیا کہ کہیں میرے حق میں قرآن نہ اترا ہو پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا کہ آج کی رات مجھ پر ایک سورت اتری ہے جو مجھے سب دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند ہے۔ پھر حضور (ﷺ) نے إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا پڑھی۔

٥ بَاب فَضْلِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فِيهِ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۵۔ سورۂ قل ھو اللہ احد کی فضیلت کا بیان اس باب میں عمرہ کی حدیث بواسطہ حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ

۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ اپنے والد سے، وہ ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے

بْن أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَزَادَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

ہیں کہ ایک مرد نے کسی کو قل ھو اللہ احد بار بار پڑھتے ہوئے سنا، صبح کو اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر بیان کیا اور وہ شخص قل ھو اللہ کو چھوٹی سورت ہونے کی وجہ سے کمتر جانتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ قل ھو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے (۱)۔ ابو معمر نے مزید بیان کیا کہ ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے ان سے مالک بن انس نے ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابوسعید خدریؓ نے روایت کی کہ مجھے میرے بھائی قتادہ بن نعمان نے خبر دی کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پچھلی رات سے اٹھ کر سورت قل ھو اللہ احد پڑھنے لگا اور اس کے علاوہ کچھ نہ پڑھا جب صبح ہوئی تو اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔

۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَالضَّحَّاكُ الْمَشْرِقِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا أَيُّنَا يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ قَالَ الْفِرَبْرِيُّ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ ابْنَ أَبِي حَاتِمٍ وَرَّاقَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلٌ وَعَنِ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ مُسْنَدٌ *

۷۔ عمر بن حفص، اعمش، ابراہیم، ضحاک المشرقی، ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم میں سے کوئی تہائی قرآن پڑھنے سے رات بھر میں عاجز ہو جاتا ہے تو ان لوگوں کو یہ مشکل معلوم ہوا اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ (ﷺ) اتنی طاقت کس میں ہے۔ آپ نے فرمایا سورہ اخلاص جس میں اللہ واحد الصمد کی صفات درج ہیں تہائی قرآن کے برابر ہے۔ فربری کہتے ہیں میں نے ابو جعفر محمد بن ابو حاتم کاتب ابو عبداللہ (بخاری) سے سنا ہے، ابو عبداللہ کہتے تھے یہ حدیث ابراہیم سے مرسل ہے اور ضحاک مشرقی سے مسند کے طور پر بیان کی گئی۔

٦ بَاب فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ *

باب ۶۔ معوذات کی فضیلت کا بیان۔

۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۔ عبداللہ بن یوسف، مالک بن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور جب آپ کی بیماری زیادہ بڑھ گئی تو انہی

(۱) امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ سورۂ اخلاص اللہ تعالیٰ کے دو ایسے ناموں پر مشتمل ہے جو اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف کمال کو شامل ہیں اور وہ دو نام کسی اور سورت میں نہیں ہیں یعنی احد اور صمد۔

كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا *

سورتوں کو میں آپ پر پڑھتی اور آپ کے ہاتھوں کو برکت کی امید کرتے ہوئے آپ پر پھیرتی تھی۔

۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۹۔ قتیبہ بن سعید، مفضل، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آرام فرماتے تو روزانہ رات کو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان پر قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر دم کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے تمام بدن پر پھیر لیتے۔ پہلے اپنے سر اور چہرے مبارک پر پھیرتے اس کے بعد اپنے تمام اوپر کے جسم پر جہاں تک کہ آپ کا ہاتھ پہنچتا اور یہ فعل آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔

٧ بَاب نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَقَالَ اللَّيْثُ*

باب ۷۔ بوقت قرأت سکینہ اور فرشتوں کے نزول کا بیان۔

۱۰۔ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ

۱۰۔ لیث یزید بن ہاد کا قول نقل کرتے ہیں کہ محمد بن ابراہیم کہتے تھے کہ اسید بن حضیر ایک رات سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے اور گھوڑا ان کے پاس بندھا ہوا تھا، اچانک گھوڑا بدکنے لگا وہ چپکے ہو رہے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا، پھر وہ پڑھنے لگے گھوڑا پھر بدکنے لگا پھر وہ خاموش ہو رہے تو وہ ٹھہر گیا، پھر وہ پڑھنے لگے پھر گھوڑا بدکنے لگا اس کے بعد ابن حضیر رک گئے چونکہ ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب سو رہا تھا انہیں ڈر ہوا کہیں گھوڑا اسے کچل نہ ڈالے۔ جب انہوں نے اپنے لڑکے کو وہاں سے ہٹا لیا اور آسمان کی طرف نظر دوڑائی تو آسمان دکھائی نہ دیا بلکہ ایک ابر جس میں روشنیاں چمک رہی تھیں اوپر اٹھتا ہوا نظر آیا، صبح کو رسول اللہ ﷺ سے آکر پورا قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اے ابن حضیر تم برابر پڑھتے رہتے تو اچھا تھا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا مجھے ڈر لگا کہیں گھوڑا یحییٰ کو کچل نہ ڈالے اس لئے میں یحییٰ کی طرف متوجہ ہو گیا پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک عجیب چھتری سی جس میں بہت سے چراغ لگے ہوئے تھے دکھائی پھر جب میں باہر نکل آیا تو وہ مجھے نظر آئی، آپ

قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ *

ﷺ نے فرمایا تجھے معلوم ہے وہ کیا تھا، ابن حضیر نے کہا مجھے نہیں معلوم، حضور ﷺ نے فرمایا وہ فرشتے تھے جو تیری آواز سن کر تیرے پاس آ گئے تھے اگر تو صبح تک پڑھے جاتا تو لوگ انہیں صاف دیکھ لیتے۔ ابن الہاد کہتے ہیں یہ حدیث مجھ سے عبداللہ بن خباب نے ابو سعید خدریؓ سے بیان کی جس کو اسید بن حضیرؓ نے نقل کیا۔

٨ بَاب مَنْ قَالَ لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ *

باب ۸۔ قرآن کی جلد کے درمیان جو کچھ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے علاوہ اور کچھ نہ چھوڑنے یعنی قرآن ترکہ رسالتمآب ہونے کا بیان۔

١١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا فَقَالَ لَهُ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ أَتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ قَالَ وَدَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ *

۱۱۔ قتیبہ بن سعید، سفیان کہتے ہیں کہ عبدالعزیز کا بیان ہے کہ میں اور شداد بن معقل ابن عباسؓ کے پاس گئے ان سے شداد بن معقل نے پوچھا کیا نبی ﷺ نے کچھ لکھی ہوئی چیزیں بھی چھوڑی ہیں وہ بولے جلد قرآن کے درمیان جو کلام الٰہی ہے صرف وہی چھوڑا ہے پھر ہم محمد بن حنفیہ کے پاس گئے اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ قرآن کی جلد کے درمیان جو کچھ ہے (۱) اس کے علاوہ آپ نے اور کچھ بھی نہیں چھوڑا۔

٩ بَاب فَضْلِ الْقُرْآنِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ *

باب ۹۔ قرآن شریف کی سب کلاموں پر فضیلت کا بیان۔

١٢ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا

۱۲۔ قتیبہ بن خالد، ابو خالد، ہمام، قتادہ، انس، ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال سنگترہ کی سی ہے کہ اس کا مزہ بھی عمدہ ہے اور خوشبو بھی عمدہ اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال اس کھجور کے مانند ہے جس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں اور اس فاسق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے گل ریحان کی طرح ہے کہ خوشبو اس کی اچھی ہے اور مزہ کچھ نہیں اور اس فاسق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے اندرائن کے پھل کی سی ہے جس کا مزہ بھی کڑوا ہے اور بو بھی خراب۔

---

(۱) روافض کا نظریہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد استحقاق خلافت کے مضامین پر مشتمل آیات بھی تھیں جنہیں دیگر صحابہ نے چھپا لیا۔ گویا کہ ان کے نزدیک یہ قرآن مکمل قرآن نہیں ہے، نعوذ باللہ۔ اس باب سے امام بخاریؒ ان کے اس نظریہ کی تردید فرما رہے ہیں کہ جو قرآن اب موجود ہے بعینہٖ سارا کا سارا یہی ہے وہ جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ کر گئے تھے۔ اور امام بخاریؒ نے اس بات کے حوالہ کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہی صاحبزادے کا قول پیش فرمایا۔ (فتح الباری ص ۵۴ ج ۹)

مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا *

١٣ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ بِقِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَذَاكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ شِئْتُ *

۱۳۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، عبداللہ بن دینار، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری عمر گزشتہ لوگوں کی عمروں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب کے درمیان کا وقت اور یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں تمہاری مثال ایسی ہے کہ جیسا ایک مرد مزدوروں کو اجرت پر رکھے اور کہے کون ہے جو دوپہر تک ایک قیراط پر میرا کام کرے چنانچہ یہود نے اپنے ذمہ وہ کام لے کر دوپہر تک کیا پھر اس نے کہا کوئی ہے جو میرا کام دوپہر سے عصر تک ایک قیراط پر کردے تو وہ کام نصاریٰ نے کیا پھر تم عصر سے غروب آفتاب تک دو، دو قیراطوں پر کام کر رہے ہو۔ یہود و نصاریٰ نے کہا ہمارا کام بہت زیادہ ہے اور مزدوری بہت تھوڑی ہے اس شخص نے کہا میں نے کیا تمہارا کچھ حق مار لیا ہے وہ بولے نہیں، پھر اس نے کہا کہ یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں اس کو دوں۔

١٠ بَاب الْوَصِيَّةِ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

باب ۱۰۔ قرآن کی وصیت پر عمل کرنے کا بیان۔

١٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى آوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أُمِرُوا بِهَا وَلَمْ يُوصِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ *

۱۴۔ محمد بن یوسف، مالک بن مغول، طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا نبی ﷺ نے کچھ وصیت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں، میں نے کہا پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیوں فرض ہے ہم لوگوں کو تو حکم دیا گیا ہے اور حضور ﷺ نے وصیت نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی ہے (۱)۔

١١ بَاب مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى (أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ) *

باب ۱۱۔ کسی شخص کا قرآن شریف سے بے پرواہ ہونے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ کیا انہیں کافی نہیں ہے کہ ہم نے تجھ پر کتاب اتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔

---

(۱) مطلب یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی امارت یا خلافت کی تو وصیت نہیں فرمائی تھی البتہ قرآن کریم کی ظاہری و معنوی حفاظت کی وصیت فرمائی تھی کہ اس کا اکرام کیا جائے، اسے لے کر دشمن کی سرزمین میں سفر نہ کیا جائے (جب بے ادبی کا اندیشہ ہو) اس کے احکام کی اتباع کی جائے، اس کے اوپر عمل کیا جائے، اس کے نواہی سے اجتناب کیا جائے وغیرہ۔ (فتح الباری ص ۵۶ ج ۹)

١٥ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهم أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذَنِ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيدُ يَجْهَرُ بِهِ *

۱۵۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے کسی کا قرآن اتنی توجہ سے نہیں سنا جتنا ان (نبیؐ) کا سنا جو قرآن کو اپنے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ کے ایک دوست نے کہا کہ ابو ہریرہؓ کی مراد حدیث کے لفظ تغنی سے جہر کے ساتھ پڑھنا ہے۔

١٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ قَالَ سُفْيَانُ تَفْسِيرُهُ يَسْتَغْنِي بِهِ *

۱۶۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی کا قرآن اتنا کان لگا کر نہیں سنا جتنا کہ اس نبی کا قرآن کان لگا کر سنا جو قرآن کو اپنے لئے کافی جانتے ہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ تفسیر تغنی کی یستغنی ہے اور اس سے خوش الحانی مراد ہے۔

١٢ بَاب اغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ *

باب ۱۲۔ قرآن پڑھنے والے پر رشک کا بیان۔

١٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ *

۱۷۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ کسی شخص پر ریس کرنا سوائے دو شخصوں کے جائز نہیں، ایک وہ مرد جسے اللہ نے کتاب دی اور وہ اٹھ کر اسے رات کو پڑھتا ہے اور ایک وہ مرد جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ دن رات اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہے۔

١٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ *

۱۸۔ علی بن ابراہیم، روح، شعبہ، سلیمان، ذکوان، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر رشک کرو تو دو چیزوں میں کرو ایک اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے اور وہ اسے دن رات پڑھتا ہے اس کا پڑوسی سن کر کہتا ہے کاش مجھے بھی اس کی طرح پڑھنا نصیب ہوتا تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا۔ دوسرے اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے اور وہ اس کو راہ حق میں خرچ کرتا ہے پھر کوئی اس پر رشک کرتے ہوئے کہے کہ کاش مجھے بھی یہ مال میسر آتا تو میں بھی اسے اسی طرح صرف کرتا۔

۱۳ بَاب خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ *

۱۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا *

۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ *

۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ أَعْطِهَا ثَوْبًا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَاعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ *

۱۴ بَاب الْقِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ *

۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ

باب ۱۳۔ اس شخص کا سب سے بہتر ہونے کا بیان جو قرآن کریم سیکھے یا کسی کو سکھائے۔

۱۹۔ حجاج بن منہال، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن سلمی حضرت عثمانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی تم میں سے قرآن سیکھے یا اس کی تعلیم دے وہ سب سے اچھا ہے۔ ابو عبیدہ کا بیان ہے مجھے ابو عبدالرحمٰن نے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں قرآن پڑھایا اور وہ زمانہ حج تک تعلیم دیتے رہے۔ ابو عبدالرحمٰن کہتے تھے یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ پر تعلیم قرآن کے لئے بٹھا رکھا ہے۔

۲۰۔ ابو نعیم، سفیان، علقمہ بن مرثد، ابو عبدالرحمٰن سلمی، حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں وہ شخص سب سے بہتر ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

۲۱۔ عمر بن عون، حماد، ابو حازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے آکر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا حضرت میں نے اپنا نفس اللہ اور اس کے رسول کو بخش دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے عورت کی حاجت نہیں۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا تو اسے جوڑا دے دو۔ اس نے کہا میرے پاس کپڑے نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کچھ تو اسے دو کیا لوہے کی انگوٹھی بھی تمہارے پاس نہیں۔ وہ بیچارہ بہت رنجیدہ ہوا۔ آپ نے فرمایا تو نے کچھ قرآن پڑھا ہے۔ اس نے کہا میں نے فلاں فلاں سورہ پڑھی ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے اس کا تجھ سے قرآن خوانی کی وجہ سے نکاح کر دیا۔

باب ۱۴۔ قرآن شریف بغیر دیکھے پڑھنے کی فضیلت کا بیان۔

۲۲۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابو حازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے آپ کو اپنا نفس بخش دیا۔ آپ نے اس کو اوپر سے نیچے تک غور سے دیکھا پھر اپنا سر جھکا لیا۔

نَفسِي فَنظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّهَا قَالَ أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ *

جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) اگر آپ کو اس عورت کی ضرورت نہ ہو تو اس کا مجھ سے نکاح کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس کچھ سامان ہے۔ اس نے جواب دیا کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے گھر جا کر دیکھو شاید تمہیں کچھ مل جائے۔ وہ گیا پھر لوٹ کر آیا اور کہا یارسول اللہ (ﷺ) مجھے کچھ بھی نہیں ملا۔ آپ نے فرمایا جاؤ دیکھو، چاہے لوہے کی انگوٹھی ہی لے آؤ۔ وہ گیا، پھر آ کر عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) لوہے کا چھلا بھی نہیں ہے البتہ یہ تہ بند ہے۔ سہل کہتے ہیں اس کے پاس دوسری چادر بھی نہ تھی لیکن اس نے کہا اس خاتون کو آدھا تہ بند دے دیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اپنی اس ازار کو کیا کرے گا اگر تو اسے پہن لے گا تو عورت کے پاس نہ رہے گی اور اگر وہ پہن لے گی تو تیرے پاس کچھ نہ رہے گا۔ تب وہ شخص بیٹھ گیا اور دیر تک بیٹھا رہا پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے مغموم جاتے دیکھ کر بلوایا اور فرمایا تجھے کچھ قرآن یاد ہے۔ اس نے جواب دیا مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں، ان سورتوں کو شمار کر کے تعداد بھی بتائی۔ آپ نے فرمایا کیا وہ تجھے حفظ ہیں؟ اس نے جواب دیا ہاں! آپ نے فرمایا جا میں نے تجھے قرآن شریف حفظ کرنے کی وجہ سے اس کا مالک کر دیا۔

١٥ بَاب اسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ وَتَعَاهُدِهِ *

باب ۱۵۔ قرآن شریف پڑھنے اور اس کی ہمیشہ تلاوت کرنے کا بیان۔

٢٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ *

۲۳۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن پڑھنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کا اونٹ بندھا ہوا ہو اگر وہ اس کی نگہبانی کرے گا تو دوڑ سے محفوظ رہے گا اور اگر اسے چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا۔

٢٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ *

۲۴۔ محمد بن عرعرہ، شعبہ، منصور، ابووائل، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ بری بات ہے کہ کوئی تم میں سے یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا(۱) بلکہ یہ کہے کہ وہ آیت مجھ سے بھلا دی گئی، تم لوگ قرآن یاد رکھو کیونکہ وہ آدمیوں کے سینے سے نکل جانے میں وحشی جانور سے زیادہ جلد نکل بھاگنے والا ہے۔

٢٥۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهُ تَابَعَهُ بِشْرٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ شَقِيقٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۵۔ عثمان، جریر، منصور سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن عرعرہ (راوی حدیث کی) بشر نے متابعت کی وہ ابن مبارک سے وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں اور شعبہ کی ابن جریج نے متابعت کی ہے، عبدہ شقیق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی حدیث سنی ہے۔

٢٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا *

۲۶۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ بذریعہ ابو موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن ہمیشہ پڑھتے رہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قرآن آدمیوں کے سینہ سے بندھے ہوئے اونٹ سے زیادہ جلد نکل بھاگنے والا ہے۔

١٦ بَاب الْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّابَّةِ *

باب ۱۶۔ سواری پر قرآن شریف پڑھنے کا بیان۔

٢٧۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَى رَاحِلَتِهِ سُورَةَ الْفَتْحِ *

۲۷۔ حجاج بن منہال، شعبہ، ابوایاس، عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ وہ اپنی سواری پر سورت فتح پڑھ رہے تھے۔

١٧ بَاب تَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْآنَ *

باب ۱۷۔ بچوں کو قرآن شریف پڑھانے کا بیان۔

٢٨۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُفَصَّلَ هُوَ الْمُحْكَمُ

۲۸۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جن سورتوں کو تم مفصل (۲) کہتے ہو وہ محکم ہیں۔ سعید کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی

---

(۱) نسیت کہنے سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ایک ناپسندیدہ کام کی اپنی طرف نسبت ہوتی ہے کیونکہ قرآن کا بھلانا عموماً بے پرواہی اور غفلت کے نتیجے میں ہوتا ہے اور یہ کام اچھا نہیں ہے اس لئے حکم دیا گیا کہ یوں کہا جائے کہ مجھے بھلا دیا گیا نہ کہ میں بھول گیا۔

(۲) مفصل اور مفصلات سے مراد سورۂ حجرات سے آخر قرآن کریم تک کی سورتیں ہیں۔

قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ *

ﷺ کی وفات کے وقت میں دس برس کا تھا اور محکم سورتیں پڑھ چکا تھا۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهمَا جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمُفَصَّلُ *

۲۹۔ یعقوب بن ابراہیم، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں محکم سورتیں یاد کر چکا تھا (سعید کہتے ہیں) میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا محکم کیا ہے؟ انہوں نے کہا محکم مفصل کو کہتے ہیں۔

۱۸ بَاب نِسْيَانِ الْقُرْآنِ وَهَلْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَى إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ) *

باب ۱۸۔ قرآن شریف بھول جانا اور یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا (جائز نہیں) کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جلد ہی ہم تجھے پڑھائیں گے پھر تو ہر گز نہ بھولے گا مگر جو اللہ چاہے گا۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا*

۳۰۔ ربیع بن یحییٰ، زائدہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم کرے کہ اس نے مجھے فلاں فلاں آیت فلاں فلاں سورت کی یاد دلائی۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ *

۳۱۔ محمد بن عبید بن میمون، عیسیٰ سے روایت کرتے ہیں وہ ہشام سے کہ کہا مجھے وہ آیت یاد دلا دی جو فلاں فلاں سورت سے بھلایا گیا تھا۔ محمد بن عبید کی علی بن مسہر اور عبدہ نے متابعت کی ہے۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُورَةٍ بِاللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا *

۳۲۔ احمد بن ابی رجا، ابو اسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے بوقت شب ایک شخص کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیت جو فلاں فلاں سورت میں ہے جسے میں بھلا دیا گیا تھا یاد دلا دی ہے (۱)۔

---

(۱) اس حدیث کی وجہ سے بعض مستشرقین نے حفاظت قرآن کریم کے نظریہ کو مشکوک بنانے کی کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ اس آیت اور سورت کی طرح دوسری آیات اور سورتوں کے بارے میں بھی یہ امکان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بھول گئے ہوں، اس اعتراض اور اس کے جواب کے لئے ملاحظہ ہو علوم القرآن ص ۲۱۴ مؤلفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم۔

٣٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ *

۳۳۔ ابو نعیم، منصور، ابو وائل، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ بات بہت بری ہے کہ کوئی کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہے کہ میں بھلادیا گیا۔

١٩ بَاب مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا *

باب ۱۹۔ سورہ بقرہ یا سورہ فلاں فلاں کہنے میں کوئی حرج نہ ہونے کا بیان۔

٣٤۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ *

۳۴۔ عمران بن حفص، ابو حفص، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبدالرحمٰن بن یزید، ابو مسعود انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سورہ بقرہ کی دو آخری آیتیں جو کوئی رات کو پڑھے گا تو یہ اسے کافی ہو جائیں گی یعنی ہر (آسیب سے نجات دلائیں گی)۔

٣٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ حَدِيثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَبْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُودُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ

۳۵۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ، مسور بن مخرمہ، عبدالرحمٰن بن عبدالقاری حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کی زندگی میں ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان پڑھتے ہوئے سنا، میں نے غور سے جوان کا پڑھنا سنا تو وہ ایسے طرز پر پڑھ رہے تھے کہ میں نے کبھی اس طرز پر نہیں پڑھا تھا، میں نے سوچا نماز ہی میں اس کی درگت بناؤں مگر میں نے نماز ختم کرنے کا انتظار کیا جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کے گلے میں چادر ڈال دی۔ پھر میں نے پوچھا کہ یہ سورت تم کو کس نے پڑھائی ہے جو میں نے ابھی سنی ہے۔ وہ بولے اس سورت کی مجھے رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹے ہو اللہ کی قسم یہ سورت جو میں نے تم سے سنی مجھے بھی رسول اللہ ﷺ ہی نے پڑھائی ہے (مگر تم اور طرح پڑھ رہے ہو) میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ان کو میں نے سورت فرقان پڑھتے ہوئے ایسے طریقہ پر سنا ہے کہ میں نے اس طریقہ پر نہیں پڑھی حالانکہ مجھے آپ نے (خود) سورت فرقان پڑھائی ہے، آپ نے فرمایا اے ہشام! سورت فرقان سناؤ، انہوں نے اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے سنا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اسی طرح

لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُهَا الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ *

سورت اتری ہے۔ اس کے بعد فرمایا اے عمر تم بھی پڑھو، میں نے بھی اسی طرح پڑھنا شروع کیا جس طرح آپ نے مجھے پڑھایا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اتری ہے، اس کے بعد آپ نے فرمایا قرآن شریف سات قرأتوں میں اترا ہے تم جو آسانی سے پڑھ سکو، پڑھو۔

٣٦- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا *

۳۶۔ بشر بن آدم، علی بن مسہر، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قاری کو بوقت شب مسجد میں قرآن پڑھتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیت جو میں فلاں فلاں سورت سے چھوڑ گیا تھا یاد دلادی۔

٢٠ بَاب التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى (وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا) وَقَوْلِهِ (وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ) وَمَا يُكْرَهُ أَنْ يُهَذَّ كَهَذِّ الشِّعْرِ (فِيهَا يُفْرَقُ) يُفَصَّلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (فَرَقْنَاهُ) فَصَّلْنَاهُ *

باب ۲۰۔ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھو (اور دوسرا) قول وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ ترتیل سے پڑھنے کی دلیل ہے۔ شعروں کی طرح جلد جلد نہ پڑھا جائے۔ امام بخاری لفظ یفرق کی تفسیر تفصیل سے کرتے ہیں اور ابن عباسؓ نے فَرَقْنَاهُ کی تفسیر فَصَّلْنَاهُ سے کی ہے۔

٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِاللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقُرَنَاءَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حم *

۳۷۔ ابوالنعمان مہدی بن میمون واصل ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ ہم چاشت کے وقت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے ایک شخص نے کہا آج کی رات میں نے پوری مفصل سورتیں پڑھیں۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا یہ تو گھاس کاٹنی ہوئی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا اور مجھے خوب یاد ہے جو سورتیں نبی ﷺ پڑھا کرتے تھے وہ اٹھارہ سورتیں مفصل کی ہوئی تھیں جن میں سے دو سورتیں حٰم والی ہوئی تھیں۔

٣٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ) فَإِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ (وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ (أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ *

٢١ بَاب مَدِّ الْقِرَاءَةِ *

٣٩- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا *

٤٠- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) يَمُدُّ بِبِسْمِ اللَّهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمَنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ *

٢٢ بَاب التَّرْجِيعِ *

٤١- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ

۳۸۔ قتیبہ بن سعید، جریر، موسیٰ ابن ابی عائشہ سعید بن جبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ الخ (زبان کو جلدی نہ چلایا کرو) کی تفسیر میں یوں روایت ہے کہ جبریلؑ جب آنحضرت ﷺ کے پاس وحی لاتے تو آپ اپنی زبان اور ہونٹ جلد جلد ہلاتے تو آپ پر یہ بار گزرتا اور دوسرے لوگوں کو بھی اس کا علم ہوتا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ الخ یعنی جلدی کے مارے زبان مت ہلا تیرے سینہ میں اس کا محفوظ رکھنا اور پڑھنا ہمارا ذمہ ہے۔ ابن عباسؓ نے لفظ عَلَيْنَا جَمْعَهُ کی تفسیر جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ کی ہے یعنی تیرے سینہ میں اس کا محفوظ رکھنا ہمارے ذمہ ہے (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) جب ہم اس کو پڑھائیں تو کان لگا کر سن (ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ) یعنی پھر اس کا تیری زبان سے بیان کرانا ہمارے ذمہ ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں اس کے بعد جب جبریلؑ وحی لاتے تو آنحضرت سر نیچا کر کے سنتے اور جب جبریلؑ چلے جاتے تو آپ بموجب وعدۂ الٰہی اس کو پڑھ لیتے۔

باب ۲۱۔ الفاظ کھینچ کر تلاوت کرنے کا بیان۔

۳۹۔ مسلم بن ابراہیم، جریر بن حازم، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے آنحضرت ﷺ کی قرأت کا حال پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ آپ خوب کھینچ کر پڑھتے تھے۔

۴۰۔ عمرو بن عاصم، ہمام، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کی قرأت کس طرح تھی تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ کھینچ کر پڑھتے تھے۔ پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کہا بسم اللہ اور الرحمٰن اور الرحیم کو کھینچ کر پڑھتے۔

باب ۲۲۔ آواز گھما کر قرآن مجید تلاوت کرنے کا بیان۔

۴۱۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، ابو ایاس، عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی یا اپنے اونٹ پر (۸ھ میں) سورت فتح یا سورت فتح کا

وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ وَهِيَ تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيِّنَةً يَقْرَأُ وَهُوَ يُرَجِّعُ *

کچھ حصہ نرم آواز سے ترجیع کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔

۲۳ بَاب حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ

باب ۲۳۔ خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنے کا بیان۔(۱)

٤٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِي اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ *

۴۲۔ محمد بن خلف ابو بکر، ابو یحییٰ حمانی، برید بن عبداللہ بن ابی بردۃ اپنے دادا ابو بردہ سے حضرت ابو موسیٰ ؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں فرمایا اے ابو موسیٰ تجھے داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی دی گئی ہے۔

٢٤ بَاب مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْمَعَ الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ *

باب ۲۴۔ دوسرے شخص سے قرآن شریف پڑھوا کر سننے کا بیان۔

٤٣۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ قُلْتُ آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي *

۴۳۔ عمر بن حفص بن غیاث، ابو حفص، اعمش، ابراہیم، عبیدہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ مجھے قرآن سنا۔ وہ بولے آپ مجھ سے سننا چاہتے ہیں حالانکہ آپ پر قرآن شریف اتارا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے دوسرے سے سننا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

٢٥ بَاب قَوْلِ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ حَسْبُكَ *

باب ۲۵۔ قرآن کریم پڑھوا کر سننے والے کو بس بس کہنے کا بیان۔

٤٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ نَعَمْ فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا) قَالَ حَسْبُكَ الْآنَ

۴۴۔ محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ابراہیم، عبیدہ، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عبداللہ مجھے قرآن سنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو کیا سناؤ آپ پر ہی تو اتارا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں (تم سناؤ) میں نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی جب فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا الخ (یعنی کیا حال ہو گا جبکہ ہم امت سے گواہ لائیں گے اور تجھے اے پیغمبر ان پر گواہ لائیں گے) تک پہنچا تو آپ نے فرمایا اب بس کر۔ میں نے مڑ کر آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

---

(۱) حافظ ابن حجرؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ اچھی آواز سے قرآن پاک پڑھنے والے سے قرآن پاک سننا بالاجماع مستحب ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اچھی آواز سے پڑھنے والے کو ہی تراویح وغیرہ میں امامت کے لئے آگے کرتے تھے۔

فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ*

٢٦ بَاب فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى (فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) *

٤٥- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ لِي ابْنُ شُبْرُمَةَ نَظَرْتُ كَمْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمْ أَجِدْ سُورَةً أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ فَقُلْتُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ عَلْقَمَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَلَقِيتُهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ*

٤٦- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُولُ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ أَتَيْنَاهُ فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَنِي بِهِ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَخْتِمُ قَالَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ قُلْتُ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا قَالَ قُلْتُ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ

باب ۲۶۔ کتنے دنوں میں قرآن کریم ختم کیا جائے (۱) اس کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو انسان آسانی سے پڑھ سکے وہ پڑھے۔

۴۵۔ علی سفیان سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ابن شبرمہ نے کہا کہ میں نے غور کیا آدمی کو (نماز میں) کتنی آیتیں قرآن کی کافی ہیں تو کوئی سورہ تین آیتوں سے کم نہ پائی۔ میں نے سوچا تین آیت سے کم نہ پڑھنا چاہئے۔ سفیان نے استدلال کے طور پر ابو مسعودؓ انصاری سے روایت کی کہ علقمہ کہتے تھے میں ابو مسعودؓ سے اس وقت ملا جب کہ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے تو انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی رات کے وقت دو آیتیں سورہ بقرہ کے آخر سے پڑھ لے تو وہ اسے کافی ہیں۔

۴۶۔ موسیٰ، ابو عوانہ، مغیرہ، مجاہد، عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ نے ایک اچھے خاندان والی سے میرا نکاح کر دیا تھا اور میرے والد اپنی بہو سے (اکثر اوقات) میرا حال پوچھتے رہتے تھے وہ جواب دیتی کہ وہ ایک اچھا نیک مرد ہے مگر جب سے میں آئی ہوں میرے بچھونے پر کبھی قدم بھی نہ رکھا اور نہ میرے قریب آئے، جب ایک عرصہ گزر گیا تو میرے والد نے رسول اللہ ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اسے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ میں آپ کے پاس بھیجا گیا، آپ نے پوچھا تم روزے کیونکر رکھتے ہو، میں نے کہا روزمرہ۔ پھر فرمایا قرآن کیونکر ختم کرتے ہو، میں نے کہا ہر رات۔ تو آپ نے فرمایا روزے ہر مہینہ میں تین رکھا کرو اور قرآن کریم مہینہ میں ختم کیا کرو۔ عرض کیا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا ایک ہفتہ میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض کیا مجھ میں اس سے بھی زیادہ طاقت ہے۔ فرمایا ہمیشہ دو روز افطار کیا کرو اور ایک دن روزہ رکھا کرو۔ عرض کیا مجھے اس سے

۱؎ قرآن کریم کم از کم کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہئے؟ بعض روایات میں واضح طور پر تین دنوں سے کم میں ختم کرنے سے ممانعت ہے جبکہ بعض اسلاف سے تین دنوں سے کم میں بھی قرآن کریم ختم کرنا ثابت ہے۔ علامہ نووی فرماتے ہیں کہ مختلف احوال میں مختلف اشخاص کے لئے مختلف حکم ہے۔

صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ أَنِّي كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِالنَّهَارِ وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا وَأَحْصَى وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي ثَلَاثٍ وَفِي خَمْسٍ وَأَكْثَرُهُمْ عَلَى سَبْعٍ *

بھی زیادہ طاقت ہے۔ فرمایا اچھا داؤد علیہ السلام کی طرح روزے رکھو جو سب سے افضل ہے یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور قرآن سات روز میں ختم کرو (عبداللہ کہتے ہیں) کاش میں حضور ﷺ کی رخصت منظور کر لیتا کیونکہ اب میں بوڑھا اور ضعیف ہو گیا ہوں اور مجھ میں ویسی طاقت نہیں رہی۔ بڑھاپے میں اپنے کسی گھر والے کو دن میں ساتواں حصہ قرآن کا سنا دیا کرتے تھے تاکہ اس کا پڑھنا رات میں آسان ہو جاوے اور جب بہت کمزور ہو جاتے اور طاقت حاصل کرتے تو کئی کئی روز تک روزہ نہ رکھتے پھر شمار کر کے اتنے روزے رکھ لیتے کہ کہیں کوئی باقی نہ رہ جائے جس کا رسول اللہ ﷺ کے سامنے میں نے عہد کیا تھا (امام بخاری) کہتے ہیں بعض نے تین رات اور پانچ رات میں ختم قرآن کرنا بیان کیا ہے اور زیادہ روایتیں سات ہی رات میں پائی گئی ہیں۔

٤٧ـ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ وَأَحْسِبُنِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً حَتَّى قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ *

۴۷۔ سعد بن حفص، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن، ابو سلمہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم قرآن کتنی مدت میں ختم کرتے ہو۔ اسحاق، عبید اللہ، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن (بنی زہرہ کا غلام) ابو سلمہ اور میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا کہ وہ عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن ایک مہینہ میں ختم کرو۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں اور یہی مکالمہ ہوتا رہا آخر کار آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سات دن میں ختم کر لیا کرو اور اس سے زیادہ نہ پڑھو۔

٢٧ بَاب الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ *

باب ۲۷۔ قرآن شریف پڑھتے وقت رونے کا بیان۔

٤٨ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۸۔ صدقہ، یحییٰ، سفیان، سلیمان، ابراہیم، عبیدہ، عبد اللہ (بن مسعودؓ) یحییٰ نے کہا کہ حدیث کا کچھ حصہ عمرو بن مرہ کے واسطہ سے ہے کہ مجھے نبی ﷺ نے فرمایا (دوسری سند) مسدد، یحییٰ، سفیان، اعمش، ابراہیم، عبیدہ، عبداللہ (بن مسعودؓ) اعمش نے کہا کہ حدیث

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَبَعْضُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قَالَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا) قَالَ لِي كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ *

کا کچھ حصہ بواسطہ عمرو بن مرہ، ابراہیم، ابراہیم کے والد اور ابوالضحیٰ، عبداللہ (بن مسعودؓ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے عبداللہ مجھے قرآن شریف سناؤ۔ میں نے عرض کیا بھلا آپ مجھ سے کیا سنتے ہیں آپ ہی پر تو وہ اتارا گیا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ مجھے دوسرے سے سننا زیادہ پسند ہے تب میں نے سورت نساء پڑھنی شروع کی اور جب میں فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا پر پہنچا تو آپ نے مجھ سے فرمایا ٹھہر جاؤ۔ میں نے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

٤٩۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي *

۴۹۔ قیس بن حفص، عبدالواحد، اعمش، ابراہیم، عبیدہ سلمانی، عبداللہ (بن مسعودؓ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے قرآن سناؤ، میں نے عرض کیا بھلا میں آپ کو کیا سناؤں گا آپ ہی پر تو وہ نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے دوسرے سے سننا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

٢٨ بَاب إِثْمِ مَنْ رَاءَى بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ تَأَكَّلَ بِهِ أَوْ فَخَرَ بِهِ *

باب ۲۸۔ لوگوں کو دکھانے، دنیا کمانے یا فخر کے طور پر قرآن پڑھنے کا بیان۔

٥٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۵۰۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، خیثمہ، سوید بن غفلہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آخر زمانہ میں نو عمر لوگ ہلکی عقلوں کے پیدا ہوں گے جو رسول اللہ ﷺ کا قول بیان کریں گے اور وہ دین سے ایسے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا جہاں تمہیں وہ ملیں انہیں مار ڈالو کیونکہ مارنے والوں کو ان کے مارنے کا قیامت کے دن ثواب ملے گا۔

٥١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

۵۱۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم بن

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ *

حارث تیمی، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں ایک قوم نکلے گی جن کے مقابلہ میں تم اپنے نماز روزے اور اعمال کو حقیر سمجھو گے لیکن وہ قرآن پڑھے گی جو ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا، دین سے وہ ایسے نکل جائے گی جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے کہ شکاری کو نہ پیکان میں کچھ معلوم اور نہ ڈنڈی میں کچھ لگا ہوا محسوس ہو اور نہ ہی پر پر کچھ اثر ہوا البتہ سوفار پر کچھ شبہ سا ہو۔

٥٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ أَوْ خَبِيثٌ وَرِيحُهَا مُرٌّ *

۵۲۔ مسدد، یحیٰی، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک، ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مومن قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے وہ مثل سنگترے کے ہے جس کا مزہ اچھا ہے اور بو بھی اچھی ہے اور جو مسلمان قرآن نہیں پڑھتا اور عمل کرتا ہے وہ کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے مگر بو کچھ نہیں اور مثال اس منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے خوشبودار ریحان کے پھول کی طرح ہے کہ اس کی بو تو اچھی ہے مگر مزا کڑوہ ہے اور مثال اس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا ہے وہ اندرائن کا پھل ہے جس کا مزہ بھی برا ہے اور بو بھی خراب ہے۔

٢٩ بَاب اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ *

باب ۲۹۔ دل لگنے تک قرآن شریف پڑھنے کا بیان۔

٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ *

۵۳۔ ابو نعمان، حماد، ابو عمران جونی جندب بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تک تمہارا دل لگا رہے قرآن پڑھتے رہو اور جب دل اچاٹ ہو جائے تو نہ پڑھو۔

٥٤۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبَانُ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَوْلَهُ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَجُنْدَبٌ أَصَحُّ وَأَكْثَرُ *

۵۴۔ عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلام بن ابی مطیع، ابو عمران جونی، حضرت جندب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تک تمہارا دل لگا رہے قرآن پڑھتے رہو اور جب دل اچاٹ ہو جائے نہ پڑھو۔ سلام بن ابی مطیع کی حارث بن عبید اور سعید بن زید نے متابعت کی ہے جو ابو عمران سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے یہ بات جندب سے سنی ہے یعنی آنحضرت ﷺ کا قول نہیں ہے۔ ابن عون کہتے ہیں ابو عمران سے روایت ہے جو عبداللہ بن صامت سے روایت کرتے ہیں کہ اس قول کو وہ حضرت عمرؓ کا قول بیان کرتے ہیں مگر جندب کی روایت بہت صحیح ہے۔

٥٥۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَاقْرَأَ أَكْبَرُ عِلْمِي قَالَ فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَأُهْلِكُوا *

۵۵۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، عبدالملک بن میسرہ، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں میں نے ایک شخص کو ایک آیت پڑھتے ہوئے سنا جس کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس طرح نہیں سنا تھا تو ہاتھ پکڑ کر اس کو نبی ﷺ کے پاس لے گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم دونوں اچھا پڑھتے ہو تم دونوں پڑھو۔ شعبہ کہتے ہیں میرا غالب گمان ہے آپ نے فرمایا جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ بوجہ اختلاف ہلاک ہو گئے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَاب النِّكَاحِ

نکاح کا بیان

٣٠ بَاب التَّرْغِيبِ فِي النِّكَاحِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) الْآيَةَ*

باب ۳۰۔ نکاح کی ترغیب کا بیان، فرمان الٰہی فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ اس پر سند ہے۔

٥٦۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه يَقُولُ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ

۵۶۔ سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر، حمید بن ابو حمید طویل انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں تین آدمی آپ کی عبادت کا حال پوچھنے آئے جب ان سے بیان کیا گیا تو آپ کی عبادت بہت کم خیال کر کے انہوں نے کہا ہم آپ کی برابری کس طرح کر سکتے ہیں آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ سب معاف ہو گئے ہیں۔ ایک نے کہا میں رات بھر نماز پڑھا کروں گا، دوسرے نے کہا

وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي *

میں ہمیشہ روزے رکھوں گا، تیسرے نے کہا میں نکاح نہیں کروں گا اور عورت سے ہمیشہ الگ رہوں گا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تم لوگوں نے ایسی ایسی بات کہی ہے اللہ کی قسم میں اللہ تعالیٰ سے بہ نسبت تمہارے بہت زیادہ ڈرنے والا اور خوف کرنے والا ہوں پھر روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اس کے ساتھ ہی ساتھ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں یاد رکھو جو میری سنت سے روگردانی کرے گا وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا) قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ *

۵۷۔ علی، حسان بن ابراہیم، یونس بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ زہری سے روایت ہے کہ مجھ سے عروہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ الخ کی تفسیر دریافت کی تو انہوں نے جواب میں فرمایا بھانجے! کوئی یتیم لڑکی جو ولی کے پاس ہو (اگر) اس کا مال اور جمال اچھا معلوم ہو اور وہ چاہے میں اس لڑکی سے تھوڑی سی رقم میں خود نکاح کرلوں تو سنو! اس مسئلے میں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا اور آیت مذکورہ میں فرمایا کہ اگر تم انصاف کر سکو تو ان سے نکاح کر لو اور ان کا پورا پورا مہر مقرر کرو۔ ورنہ ان لڑکیوں کے علاوہ جہاں تم چاہو نکاح کر لو۔

۳۱ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لِأَنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا أَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ *

باب ۳۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ شادی کی قوت رکھنے پر نکاح کر لو جس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی جماع کرنے کی بھی قوت رکھتا ہو وہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح نگاہ کو (پرائی عورت کو دیکھنے سے) نیچا کر دیتا ہے اور حرام سے بچاتا ہے جس کو نکاح کی حاجت نہ ہو اسے نکاح ضروری نہیں۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي

۵۸۔ عمر بن حفص، اعمش، ابراہیم، علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَوَا فَقَالَ عُثْمَانُ هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُاللّٰهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا أَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ(۱) فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ *

میں عبداللہ کے پاس تھا کہ ان سے منیٰ میں حضرت عثمانؓ ملے اور بولے اے عبدالرحمٰن مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے اور وہ دونوں ایک علیحدہ جگہ چلے گئے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن کیا آپ کا دل چاہتا ہے کہ میں ایک کنواری عورت سے آپ کا نکاح کر دوں جو زمانہ گزشتہ کی آرزوئیں آپ کو یاد دلا دے عبداللہ (بن مسعودؓ) نے جب دیکھا کہ حضرت عثمانؓ کو بجز اس (مشورہ) کے اور کچھ کام نہیں تو مجھے اشارہ کیا اور فرمایا علقمہ میں ان کے پاس پہنچا اور وہ (بجواب حضرت عثمانؓ) کہہ رہے تھے کہ سنیے! اگر آپ یہ فرماتے ہیں تو ہم سے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اے جماعت جواناں تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھے وہ شادی کر لے اور جس میں طاقت نہ ہو وہ روزے رکھے روزہ اس کو خصی کر دیتا ہے (یعنی شہوت کم کر دیتا ہے)۔

۳۲ بَاب مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ *

باب ۳۲۔ شادی کی طاقت نہ ہونے پر روزہ رکھنے کا بیان۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ *

۵۹۔ عمر بن حفص بن غیاث، اعمش، عمارہ، عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ میں علقمہ اور اسود کے ساتھ عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گیا انہوں نے فرمایا ہم جس زمانہ میں جوان تھے اور ہم کو کچھ میسر نہ تھا تو ہم سے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے گروہ جواناں جو کوئی نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے کیونکہ نکاح پرائی عورت کو دیکھنے سے نگاہ کو نیچا کر دیتا ہے اور حرام کاری سے بچاتا ہے البتہ جس میں قوت نہ ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ روزے رکھنے سے شہوت کم ہو جاتی ہے۔

۳۳ بَاب كَثْرَةِ النِّسَاءِ *

باب ۳۳۔ کئی شادیاں کرنے کا بیان۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجَةُ

۶۰۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن یوسف، ابن جریج، عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عباسؓ کے ہمراہ (مقام) سرف میں حضرت میمونہؓ کے جنازہ کے ساتھ جا رہا تھا تو ابن عباسؓ نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ہیں ان کے جنازہ کو اٹھا کر زیادہ حرکت نہ دو

---

(۱) الباءة سے مراد یہ ہے کہ جو شخص جماع اور نکاح کے اخراجات کی طاقت رکھتا ہو عام حالات میں جب نکاح کی قدرت پائی جائے تو اکیلے رہ کر عبادات میں مشغولی کی بہ نسبت نکاح کرنا بہتر ہے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ *

اور آہستہ آہستہ چلو، بوقت رحلت رسول اللہ ﷺ کی نو بیویاں تھیں، آٹھ کی آپ نے باری مقرر کر رکھی تھی (جن میں حضرت میمونہؓ شامل تھیں) اور ایک کی باری نہ تھی (وہ حضرت سودہؓ تھیں اور بوڑھی (۱) ہو گئی تھیں)۔

٦١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ و قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۱۔ مسدد، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام بیویوں کے پاس ایک رات میں دورہ فرماتے تھے اور آپ کی نو بیویاں تھیں (بخاری کہتے ہیں) مجھ سے خلیفہ نے (جو میرا شیخ ہے) کہا ہم سے یزید بن زریع نے بروایت سعید انہوں نے بروایت قتادہ انہوں نے بروایت انسؓ یہ حدیث بیان کی جو رسول اللہ ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔

٦٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً *

۶۲۔ علی بن حکم انصاری، ابو عوانہ، رقبہ، طلحہ یامی، سعید بن جبیرؓ سے رویت کرتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباسؓ نے پوچھا تمہاری شادی ہو گئی (یا نہیں) میں نے جواب دیا نہیں تو انہوں نے فرمایا نکاح کر لو کیونکہ اس امت کا بہتر وہ ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔

٣٤ بَاب مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى *

باب ۳۴۔ جس نے کسی عورت کے نکاح کے لئے یا کسی اور کام کے لئے ہجرت کی اس کو اس کی نیت کے مطابق ثواب ملنے کا بیان۔

٦٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ

۶۳۔ یحییٰ بن قزعہ، مالک، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم بن حارث، علقمہ بن وقاص، حضرت عمرؓ بن الخطاب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر عمل نیت پر موقوف ہے انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملتا ہے تو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی رضامندی کے لئے ہو گی تو اس کی ہجرت رضامندی خدا و رسول ہو گی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہو گی تو اس کی ہجرت کا بدلہ وہی ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

---

(۱) بیک وقت چار سے زیادہ سے نکاح کا جواز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ چونکہ حضرت سودہؓ نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو ہبہ کر دی تھی اس لئے ان کے لئے باری نہ تھی۔

امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ *

٣٥ بَاب تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۳۵۔ تنگدست مسلمان جو قرآن کریم جانتا ہو اس کا نکاح کرا دینے کا بیان۔ اس میں سہل کی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ *

۶۴۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس، ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ علیہ السلام کے ہمراہ جہاد کرتے تھے اس وقت ہماری بیویاں نہ تھیں تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ ہم خصی (۱) ہو جائیں تو آپ نے اس سے ہمیں منع فرمایا۔

٣٦ بَاب قَوْلِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ انْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا رَوَاهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ *

باب ۳۶۔ ایک مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی سے یہ کہنا کہ دیکھ لو تمہیں میری کونسی بیوی پسند ہے تاکہ میں اسے چھوڑ دوں، اس کا بیان، اس کو عبدالرحمٰن بن عوف نے روایت کیا ہے۔

٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ فَأَتَى السُّوقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَالرَّحْمَنِ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ أَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ *

۶۵۔ محمد بن کثیر، سفیان، حمید طویل، انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ تشریف لائے تو رسول اللہ علیہ السلام نے عبدالرحمٰن اور سعد بن ربیع انصاری میں بھائی چارہ کرا دیا۔ سعدؓ انصاری کی دو بیویاں تھیں۔ سعدؓ نے عبدالرحمٰنؓ سے کہا کہ میری بیویاں اور مال سب میں سے آدھا آپ لے لیں۔ انہوں نے جواب دیا اللہ تم کو تمہارا مال زیادہ کرے اور بیویاں مبارک ہوں مجھے بازار بتا دو چنانچہ بازار میں جا کر پنیر اور روغن کی تجارت سے نفع حاصل کیا۔ چند دنوں کے بعد آنحضرت علیہ السلام نے ان کے کپڑوں پر زردی دیکھ کر فرمایا اے عبدالرحمٰن یہ کیا بات ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا کتنے مہر پر، عرض کیا (تقریباً چار تولہ) سونا، اس پر آپ نے فرمایا ولیمہ بھی کر اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔

٣٧ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ *

باب ۳۷۔ مجرد رہنے اور اپنے تئیں نامرد بنانے کی کراہت

---

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی کرانے سے منع فرمادیا اس لئے کہ یہ مختلف قسم کے مفاسد پر مشتمل ہے مثلاً اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالنا جو کہ کبھی ہلاکت کا ذریعہ بن جاتی ہے، مردانہ قوت کو ختم کرنا، تغییر لخلق اللہ، نعمت خداوندی کی ناشکری وغیرہ۔

کا بیان۔

٦٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ ذَلِكَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا *

٦٦۔ احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سعید بن مسیّب، سعد بن وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون کو منع فرمادیا تھا اور اگر آپ انہیں خصی ہونے کی اجازت دیتے تو ہم خصی ہو جاتے اور کبھی ہر گز نکاح کا ارادہ ہی نہ کرتے (دوسری سند) ابوالیمان، شعیب زہری، سعید بن مسیب سعد بن وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون کو ترک نکاح سے منع فرمادیا تھا اگر آپ انہیں نکاح نہ کرنے کی اجازت دیتے تو ہم خصی ہو جاتے اور کبھی ہر گز نکاح کا ارادہ ہی نہ کرتے۔

٦٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ) وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرْ *

٦٧۔ قتیبہ بن سعید، جریر، اسمٰعیل، قیس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) کہتے تھے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے چونکہ ہمارے پاس کچھ نہ تھا اس لئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم خصی نہ ہو جائیں تو آپ نے ہمیں اس فعل سے منع فرمایا، پھر ہم کو بعوض ایک کپڑے کے عورت سے نکاح کرنے کی اجازت دے دی۔ پھر آپ نے ہم پر یہ آیت پڑھی کہ اے ایمان والو وہ پاک چیزیں جو اللہ نے تم پر حلال کی ہیں حرام نہ کرو اور زیادتی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (دوسری سند) اصبغ، وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، ابی سلمہ، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا میں جوان ہوں اور مجھے خوف ہے کہ مجھ سے زنا نہ ہو جائے اور مجھ میں نکاح کی طاقت نہیں، آپ نے کچھ جواب نہ دیا، میں نے پھر یہی عرض کیا، آپ خاموش ہو رہے، میں نے پھر عرض کیا تب بھی آپ نے کچھ جواب نہ دیا، میں نے پھر اسی طرح عرض کیا آخر آپ نے جواب دیا ابوہریرہؓ جو کچھ تیری تقدیر میں تھا (اسے لکھ کر) قلم خشک ہو گیا اب حکم الٰہی بدل نہیں سکتا چاہے تو خصی ہو یا نہ ہو۔

٣٨ بَاب نِكَاحِ الْأَبْكَارِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكْرًا غَيْرَكِ *

باب ٣٨۔ کنواری لڑکی سے نکاح کرنے کا بیان، ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے علاوہ کسی کنواری سے نکاح نہیں کیا۔

٦٨۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّه عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أُكِلَ مِنْهَا وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا فِي أَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيرَكَ قَالَ فِي الَّذِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا تَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا *

٦٨۔ اسمٰعیل، عبداللہ، عبدالحمید، سلیمان، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کسی مقام پر اتریں اور اس میں ایسے درخت ہوں جس میں سے کھایا ہوا ہو اور کوئی درخت آپ کو ایسا ملے جس میں سے کچھ نہ کھایا گیا ہو تو بتایئے آپ کون سے پیڑ سے اپنے اونٹ کو چرائیں گے۔ آپ نے فرمایا جس سے نہیں چرایا گیا۔ حضرت عائشہؓ کی اس سے مراد تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے علاوہ کسی کنواری عورت سے شادی نہیں کی۔

٦٩۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ *

٦٩۔ عبید بن اسمٰعیل، ابواسامہ، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں نے تم کو دوبار خواب میں دیکھا تھا، ایک شخص تیری صورت ریشمی کپڑے کے ٹکڑے پر لئے ہوئے کہتا ہے کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں، میں نے اسے کھولا تو وہ تمہاری صورت تھی، پھر میں نے کہا اگر یہ بات من جانب اللہ ہے تو وہ اس کو جاری کر کے رہے گا۔

٣٩ بَاب تَزْوِيجِ الثَّيِّبَاتِ وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ *

باب ٣٩۔ ثیبہ یعنی بیوہ سے شادی کرنے کا بیان اور ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے بی بی) مجھ پر اپنی بہنیں اور بیٹیاں نکاح کے لئے پیش نہ کرو کیونکہ وہ شرعاً مجھ پر حرام ہیں۔

٧٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ

٧٠۔ ابوالنعمان، ہشیم، سیار، شعبی جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ہمراہ ایک لڑائی سے لوٹ رہے تھے میں اپنے اونٹ کو جو بڑا سست تھا، چلانے کی کوشش میں تھا کہ میرے پیچھے سے ایک سوار نے آکر میرے اونٹ کو اپنا نیزہ چبھو دیا تو میرا اونٹ ایسا چلنے لگا جیسے اچھے سے اچھے اونٹ کو تم چلتے دیکھو، میں نے جو

بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرُسٍ قَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ *

مڑ کر دیکھا تو وہ آنحضرت ﷺ ہی تھے۔ آپ نے پوچھا اے جابر تمہیں ایسی جلدی کیوں ہے؟ میں نے کہا میری نئی شادی ہوئی ہے، آپ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا بیوہ سے، آپ نے فرمایا کسی نوعمر سے شادی کیوں نہیں کی باہمی لطف خوب آتا۔ جابر کہتے ہیں جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا ٹھہر جاؤرات کو مدینہ میں نہ جانا تاکہ وہ عورتیں جن کے شوہر ان سے غائب تھے وہ اپنے پریشان بالوں میں کنگھی کر لیں اور اپنے بال صاف کرلیں۔

٧١ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا يَقُولُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ مَا لَكَ وَلِلْعَذَارَى وَلِعَابِهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ فَقَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ *

۷۱۔ آدم، شعبہ، محارب بن دثار، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب میں نے نکاح کیا تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تو نے کیسی عورت سے بیاہ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے کنواریوں اور ان کے کھیل سے رغبت نہیں ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے یہ بیان کیا تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے نوعمر لڑکی سے کیوں نہ شادی کی کہ تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی۔

٤٠ بَاب تَزْوِيجِ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ *

باب ۴۰۔ چھوٹی عمر والی کا بڑی عمر والے سے نکاح کرنے کا بیان.

٧٢- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ فَقَالَ أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللَّهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ *

۷۲۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید، عراک، عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ابو بکرؓ سے عائشہؓ کی درخواست کی۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں تو آپ کا بھائی ہوں۔ آپ نے جواب دیا تو میرا بھائی اللہ کے دین اور اس کی کتاب کی رو سے ہے (مگر عائشہؓ مجھ پر حلال ہے)۔

٤١ بَاب إِلَى مَنْ يَنْكِحُ وَأَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ وَمَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطَفِهِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ *

باب ۴۱۔ کس عورت سے نکاح کرے اور کونسی عورتیں عمدہ ہیں اور اپنی نسل کے لئے عمدہ عورت انتخاب کرنے کا بیان۔

٧٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ

۷۳۔ ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، اعرج حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمدہ ترین عورتیں مرد کے لئے عقیقہ عورتیں قریش

وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ *

کی ہیں وہ اپنے بچوں پر ان کی کمسنی میں از حد شفیق اور اپنے شوہر کے مال کی زیادہ نگہبان ہوتی ہیں۔

٤٢ بَاب اتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ وَمَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا *

باب ۴۲۔ باندیوں سے محبت کرنے اور باندی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرنے کی برتری کا بیان۔

٧٤۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا وَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ مَوَالِيهِ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِيُّ خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا *

۷۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، صالح ہمدانی، شعبی، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ جس شخص کے پاس باندی ہو اور اس نے اسے (مسائل ضروریہ کی) اچھی تعلیم دی اور اسے اچھا ادب سکھایا پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا اسے دہرا ثواب ہے اور جو کوئی اہل کتاب میں سے اپنے نبی اور مجھ پر ایمان لائے اس کو بھی دگنا ثواب ملے گا اور جو غلام اپنے مالک اور اپنے خدا کا حق ادا کرے تو اس کا بھی دگنا ثواب ہے۔ شعبی نے سائل سے کہا جاؤ یہ حدیث مفت میں سفر وغیرہ کی تکلیف اٹھائے بغیر لے جاؤ پہلے زمانہ میں اس سے کمتر مضمون کی حدیث کے لئے مدینہ تک سفر کرتے تھے۔ ابو بکر کہتے ہیں ابو حصین سے روایت ہے وہ ابو بردہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ لونڈی کو آزاد کر دیا اور پھر اسے مہر بھی دے دیا۔

٧٥۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ بَيْنَمَا إِبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَأَعْطَاهَا هَاجَرَ قَالَتْ كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْكَافِرِ وَأَخْدَمَنِي آجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ *

۷۵۔ سعید بن تلید، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب، محمد، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بجز تین مرتبہ کے کبھی ذو معنی بات نہیں کی، اچانک ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک جابر بادشاہ کی طرف گئے اس وقت آپ کے ساتھ (آپ کی بیوی) حضرت سارہؓ بھی تھیں، اس بادشاہ نے حضرت سارہؓ کو حضرت ہاجرہ خدمت کے لئے دی، حضرت سارہؓ نے عرض کیا اللہ نے کافر سے مجھے بچا لیا بلکہ اس نے خدمت کے لئے مجھے (ہاجرہ) دی ہے۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اے آسمان کے پانی کی اولاد یہی ہاجرہؓ تمہاری ماں ہے۔

٧٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأَلْقَى فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ *

۷۶۔ قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک قیام کیا جہاں صفیہ بنت حیی سے خلوت کی اور خود میں نے آپ کے ولیمہ کے لئے لوگوں کو بلایا، اس وقت اس میں روٹی اور گوشت کچھ نہ تھا آپ نے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا، اس پر کچھ کھجوریں، پنیر اور چربی رکھی گئی یہی آپ کا ولیمہ تھا، لوگوں نے آپس میں گفتگو کی کہ آیا یہ آنحضرت ﷺ کی بیویوں میں شمار ہوں گی یا باندیوں میں۔ انہوں نے سوچا کہ اگر آپ نے صفیہؓ کے لئے پردہ کا حکم دیا تب ان کو آپ کی زوجہ سمجھنا چاہئے اور اگر صفیہؓ کے لئے پردہ کا حکم نہ دیا تو اس کو باندی جاننا چاہیے پھر جب آپ نے کوچ کیا تو صفیہؓ کے لئے اونٹ پر اپنے پیچھے جگہ کر کے پردہ ڈال دیا تھا۔

٤٣ بَاب مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الْأَمَةِ صَدَاقَهَا *

باب ۴۳۔ لونڈی کا آزاد کرنا ہی اس کا مہر ہے۔ (۱)

٧٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا *

۷۷۔ قتیبہ بن سعید، حماد، ثابت، شعیب بن حبحاب، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کیا اور یہی ان کا مہر قرار دیا۔

٤٤ بَاب تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ) *

باب ۴۴۔ نادار کے نکاح کرنے کے جواز کے بیان میں بر بنائے فرمان الٰہی اگر وہ نادار ہیں، تو اللہ اپنے فضل سے انہیں مالدار کر دے گا۔

٧٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۷۸۔ قتیبہ، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابوحازم، سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا، کہ یا رسول اللہ میں اپنی ذات کا آپ کو مالک بناتی ہوں، آپ نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا اور سر مبارک نیچا کر لیا، عورت نے جب یہ دیکھا کہ آپ نے کچھ حکم نہیں دیا، تو وہ بیٹھ

۱؎ کسی باندی کو آزاد کر کے اس کی آزادی کو ہی مہر بنا کر اس سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں بعض فقہاء کی رائے یہ ہے کہ آزادی کو مہر بنا کر نکاح کرنا جائز ہے جیسے ان احادیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بیان ہوا کہ آپؐ نے ایسا کیا تھا۔ اکثر فقہاء کی رائے یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ رہی یہ احادیث تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی کیونکہ آپ کے لئے تو بغیر مہر کے نکاح کرنا بھی جائز تھا۔ اس مسئلہ پر تفصیلی کلام کے لئے ملاحظہ ہو (فتح الملہم ص ۴۸۹ ج ۳)۔

اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ*

گئی۔ آپ کے ایک صحابیؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر آپ کو حاجت نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجیے۔ آپ نے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں۔ تو آپ نے فرمایا جاؤ اپنے گھر میں تلاش کرو شاید کچھ مل جائے۔ وہ گیا اور لوٹ کر عرض کیا، اللہ کی قسم مجھے کچھ نہیں ملا۔ آپ نے فرمایا جاؤ دیکھو تو، چاہے لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی۔ وہ گیا، اور پھر لوٹ کر عرض کیا اللہ کی قسم میرے پاس لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے البتہ صرف میرا تہ بند موجود ہے۔ سہل کہتے ہیں، اس کے پاس دوسری چادر بھی نہ تھی لیکن اس نے کہا آپ آدھا تہ بند اس کو دے دیجیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، وہ تیرے اس تہ بند سے کیا کرے گی، اگر تو اسے باندھ لے گا، تو وہ ننگی رہے گی اور اگر اسے وہ اوڑھ لے گی تو، تو ننگا رہے گا۔ آخر وہ (مایوس ہو کر) بیٹھ گیا اور بہت دیر تک بیٹھا رہا، اس کے بعد وہ جانے کے لئے کھڑا ہو گیا جب رسول اللہ ﷺ نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اسے بلا کر فرمایا کہ تجھے قرآن کی کون کون سی آیتیں یاد ہیں اس نے کہا کہ فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں جنہیں اس نے گن کر بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو انہیں حفظ پڑھتا ہے۔ اس نے جواب دیا، جی ہاں! پھر آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف کی برتری کے باعث میں نے تجھے اس عورت کا مالک بنا دیا اور تجھ سے نکاح کر دیا۔

٤٥ بَاب الْأَكْفَاءِ فِي الدِّينِ وَقَوْلُهُ (وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا)*

باب ۴۵۔ نسب و خاندان میں اسلام اور دینداری کے لزوم کا بیان۔ نسب و صہر اور کفو کی طرف اشارہ ہے، کفو اور کفایت کے معنی نسب و خاندان صہر دامادی۔

٧٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ

۷۹۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے جو جنگ بدر میں حاضر تھے سالم کو بیٹا بنا کر اپنی بھتیجی ہندہ دختر ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح کر دیا تھا، سالم ایک انصاری کے غلام تھے جیسے

شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ) إِلَى قَوْلِهِ (وَمَوَالِيكُمْ) فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ ابْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ*

آنحضرت ﷺ نے زید کو بیٹا بنالیا، زمانہ جاہلیت کا قاعدہ تھا جو کسی کو بیٹا بنالیا کرتا تو بنانے والے کی طرف منسوب کر کے اس کو پکارا جاتا تھا، اور اس کے مرنے کے بعد دولت وغیرہ کا وہی بیٹا وارث ہوتا۔ اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ الخ (ہر شخص کو اس کے باپ کے نام سے پکارو یہی اللہ کے نزدیک بہتر ہے اگر تم ان کے باپوں کو نہ جاؤ تو وہ تمہارے دینی بھائی اور مولی ہیں) اس فرمان الٰہی کے نزول کے بعد وہ سب اپنے حقیقی باپوں کے نام سے پکارے جانے لگے اور اگر کسی کا نام معلوم نہ ہوتا تو وہ مولی اور دینی بھائی کہا جاتا۔ سہلہ دختر سہیل بن عمرو قریشی ثم العامری ابو حذیفہ کی بیوی نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سالم کو اپنا بیٹا جانتے ہیں، اب اللہ نے جو حکم بھیجا ہے اس کے پیش نظر (مجھ کو کیا کرنا چاہئے) پھر پوری حدیث بیان کی۔

٨٠۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ*

٨٠۔ عبید، ابواسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب سے دریافت فرمایا، کیا تم حج کرنے جا رہی ہو، اس نے کہا، جی ہاں، مگر مجھے سخت درد کی بیماری ہو گئی ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا، تم حج کو چلی جاؤ، اور شرط کر لو، کہ اے اللہ میرے احرام سے باہر ہونے کی جگہ وہ ہے جہاں تو مجھ کو میری بیماری کے عذر سے روک دے گا، یہ خاتون ضباعہ مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں۔

٨١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه عَنِ

٨١۔ مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، سعید، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بوقت نکاح عورت کی چار باتیں دیکھی جاتی ہیں، مال، نسب، خوبصورتی، دین(۱)، تجھے دیندار کو

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ کسی عورت سے نکاح کرتے وقت یہ چیزیں پیش نظر ہوتی ہیں خاندان، مال، حسن، دین۔ آپؐ نے یہ تعلیم دی کہ ان اوصاف میں سے دین کو ترجیح دو اس کے ساتھ ساتھ اور چیزیں حاصل ہو جائیں تو اللہ کی نعمت ہے لیکن دین کو چھوڑ کر مال، خوبصورتی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑ جائے جیسا کہ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ تم عورتوں سے ان کے حسن کی وجہ سے نکاح نہ کرو (یعنی محض حسن کو دیکھ کر) کیا معلوم کہ اس کا حسن اسے ہلاکت میں ڈال دے۔ اور ان سے ان کے مال کی وجہ سے بھی نکاح نہ کرو کیا معلوم کہ مال انہیں سرکش بنا دیں۔ بلکہ ان سے ان کے دین کی وجہ سے نکاح کرو۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ *

حاصل کرنا چاہئے (اگر تو نہ مانے) تو تیرے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں گے۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا *

۸۲۔ ابراہیم، ابن ابی حازم، سہل سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس سے ایک اعرابی کے گزرنے پر آپ نے پوچھا تم لوگ اس کو کیا جانتے ہو، انہوں نے جواب دیا اگر کہیں نسبت ٹھہرے تو نکاح کیے جانے کے لائق ہے اگر کسی کی سفارش کرے تو منظور کی جائے اور اگر کوئی بات کہے تو دل جمعی سے سنی جائے، پھر ایک دوسرا مسلمان فقیر گزرا، آپ نے پوچھا اس کے حق میں تم کیا کہتے ہو، انہوں نے جواب دیا کسی کے ہاں نسبت بھیجی جائے تو اس سے نکاح نہ کرے اور سفارش کرے تو منظور نہ کی جائے اور اگر کوئی بات کہے تو توجہ نہ کی جائے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمام روئے زمین کے سرمایہ داروں اور امیروں سے یہ فقیر بہتر ہے۔

٤٦ بَاب الْأَكْفَاءِ فِي الْمَالِ وَتَزْوِيجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِيَةَ *

باب ۴۶۔ کفائت میں مالداری کا لحاظ اور مفلس کا مالدار عورت سے نکاح کرنے کا بیان۔

۸۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى) قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ صَدَاقَهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ قَالَتْ وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ) إِلَى (وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَهُمْ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَسُنَّتِهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي

۸۳۔ یحییٰ، لیث، عقیل ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ عروہ نے حضرت عائشہؓ سے وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى کا مطلب دریافت کیا انہوں نے فرمایا اے بھانجے! اس سے وہ یتیم لڑکی مراد ہے جو کسی ولی کے پاس ہو اور اسے اس کا مال اور خوبصورتی پسند ہو اور (وہ اس سے نکاح کرنے کا ارادہ کرے) لیکن مہر پورا ادا کرنا نہ چاہتا ہو، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے اور ان کے علاوہ اور دوسری عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا ہے بشرطیکہ ان کو پورا مہر ادا کرنے میں کمی نہ کریں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ مانگا، اللہ عزوجل نے یہ آیت يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ الخ نازل فرمائی، جس کا مطلب ہے کہ یتیم لڑکی اگر خوبصورت اور مالدار ہو تو ولیوں کو اس کا نسب اور اس سے نکاح کرنا مرغوب معلوم ہوتا ہے اور جب مفلس اور بدصورت ہو، تو وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں، تب اسے چھوڑ کر اور عورت سے نکاح کر لیتے تھے، حضرت عائشہؓ نے (مقصود

قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى فِي الصَّدَاقِ *

آیت) بتایا جیسے کہ بوجہ ناپسندی چھوڑ دیتے ہو ایسے ہی جن کی تمہیں رغبت ہے ان سے نکاح نہ کرو مگر جب کہ تم انصاف کر سکو اور اس کا پورا پورا حق مہر ادا کر سکو۔

٤٧ بَاب مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى (إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُم عَدُوًّا لَكُمْ) *

باب ۴۷۔ عورت کی نحوست سے پرہیز کرنے کا بیان۔ فرمان الٰہی یہ ہے کہ تمہارے بعض بچے اور بیوی تمہارے لئے دشمن ہیں۔

٨٤۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ *

۸۴۔ اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، حمزہ اور سالم عبداللہ بن عمرؓ کے بیٹے، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ نحوست ان تین چیزوں میں ہے (ایک) عورت (دوسرے) گھر (تیسرے) گھوڑا۔

٨٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ *

۸۵۔ محمد بن منہال، زید بن زریع، عمر بن محمد عسقلانی اپنے باپ سے وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں نحوست کا تذکرہ کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر نحوست ہے تو گھر عورت اور گھوڑے میں ہے (۱)۔

٨٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ *

۸۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابی حازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر برائی کسی چیز میں ہے، تو گھوڑے عورت اور مکان میں ہے۔

٨٧۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ

۸۷۔ آدم، شعبہ، سلیمان التیمی، ابو عثمان نہدی، اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد مردوں پر کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ ضرر رساں باقی

۱؎ ویسے تو کسی بھی چیز میں وبالذات نحوست نہیں ہوتی۔ اس حدیث پاک میں ان تین چیزوں کی خصوصیت اس لئے فرمائی ہے کہ انسان کو ان کی ضرورت بھی بار بار پڑتی ہے اور ان چیزوں کا ساتھ بھی لمبا ہوتا ہے۔ اب اگر یہ اشیاء طبیعت کے موافق نہ ہوں تو اس کی وجہ سے انسان کئی قسم کے مصائب اور لمبی تکلیف میں پڑ جاتا ہے۔ ان اشیاء کے طبیعت کے موافق نہ ہونے کو ان کی نحوست سے تعبیر فرمادیا گیا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ *

نہیں رہے گا۔

٤٨ بَاب الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ *

باب ۴۸۔ آزاد عورت کا غلام سے نکاح کرنے کا بیان۔

٨٨- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فَقِيلَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ *

۸۸۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، قاسم حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بریرہ کے واقعہ میں تین مسئلے شرعی ہیں، اول جب بریرہ آزاد کی گئی تو سرور عالم ﷺ نے اختیار دیا، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حق ولاء، آزاد کرنے والے کا حق ہے اور رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لائے تو دیکھا ہانڈی چولہے پر تھی آپ کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن رکھا گیا، تو آپ نے فرمایا، اس کی کیا وجہ ہے کہ دستر خوان پر ہانڈی کا سالن دیکھنے میں نہیں آیا۔ جواب دیا گیا کہ اس میں صدقہ کا گوشت ہے جو بریرہ کو ملا ہے اور آپ صدقہ نہیں کھاتے تو فرمایا وہ بریرہ کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ۔

٤٩ بَاب لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ) وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَام يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ (أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ) يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ*

باب ۴۹۔ چار عورتوں سے زیادہ نہ رکھنے کا بیان۔ اللہ کا قول "دو دو، تین تین، چار چار" علی بن حسین فرماتے ہیں اس سے مراد دو، دو، تین تین، یا چار چار ہیں (مجموع مراد نہیں) (امام بخاری نے) اس آیت کی سند میں کہ (دو یا تین یا چار) عورتیں وقت واحد میں رکھنے کو مقصود بنایا، اور یہ آیت پیش کی، أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ۔

٨٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى) قَالَتِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَالِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِي مَالِهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ *

۸۹۔ محمد، عبدہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى کی تفسیر سے وہ یتیم بچے مراد ہیں جو ولی کے پاس ہوں، اور وہ ان کے مال کی وجہ سے ان سے شادی کرے، لیکن صحبت کرنا برا جانے اور ان کے مال میں حق تلفی کرے، ان تمام نازیبا حرکات سے اچھا یہ ہے کہ وہ ولی ان کے علاوہ کسی اور عورت سے جو اسے پسند ہو دو یا تین یا چار نکاح کرے۔

٥٠ بَاب (وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ) وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ*

باب ۵۰۔ دودھ پلانے والی ماں کا بیان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورتیں نسب کی وجہ سے حرام ہیں، وہی بذریعہ رضاعت بھی حرام ہیں۔

٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ *

٩٠۔ اسمٰعیل، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف فرما تھے، کہ میں نے ایک شخص کی آواز سنی، جو حفصہؓ کے مکان میں جانے کی اجازت مانگ رہا تھا، تو میں نے کہا، یارسول اللہ کوئی غیر آدمی آپ کے مکان میں جانا چاہتا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ فلاں شخص ہے جو حفصہؓ کا رضاعی چچا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا اگر فلاں شخص زندہ ہوتا جو میرا دودھ کے رشتہ سے چچا تھا تو کیا میں اس سے پردہ نہ کرتی۔ آپ نے فرمایا ہاں! جو رشتہ نسب سے حرام ہے وہ دودھ پینے سے بھی حرام ہو جاتا ہے۔

٩١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ زَيْدٍ مِثْلَهُ *

٩١۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، جابر بن زید، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آپ دختر حمزہ(١) سے کیوں شادی نہیں کر لیتے، تو آپ نے فرمایا کہ وہ دودھ کے رشتہ سے میری بھتیجی ہے، اور بشر بن عمر نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے قتادہ سے سنا، کہ وہ جابر بن زید سے اسی کی مثل روایت کرتے تھے۔

٩٢ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكِ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ

٩٢۔ حکم بن نافع، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابی سلمہ، ام حبیبہ بنت ابوسفیان سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا، یا رسول اللہ آپ میری بہن دختر ابوسفیان سے نکاح کر لیجیے۔ ارشاد ہوا تجھے سوتن ناگوار نہ معلوم ہو گی، میں نے عرض کیا اب بھی میں ہی آپ کی اکیلی بیوی نہیں ہوں، بلکہ میں تو اپنی بہن کو بھلائیوں میں اپنا شریک بنانا چاہتی ہوں، اس پر آپ نے فرمایا مجھے یہ جائز نہیں ہے کہ دو بہنوں کو ایک وقت میں اپنے نکاح میں رکھوں۔ اس پر میں نے کہا ہم نے تو سنا ہے آپ ابوسلمہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا ابوسلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا اگر پہلے خاوند سے بیوی کی بیٹی وہ نہ ہوتی تب بھی مجھے حلال نہ تھی کیونکہ رضاعت سے وہ میری بھتیجی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا، میرے روبرو تم اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو پیش نہ کرو کیونکہ وہ

---

(١) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی اس بیٹی کا نام کیا تھا؟ اس بارے میں متعدد اقوال ہیں۔ امامہ، عمارہ، سلمٰی، عائشہ، فاطمہ، امۃ اللہ، یعلی۔

الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ كَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيتَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ *

مجھے حلال نہیں ہیں۔ عروہ کہتے ہیں ثوبیہ ابولہب کی لونڈی تھی جس کو ابولہب نے آزاد کر دیا، پھر اس نے آنحضرت ﷺ کو دودھ پلایا تھا، جب ابولہب مر گیا تو کسی گھر والے نے اس کو خواب میں برے حال میں دیکھا اور پوچھا تجھ سے کیا معاملہ کیا گیا، جواب دیا جب سے تم سے جدا ہوا ہوں سخت عذاب میں مبتلا ہوں ثوبیہ کے آزاد کرنے کی وجہ سے تھوڑا سا پانی مل جاتا ہے جس سے میری پیاس بجھ جاتی ہے۔

۵۱ بَاب مَنْ قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ) وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيرِهِ *

باب ۵۱۔ جو شخص یہ کہے کہ دو سال کی عمر کے بعد رضاعت کی حرمت ثابت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کوئی رضاعت پوری کرنا چاہے تو اس کی مدت دو سال ہے اور واقعہ یہ ہے کہ عورت کا دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے خواہ تھوڑا ہو یا بہت۔

۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ *

۹۳۔ ابوولید، شعبہ، اشعث، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ایک شخص میرے پاس بیٹھا تھا آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا گویا آپ کو یہ بات ناگوار گزری، میں نے کہا (یا رسول اللہ) یہ میرا (رضاعی) بھائی ہے، آپ نے فرمایا غور کرو کہ تمہارا بھائی کون کون ہے اس لئے کہ دودھ کا رشتہ اس وقت ثابت ہوتا ہے جب کہ بچہ کی غذا ہی دودھ ہو۔

۵۲ بَاب لَبَنِ الْفَحْلِ *

باب ۵۲۔ بیوی کا دودھ پینے پر شوہر کا بیٹا شمار ہونے کا بیان۔

۹٤- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ *

۹۴۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے دودھ کے رشتہ کے چچا پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد میرے پاس آئے میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں دی، پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا تم نے اسے بلا لیا ہوتا کیونکہ وہ تمہارے رضاعی چچا ہیں۔

ف: جمہور محدثین و فقہاء کی رائے یہ ہے کہ بچے کو دودھ پلانے سے جس طرح اس دودھ پلانے والی سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور وہ اس بچے کی ماں بن جاتی ہے اسی طرح وہ مرد جو دودھ کے اترنے کا سبب بنا اس سے بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور وہ اس بچے کا رضاعی باپ بن جاتا ہے۔ یہی معنی ہے لبن الفحل کا اور امام بخاریؒ بھی اس باب سے یہی بات ثابت کر رہے ہیں۔

٥٣ بَاب شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ *

باب ۵۳۔ دودھ پلانے والی کی شہادت سے رضاعت کے ثبوت کا بیان۔

٩٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ قُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ وَأَشَارَ إِسْمَاعِيلُ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِي أَيُّوبَ *

۹۵۔ علی بن عبداللہ، اسمٰعیل بن ابراہیم، ایوب، عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبید بن ابی مریم نے عقبہ بن حارث سے، عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ سے بھی اس حدیث کو سنا ہے لیکن مجھے عبید کی حدیث خوب یاد ہے، عقبہ کہتے ہیں، میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا تو ایک حبشن نے آکر کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے پھر میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا تھا لیکن ایک حبشن نے آکر کہا تم دونوں کو میں نے دودھ پلایا ہے، درآنحالیکہ وہ جھوٹی ہے، تو آپ نے میری طرف سے منہ پھیر لیا، میں نے پھر آکر عرض کیا وہ جھوٹی ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو اس بیوی کو کیونکر رکھ سکتا ہے حالانکہ حبشن کہتی ہے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، اسے چھوڑ دے، اسمٰعیل نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا کہ ایوب یوں بیان کرتے تھے۔

٥٤ بَاب مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ وَقَوْلِهِ تَعَالَى (حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ) إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا) وَقَالَ أَنَسٌ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ) ذَوَاتُ الْأَزْوَاجِ الْحَرَائِرُ حَرَامٌ (إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مِنْ عَبْدِهِ وَقَالَ (وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا زَادَ عَلَى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ كَأُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ

باب ۵۴۔ حلال اور حرام عورتوں کا بیان۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لوگو! تم پر یہ عورتیں حرام ہیں ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی۔ انسؓ کہتے ہیں وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ سے آزاد خاوند والی عورتیں مراد ہیں جو حرام ہیں اور باندیاں حلال ہیں اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کو اس کے شوہر سے چھڑا لے، جو غلام ہے تو کچھ خوف نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مشرک عورتوں سے ایمان لائے بغیر نکاح کرنا جائز نہیں ہے، ابن عباسؓ کہتے ہیں چار سے زیادہ بیویاں کرنا بھی اسی طرح حرام ہیں جس طرح ماں، بہن اور بیٹی حرام ہے، ابن عباسؓ کہتے ہیں نسب سے سات عورتیں حرام ہیں (جن کا ذکر ابھی ہوا) اور سسرالی رشتہ کے ذریعے سے سات حرام ہیں، پھر آیت حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ اخیر

بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ (حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ) الْآيَةَ وَجَمَعَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ عَلِيٍّ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَجَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ وَكَرِهَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ) وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَيُرْوَى عَنْ يَحْيَى الْكِنْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَبِي جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ إِنْ أَدْخَلَهُ فِيهِ فَلَا يَتَزَوَّجَنَّ أُمَّهُ وَيَحْيَى هَذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي نَصْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَرَّمَهُ وَأَبُو نَصْرٍ هَذَا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُرْوَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ وَبَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ

تک پڑھ کر سنائی، اور عبداللہ بن جعفر نے علی کی بیٹی اور بیوی کو اپنے نکاح میں جمع کر لیا تھا۔ ابن سیرین نے کہا اس کا کچھ خوف نہیں ہے، حسن بصریؒ نے اسے اولاً مکروہ خیال کیا تھا اس لئے فرمایا کوئی ڈر نہیں ہے، حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے ایک رات دو چچا بہنوں کو جمع کیا، جابر بن زید نے اسے قطع رحمی کی وجہ سے مکروہ جانا اور حرام نہیں کہا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (محرمات مذکورہ) کے علاوہ باقی عورتیں حلال ہیں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اگر سالی سے زنا کرے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہو جاتی (کیونکہ دو بہنوں میں سے ایک سے نکاح ہوا ہو پھر دوسرے سے کرے تو پہلی حرام ہو جاتی ہے زنا سے حرام نہیں ہوتی) یحییٰ کندی شعبی اور جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص لڑکی سے فعل قبیح کا مرتکب ہو جائے تو اس پر اس لڑکی کی ماں حرام ہو جاتی ہے اور پھر اس کی ماں سے وہ نکاح نہیں کر سکتا۔ یحییٰ کوئی مشہور شخصیت نہیں نیز کسی آدمی نے (اس روایت میں) اس کی متابعت نہیں کی۔ عکرمہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ سالی سے زنا کرنے پر بیوی حرام نہیں ہوتی اور ابو نصر سے یہ منقول ہے کہ سالی سے زنا کرنے کے بعد بیوی حرام ہو جاتی ہے۔ عمران بن حصین اور جابر بن زید اور حسن اور بعض عراقیوں سے روایت ہے کہ یہ سب حرام ہے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں (نظر کرنے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی)(۱) جب تک ہم بستری نہ کی جائے۔ ابن مسیب عروہ اور زہری نے کہا (بیوی کی ماں

۱؎ حنفیہ اور متعدد دوسرے اہل علم کی رائے یہ ہے کہ زنا سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے یعنی اس عورت کے اصول و فروع مرد پر حرام ہو جاتے ہیں۔ اور یہی حکم ہے مقدمات زنا یعنی مس بالشہوۃ وغیرہ کا۔ اس بارے میں تفصیلی دلائل اور امام بخاریؒ کے پیش کردہ بعض آثار و تعلیقات کے جواب کے لئے ملاحظہ ہو (اعلاء السنن ص ۳۰ ج ۱۱)

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَحْرُمُ حَتَّى يُلْزِقَ بِالْأَرْضِ يَعْنِي يُجَامِعَ وَجَوَّزَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرُمُ وَهَذَا مُرْسَلٌ *

وغیرہ کے زنا کرنے سے) بیوی حرام نہیں ہوتی۔ زہری کہتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا حرام نہیں ہوتی اور قول زہری مرسل ہے۔

٥٥ بَاب (وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدُّخُولُ وَالْمَسِيسُ وَاللِّمَاسُ هُوَ الْجِمَاعُ وَمَنْ قَالَ بَنَاتُ وَلَدِهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي التَّحْرِيمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ حَبِيبَةَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ وَكَذَلِكَ حَلَائِلُ وَلَدِ الْأَبْنَاءِ هُنَّ حَلَائِلُ الْأَبْنَاءِ وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيبَةَ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِهِ وَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيبَةً لَهُ إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ ابْنَتِهِ ابْنًا *

باب ۵۵۔ تمہاری وہ بیٹیاں جو تمہاری بیوی کے پہلے خاوند سے ہیں تم پر ان کے حرام ہونے کا بیان۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں دخول، مسیس اور لماس کے معنی جماع کے ہیں اور کہا کہ بیوی کی پوتیاں اور نواسیاں بھی اس کی اولاد کی طرح حرام ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ سے ارشاد فرمایا تھا کہ میرے روبرو اپنی بیٹیاں اور بہنیں نہ پیش کرو اور ایسے ہی پوتے کی بیوی اور بیٹے کی بیوی برابر ہے۔ اور کہا یہ سب لفظ ربیبہ سے نامزد ہیں خواہ گود میں ہوں یا نہ ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ربیبہ کو اس کے ایک (رشتہ دار) کفالت کرنے والے کو دے دیا تھا نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسہ کو بیٹے کے لفظ سے موسوم کیا ہے (ماحصل یہ کہ ہر قسم کی بیٹی اور ہر نوع کی ماں اور ہر طرح کی بہن حرام ہے)۔

٩٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَأَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُ قَالَ أَتُحِبِّينَ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِيكَ أُخْتِي قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ قَالَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ وَقَالَ اللَّيْثُ

۹۶۔ حمیدی، سفیان، ہشام، عروہ، زینب، ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے کہا، کیا آپ کو میری بہن، بنت ابو سفیان سے رغبت ہے۔ آپ نے فرمایا پھر میں کیا کروں، میں نے کہا آپ نکاح کر لیجئے، آپ نے فرمایا تو راضی ہے، میں نے کہا کیا میں آپ کی ایک ہی بیوی ہوں، میں اپنی بہن کو آپ کی زوجیت میں سب سے زیادہ پسند کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں، میں نے کہا ہمیں تو خبر ملی ہے کہ آپ نے (اپنی ربیبہ) درہ دختر ابو سلمہ کو پیغام نکاح دیا ہے۔ فرمایا وہ میرے گھر میں نہ آتی تب بھی مجھے حلال نہ تھی کیونکہ مجھے اور اس کے باپ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے۔ میرے سامنے اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو پیش نہ کرو۔ لیث کہتے ہیں ہم

حَدَّثَنَا هِشَامٌ دُرَّةُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ *

سے ہشام نے بیان کیا، اور درہ دختر ام سلمہ ہی بتایا۔

٥٦ بَاب (وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ) *

باب ۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا (حرام یہ ہے) کہ تم دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرو، مگر جو گزر چکا وہ گزر چکا۔

٩٧- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّينَ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ *

۹۷۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، عقیل، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ عروہ بن زبیر نے زینب بنت ابو سلمہ کے ذریعہ کہا کہ مجھے ام حبیبہؓ نے خبر دی وہ کہتی ہیں میں نے آنحضرت ﷺ سے کہا آپ میری بہن بنت ابوسفیان سے نکاح کر لیجئے۔ آپ نے کہا تجھے یہ پسند ہے، انہوں نے کہا ہاں اور اس وقت بھی میں آپ کی تنہا بیوی نہیں ہوں بلکہ آپ کی اور بیویاں بھی ہیں، اور جو کوئی بھلائی میں میرے شریک ہوں، مجھے ان سب سے زیادہ اپنی بہن اچھی لگتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ میں نے کہا اللہ کی قسم ہم نے سنا ہے آپ بنت ابو سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا وہ جو ام سلمہ کی بیٹی ہے۔ میں نے کہا جی ہاں، تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر وہ میری ربیبہ نہ ہوتی تب بھی وہ مجھے حلال نہیں کیونکہ وہ دودھ کے رشتہ سے میری بھتیجی ہے، مجھے اور ابو سلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے، تم میرے سامنے اپنی بہنوں بیٹیوں کو پیش نہ کرو۔

٥٧ بَاب لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا*

باب ۵۷۔ کسی شخص کا اپنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح نہ کرنے کے حکم کا بیان۔

٩٨- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۹۸۔ عبدان، عبداللہ، عاصم، شعبی، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی مرد اپنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح کرے۔ (یہ حدیث) داؤد اور عون نے شعبی سے، اس نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔

٩٩- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا *

۹۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بھتیجی اور پھوپھی کو نکاح میں جمع نہ کرنا چاہئے اور نہ خالہ بھانجی جمع کی جاوے۔

١٠٠- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ قَالَ

۱۰۰۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، قبیصہ بن ذویب حضرت

أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا فَنُرَى خَالَةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ *

ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھوپھی پر اس کی بھتیجی سے اور خالہ پر اس کی بھانجی سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (زہری کہتے ہیں) ہم عورت کے باپ کی خالہ کا بھی یہی حکم سمجھتے ہیں کیونکہ عروہ نے مجھ سے روایت کی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہی دودھ پینے سے حرام ہیں۔

٥٨ بَاب الشِّغَارِ *

باب ۵۸۔ نکاح شغار (بٹہ) کا بیان۔ (۱)

١٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ *

۱۰۱۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مرد اپنی بیٹی کا اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ دوسرا اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دے اور ان دونوں کے درمیان مہر کچھ نہ ہو۔

٥٩ بَاب هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ *

باب ۵۹۔ عورت کا اپنا نفس کسی کو ہبہ کر دینے کا بیان۔

١٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ (تُرْجِئُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ *

۱۰۲۔ محمد بن سلام، ابن فضیل، ہشام، عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ خولہ دختر حکیم ان عورتوں سے تھی جنہوں نے اپنا نفس آنحضرت ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا۔ حضرت عائشہؓ کہنے لگیں کہ عورت کو اپنا نفس ہبہ کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ پھر جب تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ والی آیت نازل ہوئی تو میں نے کہا یارسول اللہ! میں آپ کے رب کو دیکھتی ہوں کہ وہ آپ کی مرضی کے موافق حکم بھیجتا ہے۔ اس حدیث کو ابو سعید مؤدب، محمد بن بشر اور عبدہ نے ہشام کے والد کے ذریعہ حضرت عائشہؓ سے روایت کیا۔ ایک نے دوسرے سے کم و بیش بھی بیان کیا۔

٦٠ بَاب نِكَاحِ الْمُحْرِمِ *

باب ۶۰۔ حالت احرام میں نکاح کرنے کا بیان۔

١٠٣ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ

۱۰۳۔ مالک بن اسمٰعیل، ابن عیینہ، عمرو بن دینار، جابر بن زیدؓ سے

---

۱ حضرت عطاء، عمرو بن دینار، زہری، حنفیہ وغیرہ حضرات کے نزدیک نکاح شغار کی صورت میں نکاح تو منعقد ہو جاتا ہے مگر ہر ایک کے لئے مہر مثل واجب ہوتا ہے۔

عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

روایت کرتے ہیں کہ ہم سے ابن عباسؓ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں نکاح کیا ہے۔

٦١ بَاب نَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ آخِرًا *

باب ٦١۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح متعہ سے اخیر وقت میں منع کرنے کا بیان۔

١٠٤ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ *

١٠٤۔ مالک بن اسمٰعیل، ابن عیینہ، زہری، حسن بن محمد بن علی اور اس کے بھائی عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے ابن عباسؓ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے زمانہ جنگ خیبر میں نکاح متعہ اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

١٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ أَوْ نَحْوَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ *

١٠٥۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابی جمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے نکاح متعہ کا مسئلہ پوچھا، تو انہوں نے اسے جائز بتایا۔ ان کے آزاد کئے ہوئے غلام نے کہا یہ تو جب تھا کہ سخت ضرورت ہوتی اور عورتیں کم ہوتیں۔ تو ابن عباسؓ نے کہا، ہاں!

١٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثُ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ وَبَيَّنَهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ *

١٠٦۔ علی سفیان، عمرو، حسن بن محمد، جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک لشکر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاس آکر ارشاد فرمایا کہ متعہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے، تم متعہ کرلو (بخاری کہتے ہیں) کہ سلمہ بن اکوع نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت و مرد باہم موافق ہو جائیں تو تین شب تک باہم عشرت کرنا جائز ہے، اس کے بعد اگر پھر کمی زیادتی کرنا چاہیں تو وہ مختار ہیں، نہ معلوم یہ ہمارے واسطے خاص تھا یا سب لوگوں کے واسطے جائز ہے۔ ابو عبداللہ (امام بخاری فرماتے ہیں) کہ حضرت علیؓ نے اس حکم کے منسوخ ہونے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

٦٢ بَاب عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ *

١٠٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ قَالَ أَنَسٌ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَكَ بِي حَاجَةٌ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا وَا سَوْأَتَاهْ وَا سَوْأَتَاهْ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا *

باب ۶۲۔ عورت کو مرد صالح سے اپنے نکاح کی درخواست کرنے کے جائز ہونے کا بیان۔

۱۰۷۔ علی بن عبداللہ مرحوم ثابت بنانی سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور حضرت انسؓ کی بیٹی انسؓ کے پاس بیٹھے تھے۔ حضرت انسؓ فرمانے لگے کہ ایک عورت نے رسول خدا ﷺ پر اپنا نفس پیش کیا اور کہا یا رسول اللہ کیا آپ کو میری حاجت ہے۔ حضرت انسؓ کی بیٹی نے کہا، وہ کیسی بے شرم عورت تھی۔ افسوس بے شرمی! بے شرمی! حضرت انسؓ نے جواب دیاوہ تجھ سے بہتر تھی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی رغبت کر کے ان کے روبرو اپنا نفس پیش کر دیا۔

١٠٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ رِدَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ أَوْ دُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَكْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ *

۱۰۸۔ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، ابو حازم، سہل سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کے روبرو اپنے آپ کو پیش کیا۔ ایک مرد نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا مجھ سے نکاح کرا دیجئے۔ آپ نے پوچھا تیرے پاس کیا چیز ہے۔ وہ بولا میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ فرمایا جا کر ڈھونڈھو، اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ وہ گیا اور دوبارہ آکر کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم مجھے کچھ نہیں ملا، نہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملی، البتہ میرا تہ بند ہے آدھا اس کو دے دیجئے۔ سہل کہتے ہیں کہ اس کے پاس دوسری چادر نہ تھی۔ آپ نے جواب دیا تیری چادر کو کیا کریں اگر تو اوڑھ لے تو وہ ننگی اور اگر وہ اوڑھ لے تو تو ننگا، وہ بے چارہ (مایوس ہو کر) بیٹھ رہا۔ بہت دیر تک بیٹھ کر جانے لگا۔ آپ نے اسے (جاتے) دیکھ کر بلایا، یا کسی سے بلوایا، اور فرمایا تجھے قرآن کی کون کون سی سورتیں یاد ہیں۔ اس نے چند سورتوں کا نام لے کر کہا فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھے قرآن شریف کی فضیلت کے سبب سے اس عورت کا مالک کر دیا۔

٦٣ بَاب عَرْضِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ

باب ۶۳۔ بیٹی یا بہن کی کسی بزرگ سے شادی کر دینے کی

عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ *

١٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا *

١١٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ

درخواست کرنے کا بیان۔

۱۰۹۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حفصہؓ بنت حضرت عمرؓ خنیس بن خدافہ سہمی اپنے شوہر کے مر جانے کے بعد بیوہ ہو گئیں اور یہ رسول اللہ ﷺ کے دوستوں میں سے تھے اور مدینہ میں فوت ہو گئے تھے۔ عمرؓ بن خطاب کہتے ہیں میں نے عثمانؓ بن عفان کے پاس حفصہؓ کا ذکر کیا انہوں نے جواب دیا میں غور کروں گا، اس کے بعد میں کئی دن ٹھہرا رہا۔ پھر وہ ایک دن مجھ سے مل کر کہنے لگے مجھے ابھی نکاح کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہا اگر تم چاہو تو میں اپنی بیٹی حفصہؓ کا آپ سے بیاہ کر دوں۔ ابو بکرؓ خاموش ہو گئے، اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ مجھے ان پر عثمانؓ سے بھی زیادہ غصہ آیا۔ پھر میں چند روز ٹھہرا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حفصہؓ کا پیغام بھیجا۔ میں نے حفصہؓ کا نکاح آپؐ سے کر دیا۔ اس کے بعد مجھ سے ابو بکرؓ ملے تو کہا جب تم نے مجھ سے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا اور میں نے کچھ جواب نہ دیا تھا تو تم ناراض ہو گئے تھے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے جواب دیا، ہاں۔ ابو بکرؓ نے فرمایا مجھے تمہاری بات قبول کرنے سے انکار نہ تھا لیکن میں جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا بھید کھولنا مجھے مقصود نہ تھا۔ اگر رسول اللہ ﷺ یہ ارادہ چھوڑ دیتے تو میں منظور کر لیتا۔

۱۱۰۔ قتیبہ، لیث، یزید بن ابی حبیب، عراک بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے زینب بنت ابو سلمہ نے بیان کیا کہ ام حبیبہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا ہم نے سنا ہے آپ کا درہ بنت ابی سلمہؓ سے نکاح کرنے کا ارادہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کہا، کیا ام سلمہ کے ہوتے ہوئے نکاح کر سکتا ہوں۔ اگر میں ام سلمہؓ سے نکاح نہ بھی

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لَوْ لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ *

کر تا جب بھی وہ میرے واسطے حلال نہ ہوتی کیونکہ اس کا باپ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔

٦٤ بَاب قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ (وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ) الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ (غَفُورٌ حَلِيمٌ) (أَوْ أَكْنَنْتُمْ) أَضْمَرْتُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهُ وَأَضْمَرْتَهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ وَقَالَ لِي طَلْقٌ *

باب ۶۴۔ زمانہ عدت میں علانیہ پیغام نکاح بھیجنے سے خوف نہ کرنے کا بیان۔ أَكْنَنْتُمْ کے معنی تم نے چھپایا (اور جس چیز کی حفاظت کی جائے اسے مکنون کہتے ہیں) تم کو (عورت کے زمانہ عدت میں) پیغام نکاح بھیجنے سے کچھ خوف نہیں، یا چاہے اپنے دلوں میں رکھو اللہ جانتا ہے کہ تم ذکر کئے بغیر نہ رہو گے مگر خفیہ قول و قرار نہ کرو۔

١١١- حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ) يَقُولُ إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ وَلَوَدِدْتُ أَنَّهُ تَيَسَّرَ لِي امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ وَقَالَ الْقَاسِمُ يَقُولُ إِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيمَةٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكِ خَيْرًا أَوْ نَحْوَ هَذَا وَقَالَ عَطَاءٌ يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ يَقُولُ إِنَّ لِي حَاجَةً وَأَبْشِرِي وَأَنْتِ بِحَمْدِ اللَّهِ نَافِقَةٌ وَتَقُولُ هِيَ قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا وَإِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا وَقَالَ الْحَسَنُ (لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا) الزِّنَا وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ) تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ *

۱۱۱۔ زائدہ، منصور، مجاہد، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فِيمَا عَرَّضْتُمْ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ (کسی عورت سے جو عدت میں ہو) کہے میرا بیاہ کرنے کا ارادہ ہے اور میں چاہتا ہوں کوئی نیک عورت مل جائے۔ قاسم کہتے ہیں (آیت کا مطلب یہ ہے) کہ کوئی کہے تو میرے نزدیک بزرگ ہے اور میں تجھے پسند کرتا ہوں اللہ تجھے بھلائی پہنچائے یا (اور کچھ) اس طرح سے کہے، عطا کہتے ہیں اشارۃً کہے، ظاہر نہ کرکے کہے (بلکہ یہ) کہے مجھے حاجت ہے، تم کو بشارت ہو اور تم خدا کے فضل سے کھوٹی نہیں ہو، تو عورت صرف یہ کہہ دے میں سنتی ہوں، لیکن کوئی وعدہ نہ کرے اور نہ ولی بغیر اس سے کہے وعدہ کرے اور اگر عورت زمانہ عدت میں کسی مرد سے وعدہ کرے بعدازاں اس سے نکاح کرے تو عورت مرد میں تفریق نہ کرائی جائے۔ اور حسن کہتے ہیں پوشیدہ وعدہ سے زنا مراد ہے۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حتیٰ یبلغ الکتاب اجلہ کے معنی ہیں کہ جب تک عدت تمام نہ ہو جائے۔

٦٥ بَاب النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ *

باب ۶۵۔ عورت کو نکاح سے پہلے دیکھ لینے کے جائز ہونے کا بیان۔ (۱)

١١٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

۱۱۲۔ مسدد، حماد بن زید، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت

ل نکاح سے پہلے اس عورت کو جس سے نکاح کرنے کا ارادہ ہے جمہور علماء کے نزدیک اسے دیکھنا جائز ہے۔ لیکن دیکھنا تو جائز ہے مس اور خلوت جائز نہیں ہے۔ اور دیکھنا بقدر ضرورت ہو اگر کسی حیلہ سے دیکھنا ممکن نہ ہو تو کسی بااعتماد عورت کی بات پر اعتماد کرے۔

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ *

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ریشمی کپڑے میں تمہاری تصویر لایا اور اس نے مجھ سے کہا یہ آپ کی بیوی ہیں۔ میں نے تمہارے چہرہ سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو وہ بعینہٖ تو تھی۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

۱۱۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا قَالَ أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا

۱۱۳۔ قتیبہ، یعقوب، ابو حازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو اپنا نفس ہبہ کرنے کو آئی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف نظر کی۔ اسے اوپر نیچے سے غور کر کے دیکھا۔ پھر اپنا سر نیچا کر لیا۔ عورت نے جب دیکھا کہ آپ نے کچھ حکم نہ فرمایا، بیٹھ گئی۔ ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس عورت کی آپ کو حاجت نہ ہو تو مجھ سے اس کو بیاہ دیجئے۔ آپ نے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے۔ کہا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اپنے گھر جا کر دیکھ تو سہی شاید کچھ مل جائے۔ وہ گیا پھر واپس آ کر کہنے لگا، بخدا یا رسول اللہ مجھے کچھ نہیں ملا ہے۔ آپ نے فرمایا دیکھ تو سہی اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو، تو وہی لے آ۔ وہ جا کر پھر لوٹ آیا اور کہا لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں مل سکی۔ ہاں یہ میرا تہ بند ہے آدھا اس کو دے دیجئے۔ سہل فرماتے ہیں اس کے پاس دوسری چادر بھی نہ تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے تہ بند کو وہ کیا کرے گی، اگر تو باندھ لے تو وہ ننگی رہے گی اور اگر وہ اوڑھ لے گی تو تو ننگا رہ جائے گا۔ چنانچہ مجبوراً وہ بے چارہ بیٹھ گیا۔ پھر کچھ دیر بیٹھ کر جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا تجھے قرآن شریف کی کون کونسی سورتیں یاد ہیں۔ اس نے چند سورتیں شمار کر کے کہا کہ مجھے یہ سورتیں یاد ہیں۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا تو ان کا حافظ ہے اس نے کہا ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جا میں نے تجھے قرآن یاد ہونے کے سبب سے اس عورت کا مالک بنا دیا۔

بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ *

٦٦ بَاب مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ) فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ وَكَذَلِكَ الْبِكْرُ وَقَالَ (وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا) وَقَالَ (وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ) *

باب ٦٦۔ بغیر ولی نکاح صحیح نہ ہونے کا بیان(ا)، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہیں روکو نہیں۔ اس میں بیاہی اور کنواری دونوں داخل ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مشرکوں سے نکاح بغیر ایمان لائے نہ کرو، نیز فرمان الٰہی ہے کہ رانڈوں کا نکاح کر دیا کرو۔

١١٤ - قَالَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح قَالَ وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ أَوِ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ

١١٤۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ح، احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں چار طرح کا نکاح تھا۔ ایک نکاح تو یہی تھا جو آج کل لوگ کرتے ہیں ایک دوسرے کے پاس اس کی ولیہ یا بیٹی کا پیغام بھیجتا تھا اور اسے مہر دے کر اسے بیاہ لاتا تھا۔ نکاح اس طریقہ پر بھی تھا کہ کوئی مرد اپنی بیوی سے کہہ دیتا تھا کہ جب تو ایام سے پاک ہو جائے تو فلاں مرد کے پاس چلی جانا اور اس سے فائدہ حاصل کر لینا پھر شوہر اس عورت سے جدا ہو جاتا تھا اور اس کے قریب نہ جاتا تھا جب تک کہ اس مرد کا حمل ظاہر نہ ہو جاتا۔ جب اس کا حمل ظاہر ہو جاتا تو اس کا شوہر جب دل چاہتا اس کے پاس چلا جاتا۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا تھا کہ بچہ اچھی نسل کا پیدا ہو۔ اس نکاح کو نکاح استبضاع کہتے تھے۔ تیسرے نکاح کی قسم یہ تھی کہ چند آدمی دس سے کم جمع ہو کر ایک عورت سے صحبت کرتے تھے، جب اسے حمل رہ جاتا اور اس کا بچہ پیدا ہو جاتا اور اسے کئی دن ہو جاتے تو وہ سب کو بلواتی، ان میں سے کسی کو یہ طاقت نہ ہوتی کہ وہ آنے سے انکار کر دے، جب سب جمع ہو جاتے تو وہ کہتی تم سب کو اپنا حال معلوم ہے جو کچھ تھا۔ اور میرے ہاں تمہارا بچہ پیدا ہوا ہے۔ اے فلانے یہ تیرا بیٹا ہے جو تیرا دل چاہے اس کا نام رکھ (تجھے اختیار ہے) وہ بچہ اس کا ہو

ا۔ بالاتفاق مناسب یہی ہے کہ عورت کا نکاح اس کا ولی کرے۔ لیکن اگر عاقلہ بالغہ آزاد عورت اپنا نکاح اپنی مرضی سے کر لیتی ہے تو وہ نکاح منعقد ہو جائے گا یا نہیں اس بارے میں علماء کے مابین اختلاف ہے، حنفیہ اور دوسرے متعدد اہل علم کی رائے یہ ہے کہ نکاح منعقد ہو جائے گا۔ امام بخاریؒ کا میلان نکاح کے عدم جواز کی طرف معلوم ہوتا ہے لیکن انہوں نے کوئی ایسی دلیل پیش نہیں فرمائی جو صراحۃً عدم جواز پر دلالت کر رہی ہو۔ البتہ بعض دوسری کتب حدیث میں عدم جواز پر دلالت کرنے والی احادیث موجود ہیں۔ اس مسئلہ کے متعلق حنفیہؒ کے موقف کی مستدل احادیث اور عدم جواز کی دلیلوں کے جواب کے لئے ملاحظہ ہو (اعلاء السنن ص ٦٥ ج ١١، تکملہ فتح الملہم ص ٢٦٣ ج ٣)

تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا تَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ وَنِكَاحُ الرَّابِعِ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَ بِهِ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ *

جاتا تھااور اسے انکار کرنے کی مجال نہ ہوتی تھی۔ چوتھی قسم کا نکاح یہ تھا کہ بہت سے آدمی ایک عورت سے صحبت کر جایا کرتے تھے اور وہ کسی آنے والے کو منع نہ کرتی تھی۔ دراصل یہ رنڈیاں تھیں۔ انہوں نے نشانی کے واسطے دروازوں پر جھنڈے نصب کر رکھے تھے کہ جو چاہے ان سے صحبت کرے جب ان میں سے کسی کو پیٹ رہ جاتا اور بچہ پیدا ہو جاتا تو وہ سب جمع ہو کر علم قیافہ کے جاننے والے کو بلاتے، وہ جس کے مشابہ دیکھتے اس سے کہہ دیتے یہ تیرا بیٹا ہے، وہ اس کا بیٹا ہو جاتا اور وہ بچہ اس شخص کا بیٹا کہہ کر پکارا جاتا اور وہ مرد اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ پھر جب آنحضرت ﷺ سچے نبی مبعوث ہوئے تو سب قسم کی زمانہ جاہلیت کی شادیاں باطل کر دی گئیں صرف آج کل کی شادی کا مروجہ طریقہ جائز رکھا گیا۔

١١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ (وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَتَهُ فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَى بِهَا فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضُلُهَا لِمَالِهَا وَلَا يُنْكِحُهَا غَيْرَهُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشْرَكَهُ أَحَدٌ فِي مَالِهَا *

۱۱۵۔ یحییٰ، وکیع، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الخ کی تفسیر یہ ہے کہ اس سے مراد وہ یتیم بچی ہے جو کسی مرد کے پاس ہو اور وہ اس کا ولی ہو اور مال میں اس کا شریک ہو، اور اس سے اپنا نکاح نہ کرتا ہو اور نہ اس کا دوسرے سے بیاہ کرے کہ کہیں اس مال میں میرا شریک نہ ہو جائے، لہٰذا اس آیت میں ولیوں کو اس امر سے منع فرمایا ہے۔

١١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّيَ

۱۱۶۔ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، سالم، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے جب میری دختر حفصہؓ خنیس بن حذافہ سہمی (اپنے شوہر کے مرنے سے) بیوہ ہو گئی جو بدری اور صحابی تھے اور ان کا مدینہ میں انتقال ہوا تھا تو میں نے عثمانؓ بن عفان سے مل کر کہا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو میں حفصہؓ کا تم سے نکاح کر دوں، انہوں نے کہا میں ذرا غور کر لوں، میں کئی دن

بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ *

تک ٹھہرا رہا، پھر جب وہ مجھے ملے تو کہا ابھی نکاح کرنا مجھے مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے پھر ابو بکرؓ سے ملاقات کر کے کہا، اگر تمہاری مرضی ہو تو میں تم سے حفصہؓ کا نکاح کر دوں۔

١١٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ (فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ) قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ قَالَ زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهُ زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا لَا وَاللَّهِ لَا تَعُودُ إِلَيْكَ أَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ (فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ) فَقُلْتُ الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ *

۱۱۷۔ احمد بن ابو عمر، حفص، ابراہیم، یونس، حسن، معقل بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ کی آیت میرے حق میں اتری ہے کہ میں نے اپنی بہن کا ایک شخص سے بیاہ کر دیا تھا، اس نے میری بہن کو طلاق دے دی، اس کی عدت جب پوری ہو گئی دوبارہ اس نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ میں نے اس کو جواب دیا کہ ایک بار میں نے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا تھا اور اسے تیری بیوی بنا کر تیری عزت کی تھی مگر تو نے اسے چھوڑ دیا، اب تو پھر پیغام بھیجتا ہے اللہ کی قسم وہ دوبارہ تجھ کو نہیں مل سکتی۔ وہ شخص بڑا نیک تھا میری بہن بھی اس کی طرف جانا چاہتی تھی۔ اس وقت اللہ نے یہ حکم بھیجا کہ تم عورتوں کو اپنے پہلے خاوند سے نکاح کرنے سے نہ روکو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! اب میں اس کا نکاح اس سے ضرور کر دوں گا۔ معقل نے اپنی بہن کا اس سے نکاح کر دیا۔

٦٧ بَاب إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبَ وَخَطَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا فَأَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهُ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لِأُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ قَارِظٍ أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكِ إِلَيَّ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكِ وَقَالَ عَطَاءٌ لِيُشْهِدْ أَنِّي قَدْ نَكَحْتُكِ أَوْ لِيَأْمُرْ رَجُلًا مِنْ عَشِيرَتِهَا وَقَالَ سَهْلٌ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ

باب ۶۷۔ ولی خود عورت سے نکاح کرنا چاہے تو جائز ہے۔ مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت سے منگنی کی جس کا وہ ولی قریب تھا اور ایک شخص کو حکم دیا جس نے ان کا نکاح پڑھا دیا۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف نے ام حکیم دختر قارظ سے کہا تو مجھے مختار بناتی ہے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ عبدالرحمٰن نے کہا پھر تو اس حالت میں، میں تجھ سے نکاح کئے لیتا ہوں۔ عطاء کہتے ہیں گواہ کر کے یوں کہے، میں نے تجھ سے نکاح کر لیا یا پھر اس کے کنبہ والوں میں سے کسی کو اجازت دے۔ سہل کہتے ہیں ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں اپنا نفس آپ کو دیتی ہوں۔ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ

تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا *

١١٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْهَا فِي قَوْلِهِ (وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَدْخُلَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ فَيَحْبِسُهَا فَنَهَاهُمُ اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ *

١١٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَّضَ فِيهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يُرِدْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ قَالَ وَلَا خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ أَشُقُّ بُرْدَتِي هَذِهِ فَأُعْطِيهَا النِّصْفَ وَآخُذُ النِّصْفَ قَالَ لَا هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ*

٦٨ بَاب إِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ) فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوغِ *

١٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا*

کو اس کی ضرورت نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے۔

۱۱۸۔ ابن سلام، معاویہ، ہشام، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے کہ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ الخ کی تفسیر اس طرح ہے کہ اس سے وہ یتیم بچی مراد ہے جو کسی مرد کے پاس ہو اور وہ اس کے مال میں شریک ہو اور اس سے نکاح کرنا اسے پسند نہ ہو، اور نہ کسی اور سے اس کا نکاح کرتا ہو اس خیال سے کہ وہ مال میں میرا شریک ہو جائے گا اور اس لڑکی کو روکے رکھے تو ان تمام باتوں اور برے خیالات سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے۔

۱۱۹۔ احمد بن مقدام، فضیل بن سلیمان، ابو حازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک عورت نے اپنا نفس آپ کو پیش کیا۔ آپ نے اس کو اوپر سے نیچے تک دیکھا اور کوئی جواب نہ دیا۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس کا مجھ سے نکاح کرا دیجئے۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے۔ اس نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے پوچھا لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ اس نے کہا لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ لیکن میں اپنی چادر پھاڑ کر آدھی اس کو دے دیتا ہوں اور آدھی خود رکھ لوں گا۔ آپ نے فرمایا کیا تجھے کچھ قرآن یاد ہے۔ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا جا قرآن یاد ہونے کے سبب سے میں نے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا۔

باب ۶۸۔ اپنی چھوٹی بچیوں کا خود نکاح کر دینے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان (وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ) اس کی دلیل ہے۔ کیونکہ نابالغہ کی عدت (اس آیت میں) تین مہینہ قرار پائی ہے۔

۱۲۰۔ محمد بن یوسف، سفیان، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جب مجھ سے نکاح کیا تو اس وقت میں چھ برس کی تھی اور نو سال کی عمر میں مجھ سے خلوت کی گئی، اور نو برس تک میں آنحضرت ﷺ کے نکاح میں رہی۔ پھر آپ کا وصال ہو گیا۔

٦٩ بَاب تَزْوِيجِ الْأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الْإِمَامِ وَقَالَ عُمَرُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ حَفْصَةَ فَأَنْكَحْتُهُ *

باب ۶۹۔ باپ کا امام سے اپنی بیٹی بیاہنے کا بیان۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیغام بھیجا۔ میں نے آپ سے حفصہؓ کا نکاح بلا تامل کر دیا۔

١٢١ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَ هِشَامٌ وَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِينَ *

۱۲۱۔ معلی بن اسد، وہیب، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جس وقت مجھ سے نکاح کیا۔ اس وقت میں چھ سال کی بچی تھی اور جب مجھ سے خلوت کی گئی تو میری عمر نو سال تھی۔ ہشام کہتے ہیں مجھ سے کسی نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نو برس تک آنحضرت ﷺ کی زوجیت میں رہیں۔

٧٠ بَاب السُّلْطَانُ وَلِيٌّ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ *

باب ۷۰۔ بادشاہ کے ولی ہونے کا بیان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول "زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ" اس کا ثبوت ہے۔

١٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي فَقَالَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَمْ يَجِدْ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ *

۱۲۲۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابی حازم، سہل بن سعد سے روای کرتے ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے آکر کہا میں نے اپنا نفس آپ کو دے دیا۔ وہ دیر تک کھڑی رہی۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو اس کی شادی مجھ سے کرا دیجئے۔ آپ نے پوچھا تیرے پاس مہر دینے کو کچھ ہے۔ اس نے جواب دیا میرے پاس تہبند کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا اگر وہ چادر اسے دے دے گا تو تو بے تہ بند کے رہ جائے گا، کچھ اور تلاش کر۔ اس نے کہا مجھے کچھ نہیں ملا۔ آپ نے فرمایا ڈھونڈھ تو سہی خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ وہ بھی اس کو نہیں ملی۔ تو آپ نے فرمایا کچھ قرآن پڑھا ہے (۱) اس نے چند سورتوں کا نام لے کر بتایا کہ میں نے یہ یہ سورتیں پڑھی ہیں۔ آپ نے فرمایا قرآن کے حفظ کرنے کے سبب سے میں نے تجھے اس کا شوہر کر دیا۔

---

(۱) حنفیہ اور کئی دوسرے فقہاء کی متعدد روایات کی روشنی میں یہ رائے ہے کہ تعلیم قرآن کو مہر بنانا جائز نہیں ہے اگر بنالیا تو بھی مہر مثل واجب ہوگا۔ اس روایت میں جو تعلیم قرآن کو مہر بنانے کا ذکر ہے اس کے بارے میں وہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ اس صحابیؓ کی خصوصیت تھی یا یہ وقتی ذکر تھا اصل میں مہر یہ نہیں تھا بلکہ مال ہی تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آخر میں یہ بھی فرمایا تھا کہ جب تمہارے پاس مال آجائے تو مہر ادا کر دینا۔ (تکملہ فتح الملہم ص ۴۸۲ ج ۳)

٧١ بَاب لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهَا *

باب ا۷۔ کسی شخص یا باپ کے لئے بالغہ یا کسی بیوہ عورت کا بغیر اس کی مرضی حاصل کئے نکاح نہ کر سکنے کا بیان(۱)۔

١٢٣ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ *

۱۲۳۔ معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ابی سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رانڈ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور نہ باکرہ کا بغیر اس کی اجازت کے۔ اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ! باکرہ کی اجازت کس طرح معلوم ہو سکتی ہے۔ فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اجازت ہے۔

١٢٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي قَالَ رِضَاهَا صَمْتُهَا *

۱۲۴۔ عمرو بن ربیع بن طارق، لیث، ابن ابی ملیکہ، ابی عمرو کوان غلام حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ کنواری عورت تو شرم کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا خاموش ہو جانا ہی اس کی رضامندی ہے۔

٧٢ بَاب إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ *

باب ۲۷۔ بیٹی اگر نکاح سے ناراض ہو تو نکاح کے ناجائز ہونے کا بیان۔

١٢٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهْيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ*

۱۲۵۔ اسمٰعیل، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عبدالرحمٰن، مجمع، خنساء بنت خذام انصاریہ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ نے ایک جگہ میرا نکاح کر دیا اور میں ثیبہ تھی، اور مجھے وہ نکاح منظور نہ تھا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے میرا نکاح فسخ کر دیا۔

١٢٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمَنِ ابْنَ يَزِيدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِذَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ نَحْوَهُ*

۱۲۶۔ اسحاق، یزید، یحییٰ، قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید دونوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے جسے خذام کہا جاتا تھا، اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔ اور پہلی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

٧٣ بَاب تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ لِقَوْلِهِ (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا

باب ۳۷۔ یتیم لڑکی کے نکاح کرنے کا بیان۔ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى یتیم لڑکی کے نکاح پر دلیل ہے۔ اگر

۱؎ اس حدیث سے حنفیہؒ کے موقف کی تائید ہوتی ہے کہ عاقلہ، بالغہ لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا ولی اس کا نکاح نہیں کر سکتا چاہے وہ کنواری ہو یا ثیبہ ہو، ہاں البتہ اجازت کی نوعیت مختلف ہے۔ ثیبہ کی اجازت صراحۃً ضروری ہے جبکہ کنواری کی دلالۃً اجازت بھی کافی ہے۔

) وَإِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَمَكُثَ سَاعَةً أَوْ قَالَ مَا مَعَكَ فَقَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا أَوْ لَبِثَا ثُمَّ قَالَ زَوَّجْتُكَهَا فَهُوَ جَائِزٌ فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

کوئی شخص ولی سے کہے کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دے اور وہ خاموش ہو رہے یا کہے تیرے پاس کیا ہے پھر وہ جواب دے، اتنا اور اتنا ہے یا دونوں رکے رہیں، پھر ولی کہے میں نے تجھ سے اس عورت کا نکاح کر دیا تو یہ جائز ہے۔ اس باب میں سہل کی حدیث آنحضرت ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔

۱۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْهَا قَالَ لَهَا يَا أُمَّتَاهْ (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى) إِلَى قَوْلِهِ (مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ) إِلَى قَوْلِهِ (وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ *

۱۲۷۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا اے اماں جان وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى الایۃ کا مطلب کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا بھانجے! اس سے مراد وہ یتیم بچی ہے جو ولی کی پرورش میں ہے اور وہ اس کے مال و جمال کی وجہ سے اس کی رغبت کرے اور مہر تھوڑا دینا چاہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان سے کم مہر پر نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ان کے ماسوا جن عورتوں سے چاہو نکاح کر لو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ مانگا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ الایۃ اتاری، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب تم یتیم بچی کو تھوڑے مال کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہو اور دوسری سے بیاہ کر لیتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ جو زیادہ مال دار اور حسین ہوں ان سے بھی نکاح نہ کرو۔ ان کے واسطے پورا پورا انصاف کرو اور ان کا ٹھیک ٹھیک حق دے دو۔ تو البتہ یہ ادائے حق اور یہ نکاح جائز ہو گا۔

٧٤ بَاب إِذَا قَالَ الْخَاطِبُ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا

باب ۷۴۔ پیغام دینے والا اگر ولی سے کہے کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دو، جواب میں ولی کہے کہ اتنے مہر کے

وَكَذَا جَازَ النِّكَاحُ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ أَرَضِيتَ أَوْ قَبِلْتَ *

عوض میں نے تجھ سے نکاح کر دیا تو نکاح جائز ہے، اگرچہ اس کے بعد شوہر سے یہ دریافت نہ کرے کہ قبول کر لیا یا تو راضی ہے۔

١٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِي الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا قَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ *

۱۲۸۔ ابو نعمان، حماد بن زید، ابو حازم، سہل سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے روبرو ایک عورت نے اپنا نفس پیش کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے عورت کی حاجت نہیں۔ اس پر ایک شخص نے کہا یارسول اللہ! اس کا مجھ سے نکاح کرا دیجئے۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس کیا ہے۔ اس نے جواب دیا میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کچھ تو دے، اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ اس نے کہا وہ بھی میرے پاس نہیں۔ آپ نے فرمایا تو نے کتنا قرآن پڑھا ہے۔ اس نے شمار کر کے اور نام لے کر کہا کہ اتنی سورتیں مجھے یاد ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا قرآن کی وجہ سے میں نے تجھے اس کا مالک بنا دیا۔

٧٥ بَاب لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ *

باب ۷۵۔ اپنے مسلمان بھائی کی منگنی (پیغام نکاح) پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے جب تک پہلی منگنی کا معاملہ ختم نہ ہو جائے یا وہ نکاح کر لے۔

١٢٩ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ *

۱۲۹۔ مکی بن ابراہیم، ابن جریج، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں ایک کو دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ کرنے اور ایک مرد کو دوسرے کی منگنی پر منگنی کا پیغام بھیجنے سے جب تک پہلا منگیتر اپنی منگنی نہ چھوڑ دے یا دوسرے کو اجازت نہ دے دے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

١٣٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ

۱۳۰۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ، اعرج ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب باتوں سے زیادہ جھوٹی بات ہے نیز لوگوں کی باتوں کی کرید نہ کرو اور باہم دشمنی نہ کرو، بلکہ ایک دوسرے کے بھائی بنے رہو۔ اور کوئی مرد اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے یا منگنی نہ چھوڑ دے۔

عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ *

٧٦ بَاب تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ *

باب ۷۶۔ منگنی چھوڑنے کی وضاحت کا بیان۔

١٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا تَابَعَهُ يُونُسُ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۱۳۱۔ ابوالیمان، شعیب، زہری سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے اور انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے حفصہؓ جب بیوہ ہو گئی تو میں نے ابوبکرؓ سے مل کر کہا کہ اگر تم چاہو تو میں اپنی دختر حفصہؓ کا نکاح تم سے کر دوں (لیکن جواب نہ ملنے پر) میں چند دن تک ٹھہرا رہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا پیغام بھیجا۔ اس کے بعد مجھ سے ابوبکرؓ ملے تو کہا مجھے تمہاری بات ماننے سے کچھ انکار نہ تھا لیکن میں جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ذکر کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کا بھید ظاہر کرنا مجھے منظور نہ تھا۔ اگر آپ ارادہ چھوڑ دیتے تو میں منظور کر لیتا۔ یونس اور موسیٰ بن عتبہ اور ابن عتیق نے زہری سے اس کی متابعت میں نقل کی۔

٧٧ بَاب الْخُطْبَةِ *

باب ۷۷۔ خطبہ نکاح کا بیان۔

١٣٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا *

۱۳۲۔ قبیصہ، سفیان، زید، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ دو شخص مشرق سے آئے اور انہوں نے تقریر کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا بعض بیان میں جادو کی تاثیر ہوتی ہے۔

٧٨ بَاب ضَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيمَةِ *

باب ۷۸۔ ولیمہ اور نکاح میں دف بجانے کا بیان۔

١٣٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ

۱۳۳۔ مسدد، بشر بن مفضل، خالد بن ذکوان، ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت کرتے ہیں کہ جب میری رخصتی ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ میرے بستر پر آ کر اس طرح بیٹھ گئے جیسے تو میرے پاس بیٹھا ہے اور چھوٹی چھوٹی لڑکیاں دف بجا بجا کر شہدائے بدر کا مرثیہ گانے لگیں۔ ایک ان میں سے پڑھنے لگی کہ ہم میں ایک نبی ﷺ ہیں جو کل کا حال جانتے ہیں (کہ کل کو کیا ہو گا) آپ نے فرمایا اس شعر کو چھوڑ دو اور جو پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہے جاؤ۔

دَعِي هَذِهِ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ *

۷۹ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً) وَكَثْرَةِ الْمَهْرِ وَأَدْنَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى (وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا) وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ (أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً) وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ *

باب ۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا حکم کہ عورتوں کو ہنسی خوشی مہر دو اور زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنا مہر جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم کسی عورت کو (مہر میں) بے انتہا مال دے دو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ اور اللہ برتر کا ارشاد اَوْ تَفْرِضُوْا لَھُنَّ (وجوب مہر پر) دلیل ہے۔ سہل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے (مہر ضرور دو) اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔

۱۳۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاشَةَ الْعُرْسِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ *

۱۳۴۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، عبدالعزیز بن صہیب حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک گٹھلی کے وزن (سونے کے برابر) مہر کے عوض ایک عورت سے نکاح کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جب ان پر شادی کے آثار دیکھے تو ان سے پوچھا (کیا معاملہ ہے) انہوں نے عرض کیا میں نے ایک گٹھلی کے برابر سونے کے عوض ایک عورت سے بیاہ کیا ہے۔ لفظ سونے کی "صراحت" قتادہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔

۸۰ بَاب التَّزْوِيجِ عَلَى الْقُرْآنِ وَبِغَيْرِ صَدَاقٍ *

باب ۸۰۔ بعوض تعلیم قرآن نکاح کرنے اور بغیر ادائے مہر شادی کرنے کا بیان۔

۱۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ إِنِّي لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۱۳۵۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ابو حازم، سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس دوسرے لوگوں کے ہمراہ بیٹھا تھا کہ ایک عورت نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنا نفس آپ کو دے دیا۔ آپ اپنے دل میں مشورہ کر لیں۔ آپ نے سکوت اختیار فرمایا۔ اس نے پھر کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ میں نے اپنا نفس آپ کو دے دیا، آپ جو چاہیں کریں۔ آپ پھر بھی خاموش رہے۔ تیسری بار عورت نے پھر عرض کیا کہ میں نے اپنا نفس آپ کو دے دیا، آپ جو چاہیں کریں۔ پھر ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس کا مجھ سے بیاہ کرا دیجئے۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ مال بھی ہے۔ وہ بولا

أَنْكِحْنِيهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ *

نہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اگر لوہے کی انگوٹھی مل سکے تو تلاش کر لاؤ۔ اُس نے جا کر تلاش کیا، اور آ کر کہا مجھے کچھ نہ ملا اور نہ لوہے کی انگوٹھی پائی۔ آپ نے پوچھا کیا تجھے کچھ قرآن یاد ہے وہ بولا مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ آپ نے فرمایا جا میں نے اس کا نکاح تجھ سے بسبب تیرے قرآن یاد ہونے کے کر دیا۔

۸۱ بَاب الْمَهْرِ بِالْعُرُوضِ وَخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ *

باب ۸۱۔ دیگر اسباب اور لوہے کی انگوٹھی بھی مہر میں مقرر ہو سکنے کا بیان۔

۱۳۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ *

۱۳۶۔ یحییٰ، وکیع، سفیان، ابو حازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ارشاد فرمایا شادی کر لے اگرچہ لوہے کی انگوٹھی (۱) کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔

۸۲ بَاب الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ وَقَالَ عُمَرُ مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي *

باب ۸۲۔ بوقت نکاح شرطیں کرنے کا بیان۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا شرط کرنے کے وقت حقوق شوہر ختم ہو جاتے ہیں۔ مسور کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور (حقوق) دامادی (ادا کرنے) پر ان کی تعریف کی اور فرمایا کہ اس نے مجھے جو بات کہی سچ کر دکھائی، اور جو وعدہ کیا پورا کر دکھایا۔

۱۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ *

۱۳۷۔ ابو الولید، ہشام بن عبد الملک، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر عقبہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ تم پر سب شرطوں سے زیادہ نکاح کی شرطوں کو پورا کرنے کا حق ہے جن کی وجہ سے تمہارے لئے ان کی شرمگاہیں حلال ہوئیں۔

۸۳ بَاب الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا تَشْتَرِطِ

باب ۸۳۔ نکاح کے وقت شرطیں عائد کرنا درست نہیں۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط نہ

---

(۱) مہر کی زیادہ سے زیادہ مقدار شرعاً مقرر نہیں ہے۔ کم سے کم مقدار مقرر ہے یا نہیں اس بارے میں فقہاء حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ اقل مقدار مقرر ہے اور وہ دس درہم ہے اس سے کم مقدار میں مہر مقرر کرنا جائز نہیں ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق حنفیہ کی مستدل روایات اور دوسرے ائمہ کی مستدل روایات کے تفصیلی جواب کے لئے ملاحظہ ہو (تکملہ فتح الملہم ص ۷۹ ۴ ج ۳، اعلاء السنن ص ۸۰ ج ۱۱)

الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا *

لگائے۔

١٣٨- حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّاءَ هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا *

۱۳۸۔ عبید اللہ بن موسیٰ، زکریا بن ابی زائدہ، سعد بن ابراہیم، ابو سلمہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت کو یہ جائز نہیں (کہ بوقت نکاح) اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ اس کی رکابی کو اپنے لئے حاصل کرے، کیونکہ اس کی تقدیر میں جو کچھ ہوگا، وہ اس کو ملے گا۔

٨٤ بَاب الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ وَرَوَاهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۸۴۔ دولہا (زرد رنگ) کا رنگ استعمال کرنے کا بیان، عبدالرحمٰن بن عوف نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

١٣٩- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِي اللَّه عَنْه أَنَّ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ *

۱۳۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، حمید طویل، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، تو ان کے کپڑوں میں زرد رنگ کا نشان تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا (یہ زردی) کیسی ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کرلی ہے۔ آپ نے فرمایا مہر کتنا دیا ہے۔ میں نے کہا ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ آپ نے فرمایا تو ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو۔

٨٥ بَاب

باب ۸۵۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

١٤٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ فَأَتَى حُجَرَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ لَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَا أَدْرِي آخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا *

۱۴۰۔ مسدد، یحییٰ، حمید حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کا ولیمہ کیا، تو بہت مسلمانوں کو کھانا کھلایا، پھر باہر تشریف لے گئے جیسا کہ آپ کی نکاح کے بعد عادت تھی، امہات المومنین کے حجروں میں باہم سلام و دعا ہوتی رہی، اس کے بعد پھر واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ دو مرد ابھی بیٹھے ہیں، آپ الٹے چلے گئے، پھر یاد نہیں کہ ان کے جانے کی خبر میں نے آپ کو دی یا کسی اور نے۔

٨٦ بَاب كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ *

باب ۸۶۔ دولہا کو دعا دینے کا بیان۔

١٤١- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۱۴۱۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت حضرت انسؓ سے روایت

حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ مَا هَذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ *

کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف پر زرد نشان دیکھا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے، وہ بولے کہ میں نے ایک گٹھلی سونے کے برابر ایک عورت سے نکاح کیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تجھے برکت دے، ولیمہ کر ڈال اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔

۸۷ بَاب الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يَهْدِينَ الْعَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ *

باب ۸۷۔ دلہن بنانے والی عورتوں کا دلہن کے حق میں دعا کرنے کا بیان۔

١٤٢ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْهَا تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ *

۱۴۲۔ فروہ، علی بن مسہر، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا تو میری ماں میرے پاس آئیں اور مجھے گھر لے گئیں، میں نے دیکھا کہ کچھ انصاری عورتیں گھر میں جمع ہیں، وہ مجھے دیکھ کر کہنے لگیں اللہ خیر و برکت دے، اور نیک نصیب ہو کر زندہ رہو۔

۸۸ بَاب مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْغَزْوِ *

باب ۸۸۔ شرکت جنگ سے پہلے زفاف کرنے کا بیان۔

١٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا *

۱۴۳۔ محمد بن علاء، ابن مبارک، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے نبیوں میں کسی نبی(۱) نے جہاد کیا اور اپنی قوم سے کہا، میرے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے ابھی نکاح کیا ہو اور بیوی سے خلوت کرنا چاہتا ہو اور ابھی تک اس نے خلوت نہ کی ہو۔

۸۹ بَاب مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ *

باب ۸۹۔ نو سال سے کم عمر کی بیوی سے خلوت کرنے کا بیان۔

١٤٤ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا *

۱۴۴۔ قبیصہ بن عقبہ، سفیان، ہشام بن عروہ، حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے اس وقت نکاح کیا تھا، جب کہ ان کی عمر چھ سال تھی، اور نو سال کی عمر میں خلوت کی، اور نو سال آپ کے نکاح میں رہیں۔

۹۰ بَاب الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ *

باب ۹۰۔ سفر میں نئی دلہن سے ملنے کا بیان۔

۱؎ یہ نبی حضرت یوشع علیہ السلام یا حضرت داؤد علیہ السلام تھے۔

١٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ *

۱۴۵۔ محمد بن سلام، اسمٰعیل بن جعفر، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے تین دن تک مدینہ اور خیبر کے درمیان قیام کیا، وہیں آپ نے صفیہ بنت حیی سے خلوت کی۔ آپ کے ولیمہ کے واسطے لوگوں کو میں نے دعوت دی، اس میں نہ گوشت تھا نہ روٹی، آپ نے جب حکم دیا تو دستر خوانوں پر کھجوریں، پنیر اور چربی رکھ دی گئی، یہی آپ کا ولیمہ تھا، مسلمانوں نے سوچا یہ آپ کی زوجہ ہیں یا لونڈی، پھر خیال کیا اگر آپ پردہ میں کر دیں تو پہچان لیجئے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں اور اگر نہ چھپائی گئیں تو لونڈی ہیں، پھر جب نبی ﷺ روانہ ہوئے، تو ان کے بیٹھنے کی جگہ اپنے پیچھے بنا کر ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ ڈال دیا۔

٩١ بَاب الْبِنَاءِ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلَا نِيرَانٍ *

باب ۹۱۔ دن میں خلوت کرنے اور بغیر سواری اور روشنی کے برات لے جانے کا حکم۔

١٤٦ - حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى *

۱۴۶۔ فروہ بن ابی المغراء، علی بن مسہر، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا تو میری ماں آکر مجھے گھر لے گئیں، بجز اس وقت کے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے چاشت کے وقت میں مجھے کچھ ڈر معلوم نہ ہوا۔

٩٢ بَاب الْأَنْمَاطِ وَنَحْوِهَا لِلنِّسَاءِ *

باب ۹۲۔ پردوں یا دیگر بچھانے کی چیزوں کا استعمال عورتوں کے لئے۔

١٤٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ *

۱۴۷۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے انماط بنا لیے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں انماط کہاں میسر ہوں گے، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا، عنقریب میسر ہو جائیں گے۔

٩٣ بَاب النِّسْوَةِ اللَّاتِي يَهْدِينَ الْمَرْأَةَ

باب ۹۳۔ نئی دلہن کو ان کے شوہر کے گھر سرور کے ساتھ

إِلَى زَوْجِهَا وَدُعَائِهِنَّ بِالْبَرَكَةِ *

۱۴۸ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ *

رخصت کرنے کا بیان۔

۱۴۸۔ فضل بن یعقوب، محمد بن سابق، اسرائیل، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے ایک یتیم لڑکی کو ایک انصاری شخص کے ساتھ بیاہ دیا، تو نبی ﷺ نے پوچھا، اے عائشہؓ تمہارے پاس سرور (بچیوں کا گانا)(۱) کیا تھا، کیونکہ انصاری کو سرور اچھا معلوم ہوتا ہے۔

٩٤ بَاب الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَاسْمُهُ الْجَعْدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا افْعَلِي فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعْهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعُ لِي رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ قَالَ فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب ۹۴۔ نئی دلہن کو تحفہ دینے کا بیان، اور ابراہیم، ابی عثمان، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ام سلیم کی طرف ہوتا، تو آپ انہیں سلام کرتے اور انسؓ یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ نے جب حضرت زینبؓ سے نئی شادی کی، تو مجھ سے ام سلیم نے کہا، کہ کیا اچھا ہو تاکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفہ بھیجتے، میں نے ان سے کہا تمہیں اختیار ہے، پھر انہوں نے کھجوریں، چربی اور پنیر لے کر اور دیگچی میں مالیدہ بنا کر میرے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھجوا دیا، میں لے کر آپ کے پاس پہنچا، تو آپ نے فرمایا اسے رکھ دے، پھر مجھے چند آدمیوں کا نام لے کر فرمایا، انہیں بلالو اور جس سے تم ملو اسے بلالیجیو! میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی، واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں سے گھر بھرا ہوا ہے، آنحضرت ﷺ کو میں نے دیکھا اس مالیدہ پر دست مبارک رکھے ہوئے کچھ کلام جو خدا نے چاہا پڑھ رہے ہیں، پھر دس آدمیوں کو کھانے کے واسطے بلانے لگے اور ان سے فرماتے

(۱) شادی ولیمہ جیسے خوشی کے موقع پر شریعت نے حدود شریعت میں رہتے ہوئے دف بجانے اور بچیوں کے اشعار پڑھنے کی اجازت دی ہے اس میں خوشی کے موقع کے جذبات کی تسکین ہے اور نکاح کا اعلان اور شہرت بھی ہے جو کہ ایک مقصودی بات ہے۔ مگر ایسی احادیث کو دیکھ کر شادی بیاہ کے موقع پر باقاعدہ موسیقی کے آلات کا استعمال کرنا اور بے پردہ جوان عورتوں کا غلط اور بیہودہ مضامین پر مشتمل گانے گانا قطعاً جائز نہ سمجھنا چاہئے۔ ایک مسلمان خوشی ہو یا غمی کسی بھی موقع پر اپنے افعال میں آزاد نہیں ہے بلکہ وہ شریعت کی حدود کا پابند ہے۔

وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمُ اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ قَالَ وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّي لَفِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ يَقُولُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ) قَالَ أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أَنَسٌ إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ *

جاتے بسم اللہ پڑھ کر اپنے اپنے آگے سے کھاؤ، پھر سب کھا کر الگ ہو گئے اور بہت سے رخصت بھی ہو گئے اور چند آدمی باتیں کرنے لگے، جس سے مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی، آنحضرت ﷺ پھر اپنی زوجہ مبارکہ کے حجروں کی طرف چلے گئے آپ کے پیچھے میں بھی چلا، جب میں نے اطلاع دی کہ وہ لوگ بھی چلے گئے، تو آپ گھر میں تشریف لے گئے اور پردہ ڈال دیا، میں حجرے میں موجود تھا، آپ یہ آیت پڑھ رہے تھے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ الخ اے ایمان والو! اپنے نبی کے گھروں میں بغیر ان کی اجازت کے نہ جایا کرو، لیکن اگر تمہیں کھانے کے واسطے بلایا جائے، تو جاؤ، اور کھا کر چلے جایا کرو، اور وہاں بیٹھ کر باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو، اس بات سے نبی کو ایذا پہنچتی ہے اور شرم ولحاظ کی وجہ سے تم سے وہ کچھ کہتے نہیں اور اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا۔ ابو عثمان کہتے ہیں انسؓ کہتے ہیں میں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ہے۔

٩٥ بَاب اسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوسِ وَغَيْرِهَا *

باب ۹۵۔ دلہن کے لئے عاریۃً کپڑے اور زیور وغیرہ مانگ لینے کا بیان۔

١٤٩ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ

۱۴۹۔ عبید بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اسماءؓ سے جو ہار مانگا تھا وہ تلف ہو گیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس کی تلاش کے لئے بھیجا، راہ میں انہیں نماز کا وقت آگیا (پانی نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے نماز بے وضو پڑھی) جب نبی ﷺ سے آکر یہ شکایت کی تو تیمم کی آیت

الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجُعِلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةٌ *

اتری۔ اسید بن حضیر نے کہا، اے عائشہؓ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، خدا کی قسم جب بھی آپ پر کوئی حادثہ ہوا خدا نے آپ ہی کو نجات نہ دی بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے برکت و سہولت نصیب ہوئی۔

٩٦ بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ*

باب ۹۶۔ اپنی بیوی کے پاس آتے وقت دعا پڑھنے کا بیان۔

١٥٠ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا *

۱۵۰۔ سعد بن حفص، شیبان، منصور، سالم بن ابی الجعد، کریب ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس بسم اللہ پڑھے اور یہ دعا کہے اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ الخ اے اللہ مجھے شیطان سے دور رکھ اور جو اولاد تو ہم کو عنایت کرے اس کو شیطان سے دور رکھ، تو ان کے یہاں جو بچہ پیدا ہوگا، اسے شیطان نقصان نہ پہنچائے گا۔

٩٧ بَاب الْوَلِيمَةُ حَقٌّ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ *

باب ۹۷۔ ولیمہ کرنے کا بیان(۱)، عبدالرحمٰنؓ بن عوف کہتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔

١٥١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلَى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ وَكَانَ أَوَّلَ مَا أُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ

۱۵۱۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ انسؓ بن مالک نے مجھے اطلاع دی کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے ہیں، اس وقت میری عمر دس سال کی تھی میری ماں مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے واسطے ہمیشہ حکم دیتی تھی، میں نے دس سال آنحضرت ﷺ کی خدمت کی، اور جب آپ کی وفات ہوئی، تو میں بیس برس کا تھا۔ حجاب کے بارے میں جو آیت نازل ہوئی اس سے میں خوب واقف ہوں اور اول شان نزول آیت حجاب شب زفاف زینبؓ بنت جحش ہے، جس صبح کو رسول اللہ ﷺ کی زینبؓ بنت جحش دلہن بنیں تو آپ نے اپنی قوم کو کھانا کھلایا، کھانے کے بعد اکثر تو ان میں سے چلے گئے مگر ان میں سے کچھ آنحضرت

---

(۱) ولیمہ، سے مراد وہ کھانا ہے جو شادی کے موقع پر کھلایا جائے اور جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ ولیمہ کرنا سنت موکدہ ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ یہ کھانا میاں بیوی کی ملاقات کے بعد ہو۔ ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے اگر کوئی عذر نہ ہو۔ اگر کوئی عذر ہو جیسے مقام ولیمہ میں لہو و لعب ہو تو پھر جانا واجب نہیں ہے۔

بِنْتِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ *

ﷺ کے پاس بیٹھے رہے اور انہوں نے بڑی دیر لگائی، آنحضرت ﷺ اٹھ کر باہر چلے گئے میں بھی آپ کے ہمراہ اس خیال سے نکل گیا کہ شاید لوگ بھی چلے جائیں، آنحضرت ﷺ اور میں ٹہلتے رہے اور جب حضرت عائشہؓ کے حجرے کے پاس آئے تو خیال کیا، وہ لوگ چلے گئے ہوں گے آپ پھر واپس آئے اور آپ کے ہمراہ میں بھی آیا، جب زینبؓ کے پاس گئے تو دیکھا وہ لوگ بیٹھے ہیں، گئے نہیں، آپ پھر الٹے آئے اور میں بھی آیا، جب ہم حضرت عائشہؓ کے حجرے کی چوکھٹ کے پاس پہنچے اور گمان کیا کہ وہ چلے گئے ہوں گے تو آپ پھر تشریف لائے آپ کے ساتھ میں بھی تھا، اب معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں آنحضرت ﷺ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا (تب ہی) پردہ کی آیت اتری۔

٩٨ بَاب الْوَلِيمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ *

باب ۹۸۔ ایک ہی بکری ولیمہ کرنے کا بیان۔

١٥٢ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ كَمْ أَصْدَقْتَهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ *

۱۵۲۔ علی، سفیان، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ایک انصاری عورت سے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کتنا مہر دیا، وہ بولے ایک گٹھلی کھجور کے برابر سونا دیا تھا۔

١٥٣ - وَعَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ نَزَلَ الْمُهَاجِرُونَ عَلَى الْأَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ أُقَاسِمُكَ مَالِي وَأَنْزِلُ لَكَ عَنْ إِحْدَى امْرَأَتَيَّ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَ وَاشْتَرَى فَأَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ *

۱۵۳۔ حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب مہاجر مدینہ میں آئے تو انصار کے گھروں میں اترے، عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ربیع کے یہاں اترے، انہوں نے کہا اے بھائی عبدالرحمٰن میں تجھے اپنا مال دیتا ہوں، اور اپنی ایک بیوی کو طلاق دے کر تجھ سے شادی کر دیتا ہوں، عبدالرحمٰن بولے آپ کا مال اور بیویاں اللہ آپ کو مبارک کرے اس کے بعد عبدالرحمٰن نے بازار جا کر خرید و فروخت شروع کر دی، کچھ گھی اور پنیر حاصل کیا پھر شادی کی، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔

١٥٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۱۵۴۔ سلیمان بن حرب، حماد، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت

حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْلَمَ بِشَاةٍ *

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کے برابر کسی بیوی کا ولیمہ نہیں کھلایا، کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ کر دیا تھا۔

١٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ *

۱۵۵۔ مسدد، عبدالوارث، شعیب، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینبؓ سے جب خلوت کی، تو مجھے بھیجا، میں جا کر لوگوں کو کھانے کے واسطے بلا لایا۔

١٥٦ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ *

۱۵۶۔ مالک بن اسمٰعیل، زہیر، بیان، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے صفیہ کو آزاد کر کے نکاح کر لیا اور اسے آزاد کرنا ہی مہر قرار دیا اور ان کے ولیمہ میں مالیدہ کھلایا۔

٩٩ بَاب مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ *

باب ۹۹۔ کسی بیوی کا کسی بیوی سے زیادہ ولیمہ کرنے کا بیان۔

١٥٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ *

۱۵۷۔ مسدد، حماد بن زید، ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زینبؓ بنت جحش کے نکاح کا واقعہ ان کے سامنے آیا، فرمانے لگے جس قدر زینبؓ کے ولیمہ میں آنحضرت ﷺ نے صرف کیا، اتنا میں نے کسی بیوی کے ولیمہ میں کرتے ہوئے نہیں دیکھا، ایک بکری کا ولیمہ کر دیا تھا۔

١٠٠ بَاب مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ *

باب ۱۰۰۔ ایک بکری سے کم ولیمہ کرنے کا بیان۔

١٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ *

۱۵۸۔ محمد بن یوسف، سفیان، منصور بن صفیہ، صفیہ بنت شیبہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ چار سیر جو ہی میں کر دیا تھا۔

١٠١ بَاب حَقِّ إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ

باب ۱۰۱۔ دعوت ولیمہ قبول کرنے کا بیان (۱)، اور سات دن

---

(۱) بعض احادیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو دن سے زیادہ ولیمہ کرنا درست نہیں اور نہ ہی دو دن کے بعد دعوت ولیمہ قبول کرنا ضروری ہے۔ امام بخاریؒ اس باب کے عنوان سے جمہور فقہاء و علماء کی رائے کو بیان فرمانا چاہتے ہیں کہ ولیمہ کے لئے کوئی خاص دنوں کی تعداد متعین نہیں بلکہ اصل مدار ولیمہ کرنے والے کی غرض اور نیت پر ہے اگر وہ ولیمہ شہرت اور ریاء کے لئے کر رہا ہے تو وہ درست نہیں چاہے ایک ہی دن کرے اور اگر شہرت و ریاء مقصود نہیں تو پھر دو سے زیادہ دن بھی کر سکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تیسرے دن منع فرمایا اس کا منشاء بھی یہی تھا کہ عموماً لوگ تیسرے دن فخر و ریا کے لئے کیا کرتے تھے۔

وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ *

تک اگر کوئی ولیمہ وغیرہ کھلائے (تو جائز ہے) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن یا دو دن میں منحصر نہیں فرمایا۔

۱۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا *

۱۵۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر تمہیں کوئی دعوت ولیمہ کے لئے بلائے تو ضرور جاؤ۔

۱۶۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ *

۱۶۰۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، منصور، ابی وائل، حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیدیوں کو قید سے چھڑاؤ، لوگوں کی دعوت قبول کرو، بیماروں کی عیادت کرو۔

۱۶۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجِنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ *

۱۶۱۔ حسن بن ربیع، ابو الاحوص، اشعث، معاویہ بن سوید، براءؓ بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے سات باتوں کا حکم دیا اور سات سے منع فرمایا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازہ کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، قسم کو پورا کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام علیک کرنا اور دعوت قبول کرنا، ان سب چیزوں کا آپ نے حکم دیا اور ان چیزوں سے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتن، اور ریشمی گدے جو سوار گھوڑے پر ڈالتے ہیں، ریشمی اور پارچہ جات کتان استبرق، عمدہ ریشمی کپڑے، ابو الاحوص کی ابو حوانہ اور شیبانی نے لفظ افشاء سلام میں متابعت کی۔

۱۶۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ

۱۶۲۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، ابو حازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو اسید نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دے کر بلایا، ابو اسید کی نئی دلہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہی تھی، سہل نے کہا تمہیں معلوم ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کھلایا تھا، آپ کے واسطے اس نے کھجوریں بھگو رکھی تھیں، آپ جب کھا چکے، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلا دیں۔

مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ *

١٠٢ بَاب مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ *

باب ۱۰۲۔ دعوت کو قبول کر لینے کے بعد اگر کوئی شخص دعوت میں نہ جائے تو اس نے اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

١٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْهم أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۶۳۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، اعرج، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جس ولیمہ میں امراء کی دعوت ہو اور غرباء نہ بلائے جائیں، تو وہ کھانا سب سے زیادہ برا ہے اور جو شخص دعوت کو چھوڑ دے تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نافرمانی کی۔

١٠٣ بَاب مَنْ أَجَابَ إِلَى كُرَاعٍ *

باب ۱۰۳۔ پائے کھلانے کی دعوت کرنے کا بیان۔

١٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ *

۱۶۴۔ عبدان، ابو حمزہ، اعمش، ابی حازم، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر پائے بھی کھانے کی دعوت مجھے دی جائے تو میں قبول کر لوں گا اور اگر پائے میرے پاس ہدیۃً بھیجے جائیں تو میں ان کو لے لوں گا۔

١٠٤ بَاب إِجَابَةِ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهِ *

باب ۱۰۴۔ شادی وغیرہ میں دعوت قبول کرنے کا بیان۔

١٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُاللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ *

۱۶۵۔ علی بن عبداللہ بن ابراہیم، حجاج بن محمد، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس دعوت (یعنی ولیمہ وغیرہ) کے لئے جب کوئی بلائے تو قبول کر لو، نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ (بن عمرؓ) شادی وغیرہ کی دعوتوں میں روزہ دار ہونے کے باوجود چلے جاتے تھے۔

ف: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اس عمل اور دیگر احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ دعوت قبول کرنا ضروری ہے کھانا ضروری نہیں۔ اگر کوئی عذر نہ ہو تو کھالیا جائے اگر روزہ وغیرہ کوئی عذر ہو تو نہ کھائے۔

١٠٥ بَاب ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ *

باب ۱۰۵۔ دعوت ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو لے جانے کا بیان۔

١٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ

۱۶۶۔ عبدالرحمٰن بن مبارک، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب،

حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُمْتَنًّا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ *

انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ انصار کی عورتوں اور بچوں کو دعوت ولیمہ سے آتے دیکھ کر آنحضرت ﷺ خوشی کے باعث ٹھہر گئے اور فرمایا، خدایا تم لوگ مجھے سب آدمیوں سے زیادہ محبوب ہو۔

١٠٦ بَاب هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ وَرَأَى أَبُو مَسْعُودٍ صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ *

باب ١٠٦۔ دعوت میں کوئی بری بات دیکھے تو لوٹ آنے کا بیان، ابن مسعودؓ ایک مکان میں تصویر دیکھ کر لوٹ آئے، ابن عمرؓ نے ابوایوبؓ کو بلایا تھا، انہوں نے دیوار پر پردہ دیکھا، ابن عمرؓ بولے اس میں ہم پر عورتیں غالب آگئی ہیں، ابو ایوبؓ نے کہا جن لوگوں پر مجھے اس کا خوف تھا وہ بہت ہیں مگر تم پر مجھے یہ اندیشہ نہ تھا، بخدا! میں کھانا نہ کھاؤں گا، پھر واپس چلے گئے۔

١٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ *

١٦٧۔ اسمٰعیل، مالک، نافع، قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے تکیے خریدے تھے جن میں تصویریں تھیں آنحضرت ﷺ ان تصویروں کو دیکھ کر دروازہ پر رک گئے اور اندر نہ آئے، میں آپ کے چہرے پر کراہت کو تاڑ گئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ اور رسولؐ کی طرف توبہ کرتی ہوں، (آپ فرمائیں) مجھ سے جو گناہ سرزد ہوا ہو، تو آپؐ نے فرمایا تکیے کیسے ہیں؟ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا میں نے یہ تکیے اس لئے خریدے ہیں کہ آپؐ ان پر بیٹھا کیجئے اور ٹیک لگایا کیجئے، آپؐ نے فرمایا تصویر والوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور سرزنش کے طور پر کہا جائے گا تم نے جو کچھ یہ کیا ہے اسے زندہ کرو، اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

١٠٧ بَاب قِيَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ

باب ١٠٧۔ نئی دلہن کا ولیمہ میں مردوں کی خدمت کرنے کا

فِي الْعُرْسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ *

بیان۔

١٦٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا عَرَّسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ تُتْحِفُهُ بِذَلِكَ *

۱۲۸۔ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، ابو حازم، سہل سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو اسید ساعدی نے شادی کا کھانا کھلایا تو آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کی بھی دعوت کی، کھانا پکانا یا لانا ان میں سے کوئی کام بھی انہوں نے خود نہ کیا بلکہ ان کی بیوی نے ہی کل اہتمام کیا اور اس نے پتھر کے پیالہ میں رات سے کھجوریں بھگو رکھی تھیں جب رسول اللہ ﷺ کھا چکے تو اس نے اسے برتن میں ڈال کر آپ کے سامنے پیش کیا۔

١٠٨ بَاب النَّقِيعِ وَالشَّرَابِ الَّذِي لَا يُسْكِرُ فِي الْعُرْسِ *

باب ۱۰۸۔ شادی میں کھجوروں کا شیرہ اور وہ شربت جو نشہ نہ کرے اس کے پلانے کا بیان۔

١٦٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ أَوْ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ *

۱۲۹۔ یحییٰ بن بکیر، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابو حازم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سہل بن سعد سے سنا کہ ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، ان کی بیوی اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہی تھیں، حالانکہ وہ نئی دلہن تھیں، اس عورت نے کہا تم جانتے ہو کہ میں نے (دلہن) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا، ایک پیالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجوروں کا شیرہ پلایا ہے۔

١٠٩ بَاب الْمُدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ *

باب ۱۰۹۔ عورتوں کے ساتھ نرمی کرنے کا بیان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے۔

١٧٠ - حدثنا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ *

۱۷۰۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، مالک، ابی الزناد، اعرج، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت پسلی کی مانند ہے اگر تم اسے سیدھی کرنا چاہو گے تو ٹوٹ جائے گی، اور اگر فائدہ اٹھانا چاہو، تو ٹیڑھے پن ہی میں فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

١١٠ بَاب الْوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ *

باب ۱۱۰۔ عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک کا بیان۔

١٧١- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا *

١٧١۔ اسحاق بن نصر، حسین جعفی، زائدہ، میسرہ، ابی حازم، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جسے اللہ اور روز قیامت پر ایمان ہے اسے اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچانا چاہئے اور عورتوں کے حق میں بھلائی کرنے کی میری وصیت قبول کرو، کیونکہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں جو سب سے بڑی پسلی ہے وہ سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے تو وہ ٹوٹ جائے گی، اور جو یوں ہی رہنے دے گا تو ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی، میری وصیت عورتوں کے حق میں قبول کرو۔

ف: اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصول بیان فرمایا کہ عورت یعنی اپنی بیوی کو بہت زیادہ نیک اور ہم مزاج بنانے کی فکر میں پڑو نہ اس کی کوشش کرو۔ حکمت عملی سے جتنا ہو سکے کر لیا جائے اس کے بعد اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ آج بہت سے گھروں اور خاندانوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمودہ اس قیمتی اصول کو چھوڑنے کی وجہ سے بہت سے جھگڑے جنم لے رہے ہیں کہ خاوند بیوی کو سو فیصد اپنے ہم مزاج بنانے کی فکر میں پڑ جاتا ہے اس کے لئے ہر طریقہ سے کوشش کرتا ہے جب نتیجہ اس کی توقعات کے مطابق نہیں ہوتا تو پھر جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔

١٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَّقِي الْكَلَامَ وَالِانْبِسَاطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَيْبَةَ أَنْ يَنْزِلَ فِينَا شَيْءٌ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا *

١٧٢۔ ابو نعیم، سفیان، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے عہد میں عورتوں سے اس خوف سے گفتگو اور مزاح کرنے سے ہم بچتے تھے کہ کہیں ہمارے حق میں کوئی حکم نازل نہ ہو جائے، لیکن جب آنحضرت ﷺ کا وصال ہو گیا تو ہم ان سے کلام اور دل لگی کرنے لگے۔

١١١ بَاب (قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا) *

باب ١١١۔ اپنے نفس اور بال بچوں کو آگ سے بچانے کا بیان۔

١٧٣- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ

١٧٣۔ ابو نعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے تم سب لوگ نگہبان ہو، اور تم سب لوگوں سے سوال کیا جائے گا امام بھی نگہبان ہے، اس سے بھی سوال ہو گا، تم نے (رعیت کے ساتھ کیا برتاؤ کیا) مرد اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور اس سے بھی سوال کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اس سے بھی سوال کیا جائے گا اور غلام بھی اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اس سے بھی سوال کیا

مَسْئُولٌ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ *

جائے گا، خبردار تم سب نگہبان ہو اور تم سے سوال ہوگا۔

۱۱۲ بَاب حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الْأَهْلِ *

باب ۱۱۲۔ بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا بیان۔

۱۷٤- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا

۱۷۴۔ سلیمان بن عبدالرحمٰن، علی بن حجر، عیسیٰ بن یونس، ہشام بن عبداللہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ گیارہ عورتوں نے ایک جگہ اکٹھا ہو کر باہم قول و اقرار کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کا حال بیان کرو۔ پہلی عورت نے کہا میرا خاوند لاغر اونٹ کا گوشت ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہے، راستہ بڑا کٹھن ہے نہ چوٹی پر چڑھا جا سکتا ہے اور نہ وہ گوشت ہی عمدہ ہے کہ اس کے لانے کی خاطر مصیبت بھری جائے۔ دوسری نے کہا میں اس کی حالت ظاہر کرتے ڈرتی ہوں کہ اس تذکرہ کے بعد میں کہیں اس کو چھوڑ نہ بیٹھوں، اگر ذکر کروں تو بتاؤں گی کہ اس میں کیا عیب و ہنر ہیں ضعیفی کی وجہ سے اس کے جسم میں جگہ جگہ گانٹھیں پیدا ہو گئی ہیں اور ایسی ہی بیسیوں برائیاں ہیں۔ تیسری بولی کہ میرا خاوند لمبا تڑنگا ہے اگر اس کی کیفیت بیان کروں تو طلاق ملتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو مجھے مفلس چھوڑ رکھا ہے۔ چوتھی نے کہا میرا شوہر تہامہ کی رات کی طرح متوسط ہے نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈا۔ وہ ہمیشہ یکساں ہے نہ زیادہ ڈر نہ بہت اکتانا۔ پانچویں نے بیان کیا کہ میرا شوہر گھر میں آئے تو چیتا اور باہر جائے تو شیر (شریف ایسا) کہ گھر میں کچھ ہوا کرے وہ باز پرس نہیں کرتا۔ چھٹی نے کہا کہ میرا شوہر کھاؤ ہے کھانے بیٹھے تو سب چٹ کر جائے اور لیٹے تو سب صاف کر جائے جب سوئے تو اکیلا ہی پڑا رہے اور میری طرف ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا کہ دکھ سکھ پوچھے۔ ساتویں نے کہا میرا شوہر گم کردہ راہ اور عاجز ہے، وہ سینے سے دبانے والا اور عورت کا مرعیب اس کے لئے عیب ہے اس میں سب برائیاں ہیں (اگر بات کرے) تو سر پھوڑ دے اور زخمی کر دے یا دونوں ہی کر گزرے اور گہرا زخم لگائے۔ آٹھویں نے کہا میرے شوہر کا چھونا ایسا ہے جیسا خرگوش کا بس ہو جانا وہ (نازک ہے) خوشبو اس کی ایسی ہے جیسا کہ زرتب کی خوشبو، بہت ہی نازک ہے۔ نویں نے کہا میرا شوہر اونچی تعمیروں والا لمبے پرتلے والا اور بہت سخی، اس کا گھر مجلس شوریٰ کے قریب ہے، وہ باتدبیر اور سمجھدار ہے۔ دسویں نے کہا میرے شوہر کا نام مالک ہے اور بھلا مالک کی کیا تعریف کروں جو تعریف ذہن میں آسکے وہ بس اس کی

أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ وَلَا تُعَشِّشُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَأَتَقَمَّحُ بِالْمِيمِ وَهَذَا أَصَحُّ *

تعریف ہے وہ مہمانوں کے لئے ہمیشہ اونٹ ذبح کراتا ہے، چراگاہ سے زیادہ گھر پر اونٹ جمع رکھتا ہے اور گھنٹیوں کی آواز سن کر بتاتا ہے کہ اتنے اونٹ ذبح ہونے والے ہیں اور اتنے مہمان موجود ہیں۔ گیارہویں نے کہا کہ میرا شوہر ابوزرع واہ واہ کیا کہنا میرے کانوں کو زیور سے بوجھل کر دیا میرے بازوؤں کو چربی سے پر کر دیا اور مجھے اس قدر خوش رکھا کہ اس کی داد دینی پڑتی ہے۔ میرا خاوند اس نے مجھے ایسا پایا جو مشکل چند بکریوں والا تھا، میں ایک غریب لڑکی تھی وہ مجھے ایسے خوشحال خاندان میں لایا جو گھوڑوں کی ہنہناہٹ کرنے والے اور کجاوہ کی آواز والے ہیں ان کے یہاں گھوڑے اونٹ سبھی موجود ہیں، ڈائیں چلانے والے بیل اور اناج پھٹکنے والے آدمی سبھی ان کے یہاں حاضر ان کے یہاں میں بولتی تو میری عیب چینی کوئی نہ کرتا اور سوتی تو صبح کر دیتی جب پانی پیتی تو نہایت اطمینان سے پیتی۔ ابوزرع کی ماں یعنی میری خوشدامن وہ بھی بہت لائق عورت تھی، اس کے صندوق بھرپور تھے اس کا گھر کشادہ اور اس کا بیٹا ابن ابوزرع خوب ترخ اس کی خوابگاہ جیسے کھجور کی شاخ کھینچنے کی جگہ ہوتی ہے یعنی چھریرے جسم کا، خوراک اس قدر کم کہ ایک دست چار ماہ کے بکری کے بچہ کی اس کا پیٹ بھر دے، اپنی سوکن کے لئے ہر وقت باعث غیظ و غضب، اس کی ملازمہ بھی قابل تعریف، دوسرے لوگوں سے کہہ کر ہماری باتوں کو نہ پھیلانے والی اور ہمارے ذخیرے میں نقصان نہ کرنے والی، ہمارے گھر کو خس و خاشاک سے پاک کرنے والی، ایک دن ایسا ہوا کہ ابوزرع باہر نکلا کہ اس سے دودھ بلوایا جارہا تھا اور اس میں سے مکھن نکالنے کی تیاری ہو رہی تھی میں نے باہر نکل کر دیکھا کہ ایک عورت جس کے ساتھ چیتے کے ایسے دو بچے ہیں جو اس کے زیر بغل دو اناروں (پستانوں) سے کھیل رہے ہیں وہ دونوں دودھ پی رہے تھے اس عورت کو دیکھ کر ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور اس عورت سے بیاہ رچا لیا، اس کے بعد مجبوراً میں نے ایک ایسے آدمی سے نکاح کیا جو تیز رو گھوڑے پر سوار تھا، خطی نیزہ رکھتا تھا اس نے بہت سی نعمتیں دیں اور ہر قسم کے مویشیوں میں سے ایک ایک جوڑا ہر مویشی کا مجھے دیا اور کہا کہ ام زرع خود کھاؤ اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی ذخیرہ پہنچاؤ اور صدقہ و خیرات کرنے کی بھی اجازت دی اور بہت کچھ دیا مگر یہ سب کچھ داد و

دہش ابوزرع کے ایک چھوٹے سے برتن کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں یہ تمام قصہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں بھی تیرے لئے ایسا ہوں جیسا ابوزرع ام زرع کے ساتھ تھا فرق صرف اتنا ہے کہ اس نے بیوی کو طلاق دے دی اور میں نے طلاق نہیں دی یعنی بیوی کے ساتھ ایسی ہی اچھی طرح زندگی بسر کرنا چاہئے۔

١٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْحَبَشُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فَسَتَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ *

۱۷۵۔ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ چند حبشی چھری گنگا سے کھیل رہے تھے اور اپنا اپنا پٹا دکھلا رہے تھے، آنحضرت ﷺ بھی اس کو ملاحظہ فرما رہے تھے اور مجھے اپنے پیچھے کر لیا تھا جب تک میرا جی چاہا میں دیکھتی رہی، پھر آپ ہی اکتا کر لوٹ آئی آنحضرت ﷺ نے منع نہ کیا، اب اس سے اندازہ کر لو کہ ایک کمسن لڑکی کتنی دیر کھیل کو دیکھ سکتی ہے۔

١١٣ بَاب مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا *

باب ۱۱۳۔ باپ کا اپنی بیٹی کو خاوند کے معاملہ میں نصیحت کرنے کا بیان۔

١٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّه عَنْهمَا قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) حَتَّى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) قَالَ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ

۱۷۶۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عبیداللہ، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ ہمیشہ خواہش رہی کہ حضرت عمرؓ سے پوچھوں کہ وہ دونوں کون سی عورتیں ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تمہارے دل پھر گئے ہیں، تم اللہ سے توبہ کرو۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے حج کیا اور میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا (قضاء حاجت کے لیے) وہ راہ سے کترائے میں بھی ان کے ساتھ لوٹا لے کر مڑ گیا، جب قضاء حاجت سے وہ فارغ ہو گئے اور لوٹے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر لوٹے سے پانی ڈالا، انہوں نے وضو کیا میں نے کہا اے امیر المومنین آنحضرت ﷺ کی وہ دو بیویاں کون سی ہیں جن کے متعلق اللہ فرماتا ہے إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابن عباسؓ مجھے تم پر تعجب آتا ہے سنو، وہ دونوں حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے بقیہ حدیث بیان فرمائی کہ میں اور ایک میرا انصاری پڑوسی (محلّہ) بنی امیہ میں رہتے تھے جو مدینہ کے اطراف کے رہنے والے تھے، ہم دونوں باری باری سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر

الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ ابْنِ زَيْدٍ وَهُمْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي قَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَفْزَعَنِي ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكِ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ عُمَرُ وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا وَقَالَ أَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَقَالَ

ہوا کرتے جس دن میں جاتا اپنے ساتھی کو اس دن کی وحی وغیرہ کی تمام خبریں آکر بتا دیتا، جب وہ جاتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتا چونکہ ہم جماعت قریش عورتوں پر غالب تھے اس لئے جب مدینہ آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ انصاری عورتیں مردوں پر غالب ہیں، ہماری عورتیں بھی انصاری عورتوں کی باتیں سیکھنے لگیں۔ اپنی بیوی پر میں چیخا، اس نے بھی مجھے جواب دے دیا اس کا پلٹ کر جواب دینا مجھے ناگوار ہوا تو اس نے کہا میرا جواب کیوں برا لگتا ہے آنحضرت ﷺ کی بیویاں بھی آپ کو جواب دیتی ہیں اور کوئی کسی دن رات تک آپ کو چھوڑ بھی دیتی ہے۔ میں اس بات سے گھبرایا اور میں نے کہا جس نے یہ کیا اس کا ستیاناس پھر میں تیار ہو کر چلا اور حفصہؓ کے پاس جا کر پوچھا اے حفصہ کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کو رات تک خفا رکھتی ہے، کہاں ہاں! میں نے کہا وہ نامراد اور خسارہ میں ہے، کیا تمہیں اس بات کا خوف نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے غصہ سے اللہ کو غصہ آجائے، اور وہ عورت ہلاک ہو جائے تم آنحضرت ﷺ سے زیادہ نہ مانگا کرو، نہ آپ کو کچھ جواب دیا کرو اور نہ آپ سے باتیں کرنی چھوڑو، تم کو جو ضرورت ہوا کرے مجھ سے مانگ لیا کرو، اور اپنی پڑوسن کی (نقل) کر کے فخر نہ کرو اس لئے کہ وہ تم سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کی پسندیدہ ہے (پڑوسن) سے مراد حضرت عائشہؓ تھیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے کانوں میں یہ خبر پڑ رہی تھی کہ غسان (شام کا بادشاہ) ہم سے لڑنے کے لئے گھوڑوں کے نعل لگوا رہا ہے، ایک مرتبہ میرا انصاری دوست اپنی باری کے دن آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر رہا، اور شام کو واپس آیا تو میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا، پوچھا عمرؓ ہیں، میں گھبرا کر ان کے پاس پہنچا تو کہنے لگا آج ایک بڑا حادثہ گزرا ہے، میں نے کہا وہ کیا کیا غسانی لشکر آگیا، اس نے کہا یہ بات نہیں، اس سے بھی بڑی بات ہے، ایک خوفناک بات، آنحضرت ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی، میں نے اپنے دل میں کہا بس حفصہؓ تو نامراد اور خسارے میں ہو گئی، میرا گمان تھا کہ عنقریب یہ واقعہ ہو گا میں نے کپڑے پہنے اور صبح کی نماز آنحضرت ﷺ کے ہمراہ ادا کی (نماز سے فارغ ہو کر) حضرت اپنے ایک بالائی کمرے میں چلے گئے اور اس کے گوشے میں جا کر بیٹھ گئے، اور میں

عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ فَقَالَ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هَذَا أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ كَلَّمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا قَالَ إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا

حفصہؓ کے پاس چلا گیا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ حفصہؓ رو رہی ہے، میں نے پوچھا کس بات سے رو رہی ہو، کیا میں تمہیں نہ ڈراتا تھا کیا تم کو رسالتمآب ﷺ نے طلاق دے دی، اس نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں آپ اس گوشہ میں بیٹھے ہیں، پھر میں نکل کر منبر کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے چاروں طرف لوگ بیٹھے ہیں او بعض رو رہے ہیں، میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا رہا پھر میرا دل نہ رہ سکا میں اسی بالائی کوٹھڑی کے پاس جس میں آنحضرت ﷺ تھے آیا اور آپ کے حبشی غلام سے کہا کہ میرے لئے آنحضرت ﷺ سے اجازت لے لو، غلام نے نبی ﷺ سے جا کر عرض کیا اور واپس آکر کہا کہ میں نے حضرت سے عرض کیا اور تمہارا ذکر کیا (لیکن) آپ چپ ہو رہے، میں واپس آکر پھر ان لوگوں میں بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھے، پھر دل نے بے قرار کیا اور میں نے غلام سے جا کر کہا میرے لئے اجازت مانگو، وہ جا کر پھر لوٹا اور کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے تمہارے متعلق ذکر کیا (مگر) آپ خاموش رہے، پھر میں ان لوگوں کے پاس جا کر بیٹھ گیا، پھر مجھ پر وہ بات نازل ہوئی جو دل میں موجزن تھی چنانچہ میں نے پھر جا کر غلام سے کہا کہ میرے لئے ایک مرتبہ پھر جا کر حضور ﷺ سے اجازت مانگو، غلام اندر گیا اور آکر مجھ سے کہا کہ میں نے سرور دو عالم سے تمہارا ذکر کیا ہے مگر آپ خاموش ہو رہے ہیں پھر الٹا پھرا، اور آنے لگا تو اچانک غلام نے کہا کہ آپ کو نبی ﷺ نے اجازت دے دی، جب میں اندر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سرکار دو عالم ﷺ چھال بھرا تکیہ رکھے کھردری چٹائی پر لیٹے تھے جس سے آپ کے جسد اطہر پر نشان پڑ گئے ہیں، میں نے (جا کر) السلام علیک کی اور کھڑے ہی کھڑے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے بیویوں کو طلاق دے دی، آپ نے میری طرف آنکھ اٹھا کر فرمایا نہیں، میں نے (متعجب) ہو کر کہا، اللہ اکبر پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے دل بہلانے کے واسطے عرض کیا کاش آپ میری طرف متوجہ ہوں، ہم قریشی عورتوں پر غالب تھے لیکن جب مدینہ آئے تو یہاں ایسی قوم کو دیکھا کہ ان کی عورتیں مردوں پر غالب ہیں، آنحضرت ﷺ مسکرائے، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ میرا حال سنیں (تو میں بتاؤں) میں نے حفصہ کے پاس جا کر اس سے

لِيفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ

کہا تو اس بات کی نقل نہ کر تیری پڑوسن یعنی عائشہؓ تو تجھ سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ کی پسندیدہ ہے پھر آنحضرت ﷺ دوبارہ مسکرانے لگے، میں سرکار دو عالم ﷺ کو ہنستے دیکھ کر بیٹھ گیا، آپ کے مکان کے اندر ہر طرف نگاہ اٹھا کر میں نے دیکھا تو بخدا وہاں تین کھالوں کے علاوہ مجھے اور کوئی چیز نظر نہ آئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کیجئے تاکہ آپ کی امت پر کشادگی کرے کیونکہ فارس و روم میں وسعت و کشادگی اور ہر چیز کی فراوانی ہے اور دنیاوی ساز و سامان ان کے پاس بے حد ہے، وہ خدا کی عبادت بھی نہیں کرتے، پہلے آپ ٹیک لگائے بیٹھے تھے (یہ سن کر) سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا اے خطاب کے بیٹے کیا تم اسی خیال میں ہو ان لوگوں کی برائیوں کا بدلہ بسرعت نامہ اسی دنیا میں مل گیا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے لئے بخشش کی دعا فرمائیے، رسول اللہ ﷺ کسی بات کی وجہ سے جو کہ حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے ظاہر کر دی، اپنی بیویوں سے انتیس دن تک الگ ہو گئے تھے، اور کمال غصہ سے آپ نے فرمایا، میں ایک ماہ تک تمہارے پاس نہ آؤں گا، جب انتیس دن گزر گئے تو آپ پہلے حضرت عائشہؓ کے پاس گئے، حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ایک ماہ تک ہمارے پاس نہ آنے کی قسم کھائی تھی ابھی تو انتیس دن ہوئے ہیں میں برابر گن رہی ہوں، تو آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے چنانچہ وہ مہینہ انتیس ہی کا ہوا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا پھر اللہ نے آیت تخییر نازل فرمائی، سب بیویوں سے پہلے آپ نے مجھے ہی پوچھا، میں نے آپ کو اختیار کیا اور پھر آپ نے سب بیویوں کو اختیار دیا، ان سب نے میری طرح جواب دیا۔

ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخَيُّرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ *

١١٤ بَاب صَوْمِ الْمَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا *

باب ۱۱۴۔ اپنے خاوند سے اجازت لے کر عورت کا نفلی روزہ رکھنے کا بیان۔

١٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ *

۱۷۷۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت کا خاوند (گھر) میں موجود ہو تو روزہ اس کی بغیر اجازت کے نہ رکھنا چاہئے۔

١١٥ بَاب إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا *

باب ۱۱۵۔ عورت کا خفا ہو کر خاوند کے بچھونے سے الگ رات کو سو جانے کا بیان۔

١٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ *

۱۷۸۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، سلیمان، ابی حازم، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بچھونے کی طرف بلاوے اور وہ آنے سے انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

١٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ *

۱۷۹۔ محمد بن عرعرہ، شعبہ، قتادہ، زرارہ، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عورت اپنے خاوند کا بچھونا چھوڑ کر سوئے تو اس کے راضی ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

١١٦ بَاب لَا تَأْذَنِ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ *

باب ۱۱۶۔ عورت کا خاوند کی مرضی کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دینے کا بیان۔

١٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا

۱۸۰۔ ابو الیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورت کو بے اجازت شوہر کے روزہ رکھنا جائز نہیں جبکہ وہ گھر حاضر ہو اور نہ شوہر کی بے مرضی کسی کو گھر میں آنے دے اور اگر عورت بے حکم شوہر اس کے مال میں سے خرچ کر دے تو مال کے ایک حصہ کے لئے ذمہ دار رہے

أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدَّى إِلَيْهِ شَطْرُهُ وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا عَنْ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ *

گی، اور اس حدیث کو روزے کے بیان میں ابوالزناد نے بھی روایت کیا ہے۔

١١٧ بَاب

باب ١١٧۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

١٨١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ *

١٨١۔ مسدد، اسماعیل، تیمی، ابوعثمان، اسامہ (بن زید) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا اس میں زیادہ مسکین تھے اور مالدار لوگ دروازہ پر روک دیئے گئے تھے، پھر میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں عموماً عورتیں تھیں۔

١١٨ بَاب كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الْخَلِيطُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ١١٨۔ خاوند کی ناشکری کرنے کا بیان (عشیر بمعنی شوہر اور خلیط بمعنی ساجھی) ہے، عشیر معاشرت سے مشتق ہے، اس باب میں ابوسعید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

١٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ

١٨٢۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ زمانہ رسول اللہ ﷺ میں سورج گرہن ہوا، آپ نے نماز کسوف پڑھی آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی نماز پڑھی، آپ نے بہت طویل سورہ (بقرہ) پڑھنے کے قریب قیام کیا، رکوع کیا، پھر سر اٹھا کر دیر تک کھڑے رہے اور یہ قیام پہلے سے کم تھا، پھر بہت طویل رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سر اٹھا کر سجدہ میں گئے، پھر سلام پھیرا اس وقت سورج روشن ہو گیا تھا، آپ نے فرمایا چاند سورج اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے جینے سے گہن میں نہیں آتے جب یہ حالت دیکھو تو اللہ کا ذکر کیا کرو، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے (عجیب معاملہ) دیکھا آپ نے اسی جگہ کچھ چیز لینے کو ہاتھ بڑھایا، پھر ہم نے دیکھا کہ آپ

الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ *

پیچھے ہٹ گئے۔ آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا یا مجھے جنت دکھائی گئی میں نے اس سے انگور کے خوشے لینے کو ہاتھ بڑھایا، اگر میں لے لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کھاتے رہتے، پھر میں نے (دوزخ کی) آگ دیکھی میں نے آج کے دن سے برا موقع کبھی نہیں دیکھا، اور اکثر دوزخ میں رہنے والیاں میں نے عورتیں دیکھیں، لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا ان کی ناشکری کرنے کے سبب سے، کسی نے کہا کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں، آپ نے فرمایا نہیں، یہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموشی کرتی ہیں، اگر عمر بھر کسی کے ساتھ بھلائی کرے پھر وہ تجھ سے کچھ تکلیف دیکھے تو کہنے لگے میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

١٨٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَسَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ *

۱۸۳۔ عثمان بن ہیثم، عوف، ابورجاء، عمران سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانکا تو اس کے رہنے والے اکثر فقیر دیکھے اور میں نے دوزخ میں جب جھانکا تو اس میں اکثر عورتوں کو دیکھا، ایوب اور سلم بن زریر نے اس کے متابع روایت کی ہے۔

١١٩ بَاب لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ قَالَهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۱۱۹۔ میاں پر بیوی کے حق کا بیان، ابوجحیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

١٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَاللَّهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ

۱۸۴۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا مجھے یہ خبر نہیں پہنچی کہ تو دن میں روزہ رکھتا ہے اور رات بھر قیام کرتا ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں! (آپ کو معلوم ہے) پھر آپ نے فرمایا اس طرح ہرگز روزہ نہ رکھو، تم افطار بھی کرو، رات کو قیام بھی کیا کرو، سو بھی جایا کرو اس لئے کہ تم پر

النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا *

تمہارے جسم کا حق ہے، تیرے نفس کا بھی حق ہے، تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔

۱۲۰ اَلْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا*

باب ۱۲۰۔ عورت کا اپنے شوہر کے گھر کے محافظ ہونے کا بیان۔

۱۸۵-حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْأَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ *

۱۸۵۔ عبدان، عبداللہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور امیر نگہبان ہے اور مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے (مختصر یہ کہ) تم سب نگہبان ہو اور سب سے رعیت کا سوال ہو گا۔

۱۲۱ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا) *

باب ۱۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ مرد عورتوں پر قائم رہنے والے ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، الی قولہ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بلند ہے۔

۱۸۶- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه قَالَ آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلم مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَقَعَدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ آلَيْتَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ *

۱۸۶۔ خالد بن مخلد، سلیمان، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایک ماہ تک علیحدہ رہنے کی قسم کھائی تھی، اور ایک کوٹھڑی میں بیٹھ گئے، انتیسویں دن رات (بیویوں کے پاس) تشریف لے گئے، کسی نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک ماہ تک قسم کھائی تھی، آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۱۲۲ بَاب هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ بُيُوتِهِنَّ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَفْعُهُ غَيْرَ أَنْ لَا تُهْجَرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ *

باب ۱۲۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں سے اس طرح جدا ہونے کا بیان کہ خود ان کے گھروں کے علاوہ دوسری جگہ رہیں، معاویہ بن حیدہ سے یہ مرفوعاً مروی ہے، اگرچہ اس میں یہ زائد ہے کہ اس سے علیحدگی کر کے گھر سے باہر نہ جاوے اور پہلی حدیث بہت صحیح ہے۔

۱۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح

۱۸۷۔ ابوعاصم، ابن جریج، محمد بن مقاتل، عبداللہ، ابن جریج، یحییٰ

و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا *

بن عبداللہ بن صیفی، عکرمہ بن عبدالرحمٰن بن حارث، ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کے پاس ایک ماہ تک نہ جانے کی قسم کھائی تھی، جب انتیس دن ہو چکے تو صبح کے وقت یا شام کے وقت آپ ان کے ہاں چلے گئے تو کسی نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو اپنی بیویوں کے پاس ایک ماہ تک نہ آنے کی قسم کھائی تھی تو آپ نے جواب دیا کہ مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

١٨٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الضُّحَى فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَنَادَاهُ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ *

۱۸۸۔ علی بن عبداللہ، مروان بن معاویہ، ابو یعفور، ابی ضحیٰ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور پورے گھر والے ایک دن صبح صبح گریہ وزاری کر رہے تھے، میں مسجد میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے، اتنے میں عمرؓ بن خطاب آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چڑھنے لگے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت غرفہ میں تھے، حضرت عمرؓ سے کوئی نہ بولا، انہوں نے سلام کیا، مگر کسی نے جواب نہ دیا، پھر سلام کیا اور کسی نے جواب نہ دیا، پھر (دربان نے) آواز دی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور پوچھا کیا آپ نے بیویوں کو طلاق دے دی ہے، آپ نے فرمایا نہیں، لیکن میں نے ایک ماہ تک ان سے جدا رہنے کی قسم کھائی ہے۔ آپ انتیس دن تک رکے رہے پھر اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے آئے۔

١٢٣ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ وَقَوْلِ اللَّهِ (وَاضْرِبُوهُنَّ) أَيْ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ *

باب ۱۲۳۔ عورتوں کو مارنے پیٹنے کا بیان، بیویوں کو ادب سکھانے کے لئے ایسا مارو کہ انہیں تکلیف نہ پہنچے۔

١٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

۱۸۹۔ محمد بن یوسف، سفیان، ہشام، عروہ، عبداللہ بن زمعہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح نہ مارے کیونکہ یہ بات مناسب نہیں کہ اول تو اسے مارے

يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ *

پھر اخیر دن اس سے جماع کرے۔

١٢٤ بَاب لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ *

باب ۱۲۴۔ گناہ میں اپنے خاوند کی اطاعت نہ کرنے کا بیان۔

١٩٠ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا فَقَالَ لَا إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ *

۱۹۰۔ خلاد بن یحییٰ، ابراہیم بن نافع، حسن بن مسلم، صفیہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی، اس کے سر کے بال سارے اتر گئے تھے، اس نے آکر رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا میرا داماد کہتا ہے کہ اپنی بیٹی کے بالوں میں اور بال جوڑ دے۔ آپ نے فرمایا نہیں، بال جوڑنے والیوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔

١٢٥ بَاب (وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) *

باب ۱۲۵۔ عورت کا شوہر سے خوف اور روگردانی کرنے کا بیان۔

١٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهم عَنْهَا (وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) قَالَتْ هِيَ الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا تَقُولُ لَهُ أَمْسِكْنِي وَلَا تُطَلِّقْنِي ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِي فَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِي فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَصَّالَحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ) *

۱۹۱۔ ابن سلام، معاویہ، ہشام، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت میں (وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) عورت سے وہ عورت مراد ہے جو کسی مرد کے پاس ہو اور وہ مرد اسے اپنے پاس نہ رکھنا چاہے بلکہ اسے طلاق دے کر کسی دوسری عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، تو یہ عورت اپنے شوہر سے کہے کہ تو ٹھہر جا اور مجھے طلاق نہ دے، خواہ تو غیر سے نکاح کر لے تجھے اجازت ہے، تم مجھے نفقہ نہ دیجیو اور نہ میری باری شمار کیجیو یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا الخ

١٢٦ بَاب الْعَزْلِ *

باب ۱۲۶۔ عزل کرنے کا بیان۔

١٩٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۲۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم لوگ عزل کرتے تھے (یعنی صحبت کرنے میں منی باہر نکالتے تھے)۔

١٩٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرًا رَضِي

۱۹۳۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، عطاء، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ عزل کرتے تھے حالانکہ اس وقت قرآن شریف

اللّٰه عَنْه قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ *

نازل ہو رہا تھا۔ عروہ، عطاء، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے زمانہ میں عزل کرتے تھے، درآنحالیکہ قرآن شریف نازل ہو رہا تھا۔

١٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ *

۱۹۴۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ، مالک بن انس، زہری ابن محیریز، ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مال غنیمت میں ہم کو قیدی لونڈیاں ملتی تھیں اور ہم ان سے عزل (۱) کرتے تھے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا کہ جو روح دنیا میں آنے والی ہے وہ ضرور آئے گی، ہماری تدبیر سے قیامت تک (کچھ نہیں) ہوگا۔

١٢٧ بَاب الْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا *

باب ۱۲۷۔ سفر کرتے وقت عورتوں کے درمیان قرعہ اندازی کرنے کا بیان۔

١٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ فَقَالَتْ

۱۹۵۔ ابو نعیم، عبدالواحد بن ایمن، ابن ابی ملیکہ، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب کہیں باہر تشریف لے جاتے تو اپنے ساتھ لے جانے کے لئے اپنی بیویوں میں قرعہ ڈالتے، ایک سفر میں حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کا نام نکل آیا، آنحضرت ﷺ کی عادت تھی کہ جب رات کو چلتے تو عائشہؓ سے باتیں کرتے ہوئے چلتے، حفصہؓ نے عائشہؓ سے کہا آج کی رات تم میرے اونٹ پر بیٹھو اور میں تمہارے اونٹ پر بیٹھوں، تمہارے اونٹ کو میں دیکھوں اور میرے اونٹ کو تم دیکھو، حضرت عائشہؓ نے کہا اچھا، پھر

(۱) عزل کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور روایات کو دیکھا جائے تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ عزل کو آپؐ نے پسند نہیں فرمایا لیکن صراحۃً منع بھی نہیں فرمایا اس لئے شرعی حکم یہ ہے کہ ضرورت کے موقع پر تو عزل بلا کراہت جائز ہے اور بلا ضرورت کراہت کے ساتھ گنجائش ہے۔ لیکن اس کے لئے ایسا طریقہ اختیار کرنا کہ جس سے مستقل صلاحیت ہی ختم ہو جائے وہ جائز نہیں ہے البتہ عارضی طور پر حمل سے روکنے والے اسباب اختیار کرنا ضرورت کے موقع پر جائز ہے۔ ضرورت جیسے عورت کی صحت اس کی متحمل نہ ہو یا بچے بہت چھوٹے ہوں اور مناسب وقفہ نہ ہونے کی بنا پر ان کی تربیت متاثر ہونے کا اندیشہ ہو۔ یاد رہے کہ معاشی تنگی اور فقر و فاقہ کے اندیشہ سے عزل کرنا یا مانع حمل اسباب اختیار کرنا جائز نہیں اور اسی طرح عزل کے فی نفسہ جواز سے یہ سمجھنا کہ عوامی طور پر منصوبہ بندی کی تحریک چلانا، اس پر لاکھوں کروڑوں کا بجٹ خرچ کرنا یہ بھی جائز ہے، یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے بلکہ اس اجتماعی تحریک کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے بالخصوص جبکہ ان کے پیش نظر معاشی تنگی ہوتی ہے۔

بَلَى فَرَكِبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا *

آنحضرت ﷺ عائشہؓ کے اونٹ کی طرف آئے حالانکہ اس پر حفصہؓ بیٹھی تھیں۔ آپ نے حفصہؓ کو سلام کیا، پھر روانہ ہو گئے اور جب منزل پر اترے تو عائشہؓ نے آپ کو نہ پایا، عائشہؓ نے اپنے دونوں پاؤں اذخر (گھانس) میں ڈال دیئے اور کہنے لگیں کہ اے اللہ تو مجھ پر کوئی سانپ یا بچھو مسلط کر دے تاکہ وہ مجھ کو کاٹ لے اور آنحضرت ﷺ سے شکایات کرنے کی طاقت اور موقع مجھ کو نہ رہے۔

۱۲۸ بَاب الْمَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا وَكَيْفَ يَقْسِمُ ذَلِكَ *

باب ۱۲۸۔ عورت کا شوہر کی باری کے دن اپنی سوکن کے حق میں دستبردار ہو جانے کا بیان۔

۱۹۶ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ *

۱۹۶۔ مالک بن اسماعیل، زہیر، ہشام، عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سودہؓ بنت زمعہ نے اپنی باری مجھے دے دی تھی، آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ کے یہاں دو دن رہتے تھے، ایک توان کی باری کے دن اور دوسرے سودہؓ کی باری کے دن۔

۱۲۹ بَاب الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ (وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ) إِلَى قَوْلِهِ (وَاسِعًا حَكِيمًا) *

باب ۱۲۹۔ بیویوں کے درمیان عدل و انصاف کی فرضیت کا بیان(۱)، عورتوں کے درمیان برابری کرو، جو تمہاری طاقت سے باہر نہیں۔

۱۳۰ بَاب إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ *

باب ۱۳۰۔ کنواری لڑکی سے شادی کرنے کا بیان۔

۱۹۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا *

۱۹۷۔ مسدد، بشر، خالد، ابی قلابہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر میں کہنا چاہوں کہ یہ حدیث مرفوع ہے تو کہہ سکتا ہوں کہ یہ سنت ہے کہ جب باکرہ سے شادی کرے تو اس کے پاس سات روز رہے اور جب بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین روز رہے۔

۱۳۱ بَاب إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ *

باب ۱۳۱۔ کنواری بیوی کی موجودگی میں ثیبہ سے نکاح کرنے کا بیان۔

۱۔ کسی شخص کے نکاح میں اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو شرعاً ان میں برابری ضروری ہے اور اس بارے میں حنفیہؒ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ قدیمہ اور جدیدہ میں برابری ضروری ہے اور ثیبہ اور باکرہ میں بھی برابری ضروری ہے۔ ثیبہ اور باکرہ کی صورت میں دوسرے بعض ئمہ کی رائے مختلف بھی ہے۔ اس مسئلہ میں حنفیہ کا استدلال بعض روایات سے ہے ان مستدل روایات کے لئے ملاحظہ ہو (اعلاء السنن ص ۱۱ج۱۱)۔

۱۹۸- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۸۔ یوسف بن راشد، ابو اسامہ، سفیان، ایوب و خالد، ابو قلابہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت رہی کہ کوئی شخص جب بیوہ عورت پر کنواری سے نکاح کرتا تو اس کنواری کے پاس سات دن رہتا، پھر باری باری سے رہنے لگتا، اور جب کسی کنواری عورت پر بیوہ عورت سے نکاح کرتا تو اس کے پاس تین دن رہتا، پھر باری باری رہنے لگتا، ابو قلابہ کہتے ہیں کہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس حدیث کو حضرت انسؓ نے آنحضرت ﷺ تک پہنچایا ہے۔ عبدالرزاق، سفیان، ایوب، خالد سے روایت کرتے ہیں کہ میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ حدیث مرفوع ہے۔

۱۳۲ بَاب مَنْ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ *

باب ۱۳۲۔ اپنی تمام بیویوں سے ایک ہی غسل میں مباشرت کرنے کا بیان۔

۱۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ *

۱۹۹۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک شب میں اپنی تمام ازواج مطہرات سے مل لیا کرتے تھے اور اس وقت آپ کی نو بیویاں تھیں۔

۱۳۳ بَاب دُخُولِ الرَّجُلِ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْيَوْمِ *

باب ۱۳۳۔ ایک دن میں تمام بیویوں کے پاس جانے کا بیان۔

۲۰۰- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ *

۲۰۰۔ فروہ، علی بن مسہر، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نماز عصر ادا کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ اپنی نو بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور کسی کے پاس کچھ دیر ٹھہر جاتے تھے، ایک دن حضرت حفصہؓ کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں معمول سے زیادہ ٹھہرے۔

۱۳۴ بَاب إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَّ لَهُ *

باب ۱۳۴۔ اپنے زمانۂ علالت میں کسی ایک ہی بیوی کے پاس رہنے کا بیان۔

۲۰۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

۲۰۱۔ اسمٰعیل، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے دادا نے مجھے بتایا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ

أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهم عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عليهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي *

آنحضرت ﷺ مرض وفات میں اپنی بیویوں سے پوچھتے تھے کہ کل میں کہاں قیام کروں گا اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ حضرت عائشہؓ کا دن کب ہوگا، اس پر آپ کی تمام بیویوں نے اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں رہیں، آپ نے میرے پاس قیام کیا، اور میرے ہی پاس آپ کا وصال ہوا، جس وقت روح قبض ہوئی آپ کا سر مبارک میرے سینہ اور گلے کے درمیان تھا اور آپ کا لعاب دہن میرے لعاب سے ملا ہوا تھا، چونکہ میں نے مسواک چبا کر آپ کو دی تھی جس کو آپ استعمال فرما رہے تھے۔

١٣٥ بَاب حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ *

باب ۱۳۵۔ مرد کا کسی ایک بیوی کو زیادہ چاہنے کا بیان۔

٢٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بُنَيَّةِ لَا يَغُرَّنَّكِ هَذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ عَائِشَةَ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ *

۲۰۲۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، سلیمان، یحییٰ، عبید بن حنین، ابن عباس، حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے حفصہؓ کے پاس آکر یہ کہا کہ اے بچی! تجھے یہ عورت تکبر میں نہ ڈالے جو اپنے حسن پر نازاں اور محبوبۂ رسول اللہ ہے، یعنی عائشہؓ (کا مقابلہ نہ کر)، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، تو آپ مسکرانے لگے۔

١٣٦ بَاب الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يَنَلْ وَمَا يُنْهَى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ *

باب ۱۳۶۔ سوکن کا دل جلانے کی ترکیبیں کرنے اور گم شدہ چیزوں کے بارے میں غلط طور پر کہہ دینا کہ وہ مل گئیں اس کا حکم و بیان۔

٢٠٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۳۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ہشام، فاطمہ، حضرت اسماءؓ سے روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے، اگر میں اس کے (جلانے کو) اپنے شوہر کی طرف سے جس قدر وہ مجھے دیتا ہے اس سے زیادہ بڑھا کر بتلاؤں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ دی ہوئی چیز کا ظاہر کرنے والا (بطور دھوکہ) ایسا ہے جیسے کوئی مکر کے دو کپڑے پہنے ہوئے ہو۔

الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ *

۱۳۷ بَاب الْغَيْرَةِ وَقَالَ وَرَّادٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي *

باب ۱۳۷۔ غیرت کرنے کا بیان، وراد کہتے ہیں مغیرہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ نے فرمایا اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے پاس دیکھ پاؤں تو اسے تلوار سے مار ڈالوں گا، آپؐ نے فرمایا اے صحابہؓ کیا تمہیں سعد کی غیرت سے تعجب آتا ہے میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے۔

۲۰۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ *

۲۰۴۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، شقیق، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اللہ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے اسی لئے اللہ نے برے کاموں کو حرام کر دیا اور اللہ سے زیادہ کوئی اپنی تعریف پسند کرنے والا نہیں ہے۔

۲۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ تَزْنِي يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا *

۲۰۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے امت محمدیہ جس وقت تم میں سے کوئی مرد یا عورت زنا کرتا ہو اس وقت اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر غیرت کسی کو نہیں آتی، اے امت محمدیہ! جو کچھ میں جانتا ہوں تم بھی جان لو تو ہنسو تھوڑا روؤ زیادہ۔

۲۰۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، یحییٰ، ابوسلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عروہ بن زبیرؓ نے بیان کیا وہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ کوئی شخص اللہ سے بڑھ کر غیرت والا نہیں ہے، یحییٰ کہتے ہیں کہ ابوسلمہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس حدیث کو میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے۔

۲۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ

۲۰۷۔ ابونعیم، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ کوئی مومن حرام فعل کرے (اللہ کو وہ برا معلوم ہوتا ہے)۔

يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ *

۲۰۸- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي *

۲۰۸۔ محمود، ابواسامہ، ہشام، اسماء بنت ابو بکرؓ سے روایت کرتی ہیں کہ مجھ سے زبیرؓ نے جب شادی کی تو نہ ان کے پاس مال تھا نہ زمین اور نہ لونڈی غلام تھے بجز پانی کھینچنے والے اونٹ اور گھوڑے کے کچھ نہ تھا، زبیرؓ کے گھوڑے کو میں چراتی تھی، پانی پلاتی تھی، انکا ڈول سیتی تھی اور آٹا پیستی تھی البتہ روٹی پکانا مجھے نہیں آتا تھا میری روٹی انصاری پڑوسنیں پکا دیا کرتی تھیں وہ بڑی نیک بخت عورتیں تھیں، زبیرؓ کی اس زمین سے جو آنحضرت ﷺ نے انہیں دی تھی، میں اپنے سر پر چھوہاروں کی گٹھلیاں اٹھا کر لاتی، وہ مقام دو میل دور تھا ایک دن میں اپنے سر پر گٹھلیاں رکھے آرہی تھی کہ مجھے آنحضرت ﷺ ملے، آپ کے ہمراہ چند صحابہ بھی تھے، آپ نے مجھے پکارا پھر مجھے اپنے پیچھے بٹھانے کے لئے اونٹ کو اُخ اُخ کہا، لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے سے شرم آئی زبیرؓ کی غیرت بھی مجھے یاد آئی کہ وہ بڑے غیرت دار ہیں، آنحضرت ﷺ نے تاڑ لیا کہ اسماءؓ کو شرم آتی ہے چنانچہ آپ چل پڑے، زبیرؓ سے میں نے آکر کہا کہ مجھے راستہ میں آنحضرت ﷺ ملے تھے، میرے سر پر گٹھلیوں کا گٹھا تھا اور آپؐ کے ہمراہ صحابی تھے آپ نے مجھے بٹھانے کے لئے اونٹ کو ٹھہرایا، تو مجھے اس سے شرم آئی اور تمہاری غیرت کو بھی میں جانتی ہوں، زبیرؓ نے کہا اللہ کی قسم! مجھے تیرے سر پر گٹھلیاں لاتے ہوئے آپ کا دیکھنا آپؐ کے ساتھ سوار ہو جانے سے زیادہ برا معلوم ہوا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے ایک خادم بھیج دیا تاکہ وہ گھوڑے کی نگہبانی میں میرا کام دے گویا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

۲۰۹- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهَا يَدَ

۲۰۹۔ علی، ابن علیہ، حمید طویل، انسؓ (بن مالک) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی کسی بیوی کے پاس تھے کہ آپ کی کسی دوسری بیوی نے ایک رکابی میں کھانا بھیجا، جس بیوی کے گھر میں آنحضرت ﷺ تشریف فرما تھے اس نے غلام کے ہاتھ پر ہاتھ مارا جس سے رکابی گر کر ٹوٹ گئی، نبی ﷺ نے اس کے ٹکڑے جمع کئے،

الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ *

پھر اس میں جو کچھ کھانا تھا اسے سمیٹتے جاتے اور یہ کہتے جاتے کہ تمہاری ماں (ہاجرہ) نے بھی ایسی ہی غیرت کی تھی، پھر آپ نے خادم کو ٹھہرالیا اور اس بیوی سے جس کے گھر میں آپ تھے دوسری رکابی منگوا کر اس کو دی جس کی رکابی ٹوٹی تھی اور وہ ٹوٹی ہوئی رکابی ان کے گھر میں رکھ دی جنہوں نے توڑی تھی۔

٢١٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رَضِي اللَّه عَنْهمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوَعَلَيْكَ أَغَارُ *

۲۱۰۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، معتمر، عبید اللہ، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب میں جنت میں گیا تو وہاں ایک محل دیکھا، میں نے پوچھا یہ (محل) کس کا ہے، فرشتوں نے جواب دیا کہ عمرؓ بن خطاب کا ہے، میں نے اندر جانے کا ارادہ کیا مگر مجھے تمہاری غیرت معلوم تھی، اس لئے رک گیا، حضرت عمرؓ نے یہ سن کر کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا میں آپؐ سے غیرت کروں گا۔

٢١١- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ أَوَعَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ *

۲۱۱۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، ابن مسیّب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک محل کے گوشہ میں ایک حسین عورت بیٹھی ہے اور میں ہوں، میں نے دریافت کیا یہ (محل) کس کا ہے، جواب دیا گیا کہ حضرت عمرؓ کا ہے، تمہاری غیرت یاد کر کے میں الٹا چلا آیا، یہ سن کر حضرت عمرؓ مجلس میں رونے لگے اور کہا یا رسول اللہ (ﷺ) بھلا میں آپ سے غیرت کروں گا۔

١٣٨ بَاب غَيْرَةِ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ *

باب ۱۳۸۔ عورتوں کی غیرت اور خفگی کا بیان۔

٢١٢- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهم عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ

۲۱۲۔ عبید بن اسمٰعیل، ابواسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو، یا ناراض تو میں پہچان لیتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ *

میں نے پوچھا وہ کیسے، تو آپ نے فرمایا کہ جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو قسم کھاتے وقت لا ورب محمد کہتی ہو اور جب خفا ہوتی ہو تو لا ورب ابراہیم کہتی ہو، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے کہا درست ہے لیکن خدا کی قسم! یا رسول اللہ میں صرف آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں (آپ کی محبت نہیں چھوڑتی)۔

۲۱۳ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ *

۲۱۳۔ احمد بن ابی رجاء، نضر، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی کسی بیوی سے اتنی غیرت نہیں کی جتنی غیرت میں نے خدیجہؓ سے کی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کا ذکر اور تعریف زیادہ کرتے رہتے تھے اور سرور عالم ﷺ کو بذریعہ وحی بتادیا گیا تھا کہ حضرت خدیجہؓ کو جنت میں ایک موتی کا محل ملنے کی بشارت دے دو۔

۱۳۹ بَاب ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ *

باب ۱۳۹۔ مرد کا اپنی بیٹی سے غیرت دلانے والی بات کے رفع کرنے اور انصاف کی بات کہنے کا بیان۔

۲۱٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا هَكَذَا قَالَ *

۲۱۴۔ قتیبہ، لیث، ابن ابی ملیکہ، مسور بن مخرمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے یہ اجازت مانگی ہے کہ ہم اپنی بیٹی کی علیؓ بن ابی طالب سے شادی کر دیں، میں اجازت نہیں دیتا پھر کہا میں اجازت نہیں دیتا میں اجازت نہیں دیتا(۱)، ہاں اگر علیؓ میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے بیاہ کرلے تو اسے اختیار ہے کیونکہ فاطمہؓ میرے کلیجہ کا ٹکڑا ہے جو برائی اسے پہنچتی ہے وہ مجھے پہنچتی ہے، جو اسے ایذا ہوتی ہے وہ مجھے ایذا ہوتی ہے۔

---

(۱) ایک بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری عورت سے نکاح کرنا فی نفسہ مباح ہے لیکن حضرت فاطمہؓ کی خصوصیت تھی کہ ان کی موجودگی میں حضرت علیؓ کے لئے کسی اور عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں تھا اس لئے کہ یہ کام حضرت فاطمہؓ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کا باعث تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذاء والا کام حرام ہے۔ (لامع الدراری ص ۲۸۳ ج ۳)

١٤٠ بَاب يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى الرَّجُلَ الْوَاحِدَ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ *

باب ۱۴۰۔ آخر زمانہ میں مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کا بیان۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے مروی ہے کہ آخر زمانہ میں ایک مرد کے پیچھے چالیس چالیس عورتیں لگی ہوں گی کہ اس کی پناہ ڈھونڈیں گی کیونکہ عورتیں زیادہ ہوں گی اور مرد کم ہوں گے۔

٢١٥- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ *

۲۱۵۔ حفص بن عمر حوضی، ہشام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، میرے سوا تم سے کوئی یہ حدیث بیان نہ کرے گا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت زیادہ ہوگی اور شراب پینے کی کثرت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے عورتیں اتنی زیادہ ہوں گی کہ پچاس پچاس عورتوں کا ایک سربراہ ہوگا۔

١٤١ بَاب لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ *

باب ۱۴۱۔ عورت کے پاس تنہائی میں سوائے محرم کے اور کوئی نہ جائے اور جس عورت کا خاوند موجود نہ ہو اس کے گھر جانے کا بیان۔

٢١٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ *

۲۱۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کے گھر (تنہائی میں) جانے سے پرہیز کرو، ایک مرد انصاری نے کہا آپ دیور کے متعلق فرمائیے کیا حکم ہے، آپؐ نے فرمایا دیور تو موت ہے (یعنی) اس سے زیادہ بچنا چاہئے۔

ف: اس حدیث میں "حمو" سے مراد خاوند کی طرف سے عورت کے تمام وہ رشتہ دار ہیں جو اس کے لئے محرم نہیں ہیں جیسے دیور، خاوند کا بھتیجا، چچا، چچا کا بیٹا وغیرہ۔ چونکہ دیور وغیرہ ایسے رشتہ داروں کے ساتھ عموماً پردہ کرنے میں تساہل اور غفلت برتی جاتی ہے اور خلوت، بے تکلفی ہوتی رہتی ہے اور زنا وغیرہ تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بالخصوص اس سے چوکنا رہنے کا حکم فرمایا اور موت اس لئے فرمایا کہ اس میں دین کے اعتبار سے موت ہے یا عورت کے لئے طلاق میں موت ہے یا زنا کی سزا کو موت کی طرح قرار دیا یا مطلب یہ ہے کہ ایسے بچو اور ڈرو جیسے موت سے ڈرا جاتا ہے۔

٢١٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ *

۲۱۷۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار، ابو معبد ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مرد غیر عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرے، ایک مرد کھڑا ہو کر بولا میری بیوی حج کرنے جارہی ہے اور میرا نام فلاں فلاں لڑائی میں لکھا جاچکا ہے، آپ نے فرمایا الٹا چلا جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔

١٤٢ بَاب مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ *

باب ۱۴۲۔ کیا یہ جائز ہے کہ لوگوں کی موجودگی میں کسی عورت سے علیحدگی میں گفتگو کرے۔

٢١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكُنَّ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ *

۲۱۸۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ہشام، حضرت انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک انصاری عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، آپؐ نے اس سے علیحدگی میں کہا تم لوگ مجھے دوسرے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔

١٤٣ بَاب مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ *

باب ۱۴۳۔ عورتوں کا بھیس بدلنے والے مردوں کا خواتین کے پاس آمد و رفت کی ممانعت کا بیان۔

٢١٩- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هَذَا عَلَيْكُنَّ *

۲۱۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام بن عروہ، عروہ، زینب بنت ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ میرے گھر میں ایک ہیجڑہ تھا جب رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں موجود تھے اس نے ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا اگر کل اللہ طائف کو فتح کر دے تو میں تجھے دختر غیلان کو دکھاؤں گا وہ اتنی موٹی ہے کہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ میں چار بٹیں پڑ جاتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ سلوٹیں دکھائی دیتی ہیں، یہ سن کر آپؐ نے فرمایا اے بیویو! یہ مخنث (ہیجڑے) تمہارے پاس آئندہ نہ آنے پائیں۔

١٤٤ بَاب نَظَرِ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ *

باب ۱۴۴۔ فتنہ و فساد نہ ہونے کی صورت میں حبشیوں کا ناچ وغیرہ دیکھنے کا بیان۔

٢٢٠- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۲۲۰۔ اسحاق بن ابراہیم، حنظلی، عیسیٰ، اوزاعی، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر میں

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَسْأَمُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ *

چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو کھیل رہے تھے، جب میں تھک جاتی تو آپ مجھے ہٹا لیتے، اس بات سے اب تم اندازہ کر لو کہ ایک کمسن لڑکی کو کھیل کو د دیکھنے کا کتنا شوق ہوتا ہے اور کتنی دیر تک وہ دیکھتی رہے گی۔

١٤٥ بَاب خُرُوجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ *

باب ۱۴۵۔ عورتوں کا اپنی حاجت پوری کرنے کے لئے باہر نکلنے کا بیان۔

٢٢١ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ إِنَّكِ وَاللَّهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى وَإِنَّ فِي يَدِهِ لَعَرْقًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ أَذِنَ اللَّهُ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ *

۲۲۱۔ فروہ بن ابی مغراء، علی بن مسہر، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سودہؓ بن زمعہ رات کو کسی کام کے لئے باہر نکلی تھیں، حضرت عمرؓ نے دیکھ کر انہیں پہچان لیا اور کہا بخدا اے سودہؓ تم ہم سے چھپ نہیں سکتیں، حضرت سودہؓ نے آکر آنحضرت ﷺ سے ذکر کیا، اس وقت آپ میرے گھر میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے، آپ کے ہاتھ میں ہڈی تھی کہ اتنے میں آنحضرت ﷺ پر وحی اترنی شروع ہوئی (وہ کیفیت) جب آپ سے دور ہوئی تو آپ نے فرمایا اے عورتو! تمہیں اپنے ضروری کاموں کے لئے باہر نکلنے کی اجازت دے دی گئی۔

١٤٦ بَاب اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ *

باب ۱۴۶۔ مسجد وغیرہ جانے کے لئے بیوی کا اپنے شوہر سے اجازت طلب کرنے کا بیان۔

٢٢٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا *

۲۲۲۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں جانے کے لئے تم سے اجازت طلب کرے تو تم منع نہ کرو۔

١٤٧ بَاب مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ *

باب ۱۴۷۔ رضاعی رشتہ داروں کی طرف دیکھنے اور ان کے پاس جانے کا بیان۔

٢٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهم عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۲۳۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میرے رضاعی چچا میرے یہاں آئے اور میرے پاس آنے کی اجازت مانگی، میں نے اجازت نہیں دی اور کہا کہ جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے نہ پوچھ لوں گی (اجازت نہیں دے سکتی) آنحضرت ﷺ جب تشریف

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ *

لائے تو میں نے آپ سے یہ بات پوچھی، فرمایا وہ تمہارے چچا ہیں انہیں اندر بلالیا ہوتا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا، آپ نے فرمایا وہ تو تمہارے چچا ہیں انہیں تمہارے پاس آنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا یہ پردہ کی آیت کے نزول کے بعد کا واقعہ ہے، حضرت عائشہؓ کا قول ہے نسب سے جو لوگ حرام ہیں وہی لوگ دودھ کے رشتہ میں بھی حرام ہیں۔

١٤٨ بَاب لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا *

باب ۱۴۸۔ بیوی کو اپنے شوہر سے کسی غیر عورت کی تعریف نہ کرنے کا بیان۔

٢٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا *

۲۲۴۔ محمد بن یوسف، سفیان، منصور، ابو وائل، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی عورت کسی دوسرے عورت سے مل کر اپنے خاوند سے اس کی اس طرح تعریف نہ کرے جیسے کہ اس عورت کو ظاہر اُدیکھ رہا ہے۔

٢٢٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا *

۲۲۵۔ عمر بن حفص بن غیاث، حفص، اعمش، شقیق، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی عورت غیر عورت سے مل کر اپنے شوہر کی اس طرح تعریف نہ کرے جیسے کہ وہ کھلم کھلا دیکھ رہا ہے۔

١٤٩ بَاب قَوْلِ الرَّجُلِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي *

باب ۱۴۹۔ کسی مرد کا یہ کہنا کہ آج رات میں اپنی سب بیویوں سے ملوں گا یہ کہنے کا بیان۔

٢٢٦ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَام لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَأَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ النَّبِيُّ

۲۲۶۔ محمود، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا میں آج رات کو اپنی سب بیویوں سے زفاف کروں گا، وہ سب ایک ایک بیٹا دیں گی جو اللہ کے راستہ میں جہاد کریں گے، فرشتہ نے کہا ان شاءاللہ کہہ لیجئے جس کو وہ کہنا بھول گئے تھے، چنانچہ انہوں نے اپنی سب بیویوں سے صحبت کی مگر ان میں سے سوائے ایک بیوی کے (جس کو آدھا بچہ پیدا ہوا) کسی کے ہاں کچھ بھی پیدا نہ ہوا، تو آنحضرت ﷺ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ *

نے فرمایا کہ اگر سلیمان علیہ السلام ان شاءاللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم نہ ٹوٹتی اور حاجت بر آنے کی امید بھی زیادہ ہوتی۔

۱۵۰ بَاب لَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةَ مَخَافَةَ أَنْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ *

باب ۱۵۰۔ لمبے سفر سے رات کو اپنے گھر نہ آنا اور گھر والوں پر تہمت لگانے کا موقع ہاتھ آنے اور ان کی عیب جوئی کا بیان۔

۲۲۷- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا *

۲۲۷۔ آدم، شعبہ، محارب بن دثار، حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو گھر میں سفر سے واپس آنا برا جانتے تھے۔

۲۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا *

۲۲۸۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، عاصم بن سلیمان، شعبی، حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم کو گھر چھوڑے ایک مدت گزر گئی ہو تو اچانک رات کو گھر میں نہ آیا کرو۔

الحمدللہ کہ اکیسواں پارہ ختم ہوا

بائیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۱ بَاب طَلَبِ الْوَلَدِ *

۲۲۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ يَعْنِي الْوَلَدَ *

۲۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ بِالْكَيْسِ الْكَيْسِ تَابَعَهُ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَيْسِ *

۱۵۲ بَاب تَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطُ الشَّعِثَةُ *

۲۳۱- حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

بائیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۵۱۔ اولاد کی خواہش کا بیان۔

۲۲۹۔ مسدد، ہشیم، سیار، شعبی، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوا جب ہم واپس ہوئے تو میں ایک ست رفتار اونٹ پر جلد جلد چلنے کی کوشش کرنے لگا، ایک سوار میرے پیچھے سے آکر مجھے ملا، میں نے دیکھا تو وہ آنحضرت ﷺ تھے، آپؐ نے پوچھا اتنی جلدی کیوں کر رہا ہے میں نے کہا کہ میری نئی شادی ہوئی ہے، آپؐ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا بیوہ سے، آپؐ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہیں کی کہ وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے کھیلتا، جب ہم مدینہ پہنچے اور گھر میں داخل ہونا چاہا تو آپؐ نے فرمایا انتظار کرو یہاں تک کہ عشاء کا وقت آجائے، تو گھر میں داخل ہونا تاکہ (عورت) اپنے پراگندہ بالوں میں کنگھی کرلے اور زیر ناف بالوں کو صاف کرلے، راوی کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک ثقہ آدمی نے اس حدیث میں بیان کیا، آپؐ نے فرمایا اے جابر کیس کیس یعنی بچے کی خواہش کر۔

۲۳۰۔ محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، سیار، شعبی، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تو رات کو آئے تو اپنے گھر میں (فوراً) داخل نہ ہو جا یہاں تک کہ عورت اپنے اندام نہانی کو صاف کرلے اور اپنے پراگندہ بالوں میں کنگھی کرلے اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ تو اولاد کی خواہش کر! تو اولاد کی خواہش کر!! عبداللہ بن وہب نے بواسطہ حضرت جابر نبی ﷺ سے اس کے متابع حدیث کیس کے متعلق روایت کی۔

باب ۱۵۲۔ عورت اندام نہانی کے بالوں کو صاف کرلے اور کنگھی کرلے۔

۲۳۱۔ یعقوب بن ابراہیم، ہشیم، سیار، شعبی، جابر بن عبداللہؓ سے

هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ أَتَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ *

روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھے جب ہم واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے جس ست رفتار اونٹ پر سوار تھا اس کو جلدی جلدی ہانکنے لگا، ایک سوار میرے پیچھے سے آکر مجھے ملا اور اپنے ایک نیزے سے جو اس کے پاس تھا میرے اونٹ کو ٹھونکا لگایا، تو میرا اونٹ اس طرح چلنے لگا جس طرح اچھے سے اچھا اونٹ چلے، میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے، میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے نئی شادی کی ہے، آپ نے پوچھا کیا تو نے شادی کی ہے، میں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا کنواری ہے یا بیوہ، میں نے کہا بیوہ ہے، آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں شادی نہ کی کہ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی، جب ہم مدینہ پہنچے اور اپنے گھر کو جانا چاہا تو آپ نے فرمایا ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ تم رات کو یعنی عشاء کے وقت گھر میں داخل ہو، تاکہ عورت پراگندہ بالوں میں کنگھی کرلے اور اندام نہانی کے بالوں کو صاف کرلے۔

١٥٣ بَاب (وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ) إِلَى قَوْلِهِ (لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ) *

باب ۱۵۳۔ اللہ کا قول کہ عورتیں اپنی زینت اپنے شوہروں کے سوا کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ تک۔

٢٣٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تُرْسِهِ فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَحُرِّقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ *

۲۳۲۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، ابوحازم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا لوگوں میں اختلاف ہوا کہ احد کے دن نبی ﷺ کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا، لوگوں نے سہل بن سعد ساعدی سے جو مدینہ میں آخری صحابی بچ گئے تھے اس کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے زیادہ اس کا جاننے والا اب کوئی نہیں رہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے چہرے سے خون دھو رہی تھیں اور حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لا کر ڈال رہے تھے، ایک چٹائی لا کر جلائی گئی اور اس سے آپ کا زخم بھرا گیا۔

١٥٤ بَاب (وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ) *

باب ۱۵۴۔ آیت وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ کی تفسیر۔

۲۳۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ أَضْحًى أَوْ فِطْرًا قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ *

۲۳۳۔ احمد بن محمد، عبداللہ، سفیان، عبدالرحمٰن بن عابس، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے ایک شخص نے پوچھا کیا آپ نبی ﷺ کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن جماعت میں شریک ہوئے ہیں، انہوں نے کہا ہاں! اگر مجھے قرابت کا مرتبہ حاصل نہ ہوتا تو اپنی کمسنی کے باعث میں آپ کو نہیں دیکھ سکتا تھا، آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے، نماز پڑھی، پھر خطبہ سنایا، اذان و اقامت کا تذکرہ نہیں کیا پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے، انہیں نصیحت کی، آخرت کی یاد دلائی اور صدقہ کا حکم دیا۔ میں نے عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ لے جا کر بلالؓ کی طرف اپنے زیورات جاتی تھیں، پھر آپؐ اور بلالؓ دونوں گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

۱۵۵ بَاب طَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فِي الْخَاصِرَةِ عِنْدَ الْعِتَابِ *

باب ۱۵۵۔ کسی آدمی کا اپنے ساتھی سے کہنا کہ کیا تم نے آج رات زفاف کیا، اور اپنی بیٹی کی کوکھ پر غصہ کے وقت کچھ چھونے کا بیان۔

۲۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي *

۲۳۴۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ پر حضرت ابو بکرؓ (میرے والد) غصہ ہوئے اور اپنا ہاتھ میری کوکھ میں چھونے لگے، میں صرف اس وجہ سے ہل نہیں سکتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ موجود تھے اس حال میں کہ آپ کا سر میری ران پر تھا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الطَّلَاقِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طلاق کا بیان

۱۵٦ بَاب قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ) أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ وَعَدَدْنَاهُ وَطَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَيُشْهِدَ شَاهِدَيْنِ *

باب ۱۵٦۔ اللہ تعالیٰ کا قول اے نبیؐ جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو اس وقت دو کہ ان کی عدت کا وقت شروع ہو اور عدت کو شمار کرو، احصینا کے معنی ہیں ہم نے یاد کیا اور شمار کیا اور سنت کے مطابق طلاق یہ ہے کہ ایسے طہر میں اس کو طلاق دے جس میں صحبت نہ کی ہو اور دو گواہ مقرر کرے۔

٢٣٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ *

۲۳۵۔ اسماعیل بن عبداللہ، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بحالت حیض طلاق دے دی۔ حضرت عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو رجوع کرنے کا حکم دو پھر وہ اس کو روکے رکھے، یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے پھر پاک ہو جائے پھر اگر چاہے تو اس کے بعد اپنے پاس رہنے دے اور اگر چاہے تو صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے یہی وہ عدت ہے جس کے لئے عورتوں کو طلاق دیئے جانے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

١٥٧ بَاب إِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذَلِكَ الطَّلَاقِ *

باب ۱۵۷۔ اگر حیض والی عورت کو طلاق دی جائے تو یہ طلاق شمار ہو گی۔

٢٣٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ فَمَهْ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ *

۲۳۶۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، انس بن سیرین، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرت ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا وہ اپنی بیوی سے رجوع کرلے۔ میں نے کہا کیا وہ طلاق شمار ہو گی؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں؟ اور قتادہ نے بواسطہ یونس، ابن جبیر، ابن عمرؓ سے روایت کی، آپ نے فرمایا کہ اس کو اس سے رجوع کر لینے کا حکم دو، میں نے کہا وہ طلاق شمار کی جائے گی، آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص عاجز ہو اور احمق ہو گیا ہو (تو کیا طلاق نہ ہو گی) ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، سعید بن جبیر، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ پر ایک طلاق شمار کی گئی۔

١٥٨ بَاب مَنْ طَلَّقَ وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ *

باب ۱۵۸۔ اس شخص کا بیان جو طلاق دے اور کیا یہ ضروری ہے کہ مرد اپنی بیوی کی طرف طلاق دیتے وقت متوجہ ہو۔

٢٣٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۲۳۷۔ حمیدی، ولید، اوزاعی بیان کرتے ہیں، میں نے زہری سے پوچھا کہ نبی ﷺ کی کونسی بیوی نے آپ سے پناہ مانگی تھی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عروہ نے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ جون کی بیٹی جب رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی اور آپ اس کے قریب پہنچے تو اس نے کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپؐ نے

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ قَالَ أَبو عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ*

اس سے فرمایا تو نے بہت بڑے کی پناہ مانگی ہے اس لئے تو اپنے رشتہ داروں میں چلی جا۔ امام بخاری نے کہا اس کو حجاج بن ابی منیع نے اپنے دادا سے انہوں نے زہری سے زہری نے عروہ سے روایت کی کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔

۲۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ غَسِيلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا هَا هُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَبِي نَفْسَكِ لِي قَالَتْ وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي أُسَيْدٍ قَالَا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيلَ فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ*

۲۳۸۔ ابو نعیم، عبدالرحمٰن بن غسیل، حمزہ بن ابی اسید، ابو اسیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ نکل کر ایک باغ کے پاس پہنچے جس کو شوط کہا جاتا تھا، جب ہم اس کی دو دیواروں کے درمیان پہنچے تو ہم وہاں بیٹھ گئے، آپؐ نے فرمایا یہیں بیٹھے رہو، آپؐ اندر تشریف لے گئے وہاں جونیہ لائی گئی اور امیمہ بنت نعمان بن شراحیل کے کھجور کے گھر میں اتاری گئی اور اس کے ساتھ ایک نگرانی کرنے والی دایہ تھی، جب نبی ﷺ اس کے قریب پہنچے تو فرمایا تو اپنے آپ کو میرے حوالہ کر دے، اس نے کہا کیا کوئی شہزادی اپنے آپ کو کسی بازاری کے حوالہ کر سکتی ہے، آپؐ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تاکہ اس کے سر پر رکھ کر اسے تسکین دیں، اس نے کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں، آپؐ نے فرمایا تو نے ایسی ذات کی پناہ مانگی ہے جس کی پناہ مانگی جاتی ہے، پھر آپؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے ابو اسیدؓ اس کو دو رازقی کپڑے پہنا کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دے۔ حسین بن ولید نیشاپوری نے بواسطہ عبدالرحمٰن، عباس بن سہل وہ اپنے والد اور ابو اسیدؓ سے روایت کرتے ہیں، ان دونوں نے بیان کیا نبی ﷺ نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا جب وہ آپ کے پاس لائی گئی آپ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا، اس نے ناپسند کیا تو آپ نے ابو اسیدؓ کو حکم دیا کہ اسے سامان مہیا کر دے اور دو رازقی جوڑے پہنا دے۔

۲۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا*

۲۳۹۔ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن ابی الوزیر، عبدالرحمٰن، حمزہ اپنے والد اور عباس بن سہل بن سعد اپنے والد سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

٢٤٠- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ فَهَلْ عَدَّ ذَلِكَ طَلَاقًا قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ *

۲۴۰۔ حجاج بن منہال، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، ابو غلاب، یونس بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی (تو اس کا کیا حکم ہے) انہوں نے کہا، تو ابن عمرؓ کو پہچانتا ہے، ابن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی، حضرت عمرؓ نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے یہ بیان کیا، تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ اس سے رجوع کر لے، جب وہ پاک ہو جائے اور طلاق دینا چاہے تو اسے طلاق دے دے، میں نے پوچھا کیا اس کو طلاق شمار کیا، انہوں نے کہا بتاؤ تو اگر کوئی شخص عاجز اور احمق ہو جائے (تو اس کا کیا علاج ہے)۔

١٥٩ بَاب مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ) وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ لَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَرِثُهُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْآخَرُ فَرَجَعَ عَنْ ذَلِكَ *

باب ۱۵۹۔ اس شخص کی دلیل جس نے تین طلاقوں کو جائز کہا، اس لئے کہ اللہ نے فرمایا طلاق دو بار ہے، پھر قاعدے کے مطابق روک لینا یا اچھی طرح چھوڑ دینا اور اس مریض کے متعلق جس نے (بحالت مرض اپنی بیوی کو) طلاق دی۔ ابن زبیرؓ نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ وہ عدت گزارنے والی عورت اس کی وارث ہو گی۔ شعبی نے کہا کہ وہ وارث ہو گی، ابن شبرمہ نے پوچھا کیا وہ عورت عدت گزر جانے کے بعد نکاح کر سکتی ہے، انہوں نے کہا ہاں۔ پھر پوچھا بتائیے اگر دوسرا شوہر مر جائے (تو کیا ہو گا) شعبی نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔

٢٤١- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۱۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ عویمر عجلانی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے پوچھا اے عاصم بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پائے اگر وہ اس کو قتل کر دیتا ہے تو تم اسے قصاص میں قتل کر دیتے ہو، پھر وہ (بے چارہ) کیا کرے، اے عاصم اس کے متعلق نبی ﷺ سے میری خاطر دریافت کر، عاصم نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے ان مسئلوں کو (جو بلا ضرورت پوچھے جائیں) برا جانا اور معیوب سمجھا، عاصم نے نبی ﷺ سے جو بات سنی وہ ان کو گراں گزری جب عاصم اپنے گھر واپس

الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ *

ہوئے تو عویمر نے آکر پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا، عاصم نے کہا تم میرے پاس اچھی چیز نہیں لائے، نبی ﷺ نے میرے اس سوال کو جو میں نے آپ سے کیا برا سمجھا ہے، عویمر نے کہا میں باز نہیں آؤں گا جب تک کہ آپؐ سے اس کے متعلق پوچھ نہ لوں، چنانچہ عویمر خود آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے اور لوگوں کی موجودگی میں پوچھا کہ یارسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے اور وہ اس کو قتل کردے تو آپ اس سے قصاص لیتے ہیں بتائیے پھر وہ کیا کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے متعلق اور تمہاری بیوی کے متعلق اللہ کا حکم نازل ہو چکا ہے جاؤ اس کو لے کر آؤ، سہل نے کہا کہ پھر ان دونوں نے لعان کیا اور میں نبی ﷺ کے پاس لوگوں کے ساتھ موجود تھا، جب دونوں لعان سے فارغ ہو گئے، تو عویمر نے کہا یارسول اللہ اگر میں اس کو روک لوں، تو میں جھوٹا ہوں گا، پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے اس کو تین طلاق دے دی، ابن شہاب نے کہا کہ لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ہو گیا۔

۲۴۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ *

۲۴۲۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی کی بیوی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ رفاعہ نے مجھے طلاق دے دی اور طلاق بتہ دی، میں نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر قرضی سے نکاح کیا لیکن اس کے پاس کپڑے کے پھندنے کی طرح ہے یعنی نامرد ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا شاید تو رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے؟ لیکن ایسا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تجھ سے اور تو اس سے لطف اندوز نہ ہو لے۔

۲۴۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

۲۴۳۔ محمد بن بشار، یحییٰ، عبیداللہ، قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ سے

يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ *

روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی، تو اس عورت نے (دوسرا) نکاح کر لیا پھر اس نے بھی طلاق دے دی تو آنحضرت ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا وہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جب تک کہ اس کا شوہر اس سے لطف اندوز نہ ہولے جس طرح پہلا شوہر لطف اندوز ہوا تھا۔

١٦٠ بَاب مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا) *

باب ۱۶۰۔ اپنی بیویوں کو اختیار دینے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں سامان دے کر اچھی طرح رخصت کر دوں۔

٢٤٤- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهم عَنْهَا قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا *

۲۴۴۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، مسلم، مسروق، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اخیار دیا تو ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا، اور آپؐ نے اس اختیار کو ہمارے حق میں کچھ بھی یعنی طلاق وغیرہ شمار نہیں کیا۔

٢٤٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ خَيَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا قَالَ مَسْرُوقٌ لَا أُبَالِي أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي *

۲۴۵۔ مسدد، یحییٰ، اسماعیل، عامر، مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے خیار کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اختیار دے دیا تھا تو کیا وہ طلاق ہو گئی، مسروق نے کہا کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اس کو ایک بار یا سو بار اختیار دوں جبکہ وہ مجھے اختیار کر لے۔

١٦١ بَاب إِذَا قَالَ فَارَقْتُكِ أَوْ سَرَّحْتُكِ أَوِ الْخَلِيَّةُ أَوِ الْبَرِيَّةُ أَوْ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا) وَقَالَ (وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا) وَقَالَ (فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ) وَقَالَ (أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ) وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ عَلِمَ

باب ۱۶۱۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے میں نے تجھے جدا کیا، یا میں نے تجھے چھوڑ دیا، یا خلیہ، بریہ اور ایسے الفاظ کہے جس سے طلاق مراد ہو تو اس کی نیت کے مطابق اس کا حکم ہو گا، اللہ بزرگ و برتر کا قول کہ "ان کو اچھی طرح چھوڑ دو" "اور میں تم کو اچھی طرح چھوڑ دوں گا" اور قاعدے کے مطابق روک لینا ہے یا اچھی طرح چھوڑ دینا نیز یا "ان کو قاعدے کے مطابق جدا کر دو" اور حضرت عائشہؓ کا قول کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ میرے والدین مجھے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ *

فراق (جدا ہونے) کی اجازت نہیں دیں گے۔

١٦٢ بَاب مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ فَسَمَّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِأَنَّهُ لَا يُقَالُ لِطَعَامِ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حَرُمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ *

باب ۱۶۲۔ اس شخص کا بیان جو اپنی بیوی سے کہے تو مجھ پر حرام ہے، حسن نے کہا مرد کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اہل علم نے کہا کہ جب تین طلاق دے تو اس پر حرام ہے(۱)، اور اس کو کہتے ہیں طلاق یا فراق کے باعث حرام ہے، لیکن یہ تحریم ایسی نہیں جیسے کوئی شخص کھانے کو حرام کہہ دے اس لئے کہ حلال کھانے کو حرام نہیں کہہ سکتے، اور طلاق دی گئی عورت کو حرام کہا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تین طلاق دینے کے متعلق فرمایا کہ وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں جب تک کہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے، اور لیث نے نافع سے نقل کیا کہ ابن عمرؓ سے جب اس شخص سے متعلق پوچھا جاتا جس نے تین طلاق دی ہو تو کہتے کاش ایک یا دو طلاق دیتا اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا، اگر اس کو تین طلاق دے دی تو وہ حرام ہو گئی، جب تک کہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرلے۔

٢٤٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تُرِيدُهُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي

۲۴۶۔ محمد، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس عورت نے دوسرے شوہر سے نکاح کر لیا جس کے پاس عضو مخصوص کپڑے کے پھندنے کی طرح تھا۔ اس شوہر سے اپنا مقصد نہ پا سکی کچھ ہی دنوں کے بعد اس نے عورت کو طلاق دے دی، پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی ہے، میں نے ایک دوسرے مرد

۱؎ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دیدے تو حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت انسؓ جیسے جلیل القدر صحابہ اور ائمہ اربعہ اور جمہور علمائے امت کی رائے یہ ہے کہ تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ روافض اور بعض اصحاب ظواہر کی رائے جمہور کی رائے سے مختلف ہے۔ جمہور نے بہت سی احادیث و روایات کی بنا پر یہ موقف اختیار فرمایا ہے۔ دیکھئے تکملہ فتح الملہم ص ۱۵۴ ج ۱۔

وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ فَأَحِلُّ لِزَوْجِي الْأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلِّينَ لِزَوْجِكِ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ *

سے نکاح کر لیا، وہ میرے پاس آیا تو اس کے پاس (عضو مخصوص) کپڑے کے پھندنے کی طرح تھا، میرے پاس تھوڑی ہی دیر ٹھہر سکا اور مجھ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکا، تو کیا میں پہلے شوہر کے لئے حلال ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں جب تک کہ دوسرا شوہر تجھ سے اور تو اس سے لطف اندوز نہ ہو لے۔

١٦٣ بَاب (لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ) *

باب ۱۶۳۔ آیت لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ کا شان نزول۔

٢٤٧ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِذَا حَرَّمَ امْرَأَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) *

۲۴۷۔ حسن بن صباح، ربیع بن نافع، معاویہ، یحییٰ بن ابی کثیر، یعلی بن حکیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام قرار دے تو یہ کچھ بھی نہیں ہے اور کہا کہ تمہارے لئے اللہ کے رسولؐ میں عمدہ نمونہ ہے۔

٢٤٨ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهم عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ) إِلَى (إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ) لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ (وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ) لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا *

۲۴۸۔ حسن بن محمد بن صباح، حجاج، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور ان کے پاس شہد پیتے، تو میں نے اور حفصہؓ نے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس آنحضرت ﷺ لائیں تو کہے مجھے آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے چنانچہ آپ ان دونوں میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے یہی عرض کیا، آپؐ نے فرمایا نہیں میں نے تو زینبؓ بنت جحش کے پاس شہد پیا ہے اور اب کبھی نہیں پیوں گا، تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبیؐ آپ کیوں ایسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی ہے، تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ تک اس میں حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ سے خطاب ہے، وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ سے مراد آپ کا یہ قول ہے کہ میں نے تو شہد پیا ہے۔

٢٤٩ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا

۲۴۹۔ فروہ بن ابی المغراء، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہؓ

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذَلِكِ وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذَلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي *

سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ شہد اور میٹھی چیز پسند کرتے تھے، اور جب نماز عصر سے فارغ ہوتے تو اپنی بیویوں کے پاس تشریف لاتے اور ان میں سے کسی کے پاس جاتے، ایک دن حفصہؓ کے پاس گئے اور معمول سے زیادہ ٹھہرے، مجھے رشک ہوا تو میں نے اس کے متعلق دریافت کیا، مجھے بتایا گیا کہ ان کے پاس ان کی قوم کی کسی عورت نے تھوڑا سا شہد تحفۃً بھیجا تھا اس میں سے نبی ﷺ کو تھوڑا پلایا، تو میں نے کہا بخدا میں کچھ حیلہ کروں گی، میں نے سودہؓ سے کہا کہ عنقریب نبی ﷺ تمہارے پاس تشریف لے جائیں گے جب تمہارے پاس آئیں تو کہنا کہ کیا آپؐ نے مغافیر کھایا ہے پھر تجھ سے کہیں گے کہ نہیں تو کہنا پھر کس چیز کی بو آ رہی ہے، آپؐ (یقیناً) فرمائیں گے کہ مجھے حفصہؓ نے تھوڑا شہد پلایا ہے، تم جواب دینا کہ شاید مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہوگا، میں بھی یہی کہوں گی اور اے صفیہؓ تم بھی یہی کہنا، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، سودہؓ کہنے لگیں کہ بخدا نبی ﷺ دروازے پر تشریف لائے ہی تھے کہ میں نے تمہارے ڈر کے سبب سے وہ بات کہنی چاہی جس کا تم نے مجھے حکم دیا تھا، جب نبی ﷺ سودہؓ کے قریب پہنچے تو سودہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، سودہؓ نے عرض کیا پھر یہ کس چیز کی بو آ رہی ہے؟ آپ نے فرمایا حفصہؓ نے مجھے تھوڑا سا شہد پلایا ہے، سودہؓ نے عرض کیا شاید مکھیوں نے غرفط کا رس چوسا ہوگا جب آپ میرے پاس آئے تو میں نے بھی یہی کہا اور صفیہؓ کے پاس گئے تو انہوں نے بھی یہی کہا، جب آپ دوبارہ حفصہؓ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں آپ کو شہد نہ پلاؤں؟ آپؐ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں، سودہؓ کہنے لگیں بخدا ہم نے اس کو آپ پر حرام کرا دیا، میں نے سودہؓ سے کہا خاموش رہ (کہیں آپ کو خبر نہ ہو جائے)۔

١٦٤ بَاب لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ وَقَوْلُ

باب ۱۶۴۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں (۱)، اور اللہ تعالیٰ کا قول

(۱) امام بخاریؒ کی رائے یہ ہے کہ نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی اور اس بات کی دلیل کے طور پر امام بخاریؒ متعدد آثار صحابہؓ پیش فرمائے ہیں۔ حنفیہؒ کی بھی یہی رائے ہے کہ نکاح سے پہلے فوری طلاق واقع نہیں ہوتی ہاں البتہ اگر طلاق کو نکاح کے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اللَّهِ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَعَلَ اللَّهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ وَيُرْوَى فِي ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَعُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَطَاوُسٍ وَالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءٍ وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهَا لَا تَطْلُقُ *

کہ اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کروں پھر ان کو صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو تمہاری عدت انؑ پر ضروری نہیں تم انہیں سامان دو، اور اچھی طرح چھوڑ دو اور ابن عباسؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے اور اس باب میں حضرت علیؓ، سعید بن مسیبؒ، عروہ بن زبیرؒ، ابو بکر بن عبدالرحمٰنؒ، عبید اللہؒ بن عبداللہ بن عتبہ، ابان بن عثمانؒ، علی بن حسینؒ، شریح، سعید بن جبیرؒ، قاسم سالم، طاؤس، حسن، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعید، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبدالرحمٰن، عمرو بن ہرم اور شعبی (رضی اللہ عنہم) سے منقول ہے کہ اسے طلاق نہیں ہوتی۔

١٦٥ بَاب إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ هَذِهِ أُخْتِي فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ هَذِهِ أُخْتِي وَذَلِكَ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

باب ۱۶۵۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے جبر کی بنا پر کہے کہ یہ میری بہن ہے تو اس پر کچھ بھی نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کے متعلق کہا تھا کہ یہ میری بہن ہے اور یہ کہنا اسلامی اور دینی حیثیت سے تھا۔

١٦٦ بَاب الطَّلَاقِ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرِهِمَا وَالْغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهِ

باب ۱۶۶۔ زبردستی، نشہ اور جنون کی حالت میں طلاق دینے اور غلطی اور بھول کر طلاق دینے اور شرک وغیرہ کا بیان (اس کا حکم نیت پر ہے) اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

(بقیہ گزشتہ صفحہ) ساتھ معلق کر دیا تو نکاح کرتے ہیں طلاق واقع ہو جائے گی۔ اس معلق طلاق کا واقع ہونا امام بخاریؒ کے پیش کردہ آثار کے منافی نہیں ہے اس لئے کہ یہ طلاق نکاح سے پہلے واقع نہیں ہوتی بلکہ دلائل سے اس کا نکاح کے بعد واقع ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو اعلاء السنن ص ۱۹۲ ج ۱۱۔

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَتَلَا الشَّعْبِيُّ (لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا) وَمَا لَا يَجُوزُ مِنْ إِقْرَارِ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ أَبِكَ جُنُونٌ وَقَالَ عَلِيٌّ بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَيَّ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ لَيْسَ لِمَجْنُونٍ وَلَا لِسَكْرَانَ طَلَاقٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا بَدَا بِالطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ وَقَالَ نَافِعٌ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ إِنْ خَرَجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا

وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی نیت کی ہو۔ شعبی نے یہ آیت تلاوت کی کہ اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہمارا مواخذہ نہ کر اور اس امر کا بیان کہ وہمی شخص کا اقرار جائز نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو جس نے (زنا کا) اقرار کیا تھا فرمایا کہ کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے اور علیؓ نے بیان کیا کہ حمزہؓ نے میری اونٹنیوں کے پہلو چیر دیئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حمزہؓ کو ملامت کرنے لگے دیکھا کہ حمزہؓ کی آنکھیں سرخ ہیں اور نشہ میں چور ہیں، پھر حمزہؓ نے کہا کیا تم میرے باپ کے غلام نہیں ہو؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ وہ نشہ میں ہیں تو آپ وہاں سے روانہ ہو گئے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ چل دیئے۔ عثمانؓ نے کہا کہ مجنون اور مست کی (۱) طلاق نہیں ہو گی، ابن عباسؓ نے کہا مست اور مجبور کی طلاق نہیں ہوتی اور عقبہ بن عامر نے کہا وہمی آدمی کی طلاق نہیں ہوتی، عطاء کا قول ہے اگر طلاق کے لفظ سے ابتدا کرے (اور اس کے بعد شرط بیان کرے) تو وقوع شرط کے بعد ہی طلاق ہو گی، نافع نے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی، اس شرط پر کہ وہ گھر سے باہر نکلے (تو اس کا کیا حکم ہے) ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ اگر وہ عورت گھر سے باہر نکل گئی تو اس کو طلاق بتہ ہو جائے گی اور اگر باہر نہیں نکلی تو کچھ بھی نہیں، اور زہری نے کہا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ اگر میں ایسا ایسا نہ کروں تو میری بیوی کو تین طلاق ہے (اس صورت

(۱) امام بخاریؒ اس باب میں ایسے چند افراد کی نشاندہی فرمارہے ہیں جن کی طلاق واقع نہیں ہوتی، ان میں سے بچے، مجنون، معتوہ، موسوس کی طلاق حنفیہؒ کے نزدیک بھی واقع نہیں ہوتی البتہ ہازل، سکران، خاطی اور مکرہ کی لفظاً طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ یہ موقف حنفیہ نے روایت اور آثار صحابہؓ کی روشنی میں اختیار فرمایا ہے۔ دیکھئے اعلاء السنن ص ۱۷۵ ج ۱۱۔

فَامْرَأَتِي طَالِقٌ ثَلَاثًا يُسْأَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِينِ فَإِنْ سَمَّى أَجَلًا أَرَادَهُ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ جُعِلَ ذَلِكَ فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنْ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ نِيَّتُهُ وَطَلَاقُ كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ وَقَالَ قَتَادَةُ إِذَا قَالَ إِذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً فَإِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا قَالَ الْحَقِي بِأَهْلِكِ نِيَّتُهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الطَّلَاقُ عَنْ وَطَرٍ وَالْعَتَاقُ مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِنْ قَالَ مَا أَنْتِ بِامْرَأَتِي نِيَّتُهُ وَإِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوَى وَقَالَ عَلِيٌّ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَقَالَ عَلِيٌّ وَكُلُّ الطَّلَاقِ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ *

میں) اس سے پوچھا جائے گا کہ اس قول سے قائل کی نیت کیا تھی، اگر وہ کوئی مدت بیان کر دے کہ قسم کھاتے وقت دل میں اس کی نیت یہ تھی تو دینداری اور امانت کی وجہ سے اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ ابراہیم نے کہا اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ مجھے تیری ضرورت نہیں تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور ہر قوم کی طلاق ان کی زبان میں جائز ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ اگر تو حاملہ ہو جائے تو تجھ کو تین طلاق ہے، اس صورت میں قتادہ نے کہا اس کو ہر طہر میں ایک طلاق پڑے گی اور جب اس کا حمل ظاہر ہو جائے تو وہ اس سے جدا ہو جائے گی، اور اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا تو حسن نے اس صورت میں کہا کہ اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا، اور ابن عباسؓ نے کہا کہ طلاق بوقت ضرورت جائز ہے اور آزاد کرنا اسی صورت میں بہتر ہے جب کہ خدا کی خوشنودی پیش نظر ہو۔ زہری کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تو میری بیوی نہیں ہے تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر اس نے طلاق کی نیت کی ہے تو طلاق ہو گی ورنہ طلاق نہ ہو گی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ تین قسم کے آدمی مرفوع القلم ہیں، مجنون جب تک کہ وہ ہوش میں نہ آجائے، بچہ جب تک کہ بالغ نہ ہو جائے اور سونے والا جب تک کہ نیند سے بیدار نہ ہو جائے اور حضرت علیؓ نے کہا کہ تمام طلاقیں سوا مجنون کی طلاق کے جائز ہیں۔

۲۵۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ

۲۵۰۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، زرارہ بن ابی اوفی، ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے ان خیالات کو معاف کر دیا جو ان کے دلوں میں پیدا ہوں جب تک کہ اس کے مطابق عمل نہ کریں یا کلام نہ کریں اور قتادہ

بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ قَالَ قَتَادَةُ إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ *

نے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنے دل میں طلاق دے تو وہ کچھ بھی نہیں۔

٢٥١ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَدَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ هَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ *

۲۵۱۔ اصبغ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسلم کا ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرماتھے حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا وہ اس طرف جاکر کھڑا ہو گیا جس طرف آپ نے منہ پھیرا تھا اور اس نے اپنے اوپر چار بار گواہی دی، آپؐ نے اس کو پکارا اور فرمایا کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے (اس نے کہا نہیں) کیا تو شادی شادہ ہے اس نے جواب دیا ہاں! آپؐ نے حکم دیا کہ اس کو عید گاہ میں سنگسار کیا جائے جب اس کو پتھر لگے تو بھاگ گیا، پھر حرہ میں پکڑا گیا اور قتل کیا گیا۔

٢٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى يَعْنِي نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ *

۲۵۲۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، سعید بن مسیب، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ بنی اسلم کا ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں جبکہ آپؐ مسجد میں تشریف فرما تھے حاضر ہوا اور پکار کر عرض کیا کہ یارسول اللہ اس کمبخت نے زنا کیا ہے، اس نے اپنی ذات کو مراد لیا، آپؐ نے اپنا منہ پھیر لیا تو وہ اس طرف آپ کے سامنے آگیا جس طرف آپ نے منہ کیا تھا اور کہا یارسول اللہ اس کمبخت نے زنا کیا ہے، آپؐ نے منہ پھیر لیا تو وہ اسی طرف آپ کے سامنے آگیا جس طرف آپؐ نے منہ کیا تھا اور کہا یارسول اللہ اس کمبخت نے زنا کیا ہے، آپؐ نے اس وقت بھی منہ پھیر لیا، چوتھی بار آپؐ کے سامنے آیا اور جب اپنے اوپر چار بار گواہی دے دی تو آپؐ نے اس کو بلایا اور فرمایا کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے، اس نے جواب دیا نہیں، آنحضرت ﷺ نے لوگوں سے کہا اس کو لے جاؤ اور سنگسار کر دو، وہ شادی شدہ تھا۔ اور زہری سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ایسے آدمی نے بیان کیا جس نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا تھا انہوں نے بیان کیا کہ میں بھی سنگسار کرنے والوں میں تھا ہم نے اس کو مدینہ کی عید گاہ میں سنگسار کیا جب اس کو پتھر لگے تو وہ بھاگ نکلا ہم نے اس کو حرہ میں پکڑ لیا اور اس کو سنگسار کیا، یہاں تک کہ مر گیا۔

١٦٧ بَاب الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ) إِلَى قَوْلِهِ (الظَّالِمُونَ) وَأَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُونَ السُّلْطَانِ وَأَجَازَ عُثْمَانُ الْخُلْعَ دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا وَقَالَ طَاوُسٌ (إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ) فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ *

باب ۱۶۷۔ خلع اور اس امر کا بیان کہ خلع میں طلاق کس طرح ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو کچھ تم نے ان عورتوں کو دیا ہے اس کا لینا تمہارے لیے حلال نہیں آخر آیت ظالمون تک اور حضرت عمرؓ نے خلع کو جائز کہا ہے، اگرچہ سلطان کے سامنے نہ ہو اور حضرت عثمانؓ نے سر کے چٹلے سے کم قیمت چیز کے عوض بھی خلع کو جائز کہا اور آیت إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ کے متعلق طاؤس فرماتے ہیں کہ یہ ان حدود کے متعلق ہے جو اللہ نے ان دونوں میں سے ہر ایک کے لیے ایک دوسرے پر مقرر کی ہیں یعنی صحبت اور ایک ساتھ رہنا اور طاؤس نے نادانوں کی سی بات نہیں کی کہ خلع جائز نہیں جب تک کہ وہ یہ نہ کہے کہ میں تجھ سے جنابت کا غسل نہ کروں گا۔

٢٥٣ - حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَا يُتَابَعُ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ *

۲۵۳۔ ازہر بن جمیل، عبدالوہاب ثقفی، خالد، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ میں ثابت بن قیس سے کسی بری عادت یا دینداری کے باعث ناراض نہیں ہوں لیکن میں حالت اسلام میں ناشکری نہیں کرنا چاہتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس کا باغ اس کو واپس کرنے کو تیار ہے۔ اس نے کہا ہاں! آنحضرت ﷺ نے ثابت بن قیس سے فرمایا کہ اس کا باغ لے لو اور اس کو ایک طلاق دے دو۔

٢٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُخْتَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ بِهَذَا وَقَالَ تَرُدِّينَ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْهَا وَأَمَرَهُ يُطَلِّقْهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلِّقْهَا وَعَنْ أَيُّوبَ بْنِ

۲۵۴۔ اسحاق واسطی، خالد، خالد حذاء، عکرمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی اوفی کی بہن نے اس کو روایت کیا اور بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا کیا تو اس کا باغ واپس کر دے گی؟ اس نے کہا ہاں! چنانچہ اس کو باغ واپس دے دیا اور اس کو ایک طلاق دے دی۔ ابراہیم بن طہمان نے بواسطہ خالد، عکرمہؓ آنحضرت ﷺ سے طلّقھا (اس کو طلاق دے دی) کا لفظ بیان کیا اور ابن ابی تمیمہ سے بواسطہ عکرمہ،

أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ وَلَكِنِّي لَا أُطِيقُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ *

ابن عباسؓ منقول ہے، انہوں نے کہا کہ ثابت بن قیس کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ثابت سے اس کی دینداری اور اخلاق کے باعث ناراض نہیں ہوں لیکن میں اس کے ساتھ رہ نہیں سکتی، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تو اس کا باغ واپس کردے گی، اس نے جواب دیا ہاں!

۲۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَنْقِمُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ إِلَّا أَنِّي أَخَافُ الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ فَقَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا *

۲۵۵- محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی، قراد ابو نوح، جریر ابن حازم، ایوب، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ میں ثابت بن قیس کے ساتھ رہنے سے اس کی دینداری یا عادت کے سبب سے انکار نہیں کرتی بلکہ اس سبب سے کہ کفران نعمت کا مجھے خطرہ ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تو اس کا باغ واپس کردے گی، اس نے کہا ہاں، پھر اس نے وہ باغ واپس کر دیا، آپؐ نے اس کو جدا کرنے کا حکم دیا تو ثابت بن قیس نے اس کو جدا کر دیا (طلاق دے دی)۔

۲۵۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ جَمِيلَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ *

۲۵۶- سلیمان، حماد، ایوب، عکرمہ، جمیلہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا، پھر اس حدیث کو بیان کیا۔

۱۶۸ بَاب الشِّقَاقِ وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُورَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى (وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا) إِلَى قَوْلِهِ (خَبِيرًا) *

باب ۱۶۸- اختلاف کا بیان اور کیا ضرورت کی بنا پر خلع کا اشارہ کیا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اگر تم کو ان کے درمیان اختلاف کا اندیشہ ہو تو اس کے گھر والوں میں سے ایک حکم (ثالث) مقرر کرلو، اخیر آیت خبیرا تک۔

۲۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَنِي الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ فَلَا آذَنُ *

۲۵۷- ابو الولید، لیث، ابن ابی ملیکہ، مسور بن مخرمہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ بنی مغیرہ مجھ سے اجازت چاہتے ہیں کہ اپنی بیٹی علیؓ کے نکاح میں دے دیں لیکن میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔

۱۶۹ بَاب لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا *

باب ۱۶۹- لونڈی کی بیع سے طلاق نہیں ہوتی۔

۲۵۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ

۲۵۸- اسماعیل بن عبداللہ، مالک، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، قاسم بن

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّه عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ *

محمد، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بریرہ کے معاملہ میں تین احکام معلوم ہوئے اوّل یہ کہ جب وہ آزاد کی گئی تو اسے اس کے شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا ہے(۱)، (دوسرے یہ کہ) ولاء کا حق اسے ہے جو آزاد کرے (تیسرے) رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، گوشت کی ہانڈی جوش مار رہی تھی آپ کے پاس روٹی گھر کے شوربہ کے ساتھ لائی گئی، آپؐ نے فرمایا کیا بات ہے اس ہانڈی میں بھی گوشت ہے اسے نہیں دیکھتا ہوں، گھر والوں نے جواب دیا ہاں ہے تو لیکن وہ صدقہ کا گوشت ہے جو بریرہ کو ملا تھا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں، آپؐ نے فرمایا یہ اس کے لیے صدقہ ہے اور میرے لیے ہدیہ ہے۔

۱۷۰ بَاب خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ *

باب ۱۷۰۔ لونڈی غلام کے نکاح میں ہو تو آزادی کے وقت اختیار کا بیان۔

۲۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُهُ عَبْدًا يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ *

۲۵۹۔ ابو الولید، شعبہ ہمام، قتادہ، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس کو یعنی بریرہ کے شوہر کو غلام دیکھا۔

۲٦۰- حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَاكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي عَلَيْهَا *

۲۶۰۔ عبد الاعلیٰ بن حماد، وہیب، ایوب، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مغیث یعنی بریرہ کا شوہر بنی فلاں کا غلام تھا اور گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ کی گلیوں میں اس کے پیچھے پیچھے روتا ہوا پھر رہا ہے۔

۲٦۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

۲۶۱۔ قتیبہ بن سعید، عبد الوہاب، ایوب، عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بریرہ کا خاوند ایک

---

(۱) اگر کسی باندی کا نکاح اس کے مولیٰ نے کیا ہوا ہو پھر وہ باندی آزاد کر دی جائے تو اسے خیار عتق ملتا ہے یعنی اس بات کا اختیار کہ وہ خاوند کے ساتھ رہنا چاہے تو رہے نہ رہنا چاہے تو الگ ہو جائے۔ اس مسئلہ کی تفصیل میں فقہاء کے مابین اختلاف ہے۔ حنفیہؒ اور بہت سے دوسرے اہل علم کی رائے یہ ہے کہ اسے یہ اختیار بہر حال ملے گا اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔ جبکہ شافعیہؒ وغیرہ فقہاء کی رائے یہ ہے کہ خاوند غلام ہو تب تو یہ اختیار ملے گا آزاد ہونے کی صورت میں نہیں ملے گا۔ اس مسئلہ کی بنیاد حضرت بریرہؓ کا واقعہ ہے کہ انہیں اختیار دیا گیا تھا اور ان کے خاوند پہلے بالاتفاق غلام تھے لیکن ان کی آزادی کے وقت وہ آزاد تھے یا غلام اس بارے میں روایات بظاہر متعارض ہیں۔ حنفیہؒ نے اسی جانب کو ترجیح دی کہ پہلے غلام تھے اور آزادی کے وقت وہ آزاد تھے تاکہ دونوں قسموں کی روایات جمع ہو جائیں کہ غلام والی روایات پہلے کی ہیں اور آزاد والی روایات بعد کی ہیں۔

عَبَّاسٍ رَضِي اللَّه عَنْهما قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ عَبْدًا لِبَنِي فُلَانٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ *

سیاہ غلام تھا، اس کا نام مغیث تھا اور بنی فلاں کا غلام تھا، میں اسے گویا دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ کی گلیوں میں اس کے پیچھے پیچھے پھر رہا ہے۔

۱۷۱ بَاب شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ *

باب ۱۷۱۔ بریرہ کے شوہر کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سفارش کرنا۔

۲۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ *

۲۶۲۔ محمد، عبدالوہاب، خالد، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر ایک مغیث نامی غلام تھا گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ بریرہ کے پیچھے روتا ہوا گھوم رہا ہے، آنسو اس کی ڈاڑھی پر گر رہے ہیں، آنحضرت ﷺ نے حضرت عباسؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اے عباسؓ کیا تمہیں بریرہ سے مغیث کی محبت اور بریرہ کی مغیث سے عداوت پر تعجب نہیں ہوتا، پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کاش تو اسے لوٹا لے یعنی رجوع کر لے، اس نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا (نہیں بلکہ) میں تو صرف سفارش کر رہا ہوں، بریرہؓ نے کہا تو پھر مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۷۲ بَاب

باب ۱۷۲۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۲٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَبَى مَوَالِيهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ إِنَّ هَذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ *

۲۶۳۔ عبداللہ بن رجاء، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو خریدنا چاہا، اس کے مالکوں نے انکار کر دیا مگر اس شرط پر راضی ہوئے کہ حق ولاء انہیں کو حاصل ہو۔ عائشہؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا اس کو خرید لے اور آزاد کر دے اس لیے کہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور آپؐ کے پاس گوشت لایا گیا اور کہا گیا کہ یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ کو صدقہ میں ملا تھا، تو آپؐ نے فرمایا یہ اس کے لیے صدقہ ہے لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

٢٦٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَزَادَ فَخُيِّرَتْ مِنْ زَوْجِهَا *

۲۶۴۔ آدم کی حدیث روایت شعبہ میں اتنا زیادہ بیان کیا گیا ہے کہ بریرہ کو اس کے شوہر کے بارے میں اختیار دیا گیا۔

۱۷۳ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ

باب ۱۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور مومن لونڈی مشرک

مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ﴾ *

عورت سے بہتر ہے اگرچہ وہ تم کو اچھی معلوم ہو۔

٢٦٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا أَعْلَمُ مِنَ الْإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ تَقُولَ الْمَرْأَةُ رَبُّهَا عِيسَى وَهُوَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ *

۲۶۵۔ قتیبہ، لیث، نافع، ابن عمرؓ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ جب ان سے نصرانی اور یہودی عورت سے نکاح کے متعلق دریافت کیا جاتا تو کہتے کہ اللہ نے مسلمانوں پر مشرک عورتوں کو حرام کر دیا ہے اور شرک کی بات اس سے بڑھ کر میں نہیں جانتا کہ کوئی عورت حضرت عیسیٰ کو اپنا رب کہے حالانکہ وہ خدا کے ایک بندے ہیں۔

١٧٤ بَاب نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ *

باب ۱۷۴۔ مشرک عورت مسلمان ہو جائے تو اس کے نکاح اور عدت کا بیان۔

٢٦٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ كَانُوا مُشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ وَمُشْرِكِي أَهْلِ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُونَهُ وَكَانَ إِذَا هَاجَرَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ فَإِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَإِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ إِلَيْهِ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِينَ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوا وَرُدَّتْ أَثْمَانُهُمْ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَتْ قَرِيبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَكَانَتْ أُمُّ الْحَكَمِ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الْفِهْرِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ *

۲۶۶۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، عطاء ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور مومنین کے ساتھ مشرکین کی دو جماعتیں تھیں، اوّل حربی مشرک کہ آپ ان سے جنگ کرتے اور وہ آپ سے جنگ کرتے تھے، دوسرے معاہد مشرک کہ نہ تو آپ ان سے اور نہ ہی وہ آپ سے جنگ کرتے، اور حربی کی کوئی عورت اگر ہجرت کر کے آجاتی تو اس کے پاس پیغام نکاح نہیں بھیجتے جب تک کہ اسے حیض نہ آئے اور اس سے پاک نہ ہو جائے جب وہ پاک ہو جاتی تو اس کے لیے نکاح جائز ہوتا اور اگر شوہر نے اس کے نکاح سے پہلے ہی ہجرت کی تو وہ اپنے شوہر کو واپس کر دی جاتی اور اگر ان کا کوئی غلام یا کوئی لونڈی ہجرت کر کے آتی تو وہ دونوں آزاد ہو جاتے اور ان کو بھی وہی حق ہوتا جو مہاجرین کا ہوتا پھر معاہد کا ذکر مجاہد کی حدیث کی طرح کیا، اگر معاہد کی لونڈی یا غلام ہجرت کر کے آتے تو انہیں واپس نہیں کیا جاتا بلکہ ان کی قیمتیں دی جاتیں اور عطاء نے ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ قریبہ بنت ابی امیہ حضرت عمرؓ بن خطاب کے نکاح میں تھیں، اس کو طلاق دے دی تو اس سے معاویہ بن ابی سفیان نے نکاح کر لیا اور ام حکم بنت ابی سفیان عیاض بن غنم فہری کے نکاح میں تھی اس کو طلاق دے دی تو عبداللہ بن عثمان ثقفی نے اس سے نکاح کر لیا۔

١٧٥ بَاب إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الْحَرْبِيِّ وَقَالَ عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي الْعِدَّةِ أَهِيَ امْرَأَتُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ وَصَدَاقٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ) وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا وَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَأَبَى الْآخَرُ بَانَتْ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى (وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا) قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ هَذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ *

٢٦٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

باب ۱۷۵۔ مشرک یا نصرانی عورت ذمی یا حربی کے نکاح میں ہو اور وہ مسلمان ہو جائے، عبدالوارث نے بواسطہ خالد، عکرمہ ابن عباسؓ کا قول نقل کیا کہ جو عورت اپنے شوہر سے ایک گھنٹہ پہلے مسلمان ہو جائے تو وہ اس پر حرام ہے اور داؤد نے ابراہیم صائغ سے نقل کیا کہ عطاء سے معاہد کی بیوی کے متعلق دریافت کیا گیا جو مسلمان ہو جائے اور اس کے بعد اس کا شوہر مسلمان ہو جائے تو کیا وہ اس کی بیوی رہی یا نہیں، انہوں نے کہا نہیں مگر یہ کہ وہ عورت چاہے تو جدید نکاح اور مہر کے عوض (اس کے پاس رہ سکتی ہے) اور مجاہد نے کہا کہ اگر وہ بیوی کی عدت میں مسلمان ہو جائے تو اس سے نکاح کر لے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہ وہ عورتیں ان مردوں کے لیے اور نہ وہ مردان عورتوں کے لیے حلال ہیں اور حسن اور قتادہ نے مجوسیوں کے متعلق کہا کہ اگر وہ دونوں مسلمان ہو جائیں تو وہ دونوں اپنے نکاح پر قائم رہیں گے اور اگر ان دونوں میں سے کوئی پہلے مسلمان ہو گیا اور دوسرے نے انکار کیا تو وہ عورت بائنہ ہو جائے گی، شوہر کو اس پر کوئی حق نہیں، اور ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے عطاء سے پوچھا کہ اگر مشرکین میں سے کوئی عورت مسلمانوں کے پاس آئی تو کیا اس کے شوہر کو معاوضہ دلایا جائے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو دے دو جو کچھ ان لوگوں نے خرچ کیا ہے، عطاء نے کہا نہیں یہ تو صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور معاہدین کے درمیان تھا، مجاہد کہتے ہیں کہ یہ ساری باتیں اس صلح میں تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان ہوئی تھی۔

۲۶۷۔ ابن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب (دوسری سند) ابراہیم بن

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهم عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ لَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ بَايَعَهُنَّ بِالْكَلَامِ وَاللَّهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا *

منذر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مومن عورتیں جب نبی ﷺ کی خدمت میں ہجرت کر کے آتی تھیں تو اللہ تعالیٰ کے اس قول کی بنا پر ان کا امتحان لیا کرتے تھے کہ جب مومن عورتیں تمہارے پاس آئیں تو ان سے امتحان لے لیا کرو آخر آیت تک، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ مومن عورتوں میں سے جو اس کا اقرار کر لیتیں تو وہ اس آزمائش میں پوری سمجھی جاتیں، جب وہ قول سے اقرار کر لیتیں تو آنحضرت ﷺ ان سے کہتے کہ جاؤ میں تم لوگوں سے بیعت لے چکا، خدا کی قسم! کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے مس نہیں ہوا بجز اس کے کہ ان سے صرف گفتگو کے ذریعہ بیعت لی، قسم ہے خدا کی کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں پکڑا مگر جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا، جب آپ ان سے بیعت لیتے تھے تو فرما دیتے کہ میں نے تم سے بیعت لی ہے۔

١٧٦ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ) (فَإِنْ فَاءُوا) رَجَعُوا *

باب ۱۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان لوگوں کے لیے جو اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں چار مہینے تک انتظار کرنا ہے سمیع علیم تک، فان فاءوا کے معنی ہیں اگر وہ رجوع کر لیں۔

٢٦٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آلَيْتَ

۲۶۸۔ اسمٰعیل بن ابی اویس، برادر اسمٰعیل سلیمان، حمید طویل، انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہوئے ان کا قول نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی، اس وقت آپ کے پاؤں میں موچ آ گئی تھی آپ انتیس دن تک اپنے بالا خانے میں مقیم رہے پھر اترے تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے تو ایک ماہ تک کے لیے قسم کھائی تھی، آپؐ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا

شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ *

۲۶۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ فِي الْإِيلَاءِ الَّذِي سَمَّى اللَّهُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ و قَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوقَفُ حَتَّى يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطَلِّقَ وَيُذْكَرُ ذَلِكَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

بھی ہوتا ہے۔

۲۶۹۔ قتیبہ، لیث، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ کہا کرتے تھے کہ ایلاء جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے اس کی مدت گزرنے کے بعد کسی کے لیے حلال نہیں مگر یہ کہ قاعدہ کے مطابق روک لے یا طلاق کا ارادہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور مجھ سے اسمٰعیل نے بواسطہ مالک، نافع، ابن عمرؓ کا قول نقل کیا کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو انتظار کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس کو طلاق دے دے اور جب تک وہ اس کو طلاق نہ دیدے طلاق نہیں ہو گی، اور عثمانؓ، علیؓ، ابو درداؓ، عائشہؓ اور نبی ﷺ کے بارہ صحابہ سے اسی طرح منقول ہے۔

۱۷۷ بَاب حُكْمِ الْمَفْقُودِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً وَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْهُ وَفُقِدَ فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَإِنْ أَتَى فُلَانٌ فَلِي وَعَلَيَّ وَقَالَ هَكَذَا فَافْعَلُوا بِاللُّقَطَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يُعْلَمُ مَكَانُهُ لَا تَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ وَلَا يُقْسَمُ مَالُهُ فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَفْقُودِ *

باب ۱۷۷۔ مفقود الخبر کے مال و دولت اور اس کے اہل و عیال کا حکم اور ابن مسیب نے کہا کہ اگر کوئی شخص میدان جنگ میں گم ہو جائے تو اس کی بیوی ایک سال تک انتظار کرے۔ ابن مسعودؓ نے ایک لونڈی خریدی اور اس کے مالک کو تلاش کیا مگر وہ نہ ملا اور اس کا پتہ نہ چلا تو ایک درہم یا دو درہم لیتے اور کہتے یا اللہ یہ فلاں شخص کی طرف سے میں دے رہا ہوں اگر وہ آجائے گا تو اس کی قیمت میرے ذمہ واجب ہے اور کہا کہ اسی طرح لقطہ میں کیا کرو اور اس قیدی کے متعلق جس کی جگہ معلوم ہو زہری نے کہا کہ اس کی بیوی نکاح نہ کرے گی اور نہ اس کا مال ہو گا اور جب اس کو خبر نہ ملے تو اس کے لیے وہی طریقہ کار اختیار کیا جائے گا جو مفقود الخبر کی صورت میں اختیار کرتے ہیں۔

۲۷۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ

۲۷۰۔ علی بن عبداللہ، سفیان، یحییٰ بن سعید، یزید (منبعث کے غلام) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کھوئی ہوئی بکری کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لو، اس لیے کہ وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی یا بھیڑیے کی ہے۔ بھٹکے ہوئے اونٹ کے متعلق پوچھا

لِلذِّئْبِ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ ابْنَ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هَذَا فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الضَّالَّةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيَى وَيَقُولُ رَبِيعَةُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ *

گیا تو آپ غضبناک ہو گئے اور دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور فرمایا تجھے اس سے کیا سروکار اونٹ کے ساتھ تو اس کا دانہ پانی موجود ہے وہ پانی پئے گا اور درخت سے کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اس سے ملے گا اور لقطہ کے متعلق آپ سے پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کی ہتھیلی اور اس کا سربندھن پہچان لے اور اس کو ایک سال تک مشتہر کرتا رہ اگر کوئی شخص آئے جو اس کو پہچان لے تو خیر ورنہ اس کو اپنے مال کے ساتھ ملا لے، سفیان کا بیان ہے کہ میں ربیعہ بن عبدالرحمن سے ملا اور میں نے ان سے اس کے سوا کچھ بھی یاد نہیں کیا۔ میں نے پوچھا کیا یزید (منبعث کا غلام) کی حدیث گم شدہ جانور کے بارے میں زید بن خالد سے مروی ہے، انہوں نے کہا ہاں! یحییٰ بیان کرتے ہیں ربیعہ کہتے تھے کہ یزید (منبعث کا غلام) سے روایت کرتے ہیں کہ سفیان نے بیان کیا میں ربیعہ سے ملا تھا اور ان سے میں نے پوچھا تھا۔

۱۷۸ بَاب الظِّهَارِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

(قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا) إِلَى قَوْلِهِ (فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا) وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ نَحْوَ ظِهَارِ الْحُرِّ قَالَ مَالِكٌ وَصِيَامُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ ظِهَارُ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ وَفِي الْعَرَبِيَّةِ لِمَا قَالُوا أَيْ فِيمَا قَالُوا وَفِي بَعْضِ مَا قَالُوا وَهَذَا أَوْلَى لِأَنَّ اللَّهَ لَمْ

باب ۱۷۸۔ ظہار کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ نے

اس عورت(۱) کی بات سن لی جو تجھ سے اپنے شوہر کے متعلق جھگڑتی تھی آیت مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا تک اور مجھ سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہ مالک نے ابن شہاب سے غلام کے ظہار کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آزاد کے ظہار کی طرح ہے، مالک نے کہا کہ غلام دو مہینے روزے رکھے اور حسن بن حر نے کہا آزاد مرد اور غلام کا آزاد عورت اور لونڈی سے ظہار کرنے میں حکم یکساں ہے، عکرمہ نے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنی لونڈی سے ظہار کرے تو کچھ نہیں اس لئے کہ ظہار بیوی سے ہوتا ہے اور عربی زبان میں لما قالوا کے معنی فیما قالوا اور فی بعض ما قالوا ہے اور یہی زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کسی بری بات اور جھوٹ کا حکم نہیں کرتا۔

۱؎ یہ عورت کونسی تھی؟ اس کا نام کیا تھا؟ اس بارے میں اقوال مختلف ہیں، حضرت ابن عباسؓ کا قول یہ ہے کہ وہ خولہ بنت خویلد تھی، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وہ جمیلہ تھی اور حضرت اویس بن صامتؓ کی بیوی تھی۔ قتادہ نے فرمایا کہ وہ خویلہ بنت ثعلبۃ تھی۔

يَدُلَّ عَلَى الْمُنْكَرِ وَقَوْلِ الزُّورِ *

۱۷۹ بَاب الْإِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْأُمُورِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعَذِّبُ اللَّهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا فَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَيْ خُذِ النِّصْفَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوفِ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ تُصَلِّي فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ وَقَالَ أَنَسٌ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ آحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا *

باب ۱۷۹۔ طلاق اور دیگر امور میں اشارہ کرنے کا بیان اور ابن عمرؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں کرے گا لیکن اپنی زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے سبب سے عذاب کرے گا اور کعب بن مالک نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اشارہ سے فرمایا کہ نصف لے لو اور اسماء نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف میں نماز پڑھی میں نے عائشہؓ سے جب کہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں پوچھا کہ کیا بات ہے (لوگ نماز پڑھ رہے ہیں) عائشہؓ نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا، میں نے پوچھا کیا کوئی نشانی ہے؟ تو انہوں نے اپنے سر سے اشارہ کرتے ہوئے بتایا ہاں! اور انس نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کو اشارے سے آگے بڑھنے کا حکم دیا اور ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں اور ابو قتادہؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ محرم کے شکار پر ابھارا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا لوگوں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا کہ کھاؤ۔

۲۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرِهِ وَكَانَ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ تِسْعِينَ *

۲۷۱۔ عبداللہ بن محمد، ابو عامر، عبدالملک بن عمرو، ابراہیم، خالد، عکرمہؓ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور جب بھی رکن کے پاس آتے تو اس کی طرف اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے اور زینبؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عقد انامل میں نوے کی شکل کی طرح اپنے انگوٹھے کو موڑ کر بتایا کہ یاجوج ماجوج کے دروازے کھل گئے ہیں۔

٢٧٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَسَأَلَ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ وَوَضَعَ أُنْمُلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَالْخِنْصِرِ قُلْنَا يُزَهِّدُهَا وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا يَهُودِيٌّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا وَرَضَخَ رَأْسَهَا فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِي آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ أُصْمِتَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ لِغَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا قَالَ فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ لَا فَقَالَ فَفُلَانٌ لِقَاتِلِهَا فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ *

۲۷۲۔ مسدد، بشر بن مفضل، سلمہ بن علقمہ، محمد بن سیرین، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ مسلمان اس وقت کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے کوئی بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اللہ اس کو عطا فرمادیتا ہے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کی پور درمیانی انگلی اور چھوٹی انگلی پر رکھی یعنی ایسے لوگوں کی قلت کو ظاہر فرمایا اور اویسی نے بیان کیا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بواسطہ شعبہ بن حجاج، ہشام بن زید، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے نبی ﷺ کے زمانہ میں ایک چھوکری پر ظلم کیا اس کا زیور وغیرہ چھین لیا اور اس کا سر کچل ڈالا، اس کے گھر والے اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے، اس حال میں کہ وہ زندگی کے آخری سانس لے رہی تھی اور خاموش تھی، اس سے آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تجھے کس نے قتل کیا، آپؐ نے قتل کرنے والے کے علاوہ کسی دوسرے کا نام لے کر پوچھا، اس نے اپنے سر کے اشارے سے جواب دیا کہ نہیں، پھر کسی اور کا نام لے کر پوچھا تو اس نے اشارے سے کہا کہ نہیں، پھر قاتل کا نام لے کر پوچھا کیا اس نے قتل کیا ہے تو اس نے اشارے سے بتلایا کہ ہاں! چنانچہ نبی ﷺ نے حکم دیا تو اس (قاتل) کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

٢٧٣- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفِتْنَةُ مِنْ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ *

۲۷۳۔ قبیصہ، سفیان، عبداللہ بن دینار، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتنہ اس طرف سے آئے گا اور مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

٢٧٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ

۲۷۴۔ علی بن عبداللہ، جریر بن عبدالحمید، ابواسحاق شیبانی، عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آفتاب غروب ہو گیا تو آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول، اس نے کہا کاش آپ شام ہونے دیتے، آپؐ نے فرمایا اتر اور میرے لئے ستو گھول، اس نے کہا کاش آپ تھوڑی دیر صبر کرتے اس لئے کہ ابھی دن باقی ہے، آپؐ

ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ *

نے پھر فرمایا کہ اترا اور میرے لئے ستو گھول چنانچہ تیسری مرتبہ وہ حکم دینے کے بعد اترا اور ستو گھولے، پھر رسول اللہ ﷺ نے مشرق کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تم رات کو اس طرف سے آتا ہوا دیکھو تو روزہ افطار کرنے کا وقت آ گیا۔

۲۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ أَوْ قَالَ أَذَانُهُ مِنْ سَحُورِهِ فَإِنَّمَا يُنَادِي أَوْ قَالَ يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ كَأَنَّهُ يَعْنِي الصُّبْحَ أَوِ الْفَجْرَ وَأَظْهَرَ يَزِيدُ يَدَيْهِ ثُمَّ مَدَّ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرَى وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ *

۲۷۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، یزید بن زریع، سلیمان تیمی، ابو عثمان، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا کہ بلالؓ کی اذان تم میں سے کسی کو سحری کھانے سے نہ روکے اس لیے کہ وہ اذان دیتا ہے یا یہ فرمایا کہ پکارتا ہے تاکہ تم میں شب بیداری کرنے والا فارغ ہو جائے (اور آرام کرلے) یہ مقصد نہیں ہوتا کہ صبح ہو گئی (اور یزید بن زریع) نے اپنے دونوں ہاتھوں کو لمبا کر کے اور دونوں طرف پھیلا کر بتایا کہ صبح صادق کی روشنی اس طرح ہوتی ہے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن ہرمز، ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ کا قول نقل کیا آپؐ نے فرمایا خرچ کرنے والے اور بخیل کی مثال ان دو آدمیوں کی ہے جو لوہے کی دو زرہ اس طرح پہنے ہوئے ہوں کہ چھاتیوں سے ہنسلی تک ہوں سخی جب خرچ کرتا ہے تو اس کی زرہ ڈھیلی ہو جاتی ہے اور دراز ہوتی جاتی ہے اور اس حد تک کشادہ ہو جاتی ہے کہ انگلیوں کے پورے چھپ جاتے ہیں لیکن بخیل جب بھی خرچ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر چپک جاتا ہے وہ اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن کشادہ نہیں ہوتا اور اپنی انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔

۱۸۰ بَاب اللِّعَانِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

(وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ) إِلَى قَوْلِهِ (إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ) فَإِذَا قَذَفَ الْأَخْرَسُ امْرَأَتَهُ بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ بِإِيمَاءٍ مَعْرُوفٍ

باب ۱۸۰۔ لعان کرنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول وَالَّذِينَ

يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ آخر آیت الصَّادِقِينَ تک (جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس بجز ان کی ذات کے گواہ نہ ہو الخ) اگر گونگا اپنی بیوی پر لکھ کر یا اشارے سے یا کسی خاص اشارے

فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ الْإِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا) وَقَالَ الضَّحَّاكُ (إِلَّا رَمْزًا) إِلَّا إِشَارَةً وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ ثُمَّ زَعَمَ أَنَّ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ جَائِزٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ فَإِنْ قَالَ الْقَذْفُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِكَلَامٍ قِيلَ لَهُ كَذَلِكَ الطَّلَاقُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِكَلَامٍ وَإِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ وَكَذَلِكَ الْعِتْقُ وَكَذَلِكَ الْأَصَمُّ يُلَاعِنُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ تَبِينُ مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ الْأَخْرَسُ إِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهِ لَزِمَهُ وَقَالَ حَمَّادٌ الْأَخْرَسُ وَالْأَصَمُّ إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ جَازَ *.

سے تہمت لگائے تو وہ گفتگو کرنے والے کی طرح ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرائض میں اشارہ کو جائز کہا ہے اور بعض اہل حجاز اور اہل علم کا یہی مسلک ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مریمؑ نے اس کی طرف اشاہ کیا تو ان لوگوں نے کہا ہم اس بچے سے کیونکر گفتگو کر سکتے ہیں جو ابھی جھولے ہی میں ہو اور ضحاک کہتے ہیں إِلَّا رَمْزًا اس سے مراد اشارہ ہے، بعض نے کہا کہ اس صورت میں نہ حد ہے نہ لعان ہے، پھر کہا کہ لکھ کر یا اشارہ سے یا کسی مخصوص اشارے سے طلاق دینا جائز ہے حالانکہ طلاق اور قذف کے درمیان کوئی فرق نہیں، اگر کوئی شخص کہے کہ قذف تو صرف گفتگو کے ساتھ ہوتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس طرح طلاق بھی گفتگو کے ذریعہ واقع ہوتی ورنہ طلاق اور قذف باطل ہو جائے گا اس طرح بہرے کا لعان کرنا جائز ہے، شعبی اور قتادہؒ نے کہا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ تجھے طلاق ہے اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کرے تو عورت بائن ہو جائے گی اور حماد نے کہا کہ گونگا اور بہرا اپنے سر سے اشارہ کر دے تو جائز ہے یعنی طلاق وغیرہ ہر چیز ثابت ہو جائے گی۔

٢٧٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِالْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ *

۲۷۶۔ قتیبہ، لیث، یحییٰ بن سعید انصاری، انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں انصار کے گھروں میں سب سے اچھا گھر نہ بتادوں، لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا بنو نجار کا گھر پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں یعنی بنو عبد الاشہل پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں یعنی بنو حارث بن خزرج پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں یعنی بنو ساعدہ پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنی انگلیوں کو سمیٹ لیا پھر اپنے ہاتھ سے تیر پھینکنے والے کی طرح ان کو پھیلا دیا، پھر فرمایا کہ انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے۔

۲۷۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ سَمِعْتُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ أَوْ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى *

۲۷۷۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ابوحازم، سہل بن سعد ساعدی آنحضرت ﷺ کے صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایسے وقت میں بھیجا گیا ہوں کہ مجھ میں اور قیامت میں اتنا فاصلہ ہے اور آپ نے کلمہ کی اور درمیانی انگلی ملا کے اشارہ سے یہ بتلایا۔

۲۷۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي ثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَقُولُ مَرَّةً ثَلَاثِينَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ *

۲۷۸۔ آدم، شعبہ، جبلہ بن سحیم ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ اتنے اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے یعنی تیس دن کا ہوتا ہے پھر فرمایا اتنے اور اتنے دنوں یعنی انتیس دن کا ہوتا ہے ایک بار تیس دن فرماتے تھے تو دوسری بار انتیس دن فرماتے تھے۔

۲۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ الْإِيمَانُ هَا هُنَا مَرَّتَيْنِ أَلَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ *

۲۷۹۔ محمد بن مثنی، یحییٰ بن سعید، اسمٰعیل، قیس، ابو مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یمن کی طرف اشارہ کیا اور دو بار فرمایا ایمان اس جگہ ہے اور قساوت قلبی اور قوم کی سختی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں پر چلاتے ہیں اور جس طرف سے چڑھتا ہے وہاں رہتے ہیں یعنی ربیعہ و مضر میں ہے۔

۲۸۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا *

۲۸۰۔ عمرو بن زرارہ، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے اور سبابہ اور درمیانہ انگلی سے اشارہ کیا لیکن ان کے درمیان کچھ کشادگی رکھی تھی۔

۱۸۱ بَاب إِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الْوَلَدِ *

باب ۱۸۱۔ کنایۃً اپنے بچے کی نفی کرنے کا بیان۔

۲۸۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ

۲۸۱۔ یحییٰ بن قزعہ، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ میرے ہاں ایک سیاہ لڑکا پیدا ہوا ہے، آپؐ نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی اونٹ ہے؟ اس نے کہا ہاں، آپؐ نے پوچھا وہ کس رنگ کے ہیں، اس نے کہا سرخ! آپؐ نے پوچھا کیا ان میں کوئی سفید مائل بسیاہی بھی ہے، اس نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا

أَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنَّى ذَلِكَ قَالَ لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ *

ایسا کیونکر ہوا؟ اس نے کہا شاید کسی رگ نے اس کو ہو، آپؐ نے فرمایا اسی طرح ممکن ہے تیرے اس بیٹے کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہو۔

١٨٢ بَاب إِحْلَافِ الْمُلَاعِنِ *

باب ۱۸۲۔ لعان کرنے والے کو قسم کھلانے کا بیان۔

٢٨٢- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَأَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا *

۲۸۲۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نے اپنی بیوی کو تہمت لگائی تو نبی ﷺ نے ان دونوں سے حلف لیا پھر ان دونوں کے درمیان تفریق کرادی۔

١٨٣ بَاب يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعُنِ *

باب ۱۸۳۔ لعان میں ابتدا مرد سے کرائی جائے گی۔

٢٨٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنهمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ *

۲۸۳۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، ہشام بن حسان، عکرمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو تہمت لگائی وہ آیا اور اس نے گواہی دی اور نبی ﷺ فرمانے لگے کہ خدا جانتا ہے کہ تم میں سے ایک شخص جھوٹا ہے اس لیے تم میں سے کون توبہ کرتا ہے، پھر وہ عورت کھڑی ہوگئی اور اس نے گواہی دی۔

١٨٤ بَاب اللِّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ *

باب ۱۸۴۔ لعان کا بیان اور جو شخص لعان کے بعد طلاق دے اس کا بیان۔

٢٨٤- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ

۲۸۴۔ اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عویمر عجلانی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا اے عاصم بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پائے اور وہ اس کو قتل کردے تو تم اس کو قتل کر دیتے ہو پھر وہ بے چارہ کیا کرے؟ اے عاصم اس کے متعلق تم نبی ﷺ سے پوچھو، عاصم نے اس کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے ان مسئلوں کو جو بلاضرورت پوچھے جائیں، ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور عیب کی بات سمجھی۔ رسول اللہ ﷺ سے جو بات عاصم نے سنی وہ ان کو ناگوار گزری، جب عاصم اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو ان کے پاس عویمر آئے اور پوچھا اے عاصم رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ عاصم نے کہا تم کوئی اچھی چیز نہیں لائے آنحضرت ﷺ نے اس سوال کو جو میں نے آپ سے پوچھا برا سمجھا

يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ *

ہے۔ عویمر نے کہا بخدا میں باز نہیں آؤں گا جب تک کہ میں اس کے متعلق آپؐ سے نہ پوچھ لوں، عویمر روانہ ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لوگوں کے بیچ میں آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ بتلایئے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے اور وہ اس کو قتل کر دے تو آپ اس کو قتل کر دیں گے تو پھر وہ (بے چارہ) کیا کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے اور تیری بیوی کے متعلق آیت نازل ہو چکی ہے جا اپنی بیوی کو لے آ۔ سہل کا بیان ہے کہ دونوں نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے پاس تھا جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر نے عرض کیا یارسول اللہ اگر میں اس کو اپنے پاس رکھتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے انہوں نے تین طلاق دے دی، ابن شہاب نے کہا کہ لعان کرنے والوں کی یہی سنت ہو گئی۔

١٨٥ بَاب التَّلَاعُنِ فِي الْمَسْجِدِ *

٢٨٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي شَأْنِهِ مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَضَى اللَّهُ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ١٨٥۔ مسجد میں لعان کرنے کا بیان۔

٢٨٥۔ یحییٰ، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن شہاب نے مجھ سے لعان اور اس کے مسنون طریقے کے متعلق بنی ساعدہ کے بھائی سہل بن سعد کی حدیث سے بیان کیا کہ ایک انصاری مرد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یارسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاتا ہے اور وہ اس کو قتل کر دیتا ہے تو آپ اس کو قتل کر دیتے ہیں، بتلایئے آخر وہ (قتل نہ کرے) تو کیا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی شان میں وہ آیت نازل کی جس میں لعان کرنے والوں کے متعلق حکم ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ نے تیرے اور تیری بیوی کے متعلق حکم صادر فرما دیا ہے ان دونوں نے مسجد میں لعان کیا اور میں اس وقت موجود تھا، جب دونوں فارغ ہوئے تو اس مرد نے کہا کہ اگر میں اس کو اپنے پاس رکھتا ہوں تو لوگ مجھے جھوٹا سمجھیں گے چنانچہ نبی ﷺ کے حکم دینے سے پہلے اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے اور اس کو نبی ﷺ کے

حِينَ فَرَغَا مِنَ التَّلَاعُنِ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ تَفْرِيقٌ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ قَالَ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي مِيرَاثِهَا أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْهَا مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْمَكْرُوهِ مِنْ ذَلِكَ *

سامنے جدا کر دیا تو آپؐ نے فرمایا ہر لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کی یہی صورت ہے۔ ابن جریج نے ابن شہاب کا قول نقل کیا کہ ان دونوں سے یہ طریقہ رائج ہو گیا کہ لعان کرنے والوں میں تفریق کرادی جائے۔ وہ عورت حاملہ تھی اور وہ بچہ اپنی ماں کے نام سے پکارا جاتا تھا، ابن شہاب کا بیان ہے کہ میراث میں یہ طریقہ رائج ہو گیا کہ وہ عورت اس بچے کی اور بچہ اپنی ماں کا وارث ہو گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر کیا ہے۔ ابن جریج نے بواسطہ ابن شہاب سہل بن سعد ساعدی سے اس حدیث میں روایت کیا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر عورت سرخ رنگ کا ٹھگنا بچہ دے تو میں سمجھوں گا کہ وہ عورت سچی ہے اور اگر بڑی بڑی کالی آنکھوں والا اور بڑے بڑے چوتڑوں والا پیدا ہوا تو میں سمجھوں گا کہ مرد سچا ہے، بعد ازاں اس عورت نے اسی دوسری صورت کا بچہ جنا۔

١٨٦ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ *

باب ۱۸۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اگر میں بغیر گواہ کے سنگسار کرتا۔

٢٨٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا الْأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ

۲۸۶۔ سعید بن عفیر، لیث، یحیٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس لعان کا تذکرہ ہو رہا تھا، عاصم بن عدی نے اس کے متعلق کچھ بڑی بات کہی، پھر واپس چلا آیا اس کے پاس اس کی قوم کا ایک آدمی آیا اور شکایت کی کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک مرد کو دیکھا ہے تو عاصم نے کہا بڑا بول سامنے آیا اور اس کو لے کر نبی ﷺ کے پاس گیا اور اس مرد کے متعلق آپ سے بیان کیا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا، وہ (دعویٰ) کرنے والا مرد زرد رنگ، کم گوشت والا (دبلا) اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ اس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے گندم گوں اور فربہ پنڈلیوں والا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا یا اللہ اصل حقیقت آشکار کر دے، وہ عورت اس مرد کے مشابہ بچہ جنی جس کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ اس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان لعان کرایا۔

بَيِّنْ فَجَاءَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ آدَمَ خَدِلًا *

ایک شخص نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیا یہ عورت وہی تھی جس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہ کے سنگسار کرتا تو یہی ہے، ابن عباسؓ نے جواب دیا نہیں وہ دوسری عورت تھی جو علانیہ اسلام میں برائی کرتی تھی۔ ابو صالح اور عبداللہ بن یوسف نے خدلاً کا لفظ روایت کیا ہے۔

١٨٧ بَاب صَدَاقِ الْمُلَاعَنَةِ *

باب ۱۸۷۔ لعان کرنے والی کے مہر کا بیان۔

٢٨٧- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ إِنَّ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ قِيلَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ *

۲۸۷۔ عمرو بن زرارہ، اسمٰعیل، ایوب، سعید بن جبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی بیوی پر تہمت لگائے تو انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے بنی عجلان کے ایک مرد و عورت کو جدا کرا دیا تھا اور فرمایا تھا کہ خدا جانتا ہے تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے اس لیے تم میں سے کون تائب ہوتا ہے، دونوں نے انکار کیا، آپؐ نے پھر فرمایا اللہ باخبر ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے پس تم میں سے کون اپنے قول سے رجوع کرتا ہے دونوں نے انکار کیا، آپؐ نے پھر فرمایا کہ اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے پس تم میں کون اپنے قول سے رجوع کرتا ہے پھر بھی انہوں نے انکار کیا تو آپ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کرا دی۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے کہا اس حدیث میں ایک مضمون یہ بھی ہے جسے میں تم کو بیان کرتے نہیں دیکھتا، انہوں نے بیان کیا کہ اس مرد نے کہا میرا مال؟ آپؐ نے فرمایا کہ تجھ کو مال نہیں ملے گا اس لیے کہ اگر تو سچا ہے تو تو اس سے صحبت کر چکا ہے اور اگر تو جھوٹا ہے تو پھر تو اور بھی تجھے اس کا حق نہیں۔

١٨٨ بَاب قَوْلِ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ *

باب ۱۸۸۔ امام کا دو لعان کرنے والوں سے کہنا کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے اس لئے کون توبہ کرتا ہے۔

٢٨٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ حَدِيثِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۸۸۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، سعید بن جبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے لعان کرنے والوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں سے حساب لے گا تم دونوں میں سے ایک

لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَقَالَ أَيُّوبُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ ، وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ *

جھوٹا ہے اب تجھے اس عورت پر کوئی اختیار نہیں۔ اس مرد نے کہا اور میرا مال؟ آپؐ نے فرمایا تجھ کو مال نہیں ملے گا اس لیے کہ اگر تو سچا ہے تو تو اس عورت کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھا چکا ہے اور اگر تو جھوٹا ہے تو تجھے اور بھی اس کا استحقاق نہیں۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے اس کو عمرو سے یاد کیا ہے اور ایوب نے کہا میں نے سعید بن جبیرؒ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا ایک مرد نے اپنی بیوی سے لعان کیا تو انہوں نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا اور سفیان نے سبابہ اور درمیانی انگلی کو جدا کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے بنی عجلان کے ایک مرد و عورت کے درمیان تفریق کر دی اور فرمایا کہ اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے اس لیے تم میں سے کون توبہ کرتا ہے، تین مرتبہ آپؐ نے فرمایا اور سفیان نے کہا کہ جیسا میں نے تم سے بیان کیا اسی طرح میں نے عمرو سے اور ایوب سے محفوظ رکھا ہے (یاد رکھا ہے)۔

١٨٩ بَاب التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ *

باب ۱۸۹۔ لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کرنے کا بیان۔

٢٨٩- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَذَفَهَا وَأَحْلَفَهُمَا *

۲۸۹۔ ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان تفریق کرادی جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تھی اور آپؐ نے دونوں کو قسم کھلائی۔

٢٩٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا *

۲۹۰۔ مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انصار کے ایک مرد اور ایک عورت میں لعان کرایا اور ان دونوں کے درمیان تفریق کرادی۔

١٩٠ بَاب يَلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ *

باب ۱۹۰۔ بچہ لعان کرنے والی عورت کو دیا جائے گا۔

٢٩١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

۲۹۱۔ یحییٰ بن بکیر، مالک، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان لعان کرایا، اس کے بچہ کے نسب کی مرد سے نفی کر دی (یعنی اس کی طرف منسوب نہیں کیا) ان دونوں کے درمیان تفریق کرادی اور بچہ عورت کو دلوادیا۔

وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ *

۱۹۱ بَاب قَوْلِ الْإِمَامِ اللَّهُمَّ بَيِّنْ *

۲۹۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا الْأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هَذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوءَ فِي الْإِسْلَامِ *

باب ۱۹۱۔ امام کا یہ کہنا کہ اے اللہ اصل حقیقت ظاہر کر دے۔

۲۹۲۔ اسماعیل، سلیمان بن بلال، یحیٰی بن سعید، عبدالرحمٰن بن القاسم، قاسم بن محمد، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے لعان کرنے والوں کا ذکر آیا تو عاصم بن عدی نے اس کے متعلق بڑا بول بولا، پھر وہ لوٹ کر گھر آیا تو اس کے پاس اس کی قوم کا ایک شخص آیا اور اس سے بیان کیا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک مرد کو پایا، عاصم نے کہا کہ میرا بڑا بول میرے سامنے آیا اور اس کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور اس شخص کے متعلق آپ سے بیان کیا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا اور وہ (دعویٰ کرنے والا) آدمی زرد چہرے والا کم گوشت والا (دبلا) اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس شخص کو اپنی بیوی کے پاس دیکھا تھا وہ زیادہ گوشت والا (فربہ) اور اس کے سر کے بال گھنگریالے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے اللہ اصل حقیقت ظاہر کر دے چنانچہ وہ عورت اس مرد کے مشابہ بچہ جنی جس کے متعلق اس کے شوہر نے دعویٰ کیا تھا کہ اس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے آنحضرت ﷺ نے ان دونوں سے لعان کرایا ایک شخص نے جو اس مجلس میں تھا ابن عباسؓ سے پوچھا کہ کیا وہ وہی عورت تھی جس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو گواہی کے بغیر سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا۔ حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا نہیں وہ دوسری عورت تھی جو اسلام میں علانیہ برائی کرتی تھی۔

۱۹۲ بَاب إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ فَلَمْ يَمَسَّهَا *

باب ۱۹۲۔ جب عورت کو تین طلاقیں دے پھر وہ عدت گزارنے کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کرلے اور وہ بغیر صحبت کئے اسے طلاق دیدے۔

۲۹۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۹۳۔ عمرو بن علی، یحیٰی، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتی ہیں۔

۲۹۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُم عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ *

۲۹۴- عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رفاعہ قرظی نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر اس کو طلاق دے دی تو اس نے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آکر آپؐ سے عرض کیا کہ اس کا شوہر اس کے پاس نہیں آتا اور اس کے پاس نہیں ہے مگر کپڑے کے پھندنے کی طرح (یعنی نامرد ہے) آپؐ نے فرمایا نہیں تو (پہلے شوہر کے پاس نہیں جا سکتی) جب تک کہ تو اس سے اور وہ تجھ سے لطف اندوز نہ ہو لے۔

۱۹۳ بَاب (وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ) قَالَ مُجَاهِدٌ إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا يَحِضْنَ أَوْ لَا يَحِضْنَ وَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ الْمَحِيضِ (وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ) (فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ) *

باب ۱۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہیں ان کی عدت تین ماہ ہے، مجاہد نے کہا کہ اگر تم نہیں جانتے ہو کہ انہیں حیض آتا ہے یا نہیں اور جن عورتوں کا حیض آنا موقوف ہو گیا ہے اور جنہیں ابھی حیض نہیں آیا ہے تو ان کی عدت تین مہینے ہے۔

۱۹٤ بَاب (وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) *

باب ۱۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل (یعنی بچہ جننے) تک ہے۔

۲۹۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحِيهِ حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكُثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي *

۲۹۵۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، اعرج، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، زینب بنت ام سلمہ اپنی والدہ ام سلمہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ بنی اسلم کی ایک عورت جس کا نام سبیعہ تھا اس کا شوہر اس کو حاملہ چھوڑ کر مر گیا تھا۔ ابو السنابل بن بعکک نے اس کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا تو اس نے اس کے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کر دیا، ابو السنابل نے کہا کہ بخدا تو نکاح نہیں کر سکتی جب تک تو آخر الاجلین کی عدت نہ گزار لے پھر وہ صرف دس ہی دن رکی تھی (کہ اس کو بچہ پیدا ہوا) آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تو آپؐ نے فرمایا تو نکاح کر لے۔

۲۹٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ

۲۹۶۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یزید، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن ارقم کو

عُبَيْدَاللَّهِ بْنَ عَبْدِاللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الْأَرْقَمِ أَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ أَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ *

لکھ بھیجا کہ سبیعہ اسلمیہ سے دریافت کریں کہ نبی ﷺ نے ان کو کس طرح فتویٰ دیا تھا، انہوں نے بتایا کہ مجھے آپ نے حکم دیا کہ جب میں بچہ جن لوں تو نکاح کرلوں۔

۲۹۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ *

۲۹۷۔ یحییٰ بن قزعہ، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ سبیعہ اسلمیہ کو ان کے شوہر کے انتقال کے بعد حیض آگیا تو وہ آنحضرت ﷺ کے پاس نکاح کی اجازت لینے حاضر ہوئیں، آپؐ نے ان کو اجازت دے دی چنانچہ انہوں نے نکاح کرلیا۔

۱۹۵ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ) وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فِيمَنْ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حِيَضٍ بَانَتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ تَحْتَسِبُ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا وَأَقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طُهْرُهَا وَيُقَالُ مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا *

باب ۱۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ طلاق دی ہوئی عورتیں تین حیض تک رکی رہیں اور ابراہیم نے اس شخص کے متعلق کہا جس نے عورت سے عدت میں شادی کی اور اس کے پاس اس کو تین حیض آئے تو پہلے سے پابند ہو جائے گی اور یہ عدت پچھلے کی شمار نہ ہوگی اور زہری نے کہا شمار کیا جائے گا اور سفیان کو بھی زہری کا قول زیادہ پسند ہے اور معمر نے بیان کیا کہ اقرأت المرأۃ اس وقت بولتے ہیں جب حیض کا وقت قریب آجائے، اقرأت اس وقت جب کہ اس کے طہر کا وقت قریب ہو اور جب بچہ پیٹ میں نہ ٹھہرے تو اس وقت ما قراءت بسلی قط بولتے ہیں۔

۱۹۶ بَاب قِصَّةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَوْلِ اللَّهِ (وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا) (أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ

باب ۱۹۶۔ فاطمہ بنت قیس کا واقعہ اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ سے ڈرو جو تمہارا پروردگار ہے عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ نکلیں مگر یہ کہ کھلم کھلا بے حیائی کا کام کریں اور یہ اللہ تعالیٰ کے حدود ہیں اور جو شخص اللہ کے حدود میں حد سے آگے بڑھا تو اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو نہیں جانتا شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نئی صورت نکالے تو انہیں رہنے کے لیے اپنی وسعت کے مطابق جگہ دو جس

سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) إِلَى قَوْلِهِ (بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا) *

طرح تم رہتے ہو اور انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ تاکہ ان پر تنگی کرو اور اگر وہ حمل والیاں ہوں تو ان کو خرچہ دو یہاں تک کہ وہ بچہ جنیں آخر آیت بعد عسر یسرا تک۔

٢٩٨- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُالرَّحْمَنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ اتَّقِ اللَّهَ وَارْدُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَوَمَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الحَكَمِ إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ *

۲۹۸۔ اسمٰعیل، مالک، یحییٰ بن سعید، قاسم بن محمد و سلیمان بن یسار، دونوں سے روایت کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق دی اور اس کو عبدالرحمٰن نے سنا تو عائشہؓ نے اس کو جب کہ وہ مدینہ کا گورنر تھا کہلا بھیجا کہ اللہ سے ڈر اور اس کو اس کے گھر میں واپس کر، مروان نے سفیان کی حدیث میں بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن حکم مجھ پر دلیل میں غالب آگیا اور قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ کیا تجھے فاطمہ بنت قیس کا واقعہ معلوم نہیں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس کا واقعہ بیان نہ کرو تو تمہارے لئے کوئی حرج نہیں ہے (یعنی وہ حجت نہیں بن سکتی) مروان بن حکم نے کہا کہ اگر تمہارے خیال میں شر تھا تو جو شر ان کے درمیان تھا یہ بھی کافی حجت ہے۔

٢٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ يَعْنِي فِي قَوْلِهَا لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ *

۲۹۹۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ فاطمہ کو کیا ہو گیا ہے کیا خدا سے نہیں ڈرتی کہ کہتی ہے کہ طلاق والی عورت نہ نفقہ کی اور نہ رہنے کی جگہ کی مستحق ہے۔

٣٠٠- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيْ إِلَى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَابَتْ عَائِشَةُ أَشَدَّ

۳۰۰۔ عمرو بن عباس، ابن مہدی، سفیان، عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عروہ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ فلاں یعنی حکم کی پوتی کو اس کے شوہر نے طلاق بتہ دے دی ہے اور وہ گھر سے نکل گئی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اس نے برا کیا، پھر عروہ نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا کہ فاطمہ کیا کہتی ہے اور ابن ابی الزناد نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے اس زیادتی کے ساتھ روایت کیا کہ عائشہؓ نے اس کو بہت زیادہ برا سمجھا اور فرمایا کہ فاطمہ ایک ڈر والے مکان میں تھی اور اس کے

الْعَيْبِ وَقَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَلِذَلِكَ أَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

اطراف میں ہمیشہ ڈر لگا رہتا تھا اسی سبب سے نبی ﷺ نے اس کو اجازت دے دی۔

١٩٧ بَاب الْمُطَلَّقَةِ إِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِي مَسْكَنِ زَوْجِهَا أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ *

باب ۱۹۷۔ طلاق دی ہوئی عورت کو اپنے شوہر کے گھر میں ڈر معلوم ہو کہ اس کے گھر میں کوئی داخل ہو جائے گا یا یہ خوف ہو کہ اس کے گھر والوں کو برا بھلا کہنا پڑے گا (تو وہ گھر سے نکل سکتی ہے)۔

٣٠١- حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ *

۳۰۱۔ حبان، عبداللہ، ابن جریج، ابن شہاب، عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے اس کو فاطمہ کے حق میں بہت برا جانا۔

١٩٨ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ) مِنَ الْحَيْضِ وَالْحَبَلِ *

باب ۱۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا قوم کہ ان عورتوں کے لیے حلال نہیں کہ وہ اس چیز کو چھپائیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں پیدا کی ہے یعنی حیض اور حمل۔

٣٠٢- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُم عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً فَقَالَ لَهَا عَقْرَى أَوْ حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي إِذًا *

۳۰۲۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے حج کر کے واپسی کا ارادہ کیا تو اس وقت صفیہؓ اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین کھڑی تھیں، آپؐ نے ان سے فرمایا سر منڈی تو ہلاک ہو جا کیا تو ہم لوگوں کو روک رکھے گی، کیا نحر کے دن تو ارکان ادا کر چکی ہے، انہوں نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا کہ اب تو چل کوئی حرج نہیں ہے۔

١٩٩ بَاب (وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ) فِي الْعِدَّةِ وَكَيْفَ يُرَاجِعُ الْمَرْأَةَ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ *

باب ۱۹۹۔ اور ان کا شوہر عدت میں ان کے لوٹانے کا زیادہ مستحق ہے اور کس طرح عورت سے رجوع کرے گا جبکہ اس کو ایک یا دو طلاق دے۔

٣٠٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ زَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً *

۳۰۳۔ محمد، عبدالوہاب، یونس، حسن سے روایت کرتے ہیں کہ معقل نے اپنی بہن کا نکاح کیا تو اس کے شوہر نے اسے ایک طلاق دیدی۔

٣٠٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا

۳۰۴۔ محمد بن مثنی، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، حسنؒ سے روایت کرتے ہیں کہ معقل بن یسار کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھی اس کے

الْحَسَنُ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذَلِكَ أَنَفًا فَقَالَ خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ وَاسْتَقَادَ لِأَمْرِ اللَّهِ *

شوہر نے اسے طلاق دے دی پھر اس سے علیحدہ رہا یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی، پھر اس کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا، معقل نے اس کو برا سمجھتے ہوئے اس سے بچنا چاہا اور کہا جب وہ اس پر قادر تھا اس وقت تو اس سے علیحدہ رہا اب نکاح کا پیغام بھیجتا ہے چنانچہ اپنی بہن اور اس کے شوہر کے نکاح کے درمیان حائل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی عدت گزر جائے تو انہیں نہ روکو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معقل کو بلا بھیجا اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھی تو وہ اپنی ضد سے باز آ گئے اور خدا کے حکم کی اطاعت کی۔

٣٠٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَكَانَ عَبْدُاللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا *

۳۰۵۔ قتیبہ، لیث، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب کے بیٹے نے اپنی بیوی کو جب کہ وہ حیض کی حالت میں تھی ایک طلاق دے دی ان کو آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ رجوع کرلے پھر اس کو روک رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر اس کے پاس اسے دوسرا حیض آئے پھر اس کو رہنے دے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے اگر وہ اس کو طلاق دینا چاہتا ہے تو طلاق دے جب کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے قبل اس کے کہ وہ اس سے صحبت کرے یہی وہ عدت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے اور عبداللہ بن عمرؓ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو ایک شخص سے کہا کہ جب تو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تو وہ تجھ پر حرام ہے یہاں تک کہ وہ دوسرے شوہر سے نکاح کرے اور دوسرے لوگوں نے اس زیادتی کے ساتھ لیث سے بواسطہ نافع ابن عمرؓ کا قول نقل کیا کہ کاش تو عورت کو ایک یا دو طلاقیں دیتا اس لیے کہ نبی ﷺ نے مجھے اسی کا حکم دیا تھا۔

٢٠٠ بَاب مُرَاجَعَةِ الْحَائِضِ *

باب ۲۰۰۔ حیض والی عورت سے رجوع کرنے کا بیان۔

٣٠٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ

۳۰۶۔ حجاج، یزید بن ابراہیم، محمد بن سیرین، یونس بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمرؓ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ اس سے رجوع کرے، پھر جب عدت کا زمانہ آئے تو اس کو طلاق

قُبُلِ عِدَّتِهَا قُلْتُ فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ *

دیدے، میں نے پوچھا کہ یہ طلاق شمار کی جائے گی آپؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص عاجز اور احمق ہو جائے تو بتاؤ کیا اس کی طلاق نہ ہوگی۔

٢٠١ بَاب تُحِدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا أَرَى أَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا الطِّيبَ لِأَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ *

باب ۲۰۱۔ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک اس کا سوگ منائے اور زہری نے کہا کہ میں مناسب نہیں سمجھتا کہ کمسن لڑکی جس کا شوہر مر جائے وہ خوشبو لگائے اس لیے کہ اس پر بھی عدت ہے۔

٣٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي

۳۰۷۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے یہ تین حدیثیں بیان کیں، زینب بیان کرتی ہیں کہ میں ام حبیبہؓ زوجہ نبی ﷺ کے پاس گئی جب کہ ان کے والد ابو سفیان بن حرب نے وفات پائی، ام حبیبہؓ نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق یا کسی اور چیز کی زردی تھی اور اس سے ایک لڑکی کے خوشبو لگائی پھر اپنے رخسار پر لگالی پھر بیان کیا کہ بخدا مجھ کو خوشبو کی حاجت نہیں تھی مگر اس سبب سے (میں نے خوشبو لگائی) کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی عورت کے لیے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے حلال نہیں کہ کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے بجز شوہر کے کہ اس کا سوگ چار مہینے دس دن تک منائے۔ زینبؓ نے بیان کیا کہ میں زینبؓ بن جحش کے پاس گئی جب کہ ان کے بھائی نے وفات پائی انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر اسے استعمال کیا، پھر فرمایا کہ بخدا مجھے خوشبو کی حاجت نہیں تھی بجز اس کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ کسی عورت کے لیے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے حلال نہیں کہ میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے بجز شوہر کے کہ اس کا سوگ چار مہینے دس دن تک منائے، زینبؓ نے بیان کیا کہ میں نے ام سلمہؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ میری بیٹی کا شوہر مر گیا ہے اور اس کی آنکھ میں تکلیف ہے تو کیا ہم اس کو سرمہ لگائیں، رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین بار فرمایا نہیں نہیں، پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ چار مہینے دس دن تک انتظار کرے اور تم میں سے ایک عورت

تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَتَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعَرَةً فَتَرْمِي ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ سُئِلَ مَالِكٌ مَا تَفْتَضُّ بِهِ قَالَ تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا *

جاہلیت کے زمانہ میں ایک سال کے بعد مینگنی پھینکتی تھی (اس کے بعد عدت سے باہر ہوتی تھی) حمید کا بیان ہے کہ میں نے زینبؓ سے پوچھا کہ یہ مینگنی پھینکنے کا کیا مطلب ہے تو زینبؓ نے بتایا کہ جب کسی عورت کا شوہر مر جاتا تو ایک تنگ کوٹھڑی میں داخل ہو جاتی اور خراب قسم کا کپڑا پہن لیتی اور خوشبو نہیں لگاتی یہاں تک کہ ایک سال گزر جاتا پھر اس کے پاس کوئی چوپایہ گدھا، بکری یا کوئی پرندہ لایا جاتا اور وہ اس پر ہاتھ پھیرتی، بہت کم ایسا ہوتا کہ جس پر وہ ہاتھ پھیرے اور وہ مر نہ جائے پھر وہ باہر نکل آتی اور اس کے پاس لوگ مینگنی لاتے جسے وہ پھینکتی پھر وہ واپس ہو جاتی اور جو کام کرنا چاہتی مثلاً خوشبو وغیرہ لگانا تو وہ کرتی، مالک سے کسی نے پوچھا کہ تفتض سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس سے اپنی کھال ملتی تھی۔

۲۰۲ بَاب الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ *

باب ۲۰۲۔ سوگ والی عورت کے سرمہ لگانے کا بیان۔

۳۰۸- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَشُوا عَلَى عَيْنَيْهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ لَا تَكَحَّلْ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعَرَةٍ فَلَا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَسَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

۳۰۸۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، حمید بن نافع، زینب بنت ام سلمہؓ اپنی ماں سے روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت کا شوہر مر گیا لوگوں کو اس کی آنکھ کے متعلق خطرہ محسوس ہوا تو وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور سرمہ لگانے کی اجازت چاہی آپؐ نے فرمایا کہ سرمہ نہ لگاؤ عورتیں (جاہلیت کے زمانہ میں) خراب قسم کے گھر اور کپڑوں میں رہتی تھیں جب ایک سال گزر جاتا پھر ایک کتا گزرتا اور وہ مینگنی پھینکتی تھی (تو عدت ختم ہوتی تھی) اس لیے وہ سرمہ نہ لگائے جب تک کہ چار مہینے دس دن نہ گزر جائیں اور میں نے زینب بنت ام سلمہؓ کو ام حبیبہؓ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان عورت کے لیے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے جائز نہیں کہ کسی (میت) پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے بجز اپنے شوہر کے کہ اس پر چار مہینے دس دن تک سوگ منائے۔

۳۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا

۳۰۹۔ مسدد، بشر، سلمہ بن علقمہ، محمد بن سیرین سے روایت کرتے

سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ *

ہیں کہ ام عطیہ نے بیان کیا کہ ہمیں منع کیا گیا کہ تین دن سے زیادہ سوگ منائیں بجز شوہر کے کہ اس پر چار مہینے دس دن تک سوگ مناؤ۔

۲۰۳ بَاب الْقُسْطِ لِلْحَادَّةِ عِنْدَ الطُّهْرِ *

باب ۲۰۳۔ حیض سے پاک ہونے کے وقت سوگ والی عورت کا قسط استعمال کرنا۔

۳۱۰- حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَطَّيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ *

۳۱۰۔ عبداللہ بن عبدالوہاب، حماد بن زید، ایوب، حفصہ، ام عطیہ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا جاتا تھا مگر شوہر پر چار مہینے دس دن تک اور ہم لوگ نہ سرمہ لگاتے تھے اور نہ خوشبو ملتے تھے اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہنتے تھے مگر وہ کپڑا جو بننے سے پہلے ہی رنگا گیا ہو اور جب ہم لوگوں میں سے کوئی حیض سے پاک ہوتی اور غسل کرتی تو تھوڑے سے قسط اظفار (۱) کے استعمال کی اجازت دی جاتی اور ہم لوگوں کو جنازے کے پیچھے چلنے سے منع کیا جاتا تھا۔

۲۰۴ بَاب تَلْبَسُ الْحَادَّةُ ثِيَابَ الْعَصْبِ *

باب ۲۰۴۔ سوگ منانے والی عورت وہ کپڑے پہنے جو بننے سے پہلے رنگے گئے ہوں۔

۳۱۱- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَمَسَّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ *

۳۱۱۔ فضل بن دکین، عبدالسلام بن حرب، ہشام، حفصہ، ام عطیہؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی عورت کے لئے جو خدا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے یہ جائز نہیں کہ سوائے شوہر کے کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے نہ وہ سرمہ لگائے نہ رنگا ہوا کپڑا پہنے مگر وہ کپڑا جو بننے سے پہلے رنگا گیا ہو اور انصاری نے کہا کہ مجھ سے ہشام نے بواسطہ حفصہ، ام عطیہ روایت کیا کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا اور نہ خوشبو ملے مگر جب اس کے طہر کا وقت قریب ہو اور وہ پاک ہو جائے تو تھوڑا سا قسط اظفار استعمال کر سکتی ہے (یعنی دھونی لے سکتی ہے)۔

۲۰۵ بَاب (وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا) إِلَى قَوْلِهِ (بِمَا

باب ۲۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ تم میں سے جو وفات پاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں، بما تعملون خبیر تک۔

۱۔ اس کا استعمال صرف بدبو کو دور کرنے کے لئے ہوتا تھا نہ کہ خوشبو پیدا کرنے کے لئے۔

تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ) *

٣١٢- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ (وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا) قَالَ كَانَتْ هَذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ) قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى (غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ) فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى (غَيْرَ إِخْرَاجٍ) وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللَّهِ (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ) قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنَى لَهَا *

٣١٢۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، شبل، ابن ابی نجیح، مجاہد سے آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ یہی عدت عورت گزارتی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ الآیۃ یعنی وہ مرد جو تم میں سے فوت ہو جاتے ہیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جاتے ہیں تو انہیں اپنی بیویوں کے لئے وصیت کرنی چاہئے کہ ایک سال کا خرچ اور اپنے گھر سے نکالی نہ جائیں پس اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو انہوں نے اپنی دانست میں اچھا کیا، مجاہد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے واسطے سات ماہ بیس دن سال پورا کرنے کے لیے وصیت شمار کیا ہے اگر چاہے تو وصیت جان کر ٹھہری رہے اور اگر چاہے تو نکل جائے اور اللہ تعالیٰ کے قول غیر اخراج کا یہی مطلب ہے کہ عدت جیسی کہ اس پر واجب ہے (چار مہینے دس دن ہے) یہ مجاہد سے منقول ہے اور عطار نے حضرت ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ اس آیت نے گھر والوں کے پاس عدت گزارنے کو منسوخ کر دیا ہے اس لیے جہاں چاہے عدت گزارے اور اللہ تعالیٰ کے قول غیر اخراج کا مطلب عطا نے یہی بیان کیا کہ اگر چاہے تو عدت اپنے گھر والوں کے پاس گزارے اور اپنی وصیت میں رہے اور اگر چاہے تو اللہ تعالیٰ کے قول فلا جناح کی بنا پر نکل جائے، عطاء نے کہا کہ پھر میراث کی آیت نازل ہوئی تو اس نے رہنے کو منسوخ کر دیا اس لئے جہاں چاہے عدت گزارے اور اس کی سکونت کے لیے کوئی جگہ ضروری نہیں۔

٣١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ أَبِيهَا دَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ

٣١٣۔ محمد بن کثیر، سفیان، عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم، حمید بن نافع، زینب بنت ام سلمہؓ، ام حبیبہؓ بنت ابوسفیان سے روایت کرتے ہیں کہ جب ام حبیبہؓ کے پاس ان کے والد کے مرنے کی خبر آئی تو انہوں نے خوشبو منگوا کر دونوں ہاتھوں پر ملی اور کہا کہ مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہ تھی اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنتی کہ کسی عورت کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں ہے کہ سوائے شوہر کے کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے شوہر کا سوگ چار مہینے

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

دس دن تک منائے۔

٢٠٦ بَاب مَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا صَدَاقُهَا *

باب ۲۰۶۔ زانیہ کی کمائی اور نکاح فاسد کا بیان اور حسن نے کہا کہ اگر کسی ایسی عورت سے نادانستگی میں نکاح کیا جس سے نکاح حرام تھا تو ان دونوں کے درمیان تفریق کرادی جائے اور جو اس نے لے لیا وہ اسی کا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں پھر بعد میں ان کا ایک قول یہ ہے کہ وہ مہر مثل کی مستحق ہے۔

٣١٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ *

۳۱۴۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، ابو بکر بن عبدالرحمٰن، ابو مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے کتے کی قیمت اور کاہن کی اجرت اور زناکار عورت کی کمائی کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٣١٥- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ *

۳۱۵۔ آدم، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گدوانے والی پر اور سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کی ہے اور کتے کی قیمت اور زناکار کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے اور مصوروں پر لعنت کی ہے۔

٣١٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ *

۳۱۶۔ علی بن جعد، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابو حازم، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے لونڈیوں کی کمائی کھانے سے منع فرمایا۔

٢٠٧ بَاب الْمَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا وَكَيْفَ الدُّخُولُ أَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالْمَسِيسِ *

باب ۲۰۷۔ اس عورت کے مہر کا بیان جس سے صحبت کی جا چکی ہے اور دخول کب متحقق ہوتا ہے یا دخول یا مسیس سے پہلے اس کو طلاق دے تو کیا حکم ہے۔

٣١٧- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ

۳۱۷۔ عمرو بن زرارہ، اسمٰعیل، ایوب، سعید بن جبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر تہمت لگائے تو انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے بنی عجلان کے ایک مرد و عورت کے درمیان تفریق کرادی اور فرمایا کہ اللہ جانتا

أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فِي الْحَدِيثِ شَيْءٌ لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ *

ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے لہٰذا تم میں سے کون توبہ کرتا ہے ان دونوں نے انکار کیا، آپؐ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کرادی، ایوب کا بیان ہے کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے اس حدیث میں بعض باتیں ایسی بیان کی جنہیں تم کو بیان کرتے میں نہیں دیکھا، انہوں نے بیان کیا کہ اس مرد نے پوچھا کہ میرا مال؟ آپؐ نے فرمایا تجھے مال نہیں ملے گا اگر تو سچا ہے تو اس سے صحبت کر چکا ہے اور اگر جھوٹا ہے تو تجھے اور بھی اس کا حق نہیں۔

۲۰۸ بَاب الْمُتْعَةِ لِلَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى (لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ) وَقَوْلِهِ (وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ) وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُلَاعَنَةِ مُتْعَةً حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا *

باب ۲۰۸۔ اس عورت کے متعہ کا بیان جس کا مہر مقرر نہیں ہوا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم پر کوئی حرج نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو اس حال میں کہ تم نے ان سے صحبت نہیں کی ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ طلاق دی ہوئی عورتوں کے لیے قاعدہ کے مطابق فائدہ اٹھانا ہے متقیوں پر حق ہے اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے شاید کہ تم سمجھو اور آنحضرت ﷺ نے لعان میں متعہ کا ذکر نہیں کیا جبکہ اس کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی۔

۳۱۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا *

۳۱۸۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا تم دونوں کا حساب تو اللہ لے گا تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے اس لیے تجھ کو اب اس عورت پر کوئی حق نہیں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا مال؟ آپؐ نے فرمایا تجھ کو مال نہیں ملے گا۔ تو اگر سچا ہے تو اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھا چکا ہے اور اگر تو جھوٹا ہے تب تو بدرجہ اولیٰ تو اس کا مستحق نہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب النَّفَقَاتِ

٢٠٩ بَاب فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ) وَقَالَ الْحَسَنُ الْعَفْوُ الْفَضْلُ*

٣١٩- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً *

٣٢٠- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنفِقْ عَلَيْكَ *

٣٢١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ*

٣٢٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ كَانَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خرچ کرنے کا بیان

باب ۲۰۹۔ بال بچوں پر خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان اور لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں، آپ کہہ دیجئے کہ ضرورت سے زائد مال، اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے شاید کہ تم دنیا اور آخرت میں غور و فکر کرو اور حسن نے کہا کہ عفو سے مراد ضرورت سے زائد مال ہے۔

۳۱۹۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید انصاری، ابو مسعود انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن یزید نے کہا میں نے ابو مسعودؓ سے پوچھا کیا آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہو، انہوں نے کہا ہاں آنحضرت ﷺ سے روایت کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنی بیوی بچوں کی ذات پر کار ثواب سمجھ کر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔

۳۲۰۔ اسمٰعیل، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم خرچ کر میں تیری ذات پر خرچ کروں گا۔

۳۲۱۔ یحییٰ بن قزعہ، مالک، ثور بن زید، ابو الغیث، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیواؤں اور مسکین کے لیے محنت اور مزدور کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا رات کو عبادت کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

۳۲۲۔ محمد بن کثیر، سفیان، سعد بن ابراہیم، عامر بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مکہ میں میری عیادت کرتے تھے اس حال میں کہ میں بیمار تھا، میں نے عرض کیا کہ میرے پاس مال ہے کیا

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِي مَالٌ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعُكَ يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرُّ بِكَ آخَرُونَ *

میں اپنے سارے مال میں وصیت کر دوں، آپؐ نے فرمایا نہیں، میں نے پوچھا نصف مال میں، آپؐ نے فرمایا نہیں، میں نے کہا ثلث میں، آپؐ نے فرمایا ثلث میں کر سکتے ہو اگرچہ یہ بھی زیادہ ہے اور فرمایا اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں ایسی حالت میں چھوڑو کہ تنگدست ہوں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم ان کی ذات پر جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ تمہارے لئے صدقہ ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں دیتے ہو اور شاید اللہ تمہاری عمر دراز کرے کہ تم سے ایک قوم کو فائدہ ہو اور دوسری کو نقصان۔

٢١٠ بَاب وُجُوبِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْعِيَالِ *

باب ۲۱۰۔ اہل و عیال کو خرچ دینا واجب ہے۔

٣٢٣- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ تَقُولُ الْمَرْأَةُ إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي وَيَقُولُ الْعَبْدُ أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي وَيَقُولُ الِابْنُ أَطْعِمْنِي إِلَى مَنْ تَدَعُنِي فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَذَا مِنْ كِيسِ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۳۲۳۔ عمرو بن حفص، حفص، اعمش، ابو صالح، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہتر صدقہ وہ ہے کہ صدقہ دینے والے کی مالداری قائم رہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنے رشتہ داروں سے ابتدا کرو (اور کیا یہ اچھی بات ہے) کہ عورت کہے یا تو مجھے کھانا دو یا مجھے طلاق دے دو، غلام کہے کہ مجھے کھلاؤ اور مجھ سے کام لو اور بیٹا کہے کہ مجھ کو کھانا کھلاؤ مجھے کس پر چھوڑتے ہو، لوگوں نے پوچھا اے ابوہریرہؓ تم نے یہ آنحضرت ﷺ سے سنا ہے، انہوں نے کہا نہیں ابوہریرہؓ اپنی طرف سے کہتا ہے۔

٣٢٤- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ *

۳۲۴۔ سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے کہ جس سے صدقہ دینے والے کی مالداری قائم رہے اور اپنے رشتہ داروں سے شروع کرو۔

٢١١ بَاب حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوتَ

باب ۲۱۱۔ اپنے اہل و عیال کے لئے مرد کا ایک سال کا خرچ

سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ *

۳۲۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرٌ قَالَ لِي الثَّوْرِيُّ هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْضُرْنِي ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ *

۳۲۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكٌ انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ إِذْ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِالرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ قَالَ فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا فَجَلَسُوا ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَا قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ

جمع کرنا اور اہل و عیال کا خرچ کس طرح ہے؟

۳۲۵۔ محمد بن سلام، وکیع، ابن عیینہ، معمر بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ثوری نے پوچھا کیا تو نے اس شخص کے بارے میں کچھ سنا ہے جو اپنے اہل و عیال کے ایک سال یا اس سے کچھ کم کے لئے خرچ جمع کرے، معمر نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں یاد آیا، پھر میں نے وہ حدیث بیان کی جو ہم سے ابن شہاب زہری نے بواسطہ مالک بن اوس حضرت عمرؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ بنی نضیر کے درختوں کو بیچ دیتے تھے اور اپنے اہل و عیال کے لئے ایک سال کی خوراک رکھ لیتے تھے۔

۳۲۶۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، مالک بن اوس بن حدثان سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن جبیر نے مجھ سے ایک حدیث کا ذکر کیا تو میں اس کی تحقیق کے لئے روانہ ہوا یہاں تک کہ مالک بن اوس کے پاس پہنچا، میں نے انسے پوچھا تو مالک نے کہا کہ میں چلا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا، ان کے حاجب یرفا نے ان سے آکر کہا کہ حضرت عثمانؓ، عبدالرحمٰن زبیرؓ اور سعدؓ آپ سے داخل ہونے کی اجازت چاہتے ہیں کیا آپ انہیں اجازت دیتے ہیں، انہوں نے کہا ہاں، چنانچہ ان کو داخلہ کی اجازت دے دی، لوگ اندر آئے سلام کیا اور بیٹھ گئے، یرفا تھوڑی دیر ٹھہرا پھر حضرت عمرؓ سے عرض کیا، کیا حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو اجازت دیتے ہیں، کہا ہاں، چنانچہ ان دونوں کو اجازت دے دی اور وہ لوگ اندر آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباسؓ نے فرمایا اے امیر المومنین میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے، عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں نے بھی کہا ہاں امیر المومنین ان کا فیصلہ کر دیجئے اور ان میں سے ایک کو دوسرے سے خلاصی دلایئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا بے صبری نہ کرو میں تم لوگوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ ہمارے مال کا کوئی وارث نہ ہو گا جو کچھ ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے، کچھ لوگوں نے کہا ہاں فرمایئے، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ و عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تم دونوں کو اللہ کا واسطہ دے کر

وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ اللَّهُ (مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ) إِلَى قَوْلِهِ (قَدِيرٌ) فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَى هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ

پوچھتا ہوں کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا دونوں نے اقرار کیا کہ ہاں فرمایا تھا، حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تم سے اس کی حقیقت بیان کر دوں اللہ تعالیٰ نے اس مال میں رسول اللہ ﷺ کو مخصوص کیا اور آپ کے علاوہ کسی نبی کو یہ امتیاز عطا نہیں فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ الخ یہ حکم خاص رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا قسم ہے خدا کی تم کو چھوڑ کر اپنے لئے نہیں جمع کیا اور نہ اس میں تم پر کسی کو ترجیح دی اس میں سے تمہیں دیتے تھے اور تم لوگوں پر خرچ کرتے تھے یہاں تک کہ اس میں سے یہ مال بچ رہا رسول اللہ ﷺ اس مال سے اپنے اہل و عیال کے لئے ایک سال کا خرچ لے لیتے اور جو باقی رہ جاتا اس کو خدا کی راہ میں خرچ کر دیتے، رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی بھر اسی پر عمل کرتے رہے میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کیا تم اس کو جانتے ہو، لوگوں نے کہا ہاں، پھر حضرت علیؓ و عباسؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم دونوں اس کو جانتے ہو، دونوں نے کہا ہاں! پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اٹھا لیا تو ابو بکرؓ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں اور اس پر انہوں نے قبضہ کر لیا اور رسول اللہ ﷺ جس طرح اس کا مصرف لیتے تھے اسی طرح وہ بھی اسی مصرف میں خرچ کرتے رہے اور تم دونوں اس وقت موجود تھے، پھر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم دونوں نے گمان کیا کہ ابو بکرؓ ایسے ایسے تھے (یعنی انہوں نے ہمارا حق نہیں دیا) حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ اس میں سچے اور نیکوکار تھے حق پر تھے اور حق کی پیروی کرنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ کو اٹھا لیا تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کا جانشین ہوں میں نے اس کو دو سال تک اپنے قبضہ میں رکھا اور اس کو اسی مصرف میں خرچ کرتا رہا جس میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ خرچ کرتے تھے پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور تم دونوں ایک ہی طرح کی بات کہتے ہو اور تم دونوں کا ایک ہی معاملہ ہے تم مجھ سے اپنے بھائی کے بیٹے کے مال سے حصہ مانگنے آئے اور وہ اپنی بیوی کے والد کے مال سے حصہ مانگنے آئے تو میں نے کہا اگر تم چاہو تو میں تم دونوں کو یہ دے دوں اس شرط پر کہ تم اللہ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم رہو گے اور اس کو اسی مصرف

شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ بِهِ فِيهَا مُنْذُ وُلِّيتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ فَقَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا *

میں خرچ کرو گے جس میں اللہ کے رسول اور حضرت ابو بکرؓ اور میں نے خرچ کیا ہے جب سے میں نے اس پر قبضہ کیا ہے اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو پھر مجھ سے اس کے متعلق کچھ نہ کہنا تم دونوں نے کہا کہ ہم کو یہ اس شرط پر دے دو میں تم دونوں کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا میں نے تم کو دیا نہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں، پھر حضرت علیؓ اور عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا میں نے تم کو دیا نہیں؟ دونوں نے کہا ہاں، پھر فرمایا کہ تم مجھ سے اس کے علاوہ کیا فیصلہ چاہتے ہو! قسم ہے اس ذات کی جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں میں اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا یہاں تک کہ قیامت آجائے اگر تم اس شرط کی ادائیگی سے عاجز ہو تو تم وہ مجھے دے دو میں اس کی نگرانی کروں گا۔

٢١٢ بَاب وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ) إِلَى قَوْلِهِ (بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ) وَقَالَ (وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا) وَقَالَ (وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى) (لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ) إِلَى قَوْلِهِ (بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا) وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى اللَّهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَذَلِكَ أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبَى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لِلْمَوْلُودِ

باب ۲۱۲۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں یہ اس کے لئے ہے جو رضاعت کی مدت پوری کرنا چاہے الخ اور فرمایا کہ حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہیں نیز فرمایا کہ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ تک اور یونس نے بواسطہ زہری روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا کہ ماں کو اس کے بچہ کے سبب سے تکلیف پہنچائی جائے اس کی صورت یہ ہے کہ ماں یہ نہ کہے کہ میں اس کو دودھ نہیں پلاؤں گی حالانکہ اس کا دودھ غذا کے لئے زیادہ مناسب ہے اور وہ بچے پر زیادہ شفیق اور دوسروں سے زیادہ ہمدرد ہے اس لئے اس کے لئے مناسب نہیں کہ دودھ پلانے سے انکار کرے جبکہ اس کا شوہر اس کا وہ حق ادا کرتا ہے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے اور نہ باپ کو اختیار ہے کہ بچے کے سبب سے اس کی ماں کو تکلیف پہنچائے اس

لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ فَيَمْنَعُهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ (فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا) بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ (فِصَالُهُ) فِطَامُهُ *

طور پر کہ اگر وہ دوسری عورت سے دودھ پلانا چاہے تو اس کو تکلیف پہنچانے کے لئے اس سے روکے اگر ماں باپ دونوں اپنی خوشی سے کسی دوسری عورت کا دودھ پلانا چاہیں تو کوئی حرج نہیں (چنانچہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر دونوں باہمی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں اور فصال سے مراد دودھ چھڑانا ہے۔

٢١٣ بَاب نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَنَفَقَةِ الْوَلَدِ *

باب ۲۱۳۔ کسی عورت کا شوہر غائب ہو جائے اس عورت کے اور بچے کے خرچ کا بیان۔

٣٢٧- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُم عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ *

۳۲۷۔ ابن مقاتل، عبداللہ، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ آئی اور عرض کیا یارسول اللہ! ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے اگر میں اس کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں تو کوئی حرج ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بشرطیکہ دستور کے مطابق ہو۔

٣٢٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ *

۳۲۸۔ یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی کمائی سے بغیر اس کی اجازت کے خرچ کرے تو اس کو اس کا آدھا ثواب ملے گا۔

٢١٤ بَاب عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا *

باب ۲۱۴۔ عورت کا اپنے شوہر کے گھر میں کام کرنے کا بیان۔

٣٢٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ

۳۲۹۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، حکم ابن ابی لیلیٰ، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں جو چکی کی وجہ سے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے، اس کی شکایت کرنے آئیں ان کو معلوم ہوا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے پاس غلام آئے ہیں لیکن آپؐ سے ملاقات نہیں ہوئی تو انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ بیان کیا، جب آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ

لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ *

سے بیان کیا، حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ آپ ہمارے پاس آئے اس حال میں کہ ہم سونے کے لئے بستر پر جا چکے تھے ہم نے اٹھنا چاہا تو آپؐ نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو، آپؐ تشریف لائے اور میرے اور حضرت فاطمہؓ کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے اپنے پیٹ پر آپؐ کے دونوں پاؤں کی ٹھنڈک محسوس کی، پھر آپؐ نے فرمایا میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتادوں جو تم نے مجھ سے مانگی ہے جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو ۳۳ بار سبحان اللہ کہو، ۳۳ بار الحمد للہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو، یہ تم دونوں کے لئے خادم سے بہتر ہے۔

۲۱۵ بَاب خَادِمِ الْمَرْأَةِ *

باب ۲۱۵۔ عورت کے لئے خادم رکھنے کا بیان۔

۳۳۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ مُجَاهِدًا سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللَّهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ *

۳۳۰۔ حمیدی، سفیان، عبید اللہ بن ابی یزید، مجاہد، عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے ایک خادم مانگنے کے لئے آپ کے پاس آئیں تو آپ نے فرمایا کیا میں وہ چیز نہ بتادوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہو (جو تم مانگنے آئیں) اپنے سونے کے وقت ۳۳ بار سبحان اللہ کہو ۳۳ بار الحمد للہ کہو اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، پھر سفیان نے کہا ان میں سے کسی کو چونتیس بار پڑھے، حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں چھوڑا، کسی نے پوچھا کیا صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑا؟ کہا صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑا۔

۲۱۶ بَاب خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ *

باب ۲۱۶۔ مرد کا اپنے اہل وعیال کی خدمت کرنے کا بیان۔

۳۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ *

۳۳۱۔ محمد بن عرعرہ، شعبہ، حکم بن عتیبہ، ابراہیم، اسود بن یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے انہوں نے بتایا کہ اپنے اہل و عیال کا کام، پھر جب اذان کی آواز سنتے تو باہر تشریف لے جاتے۔

۲۱۷ بَاب إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوفِ *

باب ۲۱۷۔ اگر شوہر خرچ نہ دے تو عورت کو اختیار ہے کہ اس کی لاعلمی میں بقدر ضرورت اتنا لے لے جو اس کے بچوں کے لئے کافی ہو۔

٣٣٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ *

۳۳۲۔ محمد بن مثنی، یحیٰی، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہے اور مجھ کو نہیں دیتا ہے جو میرے بچوں کو کافی ہو مگر وہی جو میں اس میں سے اس کی لاعلمی میں لے لیتی ہوں تو آپؐ نے فرمایا جس قدر تیرے بچوں کو کافی ہو اس میں سے بقدر ضرورت لے لیا کرو۔

٢١٨ بَاب حِفْظِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالنَّفَقَةِ *

باب ۲۱۸۔ بیوی کا اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرنا اور نفقہ کا بیان۔

٣٣٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْآخَرُ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۳۳۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ابن طاؤس، طاؤس و ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہتر عورتیں قریش کی ہیں دوسری بار یہ بھی فرمایا کہ قریش کی عورتیں صالح (بہتر) ہیں کہ اپنے بچوں پر ان کے بچپن میں شفیق ہیں اور اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں اور بواسطہ معاویہؓ اور ابن عباسؓ بھی نبی ﷺ سے یہی منقول ہے۔

٢١٩ بَاب كِسْوَةِ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوفِ *

باب ۲۱۹۔ عورت کو دستور کے مطابق پہنانے کا بیان۔

٣٣٤- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ آتَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي *

۳۳۴۔ حجاج بن منہال، شعبہ، عبدالملک بن میسرہ، زید بن وہب حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں چند حلے دھاریدار آئے میں نے اس کو پہن لیا تو میں نے آپؐ کے چہرے پر غصہ کا اثر دیکھا چنانچہ میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

٢٢٠ بَاب عَوْنِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهِ *

باب ۲۲۰۔ بچوں کی خدمت میں عورت کا اپنے شوہر کی مدد کرنے کا بیان۔

٣٣٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رَضِي اللَّه عَنْهمَا قَالَ هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ

۳۳۵۔ مسدد، حماد بن زید، عمرو، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد کا انتقال ہوا اور انہوں نے سات یا نو لڑکیاں چھوڑیں، میں نے ایک ثیبہ عورت سے شادی کر لی مجھ سے

تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَاللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْ قَالَ خَيْرًا*

آنحضرت ﷺ نے پوچھا جابرؓ تم نے نکاح کر لیا، میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا باکرہ سے یا ثیبہ سے، میں نے عرض کیا بلکہ ثیبہ سے، آپؐ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا کہ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی تو اسے ہنساتا اور وہ تجھے ہنساتی، میں نے کہا عبداللہ (میرے والد) کا انتقال ہوا اور انہوں نے چند لڑکیاں چھوڑیں اور میں نے پسند نہیں کیا کہ میں ان پر ان ہی جیسی لے کر آؤں چنانچہ میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جو ان کی نگرانی کرے اور ان کی اصلاح کرے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تجھے برکت دے یا یہ فرمایا کہ اللہ تجھے بھلائی عطا کرے۔

۲۲۱ بَاب نَفَقَةِ الْمُعْسِرِ عَلَى أَهْلِهِ*

باب ۲۲۱۔ تنگدست کا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے کا بیان۔

۲۳۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَأَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا *

۳۳۶۔ احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں تو ہلاک ہو گیا، آپؐ نے فرمایا کیونکر، اس نے کہا میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی، آپؐ نے فرمایا ایک غلام آزاد کر دے، عرض کیا میرے پاس غلام نہیں ہے، آپؐ نے فرمایا تو دو مہینے متواتر روزے رکھ، اس نے کہا میں نہیں رکھ سکتا، آپؐ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے، اس نے کہا میرے پاس یہ بھی نہیں، نبی ﷺ کے پاس ایک عرق لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں، آپؐ نے فرمایا وہ سائل کہاں ہے، اس نے کہا میں ہوں حضورؐ! آپؐ نے فرمایا اس کو لے جا کر صدقہ کر، اس نے عرض کیا اپنے سے زیادہ ضرورتمند کو دوں یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مدینہ کی دونوں پتھریلی زمینوں کے درمیان کوئی گھر ایسا نہیں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو، آنحضرت ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، آپؐ نے فرمایا اچھا پھر تم ہی اس کے مستحق ہو یعنی تم ہی اسے کھاؤ۔

۲۲۲ بَاب (وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ) وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ (وَضَرَبَ

باب ۲۲۲۔ آیت وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ کی تفسیر اور کیا عورت پر کوئی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول وَضَرَبَ

اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ) إِلَى قَوْلِهِ (صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ) *

اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ...... صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ کی تفسیر۔

۳۳۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ قَالَ نَعَمْ لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ *

۳۳۷۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ہشام، عروہ، زینب بنت ابی سلمہ، اُم سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ابو سلمہ کے بچوں کو خرچ دینے میں مجھے ثواب ملے گا میں انہیں اس حالت اور اس طرح (فقر کی حالت میں) چھوڑ نہیں سکتی وہ بھی میرے ہی بچے ہیں، آپؐ نے فرمایا ہاں تجھے ثواب ملے گا جو تو ان کی ذات پر خرچ کرے گی۔

۳۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهم عَنْهَا قَالَتْ هِنْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ قَالَ خُذِي بِالْمَعْرُوفِ *

۳۳۸۔ محمد بن یوسف، سفیان، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہند نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہے اگر میں اس کے مال میں سے کچھ بقدر کفایت لے لوں تو کوئی حرج ہے، آپؐ نے فرمایا دستور کے مطابق لے لیا کرو۔

۲۲۳ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ *

باب ۲۲۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جس شخص نے کوئی قرض چھوڑا یا بچے چھوڑے تو میرے ذمہ ہیں۔

۳۳۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ *

۳۳۹۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس جب کسی شخص کا جنازہ لایا جاتا تو آپؐ دریافت فرماتے کہ اس نے اپنے دین کی ادائیگی کے لئے اتنا مال چھوڑا یا نہیں کہ اس کا دین ادا ہو سکے؟ اگر آپ سے کہا جاتا کہ اس نے اتنا مال چھوڑا ہے کہ اس کا قرض ادا ہو جائے تو آپؐ اس پر نماز پڑھتے ورنہ آپؐ مسلمانوں سے فرماتے کہ اپنے بھائی پر نماز پڑھو، جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر فتوحات کھولیں تو آپؐ نے فرمایا کہ میں مومنوں کا ان کی ذات سے بھی زیادہ خیر خواہ ہوں اگر کوئی مسلمان مر گیا اور اس نے قرض چھوڑا تو اس کا میں ذمہ دار ہوں اور اگر مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

۲۲۴ بَاب الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ *

باب ۲۲۴۔ دایہ وغیرہ سے دودھ پلانے کا بیان۔

٣٤٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّينَ ذَلِكِ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي فَقَالَ إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ ثُوَيْبَةُ أَعْتَقَهَا أَبُو لَهَبٍ *

۳۴۰۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، زینب بنت ابی سلمہ، ام حبیبہؓ زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میری بہن بنت ابی سفیان سے آپ نکاح کرلیں، آپؐ نے فرمایا کیا تو اس کو پسند کرتی ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں میں آپ کے لئے تنہا نہیں رہنا چاہتی بلکہ چاہتی ہوں کہ اس خیر میں میری بہن بھی شریک ہو جائے آپؐ نے فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! بخدا ہم میں تو آپس میں یہ تذکرہ ہو رہا تھا کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، آپؐ نے فرمایا امّ سلمہؓ کی بیٹی سے؟ میں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا خدا کی قسم! اگر وہ میری ربیبہ نہ بھی ہوتی تب بھی میرے لئے حلال نہ تھی اس لئے کہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے مجھ کو اور ابوسلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے اس لئے مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کرو اور شعیب نے زہری سے نقل کیا، عروہ نے بیان کیا کہ ثوبیہ کو ابولہب نے آزاد کیا تھا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الْأَطْعِمَةِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کھانے کا بیان

٢٢٥ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ) وَقَوْلِهِ (أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ) وَقَوْلِهِ (كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ) *

باب ۲۲۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہم نے تمہیں جو رزق حلال دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرو اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ پاک چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک کام کرو میں تمہارے کاموں کو جاننے والا ہوں۔

٣٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ *

۳۴۱۔ محمد بن کثیر، سفیان، منصور، ابووائل، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور مریضوں کی عیادت کرو اور قیدیوں کو چھڑاؤ۔ سفیان نے کہا کہ عانی کے معانی قید کے ہیں۔

٣٤٢ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِي مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عُدْ يَا أَبَا هِرٍّ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ فَوَلَّى اللَّهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ *

۳۴۲۔ یوسف بن عیسیٰ، محمد بن فضیل، فضیل، ابو حازم، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں نے تین دن بھی آسودہ ہو کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی اور ابو حازم حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے سخت بھوک لگی میں حضرت عمرؓ بن خطاب کے پاس گیا اور قرآن کی آیتیں سنانے کی خواہش ظاہر کی، وہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور میرے لئے دروازہ کھولا، میں تھوڑی دور چلا تھا کہ اپنے منہ کے بل بھوک کے سبب سے گر پڑا، دیکھا تو میرے سر کے پاس رسول کھڑے ہیں، آپؐ نے فرمایا اے ابوہریرہ! میں نے کہا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ! آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے کھڑا کیا اور آپؐ نے میری حالت پہچان لی چنانچہ مجھے اپنے گھر لے گئے اور مجھے ایک پیالہ دودھ پینے کا حکم دیا، میں نے اس میں سے پی لیا پھر فرمایا اور پیو اے ابو ہریرہ، تو میں نے دوبارہ پیا، آپؐ نے پھر فرمایا اور پی لو چنانچہ میں نے پی لیا یہاں تک کہ میرا پیٹ پیالہ کی طرح ہو گیا، پھر میں عمرؓ سے ملا اور ان سے اپنی حالت بیان کی اور میں نے کہا اے عمرؓ اللہ نے اس کام کا اسے مالک بنا دیا جو اس کا زیادہ مستحق تھا یعنی رسول اللہ ﷺ نے میری بھوک کی تکلیف رفع کی، بخدا میں نے تم سے آیت پڑھنے کو کہا تھا حالانکہ میں تم سے زیادہ ان آیتوں کا پڑھنے والا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں (سمجھا نہیں تھا ورنہ) بخدا تمہیں اپنے گھر میں داخل کرنا (یعنی مہمان بنانا) مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میرے پاس سرخ اونٹ ہوں۔

٢٢٦ بَاب التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ *

باب ۲۲۶۔ کھانے پر بسم اللہ پڑھنے اور دائیں ہاتھ سے کھانے کا بیان۔

٣٤٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ ابْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي

۳۴۳۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ولید بن کثیر، وہب بن کیسان، عمر بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں، اور میرا ہاتھ پیالہ میں چاروں طرف پڑتا تھا تو مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لڑکے اللہ کا نام لے (بسم اللہ پڑھ) اور اپنے دائیں ہاتھ

الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ *

سے کھااور جو تیرے قریب ہے اسی میں سے کھا، میں اس کے بعد اسی طرح کھاتا تھا۔

۲۲۷ بَاب الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ *

باب ۲۲۷۔ اپنے سامنے سے کھانے کا بیان اور انسؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا نام لو اور ہر شخص کو اپنے آگے سے کھانا چاہئے۔

۳٤٤- حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ عَنْ وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ *

۳۴۴۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، محمد بن جعفر، محمد بن عمرو بن حلحلہ دیلی، وہب بن کیسان، ابو نعیم، عمر بن ابی سلمہؓ (جو ام سلمہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے تھے) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا تو میں پیالہ کے چاروں طرف سے کھانے لگا تو مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے آگے سے کھا۔

۳٤٥- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ *

۳۴۵۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، وہب بن کیسان، ابو نعیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانا لایا گیا اور آپؐ کے پاس آپؐ کے ربیب عمر بن ابی سلمہؓ تھے، آپؐ نے فرمایا اللہ کا نام لے (بسم اللہ پڑھ اور) اپنے آگے سے کھا۔

۲۲۸ بَاب مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً *

باب ۲۲۸۔ اس شخص کا بیان جو کہ پیالہ میں چاروں طرف ڈھونڈھے جب کہ اس کے ساتھی کو ناگوار نہ ہو۔

۳٤٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ *

۳۴۶۔ قتیبہ، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک درزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا اور آپؐ کی دعوت کی، انسؓ کا بیان ہے کہ میں بھی آپ کے ساتھ گیا، میں نے دیکھا کہ آپؐ پیالہ کے چاروں طرف کدو تلاش کر کے نکال رہے ہیں، اسی دن سے میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا۔

٢٢٩ بَاب التَّيَمُّنِ فِي الْأَكْلِ وَغَيْرِهِ
قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ بِيَمِينِكَ *

باب ۲۲۹۔ کھانے وغیرہ میں دائیں ہاتھ سے کام کرنے کا بیان۔ عمر بن ابی سلمہؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔

٣٤٧- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَكَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ هَذَا فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ *

۳۴۷۔ عبدان، عبداللہ، شعبہ، اشعث اپنے والد سے وہ مسروق سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ وضو کرنے، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں طرف سے حتی المقدور ابتدا کرنے کو پسند فرماتے تھے اور اس سے پہلے واسطہ میں بیان کیا تھا کہ اپنے تمام کام میں دائیں طرف سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

٢٣٠ بَاب مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ *

باب ۲۳۰۔ اس شخص کا جو بیان جو پیٹ بھر کر کھانا کھائے۔

٣٤٨- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

۳۴۸۔ اسماعیل، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ابو طلحہ نے اُم سلیم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی کمزور آواز سنی ہے جس سے معلوم ہوا کہ آپؐ بھوکے ہیں تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے، انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ نکالا اس کے ایک حصہ میں روٹی لپیٹی پھر میرے کپڑے کے نیچے چھپایا اور مجھ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، میں وہ روٹی لے کر گیا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں ہیں اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی ہیں، میں ان کے سامنے جاکر کھڑا ہو گیا، مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھ کو ابو طلحہ نے بھیجا ہے، میں نے کہا ہاں، آپؐ نے فرمایا کیا کھانا دے کر بھیجا ہے، میں نے کہا ہاں، آنحضرت ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا چلو اور یہ کہہ کر آپ روانہ ہوئے اور میں بھی روانہ ہوا اور آگے آگے چلا یہاں تک کہ میں ابو طلحہ کے پاس آیا تو ابو طلحہ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو بھی لے کر آئے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں کہ ان سب کو کھلائیں، اُم سلیم نے کہا اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں، ابو طلحہ آگے بڑھے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے ملے، ابو طلحہ اور رسول اللہ ﷺ دونوں چلے یہاں تک کہ دونوں اندر آئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اُم سلیم تیرے پاس جو کچھ ہے لے آ، اُم سلیم وہ روٹیاں لے آئیں آپ نے ان

قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ أَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ ثَمَانُونَ رَجُلًا *

روٹیوں کے توڑنے کا حکم دیا اور اُم سلیم نے گھی ڈال کر اس کو ملیدہ بنایا، پھر اس پر رسول اللہ ﷺ نے پڑھا جو خدا نے چاہا، پھر فرمایا دس آمیوں کو بلاؤ، انہیں آنے کی اجازت دی گئی، ان لوگوں نے کھایا یہاں تک کہ آسودہ ہو گئے، جب وہ باہر چلے گئے تو فرمایا دس آدمیوں کو آنے کی اجازت دو، وہ لوگ بلائے گئے تو انہوں نے بھی آسودہ ہو کر کھایا جب یہ لوگ باہر نکلے تو پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو بلاؤ وہ لوگ اندر آئے اور خوب سیر (۱) ہو کر کھایا جب یہ لوگ بھی باہر چلے گئے تو اور دس آدمیوں کو بلانے کا حکم دیا تمام لوگوں نے کھایا اور آسودہ ہو کر کھایا اور کل لوگ اسی آدمی تھے۔

۳۴۹- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَحَدَّثَ أَبُو عُثْمَانَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ هِبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ قَالَ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوَى وَايْمُ اللَّهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَّ لَهُ حُزَّةً مِنْ

۳۴۹- موسیٰ، معتمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نیز ابو عثمان، عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور ہم ایک سو بیس آدمی تھے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز کھانے کی ہے، ایک شخص کے پاس ایک صاع یا اس کے لگ بھگ کھانا نکل آیا، اس کو گوندھا گیا ایک مشرک آدمی لمبا تڑنگا بکریاں ہانکے لئے جا رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تو بیچتا ہے یا ہبہ کرتا ہے، اس نے کہا نہیں بلکہ بیچتا ہوں، تو آپؐ نے اس سے ایک بکری خرید لی پھر اسے ذبح کیا گیا تو آپ نے اس کی کلیجی کے بھوننے کا حکم دیا، خدا کی قسم ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی بھی نہیں تھا جس کو اس میں سے حصہ نہ ملا جو حاضر تھے ان کو تو دے دیا اور جو اس وقت موجود نہ تھے ان کا حصہ رکھ دیا گیا پھر اس کے گوشت کے دو پیالے بنائے گئے

(۱) مجموعی طور پر احادیث سے زیادہ کھانے کی ناپسندیدگی معلوم ہوتی ہے۔ علامہ عینی نے احیاء کے حوالہ سے کھانے کے سات مراتب بیان فرمائے ہیں (۱) اتنا کھانا جس سے زندہ رہ سکے (۲) جس سے فرائض یعنی نماز، روزہ وغیرہ کی ادائیگی پر قادر ہو سکے یہ دونوں درجے واجب ہیں (۳) اتنا کھانا جس سے نوافل کی ادائیگی پر قدرت حاصل ہو جائے (۴) جس سے کسب حلال پر قادر ہو جائے، یہ دو درجے مستحب ہیں (۵) ایک تہائی پیٹ بھر کر کھایا جائے (۶) ایک تہائی پیٹ بھرنے سے بھی زیادہ کھایا جائے جس سے بدن فربہ ہو جائے اور نیند زیادہ آئے، یہ دو درجے مکروہ ہیں (۷) اتنا زیادہ کھانا جس سے جسم کو نقصان پہنچے اور بیمار ہو جائے، حرام ہے۔ (عمدۃ القاری ص ۳۳ ج ۲۱)

سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهَا لَهُ ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ *

تو ہم لوگوں نے اس میں کھایا اور پیٹ بھر کر بلکہ دونوں پیالوں میں گوشت بچ بھی رہا تو اس کو اونٹ پر لاد کر لے گئے یا اس طرح مروی ہے جس طرح فرمایا۔

۳۵۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ *

۳۵۰۔ مسلم، وہیب، منصور اپنی ماں سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے انتقال کے بعد ہم لوگوں کو پیٹ بھر کر کھجوریں اور سیر ہو کر پانی پینے کو ملا۔

۲۳۱ بَاب (لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ) إِلَى قَوْلِهِ (لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ) *

باب ۲۳۱۔ (اللہ تعالیٰ کا قول) کہ نہ تو اندھے پر کوئی حرج ہے اور نہ لنگڑے پر اور نہ مریض پر کوئی حرج ہے آخر آیت لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ تک۔

۳۵۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ يَحْيَى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَبَدْءًا *

۳۵۱۔ علی بن عبداللہ، سفیان، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، سوید بن نعمان سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے جب ہم لوگ مقام صہبا میں پہنچے، یحییٰ کے بیان کے مطابق صہبا خیبر سے آدھ منزل پر واقع ہے تو آنحضرت ﷺ نے کھانا طلب کیا، صرف ستو آپؐ کے سامنے پیش کئے گئے ہم نے اسے گھولا اور اس میں سے کھایا، پھر آپؐ نے پانی مانگا اور کلی کی تو ہم نے بھی کلی کی، پھر ہم کو آپؐ نے مغرب کی نماز پڑھائی لیکن آپؐ نے وضو نہیں کیا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ سے سنا کہ آپ نے نہ تو ابتدا میں ہاتھ دھوئے اور نہ آخر میں۔

۲۳۲ بَاب الْخُبْزِ الْمُرَقَّقِ وَالْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ *

باب ۲۳۲۔ پتلی روٹی اور خوان وسفرہ پر کھانے کا بیان۔

۳۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ خَبَّازٌ لَهُ فَقَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُرَقَّقًا وَلَا شَاةً مَسْمُوطَةً حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ *

۳۵۲۔ محمد بن سنان، ہمام قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم انسؓ کے پاس تھے اور ان کے پاس ان کا روٹی پکانے والا بھی تھا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے پتلی روٹی نہیں کھائی اور نہ ہی بھنی ہوئی بکری کھائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جاملے۔

۳۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ

۳۵۳۔ علی بن عبداللہ، معاذ بن ہشام، ہشام، یونس، اسکاف، قتادہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ نبی ﷺ نے کبھی

عَلِيٌّ هُوَ الْإِسْكَافُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَلَى سُكْرُجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قَطُّ قِيلَ لِقَتَادَةَ فَعَلَامَ كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ *

چھوٹی چھوٹی طشتریوں میں کھایا ہو اور نہ آپ نے کبھی پتلی روٹی کھائی اور نہ آپؐ نے خوان پر کھایا، قتادہؓ سے پوچھا گیا کہ آخر لوگ کس چیز پر کھاتے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ سفرے پر (خوان سے مراد ایسی چیز ہے جس پر کھانا رکھا جائے اور وہ زمین سے بلند ہو)۔

٣٥٤- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ أَنَسٍ بَنَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ *

۳۵۴۔ ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، حمید، انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حضرت صفیہؓ سے زفاف کیا تو مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی، آپؐ نے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا تو بچھایا گیا اور اس پر گھی کھجوریں اور پنیر وغیرہ رکھے گئے اور عمرو نے بطریق انسؓ روایت کیا کہ نبی ﷺ نے ان سے زفاف کیا پھر حیس دستر خوان پر رکھا گیا۔

٣٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الشَّأْمِ يُعَيِّرُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُونَ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ يَا بُنَيَّ إِنَّهُمْ يُعَيِّرُونَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ هَلْ تَدْرِي مَا كَانَ النِّطَاقَانِ إِنَّمَا كَانَ نِطَاقِي شَقَقْتُهُ نِصْفَيْنِ فَأَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا وَجَعَلْتُ فِي سُفْرَتِهِ آخَرَ قَالَ فَكَانَ أَهْلُ الشَّأْمِ إِذَا عَيَّرُوهُ بِالنِّطَاقَيْنِ يَقُولُ إِيهًا وَالْإِلَهِ تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا *

۳۵۵۔ محمد، ابو معاویہ، ہشام اپنے والد سے اور وہب بن کیسان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اہل شام ابن زبیرؓ کو ذات النطاقین کا بیٹا کہہ کر عار دلاتے تھے ان سے (ان کی ماں) اسماءؓ نے کہا کہ اے بیٹے! تجھے لوگ نطاقین کہہ کر عار دلاتے ہیں تم جانتے ہو کہ نطاقین کیا تھے؟ میرا ایک کمر بند تھا جس کے میں نے دو ٹکڑے کر دیئے تھے ایک ٹکڑے سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کی تھیلیوں کا منہ باندھا اور دوسرے کو میں نے نیفے میں ڈالا، اہل شام جب ان کو نطاقین کہہ کر عار دلاتے تو کہتے اور کہو مجھے تو بھلا لگتا ہے۔

٣٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ ابْنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُسْتَقْذِرِ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۳۵۶۔ ابو نعمان، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام حفید بنت حارث بن حزن (ابن عباسؓ کی) خالہ نے نبی ﷺ کو گھی، پنیر اور سوسمار ہدیہ کے طور پر بھیجا، آپؐ نے عورتوں کو بلایا اور آپ کے دستر خوان پر ان لوگوں نے کھایا لیکن آنحضرت ﷺ نے مکروہ سمجھتے ہوئے نہیں کھایا اگر وہ حرام ہوتا تو وہ عورتیں آنحضرت ﷺ کے دستر خوان پر اسے نہ کھاتیں اور نہ ہی آپؐ انہیں ان کے کھانے کا حکم دیتے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ *

۲۳۳ بَاب السَّوِيقِ *

۳۵۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيقًا فَلَاكَ مِنْهُ فَلُكْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلَّى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

باب ۲۳۳۔ ستو کا بیان۔

۳۵۷۔ سلیمان بن حرب، حماد، یحییٰ، بشیر بن یسار، سوید بن نعمان سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ مقام صہباء میں تھے اور وہ خیبر سے ایک منزل کی مسافت پر تھے، نماز کا وقت آ گیا تو آپ نے کھانا طلب کیا، سوائے ستو کے کوئی چیز نہ ملی، آپؐ نے بغیر پانی کے اس کو کھایا، ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ بغیر پانی کے کھایا، پھر آپؐ نے پانی مانگا اور کلی کی پھر نماز پڑھی، لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی لیکن آپؐ نے وضو نہیں کیا۔

۲۳٤ بَاب مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسَمَّى لَهُ فَيَعْلَمُ مَا هُوَ *

۳۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدْ قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ

باب ۲۳۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں کھاتے تھے جب تک کہ آپؐ سے بیان نہ کیا جاتا اور آپؐ کو معلوم نہ ہو جاتا کہ کیا ہے۔

۳۵۸۔ محمد بن مقاتل، ابوالحسن، عبداللہ، یونس، زہری، ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری، ابن عباسؓ، حضرت خالدؓ بن ولید سے جن کو سیف اللہ کہا جاتا تھا روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میمونہؓ کے پاس جو ان کی اور ابن عباسؓ کی خالہ تھیں گئے، ان کے پاس بھنا ہوا سوسمار (گوہ) دیکھا ان کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے لے کر آئی تھیں اور ان کے پاس بھیجا تھا، میمونہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوسمار پیش کیا اور بہت کم ایسا ہوتا کہ آپ اپنا ہاتھ کسی کھانے کی طرف بڑھاتے جب تک کہ آپؐ سے بیان نہ کر دیا جاتا، یا بتلا نہ دیا جاتا (کہ کیا ہے) چنانچہ آپؐ نے اپنا ہاتھ سوسمار کی طرف بڑھایا جو عورتیں آپ کے سامنے حاضر تھیں ان میں سے ایک نے آپ کو بتا دیا کہ حضورؐ یہ تو سوسمار ہے جو آپؐ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ سوسمار کی طرف سے کھینچ لیا، خالدؓ بن ولید نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا سوسمار حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں لیکن میرے ملک میں نہیں پایا جاتا اس لئے میری طبیعت اس کو ناپسند کرتی ہے۔ خالدؓ بن ولید کا بیان ہے کہ میں نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ *

سے کھینچ لیا اور میں نے اس کو کھایا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

۲۳۵ بَاب طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ *

باب ۲۳۵۔ ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کو کافی ہوتا ہے۔

۳۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ *

۳۵۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، اسمٰعیل، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کو کافی ہوتا ہے۔

۲۳۶ بَاب الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۲۳۶۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اس باب میں ابوہریرہؓ کی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۳۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمِسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ يَا نَافِعُ لَا تُدْخِلْ هَذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ *

۳۶۰۔ محمد بن بشار، عبدالصمد، شعبہ، واقد بن محمد، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک کہ ایک مسکین ان کے پاس نہیں لایا جاتا تھا جو ان کے ساتھ کھائے، میں ایک شخص کو ان کے پاس لے آیا جو ان کے ساتھ کھانا کھائے چنانچہ وہ شخص آیا اور بہت زیادہ کھا گیا، ابن عمرؓ نے کہا اے نافع اب تو میرے پاس اس کو نہ لانا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

ف: اس حدیث میں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ مومن کی شان یہ ہوتی ہے کہ وہ کم کھاتا ہے اس لئے کہ اسے عبادات وغیرہ کی مشغولیت بھی ہوتی ہے اور نعمتوں کے حساب کا ڈر بھی ہوتا ہے اور کافر عموماً زیادہ کھاتا ہے اس لئے کہ اس کا تو کل مقصد ہی دنیا ہے نہ آخرت پر ایمان اور نہ حساب سے ڈر۔

۲۳۷ بَاب الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۲۳۷۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اس باب میں ابوہریرہؓ کی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

٣٦١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَام أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَإِنَّ الْكَافِرَ أَوِ الْمُنَافِقَ فَلَا أَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَ عُبَيْدُاللَّهِ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاء وَقَالَ ابْنُ بُكَيْر حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۳۶۱۔ محمد بن سلام، عبدہ، عبید اللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق (یاد نہیں کہ ان دو لفظوں یعنی کافر و منافق میں سے عبید اللہ نے کیا بیان کیا) سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ اور ابن بکیر نے بیان کیا کہ مجھ سے مالک نے بواسطہ نافع ابن عمرؓ نبی ﷺ سے اس کے مثل روایت کی۔

٣٦٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ أَبُو نَهِيكٍ رَجُلًا أَكُولًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاء فَقَالَ فَأَنَا أُومِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ *

۳۶۲۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو (بن دینار) سے روایت کرتے ہیں کہ ابونہیک ایک بہت زیادہ کھانے والا آدمی تھا اس سے ابن عمرؓ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسلم ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے، اس نے کہا کہ میں تو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہوں۔

٣٦٣- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاء *

۳۶۳۔ اسمٰعیل، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمان ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

٣٦٤- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاء *

۳۶۴۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، عدی بن ثابت، ابو حازم، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بہت کھانے والا تھا پھر وہ مسلمان ہو گیا تو بہت کم کھانے لگا جب یہ آنحضرت ﷺ سے بیان کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

٢٣٨ بَاب الْأَكْلِ مُتَّكِئًا *

باب ۲۳۸۔ تکیہ لگا کر کھانے کا بیان۔

٣٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا *

۳۶۵۔ ابو نعیم، مسعر، علی بن اقمر، ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا ہوں۔

٣٦٦- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ لَا آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِئٌ *

۳۶۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور علی بن اقمر، ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپؐ نے ایک شخص سے فرمایا کہ میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا ہوں۔

٢٣٩ بَاب الشِّوَاءِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَجَاءَ (بِعِجْلٍ حَنِيذٍ) أَيْ مَشْوِيٌّ *

باب ۲۳۹۔ بھنی ہوئی چیز کھانے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ وہ بھنا ہوا بچھڑا لے کر آئے۔

٣٦٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ ضَبٌّ فَأَمْسَكَ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدٌ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَا يَكُونُ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ فَأَكَلَ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ قَالَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ *

۳۶۷۔ علی بن عبداللہ، ہشام بن یوسف معمر، زہری، ابوامامہ بن سہل، ابن عباسؓ، خالدؓ بن ولید سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس بھنا ہوا سوسمار (گوہ) لایا گیا، آپؐ اس کی طرف کھانے کے لئے جھکے تو کہا گیا یہ گوہ ہے، آپؐ نے اپنا ہاتھ روک لیا اس پر خالدؓ نے کہا کیا یہ حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں لیکن یہ میری قوم کی زمین میں نہیں ہوتا ہے اس لئے میں اپنی طبیعت کو اس سے متنفر پاتا ہوں، چنانچہ خالدؓ نے اس کو کھایا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے، مالک نے بواسطہ ابن شہاب ضب محنوذ کا لفظ روایت کیا ہے۔

٢٤٠ بَاب الْخَزِيرَةِ قَالَ النَّضْرُ الْخَزِيرَةُ مِنَ النُّخَالَةِ وَالْحَرِيرَةُ مِنَ اللَّبَنِ *

باب ۲۴۰۔ خزیرہ کا بیان، نضر نے بیان کیا کہ خزیرہ میدے سے اور حریرہ دودھ سے بنایا جاتا ہے۔

٣٦٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ سَأَفْعَلُ

۳۶۸۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، محمود بن ربیع انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ عتبان بن مالک جو نبی ﷺ کے صحابی تھے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ میری بینائی زائل ہو گئی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں جب بارش ہوتی ہے تو نالہ جو میرے اور ان کے درمیان حائل ہے بہنے لگتا ہے اور میں ان کی مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے نہیں جا سکتا اس لئے یارسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپؐ تشریف لا کر میرے گھر نماز پڑھیں تاکہ میں اس کو نماز کی جگہ بنالوں، آپؐ نے فرمایا کہ میں انشاء اللہ ایسا کروں گا، دوسرے دن صبح کو جب آفتاب بلند ہو چکا تھا رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، نبی ﷺ نے اندر داخل ہونے کی اجازت چاہی، میں

إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لِي أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ أَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قُلْنَا فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودٍ فَصَدَّقَهُ *

نے اجازت دے دی تو آپ گھر میں داخل ہو گئے کہیں بیٹھے نہیں اور مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ کو پسند کرتے ہو جہاں میں نماز پڑھ دوں، میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا تو نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی، ہم لوگ بھی صف بستہ ہو گئے، پھر آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی اور سلام پھیرا، ہم نے آپؐ کو خزیرہ کھانے کے لئے جو آپ کے واسطے تیار کرایا تھا روک لیا، گھر میں محلّہ کے بہت سے لوگ جمع ہو گئے ان میں سے کسی نے کہا مالک بن دخشن کہاں ہے؟ کسی نے کہا وہ منافق ہے اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت نہیں رکھتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے اور اس سے اس کا مقصد رضائے الٰہی ہے، لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں، ہم نے کہا کہ ہم اس کا رخ منافقین کی طرف اور انہیں کی خیر خواہی کرتے دیکھتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے جہنم کی آگ اس پر حرام کر دی جس نے لا الہ الا اللہ خالصاً لوجہ اللہ کہا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے جو بنی سالم کے ایک فرد اور ان کے سردار تھے محمود کی حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

٢٤١ بَاب الْأَقِطِ وَقَالَ حُمَيْدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّةَ فَأَلْقَى التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَمْرُو ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْسًا *

باب ۲۴۱۔ پنیر کا بیان اور حمید نے بیان کیا کہ میں نے انسؓ سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ سے زفاف کیا (تو دعوت ولیمہ میں) آپؐ نے کھجوریں، پنیر اور گھی پیش کیا اور عمرو بن ابی عمرو انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حیس تیار کرائی تھی۔

٣٦٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِبَابًا وَأَقِطًا وَلَبَنًا فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَتِهِ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُوضَعْ

۳۶۹۔ مسلم بن ابراہیم، شعبہ، ابو بشر، سعید، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میری خالہ نے نبی ﷺ کے پاس سوسمار (گوہ) پنیر اور دودھ بھیجا، چنانچہ سوسمار آپؐ کے دسترخوان پر رکھا گیا اگر حرام ہوتا تو نہ رکھا جاتا اور نبی ﷺ نے دودھ پیا اور پنیر کھایا۔

وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَأَكَلَ الْأَقِطَ *

٢٤٢ بَاب السِّلْقِ وَالشَّعِيرِ *

٣٧٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ إِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللَّهِ مَا فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ *

باب ۲۴۲۔ چقندر اور جو کا بیان۔

۳۷۰۔ یحییٰ بن بکیر، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابوحازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں جمعہ کے دن کی بڑی خوشی ہوتی تھی اس لئے کہ ایک بڑھیا تھی جو ہمارے لئے چقندر کی جڑیں اکھاڑ کر ایک ہانڈی میں ڈال دیتی تھی اور اس میں چند دانے جو کے بھی پکاتی تھی، جب ہم نماز پڑھ لیتے تو اس بڑھیا کے پاس جاتے وہ ہمارے سامنے (چقندر کی جڑیں پکی ہوئی) پیش کر دیتی، ہمیں جمعہ کے دن کی اس سبب سے بہت خوشی ہوتی اور ہم جمعہ کے بعد ہی کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے اور اس کھانے میں نہ تو چربی ہوتی اور نہ ہی کوئی اور چکنائی ہوتی۔

٢٤٣ بَاب النَّهْسِ وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ *

٣٧١- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَعَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَعَنْ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْتَشَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

باب ۲۴۳۔ گوشت کو اگلے دانتوں سے نوچ کر اور دیگچی سے نکال کر کھانے کا بیان۔

۳۷۱۔ عبداللہ بن عبدالوہاب، حماد، ایوب، محمد، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شانے کا گوشت دانتوں سے نوچ کر کھایا پھر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی لیکن وضو نہیں کیا۔ اور ایوب وعاصم بواسطہ عکرمہ حضرت ابن عباسؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہانڈی سے ہڈی نکال کر کھائی پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

٢٤٤ بَاب تَعَرُّقِ الْعَضُدِ *

٣٧٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَكَّةَ وَقَالَ عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ

باب ۲۴۴۔ بازو کا گوشت چھڑا کر کھانے کا بیان۔

۳۷۲۔ محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، فلیح، ابوحازم مدنی، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابوقتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے (دوسری سند) عبدالعزیز بن عبداللہ، محمد بن جعفر، ابوحازم، عبداللہ بن ابی قتادہ سلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن نبی ﷺ کے چند صحابہ کے ساتھ بیٹھا تھا جب کہ ہم مکہ کی طرف جا رہے تھے اور ایک منزل میں ٹھہرے ہوئے تھے تمام لوگ حالت احرام میں تھے لیکن میں حالت احرام میں

يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي لَهُ وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ *

نہیں تھا، لوگوں نے ایک گور خر کو دیکھا اس وقت میں اپنے جوتے کے ٹانکنے میں مصروف تھا ان لوگوں نے مجھے خبر نہیں دی لیکن چاہتے تھے کہ کاش میں اسے دیکھ لیتا، میں نے نگاہ پھیری تو میں نے اس کو دیکھ لیا میں گھوڑے کی طرف گیا اس پر زین کسا پھر میں اس پر سوار ہو گیا لیکن نیزہ اور کوڑا لینا بھول گیا، میں نے لوگوں سے کہا مجھے کوڑا اور نیزہ دے دو ان لوگوں نے جواب دیا کہ نہیں خدا کی قسم ہم تمہاری کچھ بھی مدد نہیں کریں گے، مجھے غصہ آ گیا اور میں نے گھوڑے سے اتر کر دونوں چیزیں لے لیں پھر میں سوار ہوا اور اس پر حملہ کر کے اس کو مار ڈالا بعد جب کہ وہ مردہ ہو چکا تھا لے کر آیا لوگ اس کے کھانے میں مشغول ہو گئے، پھر ان لوگوں کو حالت احرام میں کھانے کے متعلق شک ہوا اس کے بعد ہم روانہ ہوئے اور ایک شانہ میں نے چھپا کر رکھ لیا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو ہم نے آپؐ سے اس کے متعلق پوچھا، آپؐ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ اس کا بچا ہوا بھی ہے، میں نے وہ بازو آپؐ کو دے دیا، اس کا گوشت آپؐ نے دانتوں سے چھڑا کر کھایا حالانکہ آپؐ احرام کی حالت میں تھے۔ محمد بن جعفر اور زید بن اسلم نے بواسطہ عطاء بن یسار ابو قتادہ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

٢٤٥ بَاب قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ *

باب ۲۴۵۔ چھری سے گوشت کاٹنے کا بیان۔

٣٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

۳۷۳۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، جعفر بن عمرو بن امیہ اپنے والد عمرو بن امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ بکری کا ایک شانہ آپ کے ہاتھ میں تھا جسے آپ چھری سے کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے پھر نماز کے لئے اذان کہی گئی تو اس شانہ کو اور چھری کو جس سے گوشت کاٹ رہے تھے ایک طرف ڈال دیا اور کھڑے ہو گئے، پھر نماز پڑھی لیکن وضو نہیں کیا۔

٢٤٦ بَاب مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا *

باب ۲۴۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا۔ (۱)

(۱) کھانے کو حقیر سمجھتے ہوئے اس میں عیب نکالنا ممنوع ہے۔ لیکن اگر کھانے میں کوئی کمی بیشی ہو اور مناسب طریقے سے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

۳۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ *

۳۷۴۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے کھانے کی کبھی برائی بیان نہیں کی اگر مرغوب ہوتا تو کھالیتے اور اگر ناگوار ہوتا تو چھوڑ دیتے۔

۲۴۷ بَاب النَّفْخِ فِي الشَّعِيرِ *

باب ۲۴۷۔ جو کو پھونکنے کا بیان۔

۳۷۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ قَالَ لَا فَقُلْتُ فَهَلْ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ قَالَ لَا وَلَكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ *

۳۷۵۔ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، ابو حازم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سہل سے پوچھا کہ کیا تم نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں میدہ دیکھا تھا، انہوں نے کہا نہیں، پھر میں نے پوچھا کیا جو کے آٹے کو چھانتے تھے، انہوں نے کہا نہیں لیکن ہم لوگ اسے پھانک لیا کرتے تھے۔

۲۴۸ بَاب مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ *

باب ۲۴۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کیا کھاتے تھے۔

۳۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ فِي مَضَاغِي *

۳۷۶۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، عباس، جریری، ابو عثمان نہدی، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ میں کھجوریں تقسیم کیں، ہر شخص کو سات کھجوریں دیں چنانچہ مجھے بھی سات کھجوریں دیں ان میں سے ایک اچھی نہ تھی لیکن ان کھجوروں میں سے اس سے زیادہ کوئی کھجور مجھے پسند نہ تھی اس لئے کہ وہ چبانے میں سخت تھی (اور دیر تک رہی)۔

۳۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ أَوِ الْحَبَلَةِ حَتَّى يَضَعَ أَحَدُنَا مَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ

۳۷۷۔ عبداللہ بن محمد، وہب بن جریر، شعبہ، اسمٰعیل، قیس، سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ پر ایمان لانے والوں میں ساتواں آدمی تھا، ہمارا کھانا درخت کی پتیوں کے سوا کچھ بھی نہ تھا یہاں تک کہ ہم بکریوں کی طرح مینگنیاں کرتے تھے، پھر اب بنو اسد ہمیں اسلام کی تعلیم کرتے ہیں اگر میں ان کی تعلیم کا محتاج ہوں تو میری کوششیں رائیگاں گئیں اور میں گھاٹے میں رہا۔

(بقیہ پچھلا صفحہ) کھانا تیار کرنے والے کو اس کی پر مطلع کرنا تاکہ اس کی اصلاح ہو جائے یہ ممنوع نہیں ہے۔ اسی طرح کسی کھانے کے بارے میں یہ کہہ دینا کہ یہ مجھے طبعاً پسندیدہ نہیں ہے یہ بھی اس ممانعت میں داخل نہیں۔

سَعْيِي *

۳۷۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ *

۳۷۸۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سہل بن سعدؓ سے پوچھا کہ کیا نبی ﷺ نے میدہ کھایا تھا، سہل نے بیان کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب سے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث کیا (میدہ کھاتے ہوئے) نہیں دیکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اٹھالیا، پھر میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تم چھلنی استعمال کرتے تھے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے چھلنی نہیں دیکھی جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اٹھالیا، میں نے پوچھا تم لوگ جو بغیر چھانے ہوئے استعمال کرتے تھے، انہوں نے کہا ہم اس کو پیس لیتے تھے اور پھونک مارتے تھے جس قدر اس کا چھلکا اڑنا ہوتا اڑ جاتا اور جس قدر باقی رہتا ہم اس کو گوندھتے اور کھاتے۔

۳۷۹- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ *

۳۷۹۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے ان کے پاس ایک بھنی ہوئی بکری تھی ان لوگوں نے ان کو بلایا انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ آنحضرت ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اس حال میں کہ جو کی روٹی بھی آسودہ ہو کر نہیں کھائی۔

۳۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكْرُجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قُلْتُ لِقَتَادَةَ عَلَامَ يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ *

۳۸۰۔ عبداللہ بن ابی الاسود معاذ، معاذ کے والد یونس، قتادہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے کبھی چھوٹی چھوٹی طشتریوں میں اور نہ دستر خوان پر اور نہ پتلی پتلی روٹیاں کھائیں، میں نے پوچھا تو پھر آپؐ کس چیز پر کھاتے تھے؟ انہوں نے کہا سفرے پر۔

۳۸۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُم عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ

۳۸۱۔ قتیبہ، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ محمد ﷺ کے گھر والوں نے جب سے مدینہ آئے گیہوں کا کھانا آسودہ ہو کر تین دن تک متواتر نہیں کھایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اٹھالیا۔

طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ *

٢٤٩ بَاب التَّلْبِينَةِ *

٣٨٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ *

باب ۲۴۹۔ تلبینہ (لپٹے) کا بیان۔

۳۸۲۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب ان کا کوئی رشتہ دار مر جاتا تو عورتیں جمع ہوتیں پھر سب اپنے گھر چلی جاتیں مگر خاص خاص اور قریب کی عورتیں رہ جاتیں اور تلبینہ بنانے کا حکم دیتیں، وہ پکایا جاتا پھر ثرید بنا کر تلبینہ اس پر ڈال دیا جاتا، پھر فرماتیں کہ اسے کھاؤ اس لئے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے۔

٢٥٠ بَاب الثَّرِيدِ *

٣٨٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ *

باب ۲۵۰۔ ثرید کا بیان۔

۳۸۳۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عمرو بن مرہ جملی، مرہ ہمدانی، ابو موسیٰ اشعریؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ مردوں میں سے تو بہت کامل گزرے ہیں لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ (فرعون کی بیوی) کے علاوہ کوئی کامل نہیں ہوئی اور عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہی ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت ہے۔

٣٨٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ *

۳۸۴۔ عمرو بن عون، خالد بن عبداللہ، ابو طوالہ، انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ عائشہؓ کو دوسری عورتوں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت ہے۔

٣٨٥- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا حَاتِمٍ الْأَشْهَلَ بْنَ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ

۳۸۵۔ عبداللہ بن منیر، ابو حاتم، اشہل بن حاتم، ابن عون، ثمامہ بن انس، انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ آپ کے ایک غلام کے پاس پہنچا جو درزی تھا، اس نے آپؐ کے سامنے ایک پیالہ پیش کیا جس میں ثرید تھا پھر اپنے کام میں

خَيَّاطٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ قَالَ وَأَقْبَلَ عَلَى عَمَلِهِ قَالَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ *

لگ گیا، حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالتے تھے میں بھی کدو ڈھونڈھ کر آپؐ کے سامنے رکھنے لگا اور اس کے بعد سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔

۲۵۱ بَاب شَاةٍ مَسْمُوطَةٍ وَالْكَتِفِ وَالْجَنْبِ *

باب ۲۵۱۔ بھنی ہوئی بکری اور مونڈھوں اور پہلو کا گوشت کھانے کا بیان۔

۳۸۶- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ قَالَ كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ *

۳۸۶۔ ہدبہ بن خالد، ہمام بن یحییٰ، قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ انس بن مالکؓ کے پاس آتے تھے (ایک دن میں آیا تو دیکھا کہ) ان کا باورچی کھڑا تھا انہوں نے کہا کہ کھاؤ اس لئے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پتلی چپاتی دیکھی ہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جاملے اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ نے بھنی ہوئی بکری کھائی ہو۔

۳۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

۳۸۷۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، معمر، زہری، جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کا ایک شانہ کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا پھر نماز کے لئے اذان دی گئی، آپؐ چھری پھینک کر کھڑے ہو گئے پھر نماز پڑھی لیکن وضو نہیں کیا۔

۲۵۲ بَاب مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ سُفْرَةً *

باب ۲۵۲۔ اگلے لوگ اپنے گھروں اور سفر میں کسی قسم کا کھانا اور گوشت وغیرہ ذخیرہ کر کے رکھتے تھے اور حضرت عائشہؓ اور اسماءؓ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کے لئے ایک سفرہ (توشہ دان) بنایا تھا۔

۳۸۸- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ

۳۸۸۔ خلاد بن یحییٰ، سفیان، عبدالرحمٰن بن عابسؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا نبی ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا ہے، انہوں نے بتایا کہ آپؐ نے اس سے صرف اس سال منع فرمایا جس سال لوگ بھوکے تھے تو آپؐ نے چاہا کہ غنی فقیر کو کھلائیں، ہم اس کو گھر رکھ لیتے تھے اور اس کو پندرہ دن کے بعد کھا۔ ت ... کسی نے

فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قِيلَ مَا اضْطَرَّكُمْ إِلَيْهِ فَضَحِكَتْ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ بِهَذَا *

پوچھا آپ کو اس کی ضرورت کیوں پیش آتی تھی، وہ ہنس پڑیں اور کہا کہ آل محمد ﷺ نے کبھی سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک متواتر سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے اور ابن کثیر نے بیان کیا کہ مجھ سے سفیان نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن عابس اسے بیان کیا۔

٣٨٩- حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْهَدْيِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لَا *

۳۸۹۔ عبداللہ بن محمد سفیان، عمرو، عطاء، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے زمانہ میں قربانی کا گوشت مدینہ تک لاتے تھے، محمد نے بواسطہ ابن عینیہ اس کے متابع حدیث روایت کی اور ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے عطاء سے پوچھا کیا انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ حتی جئنا المدینہ (یہاں تک کہ ہم مدینہ آئے) انہوں نے کہا نہیں۔

٢٥٣ بَاب الْحَيْسِ *

باب ۲۵۳۔ حیس کا بیان۔

٣٩٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا

۳۹۰۔ قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، عمرو بن ابی عمرو، مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے ابو طلحہ سے فرمایا اپنے بچوں میں سے ایک بچہ لا جو میری خدمت کرے چنانچہ ابو طلحہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر لے چلے، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنے لگا، جب بھی اترتے تو میں آپ کو دعا کرتے ہوئے سنتا کہ اے اللہ! غم، رنج، عجز، سستی، بخل اور بزدلی اور شدت قرض اور لوگوں کے غلبہ سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں، میں آپ کی برابر خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے آئے اور آپؐ صفیہ بنت حیی کو لے کر آئے جنہیں آپ نے اپنے واسطے منتخب کر لیا تھا میں نے دیکھا کہ آپؐ اپنے پیچھے ان کے لئے چادر وغیرہ تان رہے تھے، پھر ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا یہاں تک کہ جب ہم صہبا میں پہنچے آپؐ نے حیس تیار کرا کر ایک چرمی دستر خوان پر رکھا پھر مجھے لوگوں کو بلانے کے لئے بھیجا چنانچہ میں نے لوگوں کو بلایا، لوگ آئے اور کھایا اور یہ حضرت صفیہؓ سے زفاف کے وقت کا واقعہ ہے، پھر چلے یہاں تک کہ جب احد پہاڑ نظر آنے لگا تو فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، جب مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا یا اللہ میں دونوں پہاڑوں کے درمیان کی زمین کو حرام قرار دیتا ہوں جس

مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ *

طرح حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کو حرام قرار دیا تھا، یا اللہ مدینہ والوں کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

٢٥٤ بَاب الْأَكْلِ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ *

باب ۲۵۴۔ چاندی کے ملمع کئے ہوئے برتن میں کھانے کا بیان۔

٣٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هَذَا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ *

۳۹۱۔ ابونعیم، سیف بن ابی سلیمان، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ حذیفہؓ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے پانی مانگا ایک مجوسی ان کے پاس پانی لے کر آیا جب پیالہ ان کے ہاتھوں میں رکھا تو انہوں نے اس کو پھینک دیا اور کہا کہ اگر میں اس کو ایک یا دو مرتبہ منع نہ کر چکا ہوتا تو ایسا نہ کرتا (یعنی پیالہ کو نہ پھینکتا) میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ریشم اور دیباج نہ پہنو اور نہ سونا چاندی کے برتن میں پانی پیو اور نہ ان کی رکابیوں میں کھاؤ اس لئے کہ دنیا میں یہ کفار کا سامان ہے اور ہمارے لئے آخرت میں ہے۔

٢٥٥ بَاب ذِكْرِ الطَّعَامِ *

باب ۲۵۵۔ کھانے کا ذکر۔

٣٩٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ *

۳۹۲۔ قتیبہ، ابو عوانہ، قتادہ، انسؓ، ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی ہے کہ جس کی بو بھی اچھی ہے اور مزہ بھی اچھا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی ہے کہ وہ میٹھی ہوتی ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں ہوتی اور قرآن پڑھنے والا منافق ریحانہ (پھول) کی طرح ہے کہ اس کی بو تو اچھی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والا منافق اندرائن کے پھل کی طرح ہے کہ نہ تو اس کی بو ہی اچھی ہے اور مزہ بھی اس کا کڑوا ہے۔

٣٩٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ *

۳۹۳۔ مسدد، خالد، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر اسی طرح ہے جس طرح ثرید کو دیگر کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔

٣٩٤- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ *

۳۹۴۔ ابو نعیم، مالک، سمی، ابو صالح، ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے کہ تمہیں کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے اس لئے جب اپنی ذاتی ضرورت پوری ہو جائے تو جلد اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ آئے۔

٢٥٦ بَاب الْأُدْمِ *

باب ۲۵۶۔ ترکاری کا بیان۔

٣٩٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتِ شَرَطْتِيهِ لَهُمْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ وَأُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي أَنْ تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ تُفَارِقَهُ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُورُ فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَحْمًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا *

۳۹۵۔ قتیبہ بن سعید، اسمٰعیل بن جعفر، ربیعہ، قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ بریرہ کی حدیث سے تین باتیں معلوم ہوئیں حضرت عائشہؓ نے چاہا کہ بریرہ کو خرید کر آزاد کریں، ان کے مالکوں نے کہا کہ ولاء کا حق ہمیں حاصل ہو گا، انہوں نے یہ ماجرا آنحضرت ﷺ سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر تو خریدنا چاہتی ہے تو انہیں یہ شرط کرنے دے حرج نہیں اس لئے کہ ولاء کا مستحق تو وہی ہے جو آزاد کرے چنانچہ بریرہ خرید کر آزاد کی گئی اور انہیں اپنے شوہر کے بارے میں اختیار دیا گیا کہ یا تو اس کے ساتھ رہے یا علیحدہ ہو جائے اور ایک دن آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ کے گھر تشریف لائے اور اس وقت ہانڈی چولہے پر جوش مار رہی تھی، آپؐ نے کھانے کے لئے کچھ مانگا آپ کے پاس روٹی اور گھر کی پکی ترکاری لائی گئی، آپؐ نے فرمایا کیا میں گوشت نہیں دیکھ رہا ہوں، جواب دیا گیا ہاں یا رسول اللہ! وہ گوشت ہے جو بریرہ کو صدقہ میں ملا تھا انہوں نے ہمیں ہدیہ کے طور پر بھیجا ہے، آپؐ نے فرمایا وہ اس کے لئے صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

٢٥٧ بَاب الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ *

باب ۲۵۷۔ حلوہ اور شہد کا بیان۔

٣٩٦- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهم عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ *

۳۹۶۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، ابو اسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ حلوہ اور شہد بہت پسند فرماتے تھے۔

٣٩٧- حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ

۳۹۷۔ عبدالرحمٰن بن شیبہ، ابن ابی الفدیک، ابن ابی ذئب مقبری، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کی

عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْنِي حِينَ لَا آكُلُ الْخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَرِيرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ وَأُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ وَهِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَنَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا *

خدمت میں رہا کرتا تھا جب کہ مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو حریر نہیں ملتا تھا صرف پیٹ بھر جاتا تھا اور نہ کوئی لونڈی اور غلام ہم لوگوں کی خدمت کے لئے تھا اور میں اپنے پیٹ سے پتھر باندھے رہتا اور حالانکہ میں جانتا ہوتا لیکن لوگوں سے میں آیت پڑھنے کو کہتا تاکہ وہ مجھے گھر لے جائیں اور کھانا کھلائیں اور مسکینوں کے لئے سب سے اچھے آدمی جعفر بن ابی طالب تھے کہ ہمیں اپنے ساتھ لے جاتے اور کھلاتے جو کچھ ان کے گھر میں موجود ہوتا یہاں تک کہ بعض دفعہ خالی چمڑے کا برتن ہی لے آتے اور میں اسے پھاڑ کر جو کچھ اس میں ہوتا اسے چاٹ لیتا۔

۲۵۸ بَاب الدُّبَّاءِ *

باب ۲۵۸۔ کدو کا بیان۔

۳۹۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَوْلًى لَهُ خَيَّاطًا فَأُتِيَ بِدُبَّاءٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ *

۳۹۸۔ عمرو بن علی، ازہر بن سعد، ابن عون، ثمامہ بن انس، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک درزی غلام کے یہاں تشریف لے گئے وہ کدو لے کر آیا تو آپؐ اس کو کھانے لگے، جس دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو کدو کھاتے ہوئے دیکھا اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔

۲۵۹ بَاب الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ *

باب ۲۵۹۔ اس شخص کا بیان جو کہ اپنے بھائیوں کے کھلانے میں تکلف کرے۔

۳۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ بَلْ أَذِنْتُ لَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ سَمِعْتُ

۳۹۹۔ محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ابو وائل، ابو مسعود انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص کے پاس جس کا نام ابو شعیب تھا ایک گوشت بیچنے والا غلام تھا انہوں نے اپنے غلام سے کہا کہ کھانا تیار کر میں رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں گا چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کو بلایا، آپ کے ساتھ ایک آدمی اور بھی ہو گیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم نے ہم پانچ آدمیوں کو بلایا ہے یہ آدمی میرے ساتھ ہو گیا ہے اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دے دو اور اگر تمہاری خواہش نہ ہو تو اسے واپس جانے دو، انہوں نے کہا اسے بھی اجازت ہے، محمد بن یوسف نے کہا میں نے محمد بن اسمٰعیل کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب چند لوگ دستر خوان پر بیٹھے ہوئے ہوں تو جائز نہیں کہ ایک دستر

مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَائِدَةِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوا مِنْ مَائِدَةٍ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى وَلَكِنْ يُنَاوِلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي تِلْكَ الْمَائِدَةِ أَوْ يَدَعُ *

خوان والے دوسرے دستر خوان پر بیٹھے ہوئے لوگوں کو دیں لیکن ایک ہی دستر خوان پر بیٹھے ہوئے لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے کو دینے یا نہ دینے کا اختیار ہے۔

٢٦٠ بَاب مَنْ أَضَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامٍ وَأَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ *

٤٠٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ النَّضْرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَقْبَلَ الْغُلَامُ عَلَى عَمَلِهِ قَالَ أَنَسٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مَا صَنَعَ *

باب ۲۶۰۔ اس شخص کا بیان جو کسی کو کھانے کی دعوت دے اور خود کسی کام میں مشغول ہو جائے۔

۴۰۰۔ عبداللہ بن منیر، نضر، ابن عون، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں کمسن تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا جا رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے گھر میں داخل ہوئے تو اس نے ایک پیالہ پیش کیا جس میں کچھ کھانے کی چیز تھی اور اس میں کدو تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کدو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر نکال رہے تھے جب میں نے دیکھا تو میں نے آپ کے سامنے کدو جمع کرنا شروع کیا اور وہ غلام اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا اسی دن سے میں کدو پسند کرنے لگا۔

٢٦١ بَاب الْمَرَقِ *

٤٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ *

باب ۲۶۱۔ شوربہ کا بیان۔

۴۰۱۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک درزی نے نبی ﷺ کی کھانے کی دعوت کی جو اس نے آپ کے لئے پکایا تھا، میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ گیا اس نے جو کی روٹی اور شوربہ پیش کیا جس میں کدو اور سوکھا ہوا گوشت تھا، میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ پیالہ کے چاروں طرف سے کدو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر نکال رہے تھے اس دن کے بعد سے میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا۔

٢٦٢ بَاب الْقَدِيدِ *

٤٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ

باب ۲۶۲۔ سوکھے ہوئے گوشت کا بیان۔

۴۰۲۔ ابو نعیم، مالک بن انس، اسحاق بن عبداللہ، انسؓ سے روایت

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ يَأْكُلُهَا *

کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس شوربا لایا گیا جس میں کدو اور سکھا ہوا گوشت تھا، میں نے دیکھا کہ آپ کدو تلاش کر کے نکال رہے تھے اور کھا رہے تھے۔

٤٠٣ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثًا *

۴۰۳۔ قبیصہ، سفیان، عبدالرحمٰن بن عابس، عابس، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت صرف اس سال فرمائی تھی جس سال لوگ بھوکے مر رہے تھے آپ کا مقصد یہ تھا کہ غنی فقیر کو کھلائے ورنہ ہم لوگ پندرہ پندرہ دن تک اس کے پائے اٹھا رکھتے تھے، آل محمد ﷺ نے تین دن مسلسل سالن کے ساتھ روٹی آسودہ ہو کر نہیں کھائی۔

٢٦٣ بَاب مَنْ نَاوَلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا قَالَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَأْسَ أَنْ يُنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يُنَاوِلُ مِنْ هَذِهِ الْمَائِدَةِ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى *

باب ۲۶۳۔ اگر کوئی شخص اپنے دوست کے پاس کوئی چیز لائے یا اس کو دستر خوان پر دے تو اس کے متعلق ابن مبارک نے کہا کہ ایک ہی دستر خوان پر ایک دوسرے کو دینے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن ایک دستر خوان سے دوسرے دستر خوان پر نہ دے۔

٤٠٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ فَجَعَلْتُ أَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ *

۴۰۴۔ اسمٰعیل، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک درزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آپ کے لئے پکایا تھا، انسؓ کا بیان ہے کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس دعوت میں گیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو کی روٹی اور شوربہ پیش کیا جس میں کدو اور سوکھا ہوا گوشت تھا، حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیالہ کے چاروں طرف سے کدو تلاش کر کے نکالتے ہوئے دیکھا اسی دن سے میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا اور ثمامہ نے انسؓ سے (اتنی زیادتی کے ساتھ) بیان کیا کہ میں آپؐ کے سامنے کدو جمع کرتا جاتا تھا۔

٢٦٤ بَاب الرُّطَبِ بِالْقِثَّاءِ *

باب ۲۶۴۔ تازہ کھجوریں اور ککڑی ملا کر کھانے کا بیان۔

٤٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِي اللَّه عَنْهمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ *

۴۰۵۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تر کھجوریں ککڑیوں کے ساتھ ملا کر کھاتے ہوئے دیکھا۔

٢٦٥ بَاب

باب ۲۶۵۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)۔

٤٠٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثًا يُصَلِّي هَذَا ثُمَّ يُوقِظُ هَذَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ *

۴۰۶۔ مسدد، حماد بن زید، عباس جریری، ابو عثمانؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ابو ہریرہؓ کا سات دن تک مہمان رہا وہ ان کی بیوی اور ان کے خادم تہائی تہائی رات باری باری سے اٹھتے ایک نماز پڑھ لیتا تو دوسرے کو جگا دیتا، میں نے انسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں کھجوریں تقسیم کیں مجھے بھی سات کھجوریں دیں جن میں ایک خراب تھی۔

٤٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسٌ أَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَحَشَفَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّهُنَّ لِضِرْسِي *

۴۰۷۔ محمد بن صباح، اسمٰعیل بن زکریا، عاصم، ابو عثمان، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمارے درمیان کھجوریں تقسیم کیں مجھے پانچ کھجوریں ملیں ان میں سے چار تو اچھی تھیں اور ایک خراب تھی لیکن وہ میرے چبانے میں سخت تھی۔

٢٦٦ بَاب الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا) وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ *

باب ۲۶۶۔ تر اور خشک کھجور کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا اور محمد بن یوسف نے بواسطہ سفیان، منصور بن صفیہ، منصور کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے ہم لوگ اسودین یعنی کھجور اور پانی سے شکم سیر ہوتے تھے۔

٤٠٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو

۴۰۸۔ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، ابو حازم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن

غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي ... حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسْلِفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى الْجِدَادِ وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الْأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الْجِدَادِ وَلَمْ أَجُدَّ مِنْهَا شَيْئًا فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْبَى فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ امْشُوا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ الْيَهُودِيِّ فَجَاءُونِي فِي نَخْلِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ أَبَا الْقَاسِمِ لَا أُنْظِرُهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ افْرُشْ لِي فِيهِ فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جُدَّ وَاقْضِ فَوَقَفَ فِي الْجِدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (مَعْرُوشَاتٍ) مَا يُعَرَّشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ ذَلِكَ يُقَالُ عُرُوشُهَا أَبْنِيَتُهَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ فَخَلَا لَيْسَ عِنْدِي مُقَيَّدًا ثُمَّ قَالَ فَجَلِي لَيْسَ فِيهِ شَكٌّ *

بن عبداللہ بن ابی ربیعہ، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا جو مجھ سے میری کھجوروں میں ان کے کاٹنے کے وقت تک کے لئے بیع سلم کیا کرتا تھا، میری ایک زمین بیر رومہ کے راستہ میں تھی ایک سال اس زمین میں کچھ پیداوار نہ ہوئی میرے پاس یہودی پھل کاٹنے کے وقت آیا اور میں اس سے کچھ نہیں کاٹ سکا تھا، میں نے اس سے آئندہ سال کے لئے مہلت مانگی لیکن اس نے انکار کیا چنانچہ نبی ﷺ کو اس کی خبر دی گئی، آپؐ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ چلو جابر کو اس یہودی سے مہلت دلائیں، چنانچہ یہ لوگ میرے باغ میں آئے نبی ﷺ نے اس یہودی سے مہلت دینے کو کہا تو اس یہودی نے کہا اے ابوالقاسم میں اس کو مہلت نہیں دوں گا، جب نبی ﷺ نے یہ صورت دیکھی تو آپؐ کھڑے ہوئے اور باغ میں گھومے، پھر اس یہودی کے پاس آئے اور گفتگو کی (مہلت دینے کو کہا) لیکن وہ نہ مانا، میں کھڑا ہوا اور تھوڑی رطب کھجور لے کر آیا اور آپؐ کے سامنے اس کو رکھ دیا، آپؐ نے اس کو کھایا پھر فرمایا اے جابرؓ تیری جھونپڑی کہاں ہے میں نے آپ کو وہ جگہ بتادی، آپؐ نے فرمایا میرے لئے کوئی فرش بچھادے، یہ سن کر فرش بچھا دیا، آپ اندر تشریف لے گئے اور سو رہے پھر آپ بیدار ہوئے اور یہودی سے (اسی مہلت کے متعلق) گفتگو کی لیکن وہ نہ مانا تو آپ تیسری بار کھجور کے درخت کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے جابرؓ تم کاٹتے جاؤ اور اس کو ادا کرتے جاؤ، آپ کھجور کاٹنے کی جگہ بیٹھ گئے چنانچہ میں نے اتنی کھجوریں توڑ لیں جس سے میں نے اس یہودی کا قرض ادا کر دیا اور کچھ باقی بھی بچ گیا، میں باہر نکلا یہاں تک کہ نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور آپ کو خوشخبری سنائی، آپؐ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں، عروش اور عریش سے مراد مکان ہے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ عروشات انگور وغیرہ کی ٹٹیوں سے گھری ہوئی جگہ کو کہتے ہیں۔ عروشہا کے معنی ہیں ان کے مکانات۔

٢٦٧ بَاب أَكْلِ الْجُمَّارِ *

باب ۲۶۷۔ جمار کھانے کا بیان۔

٤٠٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنهمَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ إِذَا أُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخلَةَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ *

۴۰۹۔ عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، مجاہد و عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو کسی نے آپ کے پاس کھجور کی گانٹھ بھیجی آپ نے فرمایا کہ ایک درخت ایسا ہے جس میں برکت مسلمانوں کی طرح ہے، میں نے خیال کیا کہ اس سے آپ کا مقصد کھجور کا درخت ہے، میں نے کہنا چاہا کہ یارسول اللہ وہ کھجور کا درخت ہے، پھر میں نے چاروں طرف نظر دوڑائی تو دیکھا کہ میں دس کا دسواں ہوں اور ان میں کم عمر ہوں اس لئے میں خاموش رہا نبی ﷺ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

٢٦٨ بَاب الْعَجْوَةِ *

باب ۲۶۸۔ عجوہ کا بیان۔

٤١٠ - حَدَّثَنَا جُمْعَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرُّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ *

۴۱۰۔ جمعہ بن عبداللہ، مروان، ہاشم بن ہاشم، عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی ہر صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اس دن نہ تو کوئی زہر نہ ہی کوئی جادو اس کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

٢٦٩ بَاب الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ *

باب ۲۶۹۔ دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانے کا بیان۔

٤١١ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَرُزِقْنَا تَمْرًا فَكَانَ عَبْدُاللَّهِ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ وَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ ثُمَّ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ الْإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ *

۴۱۱۔ آدم، شعبہ، جبلہ بن سحیم بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ عبداللہ بن زبیرؓ کے زمانہ میں قحط میں مبتلا ہوئے اور ہم کو کھجوریں ملتی تھیں، عبداللہ بن عمرؓ بھی کبھی کبھی گزرتے تھے جبکہ ہم کھجوریں کھاتے ہوتے تو وہ کہتے کہ دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ اس لئے کہ نبی ﷺ نے دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع فرمایا پھر فرماتے لیکن اس شرط کے ساتھ (کھا سکتا ہے) کہ اپنے ساتھی سے اجازت لے لے، شعبہ نے کہا اذن طلب کرنا ابن عمرؓ کا قول ہے۔

٢٧٠ بَاب الْقِثَّاءِ *

باب ۲۷۰۔ ککڑیوں کا بیان۔

٤١٢ - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

۴۱۲۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، سعد، عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ

سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ *

علیہ وسلم کو رطب کھجوریں ککڑیوں کے ساتھ ملا کر کھاتے ہوئے دیکھا۔

٢٧١ بَاب بَرَكَةِ النَّخْلِ *

باب ۲۷۱۔ کھجور کے درخت کی برکت کا بیان۔

٤١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ النَّخْلَةُ *

۴۱۳۔ ابو نعیم، محمد بن طلحہ، زبید، مجاہد، ابن عمرؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک درخت ایسا ہے کہ جو مسلمان کی طرح ہے اور وہ کھجور کا درخت ہے۔

٢٧٢ بَاب جَمْعِ اللَّوْنَيْنِ أَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ *

باب ۲۷۲۔ ایک وقت میں دو کھانے یا دو قسم کی غذا کھانے کا بیان۔

٤١٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ *

۴۱۴۔ ابن مقاتل، عبداللہ، ابراہیم بن سعد سعد، عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجوریں ککڑیوں کے ساتھ ملا کر کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

٢٧٣ بَاب مَنْ أَدْخَلَ الضِّيفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً وَالْجُلُوسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشَرَةً عَشَرَةً *

باب ۲۷۳۔ دس دس آدمیوں کو اندر بلانے اور دس دس آدمیوں کے دستر خوان پر بیٹھنے کا بیان۔

٤١٥ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ ح وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّهُ عَمَدَتْ إِلَى مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشَّتْهُ وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيفَةً وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا ثُمَّ بَعَثَتْنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَدَعَوْتُهُ قَالَ وَمَنْ مَعِي فَجِئْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِي فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَدَخَلَ

۴۱۵۔ صلت بن محمد، حماد بن زید، جعد ابو عثمان، انس، ہشام، محمد، انس، سنان، ابو ربیعہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں ان کی والدہ اُم سلیم نے ایک مد جو لے کر اس کا دلیا پکایا اور ان کے پاس جو کپی تھی اس میں سے گھی نچوڑ کر ٹپکایا پھر مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا، میں آپؐ کی خدمت میں آیا آپ اس وقت اپنے صحابہؓ کے ساتھ تھے میں نے آپ کو دعوت دی تو آپؐ نے کہا کیا وہ لوگ بھی چلیں جو میرے ساتھ ہیں، میں واپس آیا اور آکر کہا کہ آپ فرماتے ہیں کیا وہ لوگ بھی آئیں جو میرے ساتھ ہیں، ابو طلحہؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ چیز تھوڑی ہے جو اُم سلیم نے تیار کی ہے، چنانچہ آپؐ تشریف لائے اور وہ کھانا آپ کے پاس لایا گیا، آپؐ نے فرمایا دس دس آدمیوں کو اندر بلاؤ وہ لوگ آئے اور

فَجِيءَ بِهِ وَقَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ *

سب نے آسودہ ہو کر کھانا کھایا پھر فرمایا دس آدمیوں کو میرے پاس بلاؤ، چنانچہ وہ آئے اور سب نے آسودہ ہو کر کھایا، پھر آپؐ نے فرمایا دس آدمیوں کو میرے پاس بلاؤ چنانچہ وہ آئے اور سب نے آسودہ ہو کر کھایا یہاں تک کہ چالیس آدمی شمار کئے پھر نبی ﷺ نے نوش فرمایا اور اٹھ کھڑے ہوئے، میں اس کھانے کو دیکھ رہا تھا کہ اس میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوا تھا۔

٢٧٤ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالْبُقُولِ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۲۷۴۔ لہسن اور (بدبودار) ترکاریوں کے کھانے کی کراہت کا بیان، اس بارے میں ابن عمرؓ کی روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

٤١٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ قِيلَ لِأَنَسٍ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الثُّومِ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا *

۴۱۶۔ مسدد، عبدالوارث، عبدالعزیز سے روایت کرتے ہیں کہ انسؓ سے پوچھا گیا کیا تم نے لہسن کے بارے میں نبی ﷺ کو کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے (انہوں نے کہا) آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص (لہسن) کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

٤١٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا زَعَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا *

۴۱۷۔ علی بن عبداللہ، ابو صفوان، عبداللہ بن سعید، یونس، ابن شہاب، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص لہسن یا پیاز کھائے ہم سے الگ رہے یا یہ فرمایا ہے کہ وہ ہماری مسجد سے الگ رہے۔

٢٧٥ بَاب الْكَبَاثِ وَهُوَ ثَمَرُ الْأَرَاكِ *

باب ۲۷۵۔ کباث یعنی پیلو کے پھل کا بیان۔

٤١٨- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَيْطَبُ فَقَالَ أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا *

۴۱۸۔ سعید بن عفیر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مر الظہران میں پیلو کا پھل چن رہے تھے، آپؐ نے فرمایا کہ تم سیاہ رنگ کی چن لو اس لئے کہ وہ اچھی ہوتی ہیں۔ حضرت جابرؓ نے عرض کیا کیا آپ نے بکریاں بھی چرائی ہیں، آپؐ نے فرمایا ہاں! اور کوئی نبی نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

٢٧٦ بَاب الْمَضْمَضَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ *

باب ۲۷۶۔ کھانے کے بعد کلی کرنے کا بیان۔

٤١٩- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ

۴۱۹۔ علی، سفیان، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، سویدؓ بن نعمان سے

يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَأَكَلْنَا فَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ بُشَيْرًا يَقُولُ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ يَحْيَى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ سُفْيَانُ كَأَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيَى *

روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے جب ہم مقام صہباء میں پہنچے تو آپؐ نے کھانا طلب کیا، صرف ستو پیش کیا گیا چنانچہ ہم نے بھی کھایا، آپؐ نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی، یحییٰ نے کہا کہ میں نے بشیر کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہم سے سویدؓ نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے جب ہم لوگ صہباء میں پہنچے یحییٰ نے کہا کہ یہ مقام خیبر سے ایک منزل کی مسافت پر ہے، آپؐ نے کھانا طلب کیا تو صرف ستو آپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ ہم اسے منہ لگا کر کھا گئے پھر آپؐ نے پانی منگوا کر کلی کی، آپؐ کے ساتھ ہم نے بھی کلی کی بعد ازاں آپؐ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ سفیان بیان کرتے ہیں کہ (میں نے تم سے اس طرح بیان کیا) گویا تم یحییٰ سے سن رہے ہو۔

٢٧٧ بَاب لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَمَصِّهَا قَبْلَ أَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِيلِ *

باب ۲۷۷۔ رومال سے پونچھنے کے قبل انگلیوں کے چاٹنے اور چوسنے کا بیان۔

٤٢٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا *

۴۲۰۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار، عطاء، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک کہ اس کو چاٹ نہ لے یا کسی کو چٹا نہ لے۔

٢٧٨ بَاب الْمِنْدِيلِ *

باب ۲۷۸۔ رومال سے پونچھنے کا بیان۔

٤٢١- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ لَا قَدْ كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ *

۴۲۱۔ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، فلیح، سعید بن حرث، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے سعید نے آگ پر پکی ہوئی چیز کے استعمال سے وضو کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ نہیں ہم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بہت کم کھانا نصیب ہوتا تھا اور ہم لوگوں کو جب کھانا ملتا تو ہمارے پاؤں بازو اور ہتھیلیوں کے سوا کوئی رومال نہ ہوتے تھے (یعنی ہم لوگ اپنے جسم کے ان ہی حصوں سے پونچھ لیتے تھے) پھر ہم لوگ نماز پڑھتے لیکن وضو نہیں کرتے تھے۔

۲۷۹ بَاب مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ *

باب ۲۷۹۔ جب کھانے سے فارغ ہو تو کیا کہے۔

٤٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا *

۴۲۲۔ ابو نعیم، سفیان، ثور، خالد بن معدان، ابو امامہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب اپنا دستر خوان اٹھاتے تو فرماتے الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

٤٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ وَقَالَ مَرَّةً إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ وَقَالَ مَرَّةً الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا *

۴۲۳۔ ابو عاصم، ثور بن زید، خالد بن معدان، ابو امامہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کافی کھلایا اور سیراب کیا نہ اس میں سے پھیرا جاتا ہے اور نہ ناشکری کی گئی ہے اور کبھی یہ فرماتے الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا۔

۲۸۰ بَاب الْأَكْلِ مَعَ الْخَادِمِ *

باب ۲۸۰۔ خادم کے ساتھ کھانے کا بیان۔

٤٢٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ *

۴۲۴۔ حفص بن عمر، شعبہ، محمد بن زیاد، ابو ہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی شخص کے پاس اس کا خادم کھانا لے کر آئے اور وہ اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو اس کو ایک یا دو لقمہ دے دے اس لئے کہ اس نے (باورچی خانہ کی) گرمی اور اس (کھانا) کی تیاری کی مشقت برداشت کی ہے۔

۲۸۱ بَاب الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۲۸۱۔ شکر گزار کھانے والا صبر کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے، اس باب میں ابو ہریرہؓ کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۲۸۲ بَاب الرَّجُلِ يُدْعَى إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ وَهَذَا مَعِي وَقَالَ أَنَسٌ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ لَا يُتَّهَمُ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ *

باب ۲۸۲۔ اگر کسی شخص کو کھانے پر مدعو کیا جائے (اور کوئی دوسرا بھی آجائے) تو کہہ دے یہ میرے ساتھ آگیا ہے اور انسؓ نے کہا کہ جب تم کسی مسلمان کے پاس جاؤ اور وہ متہم نہ ہو تو اس کے کھانے میں سے کھاؤ اور پینے کی چیز میں سے پی لو۔

٤٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا

۴۲۵۔ عبداللہ بن ابی الاسود، ابو امامہ، اعمش، شفیق، ابو مسعود

أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ لَا بَلْ أَذِنْتُ لَهُ *

انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری جن کی کنیت ابوشعیب تھی اس کا ایک غلام تھا جو قصائی تھا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپؐ اپنے صحابہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس نے آپؐ کے چہرہ مبارک سے بھوک کا اثر معلوم کیا چنانچہ اپنے قصائی غلام کے پاس گیا اور کہا کہ میرے لئے اتنا کھانا تیار کرو جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو تا کہ میں پانچ آدمیوں سمیت نبی ﷺ کو مدعو کر سکوں، اس غلام نے کھانا تیار کیا پھر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بلایا، ان لوگوں کے پیچھے ایک آدمی اور بھی ہو لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوشعیب! ایک شخص ہمارے ساتھ آ گیا ہے اگر تم چاہو تو اسے آنے دو(۱) اور اگر تمہاری خواہش نہ ہو تو اسے چھوڑ دو، انصاری نے کہا نہیں بلکہ میں اسے بھی اجازت دیتا ہوں۔

٢٨٣ بَاب إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلَا يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ *

باب ۲۸۳۔ رات کا کھانا سامنے آ جائے تو عشاء کی نماز میں عجلت نہ کرے۔(۲)

٤٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

۴۲۶۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، لیث، یونس، ابن شہاب، جعفر بن عمرو بن امیہ، عمرو بن امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ بکری کے ایک شانے سے جو آپ کے ہاتھ میں تھا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے کہ نماز کی تکبیر کہی گئی تو اس شانے کو اور اس چھری کو جس سے کاٹ رہے تھے ایک طرف ڈال کر کھڑے ہو گئے پھر نماز پڑھی لیکن وضو نہیں کیا۔

٤٢٧ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۲۷۔ معلی بن اسد، وہیب، ایوب، ابوقلابہ، انس بن مالکؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا آ جائے اور نماز کی تکبیر کہی جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ اور ایوب نافع سے نافع ابن

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل میں تنبیہ ہے ان لوگوں کے لئے جو بلا اجازت دوسروں کے طفیلی بن کر دعوتوں میں بے دھڑک چلے جاتے ہیں اور میزبان سے اولاً تو اجازت لی ہی نہیں جاتی اور اگر عین موقع پر لی جاتی ہے تو میزبان مجبوراً اجازت دیتا ہے جیسے استاذ کی دعوت ہو تو چند شاگرد بلا اجازت ساتھ چل دیتے ہیں اور پیر صاحب کی دعوت ہو تو مریدین و خدام کی ایک جماعت بھی ساتھ ہو جاتی ہے۔

(۲) رات کے کھانے کو نماز عشاء پر مقدم کرنے کا حکم اس صورت میں ہے جبکہ بھوک شدید ہو یا کوئی اور ایسی وجہ پائی جائے کہ نماز میں کھانے کی طرف ہی توجہ رہنے کا اندیشہ ہو۔ ورنہ عام حالات میں نماز کو ہی دیگر کاموں پر مقدم کرنا چاہئے۔

وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تَعَشَّى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ *

عمرؓ سے اور ابن عمرؓ نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ اور ایوب نافع سے بواسطہ ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ ایک بار رات کا کھانا کھا رہے تھے حالانکہ وہ امام کی قرأت سن رہے تھے۔

٤٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَحَضَرَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ قَالَ وُهَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ *

۴۲۸۔ محمد بن یوسف، سفیان، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر کہی جائے اور رات کا کھانا سامنے آجائے تو پہلے کھانا کھالو۔ وہیب اور یحیٰی بن سعید نے ہشام کے الفاظ روایت کئے ہیں۔

٢٨٤ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا) *

باب ۲۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ جب تم کھانا کھالو تو منتشر ہو جاؤ۔

٤٢٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسًا قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ *

۴۲۹۔ عبداللہ بن محمد، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم صالح، ابن شہاب انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے متعلق میں لوگوں میں سب سے زیادہ جانتا ہوں، ابن ابی کعب مجھ ہی سے پوچھتے تھے، رسول اللہ ﷺ کی شادی زینب بنت جحش سے نئی ہوئی تھی اور ان سے نکاح مدینہ ہی میں کیا تھا دن چڑھنے کے بعد لوگوں کو کھانے کے لئے مدعو کیا، رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور آپؐ کے ساتھ لوگ بھی بیٹھ گئے جب کچھ لوگ کھا کر فارغ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ بھی کھا کر فارغ ہوئے اور چلنے لگے تو ہم بھی آپؐ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے دروازہ پر پہنچ گئے تو خیال کیا کہ لوگ چلے گئے ہوں گے میں بھی آپؐ کے ساتھ واپس ہوا تو دیکھا کہ وہ لوگ اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں، پھر آپؐ واپس ہو گئے میں بھی آپؐ کے ساتھ دوسری مرتبہ واپس ہوا یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے دروازہ پر پہنچے پھر آپ واپس ہوئے میں بھی آپؐ کے ساتھ واپس آیا تو دیکھا کہ لوگ چلے گئے ہیں، آپؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اسی وقت پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعَقِيْقَةِ

۲۸۵ بَاب تَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ غَدَاةَ يُولَدُ لِمَنْ لَمْ يَعُقَّ عَنْهُ وَتَحْنِيكِهِ *

۴۳۰- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى *

۴۳۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُم عَنْهَا قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ *

۴۳۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ قُبَاءً فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ إِنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا يُولَدُ لَكُمْ *

۴۳۳- حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیقہ کا بیان

باب ۲۸۵۔ نومولود جس کا عقیقہ نہ کیا جائے پیدا ہونے کے دوسرے ہی دن نام رکھنے اور اس کی تحنیک کا بیان۔

۴۳۰۔ اسحاق بن نصر، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، ابوموسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اس کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا، آپؐ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور سے اس کی تحنیک (کھجور چبا کر تالو میں لگانے کو تحنیک کہتے ہیں) کی اس کے حق میں برکت کی دعا کی پھر مجھے دے دیا۔ اور وہ لڑکا ابوموسیٰؓ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔

۴۳۱۔ مسدد، یحییٰ، ہشام، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا تاکہ آپ اس کی تحنیک کر دیں بچے نے آپؐ کی گود میں پیشاب کر دیا، آپؐ نے اس پر پانی بہا دیا۔

۴۳۲۔ اسحاق بن نصر، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، عروہ، اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن زبیرؓ سے مکہ ہی میں حاملہ ہو گئی تھی حمل کے دن پورے ہونے کو تھے کہ میں مدینہ کے لئے روانہ ہوئی، میں قباء میں اتری اور قباء ہی میں میرا بچہ پیدا ہوا، پھر میں اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر آئی اور میں نے اسے آپؐ کی گود میں ڈال دیا، آپؐ نے کھجور منگائی، اس کو چبایا پھر اس کے منہ میں ڈال دیا چنانچہ سب سے پہلے اس کے پیٹ میں آنحضرت ﷺ کا لعاب دہن داخل ہوا پھر اس کے تالو میں کھجور کو لگا دیا اور اس کے حق میں دعا کی اور اس پر مبارکباد دی، یہ سب سے پہلا لڑکا تھا جو اسلام میں پیدا ہوا، لوگ بہت زیادہ خوش ہوئے اس لئے کہ مسلمانوں کے متعلق کہا جاتا تھا کہ ان پر یہودیوں نے جادو کر دیا ہے اس لئے ان کے ہاں اولاد نہیں ہو گی۔

۴۳۳۔ مطر بن فضل، یزید بن ہارون، عبداللہ بن عون، انس بن

بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ احْفَظْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَاللَّهِ*

سیرین، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو طلحہ کا ایک بچہ بیمار تھا، ابو طلحہ باہر گئے تو بچے کا انتقال ہو گیا جب ابو طلحہ واپس ہوئے تو پوچھا میرے بچے کا کیا حال ہے، اُم سلیم نے کہا وہ پہلے سے زیادہ سکون کی حالت میں ہے اور رات کا کھانا پیش کیا (انہوں نے کھالیا) پھر اپنی بیوی سے ہم بستری کی جب فارغ ہوئے تو بیوی نے کہا اس بچے کو دفن کر آؤ۔ جب صبح ہوئی تو ابو طلحہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپؐ سے سارا ماجرا بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کیا تم نے رات اپنی بیوی سے ہم بستری کی ہے، انہوں نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا اللہ ان دونوں میں برکت عطا فرما، اُم سلیم کا بیان ہے کہ میں بچہ جنی تو مجھ سے ابو طلحہؓ نے کہا کہ اس کی حفاظت کرنا کہ ہم اس کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے چلیں چنانچہ وہ اس بچے کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور اُم سلیم نے ان کے ساتھ چند کھجوریں بھی بھیجیں آنحضرت ﷺ نے اس بچے کو لے لیا اور پوچھا اس کے ساتھ اور بھی کوئی چیز ہے، لوگوں نے کہا ہاں چند کھجوریں ہیں، آپؐ نے ان کھجوروں کو لے لیا پھر اس کو چبا کر اپنے منہ سے نکال کر اس بچے کے منہ میں ڈال دیا اور اس کے ساتھ اس کی تحنیك کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

٤٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ*

۴۳۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

٢٨٦ بَاب إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيقَةِ *

باب ۲۸۶۔ عقیقہ کرکے بچے سے تکلیف دور کرنے کا بیان۔

٤٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ

۴۳۵۔ ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، محمد، سلمان بن عامرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہئے اور حجاج نے بواسطہ حماد بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے ایوب، قتادہ، ہشام اور حبیب نے ابن سیرین سے انہوں نے سلمانؓ سے سلمانؓ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے اور متعدد لوگوں نے بواسطہ عاصم وہشام حفصہ بنت سیرین، رباب، سلیمان بن عامر ضبی نبی ﷺ

عَاصِمٍ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى *

سے روایت کیا ہے اور اس کو یزید بن ابراہیم نے ابن سیرین سے انہوں نے سلمان سے ان کا قول نقل کیا ہے اور اصبغ نے بواسطہ ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، سلمان بن عامر ضبی سے روایت کیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لڑکے کا عقیقہ کرنا لازم ہے اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے تکلیف دور کرو۔

٤٣٦ - حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنْ أَسْأَلَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ *

۴۳۶۔ عبداللہ بن ابی الاسود، قریش بن انس، حبیب بن شہید سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابن سیرین نے حکم دیا کہ حسن بصری سے دریافت کروں کہ عقیقہ کی حدیث انہوں نے کس سے سنی ہے؟ چنانچہ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ سمرہ بن جندبؓ سے سنی ہے۔

٢٨٧ بَاب الْفَرَعِ *

باب ۲۸۷۔ فرع کا بیان۔

٤٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ *

۴۳۷۔ عبدان، عبداللہ، معمر، زہری، ابن مسیب، ابو ہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا نہ تو فرع اور نہ ہی عتیرہ کوئی چیز ہے اور فرع اونٹنی کے سب سے پہلے بچہ کو کہتے ہیں جو مشرکین اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور عتیرہ اس قربانی کو کہتے ہیں جو رجب میں کرتے تھے۔

٢٨٨ بَاب الْعَتِيرَةِ *

باب ۲۸۸۔ عتیرہ کا بیان۔

٤٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ قَالَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ *

۴۳۸۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں ہے اور فرع اونٹنی کے اس پہلے بچے کو کہتے ہیں جو (مشرکین) اپنے بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے تھے اور عتیرہ رجب میں ہوا کرتا تھا۔

الحمد للہ کہ بائیسواں پارہ ختم ہوا

تیئسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ

۲۸۹ بَاب التَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ) إِلَى قَوْلِهِ (عَذَابٌ أَلِيمٌ) وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ (أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ) إِلَى قَوْلِهِ (فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْعُقُودُ الْعُهُودُ مَا أُحِلَّ وَحُرِّمَ (إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ) الْخِنْزِيرُ (يَجْرِمَنَّكُمْ) يَحْمِلَنَّكُمْ (شَنَآنُ) عَدَاوَةُ (الْمُنْخَنِقَةُ) تُخْنَقُ فَتَمُوتُ (الْمَوْقُوذَةُ) تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ يُوقِذُهَا فَتَمُوتُ (وَالْمُتَرَدِّيَةُ) تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ (وَالنَّطِيحَةُ) تُنْطَحُ الشَّاةُ فَمَا أَدْرَكْتَهُ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهِ أَوْ بِعَيْنِهِ فَاذْبَحْ وَكُلْ *

۴۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَ

تیئسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذبیحوں اور شکار کا بیان

باب ۲۸۹۔ شکار پر بسم اللہ پڑھنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ تم پر مردار حرام کیا گیافَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ تک اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ تمہیں شکار کے ذریعہ آزمائے گا جہاں تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچ سکیں گے تا آخر آیت اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ آخر آیت فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ تک اور ابن عباسؓ نے کہا الْعُقُودُ سے مراد وہ عہد ہیں جو حلال و حرام کے متعلق کئے جائیں اور إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ اس سے مراد سور ہے يَجْرِمَنَّكُمْ کے معنی يَحْمِلَنَّكُمْ (تمہیں ابھارے) کے ہیں اور شَنَآنُ سے مراد دشمنی ہے اور مُنْخَنِقَةُ کے معنی وہ جانور جس کا گلا گھونٹ کر مارا جائے مَوْقُوذَةُ وہ ہے جس کو لاٹھی سے مارا جائے (چنانچہ عرب بولتے ہیں) يُوقِذُهَا فَتَمُوتُ اور مُتَرَدِّيَةُ پہاڑ سے گر کر مر جانے والے کو اور نَطِيحَةُ وہ ہے جس کو بکری اپنے سینگوں سے مارے اگر تو اس کو دم ہلاتا ہوا یا آنکھ پھڑکاتا ہوا پائے تو اسے ذبح کر کے کھالے۔

۴۳۹۔ ابونعیم، زکریا، عامر، عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے معراض (تیر کا ڈنڈا) سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر تیر کی دھار سے زخمی ہو جائے تو اس کو کھالے اور اگر اس کا ڈنڈا لگ جائے تو وہ موقوذہ کے حکم میں ہے۔ اور میں نے آپؐ سے کتے کے شکار کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر تیرے لئے رکھ چھوڑے تو کھالے اس لئے کہ کتے کا پکڑنا اس کا ذبح

الْكَلْبِ ذَكَاةٌ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ *

کرنا ہے اور اگر تو اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتا پائے اور تجھے اندیشہ ہو کہ اس نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہو اور اس کو مار ڈالا ہو تو تم اس کو نہ کھاؤ اس لئے کہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے دوسرے کتے پر تو نہیں پڑھی ہے۔

۲۹۰ بَاب صَيْدِ الْمِعْرَاضِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوذَةُ وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرَى وَالْأَمْصَارِ وَلَا يَرَى بَأْسًا فِيمَا سِوَاهُ *

باب ۲۹۰۔ معراض کے شکار کا بیان اور ابن عمرؓ نے غلیل سے مارے ہوئے شکار کے متعلق فرمایا کہ وہ موقوذہ کے حکم میں ہے اور سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم، عطا اور حسن نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اور حسن نے بستیوں اور شہروں میں غلیل چلانے کو مکروہ سمجھا اور اس کے سوا دوسری جگہوں میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا۔

٤٤٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ فَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ فَقُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ قُلْتُ فَإِنْ أَكَلَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى آخَرَ *

۴۴۰۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، عبداللہ بن ابی السفر، شعبی، عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے معراض سے شکار کے متعلق پوچھا آپؐ نے فرمایا کہ اگر تیر کی دھار لگے تو اس کو کھالو اور اگر اس کے عرض (دوسرے سرے) سے لگے اور وہ مر جائے تو وہ موقوذہ کے حکم میں ہے اس کو نہ کھاؤ، میں نے پوچھا اگر میں اپنے کتے کو چھوڑوں تو اس کا کیا حکم ہے، آپؐ نے فرمایا اگر تم بسم اللہ پڑھ کر کتے کو چھوڑو تو اس میں سے کھالو، میں نے پوچھا اگر وہ کتا کھالے، تو آپؐ نے فرمایا کہ مت کھاؤ اس لئے کہ اس نے تمہارے لئے نہیں بلکہ اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے، پھر میں نے عرض کیا کہ میں اپنا کتا چھوڑوں اور اس کے ساتھ (شکار کے پاس) دوسرا کتا پاؤں (تو کیا کروں)، آپؐ نے فرمایا کہ مت کھاؤ اس لئے کہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے دوسرے پر نہیں۔

۲۹۱ - بَاب مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهِ *

باب ۴۹۱۔ اس شکار کا بیان جس کو تیر کا دوسرا سرا لگ جائے اور مر جائے۔

٤٤١ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ

۴۴۱۔ قبیصہ، سفیان، منصور، ابراہیم، ہمام بن حارث، عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سکھائے ہوئے کتے چھوڑتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے)، آپؐ نے فرمایا کہ اگر تمہارے لئے رکھ چھوڑے تو اس کو کھالو، میں نے عرض کیا اگرچہ وہ

الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ *

مار ڈالیں، آپؐ نے فرمایا (ہاں) اگرچہ مار ڈالیں، پھر میں نے عرض کیا کہ ہم تیر کے دوسرے سرے یا اس کی ڈنڈی سے بھی شکار کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اگر پھاڑ ڈالے تو اس کو کھالو اور اگر اس کی ڈنڈی سے مر جائے تو اس کو نہ کھاؤ۔

٢٩٢ بَاب صَيْدِ الْقَوْسِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رِجْلٌ لَا تَأْكُلُ الَّذِي بَانَ وَكُلْ سَائِرَهُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ أَوْ وَسَطَهُ فَكُلْهُ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدٍ اسْتَعْصَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَبْدِاللَّهِ حِمَارٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَضْرِبُوهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ دَعُوا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوهُ *

باب ۲۹۲۔ کمان سے شکار کرنے کا بیان اور حسن اور ابراہیم نے کہا اگر تم کسی شکار کو مارو اور اس کا ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ کر جدا ہو جائے تو جو حصہ جدا ہو گیا ہے اس کو نہ کھاؤ اور باقی حصہ کو کھاؤ اور ابراہیم نے کہا کہ اگر اس کی گردن یا کمر میں مارا (اور مر گیا) تو اس کو کھالو اور اعمش نے زید سے نقل کیا کہ آل عبداللہ میں سے ایک شخص نیل گائے کا شکار نہ کر سکا تو عبداللہ نے حکم دیا کہ جہاں پر موقع ہو ماریں اور جو حصہ اس کا گر جائے اس کو چھوڑ دو اور باقی کو کھاؤ۔

٤٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ *

۴۴۲۔ عبداللہ بن یزید، حیوۃ، ربیعہ بن یزید دمشقی، ابوادریس، ابو ثعلبہ خشنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اہل کتاب کے ملک میں رہتا ہوں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھائیں اور شکار کی زمین میں رہتا ہوں اور میں کمان سے شکار کرتا ہوں اور ایسے کتے کے ذریعہ سے بھی جو سکھائے ہوئے نہیں ہوتے اور ایسے کتے سے بھی جو سکھائے ہوئے ہوتے ہیں تو میرے لئے کونسی صورت بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اہل کتاب کے متعلق جو تم نے ذکر کیا اس کا حکم یہ ہے کہ اگر تم ان کے علاوہ کوئی برتن پاؤں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر نہ ملے تو اسے دھو لو اور اس میں کھاؤ اور اپنی کمان سے جو تم نے شکار کیا ہے اگر اس پر بسم اللہ پڑھ لی ہے تو کھا اور سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے تم شکار کرو اگر اس پر بسم اللہ پڑھ لی ہے تو کھاؤ اگر بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعہ سے شکار کرو اور اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو اس کو کھالو۔

٢٩٣ بَاب الْخَذْفِ وَالْبُنْدُقَةِ *

باب ۲۹۳۔ کنکری پھینکنے اور گولی مارنے کا بیان۔

٤٤٣ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ عَنْ كَهْمَسٍ

۴۴۳۔ یوسف بن راشد، وکیع، یزید بن ہارون، کہمس بن حسن، عبداللہ بن بریدہ، عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں

بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَى بِهِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ وَأَنْتَ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا *

نے ایک شخص کو کنکریاں پھینکتے ہوئے دیکھا تو اسے کہا کہ کنکریاں نہ پھینکو اس لئے کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا یا یہ کہا کہ آپ کنکریاں پھینکنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرمایا کہ اس سے نہ تو شکار ہو سکتا ہے اور نہ کوئی دشمن اس سے مجروح ہو سکتا ہے ہاں! کسی کا دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے، پھر اس کو اس کے بعد کنکریاں پھینکتے ہوئے دیکھا تو کہا میں نے تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی کہ آپ نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا ہے یا آپؐ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اور تم کنکریاں پھینک رہے ہو میں تم سے آئندہ گفتگو نہیں کروں گا۔

٢٩٤ بَاب مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ *

باب ۲۹۴۔ اس شخص کا بیان جو ایسا کتا پالے کہ شکار کے لئے یا جانور کی حفاظت کے لئے نہ ہو۔

٤٤٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ *

۴۴۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایسا کتا پالے کہ جانور کی حفاظت یا شکار کے لئے نہ ہو تو ہر دن اس کے عمل سے دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

٤٤٥ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ *

۴۴۵۔ مکی بن ابراہیم، حنظلہ بن ابی سفیان، سالم، عبداللہ بن عمرؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص شکار پر حملہ کرنے والے یا جانور کی حفاظت کرنے والے کتے کے علاوہ کسی کتے کو پالے تو ہر دن اس کے اجر میں سے دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

٤٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ *

۴۴۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جانور کی حفاظت یا شکار کے علاوہ کسی غرض سے کتا پالے، تو روزانہ اس کے عمل سے دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

٢٩٥ بَاب إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى (يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ) الصَّوَائِدُ وَالْكَوَاسِبُ (اجْتَرَحُوا) اكْتَسَبُوا (تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ) إِلَى قَوْلِهِ (سَرِيعُ الْحِسَابِ) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللَّهُ يَقُولُ (تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ) فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتَّى يَتْرُكَ وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ *

باب ۲۹۵۔ اگر کتا کھالے (تو کیا حکم ہے) اور اللہ کا قول کہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کی گئی ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم تعلیم دو اور ان کو چھوڑو بھی اور اس طریقہ سے ان کو تعلیم دو جو تم کو اللہ نے تعلیم دی تو ایسے جانور جس شکار کو تمہارے لئے پکڑیں اسے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام بھی لو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو بیشک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔ جوارح سے مراد صوائد اور کواسب اجترحوا بمعنی اکتسبوا آتا ہے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ کتے کا کھانا اسے خراب کر دیتا ہے اس نے اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ان کو سکھاتے ہو جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے اس کو مارتے ہو اور سکھاتے ہو یہاں تک کہ وہ چھوڑ دیتا ہے اور ابن عمرؓ نے اسے مکروہ سمجھا ہے اور عطاء نے کہا کہ اگر خون پی لے اور کھائے نہیں تو اس میں سے کھالو۔

٤٤٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ *

۴۴۷۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن فضیل، بیان، شعبی، عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ہم اس قوم میں ہیں جو کتوں کے ذریعہ شکار کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ جب تم اللہ کا نام لے کر سکھائے ہوئے کتے چھوڑو تو جو تمہارے لئے روک رکھیں اس میں سے کھالو اگرچہ وہ مار ڈالیں مگر یہ کہ کتا اس میں سے کچھ کھالے اس لئے کہ اندیشہ ہے کہ اس نے اپنے لئے روک رکھا ہو اور اگر اس کے ساتھ اس کے علاوہ دوسرے کتے بھی مل گئے ہوں تو مت کھاؤ۔

٢٩٦ بَاب الصَّيْدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً *

باب ۲۹۶۔ اس شکار کا بیان جو دو یا تین دن تک غائب رہے۔

٤٤٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ

۴۴۸۔ موسیٰ بن اسماعیل، ثابت بن زید، عاصم، شعبی، عدی بن حاتم نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب تم بسم اللہ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ وَقَالَ عَبْدُالْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ قَالَ يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ *

پڑھ کر اپنا کتا چھوڑ و اور وہ شکار روک رکھے اور اس کو مار ڈالے تو اس کو کھالو اور اگر کتے نے کھالیا ہو تو نہ کھاؤ اس لئے کہ اس نے اپنے واسطے روک رکھا ہے اور اگر اس کے ساتھ دوسرے کتے شریک ہو گئے ہوں جن پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا گیا اور وہ شکار کو روک رکھیں اور قتل کر دیں تو مت کھاؤ اس لئے کہ تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کس نے قتل کیا ہے اور اگر کسی شکار پر تو تیر مارے اور ایک یا دو دن کے بعد اس کو پائے اس میں تیرے تیر کے سوا اور کوئی نشان نہ ہو تو اس کو کھالے اور اگر پانی میں گر گیا ہو تو اس کو نہ کھاؤ اور عبدالاعلیٰ نے بواسطہ داؤد، عامر، عدی بیان کیا کہ عدی نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ میں شکار پر تیر مارتا ہوں اور دو تین دن تک وہ شکار غائب رہتا ہے پھر اس کو مرا ہوا پاتا ہوں اور اس میں میرا تیر ہوتا ہے تو کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا اگر چاہو تو اسے کھالو۔

۲۹۷ بَاب إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ *

باب ۲۹۷۔ اگر شکار کے پاس دوسرا کتا پائے۔

۴۴۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي أَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ *

۴۴۹۔ آدم، شعبہ، عبداللہ بن ابی السفر، شعبی، عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں بسم اللہ پڑھ کر اپنا کتا چھوڑتا ہوں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم بسم اللہ پڑھ کر اپنا کتا چھوڑو اور وہ اسے پکڑ کر مار ڈالے اور کھالے تو اس میں سے نہ کھاؤ اس لئے کہ اس نے اپنے واسطے روک رکھا ہے، میں نے عرض کیا کہ میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں اور اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اور نہیں جانتا کہ ان میں سے کس نے اسے پکڑا ہے، آپؐ نے فرمایا نہ کھاؤ اس لئے کہ تم نے تو اپنے ہی کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے نہ کہ دوسرے کتے پر اور میں نے آپ سے معراض سے شکار کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس کی دھار سے زخمی ہو جائے تو کھالو اور اگر اس کی ڈنڈی لگ جائے اور مر جائے تو وہ موقوذہ ہے اس کو نہ کھاؤ۔

۲۹۸ بَاب مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ *

باب ۲۹۸۔ ان روایات کا بیان جو شکار کرنے کے متعلق منقول ہیں۔

۴۵۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

۴۵۰۔ محمد، ابن فضیل، بیان، عامر، عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم ایسی

رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ *

قوم میں رہتے ہیں جوان کتوں سے شکار کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ جب تم سکھائے ہوئے کتے چھوڑو اور اللہ کا نام ان پر لے لو (بسم اللہ پڑھ لو) تو جو تمہارے لئے رکھ چھوڑیں اس میں سے کھالو اور اگر کتا کھالے تو نہ کھاؤ اس لئے کہ اندیشہ ہے کہ اس نے اپنے واسطے رکھ چھوڑا ہو اور اگر اس کے ساتھ دوسرے کتے بھی شریک ہو گئے ہوں تو اس میں سے نہ کھاؤ۔

٤٥١- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ ح و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِي اللَّه عَنْه يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ *

۴۵۱۔ ابو عاصم حیوہ سے اور احمد بن ابی رجاء، سلمہ بن سلیمان، ابن مبارک، حیوۃ بن شریح سے بواسطہ ربیعہ بن یزید دمشقی، ابوادریس، عائذ اللہ، ابو ثعلبہ خشنی روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں قوم اہل کتاب کی زمین میں رہتا ہوں ان کے برتنوں میں کھاتا ہوں اور شکار کی زمین میں رہتا ہوں اور تیر کمان سے شکار کرتا ہوں اور سکھائے اور بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعہ سے بھی شکار کرتا ہوں تو آپ فرمائیں کہ ان میں سے کون سی صورت ہمارے لئے حلال ہے، آپؐ نے فرمایا کہ تم نے جو بیان کیا کہ تم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہو اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہو اگر تمہیں ان کے برتنوں کے سوائے کوئی برتن مل جائے تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر نہ ملے تو اس کو دھو کر صاف کر لو پھر اس میں کھاؤ اور جو تم نے بیان کیا کہ شکار کی زمین میں رہتے ہو تو اپنی کمان سے جو شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو تو کھالو اور بسم اللہ پڑھ کر سکھلائے ہوئے کتے چھوڑو تو اس (کے شکار کئے ہوئے) کو کھاؤ اور بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعہ سے جو شکار کرو اور اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھالو۔

٤٥٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتَّى لَغِبُوا

۴۵۲۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، ہشام بن زید، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے مقام مرالظہران میں ایک خرگوش بھگایا اور لوگ اس کے پیچھے دوڑے لیکن اس کے پکڑنے سے عاجز رہے، میں اس کے پیچھے دوڑا یہاں تک کہ اسے پالیا میں اس کو ابو طلحہؓ کے پاس

فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ فَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ *

لے کر آیا تو انہوں نے اس کی دونوں رانیں اور دونوں کولہے نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجے تو آپؐ نے اسے قبول کر لیا۔

٤٥٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطًا فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ *

۴۵۳۔ اسمٰعیل، مالک، ابی النضر (عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام) نافع (ابو قتادہ کے آزاد کردہ غلام) ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے یہاں تک کہ جب مکہ کے کسی راستہ میں پہنچے تو چند ہمراہیوں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے تھے (آنحضرت ﷺ سے) پیچھے رہ گئے لیکن (ابو قتادہؓ) خود حالت احرام میں نہیں تھے انہوں نے ایک گورخر دیکھا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے پھر اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ کوڑا دے دو، انہوں نے انکار کیا پھر ان سے اپنا نیزہ مانگا، انہوں نے دینے سے انکار کیا چنانچہ (خود نیچے اتر کر) اس کو لے لیا پھر اس گورخر پر حملہ کیا اور اس کو مار ڈالا، آنحضرت ﷺ کے بعض صحابہ نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کیا جب یہ لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچے تو آپؐ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ تو ایک خوراک ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلائی ہے۔

٤٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ *

۴۵۴۔ اسمٰعیل، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابو قتادہؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں مگر اتنا زیادہ بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کا بچا ہوا کچھ گوشت ہے؟

٢٩٩ بَاب التَّصَيُّدِ عَلَى الْجِبَالِ *

باب ۲۹۹۔ پہاڑوں پر شکار کرنے کا بیان۔

٤٥٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلَى فَرَسٍ وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذَلِكَ إِذْ رَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِينَ لِشَيْءٍ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هَذَا

۴۵۵۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، ابوالنضر، نافع (ابو قتادہؓ کے آزاد کردہ غلام) اور ابو صالح توامہ کے مولی نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا اس حال میں کہ اور لوگ تو احرام باندھے ہوئے تھے اور میں بغیر احرام کے ایک گھوڑے پر سوار تھا اور میں پہاڑوں پر بہت زیادہ چڑھنے والا تھا میں نے دیکھا کہ لوگ کسی چیز کی طرف شوق سے دیکھ رہے ہیں میں بھی نظر دوڑا کر دیکھنے لگا تو ایک گورخر تھا، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا چیز ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں جانتے، میں نے کہا یہ گورخر ہے انہوں نے کہا ہاں یہی ہے اور میں اپنا کوڑا بھول گیا تھا تو میں نے ان

قَالُوا لَا نَدْرِي قُلْتُ هُوَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ فَقَالُوا هُوَ مَا رَأَيْتَ وَكُنْتُ نَسِيتُ سَوْطِي فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي سَوْطِي فَقَالُوا لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ ضَرَبْتُ فِي أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قُومُوا فَاحْتَمِلُوا قَالُوا لَا نَمَسُّهُ فَحَمَلْتُهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ فَأَبَى بَعْضُهُمْ وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ فَقُلْتُ لَهُمْ أَنَا أَسْتَوْقِفُ لَكُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكْتُهُ فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي أَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كُلُوا فَهُوَ طُعْمٌ أَطْعَمَكُمُوهُ اللَّهُ *

سے کہا کہ میرا کوڑا دے دو، انہوں نے کہا ہم تمہاری کچھ مدد نہ کریں گے چنانچہ میں نے اتر کر کوڑا لے لیا، پھر میں اس کے پیچھے چلا یہاں تک کہ میں نے اس کو مار ڈالا، میں ان لوگوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ اور اس کو لاد کر لے آؤ، لوگوں نے کہا ہم اسے چھو نہیں سکتے اس لئے میں اس کو لاد کر لے آیا بعض نے انکار کیا اور بعض نے کھایا، میں نے کہا کہ میں تمہارے لئے نبی ﷺ سے واقفیت حاصل کروں گا (دریافت کروں گا) میں آپ کے پاس پہنچ گیا اور آپؐ سے یہ واقعہ بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ بچا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں! آپؐ نے فرمایا کھالو وہ کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو کھلایا ہے۔

٣٠٠ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ) وَقَالَ عُمَرُ صَيْدُهُ مَا اصْطِيدَ (وَطَعَامُهُ) مَا رَمَى بِهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الطَّافِي حَلَالٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (طَعَامُهُ) مَيْتَتُهُ إِلَّا مَا قَذِرْتَ مِنْهَا وَالْجِرِّيُّ لَا تَأْكُلُهُ الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ وَقَالَ شُرَيْحٌ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ وَقَالَ عَطَاءٌ أَمَّا الطَّيْرُ فَأَرَى أَنْ يَذْبَحَهُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ صَيْدُ الْأَنْهَارِ وَقِلَاتِ السَّيْلِ أَصَيْدُ بَحْرٍ هُوَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا (هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

باب ۳۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ دریا کا شکار تمہارے لئے حلال ہے اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ صید سے مراد وہ ہے جس کو جال سے شکار کیا جائے اور کھانا سے مراد وہ ہے جس کو دریا پھینک دے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا طافی (دریا میں خود مر کر تیرنے والا) (۱) حلال ہے اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ طعام سے مراد دریا میں مرا ہوا جانور ہے مگر وہ جو تجھے مکروہ معلوم ہو اور جریث کو یہودی نہیں کھاتے لیکن ہم کھاتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی شریح نے فرمایا کہ دریا کی تمام چیزیں مذبوح کے حکم (۲) میں ہیں۔ عطاء نے کہا کہ پرندے (جو پانی پر اترتے ہیں) کا ذبح کرنا میں مناسب سمجھتا ہوں اور ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطاء سے نہروں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر جو پانی جمع ہو گیا اس کے شکار کے

۱ "طافی" اس مچھلی کو کہتے ہیں جو پانی میں اپنی طبعی موت مر جائے۔ حنفیہ کے ہاں ایسی مچھلی کا کھانا حلال نہیں ہے۔ حنفیہ کے موقف کی تائید متعدد احادیث اور اقوال صحابہؓ سے ہوتی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے اعلاء السنن ص ۱۸۰ ج ۷ او تکملۃ فتح الملہم ص ۵۱۲ ج ۳)

۲ امام بخاریؒ کی پیش کردہ روایات اور آثار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک سمندری جانوروں میں مچھلی کے علاوہ بعض دیگر جانور مینڈک، کچھوا وغیرہ بھی حلال ہیں۔ اس بارے میں حنفیہ کا موقف یہ ہے کہ سمندری جانوروں میں سے صرف مچھلی حلال ہے اور حنفیہ نے متعدد دلائل کی روشنی میں یہ بات فرمائی ہے۔ (دیکھئے تکملۃ فتح الملہم ص ۵۰۶ ج ۳)

سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا) وَرَكِبَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى سَرْجٍ مِنْ جُلُودِ كِلَابِ الْمَاءِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَوْ أَنَّ أَهْلِي أَكَلُوا الضَّفَادِعَ لَأَطْعَمْتُهُمْ وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاةِ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ نَصْرَانِيٍّ أَوْ يَهُودِيٍّ أَوْ مَجُوسِيٍّ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْمُرِي ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّينَانُ وَالشَّمْسُ *

متعلق پوچھا کہ کیا یہ بھی دریائی شکار کے حکم میں ہے انہوں نے کہا ہاں! پھر یہ آیت پڑھی هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا اور حسن رضی اللہ عنہ دریائی کتوں کی کھال سے بنی ہوئی زین پر سوار ہوتے تھے اور شعبی نے کہا کہ اگر میرے گھر کے لوگ مینڈک کھاتے تو میں ان کو کھلاتا اور حسن بصری نے کچھوے میں کچھ حرج نہیں سمجھا اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ دریا کا شکار کھاؤ اگرچہ اس کو یہودی، نصرانی یا مجوسی نے شکار کیا ہو، ابوالدرداء نے مری کے متعلق فرمایا کہ دھوپ اور مچھلیوں نے شراب کو ذبح کر دیا ہے (حلال کر دیا ہے)۔

٤٥٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ *

٤٥٦۔ مسدد، یحییٰ، ابن جریج، عمرو، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جیش الخبط کے ساتھ جہاد میں تھے ہمارے سردار ابوعبیدہ تھے، ہم کو بہت سخت بھوک لگی تو دریا نے ایک بہت بڑی مردہ مچھلی کنارے پر ڈال دی جسے عنبر کہا جاتا ہے ہم نے اتنی بڑی مچھلی نہیں دیکھی تھی ہم اس سے نصف ماہ تک کھاتے رہے، ابوعبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لے لی وہ (اتنی بڑی تھی کہ) اس کے نیچے سے ایک سوار گزر جاتا۔

٤٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ وَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثَ

٤٥٧۔ عبداللہ بن محمد، سفیان، عمرو، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم تین سو سوار تھے جن کو نبی ﷺ نے بھیجا اور ہمارے سردار ابوعبیدہ تھے ہم قریش کے قافلہ کی گھات میں تھے ہمیں بہت سخت بھوک لگی یہاں تک کہ ہم نے خبط (کیکر کے پتے) کھائے اسی لئے اس لشکر کا نام جیش خبط رکھا گیا اور دریا نے ایک مچھلی جسے عنبر کہا جاتا تھا کنارے پر لا کر ڈال دی، ہم پندرہ دن تک اس کو کھاتے رہے اور اس کی چکنائی سے ہم نے اپنے جسم پر روغن مالش کیا یہاں تک کہ ہمارے جسم تندرست ہوگئے، جابرؓ نے کہا کہ ابوعبیدہ نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لے کر کھڑی کی تو اس کے نیچے سے سوار گزر گیا، ہم میں ایک آدمی تھا اس کو جب بھوک زیادہ لگتی تو تین تین اونٹ ذبح کر دیتا پھر ابوعبیدہ نے اس کو منع کر دیا۔

جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ *

٣٠١ بَاب أَكْلِ الْجَرَادِ *

٤٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى سَبْعَ غَزَوَاتٍ *

باب ۳۰۱۔ ٹڈی کھانے کا بیان۔

۴۵۸۔ ابوالولید، شعبہ، ابویعفور، ابن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ سات یا چھ غزوات میں شریک ہوئے ہم آپ کے ساتھ ٹڈی کھاتے تھے، اور ابو عوانہ اور اسرائیل نے بواسطہ ابی یعفور ابن ابی اوفیؓ سے سات غزوات کا لفظ بیان کیا ہے۔

٣٠٢ بَاب آنِيَةِ الْمَجُوسِ وَالْمَيْتَةِ *

٤٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا بُدًّا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ *

باب ۳۰۲۔ مجوس کے برتن اور مردار کا بیان۔

۴۵۹۔ ابو عاصم، حیوہ بن شریح، ربیعہ بن یزید دمشقی، ابو ادریس خولانی، ابو ثعلبہ خشنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہیں اس لئے ہم ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور شکار کی زمین میں رہتے ہیں اور ہم کمان سے اور اپنے سکھائے ہوئے کتے اور بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعہ سے شکار کرتے ہیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم نے جو بیان کیا کہ تم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہو تو ان کے برتن میں نہ کھاؤ مگر یہ کہ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہو اگر کوئی صورت نہ ہو تو انہیں دھولو اور ان میں کھاؤ اور تم نے جو بیان کیا کہ تم شکار کی زمین میں رہتے ہو تو اگر تم کمان سے اس پر بسم اللہ پڑھ کر شکار کرو تو کھالو اور اگر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعہ سے بسم اللہ پڑھ کر شکار کرو تو کھالو اور اگر بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعہ سے شکار کرو اور اس کے ذبح کا موقع مل گیا ہو تو (ذبح کر کے) کھالو۔

٤٦٠ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ أَوْقَدُوا النِّيرَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ أَوْقَدْتُمْ هَذِهِ

۴۶۰۔ مکی بن ابراہیم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو چکا تو شام کے وقت لوگوں نے آگ سلگائی، نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم نے کس چیز پر آگ سلگائی ہے (یعنی کیا پکار ہے ہو) لوگوں نے جواب دیا شہری گدھوں کا

النِّيرَانَ قَالُوا لُحُوم الْحُمُر الْإِنْسِيَّةِ قَالَ أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَاكْسِرُوا قُدُورَهَا فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَاكَ *

گوشت، آپؐ نے فرمایا جو کچھ اس میں ہے اسے پھینک دو اور ان ہانڈیوں کو توڑ دو، ایک آدمی جماعت سے کھڑا ہوا اور عرض کیا کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم اس کے اندر کی چیز کو پھینک دیں اور اس برتن کو دھولیں، آپؐ نے فرمایا اچھا یہی سہی۔

٣٠٣ بَاب التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ) وَالنَّاسِي لَا يُسَمَّى فَاسِقًا وَقَوْلُهُ (وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ) *

باب ۳۰۳۔ ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنے کا بیان اور اس شخص کا بیان جو قصداً چھوڑ دے، ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اگر بھول جائے تو کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہ کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو یہ فسق ہے اور بھول کر چھوڑنے والے کو فاسق نہیں کہا جائے گا اللہ تعالیٰ کا قول وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ۔

٤٦١ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَدُفِعَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا قَالَ وَقَالَ جَدِّي إِنَّا لَنَرْجُو أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ

۴۶۱۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، سعید بن مسروق، عبایہ بن رفاعہ بن رافع اپنے دادا رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ذی الحلیفہ میں تھے کہ لوگوں کو بھوک لگی تو ہم نے ایک اونٹ اور ایک بکری ذبح کی اور آنحضرت ﷺ لوگوں میں سب سے پیچھے تھے، لوگوں نے جلدی کی اور ہانڈیاں چڑھا دیں جب آنحضرت ﷺ لوگوں کے پاس پہنچ گئے تو آپؐ نے ہانڈیوں کے الٹ دینے کا حکم دیا پھر مال غنیمت تقسیم کیا اس طرح کہ دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا اس میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا جماعت میں لوگ تھوڑے تھے انہوں نے اس کو پکڑنا چاہا مگر عاجز رہے ان میں سے ایک آدمی نے اس کی طرف تیر پھینکا تو اس کو اللہ تعالیٰ نے روک دیا، نبی ﷺ نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح بھگوڑے ہوتے ہیں تو جب کوئی جانور بھاگ جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ عبایہ کا بیان ہے کہ میرے دادا نے عرض کیا کہ مجھے امید ہے یا یہ کہا کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ کل ہمیں دشمن سے مقابلہ کرنا ہوگا اور ہمارے پاس کوئی چھری نہیں تو کیا ہم بانس سے ذبح کریں، آپؐ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے اور اس پر

مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ *

اللہ کا نام لے لیا گیا ہو (تو اس سے ذبح کیا ہوا) کھالو مگر یہ کہ دانت یا ناخن نہ ہو اور میں تمہیں اس کے متعلق بتادوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

٣٠٤ بَاب مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْأَصْنَامِ *

باب ۳۰۴۔ اس چیز کا بیان جو اصنام اور بتوں پر ذبح کی جائے۔

٤٦٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ وَذَاكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيهَا لَحْمٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ *

۴۶۲۔ معلیٰ بن اسد، عبدالعزیز بن مختار، موسیٰ بن عقبہ، سالم، عبداللہ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے زید بن عمرو بن نفیل سے مقام اسفل بلدح میں ملاقات کی اور یہ واقعہ نبی ﷺ پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اُن کے سامنے دسترخوان پیش کیا جس پر گوشت تھا انہوں نے اس کے کھانے سے انکار کیا پھر فرمایا میں اس سے نہیں کھاتا ہوں جس کو تم اپنے بتوں پر ذبح کرتے ہو اور میں صرف اسی کو کھاتا ہوں جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو یعنی بسم اللہ پڑھی گئی ہو۔

٣٠٥ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ *

باب ۳۰۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اللہ کے نام پر ذبح کرنا چاہیے۔

٤٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَةً ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ *

۴۶۳۔ قتیبہ، ابو عوانہ، اسود بن قیس، جندب بن سفیان بجلی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دن قربانی کی اس دن کچھ لوگوں نے اپنی قربانی کے جانور نماز سے پہلے ذبح کر لئے تھے جب آپ فارغ ہوئے اور لوگوں کو آپؐ نے دیکھا کہ انہوں نے نماز سے پہلے قربانی کرلی ہے تو آپؐ نے فرمایا جن لوگوں نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہے اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کریں اور جس نے ہمارے نماز پڑھنے تک ذبح نہیں کیا تھا اسے چاہئے کہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

٣٠٦ بَاب مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيدِ *

باب ۳۰۶۔ اس چیز سے (ذبح کرنے) کا بیان جو خون بہادے مثلاً بانس، پتھر اور لوہا۔

٤٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ

۴۶۴۔ محمد بن ابی بکر، معتمر، عبداللہ، نافع، ابن کعب بن مالک نے

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِأَهْلِهِ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا *

ابن عمرؓ سے بیان کیا کہ آپ کے والد نے بیان کیا کہ ان کی ایک لونڈی مقام سلع میں بکریاں چرایا کرتی تھی اس نے ریوڑ میں ایک بکری کو دیکھا کہ مرنے کے قریب ہے چنانچہ اس نے ایک پتھر توڑا اور اس بکری کو ذبح کر ڈالا تو کعب نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب تک میں نبی ﷺ کے پاس خود جا کر یا کسی کو بھیج کر دریافت نہ کرالوں تم لوگ اس کو نہ کھاؤ چنانچہ کعب نبی ﷺ کی خدمت میں خود حاضر ہوئے یا کسی کو بھیج کر دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔

٤٦٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ أَخْبَرَ عَبْدَاللَّهِ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِي بِالسُّوقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا*

۴۶۵۔ موسیٰ، جویریہ، نافع بنی سلمہ کے ایک فرد سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا کہ کعب بن مالک کی ایک لونڈی چھوٹی پہاڑی پر جو سوق میں مقام سلع پر ہے ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی ایک بکری کو بیماری لاحق ہو گئی تو اس لونڈی نے ایک پتھر توڑا اور اس کو ذبح کر ڈالا، لوگوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپؐ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔

٤٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَنَدَّ بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ فَقَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا *

۴۶۶۔ عبدان، عبدان کے والد، شعبہ، سعید بن مسروق، عبایہ بن رافع اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس چھری نہیں ہے، آپؐ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اس کو کھالو بشرطیکہ ناخن اور دانت نہ ہو، ناخن تو حبشیوں کی چھری ہے اور دانت ہڈی ہے، ایک اونٹ بھاگ گیا جسے (تیر مار کر کسی نے) روکا تو آپؐ نے فرمایا کہ ان چوپایوں کی عادت بھی جنگلی جانوروں کی طرح ہے اس لئے اگر تم پر ان میں سے کوئی غالب آجائے تو اس کے ساتھ یہی کرو۔

٣٠٧ بَاب ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ*

باب ۳۰۷۔ عورت اور لونڈی کے ذبیحہ کا بیان۔

٤٦٧ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَاللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۶۷۔ صدقہ، عبدہ، عبیداللہ، نافع، ابن کعب بن مالک اپنے والد (کعب بن مالک) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے پتھر سے ایک بکری ذبح کی، نبی ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے اس کے کھانے کا حکم دیا اور لیث نے بیان کیا کہ ہم سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ایک انصاری مرد سے سنا عبداللہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ کعب بن مالک کی ایک

وَسَلَّمَ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ بِهَذَا *

لونڈی تھی اور اس حدیث کو روایت کیا۔

٤٦٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوهَا*

۴۶۸۔ اسمٰعیل، مالک، نافع ایک انصاری مرد معاذ بن سعد یا سعد بن معاذؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ کعب بن مالک کی لونڈی مقام سلع میں بکریاں چرایا کرتی تھی ان بکریوں میں سے ایک بکری بیمار ہو گئی، لونڈی اس کے پاس پہنچی اور اس کو پتھر سے ذبح کر دیا پھر نبی ﷺ سے پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا اس کو کھاؤ۔

٣٠٨ بَاب لَا يُذَكَّى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ *

باب ۳۰۸۔ دانت ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے۔

٤٦٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ يَعْنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ *

۴۶۹۔ قبیصہ، سفیان اپنے والد سے وہ عبایہ بن رفاعہ سے رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کھاؤ یعنی (اس چیز سے ذبح کیا ہوا جانور) جو خون بہادے مگر دانت اور ناخن (نہ ہو)۔

٣٠٩ بَاب ذَبِيحَةِ الْأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ*

باب ۳۰۹۔ اعراب (گنواروں) وغیرہ کے ذبح کا بیان۔

٤٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ قَالَتْ وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَالطُّفَاوِيُّ *

۴۷۰۔ محمد بن عبید اللہ، اسامہ بن حفص مدنی، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں لیکن ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اس پر بسم اللہ پڑھ لو اور کھاؤ، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ لوگ اس وقت کفر کے زمانہ کے قریب تھے، علی نے دراوردی سے اور ابو خالد و طفاوی نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

٣١٠ بَاب ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَشُحُومِهَا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ وَقَوْلِهِ تَعَالَى (الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ) وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا

باب ۳۱۰۔ دار الحرب وغیرہ کے اہل کتاب کے ذبیحوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ آج تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور ان لوگوں کا کھانا جو کتاب دیئے گئے ہیں تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور زہری نے کہا کہ عرب کے نصاریٰ کے ذبیحوں کے

بَأْسَ بِذَبِيحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ وَإِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لِغَيْرِ اللَّهِ فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَكَ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ الْأَقْلَفِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ *

کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر تم سن لو کہ اس نے غیر اللہ کا نام لیا تو نہ کھاؤ اور اگر نہ سنو تو اللہ تعالیٰ نے اس کو حلال کیا ہے حالانکہ ان کا کفر معلوم ہے اور حضرت علیؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے اور حسن وابراہیم نے کہا کہ اقلف (بغیر ختنہ کئے ہوئے) کے ذبیحہ کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٤٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ *

۴۷۱۔ ابوالولید، شعبہ، حمید بن ہلال، عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم قصر خیبر کے قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے ایک تھیلا پھینکا جس میں چربی تھی میں لپکا تاکہ اس کو لے لوں میں مڑا ہی تھا کہ نبی ﷺ پر نظر پڑی تو میں آپؐ سے شرمندہ ہو گیا (اور اس کو نہیں اٹھایا) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ طعامھم سے مراد ان کے ذبیحے ہیں۔

٣١١ بَاب مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ وَاجَازَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِي يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ وَفِي بَعِيرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهِ وَرَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ *

باب ۳۱۱۔ جو جانور بھاگ جائے وہ بمنزلہ جنگلی جانور کے ہے، ابن مسعودؓ نے اس کو جائز کہا ہے، ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جو چوپائے تمہارے ہاتھوں سے بھاگ جائیں وہ شکار کی طرح ہیں اور اس اونٹ کے متعلق جو کنویں میں گر جائے فرمایا کہ جہاں سے ممکن ہو اس کو ذبح کر ڈالو، حضرت علیؓ، ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ کا بھی یہی خیال ہے۔

٤٧٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ اعْجَلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۴۷۲۔ عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان کے والد عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج، رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ جلدی کر دیا یہ فرمایا کہ ہلاک کر دو جو چیز خون بہادے اور اللہ کا نام اس پر لیا گیا ہو تو اس کو کھاؤ لیکن دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تم سے اس کی وجہ بیان کر دوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے (ایک بار) مال غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ہمارے ہاتھ آئیں ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا ایک آدمی نے اس کی طرف تیر پھینکا جس سے وہ رک گیا تو نبی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا *

ﷺ نے فرمایا کہ ان اونٹوں میں بھی بعض وحشی جانوروں کی طرح (ہو جاتے) ہیں جب وہ تم پر غالب آ جائیں (ان پر قابو نہ پاسکو) تو ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

٣١٢ بَاب النَّحْرِ وَالذَّبْحِ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ لَا ذَبْحَ وَلَا مَنْحَرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ قُلْتُ أَيَجْزِي مَا يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ قَالَ نَعَمْ ذَكَرَ اللَّهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَالذَّبْحُ قَطْعُ الْأَوْدَاجِ قُلْتُ فَيُخَلِّفُ الْأَوْدَاجَ حَتَّى يَقْطَعَ النِّخَاعَ قَالَ لَا إِخَالُ وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنِ النَّخْعِ يَقُولُ يَقْطَعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَدَعُ حَتَّى تَمُوتَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً) وَقَالَ (فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ) وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ إِذَا قَطَعَ الرَّأْسَ فَلَا بَأْسَ *

باب ۳۱۲۔ نحر اور ذبح کا بیان اور ابن جریج نے عطاء کا قول نقل کیا کہ ذبح (حلق پر چھری پھیرنا اور) اور نحر (سینے پر برچھا مارنا) حلق کی جگہ اور نحر کی جگہ پر ہی ہوتا ہے، میں نے پوچھا اگر ذبح ہونے والے جانور کو نحر کردوں تو کیا یہ جائز ہے، انہوں نے کہا ہاں! اللہ تعالیٰ نے گائے کا ذبح کرنا بیان کیا اگر نحر کئے جانے والے جانور کو ذبح کر دیا تو جائز ہے اور نحر میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اور ذبح رگوں کا کاٹنا ہے۔ میں نے پوچھا کیا رگیں پیچھے چھوڑ دی جائیں یہاں تک کہ حرام مغز کاٹ دیا جائے، انہوں نے فرمایا کہ میں اسے ٹھیک نہیں سمجھتا اور نافع نے مجھ سے بیان کیا کہ ابن عمرؓ نے حرام مغز کاٹنے سے منع فرمایا ہے وہ کہتے تھے کہ ہڈی تک پہنچا کر چھوڑ دے یہاں تک کہ مر جائے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو اور بیان کیا کہ ان لوگوں نے اس کو ذبح کیا اور وہ ایسا کرنے والے نہیں تھے اور سعید نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ ذبح حلق اور لبہ (دونوں) میں ہو جاتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور انسؓ نے فرمایا کہ اگر سر کٹ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

٤٧٣ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ امْرَأَتِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ *

۴۷۳۔ خلاد بن یحییٰ، سفیان، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر، اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں (ایک دفعہ) ایک گھوڑا ذبح کیا اور پھر ہم لوگوں نے اس کو کھایا۔

٤٧٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ عَبْدَةَ عَنْ

۴۷۴۔ اسحاق، عبدہ، ہشام، فاطمہ، اسماءؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں

هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ *

نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور اس وقت ہم لوگ مدینہ میں تھے پھر ہم لوگوں نے اس کو کھایا۔

٤٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ تَابَعَهُ وَكِيعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّحْرِ *

۴۷۵۔ قتیبہ، جریر، ہشام، فاطمہ بنت منذر، اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک گھوڑا ذبح کیا پھر ہم لوگوں نے اس کو کھایا، وکیع نے اور ابن عیینہ نے ہشام سے نحر کے متعلق اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

٣١٣ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُورَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ *

باب ۳۱۳۔ مثلہ (ہاتھ پاؤں کاٹنے) مصبورہ (باندھ کر مارنا) اور مجثمہ کی کراہت کا بیان۔

٤٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى غِلْمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ *

۴۷۶۔ ابوالولید، شعبہ، ہشام بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت انسؓ کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس گیا، حضرت انسؓ نے چند لڑکوں کو یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر تیر مار رہے ہیں حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٧٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ فَقَالَ ازْجُرُوا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هَذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ *

۴۷۷۔ احمد بن یعقوب، اسحاق بن سعید بن عمرو، سعید بن عمرو، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ یحییٰ بن سعید کے پاس گئے تو یحییٰ کی اولاد میں سے ایک لڑکے کو دیکھا کہ مرغی باندھ کر اس کو پتھر سے مار رہا ہے، ابن عمرؓ اس مرغی کے پاس پہنچے اور اس کو کھول دیا پھر اس مرغی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ساتھ والے لڑکے سے کہا کہ اپنے بچوں کو پرندوں کے قتل کے لئے باندھ کر مارنے سے روکو میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے چوپائے وغیرہ کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ النَّبِيَّ

۴۷۸۔ ابوالنعمان، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عمرؓ کے پاس گیا تو ہم چند لڑکوں یا چند آدمیوں کے پاس سے گزرے ان لوگوں نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر نشانہ بازی کر رہے تھے جب ان لوگوں نے ابن عمرؓ کو دیکھا تو منتشر ہو گئے، ابن عمرؓ نے پوچھا یہ کس نے کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا

صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ*

کرنے والوں پر لعنت کی ہے۔ سلیمان نے شعبہ سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

٤٧٩- حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ وَقَالَ عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ*

۴۷۹۔ منہال، سعید ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو جانوروں کو مثلہ کرے اور عدی نے بواسطہ سعید ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

٤٨٠- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ*

۴۸۰۔ حجاج بن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہبہ (لوٹ مار) اور مثلہ (ناک کان وغیرہ کاٹنے) سے منع فرمایا ہے۔

٣١٤ بَاب لَحْمِ الدَّجَاجِ *

باب ۳۱۴۔ مرغی کھانے کا بیان۔

٤٨١- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَجَاجًا *

۴۸۱۔ یحییٰ، وکیع، سفیان، ایوب، ابو قلابہ، زہدم جرمی، ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی (کا گوشت) تناول فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

٤٨٢- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ فَلَمْ يَدْنُ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ ادْنُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ أَكَلَ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ أَوْ أُحَدِّثْكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا قَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ

۴۸۲۔ ابو معمر، عبدالوارث، ایوب بن ابی تمیمہ، قاسم، زہدم سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابو موسیٰ اشعریؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے درمیان اور جرم کے اس قبیلہ کے درمیان بھائی چارہ تھا تو کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا، اس جماعت میں ایک آدمی بیٹھا تھا جس کا رنگ سرخ تھا وہ کھانے کے قریب نہیں آیا، ابو موسیٰ اشعریؓ نے اس سے کہا کہ قریب آ میں نے نبی ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے، اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو ایسی چیز کھاتے دیکھا کہ اس سے مجھے گھن آتی ہے تو میں نے قسم کھالی کہ میں مرغی نہیں کھاؤں گا، ابو موسیٰؓ نے فرمایا کہ نزدیک آجا میں تجھے خبر دوں یا یہ فرمایا کہ تجھ سے بیان کروں کہ میں چند اشعریوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس وقت پہنچا کہ آپ غصہ کی حالت میں تھے اور صدقہ کے جانور تقسیم کر رہے تھے، ہم نے آپ سے سواری کا جانور مانگا تو آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ وہ مجھ کو سواری نہیں دیں گے اور فرمایا کہ میرے پاس کوئی جانور نہیں کہ تم

أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ مِنْ إِبِلٍ فَقَالَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ قَالَ فَأَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرَّ الذُّرَى فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا فَظَنَنَّا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا *

کو سواری کے لئے دوں، پھر آنحضرت ﷺ کے غنیمت کے اونٹ آئے تو آپؐ نے فرمایا اشعری کہاں ہیں اشعری کہاں ہیں، پھر ہمیں پانچ اونٹ دیئے جو سفید تھے اور اونچی کوہان والے، پھر ہم چلے اور تھوڑی دور بھی نہیں جانے پائے تھے کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ شاید آنحضرت ﷺ اپنی قسم بھول گئے اگر ہم نے نبی ﷺ کو آپ کی قسم سے غافل رکھا تو بخدا ہم کبھی فلاح نہیں پائیں گے چنانچہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لوٹ آئے اور کہا یا رسول اللہ ہم نے آپؐ سے سواری مانگی تو آپ نے قسم کھاتے ہوئے فرمایا تھا کہ آپ ہمیں سواری نہیں دیں گے ہمیں خیال ہوا کہ شاید آپ اپنی قسم بھول گئے، آپؐ نے فرمایا اللہ نے تمہیں سواری دی ہے اور میں تو بخدا جب بھی کسی بات پر قسم کھاتا ہوں اور بھلائی اس کے سوا میں پاتا ہوں تو وہ کام کرتا ہوں جس میں بھلائی ہوتی ہے اور (کفارہ دے کر) قسم توڑ دیتا ہوں۔

٣١٥ بَاب لُحُومِ الْخَيْلِ *

باب ۳۱۵۔ گھوڑے کے گوشت کا بیان۔(۱)

٤٨٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ *

۴۸۳۔ حمیدی، سفیان، ہشام، فاطمہ، اسماءؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں گھوڑا ذبح کیا پھر ہم لوگوں نے اس کو کھایا۔

٤٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ *

۴۸۴۔ مسدد، حماد بن زید، عمرو بن دینار، محمد بن علی، جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دے دی۔

٣١٦ بَاب لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۳۱۶۔ پالتو گدھوں کے گوشت کا بیان، اس باب میں سلمہ کی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

٤٨٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۴۸۵۔ صدقہ، عبدہ، عبیداللہ، سالم و نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے خیبر

---

(۱) گھوڑے کے گوشت کے بارے میں روایات متعارض ہیں۔ حنفیہ مالکیہ وغیرہ متعدد اہل علم حضرات نے اس کے گوشت کو مکروہ قرار دیا ہے۔ ممانعت پر دلالت کرنے والی روایات و آثار کے لئے ملاحظہ ہو اعلاء السنن ص ۱۴۵ ج ۱۷۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ *

کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

٤٨٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ سَالِمٍ *

۴۸۶۔ مسدد، یحییٰ عبید اللہ، نافع، عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا، ابن مبارک نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے اور ابو اسامہ نے بواسطہ عبید اللہ سالم سے نقل کیا۔

٤٨٧- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

۴۸۷۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عبد اللہ و حسن بن محمد بن علی اپنے والد سے وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے سال متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٤٨٨- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ *

۴۸۸۔ سلیمان بن حرب، حماد، عمرو، محمد بن علی، جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔

٤٨٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيٌّ عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ *

۴۸۹۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، عدی، براء و ابن ابی اوفیٰؓ سے روایت کرتے ہیں دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

٤٩٠- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْمَاجِشُونُ وَيُونُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۹۰۔ اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، صالح، ابن شہاب، ابو ادریس، ابو ثعلبہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے پالتو گدھوں کو حرام قرار دیا ہے۔ زبیدی اور عقیل نے ابن شہاب سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے اور مالک، معمر، ماجشون، یونس اور ابن اسحاق نے زہری سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ *

٤٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ *

۴۹۱۔ محمد بن سلام، عبدالوہاب ثقفی، ایوب، محمد، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آنے والا آیا اور عرض کیا کہ میں نے گدھا کھالیا ہے پھر ایک دوسرا آنے والا آیا اور کہا میں نے گدھے کھایا ہے پھر ایک تیسرے آنے والے نے عرض کیا میں نے گدھا کھایا ہے آپؐ نے فرمایا کیا گدھے ختم ہو گئے، آپؐ نے پھر ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ پالتو گدھوں کے گوشت کو حرام کرتے ہیں اس لئے کہ وہ ناپاک ہے چنانچہ ہانڈیاں الٹ دی گئیں جن میں گوشت پک رہے تھے۔

٤٩٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَاكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ وَلَكِنْ أَبَى ذَاكَ الْبَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَرَأَ (قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا) *

۴۹۲۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بیان کرتے ہیں میں نے جابر بن زید سے پوچھا لوگ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا انہوں نے کہا کہ حکم بن عمرو غفاری بصرہ میں ہم سے یہی کہتے تھے لیکن وہ (حدیث کے) دریا یعنی ابن عباسؓ اس کا انکار کرتے تھے اور یہ آیت تلاوت فرمائی قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا۔

٣١٧ بَاب أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ *

باب ۳۱۷۔ ہر کچلیوں والے درندوں کے کھانے (کی حرمت) کا بیان۔

٤٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۴۹۳۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، ابوادریس خولانی، ابو ثعلبہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ یونس، معمر، ابن عیینہ، اور ماجشون نے زہری سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

٣١٨ بَاب جُلُودِ الْمَيْتَةِ *

باب ۳۱۸۔ مردار کی کھالوں کا بیان۔

٤٩٤ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَاللَّهِ بْنَ عَبْدِاللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ

۴۹۴۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ، عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردار بکری کے پاس

عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا *

سے گزرے، آپ نے فرمایا اس کی کھال سے تم نے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا (اس کو کام میں کیوں نہیں لائے) لوگوں نے عرض کیا وہ تو مردار ہے، آپ نے فرمایا کہ صرف اس کا کھانا حرام ہے۔

٤٩٥- حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا يَقُولُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا *

۴۹۵۔ خطاب بن عثمان، محمد بن حمیر، ثابت بن عجلان، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ اس کے مالکوں کو کیا ہو گیا ہے کاش! وہ اس کی کھال سے فائدہ اٹھاتے۔

٣١٩ بَاب الْمِسْكِ *

باب ۳۱۹۔ مشک کا بیان۔

٤٩٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ *

۴۹۶۔ مسدد، عبدالواحد، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ بن عمرو بن جریر، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے راستہ میں زخمی کیا جاتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون ٹپکتا ہو گا اس کا رنگ تو خون جیسا ہو گا اور اس کی بو مشک جیسی ہو گی۔

٤٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً *

۴۹۷۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، ابوموسیٰ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اچھے اور برے ساتھی کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مشک لئے ہوئے ہے اور بھٹی دھونکنے والا ہے، مشک والا یا تو تمہیں کچھ دے دے گا یا تم اس سے خرید لوگے یا اس کی خوشبو تم سونگھ لوگے اور بھٹی والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تمہیں اس کی بدبو پہنچے گی۔

٣٢٠ بَاب الْأَرْنَبِ *

باب ۳۲۰۔ خرگوش کا بیان۔

٤٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ

۴۹۸۔ ابوالولید، شعبہ، ہشام بن زید، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے ایک خرگوش کو بھگایا اس وقت ہم لوگ مرالظہران میں

أَنفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ قَالَ بِفَخِذَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا *

تھے کچھ لوگ اس کے پیچھے دوڑے لیکن تھک گئے پھر میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو ابو طلحہ کے پاس لے کر آیا، انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کی دونوں رانیں یا دونوں کولہے نبی ﷺ کی خدمت میں بھیج دیئے آپ نے ان کو قبول فرمالیا۔

٣٢١ بَاب الضَّبِّ *

باب ۳۲۱۔ گوہ کا بیان (۱)۔

٤٩٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ *

۴۹۹۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ گوہ کو نہ میں کھاتا ہوں اور نہ اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔

٥٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ *

۵۰۰۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، ابو امامہ بن سہل، عبداللہ بن عباسؓ، خالدؓ بن ولید سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میمونہؓ کے گھر میں داخل ہوئے تو آپؐ کے پاس بھنی ہوئی گوہ لائی گئی، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا بعض عورتوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو بتادو کہ کس چیز کے کھانے کا ارادہ کر رہے ہیں چنانچہ لوگوں نے بتلادیا کہ یارسول اللہ یہ گوہ ہے (یہ سن کر) آپؐ نے اپنا ہاتھ ہٹالیا، میں نے پوچھا کیا وہ حرام ہے یارسول اللہ؟ آپؐ نے فرمایا نہیں لیکن میری قوم کی زمین میں نہیں ہوتی ہے اس لئے میں اپنی طبیعت کو اس سے متنفر پاتا ہوں۔ خالدؓ کا بیان ہے کہ میں نے اس کو کھینچ لیا اور میں نے اس کو کھایا حالانکہ رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔

٣٢٢ بَاب إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ الْجَامِدِ أَوِ الذَّائِبِ *

باب ۳۲۲۔ منجمد یا پگھلے ہوئے گھی میں چوہا گر جانے کا بیان۔

٥٠١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ

۵۰۱۔ حمیدی، سفیان، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباسؓ، حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک چوہا گھی میں گر

(۱) ضب یعنی گوہ کا کھانا حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے اور حنفیہ کا موقف بہت سی روایات و آثار صحابہؓ سے ثابت ہے ملاحظہ ہو اعلاء السنن ص ۱۸۹ ج ۱۷)

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا *

کر مر گیا تو آنحضرت ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ چوہے کو اور اس کے اردگرد کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی گھی کو کھالو۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ معمر اس حدیث کو بواسطہ زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے زہری کو صرف بہ سند عبید اللہ، ابن عباسؓ، میمونہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے اور میں نے اس سے متعدد بار سنا ہے۔

۵۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الدَّابَّةِ تَمُوتُ فِي الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَهُوَ جَامِدٌ أَوْ غَيْرُ جَامِدٍ الْفَأْرَةِ أَوْ غَيْرِهَا قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِفَأْرَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطُرِحَ ثُمَّ أُكِلَ عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ *

۵۰۲۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری سے اس جانور کے متعلق یعنی چوہا وغیرہ جو روغن زیتون اور گھی میں خواہ منجمد ہوں یا پگھلے ہوئے ہوں گر کر مر جائے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں خبر ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی میں گر کر مر جانے والے چوہے کو پھینک دینے کا حکم دیا تو وہ (چوہا) پھینک دیا گیا، پھر اس گھی میں سے کھایا گیا۔ یہ حدیث بطریق عبید اللہ بن عبداللہ منقول ہے۔

۵۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ *

۵۰۳۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ، ابن عباسؓ، میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ سے اس چوہے کی بابت پوچھا گیا جو گھی میں گر کر مر جائے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس (چوہے) کو اور اس کے چاروں طرف سے (گھی کو) پھینک دو اور باقی کو کھاؤ۔

٣٢٣ بَاب الْوَسْمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ *

باب ۳۲۳۔ چہرہ پر داغ لگانے اور نشان کرنے کا بیان۔

۵۰٤-حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَنْقَزِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ تُضْرَبُ الصُّورَةُ *

۵۰۴۔ عبید اللہ بن موسیٰ، حنظلہ، سالم، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ چہرے پر نشان لگانے کو مکروہ سمجھتے تھے اور ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے (چہرے پر) مارنے سے منع فرمایا ہے، قتیبہ نے بواسطہ عنقزی، حنظلہ اس کی متابعت میں روایت کی اور تضرب الصورۃ کے الفاظ روایت کئے۔

۵۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى

۵۰۵۔ ابوالولید، شعبہ، ہشام بن زید، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اپنے بھائی کو لایا تاکہ آپ اس کی

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا *

تحنیک فرمائیں اس وقت آپ اپنے اونٹوں میں تھے، میں نے دیکھا کہ آپ ایک بکری کو داغ لگا رہے تھے، راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کے کانوں میں (نشان) لگا رہے تھے۔

٣٢٤ بَاب إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا بِغَيْرِ أَمْرِ أَصْحَابِهِمْ لَمْ تُؤْكَلْ لِحَدِيثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَاوُسٌ وَعِكْرِمَةُ فِي ذَبِيحَةِ السَّارِقِ اطْرَحُوهُ *

باب ۳۲۴۔ اگر ایک جماعت کو مال غنیمت ہاتھ لگے اور ان میں سے کوئی شخص اپنے ساتھی کے حکم کے بغیر بکری یا اونٹ ذبح کر دے تو وہ رافع کی حدیث کی بنا پر نہیں کھایا جائے گا جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور طاؤس و عکرمہ نے چور کے ذبیحہ کے متعلق فرمایا کہ اس کو پھینک دو۔

٥٠٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّنَا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلُوهُ مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَلَا ظُفُرٌ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوا قُدُورًا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ ثُمَّ نَدَّ بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَافْعَلُوا مِثْلَ هَذَا *

۵۰۶۔ مسدد، ابوالاحوص، سعید بن مسروق، عبایہ بن رفاعہ، رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ ہم کل دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے تو آپؐ نے فرمایا جس چیز سے خون بہہ جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو (اس سے ذبح کیا ہوا) کھاؤ بشر طیکہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تم سے اس کی وجہ بیان کر دوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے اور کچھ لوگ جلدی کر کے آگے بڑھے اور ان لوگوں نے غنیمت کا مال پایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے لوگوں میں تھے اور لوگوں نے ہانڈیاں چڑھادی تھیں، آپؐ نے ان ہانڈیوں کو الٹ دینے کا حکم دیا تو وہ ہانڈیاں الٹ دی گئیں اور ان کے درمیان (مال غنیمت) تقسیم کیا اور ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر رکھا پھر اگلی جماعت میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا اور ان کے ساتھ کوئی سوار نہیں تھا ایک شخص نے تیر پھینکا تو اللہ نے اس کو روک دیا، پھر آپؐ نے فرمایا کہ یہ جانور بھی جنگلی جانوروں کی طرح ہو جاتے ہیں چنانچہ (اگر) ان جانوروں میں سے کوئی ایسا کرے تو اسی طرح کرو۔

٣٢٥ بَاب إِذَا نَدَّ بَعِيرٌ لِقَوْمٍ فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ فَأَرَادَ إِصْلَاحَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ لِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

باب ۳۲۵۔ اگر کسی قوم کا اونٹ بھاگ جائے اور ان میں سے کوئی شخص اسے تیر چلا کر مار ڈالے اور اس سے مقصد ان کی بھلائی ہو تو اس حدیث کی بنا پر جائز ہے جو رافع نبی صلی اللہ

اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٥٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ ابْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي وَالْأَسْفَارِ فَنُرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلَا تَكُونُ مُدًى قَالَ أَرِنْ مَا نَهَرَ أَوْ أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشَةِ *

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۵۰۷۔ ابن سلام، عمر بن عبید طنافسی، سعید بن مسروق، عبایہ بن رفاعہ، رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا، ایک شخص نے اس کی طرف تیر چلایا جس سے وہ رک گیا، پھر آپؐ نے فرمایا کہ یہ جانور بھی جنگلی جانوروں کی طرح ہو جاتے ہیں اگر ان میں سے کوئی تم پر غالب آ جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ رافع کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم جنگوں اور سفر کی حالت میں ہوتے ہیں اور ہم ذبح کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی، آپؐ نے فرمایا کہ ہلاک کر اس چیز سے جو بہادے یا یہ فرمایا کہ خون بہادے اور اللہ کا نام اس پر لے لیا گیا ہو تو کھالو بشرطیکہ دانت اور ناخن نہ ہو اس لئے کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

٣٢٦ بَاب إِذَا أَكَلَ الْمُضْطَرُّ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ) وَقَالَ (فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ) وَقَوْلِهِ (فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ وَمَا لَكُمْ أَنْ لَا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ) (وَإِنَّ كَثِيرًا

باب ۳۲۶۔ اضطرار کی حالت میں (مردار) کھانا (جائز) ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں بخشی ہیں اور اللہ کا شکر کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو، حرام ہے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو مگر جو شخص مضطر ہو سرکشی کرنے والا اور حد سے بڑھنے والا نہ ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں [۱] اور فرمایا کہ جو شخص بھوک کے سبب بے چین ہو جائے گناہ کی طرف مائل نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ کھاؤ اس چیز سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اگر تم اس کی نشانیوں پر ایمان رکھتے ہو اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نہیں کھاتے اس چیز سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اور تمہارے لئے تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے کہ کیا چیز تم پر

---

[۱] اضطراری حالت سے مراد یہ ہے کہ اتنی شدید بھوک پیاس ہو کہ جس سے ہلاکت کا اندیشہ ہو ایسی صورت میں نص قرآنی کی بنا پر حرام چیز کھانے کی اجازت ہو جاتی ہے لیکن صرف اتنی مقدار کھانے کی گنجائش ہے جس سے جان بچ جائے۔

لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ) وَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا (قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُهْرَاقًا (أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) وَقَالَ (فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) *

حرام کی گئی ہے مگر یہ کہ تم اس کی طرف مجبور ہو جاؤ اور بیشک اکثر لوگ اپنی خواہشات کے سبب بغیر علم کے گمراہ ہو جاتے ہیں بیشک تمہارا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف جو وحی کی گئی ہے اس میں کوئی چیز حرام کی ہوئی نہیں پاتا کہ کھانے والا اس کو کھائے مگر یہ کہ مردار ہو یا بہنے والا خون ہو یا سور کا گوشت ہو اس لئے کہ وہ ناپاک ہے۔ غفور رحیم تک اور فرمایا کہ کھاؤ اس چیز سے جو اللہ نے تمہیں بخشی ہے حلال اور پاکیزہ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو حرام کیا ہے تم پر اللہ نے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو پس جو شخص مضطر ہو سرکشی کرنے والا اور حد سے بڑھنے والا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الْأَضَاحِيِّ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قربانیوں کا بیان

٣٢٧ بَاب سُنَّةِ الْأُضْحِيَّةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هِيَ سُنَّةٌ وَمَعْرُوفٌ *

باب ۳۲۷۔ قربانی کے سنت ہونے کا بیان، ابن عمرؓ نے فرمایا کہ وہ سنت ہے اور مشہور ہے۔

٥٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْإِيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ

۵۰۸۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، زبید ایامی، شعبی، براءؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو چیز ہم آج کے دن کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نماز پڑھتے ہیں پھر واپس ہوتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں جس شخص نے ایسا کیا اس نے میری سنت کو پالیا (سنت پر عمل کیا) اور جس نے پہلے ذبح کیا تو وہ صرف گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کیا ہے قربانی میں کچھ حصہ نہیں۔ ابو بردہ بن نیار جنہوں نے (نماز سے پہلے) ذبح کر لیا تھا کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ میرے پاس ایک چھ ماہ کا بچہ ہے، آپؐ نے فرمایا کہ اس کو ذبح کر دو اور تمہارے بعد کسی کے لئے کافی نہ

أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ *

ہو گا، مطرف نے عامر سے انہوں نے براءؓ سے روایت کیا نبی ﷺ نے فرمایا جس نے نماز کے بعد ذبح کیا تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور مسلمانوں کے طریقہ کے مطابق عمل کیا۔

۵۰۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ *

۵۰۹۔ مسدد، اسمٰعیل، ایوب، محمد، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو اس نے اپنے واسطے ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا تو اس کی قربانی پوری ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پالیا۔

۳۲۸ بَاب قِسْمَةِ الْإِمَامِ الْأَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ *

باب ۳۲۸۔ قربانی کا گوشت لوگوں کے درمیان امام کا کرنا۔

۵۱۰ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ قَالَ ضَحِّ بِهَا *

۵۱۰۔ معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، بعجہ جہنی، عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم کئے، عقبہ کے حصہ میں ایک جذبہ (چھ ماہ کا بکرا) آیا، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے حصہ میں تو چھ ماہ کا بچہ آیا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کی قربانی کردو۔

۳۲۹ بَاب الْأُضْحِيَّةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ *

باب ۳۲۹۔ مسافر اور عورتوں کے قربانی کرنے کا بیان۔

۵۱۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهم عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ *

۵۱۱۔ مسدد، سفیان، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور انہیں مقام سرف ہی میں مکہ پہنچنے سے پہلے حیض آنے لگا وہ رو رہی تھیں، آپؐ نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ کیا تمہیں حیض آنے لگا، انہوں نے جواب دیا ہاں! آپؐ نے فرمایا یہ وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دی ہے اس لئے حاجی جو کچھ کرتے ہیں تم بھی کرو مگر یہ کہ تم خانہ کعبہ کا طواف نہ کرنا۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ جب ہم لوگ منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

۳۳۰ بَاب مَا يُشْتَهَى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ

باب ۳۳۰۔ قربانی کے دن گوشت کھانے کی خواہش کرنے

النَّحْرِ *

کا بیان۔

٥١٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيرَانَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَلَا أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا أَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوهَا *

۵۱۲۔ صدقہ، ابن علیہ، ایوب، ابن سیرین، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قربانی کے دن فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ کرے، ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آج کے دن گوشت کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک چھ ماہ کا بچہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپؐ نے اس کو اس کی اجازت دے دی، مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت اس کے علاوہ دوسروں کے لئے بھی تھی یا نہیں، پھر نبی ﷺ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو ذبح کیا اور لوگ بکریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو تقسیم کر کے ذبح کیا۔

٣٣١ بَاب مَنْ قَالَ الْأَضْحَى يَوْمُ النَّحْرِ *

باب ۳۳۱۔ ان لوگوں کی دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ قربانی بقر عید ہی کے دن ہے (۱)۔

٥١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ

۵۱۳۔ محمد بن سلام، عبدالوہاب، ایوب، محمد ابن ابی بکرہ، ابو بکرہؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جس طرح آسمان و زمین کو اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کے دن زمانہ گردش میں تھا اسی طرح اب بھی گردش میں ہے سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں جن میں چار مہینے حرام کے ہیں، تین یعنی ذوالقعدہ، ذی الحجہ اور محرم تو پے در پے ہیں اور رجب مضر جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں، آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ شاید آپؐ اس کے علاوہ کوئی اور نام بیان کریں گے، آپؐ نے فرمایا کہ یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں، آپؐ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں، آپؐ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ شاید آپ کوئی دوسرا نام بیان کریں گے، آپؐ

۱۔ قربانی کتنے دنوں تک کی جاسکتی ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے متعدد اقوال ہیں۔ حضرت عمرؓ، علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن عباسؓ، ابوہریرہؓ انسؓ جیسے جلیل القدر صحابہ، امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ جیسے فقہاء کرام کی رائے یہ ہے کہ قربانی دسویں تاریخ اور اس کے دو دن بعد تک کی جاسکتی ہے، عمدۃ القاری ص ۱۴۷ ج ۲۱، اعلاء السنن ص ۲۳۳ ج ۱۷۔

حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبْلِغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ وَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ *

نے فرمایا کیا یہ بلدہ (یعنی مکہ) نہیں ہے، ہم نے عرض کیا جی ہاں! پھر آپؐ نے فرمایا یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں، پھر آپؐ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ کوئی دوسرا نام بیان کریں گے، آپؐ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے، ہم نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال (اور محمد نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ بھی فرمایا کہ) اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جس طرح آج کے دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینہ میں ہے اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے اور تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال کرے گا خبردار میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو، سن لو کہ جو موجود ہیں ان کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں اس لئے کہ بعض لوگ جنہیں خبر پہنچائی جاتی ہے وہ بعض ان لوگوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں جنہوں نے اس کو سنا ہے اور محمد جب اس کو بیان کرتے تو کہتے نبی ﷺ نے سچ فرمایا، پھر فرمایا کہ سن لو میں نے پہنچا دیا سن لو میں نے پہنچا دیا۔

٣٣٢ بَاب الْأَضْحَى وَالْمَنْحَرِ بِالْمُصَلَّى *

باب ۳۳۲۔ قربانی کا بیان اور قربانی کی جگہ عید گاہ ہے۔

٥١٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللَّهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُاللَّهِ يَعْنِي مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۵۱۴۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، خالد بن حارث، عبید اللہ، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ قربانی کرنے کی جگہ میں قربانی کیا کرتے تھے۔ عبید اللہ نے بیان کیا یعنی نبی ﷺ کے قربانی کرنے کی جگہ پر کرتے تھے۔

٥١٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى *

۵۱۵۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، کثیر بن فرقد، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ عید گاہ میں ذبح کرتے تھے اور نحر کرتے تھے۔

٣٣٣ بَاب فِي أُضْحِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُذْكَرُ سَمِينَيْنِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ ابْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُسَمِّنُ الْأُضْحِيَّةَ

باب ۳۳۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دو سینگوں والے دنبے قربانی کرنے کا بیان اور سمینین کا لفظ بھی منقول ہے اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابو امامہ بن سہل کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ قربانی کے جانور کو مدینہ میں

بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ *

موٹا کرتے تھے اور تمام مسلمان اس کو موٹا کرتے تھے۔

٥١٦- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ *

۵۱۶۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، عبدالعزیز بن صہیب، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ دو دنبے قربانی کرتے تھے اور میں بھی دو دنبے قربانی کرتا ہوں۔

٥١٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ تَابَعَهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ *

۵۱۷۔ قتیبہ بن سعید، عبدالوہاب، ایوب، ابو قلابہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ دو سینگوں والے چت کبرے دنبے کی طرف متوجہ ہوئے اور ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ وہیب نے ایوب سے اس کی متابعت میں روایت کی اور اسمٰعیل و حاتم بن وردان بواسطہ ایوب، ابن سیرین، انسؓ روایت کرتے ہیں۔

٥١٨- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ أَنْتَ بِهِ *

۵۱۸۔ عمرو بن خالد، لیث، یزید، ابوالخیر، عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو ایک بکری دی (جب کہ) آپ اپنے صحابہ کو قربانی کے جانور تقسیم کر رہے تھے ایک چھ مہینہ کا بچہ باقی رہ گیا تو انہوں نے نبی ﷺ سے اس کو بیان کیا، آپؐ نے فرمایا کہ تم اسے قربانی کر دو۔

٣٣٤ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بُرْدَةَ ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعَزِ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ *

باب ۳۳۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو بردہؓ سے فرمانا کہ تو اس چھ مہینے کے بچے کو ذبح کرلے اور تیرے بعد کسی کے لئے جائز نہ ہوگا۔

٥١٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعَزِ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ

۵۱۹۔ مسدد، خالد بن عبداللہ، مطرف، عامر، براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میرے ماموں نے جن کو ابو بردہؓ کہا جاتا تھا نماز سے پہلے ہی قربان کرلی تو ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری بکری تو گوشت کی بکری ہے (یعنی قربانی نہیں ہوئی) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس پلا ہوا چھ ماہ کا ایک بچہ ہے، آپؐ نے فرمایا تو اس کو ذبح کرلے اور تیرے علاوہ کسی کے لئے درست نہیں ہوگا، پھر فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا

تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ تَابَعَهُ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ وَتَابَعَهُ وَكِيعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَاصِمٌ وَدَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ وَقَالَ زُبَيْدٌ وَفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِي جَذَعَةٌ وَقَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ *

تو وہ صرف اپنی ذات کے لئے ذبح کرتا ہے اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا تو اس کی قربانی ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پالیا۔ عبیدہ نے شعبی اور ابراہیم سے اور وکیع نے حریث سے انہوں نے شعبی سے اس کی متابعت میں روایت کی اور عاصم اور داؤد نے شعبی سے بایں لفظ روایت کیا کہ عندی عناق لبن اور زبید و فراس نے شعبی سے عندی جذعۃ کا لفظ نقل کیا اور ابوالاحوص نے کہا کہ ہم سے منصور نے عناق جذعۃ کا لفظ بیان کیا اور ابن عون نے عناق جذع عناق لبن کے الفاظ روایت کئے۔

۵۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْدِلْهَا قَالَ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ *

۵۲۰۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سلمہ، ابو جحیفہ، براءؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابو بردہؓ نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا تو ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے عوض دوسرا کر لو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس صرف چھ مہینے کا ایک بکری کا بچہ ہے شعبہ کا خیال ہے کہ شاید یہ بھی کہا کہ وہ ایک سالہ (۱) بکری کے بچے سے بھی اچھا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ اس کی جگہ اس کو (قربان) کر لو، اور تمہارے بعد کسی کے لئے جائز نہ ہو گا اور حاتم بن وردان نے ایوب سے انہوں نے محمد سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے عناق جذعہ فرمایا۔

٣٣٥ بَاب مَنْ ذَبَحَ الْأَضَاحِيَّ بِيَدِهِ *

باب ۳۳۵۔ اس شخص کا بیان جو اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرے۔

۵۲۱- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ *

۵۲۱۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، قتادہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دو چت کبرے دنبے ذبح کئے میں نے دیکھا کہ آپؐ نے اپنا پاؤں ان دونوں کے پہلو پر رکھا بسم اللہ اور تکبیر کہی، پھر ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

۱۔ جمہور علماء و فقہاء کی قربانی کے جانور کی عمر کے بارے میں رائے یہ ہے کہ اونٹ کی عمر کم از کم پانچ سال ہو، گائے کی دو سال ہو اور بالوں والی بکری کم از کم ایک سال کی ہو، بھیڑ کا بچہ جو چھ ماہ یا زیادہ کا ہے اور دیکھنے میں سال کا محسوس ہوتا ہے یہ بھی قربانی کے لئے صحیح ہے، "جزع" سے یہی بھیڑ کا بچہ مراد ہے۔

٣٣٦ بَاب مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهِ وَأَعَانَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فِي بَدَنَتِهِ وَأَمَرَ أَبُو مُوسَى بَنَاتِهِ أَنْ يُضَحِّينَ بِأَيْدِيهِنَّ *

باب ۳۳۶۔ اس شخص کا بیان جو دوسرے کی قربانی کا جانور ذبح کرے اور ایک شخص نے قربانی کے جانور میں ابن عمرؓ کی مدد کی اور ابو موسیٰ نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کہ اپنے ہاتھوں سے قربانی کریں۔

٥٢٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ اقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ *

۵۲۲۔ قتیبہ، سفیان، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مقام سرف میں میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اس حال میں کہ میں رو رہی تھی، آپؐ نے فرمایا کیوں روتی ہو؟ کیا تمہیں حیض آنے لگا؟ میں نے جواب دیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر مقرر کر دی ہے تم تمام ارکان پورے کرو جو حاجی کرتے ہیں مگر یہ کہ تم خانہ کعبہ کا طواف نہ کرو اور آنحضرت ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

٣٣٧ بَاب الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ *

باب ۳۳۷۔ نماز کے بعد ذبح کرنے کا بیان۔

٥٢٣- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ أَوْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ *

۵۲۳۔ حجاج بن منہال، شعبہ، زبید، شعبی براءؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپؐ نے فرمایا کہ آج کے دن سب سے پہلے نماز پڑھتے ہیں پھر واپس ہوتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں جس نے ایسا کیا تو ہماری سنت کو پالیا (سنت کے موافق عمل کیا) اور جس نے (نماز سے پہلے) قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جو اُس نے گھر والوں کے لئے تیار کیا، قربانی میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ ابو بردہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے تو نماز سے پہلے ہی ذبح کر لیا اور میرے پاس چھ مہینہ کا ایک بچہ ہے جو ایک سال کے بچہ سے بہتر ہے، آپؐ نے فرمایا تم اس کو اس کے بدلے میں ذبح کر لو اور تمہارے بعد کسی کے لئے کافی نہ ہوگا۔

٣٣٨ بَاب مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَعَادَ *

باب ۳۳۸۔ نماز سے پہلے اگر کوئی ذبح کر لے تو دوبارہ (قربانی) کرے۔

٥٢٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۵۲۴۔ علی بن عبداللہ، اسمٰعیل بن ابراہیم، ایوب، محمد، انسؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو اس کو چاہئے کہ دوبارہ کرے، ایک شخص نے کہا یہ وہ دن ہے

مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ يَعْنِي فَذَبَحَهُمَا ثُمَّ انْكَفَأَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَذَبَحُوهَا *

جس میں گوشت کی خواہش ہے اور اپنے پڑوسیوں کی حالت بیان کی گویا آنحضرت ﷺ نے اس کو معذور سمجھا اور (اس نے کہا کہ) میرے پاس ایک چھ مہینہ کا بکری کا بچہ ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے تو نبی ﷺ نے اسے اجازت دے دی، میں نہیں جانتا کہ یہ اجازت سب لوگوں کے لئے ہے یا نہیں، پھر آپؐ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے یعنی انہیں ذبح کیا پھر لوگ بکریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور بکریاں ذبح کیں۔

٥٢٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ ابْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ *

۵۲۵۔ آدم، شعبہ، اسود بن قیس، جندب بن سفیان بجلی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں نحر کے دن حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو اس کی جگہ پر دوسرا جانور قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہو تو وہ ذبح کرے۔

٥٢٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلْتُ فَقَالَ هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ آذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ ثُمَّ لَا تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ عَامِرٌ هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْهِ *

۵۲٦۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، فراس، عامر، براءؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ایک دن نماز پڑھی پھر فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہوا تو وہ ذبح نہ کرے جب تک کہ وہ نماز سے فارغ نہ ہو جائے ابو بردہؓ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو ذبح کر لیا، آپؐ نے فرمایا وہ ایسی چیز ہے جو تو نے بعجلت تیار کی ہے، انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک چھ ماہ کا بچہ ہے جو ایک سال کے دو بچوں سے بہتر ہے کیا میں اسے ذبح کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں پھر تیرے بعد کسی کے لئے کافی نہ ہوگا، عامر نے خیر نسیکتیہ کے لفظ روایت کئے۔

٣٣٩ بَاب وَضْعِ الْقَدَمِ عَلَى صَفْحِ الذَّبِيحَةِ *

باب ۳۳۹۔ ذبیحہ کے پہلو پر قدم رکھنے کا بیان۔

٥٢٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ *

۵۲۷۔ حجاج بن منہال، ہمام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ دو سینگوں والے چت کبرے مینڈھے ذبح کرتے تھے اور اپنا پاؤں دونوں کے پہلوؤں پر رکھ کر دونوں کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کیا کرتے تھے۔

٣٤٠ بَاب التَّكْبِيرِ عِنْدَ الذَّبْحِ *

باب ۳۴۰۔ ذبح کے وقت اللہ اکبر کہنے کا بیان۔

٥٢٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا *

۵۲۸۔ قتیبہ، ابو عوانہ، قتادہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھے ذبح کئے ان دونوں کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کیا بسم اللہ اور اللہ اکبر کہا اور اپنا پاؤں ان دونوں کے پہلوؤں پر رکھا۔

٣٤١ بَاب إِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ *

باب ۳۴۱۔ اگر کوئی شخص اپنی ہدی ذبح کرنے کے لئے بھیج دے تو اس پر کوئی چیز حرام نہیں ہے۔

٥٢٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوصِي أَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ قَالَ فَسَمِعْتُ تَصْفِيقَهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ *

۵۲۹۔ احمد بن محمد، عبداللہ، اسمٰعیل، شعبی، مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ام المومنین ایک شخص خانہ کعبہ کی طرف ہدی بھیجتا ہے اور خود (اپنے) شہر میں بیٹھ رہتا ہے اور وصیت کرتا ہے کہ اس کی قربانی کے جانور کے گلے میں قلاوہ ڈال دیا جائے تو کیا وہ محرم رہتا ہے جب تک کہ لوگ حلال نہ ہو جائیں؟ مسروق کا بیان ہے کہ میں نے پردہ کی اوٹ سے حضرت عائشہؓ کی تالی کی آواز سنی اور فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ہدی کے گلے کا ہار بٹتی تھی پھر آپ اپنی ہدی خانہ کعبہ کی طرف بھیجتے اور آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوتی جو مردوں پر اپنی بیویوں سے حلال ہے یہاں تک کہ لوگ واپس آجاتے۔

٣٤٢ بَاب مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا *

باب ۳۴۲۔ قربانی کا گوشت کس قدر کھایا جائے اور کس قدر جمع کیا جا سکتا ہے۔

٥٣٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ لُحُومَ الْهَدْيِ *

۵۳۰۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، عطاء، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے عہد میں قربانی کا گوشت مدینہ پہنچنے تک کے لئے جمع کر لیتے تھے اور متعدد بار (لحوم الاضاحی) کی جگہ پر لحوم الہدی بیان کیا ہے۔

٥٣١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فَقَدِمَ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ قَالُوا هَذَا مِنْ

۵۳۱۔ اسمٰعیل، سلیمان، یحییٰ بن سعید، قاسم ابن خباب، ابو سعید خدریؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ وہ غیر حاضر تھے جب وہ آئے تو ان کے پاس گوشت لایا گیا تو کہا گیا ہماری قربانیوں کا گوشت ہے انہوں نے کہا کہ اس کو ہٹاؤ میں اس کو نہیں چکھوں گا، ابو سعید خدریؓ کا بیان

لَحْمِ ضَحَايَانَا فَقَالَ أَخِّرُوهُ لَا أَذُوقُهُ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ حَتَّى آتِيَ أَخِي أَبَا قَتَادَةَ وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ *

ہے کہ میں کھڑا ہوا پھر روانہ ہوا یہاں تک کہ اپنے بھائی ابو قتادہ کے پاس پہنچا اور وہ ماں کی طرف سے ان کے بھائی تھے اور بدری تھے میں نے ان سے یہ واقعہ بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ نئی بات تمہارے بعد پیدا ہو گئی ہے۔

ف: اس نئے امر سے مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے اور کھانے سے منع فرمایا تھا بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذخیرہ کرنے اور تین دن سے زیادہ رکھنے کی اجازت مرحمت فرمادی (فتح الباری ص ۲۰ ج ۱۰)

٥٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِيَ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا *

۵۳۲۔ ابو عاصم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص قربانی کرے وہ تیسرے دن کے بعد صبح نہ کرے اس حال میں کہ اس کے گھر میں اس میں سے کچھ ہو جب دوسرا سال آیا تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم لوگ ایسا ہی کریں جیسا ہم نے گزشتہ سال کیا تھا! آپؐ نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع کرو (چونکہ) اس سال لوگ بھوک (کی مشقت) میں مبتلا تھے اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ تم لوگ اس میں مدد کرو۔

٥٣٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُم عَنْهَا قَالَتِ الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ وَلَكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ *

۵۳۳۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، برادر اسمٰعیل، سلیمان، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ لیتے تھے پھر اس میں سے کچھ نبی صلی ﷺ کی خدمت میں لاتے تھے تو آپؐ فرماتے کہ تین ہی دن کھایا کرو لیکن یہ تاکیدی حکم نہ تھا بلکہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ ہم اس میں سے لوگوں کو کھلائیں اور اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے۔

٥٣٤ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحَى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْعِيدَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ مِنْ

۵۳۴۔ حبان بن موسیٰ، عبداللہ، یونس، زہری، ابو عبید (ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ وہ حضرت عمرؓ خطاب کے ساتھ عید کی نماز میں بقر عید کے دن شریک ہوئے انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے تم کو ان دونوں عیدوں کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ان میں سے ایک تو روزوں سے افطار کا دن ہے اور دوسرا وہ دن ہے جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔ ابو عبید کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے ساتھ شریک ہوا وہ جمعہ کا دن تھا انہوں نے

نُسُكِكُمْ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ نَحْوَهُ *

خطبہ سے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! آج وہ دن ہے جس میں تمہارے لئے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں باشندگان عوالی میں سے جو شخص جمعہ کا انتظار کرنا چاہے تو انتظار کرے اور جو شخص واپس ہونا چاہے تو میں اس کو اجازت دیتا ہوں ابو عبید کا بیان ہے پھر میں علیؓ بن ابی طالب کے ساتھ (عید میں) شریک ہوا تو انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے سے منع فرمایا ہے اور معمر سے بواسطہ زہری ابو عبید سے اسی طرح منقول ہے۔

٥٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الْأَضَاحِيِّ ثَلَاثًا وَكَانَ عَبْدُاللَّهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مِنًى مِنْ أَجْلِ لُحُومِ الْهَدْيِ *

۵۳۵۔ محمد بن عبدالرحیم، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابن شہاب کے برادر زادہ ابن شہاب، سالم عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اور عبداللہ بن عمرؓ جب منیٰ سے واپس ہوتے تو قربانی کا گوشت ہونے کے سبب سے (روٹی) روغن زیتون کے ساتھ کھایا کرتے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشروبات کا بیان

٣٤٣ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) *

باب ۳۴۳۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ "شراب، جوا، بت اور پانسے پھینکنا گندی باتیں شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو تاکہ تم فلاح پاؤ"۔

٥٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ

۵۳۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں پی، پھر اس سے تائب نہ ہوا تو آخرت میں وہ اس سے محروم رہے گا۔

لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ *

۵۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَابْنُ الْهَادِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۵۳۷۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس معراج کی رات میں مقام ایلیا میں دو پیالے لائے گئے ایک شراب کا دوسرا دودھ کا تھا آپ نے دونوں پیالوں کی طرف دیکھا پھر دودھ کو لے لیا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا شکر ہے خدا کا جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت کی اگر آپ شراب کا پیالہ لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ معمر اور ابن ہاد اور عثمان بن عمرو اور زبیدی نے زہری سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

۵۳۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ *

۵۳۸۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسی حدیث سنی ہے جو میرے علاوہ کوئی شخص تم سے بیان نہیں کرے گا آپؐ نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ جہالت غالب ہو گی، اور علم کم ہو جائے گا، زنا زیادہ ہونے لگے گا اور شراب پی جائے گی، مرد کم ہو جائیں گے عورتیں اتنی زیادہ ہو جائیں گی کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہو گا۔

۵۳۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ

۵۳۹۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن و ابن مسیب دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا زنا کرنے والا زنا نہیں کرتا ہے اس حال میں کہ وہ مومن ہو اور شراب پینے والا شراب نہیں پیتا، اس حال میں کہ وہ مومن ہو اور چوری کرنے والا چوری نہیں کرتا اس حال میں کہ وہ مومن ہو، ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے بیان کیا کہ ابو بکر اس کو ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے تھے پھر کہتے تھے کہ ابو بکرؓ اس کے ساتھ اتنا اور ملاتے تھے کہ مومن ہونے کی حالت میں اس طرح دن دہاڑے ڈاکہ نہیں ڈالتا ہے کہ لوگ ڈاکہ ڈالتے ہوئے اس کو دیکھ رہے ہوں۔

يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ *

٣٤٤ بَاب الْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ *

باب ۳۴۴۔ انگور کی شراب کا بیان(۱)۔

٥٤٠- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ *

۵۴۰۔ حسن بن صباح، محمد بن سابق، مالک بن مغول، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ شراب اس وقت حرام کی گئی جبکہ مدینہ میں (انگور کی شراب) نہ تھی۔

٥٤١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُرَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ وَمَا نجدُ يَعْنِي بِالْمَدِينَةِ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ *

۵۴۱۔ احمد بن یونس، ابن شہاب، عبدربہ ابن نافع، یونس، ثابت بنانی، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم پر شراب حرام کی گئی اور جس وقت وہ حرام کی گئی ہم لوگوں کو مدینہ میں انگور کی شراب بہت کم ملتی تھی اور ہم میں سے اکثر کی شراب کچی اور پکی کھجوروں سے ہوتی تھی۔

٥٤٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهمَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ *

۵۴۲۔ مسدد، یحییٰ، ابن حیان، عامر، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا امابعد! شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور وہ پانچ چیزوں سے ہوتی ہے انگور، کھجور، شہد، گیہوں، جو اور خمر وہ ہے جو عقل کو مخمور کردے (کھودے)۔

٣٤٥ بَاب نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ *

باب ۳۴۵۔ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو یہ کچی اور پکی کھجوروں سے بنتی تھی۔

٥٤٣- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۵۴۳۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، مالک بن انس، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابو عبیدہ، ابو طلحہ اور ابی بن کعب کو کچی اور پکی کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا ان لوگوں کے

۱۔ بالاجماع خمر (شراب) حرام ہے۔ مگر خمر کی حقیقت کیا ہے اس بارے میں اہل علم اور فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔ ائمہ ثلاثہ اور جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ ہر نشہ آور مشروب خمر ہے لہٰذا کوئی بھی نشہ آور مشروب ہو تھوڑا پیا جائے یا زیادہ یہ حرام ہے اور پینے والے کو حد لگے گی۔ امام ابو حنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور ابراہیم نخعیؒ جیسے اہل علم کی رائے یہ ہے کہ خمر صرف انگوروں کے کچے نشہ آور پانی کو کہتے ہیں دیگر مشروبات کو خمر نہیں کہا جائے گا اور حکم کے اعتبار سے فرق یہ ہو گا کہ خمر کے پینے سے تو پینے والے کو حد لگے گی چاہے تھوڑی پیئے یا زیادہ، باقی نشہ آور مشروبات میں سے کوئی اگر اتنی مقدار میں پیا جائے جس سے نشہ آ جائے تو حد لگے گی ورنہ نہیں۔ ان حضرات نے متعدد دلائل کی روشنی میں یہ موقف اختیار فرمایا ہے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ص ۶۰۰ ج ۳۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ مِنْ فَضِيخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا فَأَهْرَقْتُهَا *

پاس ایک آنے والا آیا اور کہا کہ شراب حرام کردی گئی، ابو طلحہؓ نے کہا کہ اے انسؓ کھڑے ہو جاؤ اور اس کو بہا دو چنانچہ میں نے اس کو بہا دیا۔

٥٤٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا أَكْفِئْهَا فَكَفَأْتُهَا قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ *

۵۴۴۔ مسدد، معتمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انسؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں ایک قبیلہ کے پاس کھڑا اپنے چچاؤں کو فضیخ پلا رہا تھا اور میں ان میں کمسن تھا کسی نے کہا کہ شراب حرام کردی گئی، لوگوں نے کہا کہ اسے پھینک دو چنانچہ میں نے پھینک دیا، معتمر کے والد سلیمان نے کہا کہ میں نے انس سے پوچھا کہ ان کی شراب کس چیز کی تھی، انہوں نے کہا کہ کچی اور پکی کھجوروں کی، ابو بکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب تھی تو انس نے انکار نہیں کیا اور مجھ سے میرے بعض ساتھیوں نے کہا کہ ہم نے انسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ اس زمانہ میں ان کی یہی شراب تھی۔

٥٤٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُبَيْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ وَالْخَمْرُ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ *

۵۴۵۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، یوسف ابو معشر براء، سعید بن عبید اللہ، بکر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان لوگوں سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس وقت شراب حرام کی گئی اس وقت شراب کچی اور پکی کھجوروں سے تیار کی جاتی تھی۔

٣٤٦ بَاب الْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبِتْعُ وَقَالَ مَعْنٌ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ الْفُقَّاعِ فَقَالَ إِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا لَا يُسْكِرُ لَا بَأْسَ بِهِ *

باب ۳۴۶۔ شراب شہد کی (بھی) ہوتی ہے اور اسی کو بتع کہتے ہیں اور معن نے کہا کہ میں نے مالک بن انسؓ سے فقاع کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جب نشہ نہ لائے تو کوئی مضائقہ نہیں اور ابن دراوردی نے کہا کہ ہم نے لوگوں سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ نشہ نہ لائے تو کوئی حرج نہیں۔

٥٤٦- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ *

۵۴۶۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے تبع (شہد کی شراب) کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ہر پینے کی چیز جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

٥٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهَا الْحَنْتَمَ وَالنَّقِيرَ*

۵۴۷۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ کا قول نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے تبع یعنی شہد کی شراب کے متعلق پوچھا گیا اور یمن کے باشندے اس کو پیتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر پینے کی چیز جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے اور زہری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم دباء میں اور نہ ہی مزفت میں نبیذ بنایا کرو اور حضرت ابوہریرہؓ اس کے ساتھ حنتم اور نقیر کو بھی ملا کر بیان کرتے تھے۔

٣٤٧ بَاب مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ *

باب ۳۴۷۔ اس امر کا بیان کہ خمر وہ پینے کی چیز ہے جو کہ عقل کو مخمور کردے۔

٥٤٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الْأُرُزِ قَالَ ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْعِنَبِ الزَّبِيبَ *

۵۴۸۔ احمد بن ابی رجا، یحییٰ، ابوحیان تیمی، شعبی، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے نبی ﷺ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور وہ پانچ چیزوں سے بنتی ہے انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد اور خمر وہ ہے جو عقل کو مدہوش کردے اور تین باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں چاہتا تھا کہ آنحضرت ﷺ ہم سے جدا نہ ہوتے جب تک کہ ان کو خوب اچھی طرح بیان نہ فرمادیتے ایک دادا کا ترکہ، دوسرے کلالہ کا بیان، تیسرے سود کے مسائل، ابوحیان کا بیان ہے کہ میں نے شعبی سے کہا کہ اے ابوعمرو سندھ میں کچھ چاولوں سے بنایا جاتا ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ نبی ﷺ کے عہد میں نہیں تھا یا یہ کہا کہ حضرت عمرؓ کے عہد میں نہیں تھا حجاج نے بواسطہ حماد ابوحیان کے عنب کے بجائے زبیب کا لفظ روایت کیا۔

٥٤٩- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ

۵۴۹۔ حفص بن عمر، شعبہ، عبداللہ بن ابی سفر، شعبی، ابن عمرؓ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ

عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ *

شراب پانچ چیزوں سے بنائی جاتی ہے منقی، کھجور، گیہوں، جو اور شہد۔

۳٤۸ بَاب مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ وَاللَّهِ مَا كَذَبَنِي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

باب ۳۴۸۔ اس امر کا بیان کہ کوئی شخص شراب کو حلال سمجھے اور اس کا کوئی دوسرا نام رکھے اور ہشام بن عمار نے کہا کہ ہم سے صدقہ بن خالد نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر عطیہ بن قیس کلابی عبدالرحمٰن بن غنم اشعری ابو عامر یا ابو مالک اشعری بیان کرتے ہیں اور بخدا وہ جھوٹ بیان نہیں کرتے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب میری امت میں ایسی قوم پیدا ہو گی جو زنا، ریشم، شراب اور باجوں کو حلال سمجھے گی اور بعض قومیں ایسی ہوں گی جو پہاڑ کے برابر رہتی ہوں گی اور جب شام کو اپنا ریوڑ لے کر واپس ہوں گی اس وقت ان کے پاس فقیر کسی ضرورت کی بنا پر آئے گا تو کہیں گے کہ کل صبح ہمارے پاس آؤ، اللہ تعالیٰ انہیں رات ہی کو ہلاک کر دے گا اور پہاڑ کو گرا دے گا اور باقی کو بندر اور سور کی شکل میں مسخ کر دے گا اور قیامت تک اسی حال میں رہیں گے۔

۳٤۹ بَاب الِانْتِبَاذِ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ *

باب ۳۴۹۔ برتنوں میں اور لکڑی کے پیالوں میں نبیذ بنانے کا بیان۔

۵۵۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ *

۵۵۰۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابو حازم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا میں نے سہل کو کہتے ہوئے سنا کہ ابو اسید ساعدی آئے اور آنحضرت ﷺ کی ولیمہ کی دعوت کی تو ان کی بیوی نئی دلہن ان لوگوں کی خدمت کر رہی تھیں، انہوں نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے نبی ﷺ کو کیا چیز پلائی ہے میں نے چند کھجوریں آپ کے لئے رات ہی میں ایک لکڑی کے پیالہ میں بھگو دی تھیں۔

٣٥٠ بَاب تَرْخِيصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ *

باب ۳۵۰۔ برتنوں اور ظروف کے استعمال کی ممانعت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اجازت دینا۔

٥٥١ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا إِذًا وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا *

۵۵۱۔ یوسف بن موسیٰ، محمد بن عبداللہ، ابو احمد زبیری، سفیان، منصور، سالم، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے (بعض قسم کے) برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا، لوگوں نے عرض کیا کہ ہمارے لئے تو اس کے سوائے کوئی چارہ کار نہیں، تو آپؐ نے فرمایا کہ پھر اس صورت میں یہ ممانعت نہیں، اور خلیفہ نے کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے بواسطہ سفیان، منصور، سالم بن ابی الجعد اس حدیث کو روایت کیا۔

٥٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا وَقَالَ فِيهِ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ *

۵۵۲۔ عبداللہ بن محمد، سفیان نے یہ حدیث روایت کی اور اس میں بیان کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں سے منع فرمایا۔

٥٥٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِي اللَّه عَنْهمَا قَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ *

۵۵۳۔ علی بن عبداللہ، سفیان، سلیمان بن ابی مسلم احول، مجاہد، ابو عیاض، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض برتنوں سے منع فرمایا تو کسی نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کے پاس مشک نہیں ہے، تو آپ نے ٹھلیا (گھڑا) کے استعمال کی اجازت دے دی، جو مزفت نہ ہو۔

٥٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِي اللَّه عَنْه نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ *

۵۵۴۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، سلیمان، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے دباء اور مزفت سے منع فرمایا ہے۔

٥٥٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا *

۵۵۵۔ عثمان، جریر، اعمش سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

٥٥٦ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

۵۵۶۔ عثمان، جریر، منصور، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ میں

مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا فِي ذَلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قُلْتُ أَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ أَفَأُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ *

نے اسود سے پوچھا کہ کیا تم نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا ہے جس میں نبیذ بنانا مکروہ ہے، انہوں نے کہا ہاں، میں نے پوچھا، اے ام المومنین! کس چیز میں نبیذ بنانے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم اہل بیت کو دباء اور مزفت میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا میں نے پوچھا، کیا عائشہؓ نے جر اور حنتم کا بھی ذکر کیا ہے انہوں نے کہا میں تم سے بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے کیا وہ بھی بیان کروں جو میں نے نہیں سنا۔

۵۵۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قُلْتُ أَنَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ قَالَ لَا *

۵۵۷۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، شیبانی، عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سبز ٹھلیا (گھڑا) سے منع فرمایا ہے، میں نے پوچھا تو کیا میں سفید ٹھلیا پینے کے لئے استعمال کروں، آپ نے فرمایا نہیں۔

۳۵۱ بَاب نَقِيعِ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ *

باب ۳۵۱۔ کھجور کے رس کا بیان جب تک کہ نشہ نہ پیدا کرے۔

۵۵۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ مَا تَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ *

۵۵۸۔ یحییٰ بن بکیر، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، ابو حازم، سہل بن سعد، ابواسید ساعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ کی دعوت ولیمہ کی اور ان کی بیوی جو نئی دلہن تھیں، اس وقت خدمت کر رہی تھیں، انہوں نے کہا کہ بتاؤں میں نے آنحضرت ﷺ کو کس چیز کا عرق پلایا، میں نے آپ کے لئے رات ہی کو لکڑی کے پیالے میں چند کھجوریں بھگو دی تھیں۔

۳۵۲ بَاب الْبَاذَقِ وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ وَرَأَى عُمَرُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلَاءِ عَلَى الثُّلُثِ وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَأَبُو جُحَيْفَةَ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اشْرَبِ الْعَصِيرَ

باب ۳۵۲۔ شراب باذق اور ان لوگوں کا بیان جنہوں نے ہر نشہ پیدا کرنے والی پینے کی چیز سے منع کیا، اور عمرؓ و ابو عبیدہ اور معاذ نے پک کر تہائی رہ جانے والی شراب کے پینے کو جائز سمجھا، اور براء اور ابو جحیفہ نے پک کر نصف رہ جانے والی شراب پی، اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ عرق پیو جب تک کہ

مَا دَامَ طَرِيًّا وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِاللَّهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ *

تازہ رہے اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں عبید اللہ کے منہ سے شراب کی بو پاتا ہوں، میں اس کے متعلق اس سے پوچھوں گا اگر وہ نشہ آور ہے تو میں اسے کوڑے لگاؤں گا۔

٥٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ قَالَ لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيثُ *

۵۵۹۔ محمد بن کثیر، سفیان، ابوالجویریہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے باذق (شراب) کے متعلق پوچھا کہ باذق کو پہلے ہی محمد ﷺ (حرام) فرما چکے ہیں اس لئے جو چیز نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے، میں نے کہا کہ شراب جو حلال طیب ہے انہوں نے فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام خبیث ہی ہے۔

٥٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ *

۵۶۰۔ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔

٣٥٣ بَاب مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا وَأَنْ لَا يَجْعَلَ إِدَامَيْنِ فِي إِدَامٍ *

باب ۳۵۳۔ ان لوگوں کا بیان جنہوں نے کچی اور پکی کھجور کے ملانے کو جب وہ نشہ آور ہو جائے، جائز نہیں سمجھا، اور یہ کہ دونوں کے عرق کو ایک عرق نہ بنایا جائے۔

٥٦١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ خَلِيطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ إِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَفْتُهَا وَأَنَا سَاقِيهِمْ وَأَصْغَرُهُمْ وَإِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعَ أَنَسًا *

۵۶۱۔ مسلم، ہشام، قتادہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابوطلحہؓ اور ابودجانہؓ اور سہیلؓ بن بیضاء کو کچی اور پکی کھجور کی ملی ہوئی شراب پلا رہا تھا، عین اس وقت شراب حرام کر دی گئی چنانچہ میں نے اسے پھینک دیا اور میں ان کا ساقی اور کم عمر تھا اور اس دن میں نے ہی ان لوگوں کے لئے شراب بنائی تھی، عمرو بن حارث نے کہا کہ ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہ انہوں نے انسؓ سے سنا۔

٥٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْه يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ *

۵۶۲۔ ابوعاصم، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے منقی اور کھجور اور کچی اور پکی کھجور سے منع فرمایا ہے۔

۵٦۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ*

۵٦۳۔ مسلم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے پکی اور پکی کھجور اور کھجور اور منقی کے ملانے سے منع فرمایا ہے اور ان میں سے ہر ایک کی نبیذ علیحدہ بنانی چاہئے۔

۳۵٤ بَاب شُرْبِ اللَّبَنِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى (مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ) *

باب ۳۵۴۔ دودھ پینے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ ۔

۵٦٤- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَقَدَحِ خَمْرٍ *

۵٦۴۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے پاس معراج کی رات ایک دودھ کا پیالہ اور ایک شراب کا پیالہ لایا گیا۔

۵٦۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ فَإِذَا وُقِفَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ *

۵٦۵۔ حمیدی، سفیان، سالم، ابوالنضر، عمیر (ام فضل کے مولی) ام فضلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عرفہ کے دن لوگوں کو آنحضرت ﷺ کے روزے کے متعلق شک ہوا تو میں نے آپ کے پاس ایک برتن بھیجا جس میں دودھ تھا، تو آپ نے اس کو پی لیا اور سفیان اکثر کہا کرتے تھے کہ لوگوں کو عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزے کے متعلق شک ہوا تو آپ کی خدمت میں ام فضل نے دودھ بھیج دیا، انہوں نے اس کو موقوفاً روایت کیا (جب ان سے پوچھا گیا) تو کہا، ام فضل سے مرفوعاً روایت ہے۔

۵٦٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا*

۵٦٦۔ قتیبہ، جریر، اعمش، ابو صالح وابو سفیان، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابو حمید نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر آئے تو ان سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو چھپا کر کیوں نہیں لایا، اگرچہ ایک لکڑی ہوتی اس سے ڈھک لینا چاہئے تھا۔

۵٦۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ

۵٦۷۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، ابو صالح، شاید جابرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابو حمید جو انصار کے ایک فرد تھے

أُرَاهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا وَحَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا *

نقیع سے دودھ کا ایک برتن نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کو ڈھانپ کر کیوں نہیں لائے، اگرچہ ایک لکڑی ہی ہوتی، اس سے ڈھک لینا چاہئے تھا اور مجھ سے ابو سفیان نے، انہوں نے جابرؓ سے اور حضرت جابرؓ نے آنحضرت ﷺ سے اس کو روایت کیا۔

٥٦٨- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فِي قَدَحٍ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ وَأَتَانَا سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَطَلَبَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْجِعَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۵۶۸۔ محمود، النضر، شعبہ، ابو اسحاق، براءؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ مکہ سے تشریف لائے اور حضرت ابو بکرؓ آپ کے پاس تھے، حضرت ابو بکرؓ نے بیان کیا کہ ہم لوگ ایک چرواہے کے پاس سے گزرے اور رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی، ابو بکرؓ کا بیان ہے کہ میں تھوڑا دودھ ایک پیالہ میں دوہ لایا آپ نے اس کو نوش فرمایا تو مجھے بہت خوشی ہوئی اور ہمارے پاس سراقہ بن جعشم ایک گھوڑے پر سوار ہو کر آیا، آپ نے اس کے حق میں بددعا فرمائی تو اس نے آپ سے درخواست کی کہ اس پر بددعا نہ کریں اور یہ کہ وہ واپس ہو جائے، تو آنحضرت ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

٥٦٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِآخَرَ *

۵۶۹۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین صدقہ خوب دودھ دینے والی ایسی اونٹنی یا خوب دودھ دینے والی ایسی بکری کا عطا کرنا ہے کہ ایک برتن صبح کو بھرے اور ایک برتن شام کو بھرے۔

٥٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعْتُ إِلَى السِّدْرَةِ

۵۷۰۔ ابو عاصم، اوزاعی، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے دودھ پیا تو کلی کی، اور فرمایا کہ اس میں چکنائی ہوتی ہے، اور ابراہیم بن طہمان نے بواسطہ شعبہ، قتادہ، انس بن مالکؓ کا قول نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سدرہ کی طرف بھیجا گیا تو چار نہروں پر نظر پڑی، دو ظاہری نہریں تھیں اور دو باطنی نہریں تھیں، ظاہری تو نیل و فرات ہیں اور باطنی دو نہریں جو جنت میں ہیں، چنانچہ میرے پاس

فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهَرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهَرَانِ بَاطِنَانِ فَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيلُ وَالْفُرَاتُ وَأَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهَرَانِ فِي الْجَنَّةِ فَأُتِيتُ بِثَلَاثَةِ أَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَأَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيلَ لِي أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَنْتَ وَأُمَّتُكَ قَالَ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَنْهَارِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا ثَلَاثَةَ أَقْدَاحٍ *

تین پیالے لائے گئے، ایک میں دودھ، دوسرے میں شہد، تیسرے میں شراب تھی، میں نے وہی پیالہ لیا جس میں دودھ تھا اور اس میں سے میں نے پی لیا، تو مجھ سے کہا گیا کہ تم نے اور تمہاری امت نے فطرت کو پا لیا، ہشام اور سعید اور ہمام بواسطہ قتادہ، انس بن مالکؓ، مالک بن صعصعہؓ آنحضرت ﷺ سے نہروں کے متعلق اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن تین پیالوں کا تذکرہ نہیں کیا۔

٣٥٥ بَاب اسْتِعْذَابِ الْمَاءِ *

باب ۳۵۵۔ میٹھا پانی پینے کا بیان۔

٥٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَايِحٌ شَكَّ عَبْدُاللَّهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى رَايِحٌ *

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، اسحاق بن عبداللہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے تھے کہ ابو طلحہ انصار مدینہ میں کھجور کے درختوں کے اعتبار سے بہت زیادہ مالدار تھے، اور ان کا سب سے زیادہ پسندیدہ مال بیر حاء تھا اور اس کا رخ مسجد کی طرف تھا آنحضرت ﷺ وہاں تشریف لے جاتے اور اس کا شیریں پانی پیتے۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ جب یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ نازل ہوئی تو ابو طلحہؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ہرگز نیکی کو نہ پاؤ گے جب تک کہ تم اس چیز سے خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہو اور میرا محبوب مال بیر حاء ہے، اور وہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیرات کرتا ہوں، اللہ کے نزدیک اس کے ثواب کا (آخرت میں) جمع رہنے کا امیدوار ہوں اس لئے یا رسول اللہ جس مصرف میں آپ اس کو مناسب سمجھے خرچ کریں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا خوب یہ نفع کا سودا ہے، یا یہ فرمایا کہ بڑھنے والا مال ہے (عبداللہ کو شک ہوا کہ ان دونوں میں سے آپ نے کیا فرمایا) تم نے جو کچھ کہا میں نے سن لیا لیکن میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تو اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دے، ابو طلحہؓ نے کہا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ ابو طلحہؓ نے اس کو چچازاد بھائیوں میں اور رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا اور اسمٰعیل و یحییٰ بن وکیع نے رائح کا لفظ استعمال کیا۔

٥٥٦ بَاب شَوْبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ *

٥٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِي اللَّهُ عَنْه أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَأَتَى دَارَهُ فَحَلَبْتُ شَاةً فَشُبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبِئْرِ فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ *

باب ۳۵۶۔ پانی کے ساتھ دودھ ملانے کا بیان۔

۵۷۲۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے ہوئے دیکھا، اور آپ میرے گھر تشریف لائے تو میں نے بکری کا دودھ دوہا اور کنویں سے میں نے پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ملایا، پھر پیالہ آپ نے لے لیا اور نوش فرمایا، بائیں طرف ابو بکرؓ اور دائیں طرف ایک اعرابی تھا، آپؐ نے اعرابی کو اپنا بچا ہوا جھوٹا دے دیا، پھر فرمایا کہ پہلے دائیں پھر اس کے دائیں والے کا حق ہے۔

٥٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رَضِي اللَّه عَنْهمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ فَانْطَلِقْ إِلَى الْعَرِيشِ قَالَ فَانْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ قَالَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ *

۵۷۳۔ عبداللہ بن محمد، ابو عامر، فلیح بن سلیمان، سعید بن حارث، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک انصاری شخص کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ایک ساتھی اور تھا، اس انصاری سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تیرے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا (باسی) پانی ہے، ورنہ میں کہیں اور پی لوں گا، راوی کا بیان ہے کہ وہ آدمی باغ میں پانی دے رہا تھا، ا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس باسی پانی ہے، آپ چھپر کی طرف تشریف لے چلیں پھر ان دونوں کو وہ آدمی چھپر میں لے گیا، ایک پیالہ میں پانی ڈال کر اپنی بکری کا دودھ دوہا، آنحضرت ﷺ نے اس کو پیا، آپ کے بعد پھر اس شخص نے پیا جو آپ کے ساتھ تھا۔

۳۵۷ بَاب شَرَابِ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ لِأَنَّهُ رِجْسٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ) وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي السَّكَرِ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ *

باب ۳۵۷۔ میٹھی چیز اور شہد پینے کا بیان اور زہری نے فرمایا کہ آدمی کا پیشاب پینا شدید ضرورت کے وقت بھی حلال نہیں، اس لئے کہ وہ ناپاک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہیں اور ابن مسعودؓ نے نشہ آور چیزوں کے متعلق فرمایا کہ اللہ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جو تم پر حرام ہے۔

٥٧٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو

۵۷۴۔ علی بن عبداللہ، ابو اسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے

أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ *

روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ میٹھی چیز کو اور شہد کو بہت زیادہ پسند فرماتے تھے۔

٣٥٨ بَاب الشُّرْبِ قَائِمًا *

باب ۳۵۸۔ کھڑے ہو کر پینے کا بیان۔

٥٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ قَالَ أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّه عَنْه عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ *

۵۷۵۔ ابو نعیم، مسعر، عبدالملک بن میسرہ، نزال سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ کے پاس باب الرحبہ میں پانی لایا گیا تو انہوں نے کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا کہ لوگوں میں سے بعض کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور میں نے نبی ﷺ کو (ایسا ہی) کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا۔

٥٧٦- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قِيَامًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ *

۵۷۶۔ آدم، شعبہ، عبدالملک بن میسرہ، نزال بن سبرہ، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ظہر کی نماز پڑھی پھر لوگوں کی ضروریات کے لئے کوفہ کی مسجد کے صحن میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا، پھر پانی لایا گیا تو انہوں نے پیا، اور منہ ہاتھ دھوئے، اور شعبہ نے سر اور پاؤں کا بھی ذکر کیا پھر کھڑے ہوئے اور کھڑے ہی کھڑے بچا ہوا پانی پی لیا، پھر فرمایا کہ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ نبی ﷺ نے اسی طرح کیا ہے جس طرح میں نے کیا(۱)۔

٥٧٧- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ *

۵۷۷۔ ابو نعیم، سفیان، عاصم احول، شعبی، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

٣٥٩ بَاب مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ *

باب ۳۵۹۔ اونٹ پر سوار ہونے کی حالت میں پینے والے کا بیان۔

---

(۱) احادیث مبارکہ میں بیٹھ کر پینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ دوسری طرف بعض احادیث میں یہ بھی آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ اس بارے میں قول فیصل یہ ہے کہ جہاں بلا تکلف بیٹھ کر پینے کی جگہ میسر ہو وہاں کھڑے ہو کر پینا مکروہ ہے اور جہاں با آسانی جگہ میسر نہ ہو یا بیٹھ کر پینے میں شدید تکلیف ہو وہاں کھڑے ہو کر پینا مکروہ نہیں ہے۔ جیسے پانی کی جگہ پر رش زیادہ ہونا یا اس جگہ کیچڑ وغیرہ ہونا۔

٥٧٨ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَشَرِبَهُ زَادَ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَلَى بَعِيرِهِ *

۵۷۸۔ مالک بن اسمٰعیل، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، ابوالنضر، عمیر (ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام) ام فضل بنت حارث سے روایت کرتے ہیں کہ ام فضل نے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ دودھ کا بھیجا، اس حال میں کہ آپ عرفہ کی شام کو ٹھہرے ہوئے تھے، آپؐ نے اپنے ہاتھ میں اس کو لے لیا اور پی لیا، مالک نے بواسطہ ابوالنضر اتنا اور زیادہ کیا کہ آپ اونٹ پر سوار تھے۔

٣٦٠ بَاب الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ *

باب ۳۶۰۔ پینے میں پہلے دائیں طرف والا پھر اس کے دائیں طرف والا مستحق ہے۔

٥٧٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِي اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ *

۵۷۹۔ اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا، آپ کے دائیں طرف ایک اعرابی اور بائیں طرف حضرت ابوبکرؓ تھے، آپ نے اس کو پی لیا پھر اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ پہلی دائیں طرف والا اس کے بعد اس کے دائیں طرف والا (آدمی) مستحق ہے۔

٣٦١ بَاب هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرَ *

باب ۳۶۱۔ کیا آدمی اپنے دائیں طرف والے آدمی سے اجازت لے سکتا ہے کہ بڑے آدمی کو پینے کے لئے دے۔

٥٨٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِي اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ *

۵۸۰۔ اسمٰعیل، مالک، ابوحازم بن دینار، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پینے کی چیز لائی گئی تو آپؐ نے اس میں سے پی لیا، آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف معمر لوگ تھے، آپؐ نے اس لڑکے سے فرمایا کیا تو اجازت دیتا ہے کہ یہ میں ان لوگوں کو دے دوں، اس نے کہا یارسول اللہ بخدا میں آپ کی طرف سے (ملے ہوئے) اپنے حصہ میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہ دوں گا، سہل بن سعدؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے ہاتھ میں ٹیک دیا۔

٣٦٢ بَاب الْكَرْعِ فِي الْحَوْضِ *

باب ۳۶۲۔ چلو سے حوض کا پانی پینے کا بیان۔

٥٨١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رَضِي اللَّه عَنْهمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۵۸۱۔ یحییٰ بن صالح، فلیح بن سلیمان، سعید بن حارث، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک انصاری آدم کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ایک اور ساتھی بھی تھے،

اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَعْنِي الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ *

آنحضرت ﷺ اور آپ کے ساتھی نے اس انصار کو سلام کیا، اس آدمی نے سلام کا جواب دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یہ تو بہت گرمی کا وقت ہے اور میں اپنے باغ میں پانی دے رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تیرے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے (تو پلا) ورنہ میں کہیں دوسری جگہ چلو سے پانی پی لوں گا، وہ آدمی باغ میں پانی دے رہا تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس رات کا رکھا ہوا پانی مشک میں ہے چنانچہ وہ آپ کو ایک چھپر کی طرف لے گیا اور ایک پیالہ میں پانی ڈالا، پھر اپنی بکری کا دودھ دوہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پی لیا، پھر وہ آدمی پانی لایا اور آپ کے ساتھی نے پیا۔

٣٦٣ بَاب خِدْمَةِ الصِّغَارِ الْكِبَارَ *

باب ۳۶۳۔ چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنے کا بیان۔

٥٨٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ اكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ *

۵۸۲۔ مسدد، معتمر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں قبیلہ کے پاس کھڑا تھا اور ان لوگوں کو یعنی اپنے چچاؤں کو فضیخ پلا رہا تھا اور میں ان میں کمسن تھا، کسی نے آکر کہا شراب حرام کر دی گئی، میرے چچا نے کہا اس کو الٹ دو میں نے اسے الٹ دیا، میں نے انسؓ سے پوچھا ان کی شراب کس چیز کی ہوتی تھی؟ انہوں نے کہا کچی اور پکی کھجوروں کی اور ابو بکر بن انس نے کہا یہی ان کی شراب ہوتی ہو گی تو انسؓ نے انکار نہیں کیا اور مجھ سے میرے بعض دوستوں نے کہا کہ انہوں نے انسؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ اس زمانہ میں یہی ان کی شراب ہوتی تھی۔

٣٦٤ بَاب تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ *

باب ۳۶۴۔ برتن ڈھک کر رکھنے کا بیان۔

٥٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رَضِي اللَّه عَنهمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ

۵۸۳۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، ابن جریج، عطاء، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رات کی تاریکی آجائے یا تمہارے سامنے شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے روکو اس لئے کہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں، جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو، اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر دو، اس لئے کہ شیطان بند کئے ہوئے

تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوهُمْ فَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ *

دروازے نہیں کھولتا ہے، اور اپنے مشک کے منہ بسم اللہ پڑھ کر بند کر لیا کرو اور اللہ کا نام لے کر برتن ڈھانک دیا کرو اگرچہ عرض میں ہی کوئی چیز کیوں نہ ہو، اور اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو (تاکہ کہیں سوتے میں آگ لگ جانے کا سبب نہ بن جائے)۔

٥٨٤- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ *

۵۸۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، عطاء، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو چراغ بجھا دو اور دروازہ بند کر دو، مشک کا منہ بند کرو اور کھانے پینے کی چیز ڈھک کر رکھو اور جابرؓ کا بیان ہے شاید آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اگرچہ ایک لکڑی ہی کیوں نہ ہو جو عرض میں رکھ دی جائے۔

٣٦٥ بَاب اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ *

باب ۳۶۵۔ مشک کا منہ کھول کر پانی پینے کا بیان۔

٥٨٥- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا *

۵۸۵۔ آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اختناث سے منع فرمایا ہے، اور وہ یہ ہے کہ مشک کا منہ کھول کر اس سے پانی وغیرہ پیا جائے۔

٥٨٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ قَالَ عَبْدُاللَّهِ قَالَ مَعْمَرٌ أَوْ غَيْرُهُ هُوَ الشُّرْبُ مِنْ أَفْوَاهِهَا *

۵۸۶۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، یونس، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو اختناث سے منع فرماتے ہوئے سنا، عبد اللہ نے معمر یا کسی اور کا قول نقل کیا ہے، اختناث مشک کے منہ سے پانی پینے کو کہتے ہیں۔

٣٦٦ بَاب الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ *

باب ۳۶۶۔ مشک کے منہ سے پانی پینے کا بیان۔

٥٨٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ أَلَا

۵۸۷۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، ایوب کا قول نقل کرتے ہیں کہ ہم سے عکرمہ نے کہا کیا میں تم سے چند چھوٹی باتیں بیان نہ کر دوں جو ہم

أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِهَا أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ أَوِ السِّقَاءِ وَأَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي دَارِهِ *

سے ابوہریرہؓ نے بیان کیں، رسول اللہ ﷺ نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت فرمائی اور اس سے بھی منع فرمایا کہ اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع کرے۔

٥٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ *

۵۸۸۔ مسدد، اسمٰعیل، ایوب، عکرمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے مشک کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

٥٨٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ *

۵۸۹۔ مسدد، یزید بن زریع، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے مشک کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

٣٦٧ بَاب النَّهْيِ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ *

باب ۳۶۷۔ برتنوں میں سانس لینے کا بیان۔

٥٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ *

۵۹۰۔ ابونعیم، شیبان، یحییٰ، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابوقتادہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو برتن میں سانس نہ لے (۱) اور جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے آلہ تناسل کو نہ چھوئے اور اگر چھوئے بھی تو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔

٣٦٨ بَاب الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ *

باب ۳۶۸۔ دو یا تین سانس میں پانی پینے کا بیان۔

٥٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا *

۵۹۱۔ ابوعاصم وابونعیم، عزرہ بن ثابت، ثمامہ بن عبداللہ، انسؓ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ برتن میں دو یا تین سانس سے پانی پیتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ پانی پینے میں تین بار سانس لیتے تھے (یعنی ایک بار نہ پیتے)۔

٣٦٩ بَاب الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ *

باب ۳۶۹۔ سونے کے برتن میں (پانی) پینے کا بیان۔

٥٩٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۵۹۲۔ حفص بن عمر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں

---

(۱) اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی وغیرہ پیتے ہوئے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔ بسا اوقات پینے والے کے منہ میں بدبو ہوتی ہے تو برتن میں سانس لینے سے پانی میں بدبو پیدا ہو سکتی ہے۔

عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَايِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ *

کہ حذیفہؓ مدائن میں تھے تو انہوں نے پانی مانگا، ایک دیہاتی ان کے پاس چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا تو حذیفہؓ نے اسے پھینک دیا اور کہا کہ میں اس کو نہ پھینکتا لیکن (اس سبب سے پھینکا) کہ میں نے اس کو منع کر دیا تھا پھر بھی یہ باز نہیں آیا اور آنحضرت ﷺ نے ہمیں حریر، دیباج اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

٣٧٠ بَاب آنِيَةِ الْفِضَّةِ *

باب ۳۷۰۔ چاندی کے برتن کا بیان۔

٥٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ *

۵۹۳۔ محمد بن مثنی، ابن ابی عدی، ابن عون، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ حضرت حذیفہؓ کے ساتھ نکلے اور انہوں نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ سونا چاندی کے برتن میں نہ پیو اور نہ حریر و دیباج پہنو، اس لئے کہ یہ کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

٥٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ *

۵۹۴۔ اسمٰعیل، مالک بن انس، نافع، زید بن عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیقؓ حضرت ام سلمہؓ زوجہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے اس کے پیٹ میں جہنم کی آگ بھڑکے گی۔

٥٩٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيِّ وَعَنْ

۵۹۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، اشعث بن سلیم، معاویہ بن سوید بن مقرن، براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا، مریض کی عیادت، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کا جواب دینا، دعوت کرنے والے (کی دعوت) کا قبول کرنا، سلام کو رواج دینا، مظلوم کی مدد اور قسم کھانے والوں کی قسم پوری کرنے کا حکم دیا اور سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتنوں میں (پانی وغیرہ) پینا اور میاثر اور قسی اور حریر و دیباج اور استبرق کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ *

٣٧١ بَاب الشُّرْبِ فِي الْأَقْدَاحِ *

باب ۳۷۱۔ پیالوں میں پینے کا بیان۔

٥٩٦- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ *

۵۹۶۔ عمرو بن عباس، عبدالرحمٰن، سفیان، سالم، ابوالنضر، عمیر (ام فضل کے آزاد کردہ غلام) ام فضلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کو عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزے کے متعلق شک ہوا تو آپ کے پاس ایک پیالہ دودھ بھیجا گیا جس کو آپؐ نے پی لیا۔

٣٧٢ بَاب الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآنِيَتِهِ وَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ قَالَ لِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَا أَسْقِيكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ *

باب ۳۷۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے سے پینے، اور آپؐ کے برتن کا بیان اور ابو بردہؓ کا بیان ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن سلام نے کہا، کیا میں تمہیں اس برتن میں نہ پلاؤں جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا ہے۔

٥٩٧- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا قَالَتْ لَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا أَشْقَى مِنْ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهَذَا الْقَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ

۵۹۷۔ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، ابو حازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عرب کی ایک عورت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ابو اسید ساعدی کو حکم دیا کہ اس کے پاس کسی کو بھیج کر بلائیں، چنانچہ ایک آدمی اس کے پاس بھیجا گیا تو وہ عورت آئی اور بنی ساعدہ کے مکانات میں ٹھہری، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے یہاں تک کہ اس عورت کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہ عورت اپنا سر جھکائے ہوئے تھی، جب اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کی تو اس نے کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو پناہ دی، لوگوں نے اس سے پوچھا کیا تو جانتی ہے کہ یہ کون تھے، اس نے کہا نہیں، لوگوں نے بتایا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو تمہارے پاس پیغام نکاح لے کر آئے تھے، اس عورت نے کہا کہ میں بدبخت ہوں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دن سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف لائے یہاں تک کہ آپ اور آپ کے ساتھی بیٹھ گئے، پھر فرمایا اے سہل ہمیں پانی پلاؤ، تو میں یہ پیالہ ان لوگوں کے واسطے لے کر آیا اور اسی میں ان سب کو پلایا، راوی کا بیان ہے کہ سہل نے وہی پیالہ نکالا اور ہم نے اس میں پانی پیا، پھر اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ

فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بَعْدَ ذَلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ *

نے وہ پیالہ ان سے مانگا تو انہوں نے وہ پیالہ ان کو ہبہ کر دیا۔

۵۹۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ رَأَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ قَالَ وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيضٌ مِنْ نُضَارٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْقَدَحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ *

۵۹۸۔ حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، عاصم احول سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کا پیالہ انس بن مالکؓ کے پاس دیکھا جو پھٹ گیا تھا اور اس میں چاندی کی پٹیاں جڑی ہوئی تھیں اور یہ پیالہ بہت اچھا اور چوڑا نضار (ایک قسم کی لکڑی) کا بنا ہوا تھا، حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے اس سے نبی ﷺ کو اتنی اتنی بار (یعنی بہت زیادہ مرتبہ) سے زیادہ دفعہ پلایا ہے اور ابن سیرین کا بیان ہے کہ اس میں لوہے کا ایک حلقہ جڑا ہوا تھا، انسؓ نے چاہا کہ اس کی جگہ سونے یا چاندی کا حلقہ اس میں جڑ دیں تو ان سے ابو طلحہؓ نے کہا کہ اس چیز کو نہ بدلو جس کو رسول اللہ ﷺ نے بنایا ہے اس لئے انہوں نے (اپنا ارادہ) ترک کر دیا۔

۳۷۳ بَاب شُرْبِ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ *

باب ۳۷۳۔ متبرک پانی پینے کا بیان۔

۵۹۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرَ فَضْلَةٍ فَجُعِلَ فِي إِنَاءٍ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى أَهْلِ الْوُضُوءِ الْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرِبُوا فَجَعَلْتُ لَا آلُوا مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ

۵۹۹۔ قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، سالم بن ابی الجعد، جابر بن عبداللہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا، عصر کا وقت آچکا تھا ہمارے پاس تھوڑے سے بچے ہوئے پانی کے سوا کچھ بھی نہ تھا وہ پانی ایک برتن میں رکھا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، آپؐ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا اپنی انگلیاں کشادہ کیں اور فرمایا وضو کرنے والو آؤ برکت اللہ کی طرف سے ہے چنانچہ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے نکل رہا ہے، لوگوں نے وضو کیا اور پیا، جتنا میرے پیٹ میں آسکتا تھا اس سے بھرنے میں میں نے کوتاہی نہیں کی، اس لئے کہ میں نے جانا کہ یہ متبرک ہے، میں نے جابرؓ سے پوچھا کہ اس دن تم کتنے آدمی تھے، انہوں نے کہا ایک ہزار چار سو آدمی تھے، عمرو نے جابرؓ سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے اور حصین و عمرو بن مرہ، بواسطہ سالم جابر پندرہ سو کی تعداد روایت کرتے ہیں اور سعید بن مسیبؓ نے جابرؓ سے

خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ *

اس کی متابعت میں روایت کی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَاب الْمَرْضَى

بیماریوں کا بیان

٣٧٤ بَاب مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) *

باب ۳۷۴۔ مرض کے کفارہ ہونے کے متعلق جو احادیث ہیں ان کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو شخص برائی کرے، اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

٦٠٠- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا *

۶۰۰۔ ابوالیمان، حکم بن نافع، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مصیبت بھی مسلمان کو نہیں پہنچتی مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی جو اس کے جسم میں چبھے۔

٦٠١- حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ *

۶۰۱۔ عبداللہ بن محمد، عبدالملک بن عمرو، زہیر بن محمد، محمد بن عمرو بن حلحلہ، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو کوئی رنج و غم، مصیبت و تکلیف نہیں پہنچی، یہاں تک کہ اگر کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے اس کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔

٦٠٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً

۶۰۲۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، سعد، عبداللہ بن کعب، کعبؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھیتی کے پودوں کی طرح ہے کہ ہوا کبھی اس کو ادھر اُدھر جھکا دیتی ہے اور کبھی اس کو سیدھا کر دیتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے کہ وہ ہمیشہ قائم رہتا ہے یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ اکھڑ جاتا ہے، اور زکریا کا بیان ہے کہ مجھ سے سعد نے بواسطہ ابن کعب، انہوں نے کعب سے

وَاحِدَةً وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِي سَعْدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

اور کعب نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔

٦٠٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ *

۶۰۳۔ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، فلیح، ہلال بن علی (جو بنی عامر بن لوی کے ایک فرد ہیں) عطاء بن یسار، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی مثال کھیتی کے پودوں کی ہے کہ جس طرف سے ہوا آتی ہے اس کو جھکا دیتی ہے اور جب ہوا رک جاتی ہے تو سیدھا ہو جاتا ہے، اس طرح بلاء سے بچتا ہے اور بدکار صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو سیدھا اور سخت قائم رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اس کو چاہتا ہے اکھیڑ دیتا ہے۔

٦٠٤- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ *

۶۰۴۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ، سعید بن یسار، ابوالحباب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

٣٧٥ بَاب شِدَّةِ الْمَرَضِ *

باب ۳۷۵۔ مرض کی شدت کا بیان۔

٦٠٥- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ ح حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۰۵۔ قبیصہ، سفیان، اعمش (دوسری سند) بشر بن محمد، عبداللہ، شعبہ، اعمش، ابووائل مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کسی آدمی کو آنحضرت ﷺ سے زیادہ درد میں مبتلا نہیں دیکھا ہے۔

٦٠٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا وَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ

۶۰۶۔ محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں آپ کی بیماری کی حالت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ بہت تیز بخار میں تھے، میں نے عرض کیا، کیا آپ کو بہت تیز بخار ہے، پھر میں نے عرض کیا کہ شاید اس وجہ سے کہ آپ کو دو چند اجر ملے گا۔ آپؐ نے

وَعْكًا شَدِيدًا قُلْتُ إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللَّهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ *

فرمایاہاں، کسی مسلمان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی مگر اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے اس کے گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

۳۷۶ بَاب أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ *

باب ۳۷۶۔ لوگوں میں انبیاء پر بہت زیادہ سختی ہوتی ہے (پھر رتبہ کے مطابق) درجہ بدرجہ سب پر ہوتی ہے۔

۶۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا قَالَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ ذَلِكَ كَذَلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا *

۶۰۷۔ عبدان، ابو حمزہ، اعمش، براہیم تیمی، حارث بن سوید، عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ تیز بخار میں مبتلا تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو بہت تیز بخار ہے، آپؐ نے فرمایا ہاں، مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار ہے، میں نے عرض کیا کہ یہ اس سبب سے کہ آپ کو دوہرا اجر ملے گا، آپؐ نے فرمایا کہ یہی بات ہے، جس مسلمان کو کانٹا چبھنے کی یا اس سے زیادہ کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے جس طرح درختوں سے پتے۔

۳۷۷ بَاب وُجُوبِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ *

باب ۳۷۷۔ مریض کی عیادت کے واجب ہونے کا بیان (۱)۔

۶۰۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ *

۶۰۸۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، منصور، ابو وائل، ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدیوں کو چھڑاؤ۔

۶۰۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ

۶۰۹۔ حفص بن عمر، شعبہ، اشعث بن سلیم، معاویہ بن سوید بن مقرن حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو آنحضرت ﷺ نے سات باتوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی، حریر، دیباج، قسی اور میثرہ کے پہننے سے منع فرمایا اور جنازوں کے پیچھے چلنے اور

(۱) بیمار کی عیادت کے لئے جانا، اس کے پاس بیٹھنا اور اس کی خیریت دریافت کرنا بلاشبہ بڑی فضیلت کے امور ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ مریض اور اس کے اہل خانہ کی راحت کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے۔ اس لئے جانے والا یہ دیکھ کر جائے کہ ان کے آرام کا وقت نہ ہو اور وہاں جا کر اتنی دیر نہ بیٹھے کہ مریض یا اس کے اہل خانہ مشکل میں پڑ جائیں۔

سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَتْبَعَ الْجَنَائِزَ وَنَعُودَ الْمَرِيضَ وَنُفْشِيَ السَّلَامَ *

مریض کی عیادت کرنے اور سلام کو رائج کرنے کا حکم دیا (یعنی ہر ایک کو السلام علیکم کہنا خواہ واقف ہو یا ناواقف)۔

٣٧٨ بَاب عِيَادَةِ الْمُغْمَى عَلَيْهِ *

باب ۳۷۸۔ بے ہوش آدمی کی عیادت کا بیان۔

٦١٠- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرِضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ *

۶۱۰۔ عبداللہ بن محمد، سفیان، ابن منکدر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ بیمار ہوا تو میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ عیادت کے لئے تشریف لائے، دونوں پیادہ پا تھے دونوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑکا جس سے مجھے ہوش آگیا، میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (تشریف فرما) ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کو کیا کروں تو آپؐ نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

٣٧٩ بَاب فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الرِّيحِ*

باب ۳۷۹۔ اس کی فضیلت کا بیان جسے مرگی آتی ہو (اور وہ اس پر صابر ہو)۔

٦١١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا*

۶۱۱۔ مسدد، یحییٰ، عمران ابی بکر، عطار بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ کیا میں تم کو ایک جنتی عورت نہ دکھلادوں، میں نے کہا کیوں نہیں، انہوں نے کہا کہ یہ کالی عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مجھے مرگی آتی ہے اور اس میں میرا ستر کھل جاتا ہے اس لئے آپ میرے حق میں دعا کر دیں، آپؐ نے فرمایا اگر تو صبر کرنا چاہئے (تو صبر کر) تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہتی ہے تو تیرے لئے دعا کر دوں کہ تو تندرست ہو جائے، اس نے عرض کیا میں صبر کروں گی، پھر کہا اس میں میرا ستر کھل جاتا ہے اس لئے آپ یہ دعا کر دیں کہ ستر نہ کھلنے پائے، آپؐ نے اس کے حق میں دعا فرمائی۔

٦١٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرَ

۶۱۲۔ محمد، مخلد، ابن جریج، عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام زفر کو کعبہ کے پردوں کے پاس دیکھا جو طویل (قد) اور سیاہ (رنگ) تھی۔

تِلْكَ امْرَأَةٌ طَوِيلَةٌ سَوْدَاءُ عَلَى سِتْرِ الْكَعْبَةِ *

٣٨٠ بَاب فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ *

باب ۳۸۰۔ اس شخص کی فضیلت کا بیان جس کی بینائی جاتی رہے۔

٦١٣- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ وَأَبُو ظِلَالٍ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۱۳۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن الہاد، عمرو (مطلب کے آزاد کردہ غلام) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اپنے بندے کو میں اس کی دو محبوب چیزوں یعنی دو آنکھوں کی وجہ سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو میں اس کے عوض اس کو جنت عطا کرتا ہوں۔

٣٨١ بَاب عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ *

باب ۳۸۱۔ عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنے کا بیان اور ام درداءؓ نے ایک انصاری مرد کی عیادت کی جو مسجد میں رہتے تھے۔

٦١٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ يَقُولُ

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۶۱۴۔ قتیبہ، مالک، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بہت تیز بخار آیا، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں دونوں کے پاس گئی اور پوچھا اے والد بزرگوار آپ کا کیا حال ہے، اور اے بلال رضی اللہ عنہ آپ کا کیا حال ہے؟ اور حضرت ابو بکرؓ کو جب بخار آتا تو کہتے

ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اور موت اس کی جوتیوں کے تسمے سے بھی بہت زیادہ قریب ہے

اور بلال کا جب بخار اترتا تو کہتے۔

کاش میں رات گزارتا ایسے جنگل میں کہ میرے
ارد گرد اذخر اور جلیل (ایک قسم کی گھانس) ہوتے
اور میں مجنہ کے چشمہ پر اترتا اور کیا میں!
شامہ اور طفیل (چشموں کے نام) کو دیکھ سکوں گا

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللَّهُمَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ *

آئی میں نے آپؐ سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا اے میرے اللہ ہمیں مدینہ کی محبت عطا کر جس طرح ہمیں مکہ سے محبت تھی یا اس سے زیادہ محبت عطا کر، اے میرے اللہ اس کی آب و ہوا تندرست کر دے اور ہمارے لئے یہاں کے مد اور صاع میں برکت عطا کر اور یہاں کا بخار منتقل کر کے جحفہ پہنچا دے۔

٣٨٢ بَاب عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ *

باب ۳۸۲۔ بچوں کی عیادت کا بیان۔

٦١٥ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ نَحْسِبُ أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تُقَعْقِعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ وَضَعَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَلَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ *

۶۱۵۔ حجاج بن منہال، شعبہ، عاصم، ابو عثمان، اسامہ بن زیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی نے نبی ﷺ کی خدمت میں کہلا بھیجا (اور سعدؓ و ابیؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے) کہ میری بیٹی کی موت قریب ہے اس لئے ہمارے پاس تشریف لائیے، رسول اللہ ﷺ نے سلام کہلا بھیجا اور فرمانے لگے کہ اللہ کی مرضی جو چاہے لے لے اور جو چاہے دے دے اس لئے صبر کرنا چاہئے اور ثواب کا امیدوار رہنا چاہئے، پھر نبی ﷺ کے پاس قسم دیتے ہوئے ایک آدمی بھیجا تو آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور ہم بھی کھڑے ہوئے، نبی ﷺ نے اس بچے کو اپنی گود میں اٹھایا اس کی سانس اکھڑ رہی تھی نبی ﷺ کی دونوں آنکھوں میں آنسو آگئے، آپؐ سے سعدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا ہے، آپؐ نے فرمایا یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ جس بندے کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مہربان بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

٣٨٣ بَاب عِيَادَةِ الْأَعْرَابِ *

باب ۳۸۳۔ اعراب کی عیادت کرنے کا بیان۔

٦١٦ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى

۶۱۶۔ معلیٰ بن اسد، عبدالعزیز بن مختار، خالد، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی (۱) کے پاس اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو فرماتے کوئی حرج

۱؎ دوسری روایت میں اس بات کی تصریح ہے کہ یہ اعرابی اگلے دن فوت ہو گیا تھا۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ امام اور حاکم اپنی رعایا میں سے کسی بیمار کی عیادت کے لئے جا سکتا ہے اور جانے سے وہ اپنی شان میں کمی نہ سمجھے۔ اسی طرح علماء کو بھی چاہئے کہ جہلاء عوام میں سے بیماروں کی عیادت کے لئے چلے جانا چاہئے تاکہ انہیں جا کر اچھی باتوں کی نصیحت کریں اور صبر کرنے کی تلقین کریں۔

أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قُلْتَ طَهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا *

نہیں اگر اللہ نے چاہا تو تم گناہوں سے پاک ہو جاؤ گے۔ اس اعرابی نے کہا کہ تم کہتے ہو کہ یہ گناہوں سے پاک کردے گا ہر گز نہیں بلکہ یہ بخار تو ایک بڈھے پر حملہ آور ہوا ہے اور اس کو قبروں کی زیارت کرائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی سہی (یعنی ایسا ہی ہو گا)۔

٣٨٤ بَاب عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ *

باب ۳۸۴۔ مشرک کی عیادت کا بیان۔

٦١٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ أَسْلِمْ فَأَسْلَمَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۱۷۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہود کا ایک غلام نبی ﷺ کی خدمت کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو نبی ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا تو وہ مسلمان ہو گیا اور سعید بن مسیب نے اپنے والد سے روایت کیا کہ جس وقت ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی ﷺ اس کے پاس تشریف لائے۔

٣٨٥ بَاب إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِهِمْ جَمَاعَةً *

باب ۳۸۵۔ اگر کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کو جائے اور نماز کا وقت آجائے تو وہیں جماعت سے نماز پڑھ لینے کا بیان۔

٦١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوا يُصَلُّونَ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمُ اجْلِسُوا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنَّ الْإِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ مَا صَلَّى صَلَّى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ *

۶۱۸۔ محمد بن مثنی، یحییٰ، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بیماری میں کچھ لوگ عیادت کے لئے آئے آپؐ نے ان لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، آپؐ نے ان لوگوں کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو، ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا حمیدی کا قول ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اس لئے کہ نبی ﷺ نے آخری نماز جو پڑھی ہے وہ بیٹھ کر پڑھی ہے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔

٣٨٦ بَاب وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيضِ *

باب ۳۸۶۔ مریض پر ہاتھ رکھنے کا بیان۔

٦١٩ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

۶۱۹۔ مکی بن ابراہیم، جعید، عائشہ بنت سعد سے روایت کرتے ہیں

الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًا شَدِيدًا فَجَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً فَأُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَأُوصِي بِالنِّصْفِ وَأَتْرُكُ النِّصْفَ قَالَ لَا قُلْتُ فَأُوصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَهُ عَلَى كَبِدِي فِيمَا يُخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ *

عائشہ بنت سعد کے والد نے کہا کہ میں مکہ میں بہت سخت بیمار ہوا تو آنحضرت ﷺ میرے پاس عیادت کے لئے تشریف لائے، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ میں مال چھوڑ کر مر رہا ہوں اور مری صرف ایک بیٹی ہے تو کیا میں دو تہائی مال کی وصیت کر دوں اور تہائی مال چھوڑ دوں، آپؐ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا کہ نصف کی وصیت کر دوں اور نصف چھوڑ دوں، آپؐ نے فرمایا نہیں، میں نے پوچھا ایک تہائی کی وصیت کر دوں اور دو تہائی اس کے لئے چھوڑ دوں، آپؐ نے فرمایا ایک تہائی (کی وصیت کر سکتے ہو) اور ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے آپ نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا پھر میرے چہرے اور پیٹ پر اپنا ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی کہ اللہ سعدؓ کو شفا دے اور اس کی ہجرت کو مکمل کر دے، میں اس وقت سے اب تک اپنے جگر میں اس کی ٹھنڈک محسوس کرتا ہوں۔

٦٢٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا *

۶۲۰۔ قتیبہ، جریر، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب کہ آپ سخت بیمار تھے حاضر ہوا، میں نے آپ کو اپنے ہاتھ سے چھوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو تو بہت تیز بخار ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار ہے، پھر میں نے عرض کیا یہ شاید اس وجہ سے کہ آپ کے لئے دوہرا اجر ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں، پھر آپؐ نے فرمایا کہ جس مسلمان کو بھی کوئی تکلیف پہنچے خواہ مرض ہو یا اس کے علاوہ (کوئی تکلیف ہو) تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو گرا دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے گر جاتے ہیں۔

٣٨٧ بَاب مَا يُقَالُ لِلْمَرِيضِ وَمَا يُجِيبُ *

باب ۳۸۷۔ مریض سے کیا کہا جائے اور وہ کیا جواب دے۔

٦٢١ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ أَتَيْتُ

۶۲۱۔ قبیصہ، سفیان، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید، عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کی بیماری کی حالت میں آپؐ کے پاس آیا آپ کو چھوا تو بہت تیز بخار میں مبتلا

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَمَسِسْتُهُ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا وَذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ *

پایا، میں نے عرض کیا کہ آپ کو تو بہت تیز بخار ہے اور یہ اس سبب سے کہ آپ کے لئے دوہرا اجر ہے، آپؐ نے فرمایا ہاں اور جس مسلمان کو بھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں جس طرح درختوں سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

٦٢٢- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ كَلَّا بَلْ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَيْمَا تُزِيرَهُ الْقُبُورَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا *

۶۲۲۔ اسحاق، خالد بن عبداللہ، خالد، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کی عیادت کو تشریف لے گئے تو فرمایا کوئی حرج نہیں انشاء اللہ گناہوں سے پاک ہو جاؤ گے اس نے کہا ہرگز نہیں بلکہ یہ تو بخار ہے جو ایک بوڑھے پر چڑھا ہوا ہے تاکہ اس کو قبروں کی زیارت کرا دے (یعنی قبروں تک پہنچا دے) نبی ﷺ نے فرمایا کہ اچھا یہی سہی۔

٣٨٨ بَاب عِيَادَةِ الْمَرِيضِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَرِدْفًا عَلَى الْحِمَارِ *

باب ۳۸۸۔ سوار ہو کر اور پیادہ پا اور گدھے پر کسی کے پیچھے سوار ہو کر عیادت کو جانے کا بیان۔

٦٢٣- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُاللَّهِ وَفِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ يَا

۶۲۳۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اسامہ بن زید نے ان سے بیان کیا کہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس کے پالان پر فدک کی چادر تھی اور اسامہ کو آپ نے اپنے پیچھے بٹھلایا ہوا تھا جنگ بدر سے پہلے سعد بن عبادہؓ کی عیادت کو نکلے، چلنے لگے یہاں تک کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول تھا اور یہ اس کے مسلمان ہونے سے پہلے کا واقع ہے۔ اس مجلس میں مسلمان مشرکین بتوں کی پرستش کرنے والے اور یہود ملے جلے ہوئے تھے اسی مجلس میں عبداللہ بن رواحہؓ بھی تھے سواری کی گرد مجلس پر چھا گئی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک کو اپنی چادر سے لپیٹ لیا اور کہا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ، آنحضرت ﷺ نے سلام کیا اور رک گئے اور سواری سے اتر پڑے اور ان لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا اور انہیں قرآن پڑھ کر سنایا، عبداللہ بن ابی نے آپؐ سے کہا کہ اے آدمی تو جو کچھ کہتا ہے میں اس کو بہتر نہیں سمجھتا ہوں اگر وہ ٹھیک ہے تو میری مجلس میں مجھے تکلیف نہ دیا کرو اپنے گھر جاؤ اور جو شخص تمہارے گھر جائے اس سے بیان کیا کرو،

أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَكَتُوا فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ مَا أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اجْتَمَعَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ فَلَمَّا رَدَّ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ *

ابن رواحہؓ نے کہاہاں! یارسول اللہ آپؐ ہمارے پاس ہماری مجلسوں میں آیا کیجئے ہم لوگ اس کو پسند کرتے ہیں، پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں گالی گلوچ شروع ہو گئی یہاں تک کہ وہ آپس میں لڑنے لگے اور نبی ﷺ ان لوگوں کے پاس ٹھہرے رہے یہاں تک کہ جب لوگ خاموش ہو گئے تو نبی ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور سعد بن عبادہؓ کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ اے سعد کیا تم نے نہیں سنا جو ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی نے کہا، سعدؓ نے کہایا رسول اللہ اس کو معاف کر دیجئے اور اس سے در گزر کیجئے، آپ کو اللہ نے وہ چیز دی ہے جو آپ ہی کو دی ہے، اس شہر کے لوگ جمع ہوئے تھے کہ اس کو تاج پہنائیں اور پگڑی باندھ دیں جب یہ اس کے سبب سے جو آپ کو ملا ہے رک گیا تو اس نے یہ کیا جو آپ نے دیکھا۔

٦٢٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ *

۶۲۴۔ عمرو بن عباس، عبدالرحمٰن، سفیان، محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس نبی ﷺ عیادت کو تشریف لائے اس حال میں کہ نہ تو خچر پر سوار تھے اور نہ گھوڑے پر۔

٣٨٩ بَاب قَوْلِ الْمَرِيضِ إِنِّي وَجِعٌ أَوْ وَا رَأْسَاهْ أَوِ اشْتَدَّ بِي الْوَجَعُ وَقَوْلِ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَام (أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ) *

باب ۳۸۹۔ مریض کا کہنا کہ میرے تکلیف ہے ہائے میرا سر اور مجھے سخت درد ہے(۱) اور حضرت ایوب علیہ السلام کا کہنا کہ مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو بہت بڑا رحم کرنے والا ہے۔

٦٢٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ

۶۲۵۔ قبیصہ، سفیان، ابن ابی نجیح وایوب، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی

(۱) امام بخاریؒ اس باب سے یہ بیان فرمار ہے ہیں کہ بیماری اور مصیبت میں اپنی بیماری کا اظہار کرنا یا شفاء کے لئے دعا کرنا رضا بر قضا کے منافی نہیں ہے اور جائز ہے۔ہاں البتہ تقدیر کے بارے میں شکوہ وشکایت کرنا جائز نہیں ہے۔

عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ أَمَرَنِي بِالْفِدَاءِ *

ﷺ گزرے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ سلگائے ہوئے تھا، آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں جوئیں تکلیف دیتی ہیں، میں نے کہا جی ہاں، آپؐ نے نائی کو بلوایا جس نے میرے سر کو مونڈ دیا پھر آپؐ نے مجھے فدیہ کا حکم دیا۔

٦٢٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو زَكَرِيَّاءَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَا رَأْسَاهْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرَ لَكِ وَأَدْعُوَ لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَا ثُكْلِيَاهْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَا رَأْسَاهْ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللَّهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ *

۶۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوزکریا، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں ہائے میرا سر تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کاش تو اسی درد سر میں مبتلا رہ کر مر جاتی اور میں تیرے لئے دعائے مغفرت کرتا اور دعا کرتا! حضرت عائشہؓ نے عرض کیا افسوس بخدا میرا تو خیال ہے کہ آپ میرا مرنا پسند کرتے ہیں اگر ایسا ہوا تو اس کے دوسرے ہی دن آپ اپنی دوسری بیویوں کے ساتھ رات گزاریں گے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ میں خود بھی درد سر میں مبتلا ہوں اور میں نے چاہا کہ ابو بکرؓ اور ان کے بیٹے کو بلا بھیجوں اور ان کو وصیت کروں تاکہ کوئی کہنے والا کچھ کہہ نہ سکے اور نہ کوئی آرزو کرنے والا اس کی آرزو کر سکے، پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ دوسرے کی خلافت کو ناپسند کرتا ہے اور مومن بھی اس کو نامنظور نہ کریں گے یا یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دفع کرے گا اور مسلمان بھی پسند نہ کریں گے۔

٦٢٧- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا قَالَ أَجَلْ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ لَكَ أَجْرَانِ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا *

۶۲۷۔ موسیٰ، عبدالعزیز بن مسلم، سلیمان، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو چھوا اور عرض کیا کہ آپ کو تو بہت تیز بخار ہے آپؐ نے فرمایا ہاں! مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار ہے، میں نے کہا آپ کو دوہرا اجر ملے گا، آپؐ نے فرمایا ہاں جس مسلمان کو بھی کوئی تکلیف پہنچے خواہ وہ مرض ہو یا اس کے علاوہ اور کسی قسم کی کوئی تکلیف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے جس طرح درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

٦٢٨- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

۶۲۸۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ، زہری، عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری اس سخت بیماری میں جو مجھے حجۃ الوداع میں ہو گئی تھی عیادت

جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي زَمَنَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بَلَغَ بِي مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ بِالشَّطْرِ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيرٌ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ *

کو تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ میرے پاس وہ چیز پہنچ گئی ہے جو آپؐ دیکھ رہے ہیں اور میں مال والا ہوں اور اپنا وارث صرف ایک بیٹی کو چھوڑ رہا ہوں کیا میں اپنا دو تہائی مال وقف کر دوں، آپؐ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا کیا نصف، آپؐ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا تہائی، آپؐ نے فرمایا تہائی بھی زیادہ ہے اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ ان کو محتاج چھوڑے کہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرتے پھریں اور اللہ کی رضامندی کے لئے تو جو بھی خرچ کرے گا تجھے اس کا اجر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ (لقمہ بھی) جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے۔

۳۹۰ بَاب قَوْلِ الْمَرِيضِ قُومُوا عَنِّي *

باب ۳۹۰۔ مریض کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔

۶۲۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ و حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُاللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ *

۶۲۹۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر (دوسری سند) عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس وقت گھر میں بہت سے لوگ تھے جن میں حضرت عمرؓ بن خطاب بھی تھے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا (کاغذ) لاؤ میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو درد کی سخت تکلیف ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے ہم لوگوں کے لئے خدا کی کتاب کافی ہے، اس وقت حاضرین میں اختلاف ہوا اور جھگڑنے لگے، بعض کہنے لگے کہ کوئی کاغذ لا کر آنحضرت ﷺ کو دے دو تاکہ تمہیں کوئی تحریر لکھ دیں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو اور بعض وہی کہنے لگے جو حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا، جب زیادہ جھگڑا اور شور نبی ﷺ کے پاس ہونے لگا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ عبید اللہ حضرت ابن عباسؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ سب سے بڑی مصیبت یہ ہوئی کہ لوگوں کا اختلاف اور شور و غل رسول اللہ ﷺ اور آپ کی وصیت لکھنے کے درمیان حائل ہو گیا (یعنی اس کے سبب سے آپ وہ تحریر نہ لکھ سکے)۔

٣٩١ بَاب مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيضِ لِيُدْعَى لَهُ *

باب ٣٩١۔ مریض بچے کو لے جانا تاکہ اس کے لئے دعائے صحت کی جائے۔

٦٣٠- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجُعَيْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ *

٦٣٠۔ ابراہیم بن حمزہ، حاتم بن اسماعیل، جعید، سائب سے روایت کرتے ہیں وہ کہا کرتے تھے کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری بہن کے بیٹے کو درد کی تکلیف ہے تو آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی، پھر وضو کیا تو آپؐ کے وضو سے بچا ہوا پانی میں نے پیا اور آپؐ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، تو میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا جو مجلّہ عروسی کی گھنڈی کی طرح تھی۔

٣٩٢ بَاب تَمَنِّي الْمَرِيضِ الْمَوْتَ *

باب ٣٩٢۔ مریض کا موت کی آرزو کرنا۔

٦٣١- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي *

٦٣١۔ آدم، شعبہ، ثابت بنانی، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا اس مصیبت کے سبب سے نہ کرے جو اسے پہنچی ہے اور اگر ایسا کرنا ضروری ہی سمجھے تو یہ کہے کہ اے اللہ! جب تک میرا زندہ رہنا میرے لئے بہتر ہے اس وقت تک ہمیں زندہ رکھ اور مجھے وفات دے دے اگر مر جانا میرے لئے بہتر ہے۔

٦٣٢- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هَذَا التُّرَابِ *

٦٣٢۔ آدم، شعبہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم خباب کی عیادت کو گئے انہوں نے اپنے بدن پر سات جگہ داغ لگوائے تھے، انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھی گزر گئے دنیا نے ان کے عمل میں کوئی کمی نہیں کی اور میرے پاس اتنا مال ہے کہ اس کو رکھنے کے لئے مٹی کے سوا کوئی اور جگہ نہیں پاتا اور اگر نبی ﷺ ہمیں موت کی تمنا کرنے سے منع نہ فرماتے تو میں اس کی دعا کرتا، پھر میں ان کے پاس دوسری بار آیا لیکن اس حال میں کہ اپنے باغ کی دیوار بنا رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو ہر اس چیز میں اجر ملتا ہے جو وہ خرچ کرے سوا اس چیز کے جس کو اس مٹی میں ڈال دے۔

٦٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى

٦٣٣۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو عبید (عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت کرتے ہیں کو ابوہریرہؓ نے بیان کیا

عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَلَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ *

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا، لوگوں نے عرض کیا آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا نہیں میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اپنے فضل ورحمت (کے دامن) میں ڈھانپ لے اس لئے تم میانہ روی اختیار کرو اور اللہ کی نزدیکی طلب کرو اور تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے (اس لئے کہ) یا تو نیکوکار ہوگا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نیکی میں اضافہ کرے اور اگر بدکار ہے تو امید ہے کہ وہ توبہ کرلے۔

٦٣٤- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ *

۶۳۴۔ عبداللہ بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام، عباد بن عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو اس حال میں کہ مجھ پر سہارا لگائے ہوئے تھے فرماتے ہوئے سنا کہ اے میرے اللہ! مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھ کو رفیق اعلیٰ سے ملادے۔

٣٩٣ بَاب دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا *

باب ۳۹۳۔ عیادت کرنے والے کا مریض کے لئے دعا کرنا اور عائشہ بنت سعد نے اپنے والد سے نقل کیا کہ یا اللہ سعد کو شفا دے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

٦٣٥- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهم عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ قَالَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الضُّحَى إِذَا أُتِيَ بِالْمَرِيضِ وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى وَحْدَهُ وَقَالَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا *

۶۳۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، منصور، ابراہیم، مسروق حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا آپ کے پاس کوئی مریض لایا جاتا تو فرماتے اے آدمیوں کے پروردگار تکلیف کو دور کر دے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا شفا ہے ایسی شفا جو مرض کو نہ چھوڑے، عمرو بن ابی قیس و ابراہیم بن طہمان نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے اور ابوالضحیٰ سے اذا اتی بالمریض (یعنی جب کوئی مریض لایا جاتا) کے الفاظ نقل کئے اور جریر نے منصور سے انہوں نے صرف ابوالضحیٰ سے اذا اتی مریضا (یعنی جب کسی مریض کے پاس تشریف لاتے) کے الفاظ نقل کئے۔

٣٩٤ بَاب مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيضِ

باب ۳۹۴۔ عیادت کرنے والے کا مریض کے لئے وضو

لِيُدْعَى لَهُ *

۶۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ صُبُّوا عَلَيْهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ لَا يَرِثُنِي إِلَّا كَلَالَةٌ فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ *

کرنا۔

۶۳۶۔ محمد بن بشار، غندر، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس نبی ﷺ تشریف لائے اس وقت میں بیمار تھا آپؐ نے وضو کیا اور مجھ پر پانی چھڑکا یا حکم دیا کہ اس پر پانی چھڑکوں تو مجھے ہوش آ گیا، میں نے عرض کیا کہ کلالہ کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے تو میراث کس طرح تقسیم کی جائے، اسی وقت میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۳۹۵ بَاب مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى *

باب ۳۹۵۔ وبا اور بخار کے دفع ہونے کے لئے دعا کرنے کا بیان۔

۶۳۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ *

۶۳۷۔ اسمٰعیل، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت بلالؓ کو بہت تیز بخار چڑھ آیا۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں ان دونوں کے پاس گئی اور میں نے پوچھا اے والد بزرگوار آپ کا کیا حال ہے اور اے بلالؓ تمہارا کیا حال ہے، اور حضرت ابو بکرؓ کو جب بخار آتا تو کہتے۔

ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے
حالانکہ موت اس کی جوتیوں کے تسمہ سے زیادہ قریب ہے

اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے کہتے۔

کاش! میں رات گزارتا ایسی وادی میں کہ
میرے ارد گرد اذخر اور جلیل ہوتے
اور کیا میں کسی دن مجنہ کے چشمہ پر اتروں گا
اور کیا شامہ اور طفیل کو میں دیکھ سکوں گا

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچی اور آپؐ سے یہ بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا یا اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا کر دے جس طرح ہمیں مکہ کی محبت تھی یا اس سے زیادہ اور مدینہ کی آب و ہوا کو صحت بخش بنا دے اور ہمارے لئے یہاں کے صاع اور مد میں برکت دے اور یہاں کے بخار کو منتقل کر کے جحفہ میں پہنچا دے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الطِّبِّ

٣٩٦ بَاب مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً *

٦٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً *

٣٩٧ بَاب هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ أَوِ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ *

٦٣٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلَى وَالْجَرْحَى إِلَى الْمَدِينَةِ *

٣٩٨ بَاب الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ *

٦٤٠ - حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَكَيَّةِ نَارٍ وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ رَفَعَ الْحَدِيثَ وَرَوَاهُ الْقُمِّيُّ عَنْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الطب

باب ۳۹۶۔ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی(۱) اس کے لئے شفا بھی پیدا کی۔

۶۳۸۔ محمد بن مثنی، ابواحمد زبیر، عمر بن سعید بن ابی حسین، عطاء بن ابی رباح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر اس کی شفا بھی پیدا کی۔

باب ۳۹۷۔ کیا مرد عورت کا یا عورت مرد کا علاج کر سکتی ہے۔

۶۳۹۔ قتیبہ بن سعید، بشر بن مفضل، خالد بن ذکوان، ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں قوم کو پانی پلاتی تھیں اور ان کی خدمت کرتی تھیں اور زخمیوں کو مدینہ لاتی تھیں۔

باب ۳۹۸۔ شفاء تین چیزوں میں ہے۔

۶۴۰۔ حسین، احمد بن منیع، مروان بن شجاع، سالم، افطس، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ شفا تین چیزوں میں ہے، شہد پینا، پچھنے لگوانا اور آگ سے داغنا اور اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔ اس حدیث کو مرفوعاً بھی نقل کیا ہے، اور قمی نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور ابن عباسؓ نے آنحضرت ﷺ سے شہد اور پچھنے لگوانے کے

(۱) اس حدیث میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ ہر بیماری کی کوئی نہ کوئی دوائی ہوتی ہے یعنی ہر بیماری کا علاج موجود ہے اور جن بیماریوں میں شفاء نہیں ہوتی یا وہ لاعلاج بیماریاں سمجھی جاتی ہیں تو اصل میں ان کا علاج معلوم نہیں ہے یعنی منجانب اللہ علاج تو ہوتا ہے لیکن طبیب کو معلوم نہیں ہوتا۔

لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ *

متعلق روایت کیا۔

٦٤١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَأَنَا أَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ *

۶۴۱۔ محمد بن عبدالرحیم، سریج بن یونس، ابو الحارث، مروان بن شجاع، سالم افطس، سعید بن جبیرؓ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفاء تین چیزوں میں ہے پچھنے لگوانا، شہد پینا یا آگ سے داغ لگوانا، اور میں اپنی امت کو داغ لگوانے سے منع کرتا ہوں۔

٣٩٩ بَاب الدَّوَاءِ بِالْعَسَلِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ) *

باب ۳۹۹۔ شہد سے علاج کرنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔

٦٤٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ *

۶۴۲۔ علی بن عبداللہ، ابو اسامہ، ہشام، اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ میٹھی چیز کو اور شہد کو بہت پسند فرماتے تھے۔

٦٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ *

۶۴۳۔ ابو نعیم، عبدالرحمٰن بن غسیل، عاصم بن عمر بن قتادہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں بھلائی ہو تو پچھنے لگوانے یا شہد پینے یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے جبکہ بیماری کے موافق ہو، اور میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔

٦٤٤ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا

۶۴۴۔ عیاش بن ولید، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، ابوالمتوکل، ابو سعید سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو پیٹ کی بیماری ہے، آپؐ نے فرمایا اس کو شہد پلا، پھر دوسری بار آیا تو آپؐ نے فرمایا اس کو شہد پلا، پھر (تیسری بار) آیا اور عرض کیا کہ میں نے پلایا (لیکن فائدہ نہیں ہوا) آپؐ نے فرمایا اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، اس کو شہد

ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ قَدْ فَعَلْتُ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ *

پلا، چنانچہ اس نے پھر شہد پلایا تو وہ تندرست ہو گیا۔

٤٠٠ بَاب الدَّوَاءِ بِأَلْبَانِ الْإِبِلِ *

باب ۴۰۰۔ اونٹ کے دودھ سے علاج کرنے کا بیان۔

٦٤٥- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آوِنَا وَأَطْعِمْنَا فَلَمَّا صَحُّوا قَالُوا إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخِمَةٌ فَأَنْزَلَهُمُ الْحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَهُ فَقَالَ اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِلِسَانِهِ حَتَّى يَمُوتَ قَالَ سَلَّامٌ فَبَلَغَنِي أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِأَنَسٍ حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ عُقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ بِهَذَا فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ بِهَذَا *

۶۴۵۔ مسلم بن ابراہیم، سلام بن مسکین، ثابت، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں کو مرض تھا ان لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمیں پناہ دیجئے اور خوراک دیجئے، جب وہ لوگ تندرست ہو گئے تو عرض کیا مدینہ کی آب و ہوا ناموافق ہے، تو آپؐ نے ان کو مقام حرہ میں اونٹوں کے ساتھ بھیجا اور فرمایا کہ ان کا دودھ پیو، جب وہ لوگ تندرست ہو گئے تو نبی ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ آپؐ نے ان لوگوں کے پیچھے کچھ آدمیوں کو بھیجا اور (گرفتار کرا کے) ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھرادی، میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ زمین کو اپنی زبان سے چاٹ رہا ہے یہاں تک کہ مر گیا۔ سلام نے بیان کیا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حجاج نے انسؓ سے کہا کہ مجھ سے آنحضرت ﷺ کی سخت ترین سزا کے متعلق حدیث بیان کرو، انہوں نے یہی حدیث بیان کی جب حسن بصریؒ کو خبر ملی تو کہا کاش وہ اس حدیث کو بیان نہ کرتے۔

٤٠١ بَاب الدَّوَاءِ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ *

باب ۴۰۱۔ اونٹ کے پیشاب سے علاج کرنے کا بیان۔

٦٤٦- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا اجْتَوَوْا فِي الْمَدِينَةِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْحَقُوا بِرَاعِيهِ يَعْنِي الْإِبِلَ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَحِقُوا بِرَاعِيهِ فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَلَحَتْ أَبْدَانُهُمْ فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الْإِبِلَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِيءَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ

۶۴۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، قتادہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں کو مدینہ کی آب و ہوا راس نہ آئی تو ان کو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اونٹ کے چرواہوں سے ملیں ان کا دودھ اور پیشاب پئیں، (۱) چنانچہ وہ لوگ اونٹوں کے چرواہے سے ملے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو گئے، تو چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹ لے بھاگے۔ جب نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو ان لوگوں کی تلاش میں آدمی بھیجے ان لوگوں کو پکڑ لایا گیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ یہ حدود کی

---

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ ان لوگوں کی بیماری کا علاج اونٹوں کے پیشاب میں ہے اس لئے انہیں یہ حکم دیا۔ کسی اور شخص کو وحی کے ذریعے یہ بات معلوم ہونے کا احتمال ہے نہیں اس لئے کسی اور کے لئے یہ استعمال کرنا جائز نہیں۔

وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنزِلَ الْحُدُودُ *

آیات نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

٤٠٢ بَاب الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ *

باب ۴۰۲۔ کالادانہ (کلونجی) سے علاج کرنے کا بیان۔

٦٤٧- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحُبَيْبَةِ السَّوْدَاءِ فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هَذَا الْجَانِبِ وَفِي هَذَا الْجَانِبِ فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا مِنَ السَّامِ قُلْتُ وَمَا السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ *

۶۴۷۔ عبداللہ بن ابی شیبہ، عبیداللہ، اسرائیل، منصور، خالد بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ چلے اور غالب بن ابجر بھی ہمارے ساتھ تھے، وہ راستہ میں بیمار ہو گئے ہم لوگ مدینہ پہنچے تو وہ بیمار تھے، ابن ابی عتیق ان کی عیادت کو آئے اور کہا کہ ان سیاہ دانوں کو اختیار کرو، اس کے پانچ یا سات دانے لے کر اس کو گھسو پھر روغن زیتون کے چند قطروں کے ساتھ اس کو اس کی ناک میں اس طرف اور اس طرف ڈالو اس لئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ کالادانہ بجز سام کے تمام امراض کا علاج ہے، میں نے پوچھا کہ سام کیا ہے، آپ نے فرمایا موت۔

٦٤٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ *

۶۴۸۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو سلمہ و سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سیاہ دانے میں بجز سام کے تمام امراض کی شفا ہے، ابن شہاب نے کہا کہ سام سے مراد موت ہے اور سیاہ دانے سے مراد کلونجی ہے۔

٤٠٣ بَاب التَّلْبِينَةِ لِلْمَرِيضِ *

باب ۴۰۳۔ مریض کے لئے تلبینہ کا بیان۔

٦٤٩- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ لِلْمَرِيضِ وَلِلْمَحْزُونِ عَلَى الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۴۹۔ حبان بن موسیٰ، عبداللہ، یونس بن یزید، عقیل ابن شہاب، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مریض کے لئے اور مرنے والوں کی وجہ سے غمزدہ لوگوں کے لئے تلبینہ کا حکم دیتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تلبینہ مریض کے دل کو راحت پہنچاتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے (تلبینہ دودھ شہد اور جو کر سے بنایا جاتا ہے)۔

يَقُولُ إِنَّ التَّلْبِينَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ *

٦٥٠ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينَةِ وَتَقُولُ هُوَ الْبَغِيضُ النَّافِعُ *

٦٥٠۔ فروہ بن ابی المغرا، علی بن مسہر، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ ہم لوگوں کو تلبینہ کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ وہ نفع پہنچانے والا ہوتا ہے اگرچہ وہ ناپسند ہوتا ہے۔

٤٠٤ بَاب السَّعُوطِ *

باب ۴۰۴۔ ناک میں دوا ڈالنے کا بیان۔

٦٥١ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ *

۶۵۱۔ معلیٰ بن اسد، وہیب، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے پچھنے لگوانے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دوا ڈالی۔

٤٠٥ بَاب السَّعُوطِ بِالْقُسْطِ الْهِنْدِيِّ وَالْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ مِثْلُ (كُشِطَتْ) وَقُشِطَتْ نُزِعَتْ وَقَرَأَ عَبْدُاللَّهِ قُشِطَتْ *

باب ۴۰۵۔ دریائی قسط ہندی ناک میں ڈالنا، کست بھی اس کو کہتے ہیں جیسے کافور قافور (بولتے ہیں) اسی طرح کشطت، نزعت کے معنی ہیں۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے قشطت پڑھا ہے۔

٦٥٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ *

۶۵۲۔ صدقہ بن فضل، ابن عیینہ، زہری، عبیداللہ، ام قیس بنت محصن سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم اس عود ہندی کو اختیار کرو اس میں سات قسم کا علاج ہے، مرض عذرہ میں ناک میں ڈالی جائے، ذات الجنب میں چبائی جائے اور میں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپؐ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا۔

٤٠٦ بَاب أَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا *

باب ۴۰۶۔ کس وقت پچھنے لگوائے، اور ابو موسیٰ نے رات کو پچھنے لگوائے۔

٦٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ *

۶۵۳۔ ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

٤٠٧ بَاب الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِحْرَامِ قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۴۰۷۔ سفر اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوانے کا بیان۔ ابن بحینہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا۔

٦٥٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

۶۵۴۔ مسدد، سفیان، عمرو، طاؤس، وعطاء حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

٤٠٨ بَاب الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ *

باب ۴۰۸۔ بیماری کے سبب سے پچھنے لگوانا۔

٦٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ وَقَالَ إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَقَالَ لَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ *

۶۵۵۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، حمید طویل، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے پچھنے لگانے والے کی اجرت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے پچھنے لگوائے، ابو طیبہ نے آپ کو پچھنے لگائے تھے اور آپ نے ان کو دو صاع غلہ دلوایا اور ان کے مالکوں سے روزانہ لے جانے والی رقم میں تخفیف کرنے کے متعلق گفتگو کی تو انہوں نے تخفیف کر دی۔ اور فرمایا کہ بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ پچھنے لگوانا اور قسط بحری ہے، اور فرمایا کہ اپنے بچوں کا تالو دبا کر تکلیف نہ دو اور تم قسط استعمال کرو۔

٦٥٦- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَغَيْرُهُ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهمَا عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِ شِفَاءً *

۶۵۶۔ سعید بن تلید، ابن وہب، عمرو وغیرہ، بکیر، عاصم بن عمر بن قتادہ، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ وہ مقنع کی عیادت کو گئے تو کہا کہ میں اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک کہ تم پچھنے نہ لگوالو، اس لئے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے کہ اس میں شفا ہے۔

٤٠٩ بَاب الْحِجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ *

باب ۴۰۹۔ سر میں پچھنے لگوانے کا بیان (۱)۔

---

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں حجامت یعنی سینگی لگوانے، فاسد خون نکلوانے کو متعدد بیماریوں کا علاج بیان فرمایا ہے اور بعض احادیث میں دن بھی بیان فرمائے کہ مہینے کے کونسے دنوں میں حجامت کروانا بہتر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بطور حکم شرعی کے بیان نہیں فرمائی بلکہ بطور مشورہ اور علاج کے بیان فرمائی ہے۔ لہٰذا باقی ادویات اور علاج کے طریقوں میں جیسے موسم اور مریض کی طبیعت اور مزاج کی حرارت و برودت کو دیکھنا پڑتا ہے اسی طرح حجامت کے مفید ہونے کے لئے بھی یہ دیکھنا پڑے گا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

٦٥٧- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللَّهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ *

۶۵۷۔ اسمٰعیل، سلیمان، علقمہ، عبدالرحمٰن اعرج، عبداللہ بن بحینہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے مقام لحی جمل میں جو مکہ کے راستہ پر ہے حالت احرام میں اپنے درمیانی سر میں پچھنے لگوائے اور انصاری نے بیان کیا کہ مجھ سے ہشام بن حسان نے، ان سے عکرمہ نے، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے سر میں پچھنے لگوائے۔

٤١٠ بَاب الْحِجَامَةِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّدَاعِ *

باب ۴۱۰۔ آدھے سر یا پورے سر کے درد میں پچھنے لگوانے کا بیان۔

٦٥٨- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ بِمَاءٍ يُقَالُ لَهُ لُحْيُ جَمَلٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ *

۶۵۸۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، ہشام، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے درد سر کے سبب سے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔ اس وقت آپ اس پانی کے پاس تھے جس کو لحی جمل کہا جاتا ہے۔ اور محمد بن سوار نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے آدھے سر کے درد کے سبب سے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔

٦٥٩- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ *

۶۵۹۔ اسمٰعیل بن ابان، ابن غسیل، عاصم بن عمر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں بھلائی ہے تو شہد پینے میں یا پچھنے لگوانے میں یا آگ سے داغنے میں ہے اور میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔

٤١١ بَاب الْحَلْقِ مِنَ الْأَذَى *

باب ۴۱۱۔ تکلیف کی وجہ سے سر منڈوانے کا بیان۔

٦٦٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ

۶۶۰۔ مسدد، حماد، ایوب، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہؓ سے

(بقیہ گزشتہ صفحہ) کہ مریض کہاں کا ہے؟ کس مزاج کا ہے؟ اور اس کی طبیعت گرم ہے یا نہیں۔ اس لئے معالج اور طبیب کے مشورے کے بغیر یہ طریقہ علاج محض اپنی رائے سے اختیار نہ کرنا چاہئے۔

قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبٍ هُوَ ابْنُ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَنْ رَأْسِي فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ *

روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانہ میں تشریف لائے، اس حال میں کہ میں ہنڈیا کے نیچے آگ سلگائے ہوئے تھا اور سر سے جوئیں جھڑ رہی تھیں، آپؐ نے فرمایا کیا یہ کیڑے تجھے تکلیف دیتے ہیں، میں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا سر منڈوا لے اور تین دن روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا یا قربانی کر، ایوب نے کہا مجھے یاد نہیں کہ پہلے کیا فرمایا تھا۔

٤١٢ بَاب مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ *

باب ۴۱۲۔ اس شخص کا بیان جو خود داغ لگوائے یا کسی کو داغ لگائے اور اس شخص کی فضیلت کا بیان جو داغ نہ لگوائے۔

٦٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ *

۶۶۱۔ ابو الولید ہشام بن عبدالملک، عبدالرحمٰن بن سلیمان بن غسیل، عاصم بن عمر بن قتادہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی چیز میں شفا ہے تو وہ پچھنے لگوانے یا آگ سے داغ دینے میں ہے اور میں داغ دینے کو پسند نہیں کرتا(۱)۔

٦٦٢ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ

۶۶۲۔ عمران بن میسرہ، ابن فضیل حصین، عامر، عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نظر بد یا زہریلے جانور (سانپ بچھو وغیرہ) کے کاٹنے کے سوا (کسی چیز پر) منتر جائز نہیں۔ میں نے سعید بن جبیرؓ سے یہ بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم سے ابن عباسؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے چند آیتیں پیش کی گئیں ایک یا دو نبی گزرنے لگے ان کے ساتھ جماعت تھی اور نبی کے ساتھ کوئی شخص نہ تھا یہاں تک کہ میرے سامنے ایک بڑی جماعت پیش کی گئی، میں نے پوچھا یہ کیا ہے کیا یہ

---

(۱) ان احادیث مبارکہ میں داغ لگوانے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے اور اسے علاج کے لئے پسند نہیں فرمایا۔ دوسری طرف بعض احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہؓ حضرت سعد بن معاذؓ وغیرہ کے بارے میں یہ طریقہ علاج تجویز فرمایا تھا۔ محدثین نے تطبیق کا راستہ یہ اختیار فرمایا ہے کہ چونکہ یہ طریقہ علاج بہت تکلیف دہ ہوتا ہے اس لئے عام حالات میں اسے اختیار کرنے کو پسند نہیں فرمایا اور جب کسی خاص شخص کے بارے میں کسی ماہر طبیب کی رائے یہ ہو کہ اس مرض کے علاج کی یہی صورت ممکن ہے تو مجبوری کی صورت میں اسے اختیار کیا جا سکتا ہے۔

عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هَذَا أُمَّتِي هَذِهِ قِيلَ بَلْ هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ قِيلَ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ قِيلَ هَذِهِ أُمَّتُكَ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَأَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوا نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ فَنَحْنُ هُمْ أَوْ أَوْلَادُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَإِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَالَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ *

میری امت ہے؟ جواب ملا کہ یہ موسیٰؑ ہیں، اور ان کی قوم ہے، کہا گیا افق کی طرف دیکھو تو دیکھا ایک جماعت آسمان کے افق کو گھیرے ہوئے تھی، کہا گیا یہ تمہاری امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، پھر اندر تشریف لے گئے اور یہ نہ بتلایا کہ وہ لوگ کون ہیں تو لوگ جھگڑنے لگے اور کہنے لگے کہ وہ ہم ہیں اس لئے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسولؐ کی اتباع کی یا ہماری اولاد ہے جو اسلام میں پیدا ہوئی، اس لئے کہ ہم تو جاہلیت میں پیدا ہوئے، نبی ﷺ کو یہ خبر ملی فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو منتر نہیں پڑھتے اور نہ بدفعلی کرتے ہیں اور نہ داغ لگاتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ عکاشہ بن محصن نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان لوگوں سے ہوں، آپؐ نے فرمایا ہاں! ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اور پوچھا کہ میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں، آپؐ نے فرمایا عکاشہ تم سے بازی لے گیا (سبقت کر گیا)۔

٤١٣ بَاب الْإِثْمِدِ وَالْكُحْلِ مِنَ الرَّمَدِ فِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ *

باب ۴۱۳۔ آنکھ میں تکلیف کے وقت شہد اور سرمہ لگانے کا بیان، اس باب میں ام عطیہؓ سے روایت ہے۔

٦٦٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَذَكَرُوهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا لَهُ الْكُحْلَ وَأَنَّهُ يُخَافُ عَلَى عَيْنِهَا فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي أَحْلَاسِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً فَهَلَّا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

۶۶۳۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، حمید بن نافع، زینب، ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت کا شوہر مر گیا، اس کی آنکھ میں تکلیف ہوئی تو لوگوں نے یہ ماجرا آنحضرت ﷺ سے بیان کیا اور بتایا کہ اس کی آنکھ (کے جانے) کا خطرہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے ایک عورت اپنے گھر میں سب سے خراب قسم کے لباس میں یا (یہ فرمایا کہ) سب سے خراب گھر میں اپنے لباس میں پڑی رہتی تھی، جب کوئی کتا گزرتا تو وہ مینگنی پھینکتی تھی، تو کیا وہ (اب) چار ماہ دس دن بھی صبر نہیں کر سکتی۔

٤١٤ بَاب الْجُذَامِ وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ

باب ۴۱۴۔ جذام کا بیان اور عفان نے کہا کہ ہم سے سلیم بن حیان نے ان سے سعید بن عیناء نے حدیث بیان کی، کہا میں نے ابو ہریرہؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ *

نے فرمایا بیماری کا لگ جانا، بد فالی اور ہامہ (کی نحوست) اور محرم کو صفر بنالینا کوئی چیز نہیں اور جذامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔

٤١٥ بَاب الْمَنُّ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

باب ۴۱۵۔ من (ایک قسم کی شبنم) آنکھ کے لئے شفا ہے۔

٦٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِالْمَلِكِ *

۶۶۴۔ محمد بن مثنیٰ، غندر، شعبہ، عبدالملک، عمرو بن حریث، سعید بن زید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سانپ کی چھتری من سے ہوتی ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا ہے۔ شعبہ نے کہا اور مجھ سے حکم بن عقبہ نے بواسطہ حسن عرنی، عمر بن حریث، سعید بن زید، آنحضرت ﷺ سے روایت کیا۔ شعبہ نے کہا کہ جب مجھ سے حکم نے اس حدیث کو بیان کیا تو میں نے عبدالملک کی حدیث سے اس کا انکار نہیں کیا۔

٤١٦ بَاب اللَّدُودِ *

باب ۴۱۶۔ منہ میں ایک طرف دوا رکھنے کا بیان۔

٦٦٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ ابْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ *

۶۶۵۔ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، سفیان، موسیٰ بن ابی عائشہ، عبیداللہ بن عبداللہ بن عباسؓ و عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے نبی ﷺ کا بوسہ لیا جب کہ آپؐ وفات پا چکے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ہم نے آپؐ کی بیماری میں آپ کے منہ میں دوا ڈالی، آپؐ اشارہ سے ہم لوگوں کو فرمانے لگے کہ میرے منہ میں دوا نہ ڈالو، ہم نے کہا کہ مریض دوا کو برا سمجھتا ہی ہے (چنانچہ دوا ڈال دی) جب افاقہ ہوا تو آپؐ فرمانے لگے کیا میں نے تم کو منہ میں دوا ڈالنے سے منع نہ کیا تھا۔ ہم نے عرض کیا ہم تو معمولی مریض جیسی کراہت سمجھتے تھے، آپؐ نے فرمایا کہ گھر میں کوئی شخص میرے سامنے دوا پلائے جانے سے نہ بچ سکے گا سوائے عباسؓ کے کہ وہ اس میں شریک نہ تھے۔

٦٦٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي

۶۶۶۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، عبیداللہ، ام قیس سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے بیٹے کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر گئی، عذرہ کی بیماری کے سبب سے میں نے اس کا تالو دبوایا تھا، آپؐ نے

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ بَيَّنَ لَنَا اثْنَيْنِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا خَمْسَةً قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ قَالَ لَمْ يَحْفَظْ إِنَّمَا قَالَ أَعْلَقْتُ عَنْهُ حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ وَوَصَفَ سُفْيَانُ الْغُلَامَ يُحَنَّكُ بِالْإِصْبَعِ وَأَدْخَلَ سُفْيَانُ فِي حَنَكِهِ إِنَّمَا يَعْنِي رَفْعَ حَنَكِهِ بِإِصْبَعِهِ وَلَمْ يَقُلْ أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا *

فرمایا کہ گلا دبا کر کیوں اپنے بچوں کو تکلیف دیتی ہو تم اس قسط ہندی کو استعمال کرو اس لئے کہ اس میں سات قسم کی (بیماریوں سے) شفا ہے منجملہ ان کے ذات الجنب ہے۔ عذرہ کی بیماری میں ناک میں ڈالی جائے اور ذات الجنب میں منہ میں ڈالی جائے۔ میں نے زہری کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہم سے دو ہی کا بیان کیا ہے اور باقی پانچ کا بیان نہیں کیا۔ علی بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے سفیان سے کہا کہ معمر اعلقت علیہ کا لفظ بیان کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ معمر کو یاد نہیں رہا میں نے زہری کے منہ سے (شکر) یاد رکھا ہے کہ وہ اعلقت عنہ کہتے تھے اور سفیان نے اس لڑکے کی حالت بیان کی کہ انگلیوں سے اس کا تالو دبایا گیا تھا، اور سفیان نے اپنے تالو میں انگلی ڈال کر بتایا یعنی اپنی انگلی سے اپنے تالو کو اٹھایا اور أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا کا کوئی بھی قائل نہیں۔

٤١٧ بَاب

باب ۴۱۷۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

٦٦٧ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَآخَرَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهَا وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ قَالَتْ فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى جَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ

۶۶۷۔ بشر بن محمد، عبداللہ، معمر و یونس، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری اور تکلیف بڑھ گئی تو اپنی بیویوں سے اجازت چاہی کہ مرض کی حالت میں میرے گھر میں رہیں تو سب نے اجازت دے دی۔ آپ دو آدمیوں کے سہارے اس طرح نکلے کہ دونوں پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے، عباسؓ اور ایک آدمی اور تھے میں نے ابن عباسؓ سے یہ بیان کیا تو انہوں نے پوچھا کیا جانتے ہو کہ دوسرا آدمی کون تھا جس کا حضرت عائشہؓ نے نام نہیں لیا، میں نے کہا نہیں، انہوں نے کہا کہ وہ علیؓ تھے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب ان کے گھر میں داخل ہوئے تو آپؐ کی تکلیف بہت زیادہ بڑھ گئی تو آپؐ نے فرمایا مجھ پر سات مشک پانی بہاؤ جن کے منہ (ابھی تک) کھلے نہ ہوں (یعنی پوری ہوں) شاید میں لوگوں کو نصیحت کر سکوں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ہم نے آپؐ کو حضرت حفصہؓ زوجہ نبی ﷺ کے لگن میں بٹھایا پھر ہم آپ پر ان مشکوں سے پانی بہانے لگے یہاں تک کہ آپ اشارے سے فرمانے لگے کہ تم اپنا کام کر چکیں، پھر لوگوں کے پاس تشریف لے گئے آپؐ نے ان کو نماز پڑھائی اور خطبہ سنایا۔

وَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ *

٤١٨ بَاب الْعُذْرَةِ *

باب ۴۱۸۔ عذرہ کا بیان۔

٦٦٨- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيَّةَ أَسَدَ خُزَيْمَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَاشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ وَهُوَ الْعُودُ الْهِنْدِيُّ وَقَالَ يُونُسُ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ *

۶۶۸۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، ام قیس بنت محصن اسدیہ سے جو اسد خزیمہ سے تھیں اور اولین مہاجرین عورتوں میں سے جنہوں نے آنحضرت ﷺ سے بیعت کی تھی اور عکاشہ کی بہن تھیں، روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئیں جس کا عذرہ(۱) کی وجہ سے تالو دبایا گیا تھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیوں تم لوگ اپنے بچوں کا تالو دبا کر ان کو تکلیف پہنچاتی ہو۔ اس عود ہندی کو استعمال کرو اس لئے کہ اس میں سات قسم کے امراض کا علاج ہے منجملہ ان کے ایک ذات الجنب ہے۔ اور عود ہندی سے مراد ان کی کست تھی۔ اور یونس و اسحاق بن راشد نے زہری سے علقت علیہ کا لفظ روایت کیا۔

٤١٩ بَاب دَوَاءِ الْمَبْطُونِ *

باب ۴۱۹۔ دستوں کے علاج کا بیان۔

٦٦٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ *

۶۶۹۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو المتوکل، ابو سعید سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کا پیٹ چھوٹ چکا ہے (یعنی اس کو دست آنے لگے ہیں) آپؐ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ، اس نے پلایا پھر آکر عرض کیا کہ میں نے اس کو شہد پلایا لیکن اس سے دست اور زیادہ آنے لگے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔

٤٢٠ بَاب لَا صَفَرَ وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ *

باب ۴۲۰۔ صفر کوئی چیز نہیں اور وہ ایک بیماری ہے جو پیٹ میں ہو جاتی ہے۔

٦٧٠- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا

۶۷۰۔ عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب،

(۱) عذرہ سے مراد گلے کی تکلیف ہے، جسے کوے کا گر جانا بھی کہا جاتا ہے۔ اہل عرب مریض کا تالو دبا کر اس کا علاج کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا ذکر فرمایا ہے۔

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ *

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض کا دوسرے کو لگنا اور صفر اور ہامہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک اعرابی نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کی ایسی حالت کیوں ہوتی ہے کہ وہ ریت میں ہرنوں کی طرح ہوتے ہیں، ایک خارشی اونٹ آتا ہے اور ان میں داخل ہوتا ہے تو ان سب کو خارشی بنا دیتا ہے، آپؐ نے فرمایا تو پھر پہلے کے پاس کہاں سے آئی تھی؟ زہری نے اس کو ابوسلمہ سے اور سنان بن ابی سنان سے روایت کیا۔

ف: لاعدویٰ کا معنی یہ ہے کہ بیماری متعدی نہیں ہوتی اس کی وضاحت یہ ہے کہ بیماری اور صحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ ایک بیمار سے دوسرا ضرور بیمار ہوگا ایسا عقیدہ رکھنا صحیح نہیں ہے بلکہ بیماری بھی ایک سبب ہے کہ کبھی اس ظاہری سبب سے بحکم الٰہی دوسرا بھی بیمار ہو جاتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا جب اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہوتا۔ تو لاعدویٰ میں اس کے علت ہونے کی نفی ہے نہ کہ اس کے ظاہری سبب ہونے کی۔ اور اصل علت حکم الٰہی ہے۔

٤٢١ بَاب ذَاتِ الْجَنْبِ *

باب ۴۲۱۔ ذات الجنب (پسلی کی بیماری) کا بیان۔

٦٧١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ اتَّقُوا اللَّهَ عَلَى مَا تَدْغَرُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهَذِهِ الْأَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ يَعْنِي الْقُسْطَ قَالَ وَهِيَ لُغَةٌ *

۶۷۱۔ محمد، عتاب بن بشیر، اسحاق، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، ام قیس بنت محصن جو پہلی مہاجر عورتوں میں سے تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور وہ عکاشہ بن محصنؓ کی بہن بھی تھیں ان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ وہ اپنے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئیں جس کے تالو کو عذرہ کے سبب سے دبایا گیا تھا، آپؐ نے فرمایا اللہ سے ڈرو کس بنا پر تم اپنے بچوں کا تالو دبا کر انہیں تکلیف دیتی ہو، تم اس عود ہند کو استعمال کرو اس میں سات قسم کے امراض کا علاج ہے، منجملہ ان کے ایک ذات الجنب ہے۔ (عود ہندی سے) آپ کی مراد کست تھی یعنی قسط اور انہوں نے کہا کہ لغت کے اعتبار سے دونوں مستعمل ہیں۔

٦٧٢ - حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُرِئَ عَلَى أَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلَابَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ وَكَانَ هَذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ

۶۷۲۔ عازم، حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابو قلابہ کی کتابوں سے ایوب کے سامنے حدیث پڑھی گئی ان میں بعض وہ تھیں جو انہوں نے بیان کی تھیں اور بعض وہ تھیں جو ان کے سامنے پڑھی گئی تھیں اور اس کتاب میں انسؓ سے ایک روایت تھی

وَكَوَاهُ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِهِ وَقَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالْأُذُنِ قَالَ أَنَسٌ كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ وَشَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي *

کہ ابو طلحہؓ اور انس بن نضرؓ نے ان کو داغ لگایا اور ابو طلحہؓ نے اپنے ہاتھ سے اس کو داغ لگایا اور عباد بن منصور نے بواسطہ ایوب، ابو قلابہ، انس بن مالکؓ سے روایت کیا کہ رسول ﷺ نے ایک انصاری کے گھر والوں کو زہریلے جانور (سانپ بچھو وغیرہ) کے کاٹنے سے اور کان اور کان کی تکلیف میں جھاڑنے کی اجازت دی تھی۔ انسؓ نے بیان کیا کہ مجھے ذات الجنب کی بیماری میں نبی ﷺ کی زندگی میں داغ لگایا گیا اور میرے پاس ابو طلحہ، انس بن نضر اور زید بن ثابتؓ موجود تھے اور ابو طلحہؓ نے مجھے داغ لگایا۔

٤٢٢ بَاب حَرْقِ الْحَصِيرِ لِيُسَدَّ بِهِ الدَّمُ *

باب ۴۲۲۔ خون روکنے کے لئے چٹائی جلانے کا بیان۔

٦٧٣ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَةُ وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَأَ الدَّمُ *

۶۷۳۔ سعید بن عفیر، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، ابو حازم، سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سر پر خود ٹوٹ گیا اور آپ کا چہرہ خون آلود ہو گیا اور آپ کے رباعی دانت ٹوٹ گئے اور حضرت علیؓ ایک ڈھال سے برابر پانی دے رہے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب دیکھا کہ پانی سے خون زیادہ ہو رہا ہے تو انہوں نے ایک چٹائی کو جلایا اور آنحضرت ﷺ کے زخموں پر لگا دیا (جس سے) خون کا نکلنا موقوف ہو گیا۔

٤٢٣ بَاب الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ *

باب ۴۲۳۔ بخار جہنم کا شعلہ ہے۔

٦٧٤ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُاللَّهِ يَقُولُ اكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ *

۶۷۴۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، مالک، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بخار جہنم کا شعلہ ہے (۱) اس لئے اس (کی گرمی) کو پانی سے بجھاؤ۔ اور نافع نے کہا کہ عبداللہ کہتے تھے کہ ہم سے مصیبت دور کر۔

٦٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

۶۷۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ہشام، فاطمہ بنت منذر، اسماء بنت

---

(۱) "جہنم کا شعلہ" یا تو یہ حقیقت پر محمول ہے کہ واقعتاً بخار کی گرمی جہنم ہی کا اثر ہوتا ہے، یا صرف بخار کی گرمی کو جہنم کی حرارت سے تشبیہ دینا مقصود ہے۔

مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا أَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ *

ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب ان کے پاس کوئی عورت بخار کی حالت میں دعا کے لئے لائی جاتی تو وہ پانی لیتیں اور اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پانی کے ذریعہ سے اس کے ٹھنڈا کرنے کا حکم دیتے تھے۔

٦٧٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ *

۶۷۶۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بخار جہنم کا شعلہ ہے اس لئے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

٦٧٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَّى مِنْ فَوْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ *

۶۷۷۔ مسدد، ابوالاحوص، سعید بن مسروق، عبایہ بن رفاعہ اپنے دادا رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کا شعلہ ہے اس لئے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

٤٢٤ بَاب مَنْ خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لَا تُلَايِمُهُ *

باب ۴۲۴۔ ایسی زمین سے نکل جانے کا بیان جس کی آب و ہوا اچھی نہ ہو۔

٦٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى

۶۷۸۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کا کلمہ پڑھا اور عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ ہم مویشیوں والے تھے، کاشتکاری کرنے والے نہیں تھے اور مدینہ کی آب و ہوا ان لوگوں کو راس نہ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لئے اونٹوں کا ایک گلہ اور چرواہا دیئے جانے کا حکم دیا اور انہیں حکم دیا کہ ان جانوروں کے ساتھ رہیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پئیں، وہ لوگ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب حرہ کے اطراف میں پہنچے تو مرتد ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹ کو لے بھاگے۔ نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو ان کے پیچھے چند آدمی بھیجے (جب وہ لوگ پکڑ کر لائے گئے) تو آپ نے ان کے متعلق حکم دیا تو ان کی آنکھوں میں سلائی

اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ وَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتَرَكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ *

پھیر دی گئی اور ان کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے اور حرہ کے علاقہ میں چھوڑ دیئے گئے یہاں تک کہ اسی حال میں مر گئے۔

٤٢٥ بَاب مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ *

باب ۴۲۵۔ طاعون کے متعلق جو روایتیں منقول ہیں ان کا بیان۔

٦٧٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَلَا يُنْكِرُهُ قَالَ نَعَمْ *

۶۷۹۔ حفص بن عمر، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت، ابراہیم بن سعد، اسامہ بن زید، حضرت سعدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی جگہ کے متعلق سنو کہ وہاں طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب تم کسی جگہ میں ہو اور وہاں طاعون پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو۔ میں نے پوچھا کیا تم نے اسامہ کو سعد سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا اور انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا؟ تو انہوں نے کہا ہاں!

٦٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ

۶۸۰۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب، عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب شام کے لئے نکلے یہاں تک کہ جب مقام سرغ میں پہنچے تو ان سے لشکر کے امراء یعنی ابو عبیدہ بن جراح اور ان کے ساتھی ملے اور بیان کیا کہ ملک شام میں وبا پھوٹ پڑی ہے(۱)۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلاؤ، چنانچہ

---

(۱) یہ ۱۷ھ کا واقعہ ہے اور یہ طاعون شام کے علاقے میں پھیلا تھا۔ اسے طاعون عمواس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون والے علاقے میں جانے سے منع فرمایا ہے۔ اس میں کئی حکمتیں ہو سکتی ہیں (۱) اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے جو کہ آیت قرآنی "ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ" (ترجمہ تم اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو) کے خلاف ہے۔ (۲) اگر یہ شخص وہاں جاکر طاعون میں مبتلا ہو گیا تو بعد میں یوں کہے گا کہ اگر میں یہاں نہ آتا تو اس بیماری میں مبتلا نہ ہوتا۔ اور یہ کلمہ کہنا مناسب نہیں ہے۔ (۳) معلوم ہوتے ہوئے ایسی جگہ جانے میں ایک قسم کا صبر کا دعویٰ کرنا ہے اور یہ بھی پسندیدہ نہیں ہے۔ جس علاقے میں طاعون پھیل جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے نکلنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ اس میں بھی متعدد حکمتیں ہو سکتی ہیں (۱) اگر تندرست لوگ وہاں سے نکل جائیں گے تو مریضوں کی دیکھ بھال کون کرے گا؟ فوت ہونے والوں کی تجہیز و تکفین کون کرے گا؟ (۲) اگر نکلنے کی اجازت ہوتی تو صحت مند اور مالدار لوگ اپنے انتظامات کی وجہ سے نکل جاتے اور غریب کمزور لوگ نہ جاسکتے تو اس میں ان کی دل شکنی ہو گی۔ (۳) یہاں سے جانے والا اگر بچ جائے گا تو یوں کہے گا کہ اگر میں ٹھہرا رہتا تو میں بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتا۔ اور یہ بات اس انداز سے کرنا ناپسندیدہ ہے۔

الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّأْمِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّأْمِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي فِي هَذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ*

یہ لوگ بلائے گئے ان سے مشورہ کیا اور بتایا کہ شام میں وبا پھوٹ پڑی ہے، ان لوگوں میں اختلاف ہوا بعضوں نے کہا کہ ہم جس کام کے لئے نکلے ہیں اس سے واپس ہونا مناسب نہیں اور بعض نے کہا کہ آپ کے ساتھ بڑے بڑے لوگ اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہیں اس لئے ہمارا اس وبا کی طرف پیش قدمی کرنا مناسب نہیں۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر فرمایا کہ میرے پاس انصار کو بلاؤ، میں نے ان کو بلا کر ان سے مشورہ کیا تو وہ لوگ بھی مہاجرین کی طرح اختلاف کرنے لگے اور انہیں کا طریقہ اختیار کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر فرمایا کہ قریش کے ان بوڑھے لوگوں کو بلاؤ جنہوں نے فتح مکہ کے لئے ہجرت کی تھی۔ چنانچہ میں نے ان کو بھی بلایا، اس معاملہ میں ان میں سے کسی دو نے بھی اختلاف نہیں کیا اور کہا کہ لوگوں کو وہاں لے جانا اور اس وبا پر پیش قدمی ہمارے خیال میں مناسب نہیں۔ حضرت عمرؓ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں کل صبح کو روانگی کے لئے سوار ہو جاؤں گا چنانچہ لوگ صبح کے وقت حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ نے کہا کیا اللہ کی تقدیر سے فرار کر رہے ہو، حضرت عمرؓ نے فرمایا اے عبیدہؓ کاش تمہارے علاوہ کوئی دوسرا شخص یہ کہتا، ہاں ہم تقدیر الٰہی سے تقدیر الٰہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، بتاؤ تو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم کسی وادی میں اترو جس میں دو میدان ہوں جن میں سے ایک تو سرسبز شاداب ہو اور دوسرا خشک ہو، کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سرسبز میدان میں چراتے ہو تو تقدیر الٰہی ہی سے اور اگر خشک میدان میں چراؤ گے تو بھی تقدیر الٰہی کے سبب سے؟ راوی کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف آئے اور وہ کسی ضرورت کے سبب سے اس وقت موجود نہ تھے انہوں نے کہا کہ اس کے متعلق میرے پاس علم ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم کسی جگہ کے متعلق سنو (کہ وہاں وبا پھیل گئی ہے) تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی جگہ وبا پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے فرار کر کے باہر نہ نکلو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے خدا کا شکر ادا کیا پھر وہاں سے واپس ہو گئے۔

٦٨١- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ فَلَمَّا كَانَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّأْمِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ*

۶۸۱۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عبداللہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ شام کی طرف روانہ ہوئے، جب مقام سرغ میں پہنچے تو خبر ملی کہ شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو ان سے عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی جگہ کے متعلق سنو (کہ وہاں وبا پھیلی ہوئی ہے) تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی جگہ وبا پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو۔

٦٨٢- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ الْمَسِيحُ وَلَا الطَّاعُونُ *

۶۸۲۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نعیم مجمر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ میں مسیح دجال اور طاعون داخل نہ ہوں گے۔

٦٨٣- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه يَحْيَى بِمَ مَاتَ قُلْتُ مِنَ الطَّاعُونِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ *

۶۸۳۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، عاصم، حفصہ بنت سیرین، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ یحییٰ کا کس مرض سے انتقال ہوا؟ میں نے جواب دیا کہ طاعون (کے مرض) سے، تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔

٦٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ *

۶۸۴۔ ابوعاصم، مالک، سمی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دست اور طاعون سے مرنے والا (مسلمان) شہید ہے۔

٤٢٦ بَاب أَجْرِ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُونِ *

باب ۴۲۶۔ طاعون میں صبر کرنے والے کے اجر کا بیان۔

٦٨٥- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ

۶۸۵۔ اسحاق، حبان، داؤد بن ابی الفرات، عبداللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا گیا تو آنحضرت ﷺ نے اس کو بتلایا کہ وہ ایک عذاب تھا اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا تھا اسے بھیجتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو مسلمانوں کے لئے رحمت بنا دیا ہے، تو کوئی بندہ ایسا نہیں کہ طاعون پھیلے اور وہ اس شہر میں یہ سمجھ کر ٹھہر جائے کہ کوئی مصیبت نہیں پہنچتی مگر وہی جو اللہ

رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ دَاوُدَ *

تعالیٰ نے لکھ دی ہے، تو اس کو شہید کے برابر اجر ملتا ہے، نضر نے داؤد سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

٤٢٧ بَاب الرُّقَى بِالْقُرْآنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ *

باب ۴۲۷۔ قرآن اور معوذات (سورۂ فلق و ناس) پڑھ کر دم کرنے کا بیان۔

٦٨٦ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ كَيْفَ يَنْفِثُ قَالَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ *

۶۸۶۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے جس مرض میں وفات پائی اس میں اپنے اوپر معوذات پڑھ کر دم کرتے تھے۔ جب آپ کو زیادہ تکلیف ہوتی تو میں اس کو پڑھ کر آپؐ پر دم کرتی، اور آپؐ کے ہاتھ کو آپ کے جسم پر برکت کے لئے پھیر دیتی۔ میں نے زہری سے پوچھا کہ کس طرح دم کرتے تھے، انہوں نے بتایا کہ اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونکتے تھے پھر ان دونوں کو اپنے چہرے پر پھیرتے تھے۔

٤٢٨ بَاب الرُّقَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۴۲۸۔ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے کا بیان، اور ابن عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کی ہے۔

٦٨٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولَئِكَ فَقَالُوا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا وَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُهُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۸۷۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابوبشر، ابوالمتوکل، ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے چند لوگ عرب کے کسی قبیلہ کے پاس پہنچے اس قبیلہ کے لوگوں نے ان کی ضیافت نہیں کی، وہ لوگ وہیں تھے کہ اس قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو انہوں نے پوچھا کہ تمہارے پاس کوئی دوا یا کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے تو ان لوگوں نے کہا کہ تم نے ہماری مہمانداری نہیں کی اس لئے ہم کچھ نہیں کریں گے جب تک کہ تم لوگ ہمارے لئے کوئی چیز متعین نہ کرو گے، اس پر ان لوگوں نے چند بکریوں کا دینا منظور کیا۔ انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کی اور تھوک جمع کر کے اس پر ڈال دیا تو وہ آدمی اچھا ہو گیا۔ وہ آدمی بکریاں لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں لیتے جب تک کہ نبی ﷺ سے دریافت نہ کرلیں چنانچہ ان لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق

فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ *

دریافت کیا تو آپؐ ہنس پڑے، فرمایا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر ہے تم اس کو لے لو اور ایک حصہ میرا بھی اس میں لگا دینا۔

٤٢٩ بَاب الشَّرْطِ فِي الرُّقْيَةِ بِقَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ *

باب ۴۲۹۔ منتر پڑھنے میں چند بکریوں کی شرط لگانے کا بیان۔

٦٨٨- حَدَّثَنِي سِيدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ صَدُوقٌ يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذَلِكَ وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ *

۶۸۸۔ سیدان بن مضارب ابو محمد باہلی، ابو معشر بصری، یوسف بن یزید براء، عبید اللہ بن اخنس، ابو مالک، ابن ابی ملیکہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے چند آدمی پانی کے رہنے والوں کے پاس سے گزرے جن میں سے ایک شخص سانپ کا کاٹا ہوا تھا (لدیغ یا سلیم کا لفظ بیان کیا) پانی کے رہنے والوں میں سے ایک آدمی ان صحابہ کے پاس پہنچا اور کہا تم میں سے کوئی شخص جھاڑنے والا ہے، پانی میں ایک شخص سانپ یا بچھو کا کاٹا ہوا ہے (سانپ کے کاٹے ہوئے کے لئے لدیغ کا لفظ یا سلیم کا لفظ روایت کیا) ایک صحابی گئے اور بکریوں کی شرط پر سورۂ فاتحہ پڑھی تو وہ آدمی اچھا ہو گیا اور صحابہؓ کے پاس بکریاں لے کر آئے لیکن ان لوگوں نے اسے مکروہ سمجھا اور کہنے لگے کہ تو نے کتاب اللہ پر اجرت لی، یہاں تک کہ وہ لوگ مدینہ پہنچے تو ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! انہوں نے کتاب اللہ پر اجرت لی، آپؐ نے فرمایا کہ جن چیزوں پر اجرت لینی جائز ہے ان میں سب سے مستحق کتاب اللہ ہے۔

٤٣٠ بَاب رُقْيَةِ الْعَيْنِ *

باب ۴۳۰۔ نظر لگ جانے پر منتر پڑھنے کا بیان۔

٦٨٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ *

۶۸۹۔ محمد بن کثیر، سفیان، معبد بن خالد، عبد اللہ بن شداد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ کو آنحضرت ﷺ نے حکم دیا یا یہ بیان کیا کہ آپ نے نظر بد لگ جانے پر منتر پڑھ کر پھونکنے کا حکم دیا۔

٦٩٠- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

۶۹۰۔ محمد بن خالد، محمد بن وہب بن عطیہ دمشقی، محمد بن حرب، محمد بن ولید زبیدی، زہری، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے

عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِي اللَّهم عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ تَابَعَهُ عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

چہرے پر نشان تھے، آپؐ نے فرمایا اس کو جھاڑ پھونک کرو اس لئے کہ اس کو نظر لگ گئی ہے اور عقیل نے زہری سے روایت کیا کہ مجھ سے عروہ نے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن سالم نے زبیدی سے اس کے متابع حدیث روایت کی۔

٤٣١ بَاب الْعَيْنُ حَقٌّ *

باب ۴۳۱۔ نظر کا لگنا حق ہے۔

٦٩١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ *

۶۹۱۔ اسحاق بن نصر، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگ جانا حق ہے اور جسم گودھوانے سے منع فرمایا۔

٤٣٢ بَاب رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ *

باب ۴۳۲۔ سانپ، بچھو کے کاٹنے پر منتر پڑھنے کا بیان۔

٦٩٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ *

۶۹۲۔ موسیٰ بن اسماعیل، عبد الواحد، سلیمان، شیبانی، عبد الرحمٰن بن اسود اپنے والد (اسودؒ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہؓ سے زہریلے جانور کے کاٹنے پر جھاڑ پھونک کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے ہر زہریلے جانور کے کاٹنے پر جھاڑنے کی اجازت دی ہے۔

الحمد للہ کہ تئیسواں پارہ ختم ہوا

چوبیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٤٣٣ بَاب رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٦٩٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا *

٦٩٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَاسَ اشْفِهِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ *

٦٩٥- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِي يَقُولُ امْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ *

٦٩٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُرَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه

چوبیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۴۳۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منتر پڑھنے کا بیان۔

۶۹۳۔ مسدد، عبدالوارث، عبدالعزیز سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور ثابت، انس بن مالکؓ کے پاس گئے تو ثابت نے کہا اے ابوحمزہ میں بیمار ہو گیا ہوں۔ تو انسؓ نے کہا، کیا میں تم پر رسول اللہ ﷺ کا منتر پڑھ دوں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ انسؓ نے پڑھا اے اللہ لوگوں کے معبود، سختی کو دور کرنے والے شفادے، تو ہی شفا دینے والا ہے، ایسی شفادے جو بیماری کو نہ چھوڑے۔

۶۹۴۔ عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان، سلیمان، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ تعوذ پڑھ کر اپنی بعض بیویوں کے تکلیف کے مقام پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور فرماتے اے اللہ لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور کر اس کو شفادے اور تو شفا دینے والا ہے، شفا تیری ہی ہے ایسی شفادے جو بیماری کو نہ چھوڑے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ روایت منصور سے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے بواسطہ ابراہیم، مسروق، عائشہؓ اسی طرح روایت کیا۔

۶۹۵۔ احمد بن ابی رجاء، نضر، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے امسح الباس الخ یعنی اے لوگوں کے پروردگار اس تکلیف کو دور کر، شفا تیرے ہی ہاتھ میں ہے، اس (تکلیف) کا دور کرنے والا تو ہی ہے۔

۶۹۶۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عبدربہ بن سعید، عمرۃ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے لئے یہ (دعا) پڑھا کرتے تھے 'اللہ کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا *

٦٩٧- حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِرَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرُّقْيَةِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا وَرِيقَةُ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا *

٤٣٤ بَاب النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ *

٦٩٨- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فَمَا أُبَالِيهَا *

٦٩٩- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهم عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ قَالَ يُونُسُ كُنْتُ أَرَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا أَتَى إِلَى فِرَاشِهِ *

٧٠٠- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے تھوک کے ساتھ شفادی جائے ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم کے ساتھ'۔

۶۹۷۔ صدقہ بن فضل، ابن عینیہ، عبدربہ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ دم کرنے میں یہ (دعا) پڑھا کرتے تھے 'اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے تھوک کے ساتھ شفادی جائے ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم کے ساتھ'۔

باب ۴۳۴۔ جھاڑنے کے وقت تھوکنے کا بیان۔

۶۹۸۔ خالد بن مخلد، سلیمان، یحییٰ بن سعید، ابو سلمہ، ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رؤیا (اچھا خواب) اللہ کی طرف سے ہے اور حلم (برا خواب) شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص ایسی چیز دیکھے جسے برا سمجھتا ہے تو تین بار تھوک دے، جبکہ نیند سے بیدار ہو، اور اس کی برائی سے پناہ مانگے تو اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اور ابو سلمہ نے کہا کہ اگر میں خواب دیکھتا ہوں جو پہاڑ سے بھی زیادہ مجھ پر گراں ہو تو اس حدیث کے سننے کی بنا پر میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

۶۹۹۔ عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، سلیمان، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنے ہاتھوں پر قل ھو اللہ احد اور معوذتین (سورۂ فلق و سورۂ ناس) پڑھ کر دم کرتے، پھر ان دونوں کو اپنے چہرے پر پھیرتے اور جسم کے جس حصہ تک ہاتھ پہنچ سکتا، پھیرتے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ جب آپ بیمار ہوتے تو مجھے اس طرح کرنے کا حکم دیتے۔ یونس نے کہا کہ میں ابن شہاب کو جب وہ اپنے بستر پر جاتے اسی طرح کرتے ہوتے دیکھتا ہوں۔

۷۰۰۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، ابوالبشر، ابوالمتوکل، ابو سعیدؓ سے

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَرَاقٍ وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى لَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي مَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اقْسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَصَبْتُمْ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ *

روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت سفر کے لئے روانہ ہوئی۔ یہ لوگ عرب کے ایک قبیلہ کے پاس آکر ٹھہرے اور ان سے مہمانی طلب کی۔ لیکن ان لوگوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا۔ اس قبیلہ کے سردار کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا۔ لوگوں نے پوری کوششیں کرلیں لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا تو کسی نے کہا کہ یہ جماعت جو تمہارے پاس آکر ٹھہری ہے تم ان کے پاس جاتے شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی دوا ہو۔ وہ لوگ اس جماعت کے پاس آئے اور کہا کہ اے لوگو! ہمارے سردار کو سانپ نے کاٹ لیا ہے ہم نے پوری کوشش کرلی ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ جماعت (صحابہ) میں سے کسی نے کہا ہاں! بخدا مجھے منتر آتا ہے لیکن ہم لوگوں نے تم سے مہمانی چاہی اور تم نے ہماری مہمانی نہیں کی، اس لئے خدا کی قسم میں منتر نہیں پڑھوں گا جب تک کہ تم اس کا معاوضہ مقرر نہ کردو۔ تو وہ لوگ چند بکریوں کے دینے پر راضی ہوگئے۔ (یہ صحابی) روانہ ہوئے اور الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر پھونکنے لگے، یہاں تک کہ وہ اچھا ہو کر اس طرح پھرنے لگا کہ اس کو کسی چیز نے نہیں کاٹا۔ جس شرط پر ان لوگوں نے رضامندی ظاہر کی تھی وہ شرط پوری کی (یعنی بکریاں دے دیں) کسی نے کہا کہ اس کو تقسیم کردو۔ جنہوں نے منتر پڑھا تھا انہوں نے کہا ایسا نہ کرو، جب تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر یہ حالت بیان نہ کرلیں اور معلوم نہ کرلیں کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ چنانچہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے بیان کیا، تو آپؐ نے فرمایا تمہیں کس طرح علم ہوا کہ یہ جھاڑ ہے۔ تم نے ٹھیک کیا اسے تقسیم کرلو اور میرا بھی ایک حصہ مقرر کرو۔

٤٣٥ بَاب مَسْحِ الرَّاقِي الْوَجَعَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى *

باب ۴۳۵۔ تکلیف کے مقام پر جھاڑنے والے کا دایاں ہاتھ پھیرنے کا بیان۔

٧٠١- حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ

۷۰۱۔ عبداللہ بن ابی شیبہ، یحییٰ، سفیان، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان

مَسْرُوق عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهُ بِيَمِينِهِ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوق عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ *

کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں کے تکلیف کے مقام پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ میں نے اس کو منصور سے بیان کیا تو انہوں نے مجھ سے بواسطہ ابراہیم، مسروق، حضرت عائشہؓ سے اسی طرح روایت کی۔

٤٣٦ بَاب فِي الْمَرْأَةِ تَرْقِي الرَّجُلَ *

باب ۴۳۶۔ عورت کا مرد کو پھونکنے کا بیان۔

٧٠٢- حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنَا أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ فَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ كَيْفَ كَانَ يَنْفِثُ قَالَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ *

۷۰۲۔ عبداللہ بن محمد جعفی، ہشام، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے جس مرض میں وفات پائی (اس میں) آپ معوذات (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے تھے۔ جب گرانی زیادہ ہو گئی تو میں آپ پر یہی پڑھ کر پھونکتی تھی اور برکت کے سبب سے آپ کا ہاتھ پھیر دیتی تھی۔ میں نے ابن شہاب سے پوچھا کہ کس طرح پھونکتے تھے تو انہوں نے بتایا کہ اپنے ہاتھوں پر پھونکتے تھے پھر ان کو اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔

٤٣٧ بَاب مَنْ لَمْ يَرْقِ *

باب ۴۳۷۔ اس شخص کا بیان جو جھاڑ پھونک نہ کرے(۱)۔

٧٠٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ ثُمَّ قِيلَ لِي

۷۰۳۔ مسدد، حصین بن نمیر، حصین بن عبدالرحمٰن، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں تو میرے سامنے سے نبی گزرنے لگے، ایک کے ساتھ صرف ایک آدمی، دوسرے کے ساتھ دو آدمی اور ایک نبی کے ساتھ ایک جماعت تھی اور ایک نبی ایسے بھی تھے جن کے ساتھ کوئی نہ تھا، اور میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جو افق تک پھیلی ہوئی تھی، میں نے تمنا کی کہ یہ میری امت ہوتی، تو کہا گیا کہ یہ موسیٰؑ اور ان کی قوم ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ دیکھ، میں نے ایک بڑی جماعت

۱۔ رقیہ یعنی دم کرنا یا کرانا اگر چند شرطوں کے ساتھ ہو تو جائز ہے (۱) الفاظ شرکیہ نہ ہوں (۲) الفاظ مہمل نہ ہوں (۳) نیت اچھی ہو (۴) اسی کو موثر نہ سمجھا جائے۔ ایسا رقیہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ جن احادیث میں رقیہ سے ممانعت ہے یا رقیہ نہ کرنے والوں کی تعریف ہے جیسا کہ اس باب کی حدیث میں ہے تو اس سے مراد ایسا رقیہ ہے جو الفاظ شرکیہ یا غیر اللہ سے مدد لینے یا مہمل الفاظ پر مشتمل ہو۔

انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ لِي انْظُرْ هَكَذَا وَهَكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهُمْ فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ وَلَكِنَّا آمَنَّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَكِنْ هَؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمِ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ *

دیکھی جو افق تک پھیلی ہوئی تھی، پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر ادھر دیکھو، میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جو افق تک پھیلی ہوئی تھی اور مجھ سے کہا گیا کہ یہ تیری امت ہے، اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، لوگ جدا ہو گئے اور آپؐ نے ان سے بیان نہیں کیا کہ وہ کون لوگ ہیں۔ اصحاب نبی ﷺ چہ میگوئیاں کرنے لگے، کسی نے کہا کہ ہم تو شرک کے زمانہ میں پیدا ہوئے پھر اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے (اس لئے ہم ان میں سے نہیں ہو سکتے) بلکہ وہ ہماری اولاد ہو گی۔ نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپؐ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو فال کو نہیں مانتے اور نہ ہی منتر پڑھواتے ہیں اور نہ داغ لگاتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔ عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان سے ہوں، آپؐ نے فرمایا ہاں! پھر ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اور پوچھا کیا میں بھی ان میں سے ہوں، آپؐ نے فرمایا عکاشہ تم سے بازی لے گیا۔

٤٣٨ بَاب الطِّيَرَةِ *

باب ۴۳۸۔ شگون لینے کا بیان (۱)۔

٧٠٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَالشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ *

۷۰۴۔ عبداللہ بن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، سالم، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مرض کا ایک سے دوسرے کو لگنا اور فال لینا کوئی چیز نہیں۔ اور نحوست تین چیزوں میں ہے عورت، گھر اور جانور میں (یعنی اگر نحوست ہوتی تو ان ہی تین چیزوں میں ہوتی)۔

٧٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قَالُوا وَمَا الْفَأْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ *

۷۰۵۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شگون لینا کوئی چیز نہیں، اس میں بہتر طریقہ فال ہے۔ لوگوں نے عرض کیا فال کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اچھی بات جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔

٤٣٩ بَاب الْفَأْلِ *

باب ۴۳۹۔ فال کا بیان۔

۱؎ "طیرہ" کہتے ہیں برا شگون لینا، "فال" کہتے ہیں اچھا شگون لینا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کے طیرہ سے منع فرمادیا اور فال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا اس لئے کہ طیرہ سے مایوسی پیدا ہوتی ہے اور فال سے آس اور کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

٧٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قَالَ وَمَا الْفَأْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ *

۷۰۶۔ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شگون لینا کوئی چیز نہیں ہے اور ان میں بہتر طریقہ فال ہے۔ لوگوں نے عرض کیا فال کیا چیز ہے یار سول اللہ! آپ نے فرمایا اچھی بات جو تم میں سے کوئی شخص سنتا ہے۔

٧٠٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ *

۷۰۷۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مرض کا ایک سے دوسرے کو لگنا اور شگون لینا کوئی چیز نہیں، اور مجھے اچھی فال یعنی بہترین بات پسند ہے۔

٤٤٠ بَاب لَا هَامَةَ *

باب ۴۴۰۔ ہامہ کوئی چیز نہیں۔

٧٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ *

۷۰۸۔ محمد بن حکم، نضر، اسرائیل، ابو حصین، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرض کا ایک سے دوسرے کو لگنا، شگون لینا، ہامہ (یعنی الو) اور صفر کوئی چیز نہیں ہے۔

٤٤١ بَاب الْكِهَانَةِ *

باب ۴۴۱۔ کہانت کا بیان۔

٧٠٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ كَيْفَ أَغْرَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۰۹۔ سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہذیل کی دو جھگڑا کرنے والی عورتوں کے متعلق فیصلہ کیا جن میں سے ایک عورت نے دوسری کو پتھر پھینک کر مارا جو اس کے پیٹ میں لگا، اور وہ حاملہ تھی۔ (پتھر کے صدمہ سے) پیٹ کا بچہ مر گیا، تو نبی ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش ہوا، آپ نے اس بچہ کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم دیا، قتل کرنے والی عورت کے وارث نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اس بچے کی دیت کیونکر دوں جس نے نہ تو پیا اور نہ کھایا نہ ہی بات کی اور نہ ہی چیخا، اس جیسے کی دیت تو قابل معافی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ تو کاہنوں کا بھائی ہے۔

إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ *

٧١٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه أَنَّ امْرَأَتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ *

۷۱۰۔ قتیبہ، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا جس سے اس کے پیٹ کا بچہ مر گیا تو اس کے بدلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لونڈی یا غلام تاوان میں دینے کا حکم دیا۔ اور ابن شہاب سے بواسطہ سعید بن مسیّب منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیٹ کے بچہ کے بدلے جو قتل ہو جائے، ایک غلام یا لونڈی تاوان میں دیئے جانے کا حکم دیا۔ جس کے خلاف فیصلہ کیا گیا تھا اس نے عرض کیا میں اس کا تاوان کس طرح دوں جس نے نہ تو کھایا اور نہ پیا اور نہ بولا اور نہ چلایا اس جیسے کا خون تو قابل معافی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو کاہنوں کا بھائی ہے۔

٧١١- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ *

۷۱۱۔ عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، زہری، ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے کتے کی قیمت اور زنا کار عورت کی خرچی (اجرت) اور کاہن کی مٹھائی (جو اسے اجرت میں ملی) سے منع فرمایا۔

٧١٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَنَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا مِنَ الْجِنِّيِّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ مُرْسَلٌ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَسْنَدَهُ بَعْدَهُ *

۷۱۲۔ علی بن عبداللہ، ہشام بن یوسف، معمر، زہری، یحییٰ بن عروہ بن زبیر، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ کچھ آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا، تو آپؐ نے فرمایا یہ کوئی چیز نہیں ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ لوگ کبھی ایسی بات کرتے ہیں جو بالکل صحیح ہوتی ہے، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے جس کو شیطان سن کر اس میں سینکڑوں جھوٹ ملا کر اپنے ساتھیوں (کاہنوں) کے کان میں کہہ دیتا ہے۔ علی (بن عبداللہ) نے بیان کیا کہ عبدالرزاق نے اَلْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ کو مرسلاً روایت کیا، پھر مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے اس کو موصولاً بیان کیا۔

٤٤٢ بَاب السِّحْرِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ) وَقَوْلِهِ تَعَالَى (وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى) وَقَوْلِهِ (أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ) وَقَوْلِهِ (يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى) وَقَوْلِهِ (وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ) وَالنَّفَّاثَاتُ السَّوَاحِرُ (تُسْحَرُونَ) تُعَمَّوْنَ *

باب ۴۴۲۔ جادو کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول لیکن شیاطین نے انکار کیا وہ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور جو چیز دو فرشتوں ہاروں وماروت پر بابل میں نازل کی گئی اور وہ دونوں کسی کو بھی نہیں سکھاتے یہاں تک کہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم فتنہ ہیں اس لئے کفر نہ کرو، چنانچہ لوگ ان دونوں سے ایسی چیز سیکھتے ہیں جس کے ذریعے مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کر دیں اور وہ اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اور لوگ سیکھتے ہیں وہ چیز جو انہیں نقصان پہنچائے، اور انہیں نفع نہ پہنچائے، اور جن لوگوں نے اسے خریدا ہے وہ جانتے ہیں کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى اور اللہ تعالیٰ کا قول أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ اور اللہ تعالیٰ کا قول يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى اور اللہ تعالیٰ کا قول وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ اور "نفاثات" کے معنی جادوگر عورتوں کے ہیں جو گنڈہ بناتی ہیں اور تسحرون کے معنی ہیں تعمون۔

٧١٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَحَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي لَكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ

۷۱۳۔ ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس، ہشام، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنی زریق میں سے ایک شخص نے جس کو لبید بن اعصم کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا (اس کے اثر سے) آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ کسی کام کو نہ کرنے کے باوجود آپ کو خیال ہوتا کہ آپ ایسا کر رہے ہیں۔ ایک دن یا ایک رات آپ میرے پاس تھے لیکن دعا کرتے رہے، پھر فرمایا اے عائشہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ نے مجھے بتلا دیا جو میں نے معلوم کرنا چاہا، میرے پاس دو شخص آئے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھا، ایک نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ اس آدمی کو کیا تکلیف ہے، دوسرے نے جواب دیا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے، پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے، دوسرے نے جواب

عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ فَقَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ قَالَ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ أَوْ كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهُ قَالَ قَدْ عَافَانِي اللَّهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ يُقَالُ الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعَرِ إِذَا مُشِطَ وَالْمُشَاقَةُ مِنْ مُشَاقَةِ الْكَتَّانِ *

دیا لبید بن اعصم نے، پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے، دوسرے نے جواب دیا کنگھی، سر کے بال اور سبز کھجور کی گٹھلی میں کیا ہے، اس پہلے نے پوچھا وہ چیزیں کہاں ہیں، دوسرے نے کہا ذروان کے کنویں میں۔ رسول اللہ ﷺ اپنے چند صحابہ کے ساتھ اس کنویں کے پاس گئے، پھر واپس آئے تو فرمایا اے عائشہ! اس کنویں کا پانی مہندی کے نچوڑ کی طرح ہو گیا ہے اور اس کنویں کے پاس والے درخت کا سر شیطان کے سروں کے مثل تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کی تحقیق نہ کروں (دوسرے نسخہ کے مطابق آپ نے تحقیق کیوں نہ کی) آپؐ نے فرمایا مجھے اللہ نے عافیت دیدی اس لئے میں نے لوگوں میں اس کی برائی کو مشہور کرنا مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ آپ نے اس (کنگھی) کے دفن کرنے کا حکم دیا (جو کر دی گئی)۔ ابو اسامہ، ابو ضمرہ، ابن ابی الزناد نے ہشام سے اس کے متابع روایت کی۔ اور لیث و ابن عیینہ نے ہشام سے مشط اور مشاقہ کے متعلق روایت کی، مشاطہ اس بات کو کہتے ہیں جو کنگھی کرنے کے بعد نکلے اور مشاقہ وہ بال جو کتان سے علیحدہ ہوں۔

٤٤٣ بَاب الشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ الْمُوبِقَاتِ *

باب ۴۴۳۔ شرک اور جادو ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں۔

٧١٤- حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ *

۷۱۴۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، سلیمان، ثور بن زید، ابوالغیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہلاک کرنے والی چیزوں سے یعنی اللہ کے ساتھ شریک بنانے اور جادو سے بچو۔

٤٤٤ بَاب هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ وَقَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ أَوْ يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الْإِصْلَاحَ فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ *

باب ۴۴۴۔ کیا جادو کا علاج کرنا جائز ہے اور قتادہ نے کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ ایک آدمی پر جادو کر دیا گیا ہے یا وہ اپنی بیوی کے پاس جانے سے روک دیا گیا ہے تو کیا اس سے (جادو کا اثر) دور کرنا جائز ہے؟ تو انہوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ اس سے ان کا مقصد اصلاح ہے اور جو چیز مفید ہو اس کی ممانعت نہیں۔

۷۱۵ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامًا عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُم عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ قَالَ سُفْيَانُ وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ وَفِيمَ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ قَالَ وَأَيْنَ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَاعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ هَذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَالَتْ فَقُلْتُ أَفَلَا أَيْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا*

۷۱۵۔ عبداللہ بن محمد ابن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کو سب سے پہلے مجھ سے ابن جریج نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے کہ مجھ سے آل عروہ نے بواسطہ عروہ بیان کیا تو میں نے ہشام سے اس کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے مجھ سے اپنے والد کے واسطہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا تھا جس کے اثر سے آپ کا یہ حال تھا کہ اپنی بیویوں کے پاس جاتے بھی نہ تھے لیکن یہ خیال ہوتا تھا کہ ان کے پاس سے ہو آیا ہوں۔ سفیان نے کہا کہ جب یہ صورت حال ہو تو جادو کا سخت اثر ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عائشہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دیدی جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھا، جو سر کے پاس تھا اس نے دوسرے سے کہا کہ اس آدمی کو کیا ہو گیا ہے، دوسرے نے کہا اس پر جادو کر دیا گیا ہے، پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے، دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے جو بنی زریق کا ایک آدمی ہے، یہود کا حلیف اور منافق تھا۔ پہلے نے پوچھا کس پر (جادو کیا گیا ہے) دوسرے نے جواب دیا کنگھی اور اس بال پر جو کنگھی سے جھڑتے ہیں۔ پہلے نے پوچھا کہاں ہے، جواب دیا کہ ذروان کے کنویں میں نر کھجور کی جھلی میں پتھر کے نیچے ہے۔ آپؐ اس کنویں کے پاس تشریف لائے تاکہ اس کنگھی وغیرہ کو نکالیں آپ نے فرمایا یہی کنواں ہے اور کھجور کا درخت شیطان کے سروں کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ چیزیں نکلوا لیں (اور دفن کرادیں) حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا آپؐ نے اس کا اعلان کیوں نہیں کر دیا تو آپؐ نے فرمایا بخدا مجھے شفا ہو گئی اور مجھے ناپسند ہے کہ میں کسی کی برائی کو مشہور کروں۔

٤٤٥ بَاب السِّحْرِ *

باب ۴۴۵۔ جادو کا بیان۔

۷۱٦- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي

۷۱٦۔ عبید بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا تو آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ آپ کو کچھ نہ کرنے کے باوجود خیال ہوتا کہ میں کچھ کر رہا ہوں۔ ایک دن آپ میرے پاس تھے آپؐ دعا کرتے رہے، پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ کیا تمہیں معلوم ہے کہ

دَعَا اللَّهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ قَالَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَأَخْرَجْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللَّهُ وَشَفَانِي وَخَشِيتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا وَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ *

میں جو کچھ معلوم کرنا چاہتا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتلا دیا، میں نے عرض کیا وہ کیا یا رسول اللہ، آپؐ نے فرمایا میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا، پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے پوچھا اس آدمی کو کیا تکلیف ہے، دوسرے نے کہا اس پر جادو کیا گیا ہے، پوچھا کس نے کیا، جواب دیا لبید بن اعصم یہودی نے جو بنی زریق کا ایک آدمی ہے، پوچھا کس چیز سے، کہا کنگھی اور کنگھی سے نکلنے والے بالوں کو نر کھجور کی جھلی میں رکھ کر، پوچھا وہ کہاں ہے، جواب دیا ذی اروان کے کنویں میں۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی ﷺ (اپنے صحابہ کے ساتھ) اس کنویں پر تشریف لے گئے، اسے دیکھا، اس کے پاس کھجور کا ایک درخت تھا (اور اس جادو کی چیز کو نکلوا کر) آپ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے، تو فرمایا واللہ اس کنویں کا پانی بالکل سرخ تھا اور اس کے پاس کے درخت شیطان کے سروں کی مانند تھے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے میں نے عرض کیا آپ نے اس کو ظاہر نہیں کرایا، فرمایا نہیں، اللہ نے مجھے عافیت دی اور شفا بخشی اور میں اس آدمی کی برائی کو مشہور کرنے سے ڈرا۔ پھر آپؐ نے اس جادو کی چیز کو دفن کرنے کا حکم دیا۔

٤٤٦ بَاب إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا *

٧١٧- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ *

باب ۴۴۶۔ بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

۷۱۷۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، زید بن اسلم، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ دو آدمی مشرق کی طرف سے آئے اور انہوں نے خطبہ دیا جو لوگوں کو بہت پسند آیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بعض بیان ایسے اثر کرتے ہیں جیسے جادو اثر کرتا ہے۔

٤٤٧ بَاب الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ *

٧١٨- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً

باب ۴۴۷۔ جادو کا عجوہ (کھجور) کے ذریعہ علاج کرنا۔

۷۱۸۔ علی، مروان، ہاشم، عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہر صبح کو چند عجوہ کھجوریں کھالیں اسے رات تک کوئی زہر اور نہ کوئی جادو نقصان پہنچائے گا۔ علی کے علاوہ دوسری حدیث میں کھجوروں کی

لَمْ يَضُرُّهُ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ سَبْعَ تَمَرَاتٍ *

تعداد سات بیان کی ہے۔

٧١٩- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرُّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ *

۷۱۹۔ اسحاق بن منصور، ابو اسامہ، ہاشم بن ہاشم، عامر بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے صبح کو سات کھجوریں کھالیں تو اسے اس دن نہ تو کوئی زہر نقصان پہنچائے گا اور نہ ہی کوئی جادو اثر کرے گا۔

٤٤٨ بَاب لَا هَامَةَ *

باب ۴۴۸۔ ہامہ کوئی چیز نہیں (۱)۔

٧٢٠- حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ بَعْدُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ وَأَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدِيثَ الْأَوَّلِ قُلْنَا أَلَمْ تُحَدِّثْ أَنَّهُ لَا عَدْوَى فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَأَيْتُهُ نَسِيَ حَدِيثًا غَيْرَهُ *

۷۲۰۔ عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، معمر، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مرض کا ایک سے دوسرے کو لگنا اور صفر اور الو کوئی چیز نہیں۔ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا بات ہے کہ اونٹ میدان میں ہرنوں کی طرح ہوتے ہیں، ان کے ساتھ ایک خارشی اونٹ آکر ملتا ہے تو ان کو بھی خارشی بنا دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے اونٹ کو خارش کہاں سے آئی۔ اور ابو سلمہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیمار کو تندرست کے پاس نہ اتارو۔ اور ابو ہریرہؓ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ میں نے کہا کیا تم نے یہ حدیث لا عدوی (مرض کا ایک سے دوسرے کو لگنا) بیان نہیں کی، تو انہوں نے حبشی زبان میں ایسی بات کی جو سمجھ میں نہ آئی۔ ابو سلمہؓ کا بیان ہے کہ ابو ہریرہؓ اس حدیث کے سوا کوئی حدیث نہیں بھولے۔

٤٤٩ بَاب لَا عَدْوَى *

باب ۴۴۹۔ عدوی (بیماری کا ایک سے دوسرے کو لگنا) کوئی چیز نہیں۔

٧٢١- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

۷۲۱۔ سعید بن عفیر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن

---

(۱) ہامۃ کی مختلف تفسیریں کی گئی ہیں (۱) یہ ایک پرندہ ہے "الو" جاہلیت میں اس کے بارے میں نظریہ یہ تھا کہ جس گھر میں یہ آجاتا یا بیٹھ جاتا تو یہ سمجھا جاتا کہ اب اس گھر والا یا اس کا کوئی عزیز مرنے والا ہے۔ (۲) یہ نظریہ تھا کہ جب کوئی شخص ناحق قتل ہو جاتا اور اس کا بدلہ نہ لیا جاتا تو اس کے سر سے ایک پرندہ نکلتا جو اس کی قبر کے ارد گرد چکر لگاتا اور کہتا کہ مجھے سیراب کرو مجھے سیراب کرو۔ جو بھی ہامہ کا مطلب ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق جاہلیت کے ہر نظریے کی نفی فرمادی۔

ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَحَمْزَةُ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ *

عبداللہ وحمزہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوت (مرض کا ایک سے دوسرے کو لگنا) اور بدشگونی کوئی چیز نہیں۔ اور نحوست صرف تین چیزوں میں گھوڑا، عورت اور گھر میں ہو سکتی ہے۔

٧٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا عَدْوَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْه قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ الْإِبِلَ تَكُونُ فِي الرِّمَالِ أَمْثَالَ الظِّبَاء فَيَأْتِيهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَتَجْرَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ *

۷۲۲۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عدوی (مرض کا ایک سے دوسرے کو لگنا) کوئی چیز نہیں ہے۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بیمار کو تندرست کے پاس نہ اتارو۔ اور زہری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے سنان بن ابی سنان دولی نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا عدوی (مرض کا ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ہونا) کوئی چیز نہیں۔ تو ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ بھلا بتائیں تو کہ اونٹ میدانوں میں ہرن کی طرح ہوتے ہیں ان کے پاس ایک خارشی اونٹ آتا ہے اور سب کو خارشی بنا دیتا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ پہلے کے پاس خارش کہاں سے آئی۔

٧٢٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ قَالُوا وَمَا الْفَأْلُ قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ *

۷۲۳۔ محمد بن بشار، ابن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ عدوی (مرض کا ایک سے دوسرے کو لگنا) اور بدشگونی کوئی چیز نہیں۔ اور مجھے فال اچھی معلوم ہوتی ہے۔ لوگوں نے عرض فال کیا چیز ہے۔ آپؐ نے فرمایا اچھی بات۔

٤٥٠ بَاب مَا يُذْكَرُ فِي سُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۷۵۰۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیئے جانے کے متعلق جو روایتیں منقول ہیں عروہ نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا۔

٧٢٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا

۷۲۴۔ قتیبہ، لیث، سعید بن ابوسعید، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو ایک

فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا أَبُونَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ فَقَالُوا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سَمًّا فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ *

بکری ہدیہ میں ملی جو زہر آلود تھی، تو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ میرے سامنے ان یہودیوں کو جمع کرو جو یہاں پر موجود ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ لائے گئے تو ان لوگوں سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں کیا تم مجھے ٹھیک ٹھیک بتاؤ گے؟ ان لوگوں نے کہا ہاں! اے ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) آنحضرت ﷺ نے پوچھا تمہارا باپ کون ہے، ان لوگوں نے کہا ہمارا باپ فلاں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو تمہارا باپ فلاں ہے، ان لوگوں نے کہا آپؐ نے ٹھیک کہا اور سچ فرمایا، پھر آپؐ نے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کیا تم ٹھیک ٹھیک جواب دو گے، ان لوگوں نے عرض کیا ہاں ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر ہم لوگ غلط کہیں گے تو آپ کو علم ہو جائے گا جیسا کہ آپ کو ہمارے باپ کے متعلق علم ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا بتاؤ دوزخی کون لوگ ہیں؟ ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ تھوڑی مدت تک رہیں گے پھر ہمارے بعد تم لوگ رہو گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ذلیل ہو جاؤ، بخدا ہم کبھی بھی تمہارے بعد اس میں نہیں رہیں گے، پھر آپؐ نے ان لوگوں سے فرمایا کیا تم سچ بتاؤ گے اگر تم سے کوئی بات پوچھوں، ان لوگوں نے کہا ہاں! آپؐ نے پوچھا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا؟ انہوں نے کہا ہاں! آپؐ نے پوچھا کس چیز نے تمہیں اس پر آمادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر تم جھوٹے ہو گے تو ہمیں تم سے نجات مل جائے گا اور اگر تم نبی ہو تو تمہیں نقصان نہیں پہنچے گا۔

٤٥١ بَاب شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالْخَبِيثِ *

باب ۴۵۱۔ زہر پینے اور اس کا علاج کرنے اور جس چیز سے خوف ہو اس کے دور کرنے کا بیان۔

٧٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي

۷۲۵۔ عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، شعبہ، سلیمان، ذکوان حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص پہاڑ سے گر کر اپنے آپ کو قتل کر ڈالے وہ جہنم کی آگ میں ہو گا اور اس میں ہمیشہ گرایا جاتا رہے گا، اور جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو مار ڈالا تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا

نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا *

اور جہنم کی آگ میں اس کو پیتا رہے گا اور ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا، اور جس نے اپنے کو لوہے (کے اوزار) سے قتل کر ڈالا تو اس کا لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اس سے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ میں اپنے آپ کو مارتا رہے گا اور ہمیشہ اس کی یہی حالت رہے گی۔

۷۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرُّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ *

۷۲۶۔ محمد، احمد بن بشیر، ابو بکر، ہاشم بن ہاشم، عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے اس دن نہ تو زہر اور نہ ہی جادو اس کو نقصان پہنچائے گا۔

۴۵۲ بَاب أَلْبَانِ الْأُتُنِ *

باب ۴۵۲۔ گدھی کے دودھ کا بیان۔

۷۲۷- حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّأْمَ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَسَأَلْتُهُ هَلْ نَتَوَضَّأُ أَوْ نَشْرَبُ أَلْبَانَ الْأُتُنِ أَوْ مَرَارَةَ السَّبُعِ أَوْ أَبْوَالَ الْإِبِلِ قَالَ قَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَدَاوَوْنَ بِهَا فَلَا يَرَوْنَ بِذَلِكَ بَأْسًا فَأَمَّا أَلْبَانُ الْأُتُنِ فَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِهَا وَلَمْ يَبْلُغْنَا عَنْ أَلْبَانِهَا أَمْرٌ وَلَا نَهْيٌ وَأَمَّا مَرَارَةُ السَّبُعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ *

۷۲۷۔ عبداللہ بن محمد، سفیان، زہری، ابو ادریس خولانی، ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔ زہری نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں سنا یہاں تک کہ میں شام میں آیا اور لیث نے اس زیادتی کے ساتھ بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا، کہ میں نے ان سے پوچھا کہ ہم گدھی کا دودھ پی سکتے ہیں یا اس سے وضو کر سکتے ہیں یا درندوں کے پتے یا اونٹوں کا دودھ استعمال کر سکتے ہیں، انہوں نے جواب دیا کہ پہلے مسلمان اس سے علاج کیا کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے لیکن گدھی کے دودھ کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی ﷺ نے اس کے گوشت کے کھانے سے تو منع فرمایا ہے مگر اس کے دودھ کے متعلق کوئی حکم یا ممانعت مجھے نہیں پہنچی۔ اور درندوں کے پتے کے متعلق ابن شہاب نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندوں کے کھانے سے منع فرمایا۔

٤٥٣ بَاب إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ *

٧٢٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً *

باب ۴۵۳۔ اگر برتن میں مکھی گر جائے (تو کیا کرے)۔

۷۲۸۔ قتیبہ، اسماعیل بن جعفر، عتبہ بن مسلم (بنی تمیم کے آزاد کردہ غلام) عبید بن حنین (بنی زریق کے آزاد کردہ غلام) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو چاہئے کہ پوری مکھی کو غوطہ دیدے، پھر اس کو پھینک دے، اس لئے کہ اس کے ایک بازو میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب اللِّبَاسِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لباس کا بیان

٤٥٤ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ *

باب ۴۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول، آپ کہہ دیجئے کہ کس نے اللہ کی زینت کو حرام کیا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ، پیو اور پہنو اور خیرات کرو لیکن اسراف اور تکبر نہ ہو۔ اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جو چاہو کھاؤ اور جو چاہو پیو، بشرطیکہ دو باتیں نہ ہو (ایک اسراف (دوسرے) تکبر۔

٧٢٩- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يُخْبِرُونَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ *

۷۲۹۔ اسمٰعیل، مالک، نافع و عبداللہ بن دینار و زید بن اسلم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف (قیامت کے دن) نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غرور کے سبب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے۔

٤٥٥ بَاب مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ *

باب ۴۵۵۔ اس شخص کا بیان جو اپنا ازار گھسیٹ کر بغیر تکبر کے چلے۔

٧٣٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۷۳۰۔ احمد بن یونس، زہیر، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ اپنے والد (عبداللہ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا کپڑا کر غرور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ *

کے ساتھ چلے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ میرا تہ بند ایک طرف لٹکا ہوا ہوتا ہے یا اس میں گرہ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو جو غرور کے سبب سے ایسا کرتے ہیں(۱)۔

۷۳۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْأَعْلَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يَكْشِفَهَا *

۷۳۱۔ محمد، عبدالاعلیٰ، یونس، حسن، ابو بکرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ سورج گرہن ہوا، آپؐ عجلت کے ساتھ کپڑا گھسیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے یہاں تک مسجد پہنچے اور لوگ بھی جمع ہو گئے، تو آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر آفتاب روشن ہو گیا تو آپؐ ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ آفتاب ماہتاب اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جب تم ان میں (گرہن) دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ گرہن دور ہو جائے۔

٤٥٦ بَاب التَّشْمِيرِ فِي الثِّيَابِ *

باب ۴۵۶۔ کپڑا سمیٹنے کا بیان۔

۷۳۲- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ فَرَأَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُشَمِّرًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَنَزَةِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْعَنَزَةِ *

۷۳۲۔ اسحاق، ابن شمیل، عمر بن ابی زائدہ، عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بلالؓ کو میں نے دیکھا کہ وہ ایک نیزہ لے کر آئے اور اس کو زمین میں گاڑ دیا، پھر نماز کی اذان کہی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حلہ پہنے ہوئے اس طرح کہ اس کو سمیٹے ہوئے تھے باہر تشریف لائے اور نیزہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھی، میں نے دیکھا کہ آدمی، چوپائے آپ کے سامنے سے نیزہ کے پرے چل رہے تھے۔

٤٥٧ بَاب مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ *

باب ۴۵۷۔ جو آدمی ٹخنے سے نیچے کپڑے پہنے تو وہ دوزخ میں ہو گا۔

۷۳۳- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ

۷۳۳۔ آدم، شعبہ، سعید بن ابی سعید، مقبری، حضرت ابوہریرہ

---

(۱) اسبال ازار کے ممنوع ہونے کی اصل علت تو تکبر سے لٹکانا ہے لیکن چونکہ تکبر امر مخفی ہے جس پر مطلع ہونا آسان نہیں تو قصداً لٹکانے کو اس تکبر کے قائم مقام کر دیا گیا، لہٰذا جہاں قصداً اسبال ازار ہو گا وہ ممنوع ہے اور جہاں کبھی بغیر ارادے کے غیر اختیاری طور پر اسبال ازار ہو جائے وہ ممنوع نہیں ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غیر اختیاری طور پر یہ معاملہ پیش آتا تھا (تکملہ فتح الملہم ص ۱۲۳ ج ۴)

بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ *

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ٹخنوں کے نیچے ازار باندھا وہ دوزخ میں ہوگا۔

٤٥٨ بَاب مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ *

باب ۴۵۸۔ اس شخص کا بیان جو تکبر کے سبب سے کپڑے گھسیٹتا ہوا چلے۔

٧٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا *

۷۳۴۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر نہیں کرے گا جو اپنا ازار غرور کے سبب سے گھسیٹ کر چلے۔

٧٣٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۷۳۵۔ آدم، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی (ﷺ) یا ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی حلہ پہنے ہوئے اپنے سر میں کنگھی کرتا ہوا، اپنے دل میں بہت خوش خوش جارہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دھنسا دیا اور قیامت تک اسی طرح دھنسا رہے گا۔

٧٣٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۷۳۶۔ سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بار ایک آدمی اپنا ازار گھسیٹتا ہوا چلا جارہا تھا کہ اسے دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنسایا جاتا رہے گا۔ یونس نے زہری سے اس کے متابع حدیث روایت کی۔ اور شعیب نے اس کو ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

٧٣٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۷۳۷۔ عبداللہ بن محمد، وہب بن جریر، جریر بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ میں سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے گھر کے دروازے پر تھا تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

٧٣٨ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ عَلَى

۷۳۸۔ مطر بن فضل، شبابہ، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں محارب بن دثار سے ملا اس حال میں کہ وہ گھوڑے پر سوار تھے اور اس مکان

فَرَسٍ وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ أَذَكَرَ إِزَارَهُ قَالَ مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ *

کی طرف جارہے تھے جہاں فیصلہ کیا جاتا تھا (یعنی دار القضاء میں) میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا کپڑا غرور کے سبب سے گھسیٹ کر چلے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔ میں نے محارب سے پوچھا کیا آپ نے ازار کا تذکرہ کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ازار اور قمیص کی تخصیص نہیں فرمائی۔ جبلہ بن سحیم و زید بن اسلم و زید بن عبداللہ بن عمر، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، اور لیث نے نافع سے بواسطہ ابن عمرؓ اسی طرح روایت کیا، اور موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا کہ جو شخص اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے۔

٤٥٩ بَاب الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَحَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مُهَدَّبَةً *

باب ۴۵۹۔ کناری دار تہ بند کا بیان۔ زہری، ابو بکر بن محمد، حمزہ بن ابی اسید، و معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے منقول ہے کہ وہ لوگ کناری دار تہ بند پہنتے تھے۔

٧٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَنْهَى هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۷۳۹۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی کی بیوی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس حال میں کہ میں بیٹھی تھی اور آپ کے پاس حضرت ابو بکرؓ بھی تھے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں رفاعہ کی زوجیت میں تھی انہوں نے مجھے طلاق بتہ دے دی، اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیرؓ سے نکاح کیا لیکن یا رسول اللہ اس کے پاس (عضو مخصوص) کپڑے کے پھندنے کی طرح ہے اور اپنی چادر کا حاشیہ پکڑ کر دکھایا۔ خالد بن سعیدؓ نے جو دروازے پر کھڑے تھے اور داخلہ کی اجازت نہیں ملی تھی اس عورت کی آواز سنی، انہوں نے کہا اے ابو بکرؓ اس عورت کو کیوں نہیں روکتے جو آنحضرت ﷺ کے پاس بلند آواز سے بول رہی ہے۔ پس نہیں واللہ، رسول اللہ ﷺ صرف مسکرا دیئے اور اس عورت سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شاید تو رفاعہ کے پاس لوٹنا

وَسَلَّمَ فَلَا وَاللَّهِ مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ فَصَارَ سُنَّةً بَعْدُ *

چاہتی ہے ایسا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تیری لذت اور تو اس کی لذت نہ چکھ لے۔ اس کے بعد یہی دستور ہو گیا۔

٤٦٠ بَاب الْأَرْدِيَةِ وَقَالَ أَنَسٌ جَبَذَ أَعْرَابِيٌّ رِدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۴۶۰۔ چادر کا بیان۔ انسؓ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کھینچی۔

٧٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ *

۷۴۰۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، علی بن حسین، حسین بن علیؓ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی چادر مانگی، پھر روانہ ہوئے تو میں اور زید بن حارثہؓ آپ کے پیچھے چلے یہاں تک کہ آپ اس گھر میں تشریف لائے جہاں حمزہ تھے۔ آپ نے اجازت مانگی تو انہوں نے ان لوگوں کو اجازت دی۔

٤٦١ بَاب لُبْسِ الْقَمِيصِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ (اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا) *

باب ۴۶۱۔ قمیص پہننے کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول جو یوسف علیہ السلام کی حکایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میری قمیص لے جاؤ اور میرے والد کے چہرے پر ڈال دو تو ان کی بینائی عود کر آئے گی۔

٧٤١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ *

۷۴۱۔ قتیبہ، حماد، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! محرم کون سے کپڑے پہنے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم قمیص، پاجامہ اور برنس (ٹوپی) اور موزے نہ پہنے، مگر یہ کہ اگر اسے جوتا میسر نہ ہو سکے تو ٹخنوں کے نیچے نیچے (موزہ) پہن لے (ٹخنے) نہیں چھپنے چاہئیں۔

٧٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رَضِي اللَّه عَنْهمَا قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَ

۷۴۲۔ عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، عمرو، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لائے جب کہ وہ قبر میں رکھا جا چکا تھا تو اس کے نکالے جانے کا حکم دیا (جب وہ نکالا گیا تو) آپؐ نے اپنے دونوں

بِهِ فَأُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللَّهُ أَعْلَمُ *

گھٹنوں پر اس کو رکھا اور اس پر دم کیا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔ واللہ اعلم۔

٧٤٣- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَغْتَ مِنْهُ فَآذِنَّا فَلَمَّا فَرَغَ آذَنَهُ بِهِ فَجَاءَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ) فَنَزَلَتْ (وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ) فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ *

۷۴۳۔ صدقہ، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی کا انتقال ہوا تو اس کے بیٹے نے (جو مومن تھے) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ اپنی قمیص عنایت کر دیں تاکہ اس کا کفن بناؤ اور آپ اس پر نماز پڑھ دیجئے اور اس کی بخشش کے لئے دعا کر دیجئے۔ آپؐ نے اپنی قمیص دے دی اور فرمایا کہ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھ کو خبر کر دینا۔ جب یہ فارغ ہو چکے اور آپ کو خبر دی تو آپؐ نماز پڑھنے چلے۔ حضرت عمرؓ نے آپؐ کو کھینچا اور عرض کیا، کیا اللہ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ان کے لئے بخشش کی دعا کریں یا نہ کریں اگر آپ ان کے لئے ستر بار بھی بخشش کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں کبھی نہ بخشے گا۔ پھر یہ آیت اتری کہ ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی نماز نہ پڑھو تو ان پر نماز پڑھنی ترک کر دی۔

٤٦٢ بَاب جَيْبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ *

باب ۴۶۲۔ قمیص وغیرہ میں سینے کے نزدیک جیب کے ہونے کا بیان۔

٧٤٤- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا فِي جَيْبِهِ فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ تَابَعَهُ ابْنُ

۷۴۴۔ عبد اللہ بن محمد، ابو عامر، ابراہیم بن نافع، حسن، طاؤس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے بخیل اور خیرات کرنے والے کی (ایک) مثال بیان کی کہ وہ ان دو آدمیوں کی طرح ہیں جو لوہے کی دو زرہیں پہنے ہوئے ہوں، ان کے دونوں ہاتھ سینوں اور ہنسلیوں تک پہنچے ہوئے ہوں، صدقہ کرنے والا جب بھی صدقہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ زرہ چوڑی اور ڈھیلی ہو جائے گی یہاں تک کہ پاؤں کے پاس آ جائے گی اور پیر کی انگلیوں کو ڈھک لے گی، اور جب بخیل صدقہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ زرہ اس پر تنگ ہوتی جائے گی اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جکڑے ہوئے ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی انگلیاں اپنے جیب میں ڈال کر بتاتے ہوئے دیکھا کہ وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن کشادہ نہیں ہوتا

طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاوُسًا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جُبَّتَانِ وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ جُبَّتَانِ *

ہے۔ اور حنظلہ نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے سنا، انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے جبتان کا لفظ سنا اور جعفر نے اعرج سے جبتان کا لفظ روایت کیا۔

٤٦٣ بَاب مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ فِي السَّفَرِ *

باب ۴۶۳۔ اس شخص کا بیان جو سفر میں تنگ آستینوں والا جبہ پہنے۔

٧٤٥- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الضُّحَى قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَّيْهِ *

۷۴۵۔ قیس بن حفص، عبدالواحد، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ رفع حاجت کے لئے چلے، پھر واپس ہوئے تو میں پانی لے کر آپ کے پاس آیا تو آپ نے وضو کیا، اس وقت آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے آپؐ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور منہ دھویا، پھر اپنا ہاتھ آستینوں سے نکالنے لگے لیکن وہ تنگ تھیں اس لئے جبے کے نیچے سے نکالا پھر دونوں ہاتھوں کو دھویا اور سر کا اور دونوں موزوں کا مسح کیا۔

٤٦٤ بَاب لُبْسِ جُبَّةِ الصُّوفِ فِي الْغَزْوِ *

باب ۴۶۴۔ جنگ میں اون کا جبہ پہننا۔

٧٤٦ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا *

۷۴۶۔ ابونعیم، زکریا، عامر، عروہ بن مغیرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا، آپؐ نے پوچھا کیا تمہارے پاس پانی ہے، میں نے کہا ہاں! آپؐ اپنی سواری سے اترے پھر چلے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں نظر سے اوجھل ہو گئے۔ پھر واپس ہوئے تو میں نے چھاگل سے (پانی) آپ پر بہایا، آپؐ نے اپنا منہ اور ہاتھ دھویا، اس وقت آپ اون کا ایک جبہ پہنے ہوئے تھے، آپ اپنا ہاتھ اس سے نہیں نکال سکے یہاں تک کہ جبہ کے نیچے سے نکالا پھر اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا، پھر میں جھکا کہ آپ کے موزے اتار دوں تو آپؐ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو، میں نے یہ پاکیزگی کی حالت میں پہنے ہیں، پھر آپؐ نے ان پر مسح کیا۔

٤٦٥ بَاب الْقَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ وَهُوَ الْقَبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ *

باب ۴۶۵۔ قبا اور ریشمی فروج کا بیان جس کو قباء بھی کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک اسے کہتے ہیں جس کے پیچھے سے کٹا ہوا ہو۔

٧٤٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ *

۷۴۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن ابی ملیکہ، مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چند قبائیں تقسیم کیں لیکن مخرمہ کو کچھ نہیں دیا، تو مخرمہ نے کہا اے بیٹے میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چل، میں ان کے ساتھ روانہ ہوا (جب وہاں پہنچے) تو انہوں نے کہا اندر جا اور میرے لئے (قبا) مانگ۔ میں گیا اور ان کے لئے مانگا۔ نبی ﷺ ان کے پاس باہر تشریف لے آئے، اس حال میں کہ انہیں قباؤں میں سے ایک قبا آپؐ لئے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے یہ تیرے لئے چھپا رکھی تھی، آپؐ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا مخرمہ راضی ہوا۔

٧٤٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ تَابَعَهُ عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَالَ غَيْرُهُ فَرُّوجٌ حَرِيرٌ *

۷۴۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ریشمی فروج (قباء) ہدیہ میں پیش کی گئی۔ آپؐ نے اسے زیب تن فرمایا اور اسی حال میں نماز پڑھی، پھر نماز سے فارغ ہوئے تو اس کو اس طرح سختی سے اتار پھینکا گویا اس کو ناپسند فرما رہے ہوں۔ پھر فرمایا یہ متقیوں کے لئے مناسب نہیں ہے۔ عبداللہ بن یوسف نے لیث سے اس کی متابعت میں روایت کی اور دوسرے لوگوں نے فروج حریر کا لفظ روایت کیا۔

٤٦٦ بَاب الْبَرَانِسِ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ *

باب ۴۶۶۔ ٹوپی کا بیان، اور مجھ سے مسدد نے معتمر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ میں نے انسؓ کو زرد رنگ کی ریشم کی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا۔

٧٤٩- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ

۷۴۹۔ اسمٰعیل، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ محرم کون سے کپڑے پہنے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قمیصیں، عمامے اور پائجامے اور ٹوپی اور موزے نہ پہنو۔ مگر یہ کہ کسی شخص کے پاس جوتا نہ ہو تو وہ موزے پہن لے، اس طرح کہ ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے اور نہ ہی ایسے کپڑے پہنو جو زعفران

النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ *

اور ورس سے رنگے ہوئے ہوں۔

٤٦٧ بَاب السَّرَاوِيلِ *

باب ۴۶۷۔ پائجاموں کا بیان۔

٧٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ *

۷۵۰۔ ابو نعیم، سفیان، عمرو، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ازار نہ ہو تو وہ پائجامہ پہنے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہنے۔

٧٥١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ *

۷۵۱۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہم لوگوں کو حالت احرام میں کس قسم کے لباس پہننے کا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ قمیص، پائجامے، عمامے، ٹوپی اور موزے نہ پہنو مگر وہ آدمی جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو ایسے موزے پہنے، جو ٹخنوں سے نیچے ہوں اور نہ ہی کوئی ایسا کپڑا پہنو جو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو۔

٤٦٨ بَاب فِي الْعَمَائِمِ *

باب ۴۶۸۔ عماموں کا بیان۔

٧٥٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ *

۷۵۲۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم اپنے والد سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ محرم قمیص، عمامہ اور پائجامہ اور ٹوپی نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو، اور نہ ہی موزے پہنے مگر وہ شخص جس کے پاس جوتے نہ ہوں (اس کو اجازت ہے) اگر جوتا نہ ہو تو ٹخنوں کے نیچے سے موزوں کو کاٹ لے۔

٤٦٩ بَاب التَّقَنُّعِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ وَقَالَ أَنَسٌ عَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۴۶۹۔ منہ اور سر کو چادر سے ڈھکنے کا بیان اور ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ پر سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی اور انسؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر چادر کا

عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ *

۷۵۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَاجَرَ نَاسٌ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوَ تَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدًا لَكَ أَبِي وَأُمِّي وَاللَّهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَالصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَضَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَأَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ فَمَكُثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا

کنارہ باندھ رکھا تھا۔

۷۵۳۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، زہری، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور ابو بکرؓ نے بھی ہجرت کا سامان کیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا تم ٹھہر جاؤ اس لئے کہ امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کا حکم دیا جائے گا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، کیا آپ کو اس کی امید ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! حضرت ابو بکرؓ آپ کے ساتھ رہنے کی غرض سے رک گئے اور اپنی دو سواریوں کو چار مہینے تک سمر کی پتیاں کھلاتے رہے۔ عروہ کا بیان ہے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ایک دن ہم لوگ اپنے گھر میں ٹھیک دوپہر کے وقت بیٹھے تھے کہ کسی کہنے والے نے ابو بکرؓ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں اس حال میں کہ چہرے کو ڈھکے ہوئے ہیں، اور ایسے وقت تشریف لائے ہیں کہ اس وقت ہمارے پاس نہیں آتے تھے (اس لئے) ابو بکرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بخدا آپ اس وقت کسی بڑے کام کی وجہ سے تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ نبی ﷺ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ اجازت ملی تو تشریف لائے۔ جب اندر داخل ہوئے تو ابو بکرؓ سے فرمایا تمہارے پاس جتنے لوگ ہیں ان کو ہٹا دو، ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ تو صرف آپ کے گھر کے لوگ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے بھی ہجرت کا حکم دیا گیا ہے۔ ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا میں بھی ساتھ رہوں گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! ابو بکرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ دو سواریوں میں سے ایک لے لیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا قیمت کے عوض (لوں گا) حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ہم نے ان دونوں کے لئے سامان سفر تیار کیا اور ناشتہ تیار کر کے چمڑے کی تھیلی میں رکھ دیا۔ اسماء بنت ابی بکرؓ نے اپنا دوپٹہ پھاڑا اور اس سے تھیلی کا منہ باندھ دیا۔ اسی وجہ سے ان کو ذات النطاق کہا جاتا ہے۔ پھر جبل ثور کے غار میں نبی ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ چلے گئے وہاں تین رات رہے۔ عبداللہ بن ابی بکرؓ جو ذہین اور نو عمر لڑکا تھا ان دونوں کے پاس رات گزارتا تھا اور صبح ہوتے ہی وہاں سے روانہ ہو

عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ ابْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ *

جاتا اور صبح کے وقت قریش میں اسی طرح ہوتا گویا اس نے رات بھی انہیں کے ساتھ گزاری ہے۔ کسی سے کوئی بات سنتے تو یاد رکھتے اور جب رات آتی تو دونوں کے پاس آکر خبر کرتے جب ایک گھڑی رات گزر جاتی تو عامر بن فہیرہ ابو بکرؓ کا غلام اپنی بکریاں لے جاتا اور چراتا۔ دونوں وہیں رات گزارتے یہاں تک کہ عامر بن فہیرہ تاریکی میں وہاں سے روانہ ہو جاتا۔ تین رات تک یہ ایسا کرتے رہے۔

٤٧٠ بَاب الْمِغْفَرِ *

باب ۴۷۰۔ خود پہننے کا بیان۔

٧٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ *

۷۵۴۔ ابو الولید، مالک، زہری، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے تو اس وقت آپؐ سر پر خود پہنے ہوئے تھے۔

٤٧١ بَاب الْبُرُودِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ وَقَالَ خَبَّابٌ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ *

باب ۴۷۱۔ دھاری دار اور حاشیہ دار چادروں اور شملہ کا بیان۔ خبابؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مرض کی شکایت کے لئے گئے تو آپ ایک دھاری دار چادر کا تکیہ لگائے ہوئے تھے۔

٧٥٥- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ *

۷۵۵۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلا جا رہا تھا اس حال میں کہ دھاری دار نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر چوڑے حاشیے بنے ہوئے تھے۔ ایک اعرابی آپؐ سے ملا، اس نے آپؐ کی چادر پکڑ کر اتنے زور سے کھینچی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے مونڈھے کے اوپر اس چادر کی رگڑ کے نشان دیکھے۔ پھر اس نے کہا کہ اے محمد (ﷺ) میرے لئے اللہ کے مال سے جو تیرے پاس ہے حکم دے۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے، پھر ہنسے اور اس کو کچھ دیئے جانے کا حکم دیا۔

٧٥٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرِي مَا الْبُرْدَةُ قَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْسُنِيهَا قَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللَّهُ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ*

٧٥٦۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابو حازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت ایک بردہ لے کر آئی۔ سہل نے پوچھاتم جانتے ہو بردہ کیا چیز ہے۔انہوں نے کہاہاں وہ چادر ہے جس کے حاشیے بنے ہوئے ہوں۔ اس عورت نے عرض کیایا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ چادر لے لی اور اس کی آپ کو ضرورت بھی تھی۔ آپؐ ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ اس کا تہ بند باندھے ہوئے تھے۔ قوم میں سے ایک شخص نے اس کو چھوا اور عرض کیایارسول اللہ! آپؐ یہ ہمیں پہننے کو دے دیجئے۔ آپؐ نے فرمایااچھا، پھر اس مجلس میں بیٹھے رہے جب تک کہ اللہ نے چاہا، پھر واپس تشریف لے گئے اور وہ چادر لپیٹ کر اس آدمی کے پاس بھیج دی،اس آدمی سے لوگوں نے کہاتو نے اچھا نہیں کیاکہ آپؐ سے سوال کیا،حالانکہ تو جانتا ہے کہ آپ کسی سائل کو رد نہیں فرماتے۔اس آدمی نے کہاکہ بخدامیں نے تو اس لئے مانگا ہے کہ جب میں مر جاؤں تو میرا کفن بنے۔ سہل نے بیان کیاکہ وہ چادر اس کے کفن میں دی گئی۔

٧٥٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ فَقَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ قَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ سَبَقَكَ عُكَاشَةُ *

٧٥٧۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیّب، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ستر ہزار کی ایک جماعت ہو گی جو جنت میں (بغیر حساب کے) داخل ہو گی۔ ان کے چہرے چاند کی طرح درخشاں ہوں گے۔ عکاشہ بن محصن اسدی اپنی چادر کو اٹھائے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے لئے دعا کیجئے کہ میں ان لوگوں میں شامل ہو جاؤں، تو آپؐ نے فرمایااے اللہ اس کو ان لوگوں میں شامل کر، پھر ایک انصاری مرد کھڑا ہوا اور عرض کیاکہ یارسول اللہ میرے لئے بھی دعا کیجئے کہ میں ان لوگوں میں ہو جاؤں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاعکاشہ تم سے بازی لے گیا۔

٧٥٨- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

٧٥٨۔ عمرو بن عاصم، ہمام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قسم کے کپڑے زیادہ محبوب تھے۔ تو انہوں نے کہاحبرہ (ایک قسم کی

وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا قَالَ الْحِبَرَةُ *

چادر)۔

٧٥٩- حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ *

۷۵۹۔ عبداللہ بن ابی الاسود، معاذ، معاذ کے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبرہ (ایک قسم کی چادر کا نام) پہننے کو بہت زیادہ پسند فرماتے تھے۔

٧٦٠- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ *

۷۶۰۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت آپ کو حبرہ (ایک خاص قسم کی چادر کا نام ہے) چادر سے ڈھانکا گیا تھا۔

٤٧٢ بَاب الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ *

باب ۴۷۲۔ چادروں اور کمبلوں کے اوڑھنے کا بیان۔

٧٦١- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا *

۷۶۱۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، ان دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں اپنے چہرے پر خمیصہ ڈالتے۔ جب سانس گھٹنے لگتا تو اسے اپنے چہرے سے ہٹاتے اور اسی حالت میں فرماتے کہ یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا، اور ان لوگوں نے جو کیا اس سے (اپنی امت کو) ڈراتے تھے۔

٧٦٢- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ *

۷۶۲۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چادر اوڑھ کر نماز پڑھی، اس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے، اس کے نقش و نگار پر نظر پڑی، جب سلام پھیر چکے تو فرمایا میری اس چادر کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ اس نے مجھے ابھی اس نماز میں غافل کر دیا ہے اور میرے پاس ابوجہم بن حذیفہ بن غانم کی جو بنی عدی بن کعب سے ہے اس کی انبجانی چادر لاؤ۔

٧٦٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ *

۷۶۳۔ مسدد، اسمٰعیل، ایوب، حمید بن ہلال، حضرت ابو بردہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ ایک چادر اور ایک گاڑھا تہ بند ہم لوگوں کے پاس لے کر آئیں اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دونوں کپڑوں میں وفات پائی۔

٤٧٣ بَاب اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ *

باب ۴۷۳۔ گھوٹ مار کر بیٹھنا۔

٧٦٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ *

۷۶۴۔ محمد بن بشار، عبدالوہاب، عبید اللہ، خبیب، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ملامسہ، منابذہ اور دو نمازوں سے منع فرمایا (وہ دو نمازیں یہ ہیں) فجر کے بعد جب تک کہ آفتاب بلند نہ ہو جائے اور عصر کے بعد جب تک کہ آفتاب غروب نہ ہو جائے، اور ایک ہی کپڑا پہننے سے بھی منع فرمایا، اس طور پر کہ اس کی شرمگاہ اور آسمان کے درمیان کچھ نہ ہو اور گوٹ مار کر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا۔

٧٦٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُقَلِّبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونَ ذَلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرَى احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ *

۷۶۵۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عامر بن سعد، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے دو قسم کے لباس اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ بیع میں تو ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا، اور ملامسہ یہ ہے کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی کا کپڑا رات یا دن کو چھو لے اور الٹ پلٹ نہ کرے اور یہی بیع ہو جائے۔ اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے پر اپنا کپڑا پھینک دے اور دوسرا اس پر پھینک دے اور بغیر دیکھے ہوئے اور باہمی رضامندی کے بغیر یہ بیع ہو جائے۔ اور اشتمال صما سے منع فرمایا اور صماء یہ ہے کہ اپنا کپڑا اپنے ایک مونڈھے پر اس طرح ڈال دے کہ دوسرا کھلا رہے اور اس پر کپڑا نہ ہو اور دوسرا لباس (جس سے منع فرمایا) یہ ہے کہ ایک کپڑا لپیٹ کر بیٹھا ہوا ہو اور اس کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

٤٧٤ بَاب الِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ *

باب ۴۷۴۔ ایک ہی کپڑا لپیٹنے کا بیان (اس طرح کہ اس کی

۷۶۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ وَأَنْ يَشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدِ شِقَّيْهِ وَعَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ *

شرمگاہ پر کچھ نہ ہو)۔

۷۶۶۔ اسمٰعیل، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس سے منع فرمایا ہے (ایک) یہ کہ مرد ایک ہی کپڑے میں اس طرح پر گوٹ مار کر بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ پر اس میں سے کچھ بھی نہ ہو (دوسرے) یہ کہ ایک ہی کپڑا اس طرح لپیٹے کہ اس کے ایک پہلو پر کچھ بھی نہ ہو، اور ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

۷۶۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ *

۷۶۷۔ محمد، مخلد، ابن جریج، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوٹ مارنے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ کوئی شخص ایک ہی کپڑا اس طرح پہنے کہ اس کی شرمگاہ پر اس کپڑے میں سے کچھ بھی نہ ہو۔

٤٧٥ بَاب الْخَمِيصَةِ السَّوْدَاءِ *

باب ۴۷۵۔ خمیصہ (کالی کملی) کا بیان۔

۷۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ أَنْ نَكْسُوَ هَذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَاهْ وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ *

۷۶۸۔ ابو نعیم، اسحاق بن سعید، سعید بن عمرو بن سعید بن عاص، ام خالد بنت خالد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس کپڑے لائے گئے جس میں خمیصہ بھی تھی۔ آپؐ نے فرمایا یہ کسے پہناؤں۔ لوگ خاموش رہے، تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس ام خالد کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ اٹھا کر لائی گئی، آپؐ نے خمیصہ ہاتھ میں لے کر اس کو پہنادی اور فرمایا کہ خدا کرے اس کپڑے کو پرانا ہونے اور پھٹنے تک استعمال کرے (یعنی پورے طور پر اس سے کام لے) اور اس میں سبز یا زرد رنگ کے نقش و نگار تھے۔ آپؐ نے فرمایا اے ام خالد ھذا سناہ، سناہ حبشی زبان میں حسن کو کہتے ہیں (یعنی اے ام خالد یہ کس قدر حسین معلوم ہوتی ہے)۔

۷۶۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هَذَا

۷۶۹۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب اُم سلیم کے بچہ پیدا ہوا تو مجھ سے کہا اے انسؓ اس بچے کی نگرانی کرو، اسے کھانے کی کوئی چیز نہ ملے یہاں تک کہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے

الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَغَدَوْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ *

جاؤ تاکہ آپ اس کی تحنیک فرمادیں۔ میں اس لڑکے کو لے گیا تو دیکھا کہ آپ باغ میں تھے، حریثیہ کملی پہنے ہوئے تھے اور اس سواری کی پیٹھ پر نشان لگا رہے تھے جس پر آپ فتح (مکہ) میں مکہ تشریف لے گئے تھے۔

٤٧٦ بَاب ثِيَابِ الْخُضْرِ *

باب ۴۷۶۔ سبز کپڑوں کا بیان۔

٧٧٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا قَالَ وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَغْنَى عَنِّي مِنْ هَذِهِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا فَقَالَ كَذَبَتْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الْأَدِيمِ وَلَكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيدُ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ ذَلِكِ لَمْ تَحِلِّي لَهُ أَوْ لَمْ تَصْلُحِي لَهُ حَتَّى يَذُوقَ مِنْ عُسَيْلَتِكِ قَالَ وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ لَهُ فَقَالَ بَنُوكَ هَؤُلَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ فَوَاللَّهِ لَهُمْ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ *

۷۷۰۔ محمد بن بشار، عبدالوہاب، ایوب، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رفاعہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر اس سے عبدالرحمٰن قرظی نے نکاح کر لیا، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ سبز دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھی، اس نے حضرت عائشہؓ سے (اپنے شوہر کی) شکایت کی اور اپنے جسم کی کھال دکھائی جس پر سبزی تھی۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے، عورتیں چونکہ ایک دوسرے کی مدد کرتی تھیں اس لئے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا میں نے کسی مومن عورت کے ساتھ ایسا برا سلوک ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس کی کھال اس کے کپڑے سے زیادہ سبز ہو گئی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن نے سنا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں گئی ہے چنانچہ وہ اپنے ساتھ دو بیٹوں کو جو دوسری بیوی سے تھے، لے کر آئے۔ اس عورت نے بیان کیا کہ واللہ اس کی طرف سے کوئی قصور نہیں مگر یہ کہ اس کے پاس جو چیز (عضو مخصوص) ہے اس سے میری تشفی نہیں ہوتی اور اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑ کر دکھایا۔ عبدالرحمٰن نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم یہ جھوٹی ہے، میں تو اس کی تسلی کر دیتا ہوں لیکن یہ نافرمان ہے، رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب یہ بات ہے تو تو اس کے لئے حلال نہیں یا یہ فرمایا کہ تو اس سے نکاح کی صلاحیت نہیں رکھتی جب تک کہ وہ تیری لذت نہ چکھ لے (صحبت نہ کر لے) اور عبدالرحمٰن کے دونوں بیٹوں کو دیکھ کر فرمایا کیا یہ تمہارے بیٹے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا یہی ہے جس کے باعث یہ عورت اس قسم کی باتیں کرتی ہے۔ خدا کی قسم وہ لڑکے عبدالرحمٰن سے اس سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں جتنی مشابہت کوے کو کوے سے ہوتی ہے۔

٤٧٧ بَاب الثِّيَابِ الْبِيضِ *

باب ۴۷۷۔ سفید کپڑوں کا بیان۔

٧٧١- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يَوْمَ أُحُدٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ *

۷۷۱۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، محمد بن بشر، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابراہیم، حضرت سعدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں اور دائیں دو آدمیوں کو سفید کپڑے پہنے ہوئے احد کے دن دیکھا۔ میں نے ان کو نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی ان کو دیکھا ہے۔

٧٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ هَذَا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غُفِرَ لَهُ *

۷۷۲۔ ابو معمر، عبدالوارث، حسین، عبد اللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، ابوالاسود دؤلی، حضرت ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آپ سوئے ہوئے تھے، پھر میں حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے، آپؐ نے فرمایا جس بندہ نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا پھر اسی حال میں مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا، میں نے کہا اگرچہ زنا کرے یا چوری کرے، آپؐ نے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے، میں نے کہا اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری کی ہو، آپؐ نے فرمایا اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری کی ہو، پھر میں نے کہا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو، آپؐ نے فرمایا اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ ابوذرؓ کی ناک خاک آلود ہو۔ اور ابوذرؓ جب بھی اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ یہ اس صورت میں ہے کہ موت کے وقت ہو یا اس سے پہلے ہو، جب کہ توبہ کرلے اور نادم ہو اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے تو بخش دیا جائے گا۔

٤٧٨ بَاب لُبْسِ الْحَرِيرِ وَافْتِرَاشِهِ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوزُ مِنْهُ *

باب ۴۷۸۔ ریشم کا پہننا اور مردوں کے لئے اس کا بچھانا اور وہ مقدار جو جائز ہے۔

٧٧٣- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِأَذْرَبِيجَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ قَالَ فِيمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ *

۷۷۳۔ آدم، شعبہ، قتادہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو عثمان نہدی کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس حضرت عمرؓ کا خط آیا۔ اس وقت ہم عتبہ بن فرقد کے پاس آذربائیجان میں تھے (اس میں لکھا تھا) کہ نبی ﷺ نے ریشم سے منع فرمایا، مگر اس قدر (جائز ہے) اور انگوٹھے کے پاس والی دونوں انگلیوں کے ذریعہ اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے جہاں تک علم ہے اس سے ان کا مقصد بیل بوٹے تھے۔

٧٧٤-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا وَصَفَّ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ*

۷۷۴۔ احمد بن یونس، زہیر، عاصم، ابو عثمان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس جبکہ میں آذر بائیجان میں تھا حضرت عمرؓ نے لکھ بھیجا کہ نبی ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اس قدر (جائز ہے) کہ نبی ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ اور زہیر نے وسطی اور سبابہ اٹھا کر بیان کیا(۱)۔

٧٧٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُلْبَسُ الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يُلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ*

۷۷۵۔ مسدد، یحییٰ، تیمی، ابو عثمان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم عتبہ کے پاس تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ریشم دنیا میں وہی شخص پہنتا ہے جو اسے آخرت میں نہ پہننا چاہتا ہو۔

٧٧٦- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى *

۷۷۶۔ حسن بن عمر، معتمر اپنے والد سے، وہ ابو عثمان سے روایت کرتے ہیں کہ ابو عثمان نے اپنی انگلیوں مسبحہ اور وسطی کے ذریعہ سے اشارہ کرتے ہوئے اس کے مقدار جواز کو بتایا۔

٧٧٧- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَايِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِيرُ وَالدِّيبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ*

۷۷۷۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حذیفہ مدائن میں تھے کہ انہوں نے پانی مانگا، ایک دیہاتی چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا تو انہوں نے اس کو پھینک دیا، اور کہا کہ میں اس کو نہ پھینکتا مگر یہ کہ میں نے اس کو منع کیا تھا مگر وہ باز نہیں آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سونا، چاندی، حریر و دیباج کافروں کے لئے دنیا میں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

٧٧٨- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَدِيدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ *

۷۷۸۔ آدم، شعبہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، شعبہ نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے، انہوں نے زور سے کہا (ہاں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں کبھی نہیں پہنے گا۔

٧٧٩- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۷۷۹۔ سلیمان بن حرب، حماد بن ثابت سے روایت کرتے ہیں،

(۱) مردوں کے لئے ریشم پہننا حرام ہے۔ ہاں البتہ احادیث کی روشنی میں مردوں کے لئے اپنے لباس وغیرہ میں چار انگلیوں کی مقدار تک ریشم کا استعمال جائز ہے۔

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ *

انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، وہ بیان کر رہے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہناوہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

٧٨٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذِبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ قَالَتْ مُعَاذَةُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِاللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۷۸۰۔ علی بن جعد، شعبہ، ابو ذبیان خلیفہ بن کعب، ابن زبیرؓ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہناوہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ اور ہم سے ابو معمر نے بواسطہ عبدالوارث، یزید، معاذہ، ام عمرو بنت عبداللہ، عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

٧٨١- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَرِيرِ فَقَالَتِ ائْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عِمْرَانُ وَقَصَّ الْحَدِيثَ *

۷۸۱۔ محمد بن بشار، عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، عمران بن حطان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے ریشم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ابن عباسؓ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ میں نے جا کر ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ابن عمرؓ سے جا کر پوچھو، تو میں نے جا کر ابن عمرؓ سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو حفص یعنی عمر بن خطاب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں ریشم وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ ٹھیک کہا۔ ابو حفص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں بولے۔ اور عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے، انہوں نے یحییٰ سے اور یحییٰ نے عمران سے روایت کیا، اور حدیث بیان کی۔

٤٧٩ بَاب مَسِّ الْحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ وَيُرْوَى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۴۷۹۔ ریشم کا بغیر پہنے ہوئے چھونا اور اس باب میں بواسطہ زبیدی، حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۷۸۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمُسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا *

۷۸۲۔ عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابو اسحاق، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کو ریشمی کپڑے ہدیہ بھیجے گئے۔ ہم لوگ اس کو چھونے لگے اور اس سے تعجب کرنے لگے، تو نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس سے تعجب کرتے ہو، ہم نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا کہ سعد بن معاذؓ کے رومال جنت میں اس سے بہتر ہیں۔

٤٨٠ بَاب افْتِرَاشِ الْحَرِيرِ وَقَالَ عَبِيدَةُ هُوَ كَلُبْسِهِ *

باب ۴۸۰۔ ریشم بچھانے کا بیان۔ اور عبیدہ نے کہا کہ وہ پہننے کی طرح ہے۔

۷۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ *

۷۸۳۔ علی، وہب بن جریر، جریر، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے اور اس میں کھانے سے بھی منع فرمایا ہے۔ اور حریر و دیباج پہننے اور اس پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

٤٨١ بَاب لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ أَتَتْنَا مِنَ الشَّأْمِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا حَرِيرٌ وَفِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُنْجِ وَالْمِيثَرَةُ كَانَتِ النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ لِبُعُولَتِهِنَّ مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصَفِّرْنَهَا وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ فِي حَدِيثِهِ الْقَسِّيَّةُ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ وَالْمِيثَرَةُ جُلُودُ السِّبَاعِ قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ فِي الْمِيثَرَةِ *

باب ۴۸۱۔ قسی پہننے کا بیان۔ اور عاصم نے ابوہریرہؓ کا قول نقل کیا کہ میں نے علیؓ سے پوچھا قسیہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ایک قسم کا کپڑا ہے جو ہمارے پاس شام یا مصر سے آتا ہے۔ اس میں اترنج کی طرح ریشم کی دھاریاں بنی ہوتی ہیں اور میثرہ وہ کپڑا ہے جو عورتیں اپنے شوہروں کے لئے چادروں کی طرح زرد رنگ کا بناتی تھیں اور جریر نے زید سے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ قسیہ وہ دھاری دار کپڑے ہیں جو مصر سے آتے تھے۔ ان میں ریشم ہوتا تھا اور میثرہ درندوں کی کھالوں کو کہتے ہیں۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ عاصم کا قول میثرہ کے متعلق اکثر لوگوں کا اور زیادہ صحیح ہے۔

۷۸٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي

۷۸۴۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، سفیان، اشعث ابن ابی الشعثاء، معاویہ بن سوید مقرن، براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

الشَّعْثَاء حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاء بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالْقَسِّيِّ *

کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سرخ میثر اور قسی کے (پہننے) سے منع فرمایا ہے۔

٤٨٢ بَاب مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ لِلْحِكَّةِ *

باب ۴۸۲۔ خارش کی وجہ سے مردوں کے لئے ریشمی کپڑا پہننا جائز ہے۔

٧٨٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِالرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا*

۷۸۵۔ محمد، وکیع، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ اور عبدالرحمٰنؓ کو خارش ہو جانے کی وجہ سے ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دی۔

٤٨٣ بَاب الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ *

باب ۴۸۳۔ عورتوں کے لئے ریشمی کپڑے پہننے کا بیان۔

٧٨٦- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي *

۷۸۶۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، ح، محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عبدالمالک بن میسرہ، زید بن وہب، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک سرخ ریشمی حلہ پہننے کے لئے دیا تو میں اسے (ایک دن) پہن کر نکلا، میں نے آپؐ کے چہرے پر غصہ کے آثار پائے تو میں نے اس کو پھاڑ کر اپنے گھر کی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

٧٨٧- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْه رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ حَرِيرٍ كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوَهَا *

۷۸۷۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک سرخ ریشمی حلہ بکتا ہوا دیکھا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش! آپؐ اسے خرید لیتے تاکہ وفد کے آنے کے وقت اور جمعہ کے دن آپؐ اس کو پہنتے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسے وہی پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ریشم کا ایک سرخ حلہ پہننے کو بھیجا تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا آپ نے مجھے یہ پہننے کے لئے بھیجا ہے حالانکہ میں اس کے متعلق وہ سن چکا ہوں جو آپ فرما چکے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں اس لئے بھیجا ہے کہ اس کو بیچ دو یا کسی کو پہنا دو۔

٧٨٨- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى

۷۸۸۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا

عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عنها بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ *

٤٨٤ بَاب مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسْطِ *

٧٨٩- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهمَا قَالَ لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللَّهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَظَتْ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ قَالَتْ تَقُولُ هَذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُورِنَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ فَرَدَّدَتْ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ

بنت رسول اللہ ﷺ کو سرخ ریشمی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا۔

باب ۴۸۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر لباس اور فرش پر اکتفاء کرتے تھے۔

۷۸۹۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، یحیٰی بن سعید، عبید بن حنین، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں سال بھر تک اس انتظار میں رہا کہ (موقع پاکر) حضرت عمرؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق پوچھوں جنہوں نے نبی ﷺ کے معاملہ میں اتفاق کر لیا تھا مگر خوف کی وجہ سے میں پوچھ نہ سکا۔ ایک دن وہ ایک منزل پر اترے اور اراک کے پاس گئے جب وہ واپس ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا، انہوں نے بتایا کہ وہ عائشہؓ اور حفصہؓ تھیں، پھر کہا ہم جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کو کچھ بھی شمار نہیں کرتے تھے، جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کیا تو ہم نے خیال کیا کہ ہم پر ان کے کچھ حقوق ہیں، مگر یہ کہ اپنے امور میں ان کو دخل کی اجازت نہیں دیں گے۔ میرے اور میری بیوی کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی تو اس نے سختی سے جواب دیا، میں نے کہا تو اور تیرا یہ درجہ (کہ اب اس طرح بات کرنے لگی) اس نے کہا کہ تم مجھ سے تو یہ کہتے ہو اور تمہاری بیٹی آنحضرت ﷺ کو تکلیف دیتی ہے۔ میں حفصہؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں تجھے اللہ اور رسول کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں، اور نبی ﷺ کی اذیت کے معاملہ میں پہلے حفصہؓ کے پاس گیا پھر ام سلمہؓ کے پاس گیا اور ان سے بھی یہی کہا، تو انہوں نے جواب دیا اے عمرؓ! تعجب ہے کہ تم ہمارے تمام امور میں دخل دیتے تھے یہاں تک کہ اب رسول اللہ ﷺ اور ان کی بیویوں کے معاملہ میں بھی دخل دینے لگے، یہ کہہ کر انہوں نے تردید کر دی۔ حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ ایک انصاری جب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے غیر حاضر رہتا اور میں آپؐ کے پاس موجود ہوتا تو جو کچھ گزرتا میں اس (انصاری) سے بیان کرتا۔ اور جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے غیر حاضر رہتا اور وہ موجود ہوتا تو وہ مجھ سے آکر بیان کرتا جو کچھ ہوتا، اور رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد کے لوگ مطیع ہو چکے تھے۔ صرف شام

اسْتَقَامَ لَهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّأْمِ كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ قُلْتُ لَهُ وَمَا هُوَ أَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَاكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَجِئْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجَرِهِنَّ كُلِّهَا وَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَعَلَى بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِي فَأَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ وَإِذَا أُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ *

میں غسان کا بادشاہ باقی رہ گیا تھا اور ہمیں اندیشہ تھا کہ وہ ہم پر حملہ کرے گا۔ اسی انصاری کو میں نے دیکھا کہ وہ آکر کہنے لگا کہ ایک بڑی بات ہو گئی، میں نے پوچھا کیا بات ہے کیا غسانی آگئے، اس نے کہا کہ اس سے بھی زیادہ بڑی بات ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی تمام بیویوں کو طلاق دے دی، چنانچہ میں گیا تو دیکھا کہ ان سب کے حجروں سے رونے کی آواز آرہی ہے اور نبی ﷺ اپنے ایک بالاخانہ میں تشریف فرما ہیں، اس بالاخانے کے دروازہ پر ایک غلام تھا، میں اس کے پاس آیا اور کہا کہ میرے لئے داخلہ کی اجازت مانگ (جب اجازت ملی تو) میں اندر گیا، دیکھا کہ نبی ﷺ ایک چٹائی پر بیٹھے ہیں جس کے نشان آپؐ کے پہلو پر پڑگئے تھے اور آپؐ کے سر کے نیچے کھال کا تکیہ تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور چند کھالیں لٹکی ہوئی تھیں اور رنگ والی گھاس تھی، میں نے حفصہؓ اور ام سلمہؓ سے جو کچھ کہا تھا اور ام سلمہؓ سے جو کچھ کہا تھا اور ام سلمہؓ نے جو کچھ میری باتوں کا جواب دیا وہ میں نے آپ سے بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے، آپ انتیس رات وہیں ٹھہرے پھر اتر آئے۔

۷۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا *

۷۹۰۔ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، ہند بنت حارث، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (ایک بار) رات کی نیند سے یہ کہتے ہوئے بیدار ہوئے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، کتنے فتنے رات میں نازل ہوئے اور کتنے خزانے اترے، کوئی ہے جو ان حجرے والیوں کو جگادے، دنیا میں بہت سی پہننے والیاں ایسی ہیں جو قیامت کے دن ننگی ہوں گی۔ زہری نے بیان کیا کہ ہند کی آستینوں میں انگلیوں کے پاس بٹن لگے ہوئے تھے۔

٤٨٥ بَاب مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا *

باب ۴۸۵۔ نئے کپڑے پہننے کے وقت کون سی دعا کرنی چاہئے۔

۷۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ

۷۹۱۔ ابوالولید، اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص، سعید بن عمرو بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص، ام خالد بنت خالد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے کالی چادر لائی گئی تو

قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوهَا هَذِهِ الْخَمِيصَةَ فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَنِيهَا بِيَدِهِ وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمِ الْخَمِيصَةِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُولُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَا وَيَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَا وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشِيَّةِ الْحَسَنُ قَالَ إِسْحَاقُ حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِي أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ *

آپؐ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے میں کس کو یہ چادر پہناؤں؟ لوگ خاموش رہے، آپؐ نے فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔ وہ نبی ﷺ کے پاس لائی گئیں، آپؐ نے اپنے ہاتھ سے ان کو پہنایا اور دو بار فرمایا کہ یہ کپڑا تیرے جسم پر پرانا ہو، پھٹ جائے، پھر اس کے نقش و نگار کی طرف دیکھنے لگے اور اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ اے ام خالد ھذا سنا، سنا حبشی زبان میں بہتر چیز کو کہتے ہیں۔ اسحاق نے کہا کہ مجھ سے میرے گھر والوں کی ایک عورت نے بیان کیا کہ میں نے اسے ام خالد (کے جسم) پر دیکھا۔

٤٨٦ بَاب النَّهْيِ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ *

باب ۴۸۶۔ مردوں کے لئے زعفرانی رنگ کا بیان۔

٧٩٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ *

۷۹۲۔ مسدد، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا کہ مرد زعفرانی رنگ کا کپڑا پہنے۔

٤٨٧ بَاب الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ *

باب ۴۸۷۔ زعفرانی رنگ کے کپڑوں کا بیان۔

٧٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ بِزَعْفَرَانٍ *

۷۹۳۔ ابو نعیم، سفیان، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ محرم ورس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہنے۔

٤٨٨ بَاب الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ *

باب ۴۸۸۔ سرخ کپڑوں کا بیان (۱)۔

٧٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ *

۷۹۴۔ ابو الولید، شعبہ، ابو اسحاق، حضرت براء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ میں نے آپ کو سرخ حلہ پہنے ہوئے دیکھا، کوئی چیز آپ سے زیادہ حسین مجھے نظر نہ آئی۔

٤٨٩ بَاب الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ *

باب ۴۸۹۔ سرخ میثرہ (گدے) (۲) کا بیان۔

---

۱ مردوں کے لئے سرخ کپڑے کا استعمال فی نفسہ مباح ہے۔ ہاں البتہ اگر ایسا سرخ ہو جس میں عورتوں کے ساتھ یا متکبرین کے ساتھ مشابہت ہو وہ ممنوع ہے۔

۲ میثرہ، بیٹھنے کی گدی سے جو ممانعت ہے یا اس وجہ سے کہ وہ ریشم کی ہوتی تھی یا اس میں عجمیوں کے ساتھ مشابہت تھی اور اس وقت عجمی کافر ہوتے تھے، یا اس میں فضول خرچی ہوتی تھی۔

٧٩٥- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ *

۷۹۵۔ قبیصہ، سفیان، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا علم دیا مریض کی عیادت کرنا، جنازوں کے پیچھے چلنا، چھینکنے والے کا جواب دینا اور ہمیں حریر، دیباج، قسی، استبرق اور سرخ گدوں سے منع فرمایا۔

٤٩٠ بَاب النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا *

باب ۴۹۰۔ صاف کی ہوئی بغیر صاف کی ہوئی کھال کے جوتوں کا بیان۔

٧٩٦- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ *

۷۹۶۔ سلیمان بن حرب، حماد، شعبہ، ابو مسلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے، انہوں نے کہاہاں!

٧٩٧- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ

۷۹۷۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، سعید مقبری، عبید بن جریج سے روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن جریج نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ میں آپ کو چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جو آپ کے ساتھیوں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ انہوں نے پوچھا کہ اے ابن جریج وہ کیا ہیں۔ ابن جریج نے کہا کہ آپ دو رکن یمانی کے سواخانہ کعبہ کے دوسرے رکنوں کو طواف کے وقت بوسہ نہیں دیتے، بالوں سے صاف کی ہوئی کھال کی جوتیاں پہنتے ہیں، اور کپڑے کو زرد رنگ سے رنگتے ہیں اور جب آپ مکہ میں تھے لوگوں نے چاند دیکھ کر احرام باندھ لیا لیکن آپ نے یوم ترویہ یعنی آٹھویں تاریخ کو باندھا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا کہ ارکان کو بوسہ دینے کا یہ حال ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صرف دو رکنوں کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے اور نعال سبتیہ کے متعلق یہ جواب ہے کہ آپ کو میں نے ایسی جوتیاں پہنے ہوئے دیکھا ہے جس میں بال نہیں ہوتے تھے، اور وضو کر کے اس میں پیر رکھتے تھے اس لئے میں اس کا پہننا پسند کرتا ہوں اور زرد رنگ کے متعلق یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی رنگ میں رنگتے ہوئے دیکھا اس لئے میں اسی رنگ میں رنگنے کو پسند کرتا ہوں،

أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ *

رہا احرام باندھنا تو میں نے آنحضرت ﷺ کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ سواری چل نہ پڑتی۔

۷۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ *

۷۹۸۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ محرم زعفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہنے اور فرمایا کہ جس شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے۔

۷۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ *

۷۹۹۔ محمد بن یوسف، سفیان، عمرو بن دینار، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس ازار نہ ہو وہ پائجامہ پہنے اور جس کے پاس جوتیاں نہ ہوں وہ موزے پہنے۔

٤٩١ بَاب يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ الْيُمْنَى *

باب ۴۹۱۔ پہلے داہنی جوتی پہنے۔

۸۰۰- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ *

۸۰۰۔ حجاج بن منہال، شعبہ، اشعث بن سلیم، سلیم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ وضو، کنگھی کرنے اور جوتی پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

٤٩٢ بَاب يَنْزِعُ نَعْلَهُ الْيُسْرَى *

باب ۴۹۲۔ پہلے بائیں پاؤں سے جوتی اتارے۔

۸۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِيَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ *

۸۰۱۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جوتی پہنے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں سے اتارے، تاکہ دایاں پاؤں پہننے میں اول ہو اور اتارنے میں آخر ہو۔

٤٩٣ بَاب لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ *

باب ۴۹۳۔ ایک جوتی پہن کر نہ چلے۔

٨٠٢- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا *

۸۰۲۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایک جوتی پہن کر نہ چلے(۱)۔ یا تو دونوں اتار لے یا دونوں پہن لے۔

٤٩٤ بَاب قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاحِدًا وَاسِعًا *

باب ۴۹۴۔ جوتی میں دو تسموں کے ہونے کا بیان۔ بعض لوگوں نے ایک تسمہ کو بھی جائز قرار دیا ہے۔

٨٠٣- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ *

۸۰۳۔ حجاج بن منہال، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں میں دو تسمے تھے۔

٤٩٥ بَاب

٨٠٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِنَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ هَذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۸۰۴۔ محمد عبداللہ، عیسیٰ بن طہمان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ انس بن مالکؓ میرے پاس دو جوتیاں لائے ان میں سے ہر ایک میں دو تسمے تھے۔ ثابت بنانی نے کہا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

٤٩٥ بَاب الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ *

باب ۴۹۵۔ سرخ چرمی قبہ کا بیان۔

٨٠٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُونَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ *

۸۰۵۔ محمد بن عرعرہ، عمر بن ابی زائدہ، عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ سرخ چرمی قبہ میں تھے، اور میں نے بلالؓ کو دیکھا کہ آپؐ کے وضو کا پانی لیا اور دوسرے لوگ بھی پانی لینے میں سبقت کرنے کی کوشش کر رہے تھے جس کو اس میں سے کچھ مل جاتا تو اس کو اپنے منہ پر مل لیتا، اور جس کو نہ ملتا تو وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری سے لیتا۔

---

(۱) ایک جوتی میں چلنے سے ممانعت میں حکمت یہ ہے کہ جوتیاں اس لئے ہوتی ہیں تاکہ پاؤں کو کانٹے وغیرہ تکلیف دہ چیزوں سے اور گندگی سے بچایا جائے۔ اب جب ایک پاؤں میں جوتا ہو گا دوسرے میں نہیں ہو گا تو وہ شخص اس ننگے پاؤں کی حفاظت کے لئے غیر معمولی کوشش کرے گا جس سے چلنے کا انداز معتدل نہیں رہے گا اور یہ چلنا وقار کے خلاف ہو گا۔ یہی حکم ہے ہر ایسی پہننی والی چیزوں کا جو جوڑے کی شکل میں ہوتی ہیں جیسے موزے، دستانے وغیرہ۔

٨٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ *

۸۰۶۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، حضرت انس بن مالکؓ، ح، لیث، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے انصار کو بلا بھیجا اور ایک قبہ کے نیچے سب کو جمع کیا۔

٤٩٦ بَاب الْجُلُوسِ عَلَى الْحَصِيرِ وَنَحْوِهِ*

باب ۴۹۶۔ بوریا وغیرہ پر بیٹھنے کا بیان۔

٨٠٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوبُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ حَتَّى كَثُرُوا فَأَقْبَلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ *

۸۰۷۔ محمد بن ابی بکر، معتمر، عبیداللہ، سعید بن ابی سعید، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو بوریئے کا حجرہ بنا لیتے اور نماز پڑھتے، اور دن کو اسے پھیلا دیتے اور اس پر بیٹھتے۔ لوگ نبی ﷺ کے پاس جمع ہونے لگے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ جب ان کی تعداد بڑھ گئی تو آپؐ متوجہ ہوئے، اور فرمایا اے لوگو! وہ اعمال اختیار کرو جن کی تمہیں طاقت ہو اس لئے کہ اللہ نہیں اکتاتا ہے جب تک کہ تم نہ اکتاؤ، اور اللہ کے نزدیک سب سے بہتر عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو۔

٤٩٧ بَاب الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيِّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي يَا بُنَيِّ ادْعُ لِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتُ ذَلِكَ

باب ۴۹۷۔ سونے کے بٹن لگے ہوئے کپڑے پہننے کا بیان اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے مسور بن مخرمہ سے روایت کیا کہ ان کے والد مخرمہ نے ان سے کہا کہ اے بیٹے مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قبائیں آئی ہیں آپؐ انہیں کر رہے ہیں اس لئے میرے ساتھ چلو، ہم گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں پایا، تو (میرے والد نے) مجھ سے کہا کہ اے بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لئے بلا، میں نے اسے بڑی بات سمجھا چنانچہ میں نے کہا کیا آپ کے لئے نبی صلی اللہ

فَقُلْتُ أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بُنَيِّ إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٌ بِالذَّهَبِ فَقَالَ يَا مَخْرَمَةُ هَذَا خَبَأْنَاهُ لَكَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ *

علیہ وسلم کو بلاؤں؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ جابر (ظالم) نہیں ہیں۔ چنانچہ میں نے آپ کو بلایا تو آپ باہر تشریف لائے، اس حال میں کہ آپ کے بدن پر ایک دیباج کی قبا تھی جس میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے، اور فرمایا کہ اے مخرمہ میں نے یہ تمہارے لئے چھپا رکھی تھی، پھر ان کو آپ نے یہ قبا دے دی۔

٤٩٨ بَاب خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ *

باب ۴۹۸۔ سونے کی انگوٹھیوں کا بیان۔

٨٠٨- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ *

۸۰۸۔ آدم، شعبہ، اشعث بن سلیم، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے ان سات چیزوں سے منع فرمایا ہے، سونے کی انگوٹھی، حریر، استبرق، دیباج، سرخ، گدے، قسی اور چاندی کے برتن اور ہمیں سات (ہی) باتوں کا حکم دیا مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے پیچھے چلنا، چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا، سلام کا جواب دینا، دعوت کا قبول کرنا، قسم کو پورا کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔

٨٠٩- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَقَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ بَشِيرًا مِثْلَهُ *

۸۰۹۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی (پہننے) سے منع فرمایا اور عمرو نے بیان کیا کہ مجھے شعبہ نے خبر دی وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نضر سے سنا اور نضر نے بشیر سے اسی طرح سنا۔

٨١٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ فَرَمَى بِهِ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ

۸۱۰۔ مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی پہنی اور اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف رکھا، لوگوں نے بھی اسی طرح (کی انگوٹھی) پہننی شروع کر دی۔ تو آپؐ نے اس کو پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

وَرِقٍ أَوْ فِضَّةٍ *

٤٩٩ بَاب خَاتَمِ الْفِضَّةِ *

٨١١- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهُ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الْفِضَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي بِئْرِ أَرِيسَ *

باب ۴۹۹۔ چاندی کی انگوٹھی پہننے کا بیان۔

۸۱۱۔ یوسف بن موسیٰ، ابواسامہ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی یا چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی میں رکھا اس میں "محمد رسول اللہ" کھدا ہوا تھا۔ لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھی بنوائی، جب آپ نے لوگوں کو دیکھا تو آپؐ نے اس کو پھینک دیا، اور فرمایا کہ میں اس کو نہیں پہنوں گا، پھر چاندی کی انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں پہننی شروع کر دیں۔ ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے بعد اسی انگوٹھی کو حضرت ابو بکرؓ نے، پھر حضرت عمرؓ نے، پھر حضرت عثمانؓ نے پہنا، یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ سے اریس کے کنویں میں گر گئی۔

٥٠٠ بَاب

٨١٢- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ *

باب ۵۰۰۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)۔

۸۱۲۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے، پھر اس کو پھینک دیا، اور فرمایا کہ میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں(۱)۔

٨١٣- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ

۸۱۳۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی، پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں اور پہنیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی، تو لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ ابراہیم بن سعد وزیاد اور شعیب نے زہری سے اس کے متابع روایت کی۔ اور ابن مسافر نے زہری سے اسی لفظ کے ساتھ روایت کیا۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اپنی انگوٹھی کو پھینک دیا یا تو اس وجہ سے کہ لوگوں کو بہت زیادہ اس طرف راغب ہوتے دیکھا جسے پسند نہیں فرمایا اور انہیں روکنے کے لئے یہ تدبیر اختیار فرمائی۔ یا اس وجہ سے کہ وہ سونے کی انگوٹھی تھی اور پہلے مردوں کے لئے سونا پہننے کی حرمت کا حکم نہیں آیا تھا۔ جب حرمت کا حکم نازل ہو گیا تو آپؐ نے اسے پھینک دیا۔

خَوَاتِيمَهُمْ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَزِيَادٌ وَشُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أُرَى خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ *

٥٠١ بَاب فَصِّ الْخَاتَمِ *

باب ۵۰۱۔ انگوٹھی کے نگینہ کا بیان۔

٨١٤- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا *

۸۱۴۔ عبدان، یزید بن زریع، حمید بیان کرتے ہیں کہ انسؓ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی ﷺ نے انگوٹھی پہنی تھی، انہوں نے کہا کہ ایک بار آنحضرت ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کر دی، جب رات ہو گئی تو آپؐ تشریف لائے، میں گویا آپؐ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور تم لوگ جب تک انتظار میں ہو نماز ہی کی حالت میں ہو۔

٨١٥- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۸۱۵۔ اسحاق، معتمر، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی تھا اور یحییٰ بن ایوب نے کہا مجھ سے انہوں نے حضرت انسؓ سے سنا، اور حضرت انس رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

٥٠٢ بَاب خَاتَمِ الْحَدِيدِ *

باب ۵۰۲۔ لوہے کی انگوٹھی کا بیان۔

٨١٦- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَنَظَرَ وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مُقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُصْدِقُهَا قَالَ لَا قَالَ انْظُرْ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مَا

۸۱۶۔ عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن ابی حازم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے سہل کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں اس لئے آئی ہوں کہ اپنے کو آپ کی خدمت میں ہبہ کر دوں، وہ دیر تک کھڑی رہی، آپؐ نے دیکھا اور سر جھکا لیا، جب وہ دیر تک ٹھہری رہی تو ایک شخص نے عرض کیا کہ اگر آپ کو ضرورت نہ ہو تو اس سے میرا نکاح کر دیجئے، آپؐ نے فرمایا تیرے پاس مہر میں دینے کو کوئی چیز ہے، اس نے کہا نہیں، آپؐ نے فرمایا جا دیکھ، وہ گیا اور آکر کہا بخدا میں نے کوئی چیز نہیں پائی، آپؐ نے فرمایا جا تلاش کر اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو، چنانچہ وہ پھر گیا اور آکر کہا بخدا میرے پاس لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں اور وہ ایک ازار پہنے ہوئے تھا جس پر کوئی چادر نہیں تھی،

عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَقَالَ أُصْدِقُهَا إِزَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزَارُكَ إِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا قَالَ قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ *

اس نے کہا میں اپنا تہ بند ہی دے دوں گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا ازار اگر وہ لے گی تو تیرے جسم پر کچھ نہیں رہے گا (یعنی ننگا رہ جائے گا) اور اگر تو پہنے رہا (یعنی اسے نہ دیا) تو اس کو کچھ نہیں ملے گا چنانچہ وہ آدمی ایک کنارے ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کو نبی ﷺ نے دیکھا کہ پیٹھ پھیرے ہوئے ہے، تو اس کو بلائے جانے کا حکم دیا (وہ آیا) تو آپؐ نے پوچھا تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا ہاں، فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں، اور وہ سورتیں گنوائیں، آپؐ نے فرمایا قرآن جو تجھے یاد ہے اس کے عوض میں نے تجھ کو اس کا مالک بنادیا۔

٥٠٣ بَاب نَقْشِ الْخَاتَمِ *

باب ۵۰۳۔ انگوٹھی پر نقش کرنے کا بیان۔

٨١٧- حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِي اللَّه عَنْه أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَعَاجِمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكَأَنِّي بِوَبِيصِ أَوْ بِبَصِيصِ الْخَاتَمِ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فِي كَفِّهِ *

۸۱۷۔ عبد الاعلیٰ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عجمیوں کی ایک جماعت کے پاس کچھ لکھ کر بھیجنا چاہا تو لوگوں نے عرض کیا کہ وہ لوگ کوئی تحریر قبول نہیں کرتے جب تک کہ اس پر مہر نہ ہو، تو آنحضرت ﷺ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر "محمد رسول اللہ" کھدا ہوا تھا۔ میں گویا اس انگوٹھی کی چمک رسول اللہ ﷺ کی انگلی میں یا ہتھیلی میں دیکھ رہا ہوں۔

٨١٨- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ بَعْدُ فِي بِئْرِ أَرِيسَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *

۸۱۸۔ محمد بن سلام، عبد اللہ بن نمیر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جو آپ کے ہاتھ میں رہی، پھر آپؐ کے بعد حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ میں رہی، پھر حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رہی اور ان کے بعد حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ اریس کے کنویں میں گر گئی، اس پر "محمد رسول اللہ" کھدا ہوا تھا۔

٥٠٤ بَاب الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصَرِ *

باب ۵۰۴۔ چھنگلیا میں انگوٹھی پہننے کا بیان (۱)۔

(۱) احادیث کی روشنی میں محدثین کرامؒ نے انگوٹھی کے بارے میں چند باتیں تحریر فرمائی ہیں (۱) بادشاہ یا بادشاہ کی طرف سے مقرر کردہ وہ افسر ہو جس نے انگوٹھی سے مہر لگانی ہوتی ہو اس کے علاوہ دیگر مردوں کے لئے افضل اور بہتر یہ ہے کہ وہ انگوٹھی نہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

۸۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشَنَّ عَلَيْهِ أَحَدٌ قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى بَرِيقَهُ فِي خِنْصَرِهِ *

۸۰۹- ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا کہ ہم نے اس پر نقش کندہ کرایا ہے دوسرا کوئی شخص انگوٹھی پر نقش کندہ نہ کرائے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں اس کی چمک آپ کی چھنگلیا میں دیکھ رہا ہوں۔

۵۰۵ بَاب اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ لِيُخْتَمَ بِهِ الشَّيْءُ أَوْ لِيُكْتَبَ بِهِ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ *

باب ۵۰۵۔ کسی چیز پر مہر لگانے یا اہل کتاب وغیرہ کے پاس خط بھیجنے کے لئے انگوٹھی بنوانے کا بیان۔

۸۲۰- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَنْ يَقْرَءُوا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ *

۸۲۰۔ آدم ابن ابی ایاس، شعبہ، قتادہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے قیصر روم کے پاس خط بھیجنا چاہا تو آپؐ سے کسی نے عرض کیا کہ آپ کا خط پڑھا نہیں جائے گا جب تک کہ اس پر مہر نہ ہو، چنانچہ آپؐ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر "محمد رسول اللہ" کھدا ہوا تھا گویا اس کی چمک، میں آپؐ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

۵۰۶ بَاب مَنْ جَعَلَ فَصَّ الْخَاتَمِ فِي بَطْنِ كَفِّهِ *

باب ۵۰۶۔ اس شخص کا بیان جو انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کرے۔

۸۲۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ

۸۲۱۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور جب پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کرتے، لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر آپؐ منبر پر چڑھے اور خدا کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ میں نے یہ انگوٹھی بنوائی تھی لیکن اب میں اس کو نہیں پہنوں گا چنانچہ یہ فرما کر آپؐ نے انگوٹھی پھینک دی، لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک

(بقیہ گزشتہ صفحہ) پہنیں۔ (۲) عورتوں کے لئے سونا، چاندی دونوں قسم کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام چاندی کی پہننا جائز ہے بشرطیکہ ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی ہو۔ (۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں میں پہننا ثابت ہے البتہ زیادہ معمول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں ہاتھ میں پہننے کا تھا۔ (۴) وسطیٰ اور سبابہ یعنی درمیان والی انگلی اور اس کے ساتھ بڑی انگلی ان میں پہننے سے ممانعت آئی ہے اس لئے خنصر یا بنصر یعنی چھوٹی انگلی یا اس کے ساتھ والی میں انگوٹھی پہنی جائے۔ (۵) مردوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ انگوٹھی کا نگینہ ظاہر کے بجائے ہاتھ کے اندر کی طرف کر کے رکھیں۔

اصْطَنَعْتُهُ وَإِنِّي لَا أَلْبَسُهُ فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ قَالَ جُوَيْرِيَةُ وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى *

دیں۔ جویریہ نے بیان کیا کہ شاید یہ بھی بیان کیا کہ وہ دائیں ہاتھ میں تھی۔

۵۰۷ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْقُشُ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِهِ *

باب ۵۰۷۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر نقش نہ کندہ کرائے۔

۸۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ *

۸۲۲۔ مسدد، حماد، عبدالعزیز بن صہیب، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ کندہ کرایا اور فرمایا کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور اس میں "محمد رسول اللہ" کندہ کرایا ہے کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر (یہ نقش) کندہ نہ کرائے۔

۵۰۸ بَاب هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ *

باب ۵۰۸۔ کیا انگوٹھی پر تین سطروں میں نقش کندہ کرایا جائے۔

۸۲۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ وَاللَّهِ سَطْرٌ قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ وَزَادَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ وَفِي يَدِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسَ قَالَ فَأَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهِ فَسَقَطَ قَالَ فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَنَزَحَ الْبِئْرَ فَلَمْ يَجِدْهُ *

۸۲۳۔ محمد بن عبداللہ انصاری، عبداللہ انصاری، ثمامہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ جب خلیفہ ہوئے تو مجھ کو خط لکھا اور مہر کا نقش تین سطروں میں تھا، ایک سطر میں محمد دوسری سطر میں رسول اور تیسری سطر میں اللہ کا لفظ تھا، اور احمد نے مجھ سے اس زیادتی کے ساتھ بیان کیا کہ مجھ سے انصاری نے انہوں نے ابو ثمامہ سے، انہوں نے انسؓ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی آپؐ کے ہاتھ میں رہی پھر آپؐ کے بعد حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ میں اور ان کے بعد حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رہی پھر جب حضرت عثمانؓ کا زمانہ آیا تو اریس کے کنویں پر بیٹھے ہوئے انگوٹھی اپنے ہاتھ سے نکال کر اس سے کھیل رہے تھے کہ وہ گر گئی تین دن تک ہم حضرت عثمانؓ کے ساتھ کوشش کرتے رہے اس کنویں کا تمام پانی نکلوادیا گیا لیکن وہ انگوٹھی نہ ملی۔

۵۰۹ بَاب الْخَاتَمِ لِلنِّسَاءِ وَكَانَ عَلَى عَائِشَةَ خَوَاتِيمُ ذَهَبٍ *

باب ۵۰۹۔ عورتوں کے انگوٹھی پہننے کا بیان اور حضرت عائشہؓ کے پاس سونے کی انگوٹھیاں تھیں۔

۸۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

۸۲۴۔ ابو عاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن

أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَأَتَى النِّسَاءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ *

عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ نماز عید میں موجود تھا آپؐ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور ابن وہب نے بواسطہ ابن جریج اتنا زیادہ بیان کیا کہ عورتوں کے پاس تشریف لائے تو عورتیں بلالؓ کے کپڑے میں انگوٹھیاں اور چھلے ڈالنے لگیں۔

۵۱۰ بَاب الْقَلَائِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَاءِ يَعْنِي قِلَادَةً مِنْ طِيبٍ وَسُكٍّ *

باب ۵۱۰۔ عورتوں کے ہار پہننے اور کڑے پہننے کا بیان۔

۸۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا *

۸۲۵۔ محمد بن عرعرہ، شعبہ، عدی بن ثابت، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن باہر نکلے اور دو رکعت نماز پڑھی نہ تو اس سے پہلے نماز پڑھی اور نہ ہی اس کے بعد۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے اور ان کو صدقہ کا حکم دیا، تو عورتیں اپنی بالیاں اور کڑے صدقہ کرنے لگیں۔

۵۱۱ بَاب اسْتِعَارَةِ الْقَلَائِدِ *

باب ۵۱۱۔ ہار عاریت لینے کا بیان۔

۸۲۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ *

۸۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اسماء کا ہار جو مجھ سے گم ہو گیا تھا اس کی تلاش میں نبی ﷺ نے لوگوں کو بھیجا، اتنے میں نماز کا وقت آ گیا وہ لوگ باوضو نہیں تھے، پانی نہیں ملا تو بغیر وضو کے ان لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ نبی ﷺ سے یہ بیان کیا گیا تو تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ ابن نمیر نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اتنا زیادہ روایت کیا کہ عائشہؓ نے اسماءؓ سے وہ ہار مانگ کر لیا تھا۔

۵۱۲ بَاب الْقُرْطِ لِلنِّسَاءِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ *

باب ۵۱۲۔ بالیوں کے پہننے کا بیان، ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ وہ عورتیں اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھا رہی ہیں۔

٨٢٧- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي قُرْطَهَا *

۸۲۷۔ حجاج بن منہال، شعبہ، عدی، سعید، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے عید کے دن دو رکعت نماز پڑھی، نہ تو اس سے پہلے نماز پڑھی اور نہ ہی اس کے بعد، پھر عورتوں کے پاس بلالؓ کے ساتھ تشریف لائے، آپؐ نے ان عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو عورتیں اپنی بالیاں پھینکنے لگیں۔

٥١٣ بَاب السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ *

باب ۵۱۳۔ بچوں کے لئے سخاب (ایک قسم کا ہار) پہننے کا بیان۔

٨٢٨- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ أَيْنَ لُكَعُ ثَلَاثًا ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي وَفِي عُنُقِهِ السِّخَابُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ *

۸۲۸۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، یحییٰ بن آدم، ورقاء بن عمر، عبید اللہ بن یزید، نافع بن جبیر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے ایک بازار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپؐ واپس ہوئے، تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس ہوا، آپؐ نے تین بار فرمایا کہ وہ چھوٹا بچہ کہاں ہے! حسن بن علیؓ کو بلاؤ، حسن بن علیؓ کھڑے ہوئے اور آئے، ان کی گردن میں سخاب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے فرمایا آؤ لپٹ جاؤ، حسنؓ نے بھی اسی طرح کہا اور لپٹ گئے، پھر آپؐ نے فرمایا اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور اسے بھی محبوب رکھ جو اس سے محبت کرے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے میرے نزدیک حسن بن علیؓ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہیں ہے۔

٥١٤ بَاب الْمُتَشَبِّهُونَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ *

باب ۵۱۴۔ مردوں کا عورتوں کی سی صورت اور عورتوں کا مردوں کی سی صورت اختیار کرنے کا بیان۔

٨٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ

۸۲۹۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں کی سی صورت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر (بھی) لعنت کی جو مردوں کی سی صورت اختیار کرتی ہیں۔ عمرو بواسطہ شعبہ اس کی

بِالرِّجَالِ تَابَعَهُ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ *

متابعت میں روایت کرتے ہیں۔

٥١٥ بَاب إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوتِ *

باب ۵۱۵۔ عورتوں کی صورت اختیار کرنے والے مرد کا گھر سے نکال دینا۔

٨٣٠- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا *

۸۳۰۔ معاذ بن فضالہ، ہشام، یحیٰی، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے مخنث مردوں اور مردوں کی صورت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فلاں کو اور حضرت عمرؓ نے فلاں کو نکال دیا۔

٨٣١- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِاللَّهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَاللَّهِ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ يَعْنِي أَرْبَعَ عُكَنِ بَطْنِهَا فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ وَقَوْلُهُ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ يَعْنِي أَطْرَافَ هَذِهِ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ وَإِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ وَلَمْ يَقُلْ بِثَمَانِيَةٍ وَوَاحِدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ *

۸۳۱۔ مالک بن اسمٰعیل، زہیر، ہشام بن عروہ، زینب بنت ابی سلمہ، ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ حضرت ام سلمہؓ کے پاس تھے اور اس گھر میں ایک مخنث (ہیجڑا) بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ام سلمہؓ کے بھائی عبداللہ سے کہا کہ اے عبداللہ اگر کل اللہ نے تمہیں طائف میں فتح دے دی تو میں تمہیں غیلان کی ایک لڑکی بتاؤں گا جس کے آگے سے چار سلوٹ اور پیچھے سے آٹھ سلوٹ معلوم ہوتے ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ لوگ (مخنث) تمہارے پاس نہ آنے پائیں۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا تقبل باربع و تدبر سے مراد اس کے پیٹ کی چار سلوٹیں ہیں، چنانچہ وہ ان (سلوٹوں کے) ساتھ آتی ہیں۔ اور تدبر بثمان سے مراد ان چار سلوٹوں کے کنارے ہیں اس لئے کہ وہ دونوں پہلوؤں کو گھیرے ہوئے ہیں یہاں تک کہ مل جاتی ہیں۔ اور بثمان کہا، بثمانیۃ نہیں کہا۔ اور اطراف کا واحد ہے جو مذکر ہے اس لئے ثمانیۃ اطراف نہیں کہا۔

٥١٦ بَاب قَصِّ الشَّارِبِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الْجِلْدِ وَيَأْخُذُ هَذَيْنِ يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ *

باب ۵۱۶۔ مونچھیں کتروانے کا بیان۔ اور حضرت عمرؓ اپنی مونچھیں اس قدر کترواتے تھے کہ کھال دکھائی دینے لگتی تھی اور داڑھی اور مونچھ کے درمیان کے بالوں کو کترواتے تھے۔

٨٣٢- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ

۸۳۲۔ مکی بن ابراہیم، حنظلہ، نافع سے روایت کرتے ہیں، انہوں

عَنْ نَافِعٍ ح قَالَ أَصْحَابُنَا عَنِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنهمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ *

نے بیان کیا کہ ہمارے ساتھیوں نے مکی سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ مونچھوں کا کتروانا فطری ہے۔

٨٣٣- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ *

۸۳۳۔ علی، سفیان، زہری، سعید بن مسیّب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فطری چیزیں پانچ ہیں یا پانچ باتیں فطری ہیں، ختنہ کرنا، موئے زیر ناف مونڈنا، بغل کے بال اکھاڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھوں کا کتروانا۔

٥١٧ بَاب تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ *

باب ۵۱۷۔ ناخن کٹوانے کا بیان۔

٨٣٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنهمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ *

۸۳۴۔ احمد بن ابی رجاء، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ موئے زیر ناف کا مونڈنا، ناخن کٹوانا اور مونچھوں کا کتروانا فطری چیزیں ہیں۔

٨٣٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنه سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْآبَاطِ *

۸۳۵۔ احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سعید بن مسیّب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فطری چیزیں پانچ ہیں ختنہ کرنا، موئے زیر ناف کا صاف کرنا، مونچھوں کا کتروانا، ناخنوں کا کٹوانا اور بغل کے بالوں کا اکھاڑنا۔

٨٣٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ *

۸۳۶۔ محمد بن منہال، یزید بن زریع، عمر بن محمد بن زید، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ، اور حضرت ابن عمرؓ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مٹھی سے پکڑتے اور جتنا زیادہ ہوتا اس کو کٹوا دیتے۔

٥١٨ بَاب إِعْفَاءِ اللِّحَى *

باب ۵۱۸۔ داڑھی بڑھانے کا بیان۔

٨٣٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي

۸۳۷۔ محمد، عبدۃ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللَّه عَنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْهكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى *

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی مونچھیں کتروا ؤاور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۵۱۹ بَاب مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ *

باب ۵۱۹۔ بڑھاپے کے متعلق جو روایتیں منقول ہیں۔

۸۳۸- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَخَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا *

۸۳۸۔ معلٰی بن اسد، وہیب، ایوب، محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے انسؓ سے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپؐ کے بال بہت کم سفید ہوئے۔

۸۳۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ *

۸۳۹۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ سے نبی ﷺ کے خضاب لگانے کے متعلق پوچھا گیا تو جواب دیا کہ آپؐ کے بال اتنے سفید نہیں ہوئے تھے کہ خضاب لگاتے، اگر آپؐ کی داڑھی کے سفید بالوں کو میں گننا چاہتا تو گن لیتا۔

۸۴۰- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا *

۸۴۰۔ مالک بن اسمٰعیل، اسرائیل، عثمان بن عبداللہ بن موہبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو میرے گھر والوں نے ام سلمہؓ کے پاس ایک پیالہ پانی کا دے کر بھیجا، اسرائیل نے تین چلو پانی اس سے لے لیا جس میں نبی ﷺ کے موئے مبارک تھے، جب کسی کو نظر لگ جاتی یا کوئی تکلیف ہوتی تو وہ ام سلمہؓ کے پاس برتن بھیج دیتا۔ عثمان کا بیان ہے کہ میں نے اس میں جھانک کر دیکھا تو مجھے چند سرخ بال نظر آئے۔

۸۴۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا وَ قَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ *

۸۴۱۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، سلام، عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں ام سلمہؓ کے پاس گیا تو وہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک نکال کر لائیں جو خضاب کئے ہوئے تھے۔ اور امام بخاریؒ کا بیان ہے کہ مجھ سے ابونعیم نے بواسطہ نصیر بن ابی الاشعث ابن موہب سے روایت کیا کہ ام سلمہؓ نے ابن موہب کو نبی ﷺ کے بال دکھائے جو سرخ تھے۔

۵۲۰ بَاب الْخِضَابِ *

باب ۵۲۰۔ خضاب کرنے کا بیان۔

۸۴۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۸۴۲۔ حمیدی، سفیان، زہری، ابوسلمہ و سلیمان بن یسار، حضرت

حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ *

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے اس لئے تم ان کے خلاف کرو۔

٥٢١ بَاب الْجَعْدِ *

باب ۵۲۱۔ گھونگریالے بالوں کا بیان۔

٨٤٣- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ *

۸۴۳۔ اسمٰعیل، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو بالکل چونے کی طرح سفید تھے اور نہ گندم گوں تھے، نہ تو آپؐ کے بال گھونگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا فرمائی۔ مکہ میں دس سال اور مدینہ میں دس سال رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وفات دے دی۔ اس وقت تک آپؐ کے سر مبارک میں اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

٨٤٤- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ إِنَّ جُمَّتَهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا ضَحِكَ قَالَ شُعْبَةُ شَعَرُهُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ*

۸۴۴۔ مالک بن اسمٰعیل، اسرائیل، ابو اسحاق، براءؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ میں نے سرخ حلہ میں نبی ﷺ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا۔ میرے بعض دوستوں نے مالک سے روایت کیا کہ آپؐ کے سر کے بال مونڈھے تک آ جاتے تھے۔ ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براءؓ کو متعدد بار یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا اور جب بھی وہ روایت کرتے تو ہنس دیتے۔ شعبہ نے اس کی متابعت میں روایت کی کہ آپؐ کے بال دونوں کانوں کی لو تک پہنچ جاتے تھے۔

٨٤٥- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنهما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى

۸۴۵۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک رات کعبہ کے پاس میں نے خواب میں ایک گندم گوں خوبصورت آدمی دیکھا کہ اس جیسا خوبصورت آدمی تم نے نہ دیکھا ہوگا۔ اس کے بال کان کی لو تک تھے اور اتنا حسین تھا کہ اس جیسا حسین بالوں والا تم نے نہ دیکھا ہوگا، بالوں میں کنگھی کئے ہوئے تھا اور پانی ٹپک رہا تھا، دو آدمیوں کے سہارے یا یہ فرمایا کہ دو آدمیوں کے کاندھے کے سہارے خانہ کعبہ کا

عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ *

طواف کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے، بتایا گیا کہ یہ عیسیٰ بن مریم ہیں، پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال گھونگریالے تھے، دائیں آنکھ سے کانا تھا گویا وہ انگور کی طرح ابھری ہوئی تھی، میں نے پوچھا یہ کون ہے تو بتایا گیا یہ مسیح دجال ہے۔

۸٤٦- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ *

۸۴۶۔ اسحاق، حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک آجاتے تھے۔

۸٤٧- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ *

۸۴۷۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک آجاتے تھے۔

۸٤٨- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَعَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ *

۸۴۸۔ عمرو بن علی، وہب بن جریر، جریر، قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ کے بال نہ تو بہت گھونگریالے تھے نہ بہت سیدھے، بلکہ معتدل تھے۔ دونوں کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تھے۔

۸٤٩- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ *

۸۴۹۔ مسلم، جریر، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے دونوں دست مبارک اس طرح گوشت سے بھرے ہوئے تھے کہ آپ کے بعد میں نے کسی کا ہاتھ اس طرح کا نہیں دیکھا اور آنحضرت ﷺ کے بال درمیانہ تھے نہ بہت گھونگریالے اور نہ بالکل سیدھے۔

۸٥٠- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ *

۸۵۰۔ ابو النعمان، جریر بن حازم، قتادہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے دونوں ہاتھ اور پاؤں پُر گوشت تھے، چہرہ مبارک ایسا حسین تھا کہ نہ آپؐ کے بعد اور نہ آپؐ سے پہلے کسی کو ایسا دیکھا اور ہتھیلیاں چوڑی تھیں۔

۸٥١- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

۸۵۱۔ عمرو بن علی، معاذ بن ہانی، ہمام، قتادہ، انس بن مالکؓ سے یا ایک شخص کے واسطہ سے ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے دونوں پاؤں پُر گوشت تھے، چہرہ ایسا حسین تھا کہ آپؐ کے بعد ایسا

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ وَقَالَ أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللَّهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ شَبَهًا لَهُ *

نہیں دیکھا اور ہشام نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے اور قتادہ نے انسؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے دونوں پاؤں اور ہتھیلیاں پُر گوشت تھیں اور ابو ہلال نے بیان کیا کہ ہم سے قتادہؓ نے بیان کیا، انہوں نے انسؓ سے یا جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے دونوں ہاتھ اور پاؤں پُر گوشت تھے کہ اس کے مشابہ میں نے نہیں دیکھا۔

۸۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي *

۸۵۲- محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابن عباسؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ لوگ دجال کا ذکر کرنے لگے کسی نے کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا، ابن عباسؓ نے کہا میں نے یہ نہیں سنا لیکن آپ نے یہ فرمایا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا ہے تو اپنے ساتھی (یعنی میری طرف دیکھو) اور موسیٰ علیہ اسلام ایک گندم گوں گھونگریالے بال والے آدمی سرخ اونٹ پر سوار ہوں گے گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں جب وہ وادی پر اتریں گے تو لبیک کہیں گے۔

۵۲۲ بَاب التَّلْبِيدِ *

باب ۵۲۲۔ بالوں کو گوند سے جمانے کا بیان۔

۸۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالتَّلْبِيدِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا *

۸۵۳۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے کہ جو شخص بال گوندھے ہوئے ہو تو وہ منڈالے اور تلبید کی مشابہت اختیار نہ کرو اور ابن عمرؓ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بال گوند سے جماتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۵٤- حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ

۸۵۴۔ حبان بن موسیٰ، واحمد بن محمد، عبداللہ، یونس، زہری، سالم، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب کہ آپ اپنے بالوں کو گوند سے جمائے ہوئے تھے لبیک کہتے ہوئے سنا، آپؐ فرما رہے تھے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ان سے زیادہ کوئی کلمات نہیں فرمائے۔

وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ *

٨٥٥- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُمْ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ *

۸۵۵۔ اسمٰعیل، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ، حفصہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا بات ہے کہ لوگوں نے عمرے کا احرام کھول لیا لیکن آپؐ عمرہ سے باہر نہیں ہوئے، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو گوند سے جمالیا ہے اور اپنی ہدی کو قلادہ پہنا دیا اس لئے جب تک قربانی نہ کرلوں میں احرام سے باہر نہیں ہوں گا۔

٥٢٣ بَاب الْفَرْقِ *

باب ۵۲۳۔ مانگ نکالنے کا بیان۔

٨٥٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ *

۸۵۶۔ احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس معاملہ میں حکم نازل نہیں ہوتا تھا تو اس میں نبی ﷺ اہل کتاب کے موافق عمل کرنے کو پسند فرماتے تھے، اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکا دیتے تھے اور مشرکین بالوں کے دو حصے کر دیتے تھے، نبی ﷺ اپنے بالوں کو لٹکا دیا کرتے تھے پھر بعد میں مانگ نکالنے لگے۔

٨٥٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ عَبْدُاللَّهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ *

۸۵۷۔ ابو الولید، عبداللہ بن رجاء، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ گویا میں نبی ﷺ کی مانگوں میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں حالانکہ آپ محرم ہوتے، عبداللہ نے کہا رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں۔

٥٢٤ بَاب الذَّوَائِبِ *

باب ۵۲۴۔ گیسوؤں کا بیان۔

٨٥٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

۸۵۸۔ علی بن عبداللہ، فضل بن عنبسہ، ہشیم، ابو بشر، قتیبہ، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنی خالہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے پاس ایک رات رہا اس رات رسول اللہ صلی اللہ

عَنهما قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ *

علیہ وسلم کی باری ان ہی کے ہاں تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپؐ نے میرے گیسو پکڑے اور مجھے اپنے دائیں طرف کر لیا۔

٨٥٩- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ بِهَذَا وَقَالَ بِذُؤَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي *

۸۵۹۔ عمرو بن محمد، ہشیم، ابو بشر نے اس حدیث کو روایت کیا اور کہا کہ گیسو یا میرا سر پکڑا۔

٥٣٥ بَاب الْقَزَعِ *

باب ۵۳۵۔ قزع (کچھ بال کاٹنے اور کچھ چھوڑنے) کا بیان۔

٨٦٠- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ عُبَيْدُاللَّهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُاللَّهِ قَالَ إِذَا حَلَقَ الصَّبِيَّ وَتَرَكَ هَا هُنَا شَعَرَةً وَهَا هُنَا وَهَا هُنَا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُاللَّهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ قِيلَ لِعُبَيْدِاللَّهِ فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ قَالَ لَا أَدْرِي هَكَذَا قَالَ الصَّبِيِّ قَالَ عُبَيْدُاللَّهِ وَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا وَلَكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ وَكَذَلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هَذَا وَهَذَا *

۸۶۰۔ محمد، مخلد، ابن جریج، عبید اللہ بن حفص، عمر بن نافع، نافع (عبد اللہ کے آزاد کردہ غلام) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قزع سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا کہ قزع کیا ہے، عبد اللہ نے ہم کو اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بچہ سر منڈائے اور ادھر ادھر بال چھوڑ دے اور اپنی پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کیا، عبید اللہ سے پوچھا گیا لڑکی اور لڑکے کا کیا حکم ہے، کہا میں نہیں جانتا صرف بچہ ہی کا لفظ بیان کیا۔ عبید اللہ نے کہا میں نے دوبارہ پوچھا تو انہوں نے کہا لڑکے کی پیشانی اور گدی کے بال مونڈنے میں کوئی حرج نہیں لیکن قزع یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دے اور سر پر کچھ بال نہ ہوں اسی طرح اپنے سر کے بال آدھے مونڈنا اور آدھے رکھنا جائز نہیں ہے۔

٨٦١- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ *

۸۶۱۔ مسلم بن ابراہیم، عبد اللہ بن مثنیٰ بن عبد اللہ بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن دینار، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

٥٢٦ بَاب تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا *

باب ۵۲۶۔ عورت کا اپنے شوہر کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگانے کا بیان۔

٨٦٢- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحُرْمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ *

۸۶۲۔ احمد بن محمد، عبداللہ، یحیٰی بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو احرام باندھنے کے وقت اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی اور طواف افاضہ سے پہلے منیٰ میں خوشبو لگائی۔

٥٢٧ بَاب الطِّيبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ *

باب ۵۲۷۔ سر اور داڑھی میں خوشبو لگانے کا بیان۔

٨٦٣- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ *

۸۶۳۔ اسحاق بن نصر، یحیٰی بن آدم، اسرائیل، ابو اسحاق، عبدالرحمٰن بن اسود سے، اسود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کو عمدہ قسم کی خوشبو لگایا کرتی تھی یہاں تک کہ آپ کے سر اور داڑھی میں خوشبو کی چمک پاتی تھی۔

٥٢٨ بَاب الِامْتِشَاطِ *

باب ۵۲۸۔ کنگھی کرنے کا بیان۔

٨٦٤- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْأَبْصَارِ *

۸۶۴۔ آدم بن ابی ایاس، ابن ابی ذئب، زہری، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سوراخ سے آنحضرت ﷺ کے گھر میں جھانکا اس وقت نبی ﷺ اپنے سر کو اوزار سے کھجا رہے تھے، آپ نے فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں اس کو تیری آنکھوں میں چبھو دیتا اور اجازت لینا دیکھنے ہی کے سبب سے مقرر کیا گیا ہے۔

٥٢٩ بَاب تَرْجِيلِ الْحَائِضِ زَوْجَهَا *

باب ۵۲۹۔ حائضہ کا اپنے شوہر کے سر میں کنگھی کرنے کا بیان۔

٨٦٥- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ *

۸۶۵۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کرتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

٨٦٦- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ *

۸۶۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

٥٣٠ بَاب التَّرْجِيلِ وَالتَّيَمُّنِ *

باب ۵۳۰۔ بالوں میں کنگھی کرنے کا بیان۔

٨٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَوُضُوئِهِ *

٨٦٧۔ ابو الولید، شعبہ، اشعث بن سلیم، سلیم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ حتی الوسع کنگھی کرنے اور وضو میں دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

٥٣١ بَاب مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ *

باب ۵۳۱۔ مشک کا بیان۔

٨٦٨- حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ *

٨٦٨۔ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، ابن میسب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کا ہر عمل اسی کے واسطے ہے مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے بھی بہتر ہے۔

٥٣٢ بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيبِ *

باب ۵۳۲۔ بہترین خوشبو لگانے کا بیان۔

٨٦٩- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ *

٨٦٩۔ موسیٰ، وہیب، ہشام، عثمان بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے وقت سب سے عمدہ خوشبو لگاتی جو میرے پاس موجود ہوتی۔

٥٣٣ بَاب مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ *

باب ۵۳۳۔ خوشبو رد نہ کرے۔

٨٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ *

٨٧٠۔ ابونعیم، عزرہ بن ثابت انصاری، ثمامہ بن عبداللہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خوشبو واپس نہیں کرتے تھے اور بیان کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو واپس نہیں کرتے تھے۔

٥٣٤ بَاب الذَّرِيرَةِ *

باب ۵۳۴۔ ذریرہ کا بیان۔

٨٧١- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

٨٧١۔ عثمان بن ہیثم یا محمد، ابن جریج، عمر بن عبداللہ بن عروہ، عروہ و قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے ذریرہ خوشبو حجۃ الوداع میں احرام باندھنے اور کھولنے کے وقت لگائی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ *

٥٣٥ بَاب الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ *

باب ۵۳۵۔ حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے کا بیان۔

٨٧٢- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ تَعَالَى مَالِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ)*

۸۷۲۔ عثمان، جریر، منصور، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے ان عورتوں پر جو گودنے والی اور گودھنا لگوانے والی اور چہرہ کے بال صاف کرنے والی اور حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والی اور اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت کو بدلنے والی ہیں، پھر میں کیوں اس پر لعنت نہ کروں جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی، اور کتاب اللہ میں ہے کہ جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لے لو۔

٥٣٦ بَاب الْوَصْلِ فِي الشَّعَرِ *

باب ۵۳۶۔ بالوں میں جوڑ لگانے کا بیان۔

٨٧٣- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ*

۸۷۳۔ اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو حج کے سال منبر پر کہتے ہوئے سنا اور بالوں کا ایک گچھا اپنے سپاہی سے لے کر کہا کہ تمہارے علماء کہاں ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور بنی اسرائیل ہلاک ہوگئے جب کہ ان کی عورتوں نے اس کو اختیار کیا اور ابن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے یونس بن محمد نے بواسطہ فلیح، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو بالوں میں پیوند لگائیں یا لگوائیں اور ان پر جو گودوائیں یا خود گودیں۔

٨٧٤- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعَرُهَا فَأَرَادُوا

۸۷۴۔ آدم، شعبہ، عمرو بن مرۃ، حسن بن مسلم بن یناق، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا وہ بیمار ہوئی اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے، لوگوں نے چاہا کہ اس کے بالوں کو جوڑ دیں، لوگوں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اللہ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی

أَنْ يَصِلُوهَا فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ *

دونوں پر لعنت کی ہے۔ اور ابن اسحاق نے ابان بن صالح سے انہوں نے حسن سے، حسن نے صفیہؓ سے، صفیہؓ نے عائشہؓ سے اس کے متابع حدیث روایت کی۔

٨٧٥- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَنْكَحْتُ ابْنَتِي ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوَى فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا أَفَأَصِلُ رَأْسَهَا فَسَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ *

٨٧٥۔ احمد بن مقدام، فضیل بن سلیمان، منصور بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ میں نے اپنی بیٹی کی شادی کر دی پھر اس کو بیماری لاحق ہو گئی تو اس کے سر کے بال جھڑ گئے اور اس کا شوہر اس کی طرف رغبت نہیں کرتا تو کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ دوں تو رسول اللہ ﷺ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی کو برا بھلا کہا۔

٨٧٦- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ *

٨٧٦۔ آدم، شعبہ، ہشام بن عروہ اپنی بیوی فاطمہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت کی ہے۔

٨٧٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ *

٨٧٧۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی اور گودھنا لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت کی ہے۔ نافع نے کہا وشم جبڑوں میں ہوتا ہے۔

٨٧٨- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعَرِ *

٨٧٨۔ آدم، شعبہ، عمرو بن مرہ سعید بن مسیّب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ جب آخری بار مدینہ میں آئے تو خطبہ دیا بالوں کا ایک گچھا نکالا اور کہا کہ میں نے بجز یہود کے کسی کو یہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا بے شک آنحضرت ﷺ نے اس کو یعنی بالوں میں پیوند لگانے کو زور (فریب) سے تعبیر کیا۔

٥٣٧ بَاب الْمُتَنَمِّصَاتِ *

باب ٥٣٧۔ عورتوں کا چہرے کے بالوں کو صاف رکھنے کا بیان.

۸۷۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُاللَّهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ مَا هَذَا قَالَ عَبْدُاللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَئِنْ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا)*

۸۷۹۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابراہیم، علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ گودھنا لگانے والی اور چہرے کے بال صاف کرنے والی اور حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ (۱) کرنے والی جو اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت کو بدلنے والی ہیں ان پر لعنت کی۔ ام یعقوب نے پوچھا یہ کیوں۔ عبداللہ نے کہا میں کیوں اس پر لعنت نہ کروں جس پر اللہ کے رسول نے لعنت کی اور کتاب اللہ میں بھی یہی ہے۔ ام یعقوب نے کہا میں نے سارا قرآن پڑھا لیکن میں نے اس میں نہیں پایا۔ عبداللہ نے کہا اگر تو قرآن پڑھتی تو پھر اس میں ضرور پاتی کہ جو تمہیں رسول دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں باز آجاؤ۔

٥٣٨ بَاب الْمَوْصُولَةِ *

باب ۵۳۸۔ بال جڑوانے والی عورت کا بیان۔

۸۸۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ*

۸۸۰۔ محمد، عبدہ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی اور گودھنا لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت کی۔

۸۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعَرُهَا وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا أَفَأَصِلُ فِيهِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ *

۸۸۱۔ حمیدی، سفیان، ہشام، فاطمہ بنت منذر، اسماءؓ سے روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ میری بیٹی کو چیچک نکل آئی تو اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہیں اور میں نے اس کا نکاح کر دیا ہے تو کیا میں اس کے بالوں میں پیوند لگا دوں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

۸۸۲- حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةُ وَالْمُوتَشِمَةُ وَالْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ يَعْنِي لَعَنَ

۸۸۲۔ یوسف بن موسیٰ، فضل بن دکین، صخر بن جویریہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا یا یہ کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ گودنے لگانے والی اور لگوانے والی اور بالوں میں پیوند لگانے والی اور لگوانے والی یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پر لعنت فرمائی۔

(۱) اس زمانے میں دانتوں کے درمیان قدرے فاصلہ اور خالی جگہ ہونے کو خوبصورتی کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ اس وجہ سے بعض عورتیں دانتوں کو از خود کھرچ دیا کرتی تھی تاکہ قدرے فاصلہ ہو جائے بالخصوص بعض بوڑھی عورتیں نوجوان نظر آنے کے لئے ایسا کرتی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٨٨٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ *

۸۸۳۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، سفیان، منصور، ابراہیم، علقمہ، ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ نے گودنے والی اور گدھوانے والی اور چہرے کے بال صاف کرنے والی اور حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والی پر جو اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلنے والی ہیں ان سب پر لعنت کی ہے پھر میں اس پر کیوں نہ لعنت کروں جس پر اللہ کے رسولؐ نے لعنت کی ہے اور یہ امر کتاب اللہ میں مذکور ہے۔

٥٣٩ بَاب الْوَاشِمَةِ *

باب ۵۳۹۔ گودنے والی کا بیان۔

٨٨٤- حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ *

۸۸۴۔ یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نظر لگ جانا حق ہے اور گودنے سے منع فرمایا۔

٨٨٥- حَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ *

۸۸۵۔ ابن بشار، ابن مہدی، سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے منصور کی حدیث، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ کے واسطہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے ام یعقوب سے عبداللہ کی حدیث منصور کی حدیث کی طرح سنی ہے۔

٨٨٦- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ *

۸۸۶۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد کو بیان کرتے ہوئے دیکھا (یعنی سنا) کہ آنحضرت ﷺ نے خون کی قیمت اور کتے کی قیمت اور سود کھانے اور کھلانے اور جسم کو گودنے اور گدوانے سے منع فرمایا۔

٥٤٠ بَاب الْمُسْتَوْشِمَةِ *

باب ۵۴۰۔ گدوانے والی کا بیان۔

٨٨٧- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ فَقَامَ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَشْمِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

۸۸۷۔ زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابوزرعہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت گودنے والی حضرت عمرؓ کے پاس آئی، حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں تم سے خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ کس نے نبی ﷺ سے گودنے کے متعلق سنا ہے، ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا اور کہا اے امیر المومنین میں نے

فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ قَالَ مَا سَمِعْتَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ *

سنا ہے، انہوں نے پوچھا تم نے کیا سنا ہے، حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی عورت نہ تو جسم گودے اور نہ گدوائے۔

۸۸۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ *

۸۸۸۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بال میں پیوند لگانے والی اور پیوند لگوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی(ا) پر لعنت کی ہے۔

۸۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِي اللَّه عَنْه لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ *

۸۸۹۔ محمد بن مثنی، عبدالرحمٰن، سفیان، منصور، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ گودنے والی اور گدوانے والی اور چہرے کے بال صاف کرنے والی اور حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والی جو اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدل ڈالتی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے پھر میں کیوں نہ اس پر لعنت کروں جس پر اللہ کے رسول نے لعنت کی ہے اور یہ کتاب اللہ میں بھی مذکورہ ہے۔

٥٤١ بَاب التَّصَاوِيرِ *

باب ۵۴۱۔ تصویروں کا بیان۔

۸۹۰- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِي اللَّه عَنْهمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۸۹۰۔ آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ حضرت ابن عباسؓ، ابو طلحہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے ہوں اور نہ اس گھر میں جس میں تصویریں ہوں اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے بواسطہ عبید اللہ، ابن عباسؓ، ابو طلحہؓ بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

٥٤٢ بَاب عَذَابِ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

باب ۵۴۲۔ قیامت کے دن تصویر بنانے والے کے عذاب کا بیان۔

۸۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيلَ

۸۹۱۔ حمیدی، سفیان، اعمش، مسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم مسروق کے ساتھ یسار بن نمیر کے گھر میں تھے تو مسروق نے ان کے گھر میں مجسمے دیکھے تو انہوں نے کہا میں نے

ا جسم کو گوندھوانا خواہ نقش و نگار کے لئے ہو یا اپنا یا کسی کا نام لکھنے کے لئے ہو ان احادیث کی بنا پر ناجائز ہے۔

فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ *

عبداللہ کو بیان کرتے سنا کہ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔

۸۹۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ *

۸۹۲۔ ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اس میں جان ڈالو۔

٥٤٣ بَاب نَقْضِ الصُّوَرِ *

باب ۵۴۳۔ تصویریں توڑ دینے کا بیان۔

۸۹۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ *

۸۹۳۔ معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، عمران بن حطان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑتے تھے جس میں تصویریں ہوتی تھیں بلکہ ایسی چیزوں کو چکنا چور کر دیتے تھے۔

۸۹٤- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأَى أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ *

۸۹۴۔ موسیٰ۔ عبدالواحد، عمارہ، ابوزرعہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابوہریرہؓ کے ساتھ مدینہ کے ایک مکان میں داخل ہوا تو دیکھا کہ اس کے اوپر ایک مصور تصویریں بنا رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنے کی کوشش کرے اگر ایسا ہے تو ایک دانہ پیدا کر کے دیکھے اور ایک ذرہ پیدا کر کے دیکھے پھر پانی کا برتن منگوایا اور دونوں ہاتھ بغل تک پہنچا کر دھوئے۔ میں نے پوچھا اے ابوہریرہؓ تم نے نبی ﷺ سے کچھ اس کے متعلق سنا ہے، کہا زیور کے پہننے کی انتہائی جگہ تک دھوئے (یعنی جہاں تک زیور پہنے جاتے ہیں)۔

٥٤٤ بَاب مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ *

باب ۵۴۴۔ تصویروں کے بچھانے کا بیان۔

۸۹٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي

۸۹۵۔ علی بن عبداللہ، سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سنا (آج مدینہ میں ان سے بڑھ کر کوئی آدمی نہیں) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضرت

قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ *

عائشہؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے میں نے صحن میں ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس پر تصویریں تھیں جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو پھاڑ ڈالا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان کو ہوگا جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی نقل اتارتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے اس کے ایک یا دو تکیے بنا لئے۔

٨٩٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرْنُوكًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ *

۸۹۶۔ مسدد، عبداللہ بن داؤد، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکا دیا جس میں تصویریں تھیں مجھ کو اس کے اتارنے کا حکم دیا تو میں نے اس کو اتار دیا اور میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

٥٤٥ بَاب مَنْ كَرِهَ الْقُعُودَ عَلَى الصُّورَةِ *

باب ۵۴۵۔ تصویروں پر بیٹھنے کی کراہت کا بیان۔

٨٩٧- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا هَذِهِ النُّمْرُقَةُ قُلْتُ لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ *

۸۹۷۔ حجاج بن منہال، جویریہ، نافع، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں۔ یہ دیکھ کر نبی ﷺ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہ لائے۔ میں نے عرض کیا کہ خدا کی درگاہ میں اپنے قصور سے توبہ کرتی ہوں، آپؐ نے فرمایا یہ گدا کیسا ہے؟، میں نے عرض کیا کہ آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لئے ہے، آپؐ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والے قیامت میں عذاب دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو چیز بنائی ہے اس کو زندہ کرو اور فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

٨٩٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِاللَّهِ

۸۹۸۔ قتیبہ، لیث، بکیر، بسر بن سعید، زید بن خالد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو طلحہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔ بسر کا بیان ہے کہ زید بیمار ہوئے تو ہم ان کی عیادت کو گئے ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا دیکھا جس میں تصویریں تھیں، میں نے عبید اللہ سے جو میمونہؓ زوجہ نبی ﷺ کے پروردہ تھے کہا کہ کیا زید نے پہلے ہی دن تصویروں کے

رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُاللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ حَدَّثَهُ بُسْرٌ حَدَّثَهُ زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبو طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

متعلق ہمیں خبر نہیں دی تھی، عبید اللہ نے کہا کہ کیا تم نے ان کو کپڑوں کے نقش و نگار کو مستثنیٰ کرتے ہوئے نہیں سنا اور ابن وہب نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو بن حارث نے بواسطہ بکیر، بسر، زید بیان کیا کہ ان سے ابو طلحہؓ نے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

٥٤٦ بَاب كَرَاهِيَّة الصَّلَوةِ فِي التَّصَاوِيْرِ *

باب ۵۴۶۔ تصویر والے کپڑوں میں نماز پڑھنے کی کراہت کا بیان۔

٨٩٩- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي *

۸۹۹۔ عمران بن میسرہ، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے ایک طرف پردہ تھا جو انہوں نے لٹکا دیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس کو مجھ سے دور کر دو اس لئے کہ یہ تصویریں میری نماز میں میرے سامنے ہوتی ہیں۔

٥٤٧ بَاب لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ *

باب ۵۴۷۔ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

٩٠٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهُ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ*

۹۰۰۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن انہوں نے آنے میں دیر کی تو نبی ﷺ کو بہت تکلیف ہوئی، نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور نہ ہی اس گھر میں جس میں کتے ہوں۔

٥٤٨ بَاب مَنْ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ *

باب ۵۴۸۔ تصویر والے گھر میں داخل نہ ہونے والے کا بیان۔

٩٠١- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ

۹۰۱۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، قاسم بن محمد، عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک گدا خریدا

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ فَقَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ *

جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہیں لائے، مجھے آپؐ کے چہرے سے ناگواری کے آثار معلوم ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی ہے، آپؐ نے فرمایا یہ گدا کیسا ہے، میں نے کہا کہ میں نے آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لئے اس کو خریدا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اس کو زندہ کرو اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

٥٤٩ بَاب مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ *

باب ۵۴۹۔ تصویر بنانے والے پر لعنت کرنے والے کا بیان۔

٩٠٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا حَجَّامًا فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ *

۹۰۲۔ محمد بن مثنیٰ، غندر، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ، ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک غلام انہوں نے سینگی کھینچنے والا خریدا تو انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا ہے اور سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور گودنے والی اور گدوانے والی اور بالوں کو جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر اور تصویریں بنانے والے پر لعنت کی۔

٥٥٠ بَاب مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ *

باب ۵۵۰۔ جو شخص کسی چیز کی تصویر بنائے گا تو اسے قیامت کے دن تکلیف دی جائے گی کہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہیں پھونک سکے گا۔

٩٠٣- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سُئِلَ فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ

۹۰۳۔ عیاش بن ولید، عبدالاعلیٰ، سعید، نضر بن انس بن مالک، قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عباسؓ کے پاس تھا اس وقت لوگ ان سے سوال کر رہے تھے اور نبی ﷺ کا ذکر نہیں کر رہے تھے یہاں تک کہ جب ان سے سوال کیا گیا تو کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے دنیا میں کسی چیز کی تصویر بنائی تو اس کو قیامت کے دن تکلیف دی جائے گی کہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہیں پھونک سکے گا۔

الْقِيَامَةِ أَنْ يَنفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ *

٥٥١ بَاب الِارْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ *

باب ۵۵۱۔ سواری پر کسی کے پیچھے بیٹھنے کا بیان۔

٩٠٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ *

۹۰۴۔ قتیبہ، ابو صفوان، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے اور اس پر فدک کی بنی ہوئی چادر تھی اور اپنے پیچھے اسامہ کو بٹھایا تھا۔

٥٥٢ بَاب الثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ *

باب ۵۵۲۔ سواری پر تین آدمیوں کے بیٹھنے کا بیان۔

٩٠٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ *

۹۰۵۔ مسدد، یزید بن زریع، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو بنی عبدالمطلب کے نوعمر لڑکے آپؐ کے استقبال کو نکلے تو ایک کو آپؐ نے اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

٥٥٣ بَاب حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ *

باب ۵۵۳۔ سواری کے مالک کا کسی کو اپنے آگے بٹھانا، بعض نے کہا کہ سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے مگر یہ کہ وہ اس کی اجازت (کسی کو) دے۔

٩٠٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ذُكِرَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ عِنْدَ عِكْرِمَةَ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْفَضْلَ خَلْفَهُ أَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ *

۹۰۶۔ محمد بن بشار، عبدالوہاب، ایوب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عکرمہ کے نزدیک کسی نے کہا کہ تین آدمیوں کا (سواری پر) بیٹھنا بدترین بات ہے تو ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے قثم کو اور فضل کو اپنے پیچھے یا قثم کو اپنے پیچھے اور فضل کو اپنے آگے سوار کر لیا تھا تو ان میں سے کون اچھا ہے اور کون برا ہے۔

٥٥٤ بَاب إِرْدَافِ الرَّجُلِ خَلْفَ الرَّجُلِ *

باب ۵۵۴۔ آدمی کا کسی دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھانے کا بیان.

٩٠٧ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا أَخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ

۹۰۷۔ ہدبہ بن خالد، ہمام، قتادہ، انس بن مالک، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھا میرے اور آپ کے درمیان پالان کے ڈنڈے کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی، آپؐ نے فرمایا اے معاذؓ، میں نے عرض کیا لبیک رسول اللہ وسعدیک، پھر تھوڑی دیر چلے اور فرمایا اے معاذ،

رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ *

میں نے کہا لبیک رسول اللہ وسعدیک، پھر تھوڑی دیر چلے اور فرمایا اے معاذؓ، میں نے کہا لبیک رسول اللہ وسعدیک، آپؐ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ اللہ کا اپنے بندے پر کیا حق ہے، میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کا حق بندے پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے، پھر تھوڑی دیر چلے اور فرمایا اے معاذ بن جبلؓ، میں نے عرض کیا لبیک رسول اللہ وسعدیک، آپؐ نے فرمایا تم جانتے ہو بندے کا حق اللہ پر کیا ہے جب وہ یہ کام کریں، میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا بندے کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ ان کو عذاب نہ دے۔

٥٥٥ بَاب إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ *

باب ۵۵۵۔ سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا۔

٩٠٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ الْمَرْأَةَ فَنَزَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أُمُّكُمْ فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ *

۹۰۸۔ حسن بن محمد بن صباح، یحییٰ بن عباد، شعبہ، یحییٰ بن ابی اسحاق، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر سے واپس ہو رہے تھے اور میں ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی ایک بیوی آپؐ کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں۔ اچانک اونٹنی پھسل گئی اور میں نے کہا، عورت! عورت! اور سواری سے اتر پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تمہاری ماں ہے پھر میں نے سواری کو اٹھایا اور رسول اللہ ﷺ اس پر سوار ہوئے۔ جب آپؐ مدینہ (شریف) کے قریب پہنچے یا یہ بیان کیا کہ مدینہ شریف کو دیکھا تو فرمایا آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

٥٥٦ بَاب الِاسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الْأُخْرَى *

باب ۵۵۶۔ چت لیٹنے اور ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے کا بیان۔

٩٠٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ

۹۰۹۔ احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بْن تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى *

کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا (اس حال میں) کہ آپ اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الْأَدَبِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادب کا بیان!

۵۵۷ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا) *

باب ۵۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ ہم نے انسان کو والدین کے متعلق نصیحت کی۔

۹۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَيْزَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي *

۹۱۰۔ ابوالولید، شعبہ، ولید بن عیزار، ابو عمرو شیبانی نے عبداللہ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس گھر کے مالک نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے، آپؐ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر پڑھنی، پوچھا پھر کونسا؟ آپؐ نے فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک، پوچھا پھر کونسا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ان سب کو بیان کیا اگر میں آپؐ سے اور زیادہ دریافت کرتا تو اور بھی بیان کرتے۔

۵۵۸ بَاب مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ *

باب ۵۵۸۔ حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے۔

۹۱۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ

۹۱۱۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے، آپؐ نے فرمایا تیری ماں، عرض کیا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں، پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا کہ تیری ماں، (۱) پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا کہ تیرا باپ۔ اور ابن شبرمہ اور یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا کہ ابوزرعہ نے ہم سے اسی طرح روایت کی۔

---

۱ حسن سلوک کا استحقاق بیان کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "ماں" کو مقدم فرمایا اور تین مرتبہ ماں کا نام لیا، اس سے معلوم ہوا کہ حسن سلوک میں ماں کا حق بنسبت باپ کے تین گنا زیادہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے پر ماں کے تین احسان ایسے ہیں جن میں باپ ماں کے ساتھ شریک نہیں ہوتا (۱) حمل (۲) وضع حمل (۲) رضاعت (دودھ پلانا)۔

حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ مِثْلَهُ *

٥٥٩ بَاب لَا يُجَاهِدُ إِلَّا بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ *

باب ۵۵۹۔ والدین کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کرے۔

٩١٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُجَاهِدُ قَالَ لَكَ أَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ *

۹۱۲۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، شعبہ، حبیب، ح، محمد بن کثیر، سفیان، حبیب، ابو العباس، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کیا میں جہاد کروں، آپؐ نے پوچھا کہ تیرے والدین ہیں، اس نے جواب دیا ہاں! آپؐ نے فرمایا تو ان دونوں میں جہاد کر (یعنی خدمت کر)۔

٥٦٠ بَاب لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ *

باب ۵۶۰۔ کوئی شخص اپنے والدین کو گالی نہ دے۔

٩١٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ *

۹۱۳۔ احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، سعد، حمید بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آدمی اپنے ماں باپ پر کس طرح لعنت کر سکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے ماں اور باپ کو گالی دے گا۔

٥٦١ بَاب إِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ *

باب ۵۶۱۔ اس کی دعا قبول ہونے کا بیان جو اپنے والدین سے حسن سلوک کرے۔

٩١٤- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ

۹۱۴۔ سعید بن ابی مریم، اسمٰعیل بن ابراہیم بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ تین آدمی چلے جا رہے تھے ان کو بارش نے آگھیرا تو وہ پہاڑ کے ایک غار میں پناہ کے لئے گئے، ان کے غار کے دہانے پر ایک چٹان آ گری جس سے اس کا منہ بند ہو گیا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تم لوگ اپنے نیک کاموں پر غور کرو جو تم نے اللہ کے لئے کئے ہوں اور اس کے واسطہ سے اللہ سے دعا کرو امید ہے کہ اللہ اس چٹان کو ہٹا دے گا، ان میں سے ایک نے کہا یا اللہ میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے بچے بھی تھے میں ان کے لئے جانوروں کو چراتا تھا

يَفْرُجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ

جب شام کو واپس آتا تو ان جانوروں کو دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو پینے کو دیتا، ایک دن جنگل میں دور تک چرانے کو لے گیا واپسی میں شام ہو گئی جب آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے میں نے حسب دستور جانوروں کو دوہا اور دودھ لے کر آیا اور ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا، میں نے ناپسند کیا کہ انہیں نیند سے جگاؤں اور یہ بھی برا معلوم ہوا کہ پہلے اپنے بچوں کو دوں حالانکہ بچے میرے قدموں کے پاس آکر چیخ رہے تھے طلوع فجر تک میرا اور بچوں کا یہی حال رہا اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف تیری رضامندی کی خاطر کیا ہے تو یہ چٹان تھوڑی سی ہٹادے تاکہ آسمان نظر آسکے تو اللہ تعالیٰ نے اس چٹان کو تھوڑا سا ہٹادیا یہاں تک کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ اور دوسرے آدمی نے کہا کہ یا اللہ میری ایک چچازاد بہن تھی میں اسے بہت چاہتا تھا جتنا کہ مرد عورتوں سے محبت کرتے ہیں، میں نے اس کی جان اس سے طلب کی (یعنی اپنے آپ کو میرے حوالہ کر دے) لیکن اس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ میں اس کے پاس سو دینار لے کر آؤں، چنانچہ میں نے محنت کی یہاں تک کہ سو دینار ہو گئے تو میں انہیں لے کر اس کے پاس آیا، جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا کہ اے خدا کے بندے خدا سے ڈر اور مہر کو نہ کھول، یہ سن کر میں کھڑا ہو گیا، یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف تیری خوشی کی خاطر کیا ہے تو ہم سے اس چٹان کو ہٹادے، تو اللہ تعالیٰ نے اس چٹان کو تھوڑا سرکا دیا۔ تیسرے آدمی نے کہا کہ یا اللہ میں نے ایک فرق چاول پر مزدور کام پر لگایا جب وہ کام پورا کر چکا تو اس نے کہا کہ میرا حق دے دو، میں نے اس کو اس کی مزدوری دے دی لیکن اس نے اسے چھوڑ دیا اور لینے سے انکار کیا، میں اس کو برابر بوتا یہاں تک کہ میں نے مویشی اور چرواہا اکٹھا کیا (یعنی بڑھتے بڑھتے بہت سے مویشی ہو گئے اور چرواہا بھی رکھا) وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ اللہ سے ڈرو اور مجھ پر ظلم نہ کرو اور مجھ کو میرا حق دے دو، میں نے کہا ان مویشیوں اور چرواہے کے پاس جا (اور ان سب کو لے لے) اس نے کہا اللہ سے ڈر اور میرے ساتھ مذاق نہ کر، میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا ہوں یہ جانور اور چرواہا لے لے چنانچہ اس نے لے لیا اور چلا گیا اس لئے اگر تو جانتا ہے کہ یہ میں نے صرف

أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

تیری رضا کی خاطر کیا ہے تو باقی حصہ بھی دور کر دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی سرکا دیا۔

٥٦٢ بَاب عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ *

باب ۵۶۲۔ والدین کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے۔

٩١٥ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ *

۹۱۵۔ سعد بن حفص، شیبان، منصور، مسیب، وراد، مغیرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور حقداروں کا حق نہ دینا اور بیٹیوں کو زندہ (۱) درگور کرنا حرام کیا ہے اور تمہارے لئے قیل و قال اور سوال کی زیادتی اور مال کے ضائع کرنے کو مکروہ سمجھا ہے۔

٩١٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ *

۹۱۶۔ اسحاق، خالد واسطی، جریری، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، ابو بکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو سب سے بڑا گناہ نہ بتلاؤں، ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، اس وقت آپؐ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا سن لو جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا، سن لو جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا آپ اسی طرح (بار بار) فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ آپؐ خاموش نہ ہوں گے۔

٩١٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ

۹۱۷۔ محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، عبید اللہ بن ابی بکرؓ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا یا آپؐ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا، کسی جان کا (ناحق) قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، پھر فرمایا کیا میں تم کو سب سے بڑا گناہ نہ بتلادوں اور فرمایا کہ جھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی دینا۔ شعبہ نے کہا کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی

۱؎ اس بری رسم کی عرب میں ابتداء کرنے والا شخص قیس بن عاصم تمیمی ہے جس کا سبب یہ ہوا تھا کہ اس کے دشمنوں نے اس کے گھر پر شب خون مارا اور اس کی بیٹی کو اغوا کر کے لے گئے، جا کر انہیں میں سے کسی نے اس سے نکاح کر لیا، بعد میں فریقین کے مابین صلح ہو گئی اور اس بچی کو اختیار دیا گیا کہ باپ کے پاس جانا چاہے تو وہاں چلی جائے خاوند کے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو بتا دے۔ اس نے اپنے خاوند کو باپ پر ترجیح دی تو قیس نے قسم کھائی کہ اب جو بچی اس کے ہاں پیدا ہو گی وہ اسے زندہ درگور کر دے گا۔

قَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ *

فرمایا۔

٥٦٣ بَاب صِلَةِ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ *

٩١٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنهمَا قَالَتْ أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آصِلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا (لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ) *

باب ۵۶۳۔ مشرک باپ سے صلہ رحمی کا بیان۔

۹۱۸۔ حمیدی، سفیان، ہشام بن عروہ، عروہ، اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس میری ماں جو مسلمان نہیں تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آئی تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ آپؐ نے فرمایاہاں۔ ابن عیینہ کا بیان ہے کہ اللہ نے ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ الخ یعنی اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں جنگ نہیں کرتے۔

٥٦٤ بَاب صِلَةِ الْمَرْأَةِ أُمَّهَا وَلَهَا زَوْجٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَ قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنِهَا فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ *

٩١٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ *

باب ۵۶۴۔ عورت کا اپنی ماں سے حسن سلوک کرنے کا بیان جب کہ اس کا شوہر بھی ہو اور لیث نے کہا کہ مجھ سے ہشام نے بواسطہ عروہ اسماءؓ کا قول نقل کیا کہ اس زمانہ میں جب کہ قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاہدہ کیا تھا میری مشرکہ ماں اپنے بیٹے کے ساتھ آئی، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور عرض کیا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ مشرک ہے، آپؐ نے فرمایا اپنی ماں سے حسن سلوک کرو۔

۹۱۹۔ یحییٰ، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابوسفیان نے بیان کیا کہ ہرقل نے ان کو بلا بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز، صدقہ، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

٥٦٥ بَاب صِلَةِ الْأَخِ الْمُشْرِكِ *

٩٢٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

باب ۵۶۵۔ مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا بیان۔

۹۲۰۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبد العزیز بن مسلم، عبد اللہ بن دینار، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی حلہ فروخت

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهما يَقُولُ رَأَى عُمَرُ حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ فَقَالَ كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ *

ہوتے ہوئے دیکھا تو کہا یارسول اللہ آپؐ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور وفد کے آنے کے دن پہنیں۔ آپؐ نے فرمایا اس کو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ ایک بار نبی ﷺ کے پاس چند حلے آئے تو آپؐ نے ایک حضرت عمرؓ کو بھیجا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ میں اسے کیونکر پہنوں جب کہ آپ اس کے بارے میں یہ فرما چکے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تم کو یہ پہننے کے لئے نہیں دیا ہے لیکن اس لئے دیا کہ یا تو اسے بیچ دو یا اس کو پہنا دو، تو حضرت عمرؓ نے اس کو اپنے ایک بھائی کے پاس جو اہل مکہ سے تھے اور ابھی اسلام نہ لائے تھے، بھیج دیا۔

٥٦٦ بَاب فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ *

باب ۵۶۶۔ صلہ رحمی کی فضیلت کا بیان۔

٩٢١- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ و حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَا لَهُ مَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبٌ مَا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ *

۹۲۱۔ ابو الولید، شعبہ، ابن عثمان، موسیٰ بن طلحہ، ابو ایوب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتلائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے، مجھ سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ہم سے بہز نے انہوں نے شعبہ سے اور شعبہ نے ابن عثمان بن عبداللہ بن موہب اور عثمان بن عبداللہ سے اور ان دونوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا انہوں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتلائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے، لوگوں نے کہا کیا ہے کیا ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو ایک ضرورت ہے، پھر اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اللہ کی عبادت کرے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کرے اب سواری کو چھوڑ دے۔ راوی کا بیان ہے کہ گویا وہ سواری پر تھا۔

٥٦٧- بَاب إِثْمِ الْقَاطِعِ *

باب ۵۶۷۔ قطع رحمی کا گناہ۔

٩٢٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ

۹۲۲۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، محمد بن جبیر بن مطعم، جبیر بن مطعمؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رحم کو قطع کرنے والا جنت

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ *

میں داخل نہ ہو سکے گا۔

٥٦٨ بَاب مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ بِصِلَةِ الرَّحِمِ *

باب ۵۶۸۔ صلہ رحمی کے سبب سے رزق میں کشائش کا بیان۔

٩٢٣- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ *

۹۲۳۔ ابراہیم بن منذر، محمد بن معن، سعید بن ابو سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو یہ بھلا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے رزق میں کشائش ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

٩٢٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ *

۹۲۴۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وسعت رزق اور درازی عمر پسند کرتا ہے تو اس کو چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔

٥٦٩ بَاب مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللَّهُ *

باب ۵۶۹۔ جو شخص صلہ رحمی کرتا ہے اللہ اسے ملاتا ہے۔

٩٢٥- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتِ الرَّحِمُ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَهُوَ لَكِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ (فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ) *

۹۲۵۔ بشر بن محمد، عبداللہ، معاویہ بن ابی مزرد، سعید بن یسار، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا یہاں تک کہ جب پیدا کرنے سے فارغ ہو چکا تو رشتہ داری نے عرض کیا کہ یہ اس شخص کا مقام ہے جو قطع رحم سے تیری پناہ مانگے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں اس سے ملوں جو تجھ سے ملے اور اس سے قطع تعلق کر لوں جو تجھ سے قطع تعلق کرے، رشتہ داری نے عرض کیا ہاں اے میرے پروردگار! خداوند تعالیٰ نے فرمایا بس یہ تجھے حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۔

٩٢٦- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي

۹۲۶۔ خالد بن مخلد، سلیمان، عبداللہ بن دینار، ابوصالح، ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ رحم

صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ *

(رشتہ داری) رحمٰن سے ملی ہوئی شاخ ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تجھ سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو تجھ سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

٩٢٧- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ *

۹۲۷۔ سعید بن ابی مریم، سلیمان بن بلال، معاویہ بن ابی مزرد، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا رحم (رشتہ داری) رحمٰن سے ملی ہوئی شاخ ہے جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

٥٧٠ بَاب تُبَلُّ الرَّحِمُ بِبَلَالِهَا *

باب ۵۷۰۔ رشتہ داری تھوڑی سی تری سے بھی تر ہو جاتی ہے۔

٩٢٨- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي قَالَ عَمْرٌو فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ زَادَ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَاهَا يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا*

۹۲۸۔ عمرو بن عباس، محمد بن جعفر، شعبہ، اسمٰعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، عمرو بن العاصؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آہستہ سے نہیں (بلکہ) بلند آواز سے فرماتے ہوئے سنا کہ آل ابی (عمرو کا بیان ہے کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں آل ابی کے بعد جگہ چھوٹی ہوئی تھی) میرے دوست نہیں ہیں بلکہ میرے دوست تو اللہ اور نیکوکار مومنین ہیں۔ عنبسہ بن عبدالواحد کے بیان سے انہوں نے قیس سے اور قیس نے عمرو بن عاص سے روایت کیا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا لیکن ان کے ساتھ رشتہ داری ہے اس لئے میں اس کو اس کے مطابق تری پہنچاتا ہوں یعنی میں صلہ رحمی کرتا ہوں۔

٥٧١ بَاب لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ *

باب ۵۷۱۔ بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے۔

٩٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَرْفَعْهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفِطْرٌ

۹۲۹۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش و حسن بن عمرو، فطر، مجاہد، عبداللہ بن عمرو، سفیان بیان کرتے ہیں کہ اعمش نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا ہے اور حسن و فطر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو مرفوعاً بیان کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے لیکن صلہ رحمی کرنے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا *

والا وہ شخص ہے کہ جب اس سے ناطہ توڑا جائے تو وہ اس کو ملائے۔

٥٧٢ بَاب مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ *

باب ۵۷۲۔ اس شخص کا بیان جو حالت شرک میں صلہ رحمی کرے پھر وہ مسلمان ہو جائے۔

٩٣٠- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ وَيُقَالُ أَيْضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ أَتَحَنَّثُ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ أَتَحَنَّثُ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ التَّحَنُّثُ التَّبَرُّرُ وَتَابَعَهُمْ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ *

۹۳۰۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر، حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ان امور کے متعلق ہمیں بتلائیں جو ہم زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے یعنی صلہ رحمی، آزادی، صدقہ وغیرہ کیا مجھے ان چیزوں کا اجر ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان بھلائیوں ہی کی وجہ سے تو مسلمان ہوا ہے جو پچھلے زمانہ میں تو کر چکا ہے اور ابوالیمان سے بھی اتحنث کا لفظ منقول ہے اور معمر و صالح وابن مسافر نے اتحنث کا لفظ روایت کیا اور ابن اسحاق نے کہا تحنث کے معنی ہیں نیکی کرنا اور ہشام نے اپنے والد سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

٥٧٣ بَاب مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةَ غَيْرِهِ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَازَحَهَا *

باب ۵۷۳۔ دوسرے کے بچے کو کھیلنے دینا اور اس کو بوسہ دینا یا اس سے ہنسی کرنا۔

٩٣١- حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَ يَعْنِي مِنْ بَقَائِهَا *

۹۳۱۔ حبان، عبداللہ، خالد بن سعید، سعید، ام خالد بنت خالد بن سعید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں آئی میں ازار و قمیص پہنے ہوئے تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنہ سنہ (عبداللہ نے بیان کیا کہ سنہ حبشی زبان میں عمدہ چیز کو کہتے ہیں) ام خالد کا بیان ہے کہ میں خاتم نبوت سے کھیلنے لگی، میرے والد نے مجھے اٹھالیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے کھیلنے دو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ابلی واخلقی تین بار فرمایا یہ کپڑا پرانا ہو اور پھٹ جائے (یعنی دیر تک ٹھہرے) عبداللہ کا بیان ہے کہ وہ کپڑا بہت دنوں تک رہا۔

٥٧٤ بَاب رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ

باب ۵۷۴۔ بچے کے ساتھ مہربانی اور اس کو بوسہ دینا اور

وَمُعَانَقَتِهِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ *

گلے لگانا اور ثابت نے بواسطہ انسؓ روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صاحبزادے) ابراہیمؑ کو بوسہ دیا اور سونگھا۔

٩٣٢- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا *

۹۳۲۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، مہدی، ابن ابی یعقوب، ابن ابی نعیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ابن عمرؓ کے پاس تھا کہ ان سے ایک شخص نے مچھر کے خون کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا تو کہاں کا باشندہ ہے؟ اس نے کہا عراق کا رہنے والا ہوں، ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اس آدمی کو دیکھو یہ مچھر کے خون کے متعلق پوچھتا ہے حالانکہ ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند (یعنی حسینؓ) کو قتل کیا اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

ف: اس حدیث میں بالخصوص بیٹیوں کی پرورش کرنے پر فضیلت بیان فرمائی گئی اس لئے کہ عموماً بیٹی کی پیدائش کو پسند نہیں کیا جاتا اور عرب میں تو اس کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عظیم بشارت سنائی تاکہ لوگ بیٹیوں کو بوجھ سمجھنے کی بجائے شفقت کے ساتھ ان کی تربیت پر توجہ دیں۔

٩٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ *

۹۳۳۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عبداللہ بن ابی بکر، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو ساتھ لے کر میرے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی، اس کو میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ ملا، میں نے وہ اسے دے دی، اس نے اپنی بیٹیوں میں تقسیم کر دی، پھر کھڑی ہوئی اور چل دی، نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپؐ سے یہ بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا جو شخص ان بچیوں کو کچھ بھی دیدے اور ان کے ساتھ احسان کرے تو یہ ان کے لئے جہنم کی آگ سے حجاب (کا ذریعہ) ہوں گی۔

٩٣٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا *

۹۳۴۔ ابوالولید، لیث، سعید مقبری، عمرو بن سلیم، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس نبی ﷺ تشریف لائے اس حال میں کہ امامہ بنت ابی العاص آپ کے کندھے پر سوار تھیں چنانچہ آپؐ نے اسی حالت میں نماز پڑھی جب رکوع کرتے تو اس کو اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے۔

٩٣٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

۹۳۵۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت

الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ *

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا اور آپؐ کے پاس اقرع بن حابس بیٹھے ہوئے تھے، اقرع نے کہا میرے پاس دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کسی کا بوسہ کبھی بھی نہیں لیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا پھر فرمایا کہ جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

٩٣٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ *

۹۳۶۔ محمد بن یوسف، سفیان، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپؐ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں ہم تو بوسہ نہیں دیتے، آپؐ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت کو کھینچ لیا ہے تو اس کو میں کیا کر سکتا ہوں۔

٩٣٧- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ لَلَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا *

۹۳۷۔ ابن ابی مریم، ابو غسان، زید بن اسلم، اسلم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس چند قیدی لائے گئے، ان قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی دودھ سے بھری ہوئی تھی جس بچے کو قید میں پاتی تو اس کو پکڑ کر اپنے پیٹ سے چمٹاتی اور اس کو دودھ پلاتی، نبی ﷺ نے ہم لوگوں سے فرمایا کیا تم خیال کرتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم لوگوں نے کہا نہیں اگرچہ وہ قدرت رکھتی ہے لیکن پھر بھی نہیں ڈال سکتی تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے۔

٥٧٥ بَاب جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ *

باب ۵۷۵۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں۔

٩٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ الْبَهْرَانِيُّ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا

۹۳۸۔ ابو الیمان حکم بن نافع، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے اور ایک حصہ کو زمین پر اتارا، مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے وہ اسی ایک حصہ کے سبب سے ہے یہاں تک کہ گھوڑا جو تکلیف پہنچ

فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ *

کے خوف سے اپنے بچہ کے اوپر سے اپنے کھر اٹھالیتا ہے۔

٥٧٦ بَاب قَتْلِ الْوَلَدِ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ *

باب ۵۷۶۔ اولاد کا اس ڈر سے قتل کرنا کہ وہ اس کے ساتھ کھائے گی۔

٩٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ) الْآيَةَ*

۹۳۹۔ محمد بن کثیر، سفیان، منصور، ابووائل، عمرو بن شرحبیل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کا کسی کو شریک بنائے حالانکہ اللہ ہی نے تجھ کو پیدا کیا ہے، پوچھا پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے بچے کو اپنے ساتھ کھانے کے خوف سے قتل کر دے، پوچھا پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے، تو اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی تصدیق کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۔

٥٧٧ بَاب وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الْحِجْرِ *

باب ۵۷۷۔ بچے کو گود میں رکھنے کا بیان۔

٩٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِيًّا فِي حَجْرِهِ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ*

۹۴۰۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک بچے کو اپنی گود میں تحنیک کے لئے رکھا اس نے آپؐ پر پیشاب کر دیا تو آپؐ نے پانی منگوایا اور اس کو بہادیا۔

٥٧٨ بَاب وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِذِ*

باب ۵۷۸۔ بچے کو ران پر رکھنے کا بیان۔

٩٤١ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

۹۴۱۔ عبداللہ بن محمد، عارم، معتمر بن سلیمان، سلیمان، ابو تمیمہ، ابو عثمان نہدی، اسامہ بن زیدؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مجھ کو پکڑتے تھے اور ایک ران پر مجھے اور دوسری ران پر حسنؓ کو بٹھلاتے تھے پھر دونوں کو ملاتے اور فرماتے اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما اس لئے کہ میں بھی ان پر مہربانی کرتا ہوں۔ علی سے بواسطہ یحییٰ، سلیمان، ابو عثمان سے منقول ہے تیمی نے بیان کیا کہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مجھے ابو عثمان سے بلاواسطہ فلاں فلاں حدیثیں حاصل ہوئی ہیں اس کو میں نے ابو عثمان سے نہیں سنا میں نے اپنی کتاب میں دیکھا تو اس میں لکھا ہوا پایا کہ میں

سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ التَّيْمِيُّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ قُلْتُ حَدَّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيمَا سَمِعْتُ *

نے یہ حدیث بھی ان سے سنی ہے۔

٥٧٩ بَاب حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ *

باب ۵۷۹۔ اچھی خدمت کرنا جزو ایمان ہے۔

٩٤٢- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خُلَّتِهَا مِنْهَا *

۹۴۲۔ عبید بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں ہوا جتنا خدیجہؓ پر جو میرے نکاح سے تین سال قبل وفات پا گئی تھیں، رشک ہوتا تھا اس لئے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا ذکر کرتے ہوئے سنتی تھی، آپؐ کو آپ کے پروردگار نے حکم دیا کہ ان کو جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دیں اور جب بکری ذبح کرتے تو ان کی سہیلیوں کو بھی کچھ بھیج دیتے۔

٥٨٠ بَاب فَضْلِ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا *

باب ۵۸۰۔ یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت کا بیان۔

٩٤٣- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى *

۹۴۳۔ عبداللہ بن عبدالوہاب، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہل بن سعد نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی نگرانی کرنے والے جنت میں اس طرح (قریب) ہوں گے اور آپؐ نے سبابہ اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے اس کی نزدیکی بتائی۔

٥٨١ بَاب السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ *

باب ۵۸۱۔ بیواؤں کے لئے محنت کرنے والے کا بیان۔

٩٤٤- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ *

۹۴۴۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، مالک، صفوان بن سلیم نبی ﷺ سے اس کو مرفوعاً روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ بیواؤں اور مسکین کے لئے محنت کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

٩٤٥- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۹۴۵۔ اسمٰعیل، مالک، ثور بن زید دیلی، ابو الغیث (ابن مطیع کے آزاد کردہ غلام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

٥٨٢ بَاب السَّاعِي عَلَى الْمِسْكِينِ*

باب ۵۸۲۔ مسکین کے لئے محنت کرنے والے کا بیان۔

٩٤٦- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ يَشُكُّ الْقَعْنَبِيُّ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ *

۹۴۶۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ثور بن زید، ابوالغیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسکین اور بیواؤں کے لئے محنت مزدوری کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور قعنبی نے بیان کیا کہ مجھے شک ہے کہ شاید یہ فرمایا اس عبادت گزار کی طرح ہے جو سست نہیں اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا۔

٥٨٣ بَاب رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ*

باب ۵۸۳۔ آدمیوں اور جانوروں کے ساتھ مہربانی کرنے کا بیان۔

٩٤٧- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ *

۹۴۷۔ مسدد، اسمٰعیل، ایوب، ابوقلابہ، ابوسلیمان، مالک بن حویرث سے روایت کرتے ہیں کہ ہم چند قریب العمر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ کے پاس بیس دن ٹھہرے، آپؐ نے گمان کیا کہ شاید ہم اپنے گھر والوں کے پاس جانا چاہتے ہیں، آپ نے ہم سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا جن کو ہم اپنے گھروں میں چھوڑ آئے تھے، آپؐ سے ہم لوگوں نے بیان کر دیا آپ رفیق و رحیم تھے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور ان کو تعلیم دو اور حکم دو اور نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے پھر تم میں سے بڑا آدمی تمہاری امامت کرے۔

٩٤٨- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ

۹۴۸۔ اسمٰعیل، مالک، سمی (ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام) ابوصالح، سمان، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بار ایک آدمی چلا جا رہا تھا تو راستہ میں اسے بہت زور کی پیاس لگی، ایک کنواں نظر آیا اس کے اندر اترا اور پانی پی کر باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے سبب سے کیچڑ چاٹ رہا ہے، اس آدمی نے سوچا اس کتے کو بھی پیاس کے سبب سے وہی تکلیف پہنچی ہو گی جو مجھے پہنچی، یہ سوچ کر کنویں میں اترا اپنے موزے میں پانی بھرا پھر اپنے منہ میں پکڑا (اوپر آکر) اس کتے کو پلایا۔ اللہ نے اس کے اس

بَلَغَ بِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ نَعَمْ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ *

فعل کی قدر کی اور اسے بخش دیا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا جانوروں کے متعلق بھی ہمیں اجر ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہر تر جگر رکھنے والے کے متعلق اجر ملے گا۔

٩٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ *

۹۴۹۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ ایک اعرابی نے نماز ہی کی حالت میں کہا کہ یا اللہ مجھ پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرما۔ جب نبی ﷺ نے سلام پھیرا تو اس اعرابی سے فرمایا کہ تو نے ایک وسیع چیز یعنی رحمت خداوندی کو تنگ (محدود) کر دیا۔

٩٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى *

۹۵۰۔ ابو نعیم، زکریا، عامر، نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے پر مہربانی کرنے اور دوستی و شفقت میں مومنوں کو ایک جسم کی طرح دیکھو گے کہ جسم کے ایک حصے کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بیداری اور بخار میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔

٩٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ *

۹۵۱۔ ابو الولید، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان جب کوئی درخت لگاتا ہے اور اس سے کوئی آدمی یا جانور کھائے تو اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔

٩٥٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ *

۹۵۲۔ عمرو بن حفص، حفص، اعمش، زید بن وہب، جریر بن عبداللہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص مہربانی نہیں کرتا اس پر بھی مہربانی نہیں کی جاتی۔

٥٨٤ بَاب الْوَصَاةِ بِالْجَارِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ

باب ۵۸۴۔ پڑوسی کے حق میں وصی کرنے والوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی

شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا) إِلَى قَوْلِهِ (مُخْتَالًا فَخُورًا) *

کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرنا مُخْتَالًا فَخُورًا تک۔

٩٥٣- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهم عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ *

۹۵۳۔ اسمٰعیل بن ابی اویس، مالک، یحییٰ بن سعید، ابو بکر بن محمد، عمرۃ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام پڑوسی کے لئے ہمیں برابر وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ اس کو وارث بنادیں گے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ *

محمد بن منہال، یزید بن زریع، عمرو بن محمد، اپنے والد سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام پڑوسی کے لئے مجھے برابر وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ اس کو وارث بنادیں گے۔

٥٨٥ بَاب إِثْمِ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ (يُوبِقْهُنَّ) يُهْلِكْهُنَّ (مَوْبِقًا) مَهْلِكًا *

باب ۵۸۵۔ اس شخص کا گناہ جس کا پڑوسی اس کی تکلیف سے بے خوف نہ ہو۔ یُوبِقْهُنَّ کے معنی ہیں ان کو ہلاک کر دے مَوْبِقًا کے معنی ہلاکت کی جگہ ہے۔

٩٥٤- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ تَابَعَهُ شَبَابَةُ وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۹۵۴۔ عاصم بن علی، ابن ابی ذئب، سعید، ابوشریح سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا وہ آدمی مومن نہیں ہے بخدا وہ آدمی مومن نہیں ہے بخدا وہ آدمی مومن نہیں ہے، پوچھا گیا کون یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے بے خوف نہ ہو۔ شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔ حمید بن اسود، عثمان بن عمرو اور ابو بکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق نے ابن ابی ذئب سے، انہوں نے مقبری سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے۔

٥٨٦ بَاب لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا *

باب ۵۸۶۔ کوئی عورت اپنی پڑوسن کو حقیر نہ سمجھے۔

٩٥٥- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه

۹۵۵۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، سعید مقبری، اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی عورت اپنی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ *

ہمسائی کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر نہ سمجھے، اگرچہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

٥٨٧ بَاب مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ *

باب ۵۸۷۔ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔

٩٥٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ *

۹۵۶۔ قتیبہ بن سعید، ابو الاحوص، ابو حصین، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ مہمان کی ضیافت کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

٩٥٧- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ *

۹۵۷۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، سعید مقبری، ابو شریح، عدوی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کی جائزہ سے عزت کرے، پوچھا یا رسول اللہ اس کا جائزہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ایک دن ایک رات (جائزہ ہے) اور ضیافت تین دن ہے جو اس سے زیادہ ہو وہ صدقہ ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

٥٨٨ بَاب حَقِّ الْجِوَارِ فِي قُرْبِ الْأَبْوَابِ *

باب ۵۸۸۔ ہمسایہ کا حق دروازے کے قرب کے لحاظ سے ہے۔

٩٥٨- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا *

۹۵۸۔ حجاج بن منہال، شعبہ، ابو عمران، طلحہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں تو میں کس کو ان میں سے ہدیہ بھیجوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ قریب ہو۔

۵۸۹ بَاب كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ *

۹۵۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ *

۹۶۰- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ *

۵۹۰ بَاب طِيبِ الْكَلَامِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ *

۹۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ قَالَ شُعْبَةُ أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشُكُّ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ *

۵۹۱ بَاب الرِّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ *

۹۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

باب ۵۸۹۔ ہر نیکی صدقہ ہے۔

۹۵۹۔ علی بن عیاش، ابو غسان، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے۔

۹۶۰۔ آدم، شعبہ، سعید بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ اشعری اپنے والد سے وہ ان کے دادا (ابو موسیٰ اشعری) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے لئے صدقہ کرنا لازم ہے، لوگوں نے پوچھا اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے کام کرے اس سے اپنی ذات کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے، لوگوں نے پوچھا اگر اس کی صلاحیت نہ رکھتا ہو یا یہ کہا کہ ایسا نہ کیا تو آپؐ نے فرمایا کسی ضرورت مند مظلوم کی مدد کرے، لوگوں نے پوچھا اگر یہ نہ کیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ اچھی باتوں کا حکم دے (خیر یا معروف کا لفظ فرمایا) کسی نے پوچھا اگر یہ بھی نہ کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ برائی سے رکا رہے کہ یہی اس کا صدقہ ہے۔

باب ۵۹۰۔ اچھی گفتگو کرنے کا بیان اور حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ اچھی گفتگو صدقہ ہے۔

۹۶۱۔ ابو الولید، شعبہ، عمرو، خثیمہ، عدی بن خاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے دوزخ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور اپنا منہ بنالیا، پھر دوزخ کا تذکرہ کیا اور اپنا منہ بنا لیا، شعبہ نے کہا کہ دو مرتبہ آپ کے ایسا کرنے میں مجھے شک نہیں ہے، پھر فرمایا کہ آگ سے بچو اگرچہ ایک ٹکڑا چھوہارے ہی کے عوض کیوں نہ ہو اور اگر یہ بھی نہ ہو تو اچھی بات کہہ دے (کہ یہ بھی صدقہ ہے)۔

باب ۵۹۱۔ ہر امر میں نرمی برتنے کا بیان۔

۹۶۲۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ یہود کی ایک جماعت نبی

زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ *

ﷺ کے پاس گئی، ان لوگوں نے کہا اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے اس کو سمجھ لیا تو میں نے کہا وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ (تم ہی پر ہلاکت اور لعنت ہو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ ان کو چھوڑو بھی اللہ تعالیٰ ہر امر میں نرمی کو پسند کرتا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپؐ نے سنا نہیں جو ان لوگوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے بھی تو "وعلیکم" کہہ دیا تھا (کہ تم ہی پر ہو)۔

٩٦٣- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ *

۹۶۳۔ عبداللہ بن عبدالوہاب، حماد بن زید، ثابت، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی مسجد میں پیشاب کرنے لگا، لوگ اس کی طرف دوڑے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پیشاب کرنے سے نہ روکو، پھر ایک ڈول پانی منگوایا اور اس پر بہادیا۔

٥٩٢ بَاب تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا *

باب ۵۹۲۔ ایمان داروں کا ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا۔

٩٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ *

۹۶۴۔ محمد بن یوسف، سفیان، ابی بردہ، برید بن ابی بردہ اپنے دادا ابوبردہ سے وہ ابوموسیٰؓ سے ابوموسیٰؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک مومن مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت پہنچاتا ہے، پھر اپنی انگلیوں کو ملا کر بتایا۔ ابھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہی ہوئے تھے کہ ایک شخص کچھ مانگنے کے لئے یا کسی ضرورت کے لئے آیا تو آپؐ ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ سفارش کرو تو تمہیں اس کا اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہے پورا کر دیتا ہے۔

الحمدللہ کہ چوبیسواں پارہ ختم ہوا

پچیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

۵۹۳ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى (مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا) (كِفْلٌ) نَصِيبٌ قَالَ أَبُو مُوسَى (كِفْلَيْنِ) أَجْرَيْنِ بِالْحَبَشِيَّةِ*

۹٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ *.

۵۹٤ بَاب لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا *

۹٦٦- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ

پچیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۵۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جس شخص نے اچھی سفارش کی تو اس کو اس میں سے ایک حصہ اور جس نے بری سفارش کی تو اس کو اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر محافظ ہے کفل بمعنی حصہ سے اور ابو موسیٰ نے کہا کہ کفلین کے معنی حبشی زبان میں دہرے اجر کے ہیں۔

۹۶۵۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، حضرت ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے پاس جب کوئی سائل یا حاجت مند آتا تو آپؐ فرماتے کہ سفارش کرو تو اجر دیئے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو کلمات چاہتا ہے جاری کرتا ہے (۱)۔

باب ۵۹۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تو فحش گوئی کی عادت تھی اور نہ قصداً فحش گوئی کرتے تھے۔

۹۶۶۔ حفص بن عمر، شعبہ سلیمان، ابووائل، مسروق عبداللہ بن عمر، قتیبہ، حریر شفیق بن سلمہ، مسروق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس گئے جب کہ حضرت معاویہؓ کوفہ آئے تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو کہا کہ نہ تو آپؐ کو فحش گوئی کی عادت تھی اور نہ قصداً فحش گوئی کرتے تھے اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو کہ عادت کے اعتبار سے اچھا ہو۔

---

(۱) اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارش کی حقیقت کی طرف اشارہ فرمادیا کہ سفارش کی حقیقت صرف کسی کی طرف توجہ دلانا ہوتا ہے۔ دوسرے شخص کے لئے سفارش کے مطابق عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔ اور نہ ہی سفارش کرنے والے کو چاہیئے کہ وہ اس شخص پر دباؤ ڈالے یا اس کی سفارش پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اس سے ناراض ہو۔

اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَخْيَرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خلقًا *

٩٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللَّهُ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ *

۹۶۷۔ محمد بن سلام، عبدالوہاب، ایوب، عبداللہ بن ابی ملیکہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ یہود نبی ﷺ کے پاس آئے تو کہا السام علیکم (تم پر ہلاکت ہو) حضرت عائشہؓ نے کہا کہ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللَّهُ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ (تمہیں پر ہلاکت ہو اللہ تم پر لعنت کرے اور اپنا غضب نازل کرے) آپؐ نے فرمایا، عائشہؓ چھوڑو بھی، نرمی اختیار کرو کج خلقی اور فحش گوئی سے پرہیز کرو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا، آپؐ نے سنا نہیں جو ان لوگوں نے کہا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے جواب دیا میں نے ان پر وہی لوٹا دیا میری بات تو ان کے حق میں مقبول ہو جائے گی لیکن ان کی بات میرے حق میں قبول نہ ہوگی۔

٩٦٨- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتِبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ *

۹۶۸۔ اصبغ، ابن وہب، ابویحییٰ فلیح بن سلیمان، ہلال بن اسامہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ گالی گلوچ کرنے والے، بدگوئی کرنے والے، لعنت کرنے والے نہیں تھے ہم میں سے کسی پر اگر کبھی ناراض ہوتے تو فرماتے اس کو کیا ہو گیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

٩٦٩- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَتَى عَهِدْتِنِي فَحَّاشًا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ

۹۶۹۔ عمرو بن عیسیٰ، محمد بن سواء، روح بن قاسم، محمد بن منکدر، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی جب آپؐ نے اس کو دیکھا تو فرمایا کہ قبیلے کا برا بھائی اور برا بیٹا ہے جب وہ بیٹھ گیا تو آپؐ خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے ملے جب وہ آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ جب آپؐ نے اس آدمی کو دیکھا تو اس اس طرح فرمایا پھر آپؐ خندہ پیشانی اور کشادہ روئی کے ساتھ ملے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ تم نے مجھے فحش گو کب دیکھا ہے؟ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے برا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کا ہو گا جس کو لوگ اس کی برائی سے محفوظ رہنے کے لئے چھوڑ دیں۔

تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ *

۵۹۵ بَاب حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ فَرَجَعَ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ *

باب ۵۹۵۔ حسن خلق اور سخاوت کا بیان اور یہ کہ بخل مکروہ ہے حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں معمول سے زیادہ سخی ہو جاتے۔ حضرت ابوذرؓ کا بیان ہے کہ جب ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ملی تو اپنے بھائی سے کہا کہ اس وادی میں جاؤ اور آپؐ کی باتیں سنو، جب وہ لوٹا تو اس نے بیان کیا کہ میں نے آپؐ کو اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہوئے دیکھا۔

۹۷۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَنْ تُرَاعُوا لَنْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ *

۹۷۰۔ عمرو بن عون، حماد بن زید، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ شجاع تھے ایک رات مدینہ والے ڈرے لوگ اس آواز کی طرف چل پڑے نبی ﷺ ان میں سب سے آگے تھے آپؐ آگے آگے تشریف لئے جا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ ہرگز نہ ڈرو ہرگز نہ ڈرو، آپ ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بغیر زین کے سوار تھے اور آپؐ کی گردن میں تلوار لٹکی ہوئی تھی۔ ابو طلحہؓ کا بیان ہے کہ میں نے اس کے بعد سے اس گھوڑے کو دریا کی طرح (تیز رفتار) پایا (قَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا یا إِنَّهُ لَبَحْرٌ) کہا۔

۹۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا *

۹۷۱۔ محمد بن کثیر، سفیان، ابن مکندر، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپؐ نے کبھی "نہیں" نہ فرمایا۔

۹۷۲- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا إِذْ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَإِنَّهُ

۹۷۲۔ عمرو بن حفص، اعمش، شقیق، مسروق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے انہوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ تو فحش گوئی کی عادت تھی اور نہ قصداً فحش کلامی فرماتے تھے اور آپؐ فرماتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو

كَانَ يَقُولُ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا *

اخلاق کے اعتبار سے بہتر ہو۔

٩٧٣- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ الشَّمْلَةُ فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْسُوكَ هَذِهِ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَاكْسُنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعُهُ فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيهَا *

۹۷۳۔ سعید بن ابی مریم، ابوغسان، ابوحازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس ایک بردہ لے کر حاضر ہوئی سہل نے لوگوں سے پوچھا کہ تم جانتے ہو بردہ کیا ہے تو لوگوں نے کہا کہ وہ شملہ ہے، سہل نے کہا کہ اس چادر کو کہتے ہیں جس پر حاشیے بنے ہوئے ہوں، اس عورت نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں آپؐ کو یہ پہننے کے لئے دیتی ہوں، نبی ﷺ نے اس کو لے لیا اور آپؐ کو اس کی ضرورت بھی تھی چنانچہ آپؐ نے اس کو پہن لیا صحابہ میں سے ایک شخص نے دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ کتنا عمدہ ہے، آپؐ یہ مجھے دے دیں، آپؐ نے فرمایا اچھا، جب نبی ﷺ کھڑے ہوئے (اور اندر تشریف لے گئے) تو صحابہ نے ان کو ملامت کی اور کہا کہ تو نے اچھا نہیں کیا جب تو نے دیکھا کہ نبی ﷺ نے اس چادر کو قبول کر لیا اور آپؐ کو اس کی ضرورت بھی تھی لیکن تو نے اس کے باوجود مانگ لیا اور تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپؐ سے جب کوئی چیز مانگی جاتی ہے تو اسے روکتے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب نبی ﷺ نے اسے پہن لیا تو میں اس کی برکت کا امیدوار ہوا تا کہ میں اس سے اپنا کفن بنواؤں۔

٩٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ *

۹۷۴۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قیامت کا) زمانہ قریب ہوتا جائے گا تو عمل کم ہوتا جائے گا اور بخل بڑھ جائے گا اور ہرج کی زیادتی ہو جائے گی، لوگوں نے پوچھا ہرج کیا چیز ہے، تو آپؐ نے فرمایا قتل، قتل۔

٩٧٥- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعَ سَلَّامَ بْنَ مِسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ *

۹۷۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، سلام بن مسکین، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی تو آپؐ نے اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی فرمایا کہ کیوں تو نے ایسا کیا اور نہ یہ فرمایا کہ کیوں تو نے ایسا نہیں کیا۔

٥٩٦ بَاب كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ *

باب ۵۹۶۔ آدمی اپنے گھر میں کس طرح رہے

٩٧٦- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ قَالَتْ كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ *

٩٧٦۔ حفص بن عمر، شعبہ، حکم، ابراہیم اسود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے، انہوں نے بتایا کہ گھر والوں کے کام میں لگے رہتے اور جب نماز کا وقت آجاتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

٥٩٧ بَاب الْمِقَةِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى *

باب ۵۹۷۔ محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

٩٧٧- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ *

٩٧٧۔ عمرو بن علی، ابو عاصم، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابوہریرہؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو پکار کر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے اس لئے تم بھی اس سے محبت کرو تو جبریل اس سے محبت کرتے ہیں اور جبریل آسمان والوں کو منادی کرتے ہیں کہ اللہ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے اس لئے تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں میں بھی قبولیت اس کے لئے رکھی جاتی ہے۔

٥٩٨ بَاب الْحُبِّ فِي اللَّهِ *

باب ۵۹۸۔ خدا کے لئے محبت کرنے کا بیان۔

٩٧٨- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَحَتَّى أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ وَحَتَّى يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا *

٩٧٨۔ آدم، شعبہ، قتادہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص ایمان کی لذت نہیں پائے گا جب تک کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ ہی کے لئے محبت نہ کرے اور آگ میں ڈال دیا جانا اس کو زیادہ پسند ہو اس سے کہ کفر کی طرف واپس ہو جب کہ اللہ نے اس کو اس سے نجات دلائی ہے اور جب تک اللہ اور اس کا رسول ﷺ دوسری تمام چیزوں سے زیادہ اسے محبوب نہ ہوں۔

٥٩٩ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ) إِلَى قَوْلِهِ (فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ) *

باب ۵۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ اے ایمان والو! کوئی جماعت کسی دوسری جماعت سے مذاق نہ کرے شاید کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ تک۔

٩٧٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضْحَكَ

٩٧٩۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ہشام اپنے والد سے وہ عبداللہ بن زمعہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ریح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ کیوں تم میں سے کوئی

الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ وَقَالَ بِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ أَوِ الْعَبْدِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ جَلْدَ الْعَبْدِ *

شخص اپنی بیوی کو جانوروں کی طرح مارتا ہے حالانکہ پھر وہ اس سے گلے ملے گا اور ثوری، وہیب وابو معاویہ نے ہشام سے جلد العبد کا لفظ بیان کیا (یعنی غلاموں کی طرح مارتا ہے)

۹۸۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا *

۹۸۰- محمد بن مثنیٰ، یزید بن ہارون، عاصم بن محمد بن زید، محمد بن زید، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مقام منیٰ میں فرمایا کہ تم جانتے ہو یہ کونسا دن ہے! لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا یہ حرام دن ہے (پھر فرمایا) تم جانتے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا یہ حرمت کا شہر ہے۔ (پھر فرمایا) تم جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا حرام مہینہ ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ نے تم پر تمہارے خون (جان) مال اور عزت و آبرو (ایک دوسرے پر) اسی طرح حرام کر دیئے ہیں جس طرح تمہارے لئے آج کا دن تمہارے اس شہر میں اس مہینہ میں حرمت کا ہے۔

۶۰۰ بَاب مَا يُنْهَى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ *

باب ۶۰۰۔ گالی گلوچ اور لعنت کی ممانعت کا بیان۔

۹۸۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ *

۹۸۱۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، منصور، ابو وائل حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمان کا ایک دوسرے کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے غندر نے شعبہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۹۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ *

۹۸۲۔ ابو معمر، عبدالوارث، حسین، عبداللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، ابوالاسود دیلی، حضرت ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شخص کسی کو فسق کے ساتھ اور نہ ہی کفر کے ساتھ متہم کرے اس لئے کہ اگر وہ اس کا اہل نہ ہوگا تو وہ (فسق یا کفر) اسی (متہم کرنے والے) کی طرف لوٹ آئے گا۔

۹۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ

۹۸۳۔ محمد بن سنان، فلیح بن سلیمان، ہلال بن علی، حضرت انسؓ سے۔ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فحش گوئی

قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ *

کرنے والے اور لعنت کرنے والے اور گالی گلوچ کرنے والے نہ تھے اور جب کبھی ناراض ہوتے تو صرف اس قدر فرماتے کہ اس کو کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

٩٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ *

۹۸۴۔ محمد بن بشار، عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ سے روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن ضحاک نے جو اصحاب شجرہ (درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں) میں سے تھے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسری ملت کی قسم کھائے تو وہ ویسا ہے جیسا اس نے کہا اور جو چیز آدمی کے بس میں نہیں اس کے متعلق نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں اور جس نے کسی چیز کے ساتھ دنیا میں خود کشی کی تو اس کے ذریعہ قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور جس نے مومن پر لعنت کی تو وہ اس کے قتل کرنے کی طرح ہے اور جس نے کسی مومن کو کفر سے متہم کیا تو وہ اس کے قتل کی طرح ہے۔

٩٨٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ أَتُرَى بِي بَأْسٌ أَمَجْنُونٌ أَنَا اذْهَبْ *

۹۸۵۔ عمر بن حفص، حفص اعمش، عدی بن ثابت، سلیمان بن صرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے آنحضرت ﷺ کے پاس ایک دوسرے کو گالی دی ان میں سے ایک کو بہت زیادہ غصہ آگیا یہاں تک کہ اس کا چہرہ پھول گیا اور رنگ بدل گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر وہ شخص اس کو کہتا تو اس کا غصہ جاتا رہتا تو ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی اس شخص کو خبر دی اور کہا کہ تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ (اعوذ باللہ الخ پڑھ) اس نے کہا کہ کیا تو مجھ میں کوئی برائی پاتا ہے؟ یا کیا میں دیوانہ ہوں؟ تو دور ہو۔

٩٨٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ

۹۸۶۔ مسدد بشر بن مفضل، حمید، انس، عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تاکہ لوگوں کو شب قدر کے متعلق بتلا دیں مسلمانوں میں سے دو آدمی جھگڑنے لگے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں خبر دینے کے لئے باہر آیا تھا تو فلاں فلاں شخص

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَإِنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ *

جھگڑنے لگے اور وہ علم اٹھا لیا گیا، ممکن ہے کہ تمہارے لئے بہتری اسی میں ہو اس لئے تم اس کو انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔

٩٨٧- حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتَ هَذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ فَقَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَنِلْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَسَابَبْتَ فُلَانًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ عَلَى حِينِ سَاعَتِي هَذِهِ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ قَالَ نَعَمْ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ *

۹۸۷۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، معرور ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوذر کو اور ان کے غلام کو ایک ہی قسم کی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا کہ کاش آپ اس چادر کو لے کر پہنتے اور اس غلام کو دوسرا کپڑا دے دیتے تو آپ کے لئے ایک جوڑا ہو جاتا تو ابوذر نے بیان کیا کہ میرے اور ایک آدمی کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی اس کی ماں عجمی تھی میں نے اس کو برا بھلا کہا تو اس نے نبی ﷺ سے میری شکایت کی آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تو نے فلاں کو گالی دی ہے میں نے کہا جی ہاں! فرمایا کیا تو نے اس کی ماں کو گالی دی ہے میں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا تو ایسا آدمی ہے جس میں اب تک جاہلیت کی بات باقی ہے میں نے پوچھا کہ میری اس بڑی عمر میں بھی! آپ نے فرمایا ہاں وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ نے ان کو تمہارے ہاتھوں میں دیدیا ہے اور جس کے ہاتھوں میں اس کے بھائی کو دیدے تو جو خود کھاتا ہے اسے کھلائے اور جو خود پہنتا ہے اس کو پہنائے اور اس کو ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس سے نہ ہو سکے اور اگر تکلیف دے تو پھر اس کے کرنے میں خود بھی مدد کرے۔

٦٠١ بَاب مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوَ قَوْلِهِمُ الطَّوِيلُ وَالْقَصِيرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يُرَادُ بِهِ شَيْنُ الرَّجُلِ *

باب ۶۰۱۔ لوگوں کا ذکر کس طرح جائز ہے مثلاً کسی کو لانبا ٹھگنا کہنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوالیدین (یعنی لمبے ہاتھوں والا) کیا کہتا ہے اور ایسی باتیں کہنا جس سے اس کی برائی مقصود نہ ہو۔(۱)

٩٨٨- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ

۹۸۸۔ حفص بن عمر یزید بن ابراہیم، محمد حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی پھر سلام پھیر دیا پھر سجدہ گاہ کے آگے لکڑی کی

---

(۱) نص قرآنی میں صراحۃً دوسروں کو مختلف القاب سے پکارنے سے ممانعت کی گئی ہے امام بخاریؒ اس باب سے یہ بیان فرما رہے ہیں کہ اگر کسی شخص کو ایسے لقب سے پکارا جائے جیسے وہ ناپسند نہ کرے اور نہ کسی وجہ سے اس میں شرعاً ممانعت والی کوئی بات ہو تو ایسا لقب اس ممانعت میں داخل نہیں ہے۔ ممانعت تب ہے جبکہ دوسرا شخص اسے ناپسند کرے۔

ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ قَالُوا بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ *

طرف جاکر اپنا ہاتھ اس پر رکھا جماعت میں اس وقت حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تھے وہ دونوں گفتگو کرتے ہوئے ڈرے اور لوگ جلدی سے دوڑے ہوئے باہر نکلے اور کہنے لگے کہ نماز کم کر دی گئی اس جماعت میں ایک شخص تھے جس کو نبی ﷺ ذوالیدین کہتے تھے انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی؟ آپؐ نے فرمایا نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم کی گئی، لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ بھول گئے آپ نے فرمایا ذوالیدین ٹھیک کہتا ہے پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہی پھر پہلے سجدہ کی طرح یا اس سے طویل سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی پھر پہلے سجدہ کی طرح اور اس سے طویل سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

٦٠٢ بَاب الْغِيبَةِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ) *

باب ۶۰۲۔ غیبت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تم اس کو برا سمجھو گے اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

٩٨٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا *

۹۸۹۔ یحیی، وکیع، اعمش، مجاہد، طاؤس حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے معاملہ کے سبب سے عذاب نہیں دیئے جا رہے ہیں۔ یہ قبر والا تو اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور وہ چغل خوری کرتا پھرتا تھا پھر ایک تر شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کئے پھر فرمایا کہ شاید کہ اللہ تعالیٰ ان کے عذاب میں تخفیف کر دے جب تک کہ یہ خشک نہ ہوں۔

٦٠٣ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ *

باب ۶۰۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ انصار کے گھروں میں سب سے بہتر (کون ہے)۔

٩٩٠- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۹۹۰۔ قبیصہ، سفیان ابو الزناد، ابو سلمہ، ابو اسید ساعدی سے روایت

أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ *

کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے گھروں میں سب سے بہتر بنو نجار کے گھر ہیں۔

٦٠٤ بَاب مَا يَجُوزُ مِنِ اغْتِيَابِ أَهْلِ الْفَسَادِ وَالرِّيَبِ *

باب ۶۰۴۔ فساد پھیلانے والوں اور اہل شک کی غیبت جائز ہے۔

٩٩١- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ أَوِ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ *

۹۹۱۔ صدقہ بن فضل، ابن عیینہ، ابن منکدر، عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی آپؐ نے فرمایا اس کو اجازت دے دو، وہ قبیلہ کا برا بھائی ہے یا یہ فرمایا کہ قبیلہ کا برا بیٹا ہے جب وہ اندر آیا تو اس سے نرمی سے گفتگو کی میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے اس کے متعلق یہ فرمایا پھر اس سے نرمی کے ساتھ گفتگو کی آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ سب سے برا آدمی وہ ہے کہ لوگ اس کی فحش گوئی سے بچنے کے لئے اس کو چھوڑ دیں۔

٦٠٥ بَاب النَّمِيمَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ *

باب ۶۰۵۔ چغلخوری گناہ کبیرہ ہے۔

٩٩٢- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ أَوْ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَ كِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا وَكِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا *

۹۹۲۔ ابن سلام، عبیدہ بن حمید، ابو عبدالرحمٰن، منصور، مجاہد حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ کے ایک باغ سے باہر تشریف لائے تو دو آدمیوں کی آواز سنی جو اپنی قبروں میں عذاب دیئے جا رہے تھے آپؐ نے فرمایا کہ ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ پر عذاب نہیں ہو رہا ہے اگرچہ حقیقت میں وہ بہت گناہ گار ہیں ان میں سے ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا تھا پھر ایک تر شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کئے ایک ٹکڑا ایک کی قبر پر اور دوسرا دوسرے کی قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ امید ہے کہ دونوں کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی۔ جب تک کہ وہ خشک نہ ہوں۔

٦٠٦ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيمَةِ وَقَوْلِهِ (هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ) (وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ) يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ وَيَعِيبُ وَاحِدٌ *

باب ۶۰۶۔ چغلخوری کی کراہت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ اور وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ) يَهْمِزُ اور وَيَلْمِزُ کے معنی ہیں کسی کو عیب لگاتا۔

٩٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ *

۹۹۳۔ ابو نعیم، سفیان منصور، ابراہیم، ہمام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت حذیفہؓ کے ساتھ تھے کہ ان میں سے کسی نے کہا کہ ایک آدمی عثمان تک سلسلہ حدیث پہنچاتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ حذیفہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں چغلخور داخل نہ ہوگا۔

٦٠٧ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ) *

باب ۶۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ جھوٹی بات کہنے سے پرہیز کرو۔

٩٩٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ قَالَ أَحْمَدُ أَفْهَمَنِي رَجُلٌ إِسْنَادَهُ *

۹۹۴۔ احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، مقبری، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور اس کے مطابق عمل کرنا اور جہالت کی بات نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی احتیاج نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔ احمد نے بیان کیا کہ مجھ کو ایک شخص نے اس کی سند سمجھائی۔

٦٠٨ بَاب مَا قِيلَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ *

باب ۶۰۸۔ دوغلے کے متعلق جو کہا گیا ہے۔

٩٩٥- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ *

۹۹۵۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے برا اللہ کے نزدیک وہ ہوگا جو دورُخ رکھتا ہو، اس طرف آئے تو ایک چہرہ کے ساتھ اور اس طرف جائے تو دوسرے چہرہ کے ساتھ (یعنی جس کے پاس جائے اسی جیسی بات کرے)

٦٠٩ بَاب مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يُقَالُ فِيهِ *

باب ۶۰۹۔ اپنے ساتھی سے بیان کرنا کہ اس کے متعلق کیا کہا جاتا ہے۔

٩٩٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا وَجْهَ اللَّهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ

۹۹۶۔ محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ابووائل، ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے مال غنیمت تقسیم فرمایا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ بخدا محمدؐ نے اس سے خدا کی ذات (خوشنودی) کا لحاظ نہیں رکھا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے یہ بیان کیا تو آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے کہ انہیں اس سے زیادہ ایذاء دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ *

٦١٠ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ *

٩٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ *

باب ۶۱۰۔ کس قسم کی تعریف مکروہ ہے۔

۹۹۷۔ محمد بن صباح، اسمٰعیل بن زکریا، برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو کسی کی تعریف کرتے ہوئے سنا اور اس کی تعریف میں مبالغہ کر رہا تھا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم نے ہلاک کر دیایا اس آدمی کی کمر توڑ دی۔

٩٩٨- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُولُهُ مِرَارًا إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَحَسِيبُهُ اللَّهُ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا قَالَ وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ وَيْلَكَ *

۹۹۸۔ آدم، شعبہ، خالد، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، ابو بکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا اور اس کی تعریف کی۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا افسوس تجھ پر تو نے اپنے دوست کی گردن توڑ دی اور چند بار یہی کلمات فرمائے (پھر فرمایا) اگر تم میں سے کسی کو تعریف کرنا ہی ہو تو کہے کہ میں ایسا ایسا گمان کرتا ہوں اگر اس کے خیال میں ایسا ہے اور اس کو سمجھنے والا اللہ ہے اور اللہ پر کسی کی پاکیزگی بیان نہیں کرنی چاہئے، وہیب نے خالد سے ویک کے بجائے ویلک کا لفظ نقل کیا۔

٦١١ بَاب مَنْ أَثْنَى عَلَى أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ وَقَالَ سَعْدٌ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِاللَّهِ بْنِ سَلَامٍ *

باب ۶۱۱۔ اپنے بھائی کی ایسی تعریف کرنا جس کے متعلق (یقین کے ساتھ) معلوم ہو اور سعد نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے عبد اللہ بن سلام کے زمین پر کسی چلنے والے کے متعلق فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

٩٩٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ قَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ *

۹۹۹۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، موسیٰ بن عقبہ، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ازار کے متعلق بیان فرمایا جو بیان فرمایا تو حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میرا ازار ایک طرف سے جھک جاتا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم ان میں سے نہیں ہو۔

٦١٢ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّ اللَّهَ

باب ۶۱۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ بے شک اللہ عدل و احسان کا

يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ) وَقَوْلِهِ (إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ) (ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ) وَتَرْكِ إِثَارَةِ الشَّرِّ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ *

اور قرابت والوں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور بری باتوں اور سرکشی سے منع فرماتا ہے تمہیں نصیحت کرتا ہے شاید کہ تم نصیحت پکڑو اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ تمہاری سرکشی کا وبال تم ہی پر آئے گا۔ "پھر اس پر ظلم کیا گیا تو اللہ اس کی مدد کرے گا" اور مسلمان یا کافر کی برائی مشہور نہ کرنے کا بیان۔

۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ يَعْنِي مَسْحُورًا قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ قَالَ وَفِيمَ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَّا تَعْنِي تَنَشَّرْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي وَأَمَّا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا قَالَتْ وَلَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ *

۱۰۰۰۔ حمیدی، سفیان، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ اتنے اتنے دنوں تک اس حال میں رہے کہ آپ کو خیال ہوتا تھا کہ اپنی بیوی کے پاس سے ہو آئے ہیں حالانکہ وہاں نہیں جاتے تھے، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ آپؐ نے مجھ سے ایک دن فرمایا اے عائشہؓ اللہ نے مجھے وہ بات بتادی جو میں دریافت کرنا چاہتا تھا میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک میرے پاؤں کے اور دوسرا میرے سر کے پاس بیٹھ گیا جو میرے سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے پاؤں کے پاس بیٹھنے والے سے پوچھا کہ اس شخص کو کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا مطبوب ہے یعنی اس پر جادو کیا گیا ہے پوچھا کس نے اس پر جادو کیا ہے کہا لبید بن اعصم نے پوچھا کس چیز میں؟ کہا بالوں کو نر کھجور کے چھلکے میں ڈال کر ذروان کے کنویں میں ایک پتھر کے نیچے رکھ کر، چنانچہ نبی ﷺ اس کنویں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھلایا گیا اس کے پاس کھجوروں کے درخت شیطان کے سروں کی طرح ہیں اور اس کا پانی مہندی کے نچوڑ کی طرح سرخ ہے نبیؐ نے اس کے نکالنے کا حکم دیا تو وہ نکالدیا گیا۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ پھر کیوں نہیں؟ یعنی آپؐ نے اس کو مشتہر کیوں نہیں کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے شفادی اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ لوگوں کے سامنے کسی کے شر کو مشتہر کروں اور بیان کیا کہ لبید بن اعصم بنی زریق کا ایک فرد تھا جو یہود کے حلیف تھے۔

٦١٣ بَاب مَا يُنْهَى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى (وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ

باب ۶۱۳۔ حسد اور غیبت کرنے کی ممانعت کا بیان اور اللہ کا قول کہ اور حسد کرنے والے کی برائی سے (پناہ مانگتا ہوں)

إِذَا حَسَدَ) *

جبکہ حسد کرے۔

١٠٠١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا *

۱۰۰۱۔ بشر بن محمد، عبداللہ، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ تم بدگمانی سے بچو اس لئے کہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے(۱) اور نہ کسی کے عیوب کی تلاش کرو اور نہ جستجو کرو، اور نہ ایک دوسرے پر حسد کرو اور نہ غیبت کرو اور نہ بغض رکھو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو کر رہو۔

١٠٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ *

۱۰۰۲۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ حسد کرو اور نہ غیبت کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندے بھائی بھائی ہو کر رہو اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ جدا رہے۔

٦١٤ بَاب (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا) *

باب ۶۱۴۔ اے ایمان والو! اکثر بدگمانی سے بچو اس لئے کہ بعض بدگمانی گناہ ہے اور نہ کسی کے عیوب کی جستجو میں رہو۔

١٠٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا *

۱۰۰۳۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابولزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم بدگمانی سے بچو اس لئے کہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور کسی کے عیوب کی جستجو نہ کرو اور نہ اس کی ٹوہ میں لگے رہو اور (بیع میں) ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو اور نہ حسد کرو اور نہ بغض رکھو اور نہ کسی کی غیبت کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

٦١٥ بَاب مَا يَكُونُ مِنَ الظَّنِّ *

باب ۶۱۵۔ کس طرح گمان کیا جاسکتا ہے۔

١٠٠٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۰۰۴۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ فلاں فلاں شخص ہمارے دین کی کوئی بات

۱؎ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دوسرے کے عیوب تلاش کرنے کے درپے نہیں ہونا چاہئے نہ اپنے لئے نہ اوروں کو بتانے کیلئے۔

وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا قَالَ اللَّيْثُ كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ*

جانتے ہوں، لیث نے بیان کیا کہ یہ دونوں منافق تھے۔

١٠٠٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهَذَا وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ *

۱۰۰۵۔ ابن بکیر لیث سے (اسی سند سے) یہ حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ایک دن میرے پاس نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا میں فلاں فلاں شخص کے متعلق نہیں گمان کرتا ہوں کہ ہم جس دین پر قائم ہیں اس کے متعلق کچھ بھی جانتے ہوں۔

٦١٦ بَاب سَتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ *

باب ۶۱۶۔ مومن کا اپنے گناہ پر پردہ ڈالنا۔

١٠٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ(١) وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَيَقُولَ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ *

۱۰۰۶۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، برادر زادہ، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری تمام امت کے گناہ معاف ہوں گے مگر وہ شخص جو اعلانیہ گناہ کرتا ہو اور یہ تو جنون کی بات ہے کہ رات کو ایک آدمی کوئی کام کرے اور اللہ اس پر پردہ ڈالے پھر صبح ہونے پر وہ آدمی کہے کہ اے فلاں میں نے گزشتہ رات فلاں فلاں کام کئے رات کو اللہ تعالیٰ تو اس کے گناہ پر پردہ ڈالتا ہے اور یہ صبح کو اللہ تعالیٰ کے ڈالے ہوئے پردے کو کھولتا ہے۔

١٠٠٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ *

۱۰۰۷۔ مسدد، ابوعوانہ، قتادہ، صفوان بن محرز سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ تم نے سرگوشی کے متعلق نبی ﷺ سے کس طرح سنا ہے انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص اپنے رب سے قریب ہوگا یہاں تک کہ اپنا ہاتھ اس پر رکھ کر فرمائے گا کہ تو نے فلاں فلاں کام کئے تھے وہ عرض کرے گا جی ہاں اس سے اقرار کرائے گا پھر فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہ پر پردہ ڈالا آج میں تم کو بخش دیتا ہوں۔

٦١٧ بَاب الْكِبْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ (ثَانِيَ

باب ۶۱۷۔ تکبر کا بیان اور مجاہد نے کہا کہ ثانی عطفہ سے مراد

---

۱ ''مجاہر'' وہ شخص جو اپنے گناہ کو خود لوگوں کے سامنے ظاہر کرے۔ ایسا شخص اپنے جس گناہ کو ظاہر کرتا ہے لوگوں کیلئے اس کا تذکرہ غیبت کے زمرے میں نہیں آتا۔

عِطْفِهِ) مُسْتَكْبِرٌ فِي نَفْسِهِ عِطْفُهُ رَقَبَتُهُ*

اپنے دل میں اپنے کو بڑا سمجھنے والا ہے۔ عطف سے مراد گردن ہے۔

۱۰۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ *

۱۰۰۸۔ محمد بن کثیر، سفیان، معبد بن خالد قیسی، حارثہ بن وہب، خزاعی، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو جنت والے نہ بتلا دوں؟ ہر ضعیف اور مسکین ہے جو اللہ کی قسم کسی بات پر کھاتا ہے تو اللہ اس کو ضرور پورا کر دیتا ہے اور کیا میں تمہیں دوزخ والے نہ بتلا دوں! وہ تمام سرکش اور اپنے کو بڑا سمجھنے والے لوگ ہیں اور محمد بن عیسیٰ نے کہا کہ ہم سے ہشیم نے بیان کیا کہ ہم سے حمید طویل نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے روایت کی انہوں نے بیان کیا کہ مدینہ والوں میں ایک لونڈی تھی جو رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑتی اور جہاں چاہتی لے جاتی۔

٦١٨ بَاب الْهِجْرَةِ وَقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ*

باب ۶۱۸۔ ترک ملاقات کا بیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک ملاقات کرے۔

۱۰۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّهَا أَنَّ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَهُوَ قَالَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَتْ هُوَ لِلَّهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أُشَفِّعُ فِيهِ أَبَدًا وَلَا أَتَحَنَّثُ إِلَى نَذْرِي فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِيَغُوثَ وَهُمَا

۱۰۰۹۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عوف بن مالک بن طفیل بن حارث جو حضرت عائشہؓ زوجہ نبیؐ کے برادر زادہ ہیں، سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے بیان کیا گیا کہ کسی بیع کے متعلق یا عطیہ کے متعلق جو حضرت عائشہؓ نے کسی کو دیا تھا عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی عائشہؓ یا تو اس سے باز آجائیں ورنہ میں ان پر سختی کروں گا، حضرت عائشہؓ نے پوچھا کیا واقعی انہوں نے ایسا کہا ہے لوگوں نے کہا ہاں، انہوں نے فرمایا اللہ کے واسطے عہد کرتی ہوں کہ میں ابن زبیرؓ سے کبھی گفتگو نہ کروں گی، جب اس جدائی کو بہت عرصہ گزر گیا تو ابن زبیرؓ نے سفارش کرائی حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ بخدا میں نہ کسی کی سفارش قبول کروں گی اور نہ میں اپنی قسم توڑوں گی، پھر ابن زبیرؓ پر یہ بات شاق گزری تو مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث سے (جو بنی زہرہ میں سے تھے) گفتگو کی اور ان دونوں سے کہا کہ تم دونوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ

مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَقَالَ لَهُمَا أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِأَرْدِيَتِهِمَا حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا السَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنَدْخُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ ادْخُلُوا قَالُوا كُلُّنَا قَالَتْ نَعَم ادْخُلُوا كُلُّكُمْ وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا نَذْرَهَا وَتَبْكِي وَتَقُولُ إِنِّي نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتَّى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا ذَلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَتَبْكِي حَتَّى تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا *

مجھ کو حضرت عائشہؓ کے پاس لے چلو، اس لئے کہ ان کے لئے جائز نہ تھا کہ مجھ سے قطع تعلق کے لئے نذر مانتیں۔ مسور اور عبدالرحمٰن اپنی اپنی چادر اوڑھ کر ابن زبیرؓ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ دونوں نے حضرت عائشہؓ سے داخلہ کی اجازت مانگی دونوں نے کہا السلام علیک ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! کیا ہم سب کے سب اندر آجائیں انہوں نے فرمایا ہاں! سب آجاؤ اور وہ نہیں جانتی تھیں کہ ان دونوں کے ساتھ ابن زبیرؓ بھی ہیں جب سب اندر داخل ہوئے تو ابن زبیرؓ پردے کے اندر گھس کر حضرت عائشہؓ سے لپٹ گئے اور ان کو اللہ کا واسطہ دینے لگے اور رونے لگے اور مسور اور عبدالرحمٰن بھی انہیں قسمیں دینے لگے کہ ان سے بات کیجئے اور ان کا عذر قبول کیجئے اور ان دونوں نے کہا کہ آپ جانتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ترک ملاقات سے منع فرمایا ہے کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ ترک ملاقات کرے، جب ان دونوں نے حضرت عائشہؓ کو سمجھایا اور اصرار کیا تو وہ بھی رو کر سمجھانے لگیں کہ میں نے نذر مانی ہے اور نذر کا معاملہ بہت سخت ہے لیکن یہ دونوں مصر رہے یہاں تک کہ ان سے بلوا کر چھوڑا۔ حضرت عائشہؓ نے اس نذر کے کفارے میں چالیس غلام آزاد کئے اس کے بعد جب بھی اپنی نذر کو یاد کرتیں تو روتیں یہاں تک کہ ان کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

١٠١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ *

۱۰۱۰۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ بغض رکھو اور نہ کسی سے حسد کرو اور نہ کسی کی غیبت کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ ترک ملاقات کرے۔

١٠١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ

۱۰۱۱۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی ابو ایوب انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین رات اس طرح ترک ملاقات کرے کہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے آئیں تو یہ اس سے اور وہ اس سے منہ پھیر لے اور

هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ *

دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام میں ابتدا کرے۔

٦١٩ بَاب مَا يَجُوزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصَى وَقَالَ كَعْبٌ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً *

باب ۶۱۹۔ نافرمانی کرنے والے سے ترک ملاقات کا جائز ہونا اور کعب نے بیان کیا کہ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم سے گفتگو کرنے سے منع فرمایا اور پچاس راتوں کا تذکرہ کیا۔

١٠١٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّكِ إِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ لَسْتُ أُهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ *

۱۰۱۲۔ محمد، عبدہ ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہاری رضامندی اور ناراضگی کو پہچان لیتا ہوں، حضرت عائشہؓ نے پوچھا یارسول ﷺ آپؐ کس طرح پہچان لیتے ہیں آپؐ نے فرمایا تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو لا ورب محمد اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو لا و رب ابراھیم (قسم ہے رب ابراہیم کی) حضرت عائشہؓ کا بیان ہے میں نے کہا جی ہاں میں صرف آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں۔

٦٢٠ بَاب هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ أَوْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا *

باب ۶۲۰۔ کیا اپنے دوست کی ملاقات کے لئے روزانہ یا صبح وشام کے وقت جایا جائے۔

١٠١٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَ إِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ *

۱۰۱۳۔ ابراہیم، ہشام معمر اور لیث نے بواسطہ عقیل، ابن شہاب عروہ بن زبیر حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدین کو دیندار ہونے کے سوا کچھ نہیں پایا اور کوئی روز ایسا نہیں گزرتا جس کے دونوں کناروں یعنی صبح وشام کے وقت نبی ﷺ میرے والدین کے پاس تشریف نہ لاتے ہوں میں ایک دن ابوبکرؓ کے گھر میں ٹھیک دوپہر کے وقت بیٹھی ہوئی تھی کہ کسی کہنے والے نے کہا کہ رسول ﷺ ایسے وقت میرے پاس تشریف لا رہے ہیں کہ اس وقت کبھی نہیں آئے ہیں حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ ایسے وقت میں آپ کسی امر اہم کے سبب سے تشریف لا رہے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کا حکم مل گیا ہے۔

٦٢١ بَاب الزِّيَارَةِ وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ وَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عِنْدَهُ *

باب ٦٢١۔ ملاقات کرنے کا اور اس شخص کا بیان جو کسی جماعت کی ملاقات کو جائے اور وہاں کھانا کھائے اور سلمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابو درداء کی ملاقات کو گئے توان کے ہاں کھانا کھایا۔

١٠١٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنُضِحَ لَهُ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ *

۱۰۱۴۔ محمد بن سلام، عبدالوہاب، خالد حذا، انس بن سیرین حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول ﷺ ایک انصاری کے مکان میں تشریف لے گئے تو ان کے پاس کھانا کھایا جب باہر نکلنا چاہا تو حکم دیا کہ گھر کے ایک کونہ کو صاف کیا جائے چنانچہ اس پر فرش بچھایا گیا تو آپ نے اس پر نماز پڑھی اور ان لوگوں کے لئے دعا فرمائی۔

٦٢٢ بَاب مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ *

باب ٦٢٢۔ وفد سے ملنے کے لئے زینت کرنے کا بیان۔

١٠١٥- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرِ هَذِهِ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَمَضَى مِنْ ذَلِكَ مَا مَضَى ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهَذَا الْحَدِيثِ *

۱۰۱۵۔ عبداللہ بن محمد، عبدالصمد، والد عبدالصمد، یحییٰ بن ابی اسحٰق سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے کہا استبرق کیا ہے میں نے کہا موٹا اور کھردرا ریشمی کپڑا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمرؓ نے ایک آدمی کے پاس استبرق کا حلہ دیکھا وہ اس کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس کو خرید لیں اور جب وفد حاضر ہوں اس وقت آپ اس کو پہنیں آپ نے فرمایا ریشم وہی پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں اس واقعہ کو ایک مدت گزر گئی پھر نبی ﷺ نے حضرت عمرؓ کے پاس حلہ بھیجا تو حضرت عمرؓ اس حلہ کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے یہ مجھ کو بھیجا حالانکہ آپ اس جیسے کپڑے کے متعلق یہ کچھ فرما چکے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو یہ اس لئے بھیجا ہے کہ اس کے ذریعہ سے مال حاصل کرو اور ابن عمر اسی حدیث کی بنا پر کپڑے میں نقش و نگار کو ناپسند کرتے تھے۔

٦٢٣ بَاب الْإِخَاءِ وَالْحِلْفِ وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ

باب ٦٢٣۔ بھائی چارہ کرنے اور قسم کھانے کا بیان اور ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمانؓ

وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ *

١٠١٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ *

١٠١٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي *

٦٢٤ بَاب التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ وَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى *

١٠١٨- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْهُدْبَةِ

اور ابو درداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کرادیا تھا اور عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ ہم لوگ جب مدینہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم کردیا تھا۔

۱۰۱۶۔ مسدد، یحییٰ، حمید حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہمارے پاس عبدالرحمٰن آئے تو آنحضرت ﷺ نے ان کے اور سعد بن ربیعؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کردیا اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔

۱۰۱۷۔ محمد بن صباح، اسمٰعیل بن زکریا، عاصم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اسلام میں قسم نہیں ہے تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان میرے گھر میں قسم کھلائی تھی۔

باب ۶۲۴۔ مسکراہٹ اور ہنسی کا بیان اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چپکے سے فرمایا تو میں ہنس پڑی اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

۱۰۱۸۔ حبان بن موسیٰ، عبداللہ، معمر، زہری، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دی اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر نے اس سے نکاح کرلیا اور عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ میں رفاعہ کے پاس تھی اور اس نے مجھے تین طلاقیں دے دیں پھر مجھ سے عبدالرحمٰن بن زبیر نے نکاح کیا اور بخدا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس اس پھندے کی طرح ہے اس کے سوا کچھ نہیں اور اپنی چادر پکڑ کر دکھائی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ابن سعید

لِهُدْبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهُ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ *

بن عاص حجرے کے دروازے پر کھڑے تھے تاکہ ان کو داخلے کی اجازت ملے، خالدؓ ابو بکرؓ کو آواز دینے لگے کہ اے ابو بکرؓ اس عورت کو کیوں نہیں روکتے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بہ آواز بلند بول رہی ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسکرا دیئے اور فرمایا کہ شاید تو رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے لیکن تو نہیں جا سکتی ہے جب تک کہ تو اس سے اور وہ تجھ سے لطف اندوز نہ ہو لے۔

۱۰۱۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ *

۱۰۱۹۔ اسمٰعیل، ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب، محمد بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے رسول ﷺ سے داخلہ کی اجازت چاہی اس وقت آپؐ کے پاس قریش کی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں جو کچھ دریافت کر رہی تھیں اور بہت زیادہ سوال کر رہی تھیں ان عورتوں کی آواز آپ کی آواز پر غالب تھی، جب حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی تو یہ عورتیں جلدی سے پردہ میں چلی گئیں، آپؐ نے ان کو اجازت دی جب یہ اندر پہنچے تو نبی ﷺ ہنس رہے تھے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اللہ آپؐ کو ہنستا ہوا رکھے (کیا بات ہے) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے کہ جونہی انہوں نے تمہاری آواز سنی تو جلدی سے پردہ میں چلی گئیں حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپؐ اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ آپؐ سے ڈریں، پھر ان عورتوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اے اپنی جان کی دشمن عورتو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتی ہو؟ ان عورتوں نے جواب دیا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت اور غضب والے ہو نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن خطاب ادھر سنو! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ شیطان تم سے کبھی راہ چلتے ہوئے نہیں ملتا، جس راہ پر تم چلتے ہو وہ دوسری طرف چل دیتا ہے۔

١٠٢٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبْرَحُ أَوْ نَفْتَحَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ قَالَ فَغَدَوْا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمُ الْجِرَاحَاتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَسَكَتُوا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِالْخَبَرِ كُلِّهِ *

۱۰۲۰۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، عمرو، ابو العباس، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ طائف میں جہاد کر رہے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ کل ان شاء اللہ ہم واپس ہو جائیں گے، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی نے کہا کہ ہم بغیر فتح کئے ہوئے نہیں ٹلیں گے، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اچھا پھر کل جنگ کرو چنانچہ دوسرے دن ان لوگوں نے سخت جنگ کی اور بہت سے آدمی زخمی ہوئے تو رسول ﷺ نے فرمایا کل ہم انشاء اللہ کل واپس ہو جائیں گے اب لوگ خاموش ہو رہے اور رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے۔ حمیدی کا بیان ہے کہ ہم سے سفیان نے یہ پوری حدیث بیان کی۔

١٠٢١ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ لِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي وَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا *

۱۰۲۱۔ موسیٰ، ابراہیم، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں تو ہلاک ہو گیا رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی، آپ نے فرمایا ایک غلام آزاد کر، اس نے کہا میرے پاس غلام نہیں، فرمایا پھر دو مہینے متواتر روزے رکھ اس نے کہا اس کی صلاحیت نہیں رکھتا فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا، اس نے کہا میرے پاس یہ بھی نہیں ایک عرق لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں (ابراہیم نے کہا کہ عرق ایک پیمانہ ہے) آپ نے پوچھا وہ سائل کہاں ہے؟ اس کو لے جا اور صدقہ کر دے، اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں! خدا کی قسم مدینہ کے ان ریگستانوں کے درمیان کوئی گھر ایسا نہیں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو تو نبی ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں (اور فرمایا کہ) پھر تم ہی سہی۔

١٠٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً

۱۰۲۲۔ عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، مالک، اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلا جا رہا تھا اس حال میں کہ آپؐ ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس کے حاشیے گھنے بنے ہوئے تھے ایک اعرابی آپ سے ملا اور آپؐ کی چادر پکڑ کر زور سے کھینچی۔ انس کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے کاندھے پر دیکھا کہ زور سے کھینچنے کے

شَدِيدَةً قَالَ أَنَسٌ فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ *

سبب سے نشان پڑ گئے تھے، پھر اس نے کہا کہ اے محمد (ﷺ) اللہ کا مال جو تیرے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھ کو دلاؤ، میں نے آپ کی طرف مڑ کر دیکھا تو آپؐ ہنس رہے تھے، پھر آپؐ نے اس کو دیئے جانے کا حکم دیا۔

۱۰۲۳- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا *

۱۰۲۳۔ ابن نمیر، ابن ادریس، اسمٰعیل، قیس، جریر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب سے میں مسلمان ہوا مجھ کو نبی ﷺ نے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور جب بھی مجھ کو دیکھتے تو مسکراتے میں نے آپؐ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر بیٹھ نہیں سکتا آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا اے اللہ اس کو ثابت قدم رکھ اور اس کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔

۱۰۲٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ شَبَهُ الْوَلَدِ *

۱۰۲۴۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام اپنے والد سے وہ زینب بنت ام سلمہؓ، ام سلمہؓ ام سلیمؓ سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا کیا عورت پر غسل واجب ہے جب کہ اس کو احتلام ہو! آپؐ نے فرمایا ہاں! بشرطیکہ پانی دیکھے، ام سلمہؓ ہنسیں اور عرض کیا کیا عورت بھی محتلم ہوتی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ کیوں مشابہ ہوتا ہے؟

۱۰۲٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ *

۱۰۲۵۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، ابوالنضر، سلیمان بن یسار حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی سارے دانت کھول کر اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کا حلق نظر آنے لگے بلکہ آپؐ صرف تبسم فرماتے تھے۔

۱۰۲٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح و قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ

۱۰۲۶۔ محمد بن محبوب، ابو عوانہ، قتادہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں (دوسری سند) خلیفہ، یزید بن زریع، سعید قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمعہ کے دن حاضر ہوا اس وقت آپؐ مدینہ میں خطبہ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِينَةِ فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرِقْنَا فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطِرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللَّهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ *

دے رہے تھے، اس نے عرض کیا بارش رک گئی ہے، اس لئے اپنے رب سے پانی کی دعا کیجئے، آپؐ نے آسمان کی طرف دیکھا اس وقت ابر کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا آپؐ نے بارش کی دعا کی، بادل کے ٹکڑے نمودار ہوئے اور ایک دوسرے سے مل گئے، پھر بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ کی نالیاں بہنے لگیں، بارش دوسرے جمعہ تک اسی طرح ہوتی رہی کہ تھمتی ہی نہ تھی پھر وہی آدمی یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوا کہ جب کہ آپؐ خطبہ فرما رہے تھے اس نے عرض کیا کہ ہم تو اب غرق ہوئے اس لئے اپنے رب سے دعا کریں کہ اب بارش روک دے آپ ہنسے پھر فرمایا یا اللہ ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا، یہ دو یا تین بار آپ نے فرمایا، بدلی مدینہ سے دائیں بائیں پھٹنے لگی اور ہمارے اردگرد بارش ہوتی رہی لیکن مدینہ میں بارش نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ نبیؐ کی کرامت اور ان کی دعاؤں کی مقبولیت دکھاتا ہے۔

٦٢٥ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) وَمَا يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ *

باب ۶۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ اور جھوٹ کی ممانعت کا بیان۔

١٠٢٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا *

۱۰۲۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابووائل، عبداللہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف ہدایت کرتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ بدکاری کی طرف اور بدکاری دوزخ کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کاذبین میں لکھا جاتا ہے۔

١٠٢٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا

۱۰۲۸۔ ابن سلام، اسمٰعیل بن جعفر، ابو سہیل نافع بن مالک بن ابی عامر اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ *

١٠٢٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالَا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۱۰۲۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، جریر، ابو رجا، سمرۃ بن جندبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ وہ شخص جس کو تم نے معراج کی رات میں دیکھا تھا کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے تھے وہ بہت بڑا جھوٹا تھا اور اس طرح جھوٹ باتیں اڑاتا تھا کہ دنیا کے تمام گوشوں میں وہ پھیل جاتی تھیں قیامت تک اس کے ساتھ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔

٦٢٦ بَاب فِي الْهَدْيِ الصَّالِحِ *

باب ۶۲۶۔ اچھے طریقوں کا بیان۔

١٠٣٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَّثَكُمُ الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا *

۱۰۳۰۔ اسحاق بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے ابو اسامہ سے کہا تم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ میں نے شقیق سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے حذیفہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کے طور و طریق اور عادت و خصلت سے بہت مشابہ ابن ام عبد ہیں جب وہ گھر سے باہر نکلتے ہیں یہاں تک کہ واپس آ جاتے ہیں معلوم نہیں کہ گھر میں جب وہ تنہائی میں ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں۔

١٠٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۳۱۔ ابوالولید، شعبہ، مخارق، طارق، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بہتر گفتگو کتاب اللہ ہے اور بہترین طور و طریق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طور و طریق ہے۔

٦٢٧ بَاب الصَّبْرِ عَلَى الْأَذَى وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ) *

باب ۶۲۷۔ تکلیف پر صبر کرنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بغیر حساب کے ملے گا۔

١٠٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ

۱۰۳۲۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، سفیان، اعمش، سعید بن جبیر، ابو عبدالرحمٰن، سلمی، حضرت ابو موسیٰؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص تکلیف دینے والی بات سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں ہے کہ لوگ اس کے لئے بیٹا بتاتے ہیں اور وہ انہیں معاف کر دیتا ہے اور انہیں رزق دیتا ہے۔

لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ *

١٠٣٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُاللَّهِ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ قُلْتُ أَمَّا أَنَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَبَرَ *

۱۰۳۳۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، شقیق، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے مال غنیمت حسب دستور تقسیم فرمایا ایک انصاری شخص نے کہا کہ خدا کی قسم اس تقسیم سے خدا کی رضا مندی مقصود نہیں ہے میں نے کہا کہ میں نبی ﷺ سے ضرور اس بات کو کہوں گا چنانچہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپؐ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے میں نے چپکے سے آپؐ سے یہ بیان کیا تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شاق گزرا آپؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور غضب ناک ہو گئے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ کاش آپؐ سے بیان نہ کرتا پھر آپؐ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی لیکن آپ نے صبر کیا۔

٦٢٨ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ *

باب ۶۲۸۔ اس شخص کا بیان جو عتاب کے سبب لوگوں کی طرف متوجہ ہو۔

١٠٣٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً *

۱۰۳۴۔ عمر بن حفص، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کوئی کام کیا تھا اور لوگوں کو اس کے کرنے کی اجازت بھی دے دی تھی لیکن لوگوں نے اس سے پرہیز کیا نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپؐ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اللہ کی حمد بیان کی پھر فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس کام سے پرہیز کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں خدا کی قسم میں اللہ کو ان سے زیادہ جاننے والا ہوں اور ان سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔

١٠٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ هُوَ ابْنُ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ *

۱۰۳۵۔ عبدان، عبداللہ، شعبہ، قتادہ، عبداللہ بن ابی عتبہ (انس کے آزاد کردہ غلام) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ پردہ والی کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ باحیا تھے جب کوئی بات ایسی دیکھتے جو آپ کو ناگوار ہوتی تو ہم لوگوں کو آپؐ کے چہرے سے معلوم ہو جاتا۔

٦٢٩ بَاب مَنْ كَفَّرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ

باب ۶۲۹۔ جو شخص اپنے بھائی کو بغیر تاویل کے کافر کہے تو

فَهُوَ كَمَا قَالَ *

وہ ویسا ہی ہے جیسے اس نے کہا۔

١٠٣٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

١٠٣٦۔ محمد و احمد بن سعید، عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کو یا کافر کہہ کر پکارے تو ان میں سے ایک اس کا مستحق ہو گیا اور عکرمہ بن عمار نے یحییٰ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے نقل کیا کہ انہوں نے ابو سلمہ سے ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے۔

١٠٣٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا *

١٠٣٧۔ اسماعیل، مالک، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی اپنے بھائی کو یا کافر کہے تو ان میں سے ایک اس کا مستحق ہو جاتا ہے۔

١٠٣٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ *

١٠٣٨۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، قلابہ، ثابت بن ضحاک، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور جس شخص نے کسی چیز سے خود کشی کی تو جہنم کی آگ میں اس کو اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت کرنا اس کے قتل کرنے کی طرح ہے اور جس نے کسی مومن کو کفر کے ساتھ متہم کیا تو وہ اس کے قتل کی طرح ہے۔

٦٣٠ بَاب مَنْ لَمْ يَرَ إِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ مُتَأَوِّلًا أَوْ جَاهِلًا وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ *

باب ٦٣٠۔ ان لوگوں کی دلیل جو جہالت یا تاویل کی بناء پر کسی کافر کہنے والے کو کافر نہیں کہتے اور حضرت عمرؓ نے حاطبؓ کے متعلق فرمایا کہ وہ منافق ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا اللہ تعالیٰ اہل بدر کے متعلق واقف تھا چنانچہ ان کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ میں نے تم کو بخش دیا۔

١٠٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةً خَفِيفَةً فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلَاثًا اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا *

١٠٣٩۔ محمد بن عبادہ، یزید، سلیم، عمرو بن دینار، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر اپنی قوم کے پاس آکر ان کو نماز پڑھاتے تھے، ایک بار نماز میں سورہ بقرہ پڑھی، راوی کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نماز سے نکل کر ہلکی نماز پڑھی معاذؓ کو جب یہ معلوم ہوا تو کہا یہ منافق ہے اس شخص کو معلوم ہوا تو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم ایسی قوم میں ہیں کہ اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور اپنے اونٹوں سے سیراب کرتے ہیں اور معاذؓ نے گزشتہ رات جو ہم لوگوں کو نماز پڑھائی تو اس میں سورہ بقرہ کی قرأت کی میں نے (الگ ہو کر) مختصر نماز پڑھ لی تو انہوں نے کہا کہ میں منافق ہوں، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (معاذؓ سے) فرمایا کہ اے معاذؓ! کیا تو فتنے میں ڈالنے والا ہے تین بار آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے (پھر فرمایا کہ) تو سورہ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور اسی قسم کی سورتیں پڑھا کر۔

١٠٤٠ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ *

١٠٤٠۔ اسحاق، ابوالمغیرہ، اوزاعی، زہری، حمید، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص لات و عزیٰ کی قسم کھائے تو وہ فوراً لا الہ الا اللہ کہہ دے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جواء کھیلیں تو اس کو چاہئے کہ صدقہ کرے۔

١٠٤١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ *

١٠٤١۔ قتیبہ، لیث، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو سواروں میں پایا اور وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے تو ان کو آنحضرت ﷺ نے پکار کر فرمایا کہ سن لو! اللہ تعالیٰ تمہیں باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے جس شخص کو قسم کھانی ہو تو اللہ کی قسم کھائے ورنہ چپ رہے۔

٦٣١ بَاب مَا يَجُوزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِأَمْرِ اللَّهِ وَقَالَ اللَّهُ (جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ) *

باب ٦٣١۔ اللہ تعالیٰ کے احکام میں غضب اور سختی جائز ہے

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کفار اور منافقین سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو۔

١٠٤٢ - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُوَرٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ *

۱۰۴۲۔ یسرہ بن صفوان، ابراہیم، زہری، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت گھر پر ایک پردہ پڑا ہوا تھا جس میں تصویریں تھیں آپؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر اس پردے کو لیا اور اس کو پھاڑ دیا حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں۔

١٠٤٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ *

۱۰۴۳۔ مسدد، یحیٰی، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، ابو مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں عشاء کی نماز میں فلاں شخص* کے طویل نماز پڑھانے کے سبب سے شریک نہیں ہوتا ہوں ابو مسعودؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ میں اس سے زیادہ غصے میں نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! ہم میں سے بعض وہ ہیں جو دوسروں کو بھگاتے ہیں (نفرت دلاتے ہیں) اس لئے تم میں سے جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھے اس لئے کہ ان میں مریض اور بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔

١٠٤٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَتَغَيَّظَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللَّهَ حِيَالَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ *

۱۰۴۴۔ موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ، نافع، عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا ایک بار نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو اپنے سامنے سجدہ کرنے کی جگہ کھنگھار (بلغم) دیکھا تو اس کو اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا اور غصے ہو کر فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے۔ اس لئے اسے چاہئے کہ نماز میں اپنے چہرہ کے سامنے ناک وغیرہ کی رطوبت نہ پھینکے۔

١٠٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ

۱۰۴۵۔ محمد، اسماعیل بن جعفر، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، یزید (منبعث کے آزاد کردہ غلام) زید بن خالد جہنی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے لقطہ (گری پڑی ہوئی چیز) کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کو ایک سال تک مشتہر* کرو پھر اس کے سر بندھن کو پہچان رکھ پھر اس کو خرچ کر ڈال

اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا *وَقَالَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ح ٥٦٤٨ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً مُخَصَّفَةً أَوْ حَصِيرًا فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ *

پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو دے دے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے آپؐ نے فرمایا تو اس کو لے لے اس لئے کہ وہ تیرا ہے یا تیرے بھائی کا یا بھیڑیئے کا ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ کھوئے ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ بہت غصہ ہوئے یہاں تک کہ آپؐ کے دونوں رخسار یا چہرہ سرخ ہوگئے پھر فرمایا کہ تجھے اس سے کیا سروکار! جب کہ اس کا کھانا اور پانی اس کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالیتا ہے اور مکی نے کہا کہ ہم سے عبداللہ بن سعید نے بیان کیا کہ محمد بن زیاد بواسطہ محمد بن جعفر، عبداللہ بن سعید، سالم ابوالنضر (عمر بن عُبید اللہ کے آزاد کردہ غلام) بسر بن سعید زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حجرہ کھجور کی شاخ یا بوریئے سے بنالیا تھا تو (ایک بار) رسول اللہ ﷺ نکلے اور جا کر اس میں نماز پڑھنے لگے تو لوگ بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے پھر ایک رات (دوسرے) لوگ تو آگئے تو آنحضرت ﷺ نے آنے میں دیر کی اور آپؐ باہر تشریف نہیں لائے تو لوگوں نے اپنی آواز بلند کی اور دروازے پر کنکریاں پھینکیں، غصے کی حالت میں آپؐ باہر تشریف لائے اور ان لوگوں سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے برابر اس طرح کرتے رہنے کے سبب سے میں نے خیال کیا کہ کہیں تم پر فرض نہ کردیا جائے اس لئے تم اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اس لئے کہ فرض کے سوا دوسری نمازیں وہ بہتر ہیں جو گھر میں پڑھی جائیں۔

٦٣٢ بَاب الْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ) وَقَوْلِهِ (الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ

باب ٦٣٢۔ غصے سے پرہیز کرنے کا بیان اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب وہ غصہ ہوتے ہیں تو بخش دیتے ہیں جو لوگ خوشحالی اور مصیبت میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنے

النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ) *

والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

١٠٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ *

۱۰۴۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوی وہ نہیں ہے جو (کشتی میں کسی کو) پچھاڑے بلکہ قوی وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے کو قابو میں رکھے۔

١٠٤٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ *

۱۰۴۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، عدی بن ثابت، سلیمان بن صرد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے آنحضرت ﷺ کے نزدیک گالی گلوچ کیا ہم بھی وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے اس وقت ان میں سے ایک دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا اور چہرہ سرخ ہو گیا تھا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں ایسے کلمات جانتا ہوں کہ اگر یہ ان کو ادا کرتا تو اس کی یہ غصہ کی حالت جاتی رہتی کاش وہ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم کہہ لیتا۔ لوگوں نے اس آدمی سے کہا کیا تو سنتا ہے جو رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں؟ اس نے کہا میں دیوانہ نہیں ہوں۔

١٠٤٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ *

۱۰۴۸۔ یحییٰ بن یوسف، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ابوصالح، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ آپؐ مجھے نصیحت فرمائیں، آپؐ نے فرمایا غصہ نہ کرو اس نے کئی بار عرض کیا تو آپؐ یہی فرماتے رہے کہ غصہ نہ کرو۔

٦٣٣ بَاب الْحَيَاءِ *

باب ۶۳۳۔ حیا کا بیان۔

١٠٤٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ

۱۰۴۹۔ آدم، شعبہ، قتادہ، ابوالسوار عدوی، عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حیا نیکی ہی لاتی ہے، بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ حیا وقار کا سبب ہے اور حیا سکون قلب پیدا کرتی ہے ان سے عمران نے کہا کہ میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو مجھ سے اپنی کتابوں کی بات بیان کرتا ہے (یعنی حدیث کی

أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ *

موجودگی میں اس کی ضرورت نہیں)

۱۰۵۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَضَرَّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ *

۱۰۵۰۔ احمد بن یونس، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، ابن شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے اور وہ حیا کے متعلق عتاب کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تو اس قدر حیا کرتا ہے تجھے اس سے نقصان پہنچے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو (ایسا نہ کہو) اس لئے کہ حیا ایمان کا جزو ہے۔

۱۰۵۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى أَنَسٍ قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ اسْمُهُ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا *

۱۰۵۱۔ علی بن جعد، شعبہ، قتادہ، عبداللہ بن ابی عتبہ (انس کے آزاد کردہ غلام) ابو سعید سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنواری پردہ والی عورتوں سے بھی زیادہ باحیا تھے۔

٦٣٤ بَاب إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ *

باب ۶۳۴۔ جب تو حیا نہ کرے تو جو خواہش ہو کر۔

۱۰۵۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ *

۱۰۵۲۔ احمد بن یونس، زہیر، منصور، ربعی بن حراش، ابو مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نبوت کی پہلی گفتگو جو لوگوں کے پاس پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ جب تو حیا نہ کرے تو پھر جو خواہش ہو کر۔

٦٣٥ بَاب مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ *

باب ۶۳۵۔ دین کی بات سمجھنے کے لئے حق بات سے حیا نہ کی جائے۔

۱۰۵۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِي اللَّهم عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا

۱۰۵۳۔ اسماعیل، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، زینب بنت ابی سلمہ، ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا ہے، کیا عورت پر غسل واجب ہے جبکہ اس کو احتلام ہو؟ آپ

يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ *

نے فرمایاہاں! بشرطیکہ وہ پانی کو دیکھے۔

١٠٥٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاتُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَعَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا *

۱۰۵۴۔ آدم، شعبہ، محارب بن دثار، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مومن کی مثال اس سرسبز درخت کی طرح ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے ہیں لوگوں نے کہا وہ تو فلاں فلاں درخت ہے لیکن میں نے کہنا چاہا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن میں کم عمر جوان تھا، اس لئے مجھے کہنے میں شرم آئی، پھر آپؐ ہی نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے اور شعبہ سے بواسطہ خبیب بن عبدالرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابن عمرؓ سے اس طرح مروی ہے لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے یہ حضرت عمرؓ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر تو اس کو کہہ دیتا تو میرے نزدیک اتنے اور اتنے (مال) سے بہتر ہوتا۔

١٠٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا *

۱۰۵۵۔ مسدد، مرحوم، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے آپ کو (نکاح کے لئے) پیش کر کے کہنے لگی کہ کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ حضرت انس کی لڑکی نے کہا کس قدر بے حیا وہ عورت تھی تو انہوں نے کہا کہ وہ تجھ سے بہتر تھی کہ رسول اللہ ﷺ پر اپنے آپ کو نکاح کے لئے پیش کیا۔

٦٣٦ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيفَ وَالْيُسْرَ عَلَى النَّاسِ *

باب ۶۳۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ آسانی کرو سختی نہ کو، اور (آپؐ) لوگوں کے ساتھ تخفیف اور آسانی برتنے کو پسند فرماتے تھے۔

١٠٥٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا قَالَ أَبُو مُوسَى يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيهَا

۱۰۵۶۔ اسحاق، نضر، شعبہ، سعید بن ابی بردہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کو اور معاذ بن جبلؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن بھیجنے لگے تو دونوں سے فرمایا کہ آسانی کرنا سختی نہ کرنا اور خوش خبری سنانا، نفرت نہ دلانا بلکہ رغبت دلانا، ابو موسیٰؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں شہد سے شراب بنائی جاتی ہے جس کو تبع کہا

شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ *

جاتا ہے اور جو سے شراب بنائی جاتی ہے جس کو مزر کہا جاتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

١٠٥٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا *

۱۰۵۷۔ آدم، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آسانی کرو سختی نہ کرو اور لوگوں کو آرام دو اور نفرت نہ دلاؤ۔

١٠٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا لِلَّهِ *

۱۰۵۸۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو دو امر کے درمیان جب بھی اختیار دیا گیا تو ان میں جو آسان صورت تھی اس کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو، اگر وہ گناہ ہوتا تو لوگوں میں سب سے زیادہ دور رہنے والے ہوتے (یعنی سب سے زیادہ اس سے پرہیز کرتے) اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کی خاطر کبھی انتقام نہیں لیا مگر جو شخص حرمت الہیہ کی پردہ دری کرتا یعنی احکام الٰہی کے خلاف کرتا تو اللہ کی خاطر اس سے انتقام لیتے۔

١٠٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ فَأَقْبَلَ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُهُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ *

۱۰۵۹۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، ازرق بن قیس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم اہواز میں نہر کے کنارے ٹھہرے ہوئے تھے جس کا پانی خشک ہو گیا تھا ابو برزہ ایک گھوڑے پر سوار آئے آپ نماز پڑھنے لگے اور گھوڑے کو کھلا چھوڑ دیا وہ گھوڑا چلنے لگا تو نماز چھوڑ کر اس کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ اس گھوڑے تک پہنچ کر اس کو پکڑ لیا پھر واپس آئے اور باقی نماز پوری کی اور ہم میں ایک آدمی عقلمند تھا وہ کہنے لگا کہ اس بڈھے کو دیکھو کہ گھوڑے کے لئے نماز چھوڑ دی تو ابو برزہ کہنے لگے کہ جب سے میں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا ہوں کسی نے مجھ کو ایسی سخت بات نہیں کہی اور بیان کیا کہ میرا گھر بہت دور ہے اگر میں نماز پڑھتا اور اس گھوڑے کو چھوڑ دیتا تو میں رات تک بھی اپنے گھر والوں میں نہ پہنچ سکتا اور بیان کیا کہ نبی ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں اور آپؐ کو آسانی اختیار کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٠٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ

۱۰۶۰۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ح، لیث، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ *

انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگ اس کی طرف دوڑے تاکہ اس کو ماریں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی کا بہادو، اس لئے کہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو سختی کرنے والے نہیں بھیجے گئے۔

٦٣٧ بَاب الِانْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لَا تَكْلِمَنَّهُ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الْأَهْلِ *

باب ۶۳۷۔ لوگوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آنے اور گھر والوں کے ساتھ مذاق کرنے کا بیان اور ابن مسعودؓ کا قول ہے کہ لوگوں کے ساتھ اس طرح میل جول رکھو کہ تمہارا دین مجروح نہ ہونے پائے (۱)۔

١٠٦١ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ *

۱۰۶۱۔ آدم، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ ہم سے ملتے تھے یہاں تک کہ میرے ایک چھوٹے بھائی سے فرماتے تھے کہ اے ابو عمیر نغیر کو کیا ہوا۔

١٠٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي *

۱۰۶۲۔ محمد، ابو معاویہ، ہشام، اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی اور میری سہیلیاں میرے ساتھ کھیلتی تھیں جب آپؐ اندر تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں آپؐ ان کو بلا کر میرے پاس لے آتے میں پھر ان کے ساتھ کھیلنے لگتی۔

٦٣٨ بَاب الْمُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ *

باب ۶۳۸۔ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان اور ابوالدرداء سے منقول ہے کہ ہم لوگ بعض لوگوں سے اچھی طرح پیش آتے تھے لیکن ہمارے دل ان پر لعنت کرتے تھے۔

١٠٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۰۶۳۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، ابن منکدر، عروہ بن زبیر، حضرت

---

(۱) ایسا مزاح جس میں کسی کی دل آزاری ہو یا حد سے بڑھا ہوا یا وہ جھوٹ پر مبنی ہو وہ ممنوع ہے، اسی طرح مزاح کی کثرت بھی ممنوع ہے کیونکہ اس سے اللہ کی یاد سے غفلت بڑھتی ہے اور دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور اگر مزاح ایسا ہو جس میں نہ کسی کی دل شکنی ہو نہ جھوٹ پر مبنی ہو نہ حد سے تجاوز ہو اور نہ ہی بہت کثرت سے ہو، بلکہ کبھی کبھی ہو تو یہ نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ *

عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے فرمایا اسے اندر آنے دو وہ قبیلہ کا برا بیٹا ہے یا قبیلہ کا برا بھائی ہے جب وہ اندر آیا تو آپؐ نے اس سے نرمی سے گفتگو کی، میں نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے اس کے متعلق فرمایا تھا جو آپؐ نے فرمایا پھر جب وہ اندر آیا تو آپؐ نے اس سے نرمی سے گفتگو کی، آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ اللہ کے نزدیک سب سے برا آدمی درجہ کے لحاظ سے وہ ہے جس کو لوگوں نے اس کی فحش باتوں سے بچنے کے لئے چھوڑ دیا ہو۔

١٠٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ قَدْ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ أَيُّوبُ بِثَوْبِهِ وَأَنَّهُ يُرِيهِ إِيَّاهُ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ *

۱۰۶۴۔ عبداللہ بن عبدالوہاب، ابن علیہ، ایوب، عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس چند قبائیں ہدیہ میں بھیجی گئیں جو دیباج کی تھیں اور اس میں سونے کے بٹن تھے ان کو صحابہ میں تقسیم کر دیا اور ایک مخرمہ کے واسطے علیحدہ رکھ لی جب مخرمہ آئے تو آپؐ نے فرمایا میں نے یہ تمہارے واسطے رکھ لی تھی۔ ایوب کا بیان ہے کہ اپنے کپڑے میں لپیٹ دیا تھا تاکہ وہ اس کو دکھلائیں اور آپؐ کے خلق میں خوش طبعی تھی اس کو حماد بن زید نے ایوب سے روایت کیا اور حاتم بن وردان نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب نے بواسطہ ابن ابی ملیکہ، مسور نے بایں لفظ نقل کیا کہ نبی ﷺ کے پاس چند قبائیں آئیں۔

٦٣٩ بَاب لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ *

باب ۶۳۹۔ مومن ایک سوراخ سے دوبار ڈنگ نہیں کھاتا اور معاویہؓ نے کہا کہ حکیم تجربہ والا ہی ہوتا ہے۔

١٠٦٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ *

۱۰۶۵۔ قتیبہ، لیث، عقیل، زہری، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار ڈنگ نہیں کھاتا۔

٦٤٠ بَاب حَقِّ الضَّيْفِ *

باب ۶۴۰۔ مہمان کے حق کا بیان۔

١٠٦٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا

۱۰۶۶۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، حسین، یحییٰ بن ابی کثیر،

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ *

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہیں دی گئی تو رات عبادت کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے میں نے کہا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کر رات کو نماز پڑھ اور سو جا اور روزہ رکھ اور افطار کر، اس لئے کہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے اور تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے، تجھ سے ملنے والوں کا تجھ پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے اور امید ہے کہ تمہاری عمر طویل ہو اس لئے تمہارے واسطے کافی ہے کہ ہر مہینے تین روزے رکھو کیونکہ ہر نیکی کے بدلے دس گنا اجر ملتا ہے اس طرح تمام دنوں کے روزے ہو جائیں گے۔ عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے زیادتی چاہی تو آپؐ نے بھی اس پر زیادہ کیا میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا ہر جمعہ سے تین روزے رکھ لیا کرو۔ ابن عمر کا بیان ہے کہ میں نے اس پر بھی زیادتی چاہی تو آپؐ نے اس پر زیادہ کر دیا میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو میں نے عرض کیا اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا ہے، آپؐ نے فرمایا نصف مہینہ کے روزے۔

٦٤١ بَاب إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ وَقَوْلِهِ (ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ) *

باب ۶۴۱۔ مہمان کی عزت کرنے اور خود اس کی خدمت کرنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ "ابراہیم کے معزز مہمان"

١٠٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ *

۱۰۶۷۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، سعید بن ابی سعید، مقبری، ابو شریح کعبی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے ایک دن رات تو اس کا جائزہ ہے اور تین دن ضیافت ہے اور اس سے زیادہ صدقہ ہے اور مہمان کے لئے جائز نہیں وہ کسی کے پاس اتنا ٹھہرے کہ ان کو تکلیف ہو۔

ف: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک دن ایک رات تو مہمان کے لئے بتکلف کھانا تیار کیا جائے بقیہ دو دن ماحضر پیش کر دیا جائے اس کے بعد اس کا حق ختم ہو گیا اب جو کچھ میزبان کی طرف سے کھانا وغیرہ ہو گا وہ صدقہ ہے۔ آپؐ نے مہمان کے لئے یہ تعلیم فرمایا ہے کہ اسے میزبان کے پاس اتنا عرصہ نہیں رہنا چاہئے جس سے میزبان تنگی میں پڑ جائے۔

١٠٦٨- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ مِثْلَهُ وَزَادَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ *

۱۰۶۸۔ اسماعیل بواسطہ مالک اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اتنا زیادہ بیان کیا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

١٠٦٩- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ *

۱۰۶۹۔ عبداللہ بن محمد، ابن مہدی، سفیان، ابو حصین، ابو صالح، حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

١٠٧٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ *

۱۰۷۰۔ قتیبہ، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عقبہ بن عامرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ ہم لوگوں کو بھیجتے ہیں ہم جس قوم کے پاس اترتے ہیں اگر وہ ہماری مہمانداری نہ کریں تو اس کے متعلق آپؐ کیا فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم کسی قوم کے پاس اترو اور وہ تمہارے لئے اس چیز کا حکم دیں جو مہمان کے شایان شان ہے تو اس کو قبول کرلو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے ان کے مناسب حال مہمانی کا حق وصول کرو۔

١٠٧١- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ *

۱۰۷۱۔ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، تو اس کو چاہئے کہ صلہ رحمی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اس کو چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

٦٤٢ بَاب صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ *

باب ۶۴۲۔ مہمان کے لئے کھانا تیار کرنے، اور تکلف کرنے کا بیان۔

١٠٧٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

۱۰۷۲۔ محمد بن بشار، جعفر بن عون، ابوالعمیس، عون بن ابی جحیفہ،

جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ أَبُو جُحَيْفَةَ وَهْبٌ السُّوَائِيُّ يُقَالُ وَهْبُ الْخَيْرِ *

ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمانؓ اور ابودرداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کرادیا تھا، سلمانؓ ابوالدرداءؓ کی ملاقات کو گئے توام درداؓ کو بہت ہی خستہ حال میں دیکھا پوچھا کہ تمہاری یہ کیا حالت ہے؟ انہوں نے کہا کہ تمہارے بھائی ابوالدرداء کو دنیا کا کوئی سروکار نہیں، ابوالدرداء آئے تو ان کے لئے کھانا تیار کیا اور کہا کہ کھالو میں تو روزے سے ہوں، سلمانؓ نے کہا کہ جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں نہیں کھاؤں گا، چنانچہ انہوں نے کھالیا جب رات ہوئی، تو ابوالدرداء نفل پڑھنے کھڑے ہوگئے، سلمانؓ نے کہا سوجا، چنانچہ وہ سو گئے، پھر نوافل پڑھنے کھڑے ہوئے، سلمانؓ نے کہا سوجا، جب رات کا آخری حصہ آیا تو سلمانؓ نے کہا، اب کھڑے ہو جاؤ، چنانچہ دونوں نے نمازیں پڑھیں، سلمانؓ نے کہا کہ تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے اس لئے ہر مستحق کو اس کا حق دو، ابوالدرداءؓ نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپؐ سے یہ واقعہ بیان کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ سلمانؓ نے سچ کہا، ابوجحیفہ وہب سوائی ہیں ان کو وہب الخیر بھی کہا جاتا ہے۔

٦٤٣ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَزَعِ عِنْدَ الضَّيْفِ *

باب ۶۴۳۔ مہمان کے پاس غصہ کرنے اور گھبرانے کی کرامت کا بیان۔

١٠٧٣ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِي اللَّه عَنْهما أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ لِعَبْدِالرَّحْمَنِ دُونَكَ أَضْيَافَكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ فَانْطَلَقَ عَبْدُالرَّحْمَنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ فَقَالَ اطْعَمُوا فَقَالُوا أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اطْعَمُوا قَالُوا مَا نَحْنُ بِآكِلِينَ حَتَّى يَجِيءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اقْبَلُوا

۱۰۷۳۔ عیاش بن ولید، عبدالاعلی، سعید جریری، ابوعثمان، عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے ایک جماعت کی ضیافت کی اور عبدالرحمٰنؓ سے کہا کہ میں تو نبی ﷺ کی خدمت میں جارہا ہوں تم ان مہمانوں کو لے جاؤ اور میری واپسی سے پہلے پہلے تم ان کے کھانا کھلانے سے فارغ ہو جاؤ، عبدالرحمٰن چلے گئے اور جو کچھ سامان تھا ان مہمانوں کے سامنے پیش کر کے کہا کہ کھا لیجئے، انہوں نے کہا کہ ہمارے گھر کا مالک کہاں ہے؟ عبدالرحمٰنؓ نے کہا آپ کھا لیجئے، انہوں نے کہا کہ جب تک صاحب خانہ نہ آئیں ہم کھانا نہ کھائیں گے، انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے مہمانی قبول فرمالیجئے اگر آپؐ نے کھانا نہیں کھایا اور وہ واپس آگئے تو ہم پر غصہ ہوں گے،

عَنَّا قِرَاكُمْ فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ فَأَبَوْا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ يَا عَبْدَالرَّحْمَنِ فَسَكَتُّ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَالرَّحْمَنِ فَسَكَتُّ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَضْيَافَكَ فَقَالُوا صَدَقَ أَتَانَا بِهِ قَالَ فَإِنَّمَا انْتَظَرْتُمُونِي وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ فَقَالَ الْآخَرُونَ وَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ لَمْ أَرَ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ وَيْلَكُمْ مَا أَنْتُمْ لِمَ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ هَاتِ طَعَامَكَ فَجَاءَهُ فَوَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ بِاسْمِ اللَّهِ الْأُولَى لِلشَّيْطَانِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا *

انہوں نے کھانے سے انکار کیا میں نے سمجھ لیا کہ اب وہ (یعنی والد) مجھ پر ضرور خفا ہوں گے، جب وہ (واپس) آئے میں کنارے ہٹ گیا، انہوں نے پوچھا تم نے کیا کیا؟ تو انہوں نے ان سے سارا حال بیان کیا، انہوں نے آواز دی اے عبدالرحمٰنؓ! میں خاموش رہا پھر پکارا اے عبدالرحمٰن! اس پر بھی خاموش رہا، پھر کہا اے جاہل میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سنتا ہے، کیوں نہیں آتا، چنانچہ میں نکل آیا اور کہا کہ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیجئے، ان لوگوں نے کہا کہ ٹھیک کہتے ہیں ہمارے پاس کھانا لے کر آئے تھے، حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ تم نے میرا انتظار کیا خدا کی قسم میں آج رات نہ کھاؤں گا، ان مہمانوں نے کہا کہ بخدا ہم بھی نہ کھائیں گے جب تک کہ آپ نہ کھائیں گے، حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں نے آج جیسی بری رات نہیں دیکھی افسوس ہے تم پر کیوں نہیں تم ہماری مہمانی قبول کرتے (پھر کہا) کھانا لے آؤ، عبدالرحمٰنؓ کھانا لے آئے تو اپنا ہاتھ کھانے میں بسم اللہ کہہ کر ڈالا اور کہا پہلی حالت شیطان کی وجہ سے تھی، چنانچہ انہوں نے کھانا کھایا اور ان لوگوں نے بھی کھانا کھایا۔

٦٤٤ بَاب قَوْلِ الضَّيْفِ لِصَاحِبِهِ لَا آكُلُ حَتَّى تَأْكُلَ فِيهِ حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۶۴۴۔ مہمان کا صاحب خانہ سے یہ کہنا کہ جب تک تم نہ کھاؤ گے میں نہیں کھاؤں گا، اس باب میں ابوجحیفہ کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

١٠٧٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِي اللَّه عَنْهمَا جَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهُ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ فَأَمْسَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ لَهُ أُمِّي احْتَبَسْتَ عَنْ ضَيْفِكَ أَوْ عَنْ أَضْيَافِكَ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا عَشَّيْتِهِمْ فَقَالَتْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا أَوْ فَأَبَى فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ وَحَلَفَ لَا يَطْعَمُهُ فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ

۱۰۷۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، سلیمان، ابوعثمان، عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ ایک یا چند مہمانوں کو لے کر (گھر) آئے اور خود شام کے وقت ہی نبی ﷺ کے پاس چلے گئے، جب وہ واپس آئے تو میری ماں نے کہا تم نے اپنے مہمان یا مہمانوں کے کھلانے میں دیر کر دی۔ انہوں نے پوچھا کیا تم نے ان لوگوں کو کھانا نہیں کھلایا، میری ماں نے کہا ہم نے کھانا اس کے سامنے یا ان لوگوں کے سامنے پیش کیا، لیکن انہوں نے انکار کیا، حضرت ابوبکرؓ بہت غصہ ہوئے برا بھلا کہا اور قسم کھالی کہ کھانا نہیں کھائیں گے عبدالرحمٰنؓ کا بیان ہے کہ میں چھپا کھڑا تھا، انہوں نے آواز دی اے جاہل! عورت (یعنی میری ماں) نے بھی قسم کھالی کہ وہ بھی نہیں کھائیں گی جب تک کہ وہ نہیں کھائیں گے مہمان یا

فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوِ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَأَنَّ هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا فَقَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا*

مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ کھانانہ کھائیں گے جب تک کہ وہ نہ کھائیں، حضرت ابو بکرؓ نے کہا یہ شیطانی بات تھی، پھر کھانا منگوایا، خود بھی کھایااور لوگوں نے بھی کھایا، لوگ جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے اس کے نیچے سے اس سے اور زیادہ آجاتا، یہ دیکھ کر حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ہے، تو انہوں نے کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک، اب تو اس سے بھی زیادہ ہو گیا تھا جتنا ہمارے کھانے سے پہلے تھا، چنانچہ تمام لوگوں نے کھایا پھر اس کو نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجااور ذکر کیا کہ آپ نے بھی اس سے کھایا ہے۔

٦٤٥ بَاب إِكْرَامِ الْكَبِيرِ وَيَبْدَأُ الْأَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ *

باب ۶۴۵۔ بڑوں کی عزت کرنے اور اس امر کا بیان کہ سوال اور گفتگو میں بڑا آدمی ابتدا کرے۔

١٠٧٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُالرَّحْمَنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَدَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا

۱۰۷۵۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار (انصار کے آزاد کردہ غلام) رافعؓ بن خدیج و سہلؓ بن ابی حثمہ دونوں سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہؓ بن مسعود خیبر آئے اور کھجور کے باغ میں ایک دوسرے سے علیحدہ ہوگئے، عبداللہ بن سہلؓ کو کسی نے قتل کیا تو عبدالرحمٰنؓ بن سہل اور حویصہؓ بن مسعود، اور محیصہؓ بن مسعود نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی کے (قتل) کے معاملہ پر گفتگو کرنے لگے عبدالرحمٰنؓ نے گفتگو شروع کی جو اس جماعت میں سب سے زیادہ کم سن تھے، تو نبی ﷺ نے فرمایا، بڑا آدمی بات کرے یحییٰ نے کہا کہ گفتگو کا مستحق بڑا آدمی ہے چنانچہ ان لوگوں نے اپنے ساتھی کے (قتل کے) معاملہ پر گفتگو کی تو نبی ﷺ نے فرمایا، کیا تم پچاس قسمیں کھا کر اپنے مقتول یا ساتھی (کی دیت) کے مستحق ہو سکتے ہو ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ ایسی چیز ہے جس کو ہم لوگوں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا، آپؐ نے فرمایا پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے۔ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ لوگ تو کافر ہیں (یعنی جھوٹی قسمیں کھالیں گے) رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو اپنی طرف سے دیت دے دی، سہلؓ کا بیان ہے کہ دیت کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ لے کر اس کے گلے میں گیا تو اس نے میرے ایک لات ماری۔ لیث نے کہا یحییٰ نے بواسطہ

لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ *

بشیر سہل نقل کیا، یحییٰ کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ سہلؓ نے رافعؓ بن خدیج کی معیت کا تذکرہ کیا ہے، ابن عیینہ نے بواسطہ یحییٰ بشیر صرف سہل سے روایت کی ہے۔

١٠٧٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ *

۱۰۷۶۔ مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ درخت بتاؤ جو مسلمان کی طرح ہے کہ وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے، میرے دل میں خیال ہوا کہ وہ کھجور کا درخت ہوگا، لیکن میں نے بولنا مناسب نہ سمجھا جبکہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ وہاں موجود تھے جب یہ دونوں کچھ نہ بولے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے جب میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تو میں نے کہا، اے والد بزرگوار! میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہوگا تو انہوں نے کہا کہ پھر تجھے کہنے سے کس چیز نے روک رکھا اگر تو یہ بول دیتا تو میرے نزدیک اتنے اور اتنے مال سے زیادہ پسندیدہ ہوتا، ابن عمرؓ نے کہا مجھے صرف اس چیز نے بولنے سے روکا کہ نہ تو میں نے آپ کو اور نہ حضرت ابو بکرؓ کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھا، اس لئے میں نے نامناسب سمجھا۔

٦٤٦ بَاب مَا يَجُوزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ وَقَوْلِهِ (وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ) قَالَ ابْنُ

باب ۶۴۶۔ شعر و رجز اور حدی خوانی(۱) کس طرح کی جائز ہے اور کیا مکروہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ شعراء کی اتباع بھٹکے ہوئے لوگ کرتے ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ ہر وادی میں حیران و سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ لوگ ایسی بات کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کرتے ہیں، اور اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں اور ظلم کئے جانے کے بعد بدلہ لیتے ہیں، اور ظلم کرنے والوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کس کروٹ پلٹتے ہیں اور ابن عباسؓ نے

(۱) شعر کہنا بالذات قبیح نہیں ہے بلکہ اگر شعر کا مفہوم غلط ہو یا جھوٹ ہو یا شاعر شعر کہنے میں غلو کرے تو ایسے اشعار اور شعراء کی نصوص میں مذمت کی گئی ہے اور اگر شعر کا مفہوم اچھا ہو اور اس میں غلو سے کام نہ لیا جائے تو یہ مذموم نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض موقعوں پر خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کہے ہیں اور بعض صحابہ کرامؓ نے آپؐ کی موجودگی میں آپؐ کے حکم سے اشعار پڑھے ہیں۔

عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَغْوٍ يَخُوضُونَ *

(فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ کی) تفسیر یہ بیان کی کہ لغو خیالات میں غوطے لگاتے ہیں۔

۱۰۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِيَغُوثَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً *

۱۰۷۷۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابو بکرؓ بن عبدالرحمٰن، مروان، حکم، عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابیؓ بن کعب نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بعض شعر میں حکمت ہوتی ہے۔

۱۰۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ
وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ

۱۰۷۸۔ ابو نعیم، سفیان، اسود بن قیس، جندب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک بار نبی ﷺ (جہاد میں) تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک پتھر آپ کو لگا تو آپؐ پھسل گئے اور آپ کی انگلی سے خون بہنے لگا، تو آپؐ نے فرمایا کہ

تو صرف ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی ہے۔
اور تجھے جو تکلیف پہنچی ہے وہ اللہ کے راستہ میں پہنچی ہے۔

۱۰۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلُ
وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

۱۰۷۹۔ ابن بشار، ابن مہدی، سفیان، عبدالملک، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شاعر نے سب سے زیادہ سچی بات جو کہی وہ لبید کا قول ہے کہ......

"سن لو اللہ کے سوا تمام چیزیں باطل ہیں"
اور امیہ بن ابی الصلت قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے۔

۱۰۸۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

۱۰۸۰۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوعؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے ہم لوگ رات کے وقت چل رہے تھے تو جماعت میں سے ایک شخص نے عامر بن اکوع سے کہا کہ تم اپنا کلام کیوں نہیں سناتے ہو، راوی کا بیان ہے کہ عامرؓ شاعر تھے، چنانچہ انہوں نے حدی سنانا شروع کی۔

"اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہیں پا سکتے تھے،

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءٌ لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوا عَلَى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ يَهُودِيًّا لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا فَقَالَ لِي مَا لَكَ فَقُلْتُ فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ قَالَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ نَشَأَ بِهَا مِثْلَهُ *

نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہی نماز پڑھتے
اس لئے جو کچھ ہم نے کیا اس کو اپنے صدقے سے بخش دے
اور اگر ہم دشمن سے مقابل ہوں تو ہمیں ثابت قدم رکھ
اور ہم پر اطمینان قلب نازل فرما
ہم اس وقت موجود ہوں جبکہ اعلان جنگ ہو
اور دشمن بھی ہم پر اعلان کرکے حملہ کرے"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کون اونٹ ہانک رہا ہے، لوگوں نے عرض کیا، عامرؓ بن اکوع ہیں، آپؐ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے۔ جماعت میں سے ایک شخص نے کہا اے نبی اللہؐ (جنت) واجب ہوگئی، کاش ہمیں بھی اس سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم خیبر پہنچے اور محاصرہ کیا یہاں تک کہ ہم کو بہت تکلیف پہنچی مگر اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت کی، اور اس دن جب شام کا وقت آیا، تو لوگوں نے بہت سی آگ سلگائی رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ یہ آگ تم نے کس پر سلگائی ہے؟ لوگوں نے کہا گوشت پر آپؐ نے پوچھا کس چیز کے گوشت پر؟ لوگوں نے کہا، پالتو گدھے کے گوشت پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو پھینک دو اور (برتن) توڑ دو ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا (ایسا نہیں ہوسکتا) اس (گوشت) کو پھینک دیں، اور برتنوں کو دھو دیں تو آپؐ نے فرمایا (اچھا) ایسا ہی کرلو، راوی کا بیان ہے کہ جب لشکروں نے صف بندی کرلی، تو عامرؓ نے ایک یہودی پر اپنی تلوار کا وار کیا تاکہ اس کو قتل کرے مگر اس کے چھوٹے ہونے کے سبب سے (تلوار) خود ان کے گھٹنے پر لگی، اور شہید ہوگئے، جب لوگ لڑائی سے واپس ہوئے تو سلمہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پریشان دیکھ کر فرمایا کہ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، لوگ کہتے ہیں کہ عامرؓ کے عمل اکارت ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون کہتا ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں فلاں شخص اور اسیدؓ بن خضیر انصاری (کہتے ہیں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ کہتا ہے وہ جھوٹ کہتا ہے اور دونوں انگلیوں کو ملا کر آپؐ نے فرمایا کہ ان کے لئے دوگنا ثواب ہے، وہ جہاد کرنے والے مجاہد تھے، عرب میں ایسے آدمی بہت کم پیدا ہوتے ہیں۔

١٠٨١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ *

۱۰۸۱۔ مسدد، اسماعیل، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ اپنی بعض بیویوں کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس ام سلیمؓ بھی تھیں، آپؐ نے فرمایا، انجشہ! تیری خرابی ہو، تجھے شیشہ کی سواری کو بہت آہستہ سے ہانکنا چاہئے تھا۔ ابو قلابہ کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایسی بات کی کہ اگر ہم میں سے کوئی شخص یہ کہتا تو ہم اس کو معیوب سمجھتے یعنی آپ کا سوقک القواریر فرمانا۔

٦٤٧ بَاب هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ *

باب ۶۴۷۔ مشرکین کی ہجو کرنے کا بیان۔

١٠٨٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبُّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۸۲۔ محمد، عبدہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حسانؓ بن ثابت نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی ہجو بیان کرنے کی اجازت چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے نسب کا کیا کرو گے (یعنی مشرکین میں بعض کا ہم سے نسبی تعلق ہے، اگر ان کی ہجو کرو گے تو میری بھی ہجو ہو گی) حسانؓ نے عرض کیا، میں آپ کو اس سے اس طرح نکال دوں گا جس طرح بال آٹے سے نکالا جاتا ہے، ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کیا، انہوں نے کہا کہ حسانؓ کو برا بھلا نہ کہو اس لئے کہ وہ رسول اللہ کی طرف سے جواب دیتے تھے۔

١٠٨٣- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذَاكَ ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ

وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ

۱۰۸۳۔ اصبغ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ہیثم بن ابی سنان، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے ذکر کے دوران میں کہتے تھے کہ آپؐ نے فرمایا تمہارا بھائی وہ ہے جو بری بات نہ کہتا تھا، اس سے مراد ابن رواحہؓ تھے، جنہوں نے کہا تھا کہ:

اور ہم میں اللہ کے رسول ﷺ ہیں جو اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں جبکہ فجر کی روشنی ظاہر ہوتی ہے، ہمیں گمراہی کے بعد سیدھا راستہ دکھایا، چنانچہ ہمارے دلوں کو یقین ہے کہ جو کچھ انہوں نے فرمایا وہ ہو کر رہے گا وہ رات گزارتے ہیں اس حال میں کہ پہلو بستر سے علیحدہ ہوتا ہے

إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِينَ الْمَضَاجِعُ
تَابَعَهُ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

جبکہ مشرکین خوابگاہوں میں بوجھل پڑے ہوتے ہیں۔
عقیل نے زہری سے اس کی متابعت میں روایت کی اور زبیدی نے بواسطہ زہری، سعید سے اور اعرج نے ابوہریرہؓ سے نقل کیا۔

١٠٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ *

۱۰۸۴۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، (دوسری سند) اسماعیل برادر اسماعیل، سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حسانؓ بن ثابت انصاری کو سنا کہ حضرت ابوہریرہؓ کو گواہ بنارہے ہیں، اور کہہ رہے ہیں کہ اے ابوہریرہؓ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے حسانؓ اللہ کے رسولؐ کی طرف سے جواب دے، یا اللہ اس کی روح القدس کے ذریعہ تائید کر، ابوہریرہؓ نے جواب دیا ہاں (میں نے سنا ہے)۔

١٠٨٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ *

۱۰۸۵۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، عدی بن ثابت، حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسانؓ سے فرمایا، مشرکین کی ہجو کر جبریل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں۔

٦٤٨ بَاب مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبَ عَلَى الْإِنْسَانِ الشِّعْرُ حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ *

باب ۶۴۸۔ یہ مکروہ ہے کہ کسی شخص پر شعر اس طرح غالب آجائے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور علم اور قرآن سے اس کو روک دے۔

١٠٨٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا *

۱۰۸۶۔ عبیداللہ بن موسیٰ، حنظلہ، سالم، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، کہ تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرے۔

١٠٨٧ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ

۱۰۸۷۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، ابوصالح حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کا اپنے پیٹ کو پیپ سے بھرنا جو اس کے پیٹ کو کھا جائے (یعنی خراب کردے) اس سے بہتر ہے کہ شعر سے

رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا *

بھرے۔

٦٤٩ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ وَعَقْرَى حَلْقَى *

باب ۶۴۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تربت یمینک (تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو) اور عقری، حلقی (مونڈی کاٹی) فرمانا۔

١٠٨٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ *

۱۰۸۸۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ابوالقعیس کے بھائی افلح نے پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد مجھ سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو میں نے کہا میں اجازت نہ دوں گی، جب تک کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہ لے لوں اس لئے کہ ابوالقعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا ہے، بلکہ مجھ کو ابوالقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ مرد نے مجھ کو دودھ تو نہیں پلایا ہے بلکہ اس کی بیوی نے مجھ کو دودھ پلایا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ اس کو اجازت دے دو، اس لئے کہ وہ تمہارا چچا ہے، تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو جائے، اسی وجہ سے حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ رضاعت کے سبب سے ان رشتوں کو حرام سمجھو جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

١٠٨٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً لِأَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى لُغَةٌ لِقُرَيْشٍ إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ يَعْنِي الطَّوَافَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي إِذًا *

۱۰۸۹۔ آدم، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے واپسی کا ارادہ کیا تو صفیہؓ کو دیکھا کہ اپنے خیمے کے دروازے پر غمگین کھڑی ہیں اس لئے کہ انہیں حیض آنے لگا تھا، آپؐ نے فرمایا مونڈی کاٹی (یہ قریش کی زبان سے) بے شک تو ہمیں روکنے والی ہے، پھر فرمایا کیا تو نحر کے دن طواف افاضہ کر چکی ہے، حضرت صفیہؓ نے کہا ہاں، تو آپؐ نے فرمایا پھر تو بھی چل۔

٦٥٠ بَاب مَا جَاءَ فِي زَعَمُوا *

باب ۶۵۰۔ (لفظ) زعموا کے استعمال کا بیان۔

١٠٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي

۱۰۹۰۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابوالنضر (عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام) ابومرہ (ام ہانی کے غلام آزاد کردہ) ام ہانی بنت ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فتح مکہ کے سال حاضر ہوئی تو میں نے دیکھا

طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَاكَ ضُحًى *

کہ آپؐ غسل فرمارہے ہیں اور آپؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ پردہ کئے ہوئے ہیں، میں نے آپؐ کو سلام کیا، آپؐ نے فرمایا کون، میں نے جواب دیا کہ ام ہانی بنت ابی طالب، آپؐ نے فرمایا کہ ام ہانی خوش آمدید، جب غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے اور آٹھ رکعتیں نماز پڑھیں، اس حال میں کہ آپؐ ایک کپڑا لپیٹے ہوئے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میری ماں کا بیٹا کہتا ہے کہ جس شخص کو یعنی فلاں بن ہبیرہ کو تو نے پناہ دی ہے میں اس کو قتل کردوں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ام ہانیؓ جس کو تو نے پناہ دی میں نے بھی اس کو پناہ دی ام ہانیؓ کا بیان ہے کہ وہ چاشت کا وقت تھا۔

٦٥١ بَاب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ *

باب ۶۵۱۔ کسی شخص کا (کسی کو) ویلک کہنا۔

١٠٩١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ *

۱۰۹۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہنکائے جارہا تھا، آپؐ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہوجا، اس نے کہا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے (پھر) آپؐ نے فرمایا، اس پر سوار ہوجا، اس نے کہا یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپؐ نے فرمایا ویلک (تیری خرابی ہو) تو اس پر سوار ہوجا۔

١٠٩٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ *

۱۰۹۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ ہنکائے جارہا ہے، آپؐ نے اس سے کہا کہ تو اس پر سوار ہوجا، اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپؐ نے دوسری بار یا تیسری بار میں فرمایا کہ تیری خرابی ہو تو سوار ہوجا۔

١٠٩٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةَ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ *

۱۰۹۳۔ مسدد، حماد، ثابت بنانی، انس بن مالک وایوب، ابوقلابہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپؐ کے ساتھ آپ کا ایک سیاہ غلام تھا، جسے انجشہ کہا جاتا تھا، جو تیزی کے ساتھ اونٹوں کو ہنکائے جارہا تھا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا تیری خرابی ہو اے انجشہ ذرا ان شیشوں کو سنبھال کرلے جا (شیشوں سے مراد عورتیں تھیں)

١٠٩٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ *

۱۰۹۴۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، خالد، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، ابو بکرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے سامنے کسی کی تعریف کی تو آپؐ نے فرمایا تیری تباہی ہو تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی، تین بار آپؐ نے فرمایا تم میں سے جس کسی کو کسی کی تعریف کرنا ہی ہو اور اگر وہ اس کو جانتا ہے تو اسے کہنا چاہئے کہ میں فلاں کو ایسا گمان کرتا ہوں، اور اللہ اس کا نگران ہے اور اللہ کے سامنے میں کسی کا تزکیہ نہیں کرتا ہوں۔

١٠٩٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ لَا إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۰۵۔ عبدالرحمٰن بن ابراہیم، ولید، اوزاعی، زہری، ابو سلمہ وضحاک حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار آنحضرت ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصر نے جو بنی تمیم کا ایک فرد تھا، کہا یا رسول اللہ ﷺ انصاف سے تقسیم فرمائیے، آپؐ نے فرمایا کہ تیری خرابی ہو میں عدل سے کام نہ لوں گا تو پھر کون عدل کرے گا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں، آپؐ نے فرمایا نہیں (ایسا نہ کرو) اس لئے کہ اس کے بعض ساتھی ایسے ہوں گے کہ تم میں سے ایک ان کی نمازوں اور ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنی نماز اور روزے کو حقیر سمجھیں گے، حالانکہ وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے، نہ اس تیر کے پرگان پر کچھ نشان ہو اور نہ اس کے نیچے، اور نہ اس کے پروں پر کچھ باقی ہو، اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ لوگ مسلمانوں میں تفرقہ کے وقت ظاہر ہوں گے اور ان میں ایک شخص ایسا ہوگا جس کا ہاتھ ایسا ہوگا جیسے عورت کے پستان یا جیسے گوشت کا لوتھڑا جو حرکت کرتا ہو (حضرت ابو سعیدؓ کا بیان ہے کہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کو آنحضرت ﷺ سے سنا ہے، اور (اس کی بھی) گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علیؓ کے ساتھ اس جنگ کے وقت موجود تھا وہ مقتولوں میں تلاش کیا گیا، تو اسی طرح ملا جس طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا۔

١٠٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ

۱۰۹۶۔ محمد بن مقاتل، ابوالحسن، عبداللہ، اوزاعی، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول

حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ مَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيْلَكَ *

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں تو ہلاک ہو گیا، آپؐ نے فرمایا تیری خرابی ہو (کیا ہوا) اس نے عرض کیا، میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی، آپؐ نے فرمایا ایک غلام آزاد کر، اس نے کہا میرے پاس غلام نہیں، آپؐ نے فرمایا پھر دو مہینے متواتر روزے رکھ لے، اس نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا، آپؐ نے فرمایا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا، اس نے کہا کہ میرے پاس نہیں ہے، چنانچہ ایک عرق (ایک پیمانہ ہے) لایا گیا (جس میں کھجوریں تھیں) آپؐ نے فرمایا اس کو لے جا اور صدقہ کر، اس نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا اپنے گھر والوں کے علاوہ دوسروں کو (دوں)؟ قسم ہے اس جان کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مدینہ میں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں، تو نبی ﷺ ہنس دیئے، یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں، آپؐ نے فرمایا تو اس کو لے لے، یونس نے زہری سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے اور عبدالرحمٰن بن خالد نے زہری سے ویلک کا لفظ نقل کیا۔

۱۰۹۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِي اللَّه عَنْه أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا *

۱۰۹۷۔ سلیمان بن عبدالرحمٰن، ولید، ابو عمرو اوزاعی، ابن شہاب زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ہجرت کے متعلق خبر دیجئے، تو آپؐ نے فرمایا، تیرا برا ہو، ہجرت تو بہت سخت چیز ہے، کیا تیرے پاس اونٹ ہے اس نے کہا، ہاں، آپؐ نے فرمایا کیا تو اس کا صدقہ ادا کرتا ہے؟ اس نے کہا ہاں، آپؐ نے فرمایا، تو دریا کے اس طرف رہ کر اپنا کام کئے جا، اللہ تعالیٰ تیرے اعمال میں سے کچھ ضائع نہ کرے گا۔

۱۰۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ قَالَ شُعْبَةُ شَكَّ هُوَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَالَ النَّضْرُ

۱۰۹۸۔ عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، شعبہ، واقد بن محمد بن زید، محمد بن زید، حضرت ابن عمرؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے وَيْلَكُمْ یا وَيْحَكُمْ (تیرا برا ہو یا تیری خرابی ہو) فرمایا (شعبہ کا بیان ہے کہ واقد بن محمد کو شبہ ہوا) میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کی گردن نہ مارنے لگو، اور نضر نے شعبہ سے ویحکم کا لفظ نقل کیا، اور عمران بن محمد نے اپنے والد سے ویلکم او ویحکم نقل کیا ہے۔

عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ *

۱۰۹۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَنَحْنُ كَذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ إِنْ أُخِّرَ هَذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٦٥٢ بَاب عَلَامَةِ حُبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْلِهِ (إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ) *

۱۱۰۰- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ *

۱۱۰۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ

۱۰۹۹۔ عمرو بن عاصم، ہمام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ دیہاتیوں میں سے ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ قیامت کب ہوگی، آپؐ نے فرمایا تیری برائی ہو تو نے اس کے لئے کیا سامان کر رکھا ہے، اس نے کہا میں نے کچھ سامان نہیں کیا بجز اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں، آپؐ نے فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے، اس پر ہم نے عرض کیا، کیا ہم بھی اسی طرح ہوں گے، آپؐ نے فرمایا ہاں، اس دن ہم لوگوں کو بہت خوشی ہوئی، اتنے میں مغیرہ کا ایک غلام گزرا جو میرا ہمعصر تھا آپؐ نے فرمایا اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے قیامت آجائے گی، اور شعبہ نے قتادہ سے یہ حدیث مختصراً روایت کی ہے کہ میں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے سنا۔

باب ۶۵۲۔ اللہ بزرگ و برتر کی محبت کی نشانی کا بیان اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب رکھے گا۔

۱۱۰۰۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابووائل، عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔

۱۱۰۱۔ قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، ابووائل، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپؐ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرے اور اس کو نہ پائے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہوگا۔ جریر بن حازم، سلیمان بن قرم اور ابوعوانہ نے بواسطہ اعمش، ابووائل، حضرت عبداللہ، آنحضرت ﷺ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

١١٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ *

۱۱۰۲۔ ابو نعیم، سفیان، اعمش، ابووائل، ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے اور وہ اس سے مل نہیں سکا، آپؐ نے فرمایا آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے، ابو معاویہ اور محمد بن عبید نے اس کے متابع حدیث روایت کی۔

١١٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ *

۱۱۰۳۔ عبدان، عبدان کے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، سالم بن ابی الجعد، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب ہوگی آپؐ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا سامان مہیا کر رکھا ہے؟ اس نے کہا میں نے بہت زیادہ نماز، روزوں کا سامان تو مہیا نہیں کیا مگر یہ کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہوں، آپؐ نے فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔

٦٥٣ بَاب قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اخْسَأْ *

باب ۶۵۳۔ کسی شخص کا کسی کو کہنا کہ دور ہو جا۔

١١٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَمَا هُوَ قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ *

۱۱۰۴۔ ابوالولید، سلم بن زریر، ابورجاء، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد (ابن صیاد) سے فرمایا کہ میں نے اپنے دل میں تمہارے لئے ایک بات چھپا رکھی ہے بتاؤ وہ کیا چیز ہے اس نے کہا دھواں ہے، آپؐ نے فرمایا دور ہو جا۔

١١٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ

۱۱۰۵۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے چند صحابہ کے ساتھ ابن صیاد کی طرف روانہ ہوئے بنی مغالہ کے محلّہ میں لڑکوں کے ساتھ اسے کھیلتے ہوئے پایا اس وقت وہ سن بلوغ کے قریب تھا اس کو آپؐ کی تشریف آوری کا علم نہ ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسولؐ ہوں، اس نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ امیوں کے رسولؐ ہو، پھر ابن صیاد

فَنظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَرَضَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ هُوَ الدُّخُ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ سَالِمٌ فَسَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُاللَّهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ

نے کہا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دھکا دیا پھر فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسولؑ پر ایمان لایا پھر ابن صیاد سے پوچھا تیرا اپنے متعلق کیا خیال ہے؟ اس نے کہا میرے پاس سچے اور جھوٹے دونوں قسم کے آدمی آتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ تجھ پر معاملہ مشتبہ ہو کر رہ گیا ہے (پھر) رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے تیرے لئے ایک بات اپنے دل میں چھپا رکھی ہے اس نے کہا وہ دھواں ہے، آپؐ نے فرمایا دور ہو جا تو خدا کی مرضی سے آگے نہیں بڑھ سکتا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا کیا آپؐ اجازت دیتے ہیں کہ اس کی گردن اڑا دوں، آپؐ نے فرمایا کہ اگر یہ شخص وہی (یعنی دجال) ہے تو تم اس پر قابو نہ پاؤ گے اور اگر یہ شخص وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی نفع نہیں ہے، سالم کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعبؓ انصاری اس باغ کے مقصد سے چلے جہاں ابن صیاد تھا یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں داخل ہوئے تو درختوں کے تنوں کی آڑ میں ہو کر چلنے لگے اور مقصد یہ تھا کہ ابن صیاد کی کچھ بات سنیں قبل اس کے کہ وہ آپؐ کو دیکھ سکے، اس وقت ابن صیاد اپنے بستر پر ایک چادر میں لپٹا ہوا پڑا تھا جس میں وہ گنگنا رہا تھا ابن صیاد کی ماں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا کہ درختوں کی آڑ سے ہو کر تشریف لا رہے ہیں اس نے ابن صیاد سے کہا اے صاف (یہ اس کا نام تھا) یہ محمدؐ آ رہے ہیں تو ابن صیاد نے گنگنانا موقوف کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اس کو چھوڑ دیتی تو اصل حقیقت واضح ہو جاتی، سالم کا بیان ہے کہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے تو اللہ کی تعریف بیان کی جس کا وہ سزاوار ہے پھر دجال کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسے نہیں گزرے جنہوں نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہو، نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تم سے ایسی بات بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم جان لو کہ وہ کانا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ خَسَأْتُ الْكَلْبَ بَعَّدْتُهُ (خَاسِئِينَ) مُبْعَدِينَ *

٦٥٤ بَاب قَوْلِ الرَّجُلِ مَرْحَبًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهَا مَرْحَبًا بِابْنَتِي وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ *

باب ۶۵۴۔ کسی کو مرحبا کہنے کا بیان اور حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ سے فرمایا مرحباً اے میری بیٹی اور ام ہانی کا بیان ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپؐ نے فرمایا مرحباً اے ام ہانی۔

١١٠٦- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّه عَنْهمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَصُومُوا رَمَضَانَ وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ *

۱۱۰۶۔ عمران بن میسرہ، عبدالوارث، ابوالتیاح، ابوجمرہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا مرحبا اس وفد کو جو آیا ہے یہ رسوا اور شرمسار نہ ہو، ان لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم قبیلہ ربیعہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے اور آپؐ کے درمیان مضر ہیں چنانچہ ہم آپؐ کی خدمت میں صرف حرام ہی کے مہینہ میں حاضر ہو سکتے ہیں اس لئے ہمیں کوئی ایسا فیصل شدہ امر بتا دیجئے کہ اس پر عمل کرنے سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پیچھے رہنے والوں کو اس کی دعوت دیں آپؐ نے فرمایا چار اور چار باتیں ہیں (یعنی چار باتیں کرنے کی اور چار باتیں رکنے کی) نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو، مال غنیمت کا پانچواں حصہ دو اور دباء حنتم، نقیر اور مزفت میں نبیذ نہ پیو، (اس کی تفصیل گزر چکی ہے)۔

٦٥٥ بَاب مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ *

باب ۶۵۵۔ لوگ اپنے باپوں کے نام سے پکارے جائیں گے۔

١١٠٧- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ *

۱۱۰۷۔ مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ عہد شکنی کرنے والے کے لئے قیامت کے دن جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

١١٠٨- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۱۱۰۸۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ *

وسلم نے فرمایا کہ ہر عہد شکنی کرنے والے کے لئے قیامت کے دن جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

٦٥٦ بَاب لَا يَقُلْ خَبُثَتْ نَفْسِي *

باب ۶۵۶۔ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس (مزاج) خبیث ہوا۔

١١٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي *

۱۱۰۹۔ محمد بن یوسف، سفیان، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ لقست نفسی (یعنی میرا نفس خراب ہو گیا)(۱)

١١١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي تَابَعَهُ عُقَيْلٌ *

۱۱۱۰۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، ابوامامہ بن سہل، حضرت سہلؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص خبیث نفیسی (میرا نفس خبیث ہوا) نہ کہے بلکہ لقست نفسی (میرا نفس خراب ہوا) کہے عقیل نے اس کی متابعت میں روایت کی۔

٦٥٧ بَاب لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ *

باب ۶۵۷۔ زمانے کو برا بھلا نہ کہو

١١١١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ *

۱۱۱۱۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا بنی آدم زمانہ کو گالیاں دیتا ہے (۲) حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں، رات اور دن میرے ہی قبضہ میں ہے۔

١١١٢ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

۱۱۱۲۔ عیاش بن ولید، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، ابوسلمہ، حضرت

---

(۱) "لقست نفسی" کا معنی ہے میرا جی متلانے لگا، اور خبثت نفسی سے مراد بھی جی کا متلانا ہے۔ چونکہ لفظ خبث اور خبیث کا اطلاق جی متلانے کے علاوہ دیگر مذموم اور بری چیزوں پر بھی ہوتا ہے مثلاً برے اور باطل عقیدہ پر، جھوٹی بات پر اور برے کام پر اس لئے نفس کے بارے میں اس لفظ کے استعمال سے منع فرما دیا۔

(۲) اہل عرب کی عادت یہ تھی کہ جب ان پر حوادثات و مصائب کا نزول ہوتا تو وہ زمانے کو برا کہتے، گالیاں دیتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا اس لئے کہ حوادث و مصائب کو بھیجنے والے اللہ تعالیٰ ہیں وہی فاعل حقیقی ہیں۔ زمانے کا تو اس میں کچھ دخل نہیں۔ یہی مطلب ہے "انا الدھر" کا کہ سارے امور سرانجام دینے والا میں ہوں۔

عَبْدُالْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ *

ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو اور زمانے کو خراب نہ کہو اس لئے کہ زمانہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

٦٥٨ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَقَدْ قَالَ إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهِ إِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ كَقَوْلِهِ لَا مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمُلْكِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ (إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا) *

باب ٦٥٨۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ کرم مومن کا دل ہے اور فرمایا مفلس وہ ہے جو قیامت کے (اعمال کے اعتبار سے) مفلس ہو نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ کشتی میں بچھاڑنا در اصل یہ ہے کہ بوقت غضب اپنے نفس کو قابو میں رکھے نیز آپؐ کا فرمانا کہ ملک اللہ ہی کا ہے اور آپؐ نے اس طرح بیان کیا کہ وہی آخری بادشاہ ہے پھر بادشاہوں کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ بادشاہ جب کسی آبادی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تاخت و تاراج کر ڈالتے ہیں۔

١١١٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُونَ الْكَرْمُ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ *

۱۱۱۳۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیّب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ وسلم نے فرمایا کہ لوگ کرم کہتے ہیں حالانکہ کرم تو مومن کا دل ہے۔

٦٥٩ بَاب قَوْلِ الرَّجُلِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فِيهِ الزُّبَيْرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ٦٥٩۔ کسی شخص کا فداک ابی وامی کہنا، اس باب میں زبیر کی روایت ہے۔

١١١٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي أَظُنُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ *

۱۱۱۴۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبداللہ بن شداد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سعدؓ کے سوا کسی کیلئے آپ سے فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ فداك ابی وامی اور میرا خیال ہے کہ شاید جنگ احد کے دن آپؐ نے یہ فرمایا تھا۔

٦٦٠ بَاب قَوْلِ الرَّجُلِ جَعَلَنِي اللَّهُ

باب ٦٦٠۔ کسی شخص کا یہ کہنا کہ اللہ مجھ کو تم پر فدا کرے اور

فِدَاكَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا *

حضرت ابو بکرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم اپنے باپوں اور ماؤں کو آپ پر فدا کریں۔

١١١٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ*

١١١٥۔ علی بن عبداللہ، بشر بن مفضل، یحییٰ بن ابی اسحاق، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اور ابو طلحہ نبی ﷺ کے ساتھ (مدینہ) آئے اور نبی ﷺ کے ساتھ صفیہؓ تھیں جن کو آپؐ نے اپنے پیچھے سواری پر بٹھالیا تھا راستہ میں ایک جگہ اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا تو نبی ﷺ اور وہ عورت (یعنی حضرت صفیہؓ) دونوں گر پڑے ابو طلحہؓ اپنی سواری سے اترے اور رسول ﷺ کے پاس پہنچ کر پوچھا اے اللہ کے نبی ﷺ اللہ مجھ کو آپ پر فدا کرے کیا آپ کو کوئی تکلیف پہنچی آپؐ نے فرمایا نہیں لیکن عورت (یعنی صفیہؓ) کو دیکھو چنانچہ ابو طلحہؓ نے اپنا کپڑا اپنے منہ پر ڈالا پھر حضرت صفیہؓ کی طرف جانے کا ارادہ کیا اور اپنا کپڑا ان کے منہ پر ڈال دیا، وہ کھڑی ہو گئیں، پھر دونوں کے لئے کجاوہ درست کیا پھر دونوں سوار ہوئے اور روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو نبی ﷺ نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں اور برابر یہی کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہوئے۔

٦٦١ بَاب أَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

باب ٦٦١۔ اللہ کے نزدیک محبوب ترین نام کا بیان۔

١١١٦ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَالرَّحْمَنِ *

١١١٦۔ صدقہ بن فضل، ابن عیینہ، ابن منکدر جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا قاسم نام رکھا تو ہم نے اس سے کہا کہ تجھ کو ابو القاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور نہ باعزت سمجھیں گے تو اس نے نبی ﷺ سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ۔

٦٦٢ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

باب ٦٦٢۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ میرے نام پر اپنا نام رکھو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھو انسؓ نے نبی صلی

قَالَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

اللہ علیہ وسلم سے اس کو نقل کیا(۱)۔

١١١٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي *

۱۱۱۷۔ مسدد، خالد، حصین، سالم، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا لوگوں نے کہا ہم تمہیں ابوالقاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے جب تک کہ نبی ﷺ سے دریافت نہ کرلیں گے آپ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

١١١٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي *

۱۱۱۸۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ایوب، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا کہ میرا نام تو رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

١١١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَالرَّحْمَنِ *

۱۱۱۹۔ عبداللہ بن محمد، سفیان، ابن منکدر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا لوگوں نے کہا ہم تجھے ابوالقاسم کی کنیت کے ساتھ نہیں پکاریں گے اور ہم نہ تجھے کچھ فضیلت دیں گے چنانچہ وہ شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے یہ واقعہ بیان کیا آپؐ نے اس سے فرمایا کہ اس کا نام عبدالرحمٰن رکھ۔

٦٦٣ بَاب اسْمِ الْحَزْنِ *

باب ۶۶۳۔ حزن نام رکھنے کا بیان۔

١١٢٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتِ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ *

۱۱۲۰۔ اسحٰق بن نصر، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا کہ حزن آپ نے فرمایا تو سہل ہے انہوں نے کہا کہ میں اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے ابن مسیّب کا بیان ہے کہ اس کے بعد سے ہمارے خاندان میں سختی برابر رہی۔

١١٢١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ وَمَحْمُودٌ هُوَ ابْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

۱۱۲۱۔ علی بن عبداللہ و محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن مسیّب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

---

(۱) جمہور علماء، فقہاء و محدثین کی رائے یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اپنے نام اور اپنی کنیت جیسی کنیت رکھنے سے منع فرمایا ہے یہ ممانعت آپ کی حیات میں تھی بعد میں ممانعت نہیں رہی۔ یہی وجہ ہے کہ بعض صحابہ کرام نے یہ نام اور یہ کنیت اختیار فرمائی۔

أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بِهَذَا *

٦٦٤ بَاب تَحْوِيلِ الِاسْمِ إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ *

باب ۶۶۴۔ ایک نام بدل کر اس سے اچھا نام رکھنے کا بیان۔

١١٢٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ وَلَكِنْ أَسْمِهِ الْمُنْذِرَ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ *

۱۱۲۲۔ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، ابو حازم، سہل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسید جب پیدا ہوئے تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لائے گئے آپؐ نے ان کو اپنی ران پر رکھا اور ابو اسید بیٹھے ہوئے تھے تو آنحضرت ﷺ اپنے سامنے کی کسی چیز میں مصروف ہو گئے ابو اسید نے کسی کی معرفت اپنے بیٹے کو نبی ﷺ کی ران پر سے اٹھوالیا پھر آنحضرت ﷺ کو خیال آیا آپ نے پوچھا وہ بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کو پھر بھجوادیا آپ نے پوچھا اس کا نام کیا ہے؟ کہا فلاں نام ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ منذر اس کا نام ہے اس دن سے اس کا نام منذر ہو گیا۔

١١٢٣ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ *

۱۱۲۳۔ صدقہ بن فضل، محمد بن جعفر، شعبہ، عطا بن ابی میمونہ، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ زینب کا نام برہ تھا تو کہا گیا کہ وہ اپنے نفس کی پاکیزگی ظاہر کرتی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

١١٢٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِي حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ *

۱۱۲۴۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں سعید بن مسیّب کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے بیان کیا کہ میرے دادا حزن آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے آپؐ نے دریافت فرمایا تمہارا کیا نام ہے کہا میرا نام حزن ہے، آپؐ نے فرمایا بلکہ تو سہل ہے انہوں نے کہا میں اس کو بدلنے والا نہیں جو میرے باپ نے رکھ دیا ہے ابن مسیّب کا بیان ہے کہ اس کے بعد سے سختی میرے خاندان میں برابر رہی۔

٦٦٥ بَاب مَنْ سَمَّى بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَقَالَ أَنَسٌ قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب ۶۶۵۔ انبیاء کے نام پر نام رکھنے کا بیان اور حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم یعنی اپنے

وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَهُ *

صاحبزادے کا بوسہ لیا۔

١١٢٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ صَغِيرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ *

۱۱۲۵۔ ابن نمیر، محمد بن بشر، اسمٰعیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفی سے پوچھا کیا تم نے ابراہیم بن نبی ﷺ کو دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ وہ کمسنی ہی میں فوت ہو گئے اگر خدا کی مرضی ہوتی کہ نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو آپؐ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

١١٢٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ *

۱۱۲۶۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، عدی بن ثابت حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ان کی دودھ پلانے والی ہے۔

١١٢٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَرَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۲۷۔ آدم، شعبہ، حصین بن عبدالرحمٰن، سالم بن ابی الجعد، جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اس لئے کہ میں تقسیم کرنے والا ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور انسؓ نے اس کو نبی ﷺ سے روایت کیا۔

١١٢٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ *

۱۱۲۸۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، ابو حصین، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھ کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جو شخص میرے متعلق قصداً جھوٹ بولے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

١١٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ

۱۱۲۹۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید بن عبداللہ بن ابی بردہ، ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا آپؐ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کے ذریعے اس کی تحنیک کی اور اس کے حق میں برکت کی دعا کی اور مجھے دے دیا اور یہ ابو موسیٰ کا سب سے بڑا

إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى *

لڑکا تھا۔

١١٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۳۰۔ ابو الولید، زائدہ، زیاد بن علاقہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس دن ابراہیم رضی اللہ عنہ (نبی ﷺ کے صاحبزادے) کا انتقال ہوا تو سورج گہن میں آگیا ابو بکرہ نے اس کو نبی ﷺ سے روایت کیا۔

٦٦٦ بَاب تَسْمِيَةِ الْوَلِيدِ *

باب ٦٦٦۔ کسی شخص کا بچے کا اپنا نام رکھنے کا بیان۔

١١٣١ - أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ *

۱۱۳۱۔ ابو نعیم فضل بن دکین، ابن عینیہ، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا تو فرمایا اے اللہ ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام، اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور کمزوروں کو مکہ میں نجات دے اے اللہ! مضر پر سختی کر اور ان کو یوسف علیہ السلام کے قحط کی طرح قحط میں مبتلا کر دے۔

٦٦٧ بَاب مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنِ اسْمِهِ حَرْفًا وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هِرٍّ *

باب ٦٦٧۔ اپنے ساتھی کو اس کے نام میں سے کوئی حرف کم کر کے پکارنے کا بیان اور ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہر۔

١١٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَ هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا نَرَى *

۱۱۳۲۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ، عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشؓ یہ جبریل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمتہ اللہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آپؐ وہ چیز دیکھتے تھے جو ہم لوگوں کو نظر نہیں آتی تھی۔

١١٣٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۳۳۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ام سلیم سفر میں تھیں اور آنحضرت ﷺ کے غلام انجشہ سواری کو ہانک رہے تھے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے انجش! ان شیشوں کو سنبھال کر لے

يَسُوقُ بهنَّ فَقَالَ النَّبيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ *

چل (شیشوں سے آپ کی مراد عورتیں تھیں)۔

٦٦٨ بَاب الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ وَقَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ *

باب ٦٦٨۔ بچہ کی کنیت رکھنے اور جس کے بچہ پیدا نہ ہوا ہو اس کی کنیت رکھنے کا بیان۔

١١٣٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ فَطِيمًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ نُغَرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا *

۱۱۳۴۔ مسدد، عبدالوارث، ابوالتیاح، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ خلق کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے اچھے تھے اور میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہا جاتا تھا راوی کا بیان ہے کہ غالبًا اس کا دودھ چھوٹ چکا تھا جب وہ آتا تو آپ فرماتے اے ابو عمیر نغیر کو کیا ہوا نغیر ایک پرندہ تھا جس کے ساتھ وہ کھیلتا تھا اور اکثر نماز کا وقت ہوتا اور آپؐ ہمارے گھر میں ہوتے جس فرش پر آپؐ تشریف فرما ہوتے اس کے جھاڑنے اور صاف کرنے کا حکم دیتے پھر آپؐ (نماز کے لئے) کھڑے ہو جاتے ہم بھی آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے اور آپؐ ہمیں نماز پڑھاتے۔

٦٦٩ بَاب التَّكَنِّي بِأَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى *

باب ٦٦٩۔ ابوتراب کنیت رکھنے کا بیان اگرچہ اس کی دوسری کنیت بھی ہو۔

١١٣٥ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّه عَنْه إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهُ فَقَالَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ *

۱۱۳۵۔ خالد بن مخلد، سلیمان، ابو حازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ کو اپنے ناموں میں ابوالتراب کا لفظ بہت پسند تھا اور اس نام سے پکارے جانے سے بہت خوش ہوتے تھے اور یہ نام نبی ﷺ کا ہی رکھا ہوا تھا ایک دن حضرت فاطمہؓ سے ناراض ہو کر باہر چلے گئے اور مسجد کی دیوار سے لگ کر لیٹ رہے نبی ﷺ انہیں تلاش کرتے ہوئے تشریف لائے کسی نے بتایا کہ وہ دیوار سے لگ کر لیٹے ہوئے ہیں۔ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کی پیٹھ میں مٹی لگ گئی تھی نبی ﷺ ان کی پیٹھ سے مٹی صاف کرتے جاتے اور فرماتے اے ابوتراب بیٹھ۔

٦٧٠ بَاب أَبْغَضِ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ *

باب ٦٧٠۔ اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند نام کا بیان۔

١١٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

۱۱۳۶۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ۔ سے

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ *

روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برا نام اس شخص کا ہوگا جو ملک الاملاک اپنا نام رکھے۔

۱۱۳۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَخْنَعُ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ غَيْرُهُ تَفْسِيرُهُ شَاهَانْ شَاهْ *

۱۱۳۷۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ابو الزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اخنع اسم عند اللہ (یعنی اللہ کے نزدیک سب سے برا نام) اور سفیان نے متعدد بار بیان کیا کہ اخنع الاسماء عند اللہ (یعنی اللہ کے نزدیک ناموں میں سب سے برا نام) اس کا ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک رکھتا ہے دوسرے لوگوں نے اس کی تفسیر شاہان شاہ بیان کی ہے۔

٦٧١ بَاب كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ *

باب ۶۷۱۔ مشرک کی کنیت رکھنے کا بیان اور مسور نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مگر یہ کہ ابن ابی طالب چاہے (یعنی حضرت علیؓ)۔

۱۱۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأُسَامَةُ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَا حَتَّى مَرَّا بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ

۱۱۳۸۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، برادر اسمٰعیل، سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار تھے جس پر فدک کی بنی ہوئی ایک چادر تھی اور اسامہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے جنگ بدر سے پہلے بنی حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہؓ کی عیادت کرنے جا رہے تھے، دونوں چلے جا رہے تھے ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا۔ جس میں عبداللہ بن ابی سلول بھی تھا اور یہ عبداللہ بن ابی کے مسلمان ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے اور اس مجلس میں مسلمان اور بت پرست مشرکین اور یہود موجود تھے اور مسلمانوں میں سے عبداللہ بن رواحہؓ تھے جب سواری کے چلنے سے گرد ان لوگوں پر اڑ کر گئی، تو ابن ابی نے اپنی ناک کو چادر سے چھپاتے ہوئے کہا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو سلام کیا اور سواری روک کر وہیں اتر پڑے، پھر ان کو اللہ کی طرف بلایا اور ان کو قرآن پڑھ کر سنایا عبداللہ بن ابی بن سلول نے آپ سے کہا کہ اے آدمی تو جو کہتا ہے مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا اگر یہ حق ہے تو ہماری مجلسوں میں آکر ہمیں تکلیف نہ دیا کرو جو تمہارے پاس جائے

فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ وَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْأَذَى قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ) الْآيَةَ وَقَالَ (وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ) فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ حَتَّى أَذِنَ لَهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللَّهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَفَلَ رَسُولُ

اس سے بیان کیا کرو عبداللہ بن رواحہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ ہماری مجلسوں میں آیا کیجئے ہم اس کو زیادہ پسند کرتے ہیں، مسلمان مشرکین اور یہودیوں نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا شروع کیا اور قریب تھا کہ جھگڑا ہو جائے رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کو خاموش کرنے لگے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور چلتے رہے یہاں تک کہ سعد بن عبادہؓ کے پاس تشریف لائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے سعد کیا تم نے نہیں سنا جو ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی نے کہا اس نے ایسی ایسی بات کہی، سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ آپؐ پر فدا ہو آپؐ اس کو معاف کر دیجئے اور اس سے درگزر کیجئے، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل کی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا اس شہر کے لوگوں نے صلاح کی تھی کہ اس کو تاج پہنائیں گے اور اس کو بادشاہ بنائیں گے جب اللہ نے اس کو اس حق کے ذریعہ جو آپ کو دیا ہے رد کر دیا تو وہ اس کی وجہ سے چمک گیا (یعنی جل گیا) چنانچہ اس نے یہ حرکت کی جو آپ نے دیکھی رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف کر دیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب مشرکین اور اہل کتاب کو معاف کر دیتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا اور تکلیف پر صبر کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا **ولتسمعن من الذین اُوتُوا الکتابَ** دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **ودکثیر من اھل الکتابَ**. چنانچہ آپ اللہ کے حکم کے مطابق ان کو برابر معاف کرتے رہے یہاں تک کہ جہاد کا حکم دیا گیا جب رسول اللہ ﷺ نے بدر میں جنگ کی تو اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کے ذریعے بہت سے بڑے بڑے کفار اور سرداران قریش کو قتل کرا دیا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کامیاب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹے ان کے ساتھ بڑے بڑے کفار اور سرداران قریش قید ہو کر آئے، ابن ابی بن سلول نے اور اس کے بت پرست مشرک ساتھیوں نے کہا کہ یہ امر (یعنی اسلام) غالب آ گیا اس لئے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کر لو چنانچہ وہ سب لوگ (بظاہر) مسلمان ہو گئے۔

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَانِمِينَ مَعَهُمْ أُسَارَى مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا *

١١٣٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ لَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ *

۱۱۳۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، عبدالملک، عبداللہ بن حارث بن نوفل، عباس بن مطلب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ نے ابو طالب کو بھی کچھ فائدہ پہنچایا وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کے لئے دوسروں پر غصہ ہو جاتے تھے آپ نے فرمایاہاں! وہ جہنم میں کم گہرائی پر ہیں اگر وہ نہ ہوتا وہ جہنم کے سب سے پست طبقہ میں ہوتے۔

٦٧٢ بَاب الْمَعَارِيضُ مَنْدُوحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ وَقَالَ إِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَنَسًا مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَدَأَ نَفَسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَنَّهَا صَادِقَةٌ *

باب ۶۷۲۔ تصریح سے بات نہ کہنا جھوٹ میں داخل نہیں ہے اور اسحٰق نے کہا میں نے انسؓ سے سنا کہ ابو طلحہ کا ایک بیٹا مر گیا ابو طلحہؓ نے پوچھا لڑکا کیسا ہے ؟ام سلیمؓ نے جواب دیا اس کی جان آرام میں ہے اور میں گمان کرتی ہوں کہ اس نے راحت پائی ابو طلحہؓ نے گمان کیا کہ ام سلیم ٹھیک کہتی ہے۔

١١٤٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَحَدَا الْحَادِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ وَيْحَكَ بِالْقَوَارِيرِ *

۱۱۴۰۔ آدم، شعبہ، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ ایک سفر میں تھے ہانکنے والے نے اونٹوں کو تیزی سے ہنکایا تو نبی ﷺ نے فرمایا اے انجشہ آہستہ آہستہ ہانک ان شیشوں کو سنبھال کرلے چل۔

١١٤١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ غُلَامٌ يَحْدُو بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ سَوْقَكَ

۱۱۴۱۔ سلیمان بن حرب، حماد، ثابت، حضرت انسؓ و ایوب ابو قلابہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ ایک سفر میں تھے اور ایک غلام تیزی سے اونٹوں کو ہانک رہا تھا اس کا نام انجشہ تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اے انجشہ آہستہ آہستہ لے چل، یہ شیشے ہیں اور ابو قلابہ کا بیان ہے کہ شیشے سے آپ کی مراد عورتیں تھیں۔

بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ يَعْنِي النِّسَاءَ*

١١٤٢- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ *

۱۱۴۲۔ اسحاق، حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کا (ایک غلام) حدی پڑھ کر اونٹوں کو ہانک رہا تھا جس کا نام انجشہ تھا اور اس کی آواز بہت اچھی تھی آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ آہستہ چل ان شیشوں کو نہ توڑ، قتادہ نے کہا کہ شیشوں سے آپؐ کی مراد عورتیں تھیں۔

١١٤٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا*

۱۱۴۳۔ مسدد، یحیٰی، شعبہ، قتادہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار مدینہ کے لوگ ڈر گئے تو رسول اللہ ﷺ ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور (واپس آئے تو) آپ نے فرمایا ہمیں کوئی چیز نظر نہ آئی (ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ اس دن سے) ہم نے اس گھوڑے کو رواں دواں پایا۔

٦٧٣ بَاب قَوْلِ الرَّجُلِ لِلشَّيْءِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهُوَ يَنْوِي أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ *

باب ۶۷۳۔ کسی آدمی کا یہ کہنا، کہ کیا یہ چیز نہیں ہے اور اس سے مراد یہ ہو کہ کیا یہ واقعہ نہیں ہے۔

١١٤٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ*

۱۱۴۴۔ محمد بن سلام، مخلد بن یزید، ابن جریج، ابن شہاب، یحیٰی بن عروہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کبھی ایسی باتیں کہتے ہیں جو صحیح ہوتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بات خدا کی طرف سے ہوتی ہے اس کو شیطان اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے، جس طرح ایک مرغ دوسرے مرغ کے کان میں آواز پہنچا دیتا ہے، پھر وہ کاہن اس میں سو جھوٹ سے زیادہ ملا دیتے ہیں۔

٦٧٤ بَاب رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى (أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ) وَقَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي

باب ۶۷۴۔ آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کیا وہ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ کس طرح پیدا کیا گیا اور آسمان کی طرف کہ کس طرح بلند کئے گئے اور ایوب نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عائشہؓ سے روایت کیا

مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ *

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا۔

١١٤٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ *

۱۱۴۵۔ ابن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھر مجھ پر وحی آنا رک گیا ایک بار میں جا رہا تھا تو میں نے آسمان سے ایک آواز سنی جب آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو وہی فرشتہ نظر آیا جو میرے پاس حرا میں آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

١١٤٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ (إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ) *

۱۱۴۶۔ ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، شریک، کریب، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں میمونہؓ کے گھر میں ایک رات رہا اور آنحضرت ﷺ بھی ان کے ہاں تھے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہا تو بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیت پڑھی کہ بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور دن رات کے بدلنے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

٦٧٥ بَاب نَكْتِ الْعُودِ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ *

باب ٦٧٥۔ پانی اور مٹی میں لکڑی مارنے کا بیان۔

١١٤٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ

۱۱۴۷۔ مسدد، یحییٰ، عثمان بن غیاث، ابو عثمان، ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مدینہ کے کسی باغ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے پانی اور کیچڑ کے درمیان مار رہے تھے ایک شخص آیا اور دروازہ کھولنے کو کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی خوشخبری دے دو، میں دروازہ پر گیا تو دیکھا کہ حضرت ابو بکرؓ تھے میں نے ان کے لئے دروازہ کھول دیا اور جنت کی خوشخبری دے دی پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھولنے کو کہا تو آپ نے فرمایا اس کے لئے دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی خوشخبری دے دو، میں گیا تو دیکھا کہ حضرت عمرؓ ہیں میں نے ان کے لئے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی خوشخبری دے دی پھر ایک

وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ أَوْ تَكُونُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَقُمْتُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ *

شخص نے دروازہ کھولنے کو کہا اس وقت آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے آپ بیٹھ گئے اور فرمایا کھول دو اور اس کو جنت کی خوشخبری دو اس مصیبت پر جو ان کو پہنچے گی میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان ہیں میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی اور وہ بھی بیان کر دیا جو آپ نے فرمایا تھا انہوں نے کہا اللہ مددگار ہے۔

٦٧٦ بَاب الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّيْءَ بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ *

باب ۶۷۶۔ اپنے ہاتھ سے زمین میں کسی چیز کو کریدنے کا بیان۔

١١٤٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى) الْآيَةَ *

۱۱۴۸۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، سلیمان، منصور، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن سلمی، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک جنازہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے آپؐ زمین کو لکڑی سے کریدنے لگے اور آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا جنت اور جہنم (لکھ کر) فراغت کی جاچکی ہے لوگوں نے عرض کیا پھر کیوں نہ ہم اسی پر بھروسہ کرلیں آپؐ نے فرمایا عمل کرو اس لئے کہ ہر شخص کے لئے وہی چیز آسان کی ہے جس کے لئے پیدا کیا گیا ہے پھر آیت فاما من اعطی و اتقی پڑھی۔

٦٧٧ بَاب التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ *

باب ۶۷۷۔ تعجب کے وقت تکبیر اور تسبیح پڑھنے کا بیان۔

١١٤٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتَّى يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ *

۱۱۴۹۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ہند بنت حارث، حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ کیا کیا خزانے اور کیا کیا فتنے نازل کئے گئے ہیں کوئی ہے جو ان حجرہ والیوں کو جگادے (اس سے مراد آپ کی بیویاں تھیں) تاکہ لوگ نماز پڑھیں۔ دنیا میں بہت سی پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی اور ابن ابی ثور نے ابن عباس سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے نقل کیا حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ اکبر۔

١١٥٠- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا مَا قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا *

۱۱۵۰۔ ابوالیمان، شعیب، زہری (دوسری سند) اسماعیل، برادر اسماعیل، سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب، علی بن حسین سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ صفیہؓ بنت حیی زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنے کے لئے آئیں اس وقت آپ مسجد میں رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف میں تھے اور آپ کے پاس کچھ رات تک گفتگو کرتی رہیں پھر چلنے کو کھڑی ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پہنچانے کے لئے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جب مسجد کے اس دروازے پر پہنچ گئیں جو ام سلمہؓ زوجہ نبیصلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کے پاس تھا تو دو انصاری آپ کے پاس سے گزرے اور ان دونوں نے رسول اللہصلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پھر دونوں روانہ ہوگئے رسول اللہصلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا ذرا ٹھہرنا یہ صفیہ بنت حیی ہیں ان دونوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان دونوں پر یہ بہت گراں گزرا آپؐ نے فرمایا شیطان ابن آدم کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اس لئے مجھے خیال پیدا ہوا کہ کہیں وہ (یعنی شیطان) تمہارے دل میں وسوسہ نہ ڈال دے۔

٦٧٨ بَاب النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ *

باب ۶۷۸۔ کنکری (۱) پھینکنے کی ممانعت کا بیان۔

١١٥١- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ *

۱۱۵۱۔ آدم، شعبہ، قتادہ، عقبہ بن صہبان ازدی، عبداللہ بن مغفل مزنی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ شکار کو نہیں مارتا اور نہ دشمن کو تکلیف پہنچا سکتا ہے آنکھ میں لگ جائے تو آنکھ پھوڑ دے اور دانت میں لگ جائے تو دانت توڑ دے۔

---

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں تاکید کے ساتھ ایسے کاموں سے منع فرمایا جن سے غیر اختیاری طور پر کسی مسلمان کو تکلیف پہنچ سکتی ہے جیسے راستے میں ہتھیار ننگے لیکر چلنا، کسی کی طرف کنکری پھینک دینا وغیرہ۔

٦٧٩ بَاب الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ *

باب ٦٧٩۔ چھینکنے والے کا الحمد للہ کہنا۔

١١٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَهَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ *

۱۱۵۲۔ محمد بن کثیر، سفیان، سلیمان، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی، ان میں سے ایک کو آپؐ نے یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کو نہیں کہا، آپؐ سے کسی نے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس نے اللہ کی حمد کی اور دوسرے نے اللہ کی حمد نہیں کی۔

٦٨٠ بَاب تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ *

باب ٦٨٠۔ چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دینا۔

١١٥٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ *

۱۱۵۳۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، اشعث بن سلیم، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا، ہمیں مریض کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کا جواب دینے اور مظلوم کی مدد اور قسم کو پورا کرنے کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع کیا سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا (راوی کو شک ہے) حریر، دیباج، سندس اور میاثر (سے منع فرمایا)

٦٨١ بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ *

باب ٦٨١۔ چھینک کے اچھے ہونے اور جمائی کے برے ہونے کا بیان۔

١١٥٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ وَأَمَّا

۱۱۵۴۔ آدم بن ابی ایاس، ابن ابی ذئب، سعید مقبری اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے جب کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو اس کو سنے واجب ہے کہ اس کا جواب دے (یعنی یرحمک اللہ کہے) اور جمائی شیطان (۱) کی طرف سے ہے جہاں تک ممکن ہو اس کو روکے جب کوئی شخص ہا کی

(۱) احادیث میں اچھے کاموں کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف اور برے کاموں کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے۔ چھینک سے نشاط اور تیقظ پیدا ہوتا ہے اس لئے یہ پسندیدہ ہے، جمائی سے سستی پیدا ہوتی ہے اس لئے یہ ناپسندیدہ ہے۔

التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ*

آواز نکالتا ہے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔

٦٨٢ بَاب إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ *

باب ۶۸۲۔ جب کوئی چھینکے تو اسے کس طرح جواب دیا جائے۔

١١٥٥ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ*

۱۱۵۵۔ مالک بن اسماعیل، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، عبداللہ بن دینار، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہے اور جب اس نے یرحمک اللہ کہا (تو چھینکنے والا) یھد یکم اللہ ویصلح بالکم (یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت کرے اور تمہارے دل کی اصلاح کرے) کہے۔

٦٨٣ بَاب لَا يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ *

باب ۶۸۳۔ چھینکنے والے کا جواب نہ دیا جائے اگر وہ الحمد للہ نہ کہے۔

١١٥٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِي اللَّه عَنْه يَقُولُ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتَّ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ *

۱۱۵۶۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، سلیمان تیمی، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمیوں کو نبی ﷺ کے پاس چھینک آئی، آپؐ نے ایک شخص کی چھینک کا جواب دیا لیکن دوسرے کی چھینک کا جواب نہیں دیا۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے اس کی چھینک کا جواب دیا لیکن میری چھینک کا جواب نہیں دیا، آپؐ نے فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا اور تو نے نہیں کہا۔

٦٨٤ بَاب إِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ*

باب ۶۸۴۔ جب جمائی آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لینے کا بیان۔

١١٥٧ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ

۱۱۵۷۔ عاصم بن علی، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، مقبری کے والد ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو برا سمجھتا ہے جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو ہر سننے والے مسلمان پر واجب ہے کہ اس کو یرحمک اللہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو اس کو جہاں تک ممکن ہو دفع کرنا چاہئے اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔

أَحَدُكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الِاسْتِئْذَانِ

٦٨٥ بَاب بَدْءِ السَّلَامِ *

١١٥٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْآنَ *

٦٨٦ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ) وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ إِنَّ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت لینے کا بیان

باب ۶۸۵۔ سلام کی ابتدا کا بیان۔

۱۱۵۸۔ یحییٰ بن جعفر، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ان کی اپنی صورت پر پیدا کیا ان کی لمبائی ساٹھ گز تھی جب اللہ نے ان کو پیدا کیا تو کہا کہ جاؤ اور ملائکہ کی اس جماعت کو جو بیٹھی ہے سلام کرو اور سنو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں یہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا چنانچہ انہوں نے کہا السلام علیکم فرشتوں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ ان فرشتوں نے لفظ رحمۃ اللہ زیادہ کیا ہر وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اس وقت سے اب تک آدمیوں کے قد میں کمی ہو رہی ہے۔

باب ۶۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے ایمان والو اپنے گھروں کے علاوہ کسی گھر میں داخل نہ ہو جب تک کہ تم اجازت نہ لے لو اور گھر کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے شاید کہ تم نصیحت پکڑو اگر تم اس مکان میں کسی کو نہ پاؤ تو داخل نہ ہو جب تک کہ تمہیں اجازت نہ دی جائے اور اگر تم سے کہا جاوے کہ تم لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ یہ تمہارے لئے پاکیزگی کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو جاننے والا ہے جو تم کرتے ہو تم پر کوئی حرج نہیں اس بات میں کہ غیر آباد مکانوں میں داخل ہو جس میں تمہارا سامان ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس چیز کو جو تم ظاہری طور پر کرتے ہو اور جو چھپا کر کرتے ہو اور سعید بن ابی الحسن نے حسن سے کہا کہ

نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُورَهُنَّ وَرُءُوسَهُنَّ قَالَ اصْرِفْ بَصَرَكَ عَنْهُنَّ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ) وَقَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ (وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ) (خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ) مِنَ النَّظَرِ إِلَى مَا نُهِيَ عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي النَّظَرِ إِلَى الَّتِي لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُنَّ مِمَّنْ يُشْتَهَى النَّظَرُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً وَكَرِهَ عَطَاءٌ النَّظَرَ إِلَى الْجَوَارِي الَّتِي يُبَعْنَ بِمَكَّةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِيَ *

عجم کی عورتیں اپنے سینے اور سروں کو کھلا رکھتی ہیں تو انہوں نے کہا کہ اپنی نگاہ پھیر لو، اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے کہ مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، قتادہ نے کہا یہ حکم ان عورتوں کے لئے ہے جو حلال نہیں (نیز اللہ تعالیٰ کا قول کہ) اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں خائنۃ الاعین کے معنی یہ ہیں کہ اس چیز کی طرف دیکھنا جس سے منع کیا گیا ہے اور کنواری لڑکیوں کی طرف دیکھنے کے متعلق زہری نے کہا کہ اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا درست نہیں جس کو دیکھنے کی خواہش ہوتی ہو اگرچہ وہ کمسن ہو اور عطا نے ان لونڈیوں کی طرف دیکھنے کو مکروہ سمجھا جو فروخت کے لئے مکہ کے بازاروں میں آتی تھیں مگر یہ کہ ان کی خریداری کا ارادہ ہو۔

۱۱۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجُزِ رَاحِلَتِهِ وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِيئَةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا

۱۱۵۹۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سلیمان بن یسار، عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فضل بن عباسؓ کو نحر کے دن اپنے پیچھے اپنی سواری کی پشت پر بٹھلایا اور فضل ایک خوب صورت مرد تھے آنحضرت ﷺ لوگوں کو کچھ مسائل بتانے کے لئے رک گئے خثعم (قبیلہ) کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ سے کوئی مسئلہ دریافت کرنے کو آئی تو فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور اس عورت کا حسن ان کو بھلا معلوم ہوا آنحضرت ﷺ ان کی طرف مڑے اس وقت فضل اسی عورت کو دیکھ رہے تھے آپؐ نے اپنا ہاتھ پیچھے کی طرف لے جا کر فضلؓ کی ٹھوڑی پکڑ کر اس عورت کی طرف سے منہ پھیر دیا اس عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ، اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے وہ میرے باپ پر بھی فرض ہو گیا ہے، جو بہت بوڑھا ہے اور سواری پر سیدھی طرح بیٹھ نہیں سکتا اگر میں اس کی طرف سے حج کروں تو کیا یہ ادا ہو جائے گا، آپؐ نے فرمایا ہاں۔

يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ *

١١٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ *

۱۱۶۰۔ عبداللہ بن محمد، ابو عامر، زہیر، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے لئے تو ایک دوسرے سے گفتگو کرنے کے لئے راستوں کے (۱) سوا کوئی چارہ کار نہیں آپؐ نے فرمایا کہ جب تمہارا بیٹھنا ہی ضروری ہے تو راستے کو اس کا حق دے دیا کرو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ راستے کا کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا نگاہیں نیچی رکھنا تکلیف دہ باتوں سے رکنا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا۔

٦٨٧ بَاب السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى (وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا) *

باب ۶۸۷۔ سلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے بہتر طور پر جواب دو، یا ویسا ہی جواب دو۔

١١٦١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ

۱۱۶۱۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، شقیق، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے السلام علی اللّٰه قبل عباده (اللہ پر تمام بندوں سے پہلے سلام) السلام علی جبریل السلام علی میکائیل السلام علی فلان جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اللہ خود سلام ہے جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو کہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ جب عباد اللہ الصالحین کا لفظ کہے گا تو تمام صالح بندوں کو جو آسمان و زمین میں ہیں سلام پہنچ جائے گا، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پھر یہ پڑھ کر جو چاہے دعا مانگے۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا راستوں میں بیٹھنے سے بچنے کا امر وجوبی نہیں تھا بلکہ محض ترغیب دینے کیلئے تھا تبھی تو صحابہؓ نے اپنا عذر بیان فرما دیا اگر وجوبی ہوتا تو تسلیم کر کے خاموش ہو جاتے۔

وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرْ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ *

٦٨٨ بَاب تَسْلِيمِ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ *

باب ۶۸۸۔ کم (تعداد) کا زیادہ (تعداد) کو سلام کرنا۔

١١٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ *

۱۱۶۲۔ محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور کم (تعداد) والے، زیادہ (تعداد) والوں کو سلام کریں۔

٦٨٩ بَاب تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي *

باب ۶۸۹۔ سوار کا پیدل چلنے والے کو سلام کرنا۔

١١٦٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ *

۱۱۶۳۔ محمد، مخلد، ابن جریج، زیاد، ثابت (عبدالرحمٰن بن زید کے آزاد کردہ غلام) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا، بیٹھے ہوئے کو، اور کم (تعداد) زیادہ (تعداد) کو سلام کرے۔

٦٩٠ بَاب تَسْلِيمِ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ*

باب ۶۹۰۔ پیدل چلنے والے کا بیٹھے ہوئے کو سلام کرنا۔

١١٦٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ *

۱۱۶۴۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریج، زیاد، ثابت (عبدالرحمٰن بن زید کے آزاد کردہ غلام) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوار پیدل چلنے والے اور چلنے والا، بیٹھے ہوئے کو اور کم (تعداد) زیادہ (تعداد) کو سلام کرے۔

٦٩١ بَاب تَسْلِيمِ الصَّغِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ

باب ۶۹۱۔ چھوٹے کا بڑے کو سلام کرنا اور ابراہیم نے بواسطہ موسیٰ بن عقبہ، صفوان سلیم، عطار بن یسار، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ

عَطَاء بْن يَسَار عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ *

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو اور گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم (تعداد) زیادہ (تعداد) کو سلام کرے۔

٦٩٢ بَاب إِفْشَاء السَّلَام *

باب ۶۹۲۔ سلام کا رائج کرنا(۱)۔

١١٦٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاء عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاء ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهما قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاء السَّلَامِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ *

۱۱۶۵۔ قتیبہ، جریر، شیبانی، اشعث بن ابی الشعثاء، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سات باتوں کا حکم دیا مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے پیچھے چلنا، چھینکنے والے کا جواب دینا، کمزور کی مدد کرنا، مظلوم کی حمایت کرنا، سلام کا رائج کرنا اور قسم پوری کرنا اور منع کیا چاندی کے برتن میں پینے سے اور منع کیا سونے کی انگوٹھی پہننے سے، اور میاثر پر سوار ہونے اور ریشم پہننے سے، اور دیباج و قسی اور استبرق پہننے سے منع فرمایا۔

٦٩٣ بَاب السَّلَامِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ *

باب ۶۹۳۔ پہچان یا بغیر پہچان کے لوگوں کو سلام کرنے کا بیان۔

١١٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَام خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ *

۱۱۶۶۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید، ابوالخیر، عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلائے، اور تو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو سب کو سلام کرے۔

---

۱ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے معاشرے میں سلام کو خوب پھیلایا جائے اور ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو سلام کرے خواہ وہ اسے پہچانتا ہو یا پہچانتا نہ ہو کیونکہ سلام کرنا مسلمان ہونے کا حق ہے نہ کہ اس سے جان پہچان ہونے کا۔ یہی وجہ ہے کہ صرف جان پہچان والے کو سلام کرنا دوسروں کو نہ کرنا پسندیدہ نہیں ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں اس بات کو علامات قیامت میں ذکر فرمایا ہے (فتح الباری ج ۱۱ ص ۱۷)

١١٦٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۱۱۶۷۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، عطاء بن یزید لیثی ابو ایوبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن تک اس طرح ترک ملاقات کرے کہ جب دونوں مقابل ہوں تو ایک اس طرف اور دوسرا اس طرف منہ پھیرے ہوئے ہو اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں ابتدا کرے اور سفیان کا بیان ہے کہ انہوں نے زہری سے اس کو تین بار سنا۔

٦٩٤ بَاب آيَةِ الْحِجَابِ *

باب ۶۹۴۔ پردہ کی آیت کا بیان۔

١١٦٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَخَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ وَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ وَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ وَكَانَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَظَنَّ أَنْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ

۱۱۶۸۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مدینہ تشریف لانے کے وقت دس سال کا تھا میں آپؐ کی خدمت میں دس سال تک رہا میں پردہ کی آیت کے متعلق لوگوں سے زیادہ واقف ہوں، جب وہ نازل ہوئی اور ابی بن کعبؓ بھی مجھ سے اس کے متعلق پوچھتے تھے اور یہ آیت سب سے پہلے جس وقت آپ نے زینبؓ بنت جحش کے ساتھ زفاف کیا تھا اس وقت نازل ہوئی صبح کو رسول اللہ ﷺ دولہا بنے تھے، لوگوں کی آپ نے دعوت کی لوگ دعوت کھا کر چلے گئے اور کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس رہ گئے اور بہت دیر تک ٹھہرے رہے تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور میں بھی کھڑا ہوا تاکہ یہ لوگ چلے جائیں رسول اللہ ﷺ چلے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے دروازے کی چوکھٹ کے قریب پہنچے پھر رسول اللہ ﷺ نے خیال کیا کہ لوگ چلے گئے ہوں گے، تو آپؐ واپس ہوئے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ واپس ہوا یہاں تک کہ حضرت زینبؓ کے مکان میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ابھی وہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، گئے نہیں رسول اللہ ﷺ لوٹ گئے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ لوٹا یہاں تک کہ حجرۂ عائشہؓ کی چوکھٹ کے پاس پہنچے پھر آپؐ نے خیال کیا کہ لوگ چلے گئے ہوں گے پھر آپؐ لوٹے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ لوٹا تو دیکھا کہ لوگ چلے گئے تھے اس وقت پردہ کی آیت نازل ہوئی آپؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا۔

وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَأُنْزِلَ آيَةُ الْحِجَابِ فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا *

١١٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ دَخَلَ الْقَوْمُ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ) الْآيَةَ قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ فِيهِ مِنَ الْفِقْهِ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَأْذِنْهُمْ حِينَ قَامَ وَخَرَجَ وَفِيهِ أَنَّهُ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقُومُوا *

۱۱۶۹۔ ابوالنعمان، معتمر، والد معتمر، ابو مجلز، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ نے زینبؓ سے نکاح کیا تو لوگ آئے اور کھانا کھایا اور بیٹھ کر گفتگو کرنے لگے تو آپؐ نے ظاہر کیا کہ گویا اٹھنا چاہتے ہیں لیکن لوگ نہ اٹھے جب آپؐ نے یہ حال دیکھا تو آپؐ اٹھ گئے، جب آپؐ اٹھے تو ان میں سے کچھ تو چلے گئے اور کچھ بیٹھے رہے پھر رسول اللہ ﷺ نے زینب کے پاس جانا چاہا لیکن دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ اٹھے اور چلے گئے تو میں نے نبی ﷺ کو خبر کی آپؐ تشریف لائے اور اندر داخل ہوئے میں بھی اندر جانے کو تھا کہ آپؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے مومنو نبی کے گھر میں داخل نہ ہو۔

١١٧٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ فَقَالَ عَرَفْتُكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

۱۱۷۰۔ اسحاق، یعقوب، یعقوب کے والد، صالح، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ عمرؓ بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ اپنی بیویوں کو پردہ میں رکھئے حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ آپؐ نے ایسا نہیں کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں رفع حاجت کے لئے رات ہی کو نکلتی تھیں، سودہ بنت زمعہ باہر نکل کر گئیں وہ ایک لانبی عورت تھیں، عمر بن خطاب اس وقت مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے دیکھ لیا اور کہا کہ اے سودہؓ میں نے تمہیں پہچان لیا صرف اس شوق میں ایسا کہا کہ پردے کی آیت نازل ہو حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ اللہ بزرگ و برتر نے پردہ کی آیت نازل فرمائی۔

آيَةَ الْحِجَابِ *

٦٩٥ بَاب الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ *

١١٧١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ هَا هُنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ *

١١٧٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعُنَهُ *

٦٩٦ بَاب زِنَا الْجَوَارِحِ دُونَ الْفَرْجِ *

١١٧٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ أَرَ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ح حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ *

باب ۶۹۵۔ اجازت مانگنی نظر پڑ جانے کی وجہ سے (ضروری) ہے۔

۱۱۷۱۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں میں سے ایک حجرے میں جھانک کر دیکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں سر کھجلانے کا آلہ تھا جس سے آپ اپنا سر کھجلا رہے تھے آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تو جھانک کر دیکھے گا تو میں اس سے تیری آنکھ میں مارتا اجازت لینی دیکھنے ہی کی وجہ سے مقرر کی گئی ہے۔

۱۱۷۲۔ مسدد، حماد بن زید، عبیداللہ بن ابی بکر حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے حجروں میں سے کسی ایک حجرے میں دیکھا آپؐ تیر کا ایک پھلا لے کر یا کئی پھلے لے کر اس کی طرف لپکے اور حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ گویا آپؐ اس شخص کو ڈھونڈ ھتے ہیں تاکہ اس کو وہ پھلے ماریں۔

باب ۶۹۶۔ اعضاء اور شرمگاہ کے الگ الگ زنا ہیں۔

۱۱۷۳۔ حمیدی، سفیان، ابن طاؤس، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہؓ کی بات سے زیادہ بہتر بات نہیں سنی (دوسری سند) محمود، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ابو ہریرہؓ کی بات سے بہتر کوئی بات نہیں جو وہ آنحضرتؐ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کے لئے ایک حصہ زنا کا لکھ دیا ہے جو اس سے یقیناً ہو کر رہے گا چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، اور زبان کا زنا بات کرنا ہے، اور نفس خواہش اور تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

٦٩٧ بَاب التَّسْلِيمِ وَالِاسْتِئْذَانِ ثَلَاثًا *

١١٧٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا *

باب ۶۹۷۔ سلام کرنے اور تین بار اجازت مانگنے کا بیان۔

۱۱۷۴۔ اسحاق، عبدالصمد، عبداللہ بن مثنیٰ، ثمامہ بن عبداللہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام کرتے تو تین بار کرتے اور جب کوئی بات کہتے تو تین بار کہتے۔

١١٧٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ قُلْتُ اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاللَّهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ بِهَذَا *

۱۱۷۵۔ علی بن عبداللہ، سفیان، یزید بن خصیفہ، بسر بن سعید، ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا۔ تو ابو موسیٰؓ گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ میں نے عمرؓ سے تین بار اجازت مانگی، مگر اجازت نہیں ملی، تو میں واپس لوٹ گیا، پھر عمرؓ نے کہا، تمہیں اندر آنے سے کس چیز نے روکا؟ میں نے کہا کہ میں نے اجازت مانگی لیکن آپؓ نے اجازت نہ دی اس لئے میں واپس لوٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت مانگے اور اس کو اجازت نہ ملے تو اس کو لوٹ جانا چاہئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم کو اس پر گواہ پیش کرنا ہوگا ابو موسیٰؓ نے پوچھا تم میں سے کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو سنا ہے، ابی بن کعبؓ نے کہا کہ بخدا تیری گواہی کے لئے قوم کا کمسن شخص کھڑا ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں اس وقت سب سے کمسن تھا، میں ابو موسیٰؓ کے ساتھ کھڑا ہوا اور عمرؓ کو خبر دی، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے، اور ابن مبارک نے کہا کہ مجھ سے ابن عیینہ نے بواسطہ یزید، بسر، ابو سعید یہ حدیث روایت کی۔

٦٩٨ بَاب إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ قَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ إِذْنُهُ *

باب ۶۹۸۔ جب کوئی شخص بلایا جائے اور وہ آجائے تو کیا وہ بھی اجازت لے، سعید نے قتادہ سے بواسطہ ابو رافع، ابو ہریرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا، آپ نے فرمایا، کہ وہی اس کی اجازت ہے۔

١١٧٦- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا

۱۱۷۶۔ ابو نعیم، عمر بن ذر (دوسری سند) محمد بن مقاتل، عبداللہ عمر بن ذر، مجاہد، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے

عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ أَبَا هِرٍّ الْحَقْ أَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا *

بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مکان میں) داخل ہوا آپ نے پیالہ میں دودھ دیکھا تو فرمایا۔ اے ابوہر اہل صفہ کے پاس جاؤ اور ان کو میرے پاس بلالاؤ میں ان لوگوں کے پاس گیا اور انہیں بلایا وہ لوگ آئے اور اجازت چاہی تو انہیں اجازت دی گئی اور اندر داخل ہوئے۔

٦٩٩ بَاب التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ *

باب ۶۹۹۔ بچوں کو سلام کرنے کا بیان۔

١١٧٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ *

۱۱۷۷۔ علی بن جعد، شعبہ، سیار، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ انسؓ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

٧٠٠ بَاب تَسْلِيمِ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ *

باب ۷۰۰۔ مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنے کا بیان۔

١١٧٨- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نَفْرَحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تُرْسِلُ إِلَى بُضَاعَةَ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ نَخْلٍ بِالْمَدِينَةِ فَتَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي قِدْرٍ وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا فَنَفْرَحُ مِنْ أَجْلِهِ وَمَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ *

۱۱۷۸۔ عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابی حازم، ابوحازم، سہل سے روایت کرتے ہیں کہ ہم کو جمعہ کے دن بہت خوشی ہوتی تھی میں نے پوچھا کیوں؟ انہوں نے کہا ایک بڑھیا تھی جو بضاعہ کے پاس ہمیں بھاتی تھی، ابن مسلمہ نے کہا کہ بضاعہ مدینہ میں کھجوروں کا ایک باغ ہے، وہ بڑھیا چقندر کی جڑیں اکھاڑ کر ایک ہانڈی میں ڈالتی اور اس میں جو کے چند دانے ڈال کر پکاتی جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے اور اس کے پاس جاتے تو اس کو سلام کرتے وہ ہمارے سامنے وہی (کھانا) پیش کرتی اس لئے ہم بہت خوش ہوتے اور ہم جمعہ کی نماز کے بعد ہی قیلولہ کرتے اور کھانا کھاتے۔

١١٧٩- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَرَى

۱۱۷۹۔ ابن مقاتل، عبداللہ، معمر، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عائشہؓ یہ جبریل ہے تم کو سلام کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے کہا وعلیہ السلام و رحمتہ اللہ۔ آپ وہ چیز دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے ہیں اس سے ان کی مراد آنحضرت ﷺ تھے شعیب نے اس کی متابعت میں روایت کی اور

مَا لَا نَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَقَالَ يُونُسُ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَبَرَكَاتُهُ *

یونس و نعمان نے زہری سے برکاتہ کا لفظ نقل کیا۔

٧٠١ بَاب إِذَا قَالَ مَنْ ذَا فَقَالَ أَنَا *

باب ۷۰۱۔ جب کوئی کہے کہ کون تو اس کے جواب میں "میں" کہنے کا بیان۔

١١٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رَضِي اللَّه عَنْهمَا يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا *

۱۱۸۰۔ ابوالولید، ہشام بن عبدالملک، شعبہ، محمد بن منکدر، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اس قرض کے سلسلہ میں حاضر ہوا جو میرے والد پر تھا میں نے دروازے کو کھٹکھٹایا آپؐ نے فرمایا کون ہے، میں نے کہا کہ میں ہوں آپؐ نے فرمایا "میں میں" گویا کہ آپ نے اسے مکروہ سمجھا۔

٧٠٢ بَاب مَنْ رَدَّ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ *

باب ۷۰۲۔ (سلام کے جواب میں) علیک السلام کہنے کا بیان

اور حضرت عائشہؓ نے وعلیہ السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو السلام علیک ورحمتہ اللہ (جواب میں) کہا۔

١١٨١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ

۱۱۸۱۔ اسحاق بن منصور، عبداللہ بن نمیر، عبیداللہ، سعید بن ابی سعید مقبری، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے تھے اس شخص نے نماز پڑھی پھر آپؐ کے پاس آیا اور سلام کیا، اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وعلیک السلام تو لوٹ جا، اور نماز پڑھ، اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی چنانچہ وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا آپؐ نے فرمایا وعلیک السلام تو لوٹ جا، پھر نماز پڑھ، اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ میں اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے سکھلا دیجئے، آپؐ نے فرمایا، جب تو نماز کا ارادہ کرے تو پوری طرح وضو کر، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہہ، پھر تجھ کو جو قرآن یاد ہو پڑھ پھر

إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فِي الْأَخِيرِ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا *

رکوع کر یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع کرے پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے، پھر سجدہ کر، یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کرے، پھر سر اٹھا، یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جائے پھر سجدہ کر یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کرے، پھر سر اٹھا یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جائے پھر اسی طرح اپنی تمام نماز کو پورا کر اور ابو اسامہ نے اخیر میں حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَآئِمًا کے لفظ نقل کئے۔

١١٨٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا *

۱۱۸۲۔ ابن بشار، یحییٰ، عبید اللہ، سعید اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر سر اٹھا، یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جائے۔

٧٠٣ بَاب إِذَا قَالَ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامُ *

باب ۷۰۳۔ جب کوئی شخص کہے کہ فلاں تم کو سلام کہتا ہے۔

١١٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ *

۱۱۸۳۔ ابو نعیم، زکریا، عامر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ (اے عائشہؓ) جبریل (علیہ السلام) تمہیں سلام کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ وعلیہ السلام ورحمتہ اللہ۔

٧٠٤ بَاب التَّسْلِيمِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ *

باب ۷۰۴۔ اس مجلس کو سلام کرنا، جس میں مسلمان اور مشرک مل جل کر بیٹھے ہوئے ہوں

١١٨٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ

۱۱۸۴۔ ابراہیم بن موسی، ہشام، معمر، زہری، عروہ بن زبیر اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے، اس کی زین کے نیچے فدک کی چادر تھی اور اپنے پیچھے اسامہ بن زید کو بٹھلایا، اس وقت بنی حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ کی عیادت کو آپ جا رہے تھے اور یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے، یہاں تک کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان بت پرست مشرکین اور یہود بیٹھے ہوئے تھے اور ان میں عبداللہ بن ابی

بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِيهِمْ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

بن سلول بھی تھا، اور عبداللہ بن رواحہ بھی اس مجلس میں تھے جب سواری کی گرد ان لوگوں پر پڑھی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک پر اپنی چادر رکھ لی، پھر کہا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ نبی ﷺ نے ان لوگوں کو سلام کیا، پھر رک کر سواری سے اتر پڑے اور ان کو اللہ کی طرف بلایا اور قرآن پڑھ کر سنایا عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا، کہ اے شخص مجھے یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا جو تو کہتا ہے، وہ اگر صحیح بھی ہے تو ہماری مجلسوں میں آکر ہمیں تکلیف نہ دیا کر اپنے ٹھکانے پر جا ہم میں سے جو شخص تیرے پاس جائے اس سے بیان کر، ابن رواحہؓ نے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ آپؐ) ہماری مجلسوں میں آیا کیجئے ہم اس کو پسند کرتے ہیں پس مسلمانوں اور مشرکوں اور یہود نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا شروع کیا، یہاں تک کہ قصد کیا کہ ایک دوسرے پر حملہ کریں، نبی ﷺ ان لوگوں کو خاموش کراتے رہے پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ سعد بن عبادہؓ کے پاس پہنچے اور فرمایا اے سعد! ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی نے جو کہا کیا تم نے نہیں سنا؟ اس نے ایسی ایسی بات کہی سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس کو معاف کر دیجئے اور اس سے درگزر فرمایئے، قسم ہے اللہ کی کہ اللہ نے آپ کو وہ چیز دی جو دینی تھی۔ اس شہر کے لوگوں نے اس کا مشورہ کر لیا تھا کہ اس کے سر پر تاج رکھ دیں اور (سرداری) کی پگڑی باندھ دیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس (منصوبہ) کو اس حق کے ذریعے رد کر دیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے، تو وہ اس سبب سے چمک گیا (یعنی جل گیا) اور یہی وجہ ہے کہ اس نے یہ حرکت کی جو آپؐ نے ملاحظہ فرمائی، تو نبی ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔

٧٠٥ بَاب مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا وَلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهُ حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ وَإِلَى مَتَى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِي وَقَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَا تُسَلِّمُوا عَلَى شَرَبَةِ الْخَمْرِ *

باب ۷۰۵۔ گناہ کے مرتکب کو سلام نہ کرنے اور اس کو جواب نہ دینے کا بیان جب تک کہ اس کے توبہ کے آثار نہ ظاہر ہوں اور گنہگار کی قبولیت توبہ کب ظاہر ہوتی ہے اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ شراب پینے والے کو سلام نہ کرو۔

۱۱۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا وَآتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا حَتَّى كَمَلَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ *

۱۱۸۵۔ ابن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ، عبداللہ بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے کعب بن مالکؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا، کہ جب کعب بن مالک جنگ تبوک میں پیچھے رہ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں کو) ہم سے گفتگو کرنے سے منع فرما دیا اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کو سلام کرتا، پھر میں اپنے جی میں کہتا (یعنی دیکھتا) کہ آپ سلام کے جواب کے لئے اپنے ہونٹ ہلاتے ہیں یا نہیں یہاں تک کہ پچاس راتیں گزر گئیں اور نبی ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کی۔

۷۰۶ بَاب كَيْفَ يُرَدُّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ السَّلَامُ *

باب ۷۰۶۔ ذمیوں کو سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔

۱۱۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ *

۱۱۸۶۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہود کی ایک جماعت رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا السام علیك (یعنی تم پر ہلاکت ہو) میں نے اس کو سمجھ لیا تو میں نے کہا عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ (تمہیں پر ہلاکت اور لعنت ہو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ چھوڑو بھی اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپؐ نے نہیں سنا جو ان لوگوں نے کہا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بھی تو وعلیکم کہہ دیا تھا۔

۱۱۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ *

۱۱۸۷۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب یہود تم کو سلام کریں اور ان میں سے کوئی شخص السلام علیک کہے تو تم (بھی صرف) وعلیک کہو۔

۱۱۸۸ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۱۱۸۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، ہشیم، عبیداللہ بن ابی بکر بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کو اہل کتاب

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ *

سلام کریں تو تم وعلیک کہو۔

۷۰۷ بَاب مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَبِينَ أَمْرُهُ *

باب ۷۰۷۔ اس خط کے دیکھنے کا بیان، جس میں مسلمانوں کے مفاد کے خلاف کوئی بات لکھی ہو تا کہ اصل حال معلوم ہو جائے۔

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا قَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى كِتَابًا قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ قَالَ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ

۱۱۸۹۔ یوسف بن بہلول، ابن ادریس، حصین بن عبدالرحمٰن، سعد بن سعید، ابو عبدالرحمٰن سلمی، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ کو، اور زبیر بن عوام اور ابو مرثد غنویؓ کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، کہ روضہ خاخ میں جاؤ وہاں ایک مشرک عورت ہے، اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہؓ کا خط ہے جو مشرکین کے نام ہے (اسے لے آؤ) حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ ہم میں سے ہر شخص سوار تھا اس لئے اس کو وہاں پالیا جہاں پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا وہ اونٹ پر سوار تھی ہم نے کہا وہ تحریر جو تیرے پاس ہے وہ کہاں ہے، اس نے کہا، میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے، ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے پالان وغیرہ کی تلاشی لی لیکن وہ خط نہیں ملا، پھر میں نے کہا میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ نہیں فرمایا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، خط نکال ورنہ تجھے ننگا کر دوں گا جب اس نے ہماری سختی دیکھی، تو اس چادر میں سے جس کا تہ بند بنا رکھا تھا خط نکال کر دے دیا، وہ خط ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر گئے، آپؐ نے فرمایا اے حاطبؓ تو نے ایسا کیوں کیا حاطبؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ﷺ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، میں بدلا نہیں ہوں (یعنی مرتد نہیں ہو گیا ہوں) بلکہ اس لئے (خط لکھا) کہ مکہ میں میرا کوئی رشتہ دار نہیں جو میرے اہل وعیال کی نگرانی کرے میں نے چاہا کہ ان کو ہمدرد بناؤں تا کہ وہ میرے اہل وعیال کی نگرانی کریں اور دوسرے صحابہ کے تو وہاں رشتہ دار موجود ہیں، جو ان کے اہل وعیال کی نگرانی کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، ٹھیک کہا، اب اسے کچھ نہ کہو، حضرت عمرؓ نے عرض کیا، کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنین سے خیانت کی ہے آپؐ اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا

مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ فَقَالَ يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ *

دوں آپؐ نے فرمایا کہ اے عمرؓ تجھے معلوم ہے کہ اللہ نے اہل بدر کے متعلق اطلاع دے دی ہے کہ جو چاہو کرو تمہارے لئے جنت واجب ہو گئی، راوی کا بیان ہے کہ عمرؓ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔

٧٠٨ بَاب كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ *

باب ۷۰۸۔ اہل کتاب کی طرف کس طرح خط لکھا جائے۔

١١٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّأْمِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ *

۱۱۹۰۔ محمد بن مقاتل، ابو الحسن، عبداللہ، یونس، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباسؓ، ابو سفیان بن حرب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہر قل نے انہیں قریش کی ایک جماعت میں بلا بھیجا، جو شام میں تجارت کی غرض سے گئی ہوئی تھی وہ لوگ اس کے پاس گئے پھر پوری حدیث بیان کی پھر ہر قل نے رسول اللہ ﷺ کا خط مانگا چنانچہ وہ پڑھا گیا تو اس میں لکھا تھا، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰی هِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ۔ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اَمَّا بَعْدُ۔

٧٠٩ بَاب بِمَنْ يُبْدَأُ فِي الْكِتَابِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

باب ۷۰۹۔ خط میں کس چیز سے شروع کیا جائے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے، بواسطہ عبدالرحمٰن بن ہرمز وابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا، کہ آپؐ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ کیا جس نے ایک لکڑی لی، اور اس کو کھود کر اس میں ایک ہزار دینار رکھے اور اس کے مالک کے نام ایک خط لکھا، عمر بن ابی سلمہ نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اس آدمی نے ایک لکڑی کو

أَبِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ الْمَالَ فِي جَوْفِهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ *

کھوکھلا کیا اور مال اس کے بیچ میں رکھ کر ایک خط لکھا جس میں یہ لکھا تھا من فلان الی فلان (فلاں کی جانب سے فلاں کو)۔

٧١٠ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ *

باب ۷۱۰۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔(۱)

١١٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَجَاءَ فَقَالَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ أَفْهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ إِلَى حُكْمِكَ *

۱۱۹۱۔ ابوالولید، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابوامامہ بن سہل بن حنیف ابوسعید سے روایت کرتے ہیں، کہ اہل قریظہ سعد کے حکم پر اترے (یعنی سعدؓ کا فیصلہ ہمیں منظور ہوگا) تو نبی ﷺ نے سعد کو بلا بھیجا وہ آئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ (راوی کو شک ہے کہ آپؐ نے قوموا الی سید کم یا قوموا الی خیر کم فرمایا) سعد نبی ﷺ کے پاس بیٹھ گئے آپؐ نے فرمایا یہ تمہارے فیصلے پر راضی ہو گئے ہیں۔ سعدؓ نے کہا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں سے جنگ کرنے والے قتل کئے جائیں، اور ان کی اولاد قید کر لی جائے آپؐ نے فرمایا کہ تم نے وہی فیصلہ کیا ہے جو اللہ کا حکم ہے، ابوعبداللہ (بخاری) کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے بعض ساتھیوں نے بواسطہ ابوالولید ابو سعید کا قول (بجائے نزلوا علی حکمك کے) نزلوا علیٰ حكمك نقل کیا۔

٧١١ بَاب الْمُصَافَحَةِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب ۷۱۱۔ مصافحہ کرنے کا بیان اور ابن مسعود نے بیان کیا کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھلایا اور میرا ہاتھ

۱؎ اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کے آنے پر صحابہ کرام کو ان کیلئے کھڑے ہونے کا حکم فرمایا ہے۔ جبکہ بعض احادیث میں آپؐ نے سختی سے ممانعت فرمائی ہے کہ کسی کیلئے کھڑا نہ ہوا جائے اور بعض موقعوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا ہونا بھی ثابت ہوا جیسا کہ حضرت جعفرؓ کے آنے پر آپ کھڑے ہوئے تھے۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری میں ان مختلف احادیث میں تطبیق دیتے ہوئے تحریر کیا گیا ہے کہ قیام یعنی کسی کیلئے کھڑا ہونا چار طرح کا ہے (۱) ناجائز، جبکہ متکبر کیلئے کھڑا ہوا جائے اور وہ شخص جس کیلئے کھڑا ہوا جائے وہ تکبر میں مبتلا ہو (۲) مکروہ، جبکہ جس کیلئے کھڑا ہوا جائے وہ تکبر میں مبتلا تو نہ ہو مگر اس کے متکبر میں مبتلا ہونیکا اندیشہ ہو (۳) جائز، جبکہ کھڑا ہونا ایسے شخص کیلئے ہو جس کے تکبر میں مبتلا ہونیکا اندیشہ بھی نہ ہو اور کھڑا ہونے والا اعزاز کیلئے کھڑا ہو (۴) مستحب، جبکہ کوئی سفر سے آئے تو اس کے آنے کی خوشی میں اس کیلئے کھڑا ہو یا کسی کو کوئی نعمت وغیرہ حاصل ہوئی ہو تو اس کے آنے پر اس کو مبارکباد دینے کیلئے کھڑا ہوا جائے یا کسی کو کوئی مصیبت پہنچی ہو تو اس کے آنے پر اس سے تعزیت کیلئے کھڑا ہوا جائے یا کوئی زخمی یا معذور ہو اس کو سہارا دینے کیلئے کھڑا ہوا جائے (ماخذہ فتح الباری جلد ۱۱ ص ۷۳)

وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي *

آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا اور کعب بن مالکؓ نے کہا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، طلحہ بن عبید اللہ میری طرف جلدی سے اٹھ کر آئے یہاں تک کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔

١١٩٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ *

۱۱۹۲۔ عمرو بن عاصم، ہمام، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے پوچھا، کہ کیا نبی ﷺ کے صحابہ میں مصافحہ کا رواج تھا، انہوں نے کہا ہاں۔

١١٩٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ *

۱۱۹۳۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، حیوۃ، ابو عقیل، زہرہ بن معبد، عبد اللہ بن ہشام سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم (ایک مرتبہ) آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے اور اس وقت آپؐ حضرت عمر بن خطابؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

٧١٢ بَاب الْأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ *

باب ۷۱۲۔ دونوں ہاتھ پکڑنے کا بیان، اور حماد بن زید نے ابن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

١١٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۹۴۔ ابو نعیم، سیف، مجاہد، عبد اللہ بن سخبرہ ابو معمر، حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے تشہد اس طرح سکھایا جس طرح قرآن کی صورت سکھاتے تھے اور میرا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں کے بیچ میں لے لیا (وہ کلمات تشہد یہ تھے) اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ آپؐ اس وقت ہمارے درمیان موجود تھے جب آپؐ کی وفات ہو گئی تو ہم لوگ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ کہنے لگے۔

الحمد للہ کہ پچیسواں پارہ ختم ہوا

چھبیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٧١٣ بَاب الْمُعَانَقَةِ وَقَوْلِ الرَّجُلِ كَيْفَ أَصْبَحْتَ *

١١٩٥- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا حَسَنٍ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِئًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ أَلَا تَرَاهُ أَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ الثَّلَاثِ عَبْدُ الْعَصَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُتَوَفَّى فِي وَجَعِهِ وَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِي وُجُوهِ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ الْمَوْتَ فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْأَلَهُ فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمَرْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا قَالَ عَلِيٌّ وَاللَّهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَعُنَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ أَبَدًا وَإِنِّي لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا*

٧١٤ بَاب مَنْ أَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ*

چھبیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۷۱۳۔ معانقہ کا بیان اور کسی شخص کا یہ پوچھنا کہ صبح طبیعت کیسی رہی۔

۱۱۹۵۔ اسحاق، بشر بن شعیب، شعیب، زہری، عبداللہ بن کعب، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علی بنؓ ابی طالب، آنحضرت ﷺ کے پاس آئے (دوسری سند) احمد بن صالح، عنبسہ، یونس ابن شہاب، عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں، عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب آنحضرت ﷺ کے پاس آپؐ کے مرض الموت میں جاکر واپس ہوئے تو لوگوں نے پوچھا، اے ابوالحسنؓ رسول اللہ ﷺ کی طبیعت صبح کو کیسی رہی انہوں نے کہا کہ الحمد للہ اچھے ہیں (حضرت) عباسؓ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور کہا کیا تم نہیں دیکھتے خدا کی قسم تین دن کے بعد تم ڈنڈے کے غلام (تابع) ہو جاؤ گے میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس مرض میں وفات پا جائیں گے میں بنی عبدالمطلب کے چہرے سے ان کی موت کے آثار پہچان لیتا ہوں اس لئے میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلو تاکہ ہم آپؐ سے پوچھ لیں کہ خلافت کس خاندان میں ہو گی، اگر ہمارے خاندان میں رہے گی تو ہمیں یہ معلوم ہو جائے گا اور اگر ہمارے علاوہ کسی دوسرے کے ہاتھ میں ہو گی تو ہم کہیں گے کہ ہمارے لئے وصیت کیجئے حضرت علیؓ نے کہا خدا کی قسم اگر ہم نے آپؐ سے پوچھا اور آپؐ نے منع کر دیا تو پھر لوگ ہمیں کبھی نہ دیں گے میں اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کبھی سوال نہ کروں گا۔

باب ۷۱۴۔ جواب میں لبیک و سعدیک کہنے کا بیان۔

١١٩٦- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثًا هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ لَا قَالَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ *

١١٩٦۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، قتادہ، انس، معاذؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھا آپؐ نے فرمایا اے معاذ میں نے کہا لبیک وسعدیک! پھر اسی طرح آپؐ نے تین بار فرمایا (پھر فرمایا) تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندے پر کیا حق ہے؟ (اس کا حق یہ ہے کہ) اس کی عبادت کرے اور اس کا کسی کو شریک نہ بنائے پھر تھوڑی دیر چلے، اور فرمایا اے معاذ! میں نے کہا لبیک وسعدیک آپؐ نے فرمایا تم جانتے ہو، کہ بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے جب کہ بندے اس کو کرلیں؟ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ دے گا۔

١١٩٧- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ بِهَذَا *

١١٩٧۔ ہدبہ، ہمام، قتادہ، انسؓ، معاذؓ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

١١٩٨- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا وَاللَّهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً اسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا لِي ذَهَبًا يَأْتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ أَوْ ثَلَاثٌ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَأَرَانَا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَقَلُّونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَرْجِعَ فَانْطَلَقَ حَتَّى غَابَ عَنِّي فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْرَحْ فَمَكُثْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لَكَ

١١٩٨۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، زید بن وہب، ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کے وقت مقام حرہ سے گزر رہا تھا ہمارے سامنے احد کی پہاڑی آئی تو آپؐ نے فرمایا کہ اے ابوذرؓ مجھے پسند نہیں کہ احد کے برابر میرے پاس سونا ہو اور مجھ پر ایک رات یا تین راتیں گزر جائیں، اس حال میں کہ میرے پاس اس میں سے بجز قرض کے ایک دینار کے بھی ہو مگر یہ کہ اس کو اللہ کے بندوں پر اس طرح اور اس طرح خرچ کروں، اور اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا پھر فرمایا اے ابوذر میں نے کہا لبیک وسعدیک یارسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا (دنیا میں) زیادہ مال والے (آخرت میں) تنگدست ہوں گے مگر جو لوگ اس طرح اور اس طرح خرچ کریں پھر مجھ سے فرمایا کہ تم اس جگہ ٹھہرے رہو اے ابو ذرؓ جب تک میں نہ آؤں تم اسی جگہ رہو چنانچہ آپؐ روانہ ہو گئے یہاں تک کہ میری نگاہ سے اوجھل ہو گئے میں نے ایک آواز سنی مجھے خوف ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی حادثہ پیش آیا اس لئے میں نے چلنا چاہا پھر مجھے آنحضرت ﷺ کا قول یاد آیا کہ یہیں ٹھہرے رہو چنانچہ میں رک گیا جب آپؐ تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک آواز سنی اس لئے مجھے خوف ہوا کہ کہیں آپؐ کو حادثہ تو پیش نہیں آیا (میں نے آنا چاہا) پھر مجھے آپؐ کا حکم یاد آیا کہ

ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ لِزَيْدٍ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَشْهَدُ لَحَدَّثَنِيهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ نَحْوَهُ وَقَالَ أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ يَمْكُثُ عِنْدِي فَوْقَ ثَلَاثٍ *

یہیں ٹھہرے رہو چنانچہ میں ٹھہرا رہا آپ نے فرمایا وہ جبریل تھے جو میرے پاس آئے تھے انہوں نے خبر دی کہ میری امت میں سے جو شخص اللہ کا کسی کو شریک نہ بنائے اور وہ مر جائے تو جنت میں داخل ہوگا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے، آپ نے فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے زید سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ وہ ابوالدرداء تھے انہوں نے کہا، میں گواہی دیتا ہوں، کہ مجھ سے ابوذرؓ نے ربذہ میں بیان کیا اعمش نے کہا، مجھ سے ابو صالح نے انہوں نے ابوالدرداء سے اس کے مثل نقل کیا اور ابوشہاب نے اعمش سے یمکث عندی فوق ثلاث کے لفظ نقل کئے۔

٧١٥ بَاب لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ *

باب ۷۱۵۔ کوئی شخص کسی کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے۔

١١٩٩- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ *

۱۱۹۹۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، مالک، نافع، حضرت ابن عمرؓ آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کوئی شخص کسی کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے، تاکہ آپ اس جگہ پر بیٹھ جائے۔

٧١٦ بَاب (إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجْلِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انْشِزُوا فَانْشِزُوا) الْآيَةَ *

باب ۷۱۶۔ جب تم سے کہا جائے کہ بیٹھنے کے لئے جگہ دے دو تو تم جگہ دے دو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی کرے گا، اور جب کہا جائے کہ اٹھ جاؤ، تو اٹھ جاؤ الخ۔

١٢٠٠ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ *

۱۲۰۰۔ خلاد بن یحییٰ، سفیان، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا دیا جائے تاکہ اس جگہ پر دوسرا آدمی بیٹھ جائے لیکن جگہ دے دو اور کشادگی پیدا کرو اور ابن عمرؓ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی بیٹھنے کی جگہ سے اٹھایا جائے، پھر اس کی جگہ پر آپ بیٹھ جائے۔

٧١٧ بَاب مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ أَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ

باب ۷۱۷۔ اس شخص کا بیان جو اپنی مجلس سے یا گھر سے اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر کھڑا ہو جائے، یا اس لئے کھڑا

لِيَقُومَ النَّاسُ *

۱۲۰۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتحدَّثُونَ قَالَ فَأَخذَ كَأَنَّهُ يَتهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجئتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَرْخى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا) *

ہونے کا ارادہ کرے کہ لوگ بھی کھڑے ہو جائیں۔

۱۲۰۱۔ حسن بن عمر، معتمر، معتمر کے والد، ابو مجلز، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے زینبؓ بنت جحش سے نکاح کیا اور لوگوں کی دعوت کی تو وہ لوگ کھا کر بیٹھے باتیں کرتے رہے، راوی کا بیان ہے کہ آپؐ نے یہ ظاہر کیا کہ گویا کھڑا ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن لوگ کھڑے نہیں ہوئے جب آپؐ نے یہ دیکھا تو کھڑے ہوگئے جب آپؐ کھڑے ہوئے تو آپؐ کے ساتھ جو لوگ تھے، وہ بھی کھڑے ہوگئے اور چلے گئے اور تین آدمی رہ گئے، نبی ﷺ آئے تو دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ بھی اٹھ کر چلے گئے، انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے آکر نبی ﷺ سے بیان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں (یہ سن کر) آپؐ آئے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہوئے، میں بھی داخل ہونے لگا، تو آپؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا، اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کہ اے ایمان والو! نبی ﷺ کے گھر میں داخل نہ ہو مگر یہ کہ تمہیں اجازت دی جائے۔ يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الی قولہ عَظِيمًا تک نازل فرمائی۔

۷۱۸ بَاب الِاحْتِبَاءِ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ *

باب ۷۱۸۔ ہاتھ سے احتباء کا بیان اور اس کو قرفصاء کہتے ہیں۔

۱۲۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هَكَذَا *

۱۲۰۲۔ محمد بن ابی غالب، ابراہیم بن منذر حزامی، محمد بن فلیح، فلیح، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ صحن کعبہ میں اس طرح اپنے ہاتھ سے احتباء (یعنی دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے سرین کے بل بیٹھنا اور اور دونوں ہاتھوں سے حلقہ کر لینا) کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔

۷۱۹ بَاب مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِهِ قَالَ خَبَّابٌ أَتَيْتُ النَّبيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً قُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللَّهَ فَقَعَدَ *

باب ۷۱۹۔ اپنے ساتھیوں کے سامنے تکیہ لگا کر بیٹھنے کا بیان۔ خبابؓ کا بیان ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپؐ چادر کا تکیہ بنائے ہوئے تھے، میں نے عرض کیا، کیا آپ اللہ سے دعا نہیں فرمائیں گے؟ (یہ سن کر) آپ بیٹھ گئے۔

۱۲۰۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا

۱۲۰۳۔ علی بن عبداللہ، بشر بن مفضل، جریری، عبدالرحمن بن ابی

بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ *

بکرہ، ابی بکرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو سب سے بڑے گناہ نہ بتلا دوں، لوگوں نے عرض کیا، کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ، آپؐ نے فرمایا، اللہ کا شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔

١٢٠٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ مِثْلَهُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ *

۱۲۰۴۔ مسدد نے بواسطہ بشر اس طرح حدیث بیان کی، کہ آپؐ تکیہ لگائے ہوئے تھے، پھر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ سن لو جھوٹ سے بچو اور اس کو بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا، کاش آپؐ خاموش ہو جاتے۔

٧٢٠ بَاب مَنْ أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ *

باب ۷۲۰۔ کسی ضرورت کی وجہ سے یا قصداً تیز چلنے کا بیان۔

١٢٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ *

۱۲۰۵۔ ابو عاصم، عمر بن سعید، ابن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارثؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی، تو جلدی کی پھر اپنے گھر میں داخل ہوئے۔

٧٢١ بَاب السَّرِيرِ *

باب ۷۲۱۔ تخت کا بیان۔

١٢٠٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسْطَ السَّرِيرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُونُ لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَقُومَ فَأَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا *

۱۲۰۶۔ قتیبہ، جریر، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تخت کے بیچ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور میں آپؐ کے اور قبلہ کے درمیان میں لیٹی ہوئی ہوتی اگر مجھے کوئی ضرورت ہوتی تو میں ناپسند کرتی کہ اٹھوں، چنانچہ آپؐ کی طرف رخ کر کے آہستہ سے (لیٹے لیٹے) سرک جاتی تھی۔

٧٢٢ بَاب مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ *

باب ۷۲۲۔ کسی کو تکیہ دیئے جانے کا بیان۔

١٢٠٧- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ

۱۲۰۷۔ اسحٰق، خالد، عبداللہ بن محمد، عمرو بن عون، خالد، ابوقلابہ، ابوالملیح سے روایت کرتے ہیں کہ میں تیرے والد زید کے ساتھ عبداللہ بن عمر کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ سے میرے روزے کے متعلق کہا گیا، تو آپؐ میرے پاس تشریف لائے میں نے آپؐ کے سامنے ایک تکیہ ڈال دیا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی آپؐ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپؐ

صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ *

کے درمیان تھا پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تجھ کو مہینہ میں تین روزے کافی نہیں ہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ (مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے) آپؐ نے فرمایا تو پانچ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے) آپؐ نے فرمایا تو سات، میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ (مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے) آپؐ نے فرمایا تو نو، میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ (مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے) آپؐ نے فرمایا گیارہ، میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ (مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے) آپؐ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزوں سے زیادہ کوئی روزہ نہیں اس طور پر کہ ایک دن روزہ رکھے، اور ایک دن افطار کرے۔

١٢٠٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَدِمَ الشَّأْمَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّأْمِ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيسًا فَقَعَدَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ كَانَ فِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ وَالْوِسَادِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ كَيْفَ كَانَ عَبْدُاللَّهِ يَقْرَأُ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) قَالَ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى فَقَالَ مَا زَالَ هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يُشَكِّكُونِي وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۰۸۔ یحییٰ بن جعفر، یزید، شعبہ، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شام پہنچے (دوسری سند) ابوالولید، شعبہ، مغیرہ، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ علقمہ شام پہنچے تو ایک مسجد میں آئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ یا اللہ! ہمیں کوئی ہمنشین عطا کر، پھر ابوالدرداء کے پاس بیٹھ گئے اور پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے کہا کہ کوفہ کا رہنے والا ہوں، علقمہ نے کہا، کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو اس راز کا جاننے والا ہے کہ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا؟ یعنی حذیفہؓ! کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے، یا یہ کہا کہ کیا تم میں وہ شخص نہیں تھا، جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی زبان پر شیطان سے پناہ دے دی ہے یعنی عمارؓ! اور کیا تم میں تکیہ اور مسواک والے یعنی ابن مسعودؓ نہیں ہیں؟ عبداللہ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، کس طرح پڑھتے تھے؟ کہا "وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى" پڑھتے تھے ابوالدرداءؓ نے کہا کہ لوگ مجھے شک میں ڈالتے تھے حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

٧٢٣ بَاب الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ *

باب ۷۲۳۔ جمعہ کے بعد قیلولہ کرنے کا بیان۔

١٢٠٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ *

۱۲۰۹۔ محمد بن کثیرؒ، سفیان، ابوحازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم جمعہ کی نماز کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔

٧٢٤ بَاب الْقَائِلَةِ فِي الْمَسْجِدِ *

١٢١٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ بِهَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قُمْ أَبَا تُرَابٍ قُمْ أَبَا تُرَابٍ *

باب ۷۲۴۔ مسجد میں قیلولہ کرنے کا بیان۔

۱۲۱۰۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابوحازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ کو ابوتراب سے زیادہ کوئی نام محبوب نہ تھا، اور جب اس نام سے وہ پکارے جاتے تو بہت خوش ہوتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہؓ کے گھر میں تشریف لائے حضرت علیؓ کو گھر میں نہ پایا تو پوچھا کہ تمہارا چچازاد بھائی کہاں ہے؟ حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی ہے، اس لئے وہ ناراض ہو کر باہر چلے گئے اور ہمارے پاس نہیں لیٹے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہے؟ اس شخص نے واپس آکر کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ مسجد میں لیٹے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اس وقت وہ لیٹے ہوئے تھے، اور چادر ان کے پہلو سے سرک گئی تھی اس لئے مٹی ان کے جسم سے لگ گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مٹی ان کے جسم سے پونچھتے جاتے اور فرماتے کہ اٹھ اے ابوتراب! اٹھ اے ابوتراب۔

٧٢٥ بَاب مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ *

١٢١١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذَلِكَ النِّطَعِ قَالَ فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعَرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْوَفَاةُ أَوْصَى إِلَيَّ أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذَلِكَ السُّكِّ قَالَ فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ *

باب ۷۲۵۔ کسی جماعت کے پاس ملاقات کو جانے اور وہاں قیلولہ کرنے کا بیان۔

۱۲۱۱۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عبداللہ انصاری، عبداللہ انصاری، ثمامہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام سلیمؓ نبی ﷺ کے لئے چمڑے کا فرش بچھایا کرتی تھیں، آپؐ ان کے پاس اس فرش پر قیلولہ فرماتے جب آنحضرت ﷺ سو جاتے تو میں آپؐ کا پسینہ اور بال لے کر ایک شیشی میں جمع کر لیتا پھر میں اس کو خوشبو میں جمع کرتا، راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت انس بن مالکؓ کی وفات کا قریب آیا تو وصیت کی کہ اس خوشبو میں سے میرے حنوط میں ملا دینا چنانچہ ان کے حنوط میں وہ ملائی گئی۔

١٢١٢- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

۱۲۱۲۔ اسماعیل، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ قَالَ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ قُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ *

مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب قباء کی طرف تشریف لے جاتے، توام حرامؓ بنت ملحان کے گھر جاتے، وہ آپؐ کو کھانا کھلاتیں، ام حرام عبادہ بن صامتؓ کی بیوی تھیں، ایک دن آپؐ تشریف لائے توام حرام نے آپؐ کو کھانا کھلایا اور رسول اللہ ﷺ وہیں سو رہے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، ام حرام نے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ آپؐ کو کس چیز نے ہنسایا؟ آپؐ نے فرمایا کہ میری امت میں سے کچھ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے خواب میں پیش کئے گئے کہ اس دریا کے وسط میں بادشاہ کی طرح اپنے تخت پر سوار ہیں (راوی کو شک ہے کہ ملوکا علی الاسرۃ یا مثل الملوک علی الاسرۃ فرمایا) میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ، اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھ کو بھی ان سے بنادے آپؐ نے دعا فرمادی پھر آپؐ سر رکھ کر سو گئے اور ہنستے ہوئے اٹھے میں نے عرض کیا کہ آپؐ کیوں ہنس رہے ہیں، آپؐ نے فرمایا میری امت کے غازی میرے سامنے پیش کئے گئے جو اس دریا کے بیچ میں سوار ہیں بادشاہوں کی طرح تخت پر ہیں، میں نے عرض کیا دعا کیجئے کہ میں ان میں سے ہوں، آپؐ نے فرمایا تو پہلوں میں سے ہے۔ چنانچہ ام حرام امیر معاویہ کے زمانے میں دریا میں سوار ہو کر نکلیں تو اپنی سواری سے گر پڑیں اور وفات پاگئیں (۱)۔

٧٢٦ بَاب الْجُلُوسِ كَيْفَمَا تَيَسَّرَ *

باب ۷۲۶۔ جس طرح آسانی ہو بیٹھنے کا بیان۔

١٢١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ

۱۲۱۳۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے دو قسم کے لباس اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے (یعنی) اشتمال صماء اور ایک ہی کپڑے میں اس طرح گوٹ مار کر بیٹھنے سے، کہ اس کی شرمگاہ پر کچھ بھی نہ ہو، اور ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا معمر اور محمد بن ابی حفصہ اور عبداللہ بن بدیل نے بواسطہ زہری اس کی متابعت میں حدیث روایت کی ہے۔

(۱) یہ غزوہ ۲۷ھ میں حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ خلافت میں پیش آیا جبکہ حضرت معاویہؓ شام کے گورنر تھے۔

أَبي حَفْصَةَ وَعَبْدُاللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

٧٢٧ بَاب مَنْ نَاجَى بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَمَنْ لَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ صَاحِبِهِ فَإِذَا مَاتَ أَخْبَرَ بِهِ *

١٢١٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَمْشِي لَا وَاللَّهِ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ خَصَّكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ فَأَخْبَرَتْنِي قَالَتْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ *

٧٢٨ بَاب الِاسْتِلْقَاءِ *

باب ۷۲۷۔ اس کا بیان جو لوگوں کے سامنے سرگوشی کرے اور اس کا بیان جو اپنے ساتھی کا راز کسی کو نہ بتائے، جب مر جائے تو لوگوں کو بتائے۔

۱۲۱۴۔ موسیٰ، ابو عوانہ، فراس، عامر، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سب آنحضرت ﷺ کی بیویاں آپؐ کے پاس جمع تھیں ہم میں کوئی بھی غائب نہ تھی حضرت فاطمہؓ چلتی ہوئی آئیں اور ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے بہت زیادہ مشابہ تھی جب آپؐ نے ان کو دیکھا تو خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ خوب آئیں پھر اپنے دائیں یا بائیں ان کو بٹھلایا، پھر ان سے چپکے سے بات کی وہ زور سے رونے لگیں، جب ان کو غمگین ہوتے ہوئے دیکھا تو دوبارہ چپکے سے بات کی، تو وہ ہنسنے لگیں، میں نے نبی ﷺ کی بیویوں کے درمیان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان تم سے خاص راز کی بات فرمائی، پھر بھی تم روتی ہو جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تو میں نے ان سے پوچھا، کیا بات کہی؟ فاطمہؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کرتی جب آپؐ کی وفات ہو گئی تو میں نے ان سے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتی ہوں کہ اس حق کے عوض جو میرا تم پر ہے تم مجھے وہ بات بتا دو، فاطمہؓ نے کہا ہاں اب بتا دوں گی، چنانچہ انہوں نے بتلاتے ہوئے کہا کہ پہلی دفعہ چپکے سے جو بات آپؐ نے فرمائی (وہ یہ تھی) کہ آپؐ نے مجھ سے بیان کیا کہ جبرئیل ہر سال میں ایک دفعہ دورہ کرتے تھے، اس سال دو بار دورہ کے لئے آئے، اب موت مجھے قریب نظر آ رہی ہے، اس لئے اللہ سے ڈرو اور صبر کرو میں تمہارے لئے اچھا آگے جانے والا ہوں، چنانچہ میں رونے لگی جیسا کہ تم نے دیکھا جب آپؐ نے میری گھبراہٹ دیکھی تو دوسری بار آپؐ نے چپکے سے فرمایا کہ اے فاطمہؓ کیا تو یہ پسند نہیں کرتی کہ مومنین کی عورتوں کی سردار ہو جائے یا یہ فرمایا کہ اس امت کی عورتوں کی سردار ہو جائے۔

باب ۷۲۸۔ چت لیٹنے کا بیان۔

١٢١٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى *

۱۲۱۵۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، عباد بن تمیم، اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں اس طرح چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپؐ اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔

٧٢٩ بَاب لَا يَتَنَاجَى اثْنَان دُونَ الثَّالِثِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى) إِلَى قَوْلِهِ (وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ) وَقَوْلُهُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) إِلَى قَوْلِهِ (وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ) *

باب ۷۲۹۔ دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اے ایمان والو! جب تم سرگوشی کرو، تو گناہ اور ظلم اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو، اور اچھی بات اور تقویٰ کی سرگوشی کرو" وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ تک اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اے ایمان والو! جب تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کرنے لگو، تو سرگوشی سے پہلے صدقہ کرو یہی تمہارے لئے بہتر اور پاکیزہ ہے، اور اگر تم (اپنے میں) صدقہ کی طاقت نہ پاؤ تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے، واللہ خبیر بما تعملون تک۔

١٢١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَان دُونَ الثَّالِثِ *

۱۲۱۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک (دوسری سند) اسمٰعیل، مالک، نافع، حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں، تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔

٧٣٠ بَاب حِفْظِ السِّرِّ *

باب ۷۳۰۔ راز کی حفاظت کرنے کا بیان۔

١٢١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ *

۱۲۱۷۔ عبداللہ بن صباح، معتمر بن سلیمان، سلیمان، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے آنحضرت ﷺ نے راز کی بات کہی، تو میں نے آپؐ کے بعد کسی سے اس کو بیان نہیں کیا، مجھ سے ام سلیمؓ نے اس کے متعلق پوچھا تو ان کو بھی میں نے نہیں بتایا۔

٧٣١ بَاب إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاةِ *

باب ۷۳۱۔ جب تین آدمیوں سے زیادہ ہوں تو چپکے سے بات کرنے اور سرگوشی میں کوئی مضائقہ نہیں۔

١٢١٨- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَان دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ *

۱۲۱۸۔ عثمان، جریر، منصور، ابووائل، عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو، تو وہ دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں جب تک کہ بہت سے آدمی نہ ہوں، اس لئے کہ یہ اسے رنجیدہ کرے گا۔

١١٢٩- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ قُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَلَإٍ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى مُوسَى أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ *

۱۲۱۹۔ عبدان، ابوحمزہ، اعمش، شقیق، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دن کچھ مال تقسیم کیا، تو ایک انصاری نے کہا کہ یہ وہ تقسیم ہے جس سے خدا کی خوشنودی پیش نظر نہیں ہے میں نے کہا بخدا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا (اور آپؐ سے بیان کروں گا) چنانچہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپؐ جماعت کے ساتھ تھے، میں نے چپکے سے آپؐ سے بات کی، تو آپؐ غصہ ہوئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، پھر فرمایا کہ موسیٰ پر خدا کی رحمت ہو، ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی، لیکن انہوں نے صبر کیا۔

٧٣٢ بَاب طُولِ النَّجْوَى وَقَوْلُهُ (وَإِذْ هُمْ نَجْوَى) مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ *

باب ۷۳۲۔ دیر تک سرگوشی کرتے رہنے کا بیان، آیت وَإِذْ هُمْ نَجْوَى مصدر رہے، ناجیت سے، ان لوگوں کا وصف بیان کیا گیا اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ سرگوشی کرتے ہیں۔

١٢٢٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى *

۱۲۲۰۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالعزیز، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نماز (عشاء) کی اذان کہی گئی، اور ایک مرد رسول اللہ ﷺ سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہا تھا اور دیر تک باتیں کرتا رہا، یہاں تک کہ آپؐ کے صحابہ سو گئے، پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

٧٣٣ بَاب لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ *

باب ۷۳۳۔ سوتے وقت گھر میں آگ نہ چھوڑی جائے۔

١٢٢١- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ *

۱۲۲۱۔ ابونعیم، ابن عیینہ، زہری، سالم اپنے والد سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ نہ رہنے دو۔

١٢٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ *

۱۲۲۲۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، برید بن عبداللہ، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک گھر مدینہ میں، گھر والوں سمیت رات کو جل گیا ان لوگوں کا واقعہ آنحضرت ﷺ سے بیان کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے، اس لئے جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دیا کرو۔

١٢٢٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ هُوَ ابْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ *

۱۲۲۳۔ قتیبہ، حماد، کثیر، حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے برتن ڈھک کر رکھو اور دروازے بند کر دیا کرو، اور چراغوں کو گل کر دیا کرو، اس لئے کہ چوہا اکثر بتی کو کھینچ کر لے جاتا ہے اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔

٧٣٤ بَاب إِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ *

باب ۷۳۴۔ رات کو دروازے بند کر دینے کا بیان۔

١٢٢٤ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ يَعْرُضُهُ *

۱۲۲۴۔ حسان بن ابی عباد، ہمام، عطاء، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو جب تم سونے لگو، تو چراغوں کو بجھا دیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو، اور مشک کا منہ باندھ دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک کر رکھو، ہمام کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا یعنی اگرچہ ایک لکڑی سے ہی کیوں نہ ہو۔

٧٣٥ بَاب الْخِتَانِ بَعْدَ الْكِبَرِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ *

باب ۷۳۵۔ بڑے ہونے کے بعد ختنہ کرانے اور بغل کے بال اکھاڑنے کا بیان۔

١٢٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ *

۱۲۲۵۔ یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سعید بن میسب، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا فطری باتیں پانچ ہیں، ختنہ کرانا، موئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، مونچھیں ترشوانا اور ناخن کتروانا۔

١٢٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

۱۲۲۶۔ ابوالیمان، شعیب بن ابی حمزہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ مُخَفَّفَةً قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُّومِ وَهُوَ مَوْضِعٌ مُشَدَّدٌ *

ابراہیم (علیہ السلام) نے اسی برس کے بعد قدوم میں (یا قدوم آلہ کے ذریعہ) ختنہ کرایا، ہم سے قتیبہ نے بواسطہ مغیرہ، ابوالزناد جو حدیث روایت کی، اس میں قدوم کا لفظ (بتشدید) تھا۔

١٢٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ قَالَ وَكَانُوا لَا يَخْتِنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يُدْرِكَ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتِينٌ *

۱۲۲۷۔ محمد بن عبدالرحیم، عباد بن موسیٰ اسماعیل بن جعفر، اسرائیل، ابواسحاق، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ جس وقت آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت تمہاری عمر کیا تھی، توانہوں نے جواب دیا کہ اس وقت میرا ختنہ ہو چکا تھا اور کہا کہ لوگ اس وقت تک ختنہ نہ کراتے جب تک کہ بالغ نہ ہو جائے، اور ابن ادریس نے اپنے والد سے، انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو میرا ختنہ ہو چکا تھا۔

٦٣٦ بَاب كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ) *

باب ۷۳۶۔ اس امر کا بیان کہ ہر کھیل جو اللہ کی عبادت سے غافل کر دے باطل ہے، اور اس شخص کا بیان جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں، اور اللہ تعالیٰ کا قول وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ۔

١٢٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ *

۱۲۲۸۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص لات وعزیٰ کی قسم کھائے تو اس کو لا الہ الا اللہ کہنا چاہئے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جواء کھیلیں تو اس کو صدقہ کرنا چاہئے۔

٧٣٧ بَاب مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۷۳۷۔ اس چیز کا بیان جو عمارتوں (۱) کے متعلق منقول ہے حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا

(۱) بلاضرورت لمبی لمبی عمارتیں بنانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک حدیث میں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو وہ شخص اپنا مال عمارت بنانے میں خرچ کرنے لگتا ہے۔

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ *

کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جب جانوروں کے چرانے والے عمارتوں میں فخر کرنے لگیں گے۔

۱۲۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ *

۱۲۲۹۔ ابونعیم، اسحاق بن سعید، سعید، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے ہاتھ سے ایک مکان بنایا تھا جو مجھے بارش سے پناہ دیتا تھا اور دھوپ سے سایہ دیتا تھا اس کے بنانے میں اللہ کی کسی مخلوق نے میری مدد نہیں کی۔

۱۲۳۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً عَلَى لَبِنَةٍ وَلَا غَرَسْتُ نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرْتُهُ لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ بَنَى قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ *

۱۲۳۰۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، ابن عمرؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد سے نہ تو کوئی اینٹ کسی اینٹ پر رکھی (یعنی مکان نہیں بنایا) اور نہ کوئی پودا لگایا، سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث ان کے بعض گھر والوں سے بیان کی تو انہوں نے کہا خدا کی قسم انہوں نے مکان بنایا، سفیان نے کہا کہ میں نے جواب دیا کہ شاید مکان بنانے سے پہلے ایسا کہا ہوگا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَاب الدَّعَوَاتِ

دعاؤں کا بیان

٧٣٨ بَاب وَقَوْلِهِ اللَّهِ تَعَالَى (ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ) وَلِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ *

باب ۷۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ تم مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری عبادت سے اعراض کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے اور اس امر کا بیان کہ ہر نبیؑ کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۱۲۳۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا أَوْ قَالَ لِكُلِّ

۱۲۳۱۔ اسماعیل، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جو وہ کرتا ہے (اور وہ قبول ہوتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا آخرت میں امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں اور مجھ سے خلیفہ نے بواسطہ معتمر اور ان کے والد، انسؓ نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہر نبیؑ نے اپنا اپنا مطلوب مانگ لیا یا یہ فرمایا کہ ہر نبیؑ کی ایک دعا قبول ہوتی ہے، چنانچہ انہوں نے دعا کی اور مقبول بھی ہو گئی (لیکن) میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت

نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۳۹ بَاب أَفْضَلِ الِاسْتِغْفَارِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى (اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا) (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ) *

۱۲۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ *

۷۴۰ بَاب اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ *

کے لئے محفوظ کرلی ہے۔

باب ۷۳۹۔ سب سے بہتر استغفار کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اپنے رب سے مغفرت طلب کرو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے جو تم پر آسمان کی بارش برسانے والا بنا کر بھیجتا ہے اور اموال واولاد کے ذریعہ تمہاری امداد کرتا ہے اور تمہارے لئے باغات اور نہریں بناتا ہے، اور جو لوگ کہ بے حیائی کا کام کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں، پھر اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں، اور کون ہے جو اللہ کے سوا گناہوں کو بخشے اور اس چیز پر جو وہ کرتے ہیں، جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔

۱۲۳۲۔ ابو معمر، عبدالوارث، حسین، عبداللہ بن بریدہ، بشیر بن کعب عدوی، شداد بن اوس، نبی ﷺ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے، اللھم انت ربی الخ یعنی اے میرے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور تیرا ہی میں بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر ہوں جتنا ممکن ہے، جو کچھ میں نے کیا۔ اس کی برائی سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اور ان نعمتوں کا میں اقرار کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر کی ہیں اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں مجھے بخش دے، تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے یہ کلمات صدق دل سے کہے اور شام ہونے سے پہلے اسی دن مر گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے یہ کلمات صدق دل سے رات میں کہے اور صبح ہونے سے پہلے وہ مر جائے تو جنتی ہے۔

باب ۷۴۰۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دن اور رات میں استغفار پڑھنے کا بیان۔(۱)

۱؎ انبیاء تو معصوم ہوتے ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں استغفار فرماتے تھے؟ محدثین نے یہ سوال اٹھا کر اس کے متعدد جواب دیئے ہیں (۱) خلاف اولیٰ اور اجتہادی خطاء کی بنا پر (۲) وہ سمجھتے تھے کہ ہم سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہیں ہوا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

١٢٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً *

۱۲۳۳۔ ابوالیمان شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ سے دن میں ستر بار سے بھی زائد استغفار کرتا ہوں۔

٧٤١ بَاب التَّوْبَةِ قَالَ قَتَادَةُ (تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا) الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ *

باب ۷۴۱۔ توبہ کا بیان تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا کی تفسیر میں قتادہ نے کہا، کہ (توبۃً نصوحا سے) مراد خالص اور سچی توبہ ہے۔

١٢٣٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا قَالَ أَبُو شِهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ لَلَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَجَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبُو مُسْلِمٍ اسْمُهُ عُبَيْدُاللَّهِ كُوفِيٌّ قَائِدُ

۱۲۳۴۔ احمد بن یونس، ابوشہاب، اعمش، عمارہ بن عمیر حارث بن سوید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ نے دو حدیثیں بیان کیں، ایک تو آنحضرت ﷺ سے اور دوسری خود سے نقل کرتے ہیں بیان کیا کہ مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے، گویا وہ ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈر رہا ہے کہ کہیں گر نہ جائے، اور بدکار اپنے گناہوں کو مکھی کے برابر سمجھتا ہے جو اس کی ناک پر سے گزرتی ہے، اور وہ ایسے کر (کے اڑا) دیتا ہے، پھر انہوں نے (ابوشہاب نے) ناک پر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بتایا، پھر کہا کہ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایسی جگہ میں اترے کہ جان کا خوف ہو، اور اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کا کھانا اور پانی ہو وہ سر رکھ کر سو گیا، اور جب بیدار ہوا تو دیکھا، کہ اس کی سواری غائب تھی، یہاں تک کہ گرمی اور پیاس کی شدت ہوئی، تو اس نے کہا کہ میں اپنی جگہ واپس جاتا ہوں، وہاں جا کر وہ تھوڑی دیر سو گیا، پھر اپنا سر اٹھایا تو دیکھا، کہ اس کی سواری اس کے پاس تھی، ابوعوانہ اور جریرؒ نے اعمش سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے، اور ابواسامہ نے کہا کہ ہم سے عمارہ نے بیان کیا کہ میں نے حارث سے سنا، اور شعبہ و ابومسلم نے بواسطہ اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید سے نقل کیا، اور ابومعاویہ نے

(بقیہ گزشتہ صفحہ) (۳) کھانے پینے، سونے وغیرہ کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے مشغولیت پائی جاتی تھی اس پر استغفار کرتے تھے (۴) ہمیشہ ان کی ترقی ہوتی رہتی تھی تو ہر اعلیٰ حالت کے سامنے سابقہ ادنیٰ حالت کو وہ کوتاہی خیال کر کے اس پر استغفار کرتے تھے۔

الْأَعْمَشِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ *

کہا کہ ہم سے اعمش نے بواسطہ عمارہ، اسود عبداللہ بیان کیا اور ابراہیم تیمی سے بواسطہ حارث بن سوید، عبداللہ منقول ہے۔

۱۲۳۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضٍ فَلَاةٍ *

۱۲۳۵۔ اسحاق، حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالکؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں (دوسری سند) ہدبہ ہمام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جس کا جنگل میں کھویا ہوا، اونٹ اسے پھر دوبارہ مل جائے۔

۷۴۲ بَاب الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ *

باب ۷۴۲۔ دائیں پہلو پر لیٹنے کا بیان۔

۱۲۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّه عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ *

۱۲۳۶۔ عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ رات کو گیارہ رکعتیں نماز پڑھتے تھے، پھر جب صبح طلوع ہوتی، تو دو ہلکی ہلکی رکعتیں پڑھتے، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے، یہاں تک کہ اذان دینے والا آتا، اور آکر آپ کو اطلاع دیتا۔

۷۴۳ بَاب إِذَا بَاتَ طَاهِرًا وَفَضْلِهِ *

باب ۷۴۳۔ طہارت کی حالت میں سونے کا بیان۔

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِي اللَّه عَنْهمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا

۱۲۳۷۔ مسدد، معتمر، منصور، سعد بن عبیدہ، براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو خوابگاہ میں جانے کا ارادہ کرے۔ تو وضو کر جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جا، اور کہہ کہ اے میرے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالہ کر دیا، اور میں نے اپنے معاملات تیرے سپرد کر دیئے اور تجھ کو اپنا پشت پناہ بنایا، تیرے عذاب سے ڈرتا ہوں اور تیری رحمت کا امیدوار ہوں، اور تجھ سے پناہ کی اور نجات کی جگہ تیرے سوا کوئی نہیں میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل

مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ *

کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا، جو تو نے بھیجا ہے، اگر (یہ پڑھ کر تو سو جائے اور) تو مر جائے تو فطرت (یعنی اسلام) پر مرے گا، ان کلمات کو سب باتوں سے آخر میں پڑھ (یعنی اس کے بعد کوئی بات نہ کر اور سو جا) میں نے عرض کیا کہ کیا وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ کہوں آپؐ نے فرمایا نہیں وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ کہو۔

٧٤٤ بَاب مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ *

باب ۷۴۴۔ جب سونے لگے تو کیا کہے۔

١٢٣٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا قَامَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ *

۱۲۳۸۔ قبیصہ، سفیان، عبدالمالک، ربعی بن حراش، حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ جب آنحضرت ﷺ اپنے بستر پر جاتے، تو فرماتے بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى (یعنی تیرے ہی نام پر سوتا اور جاگتا ہوں) اور جب اٹھتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ (اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا، اور اسی کی طرف دوبارہ جانا ہے)۔

١٢٣٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا ح و حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى رَجُلًا فَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ *

۱۲۳۹۔ سعید بن ربیع و محمد بن عرعرہ، شعبہ، ابو اسحاق، براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا (دوسری سند) آدم، شعبہ، ابواسحاق ہمدانی، براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو وصیت کی، اور فرمایا کہ جب تو بستر پر جانے کا ارادہ کرے۔ تو یہ دعا پڑھ اللهم اسلمت نفسی الیك، وفوضت امری الیك، ووجهت وجهی الیك، والجأت ظهری الیك، رغبة ورهبة الیك، لاملجأ ولا منجا منك الاالیك، امنت بكتابك الذی انزلت وبنبيك الذی ارسلت چنانچہ اگر تو یہ دعا پڑھنے کے بعد مر جائے گا، تو فطرت پر مرے گا۔

٧٤٥ بَاب وَضْعِ الْيَدِ الْيُمْنَى تَحْتَ الْخَدِّ الْأَيْمَنِ *

باب ۷۴۵۔ دائیں رخسار کے نیچے اپنا دایاں ہاتھ رکھنے کا بیان۔

١٢٤٠ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

۱۲۴۰۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، عبدالملک، ربعی، حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ رات کو جب اپنے بستر پر جاتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے

اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ *

رکھتے پھر فرماتے اللهم باسمك اموت واحيٰى اور جب نیند سے بیدار ہوتے، تو فرماتے الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور۔

٧٤٦ بَاب النَّوْمِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ *

باب ۷۴۶۔ دائیں پہلو پر سونے کا بیان۔

١٢٤١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ (اسْتَرْهَبُوهُمْ) مِنَ الرَّهْبَةِ مَلَكُوتٌ مُلْكٌ مَثَلُ رَهَبُوتٌ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوتٍ تَقُولُ تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرْحَمَ *

۱۲۴۱۔ مسدد، عبدالواحد بن زیاد، علاء بن میب، میب حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے، تو اپنے دائیں پہلو پر سوتے، پھر فرماتے اللهم اسلمت نفسی الیك، ووجهت وجهی الیك۔ وفوضت امری الیك و الجات ظهری الیك رغبة و رهبة الیك لاملجا ولا منجامنك الاالیك امنت بکتابك الذی انزلت و بنبیك الذی ارسلت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جس نے یہ کلمات کہے، پھر اسی رات کو مر جائے، تو فطرت (یعنی اسلام) پر مرے گا استرهبوهم رهبة سے اور ملکوت۔ ملك سے مشتق ہے جیسے رهبوت خیرمن رحموت۔ یعنی ترهب خیر من أن ترحم۔

٧٤٧ بَاب الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ *

باب ۷۴۷۔ رات کو جاگنے پر دعا پڑھنے کا بیان۔

١٢٤٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ

۱۲۴۲۔ علی بن عبداللہ، ابن مہدی، سفیان، سلمہ، کریب، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں ایک رات میمونہؓ کے پاس رہا، تو نبی ﷺ اٹھے اور اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے اور اپنا چہرہ اور اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سو گئے، پھر اٹھے اور مشک کے پاس تشریف لائے، اور اس کا منہ کھولا، پھر درمیانی درجہ کا وضو کیا، اس طرح کہ نہ تو بہت تھوڑا پانی اور نہ بہت زیادہ پانی استعمال کیا پھر آپ نے نماز پڑھی، ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ میں بھی اٹھا، لیکن اٹھنے میں دیر کی، اس لئے کہ میں نے اس بات کو برا سمجھا کہ آپؐ یہ سمجھیں کہ میں آپ کو دیکھ رہا تھا چنانچہ میں نے وضو کیا، آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپؐ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا،

يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ *

آپؐ نے میرا کان پکڑا اور اپنے دائیں طرف گھما کر لائے، آپؐ نے پوری تیرہ رکعت نماز پڑھی، پھر لیٹے اور سو گئے، یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے، اور جب سو جاتے تو خراٹے لیتے، پھر بلالؓ نے آپ کو نماز کی خبر کی تو نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا، اور اپنی دعا میں یہ فرماتے تھے، اللہ تو میرے دل، میری آنکھ اور میرے کان میں اور میرے دائیں اور بائیں طرف اور میرے اوپر، اور نیچے، آگے اور پیچھے نور کر اور میرے لئے نور کر، کریب نے کہا جسم میں سات چیزیں ہیں (جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا) میں عباسؓ کے خاندان کے ایک شخص سے ملا، اس نے مجھ سے ان چیزوں کا ذکر کیا، تو اس میں عصبی و لحمی ودمی و شعری و بشری کے الفاظ بیان کئے، اور دو خصلت بیان کی۔

١٢٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ *

۱۲۴۳۔ عبداللہ بن محمد، سفیان، سلیمان بن ابی مسلم، طاؤس حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ جب رات کو اٹھتے، تو تہجد پڑھتے اور فرماتے اللهم لك الحمد انت نور السموات والارض و من فيهن ولك الحمد انت قيم السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت الحق و وعدك حق و قولك حق ولقاء ك حق والجنة حق والنار حق والساعة حق والنبيون حق و محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق، اللهم لك اسلمت وعليك توكلت وبك امنت واليك انبت وبك خاصمت واليك حاكمت فاغفرلی ماقدمت و مااخرت و ما اسررت وما اعلنت انت المقدم وانت الموخر لا اله الا انت يا لا اله غيرك فرمایا۔

٧٤٨ بَاب التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ الْمَنَامِ *

باب ۷۴۸۔ سونے کے وقت تکبیر اور تسبیح پڑھنے کا بیان۔

١٢٤٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا شَكَتْ مَا تَلْقَى فِي

۱۲۴۴۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان چھالوں کی جو ان کے ہاتھ میں چکی چلانے کی وجہ سے پڑ گئے تھے (نبی ﷺ)

يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ أَقُومُ فَقَالَ مَكَانَكِ فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهٰذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ *

سے شکایت کی، اور ایک خادم مانگنے آئیں، لیکن ان کو آپ نہیں ملے، تو عائشہؓ سے یہ حال بیان کیا، جب آنحضرت ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، تو انہوں نے عرض کیا، حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ آپؐ ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم اپنے بستر پر جا چکے تھے، میں اٹھنے لگا، تو آپؐ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو، پھر ہمارے درمیان بیٹھ گئے، یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی، پھر آپ نے فرمایا، کیا میں تم دونوں کو وہ چیز نہ بتا دوں جو تم دونوں کے خادم سے بہتر ہے جب تم دونوں اپنے بستر پر جاؤ، تو تینتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہو، تو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے، اور شعبہ سے بواسطہ خالد، ابن سیرین منقول ہے کہ سبحان اللہ چونتیس بار کہو۔

٧٤٩ بَابُ التَّعَوُّذِ وَالْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْمَنَامِ *

باب ۷۴۹۔ سونے کے وقت تعوذ اور کوئی چیز پڑھنے کا بیان۔

١٢٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ *

۱۲۴۵۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونکتے اور معوذات پڑھ کر اپنے جسم پر دونوں ہاتھوں کو مل لیتے۔

٧٥٠ بَابٌ

باب ۷۵۰۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

١٢٤٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ تَابَعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ وَقَالَ يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ

۱۲۴۶۔ احمد بن یونس، زہیر، عبید اللہ بن عمرؓ، سعید بن ابی سعید مقبری، ابوسعید مقبری، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر جائے، تو اپنا بستر جھاڑے، اس لئے کہ وہ نہیں جانتا ہے، کہ کیا چیز اس کے پیچھے اس میں داخل ہو گئی ہے پھر کہے باسمك رب الخ یعنی اے پروردگار تیرے ہی نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا، اور تیری ہی مدد سے میں اسے اٹھاؤنگا۔ اگر تو میری روح کو قبض کرے تو اس پر رحم فرما اور اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کی حفاظت کر جس طرح کہ تو نیکوکاروں کی حفاظت کرتا ہے، ابوضمرہ اور اسمٰعیل بن زکریا نے عبید اللہ سے اس کی متابعت میں روایت کی، اور یحییٰ و بشر بواسطہ عبید اللہ، سعید ابوہریرہ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، اور

سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

اس کو مالک و ابن عجلان نے بواسطہ سعید، ابوہریرہؓ، نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٧٥١ بَاب الدُّعَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ *

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ الْأَغَرِّ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ *

باب ۷۵۱۔ آدھی رات سے پہلے دعا کرنے کا بیان۔

۱۲۴۷۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، مالک، ابن شہاب، ابوعبداللہ اغر وابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا پر اترتا ہے، جب کہ آخری تہائی رات باقی رہتی ہے، اور فرماتا ہے، کہ کون ہے، جو مجھ سے دعا مانگے، تو میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے، جو مجھ سے سوال کرے، تو میں اس کو دے دوں، اور کون ہے، جو مجھ سے بخشش چاہے، تو میں اس کو بخش دوں۔

٧٥٢ بَاب الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ *

۱۲۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ *

باب ۷۵۲۔ پائخانہ جاتے وقت دعا پڑھنے کا بیان۔

۱۲۴۸۔ محمد بن عرعرہ، شعبہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت ﷺ جب بیت الخلا تشریف لے جاتے، تو فرماتے اللّٰھم انی اعوذبك من الخبث والخبائث۔

٧٥٣ بَاب مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ *

۱۲۴۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا

باب ۷۵۳۔ صبح کو اٹھنے پر کیا پڑھے۔

۱۲۴۹۔ مسدد، یزید بن زریع، حسین، عبداللہ بن بریدہ، بشیر بن کعب، شداد بن اوس، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، کہ تمام استغفار کا سردار یہ ہے اللّٰھم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی و انا عبدك وانا علی عهدك ووعدك ما استطعت ابوء لك بنعمتك علیَّ وابوء لك بذنبی فاغفرلی فانه لایغفر الذنوب الاانت اعوذ بك من شرما صنعت جب کوئی شخص اس دعاء کو شام کے وقت پڑھے اور مر جائے، تو جنت میں داخل ہوگا، یا (فرمایا کہ) جنت والوں میں سے ہوگا، اور جب صبح کے وقت پڑھے، اور اسی دن مر جائے، تو اسی طرح (وہ بھی جنت میں داخل)

صَنَعْتُ إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلَهُ *

ہوگا۔

۱۲۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ *

۱۲۵۰۔ ابونعیم، سفیان، عبدالملک بن عمیر، ربعی بن حراش، حضرت حذیفہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، آنحضرت ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے، تو فرماتے باسمك اللهم اموت واحيى اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو فرماتے الحمد لله الذى احيانا بعد ما اماتنا و اليه النشور۔

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ *

۱۲۵۱۔ عبدان، ابوحمزہ، منصور، ربعی بن حراش، خرشہ بن حر حضرت ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت ﷺ جب رات کو بستر پر تشریف لے جاتے، تو فرماتے اللّٰهم باسمك اموت و احيىٰ اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے الحمد لله الذى احيانا بعد ما اماتنا واليه النشور۔

۷۵٤ بَاب الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ *

باب ۷۵۴۔ نماز میں دعا پڑھنے کا بیان۔

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۵۲۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید، ابو الخیر عبداللہ بن عمرو، حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے دعا سکھلا دیجئے، جو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں، آپؐ نے فرمایا کہ اللهم انى ظلمت نفسى ظلما كثير اولايغفر الذنوب الانت فاغفرلى مغفرة من عندك وارحمنى انك انت الغفور الرحيم پڑھا کرو، اور عمرو نے بواسطہ یزید ابوالخیر سے روایت کیا، کہ انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے سنا کہ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا۔

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۱۲۵۳۔ علی، مالک بن سعیر، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آیت ولا تجهر بصلوتك و لاتخافت

عَائِشَةَ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) أُنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ *

بھا، دعاء کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

١٢٥٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ إِلَى قَوْلِهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَالِحٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ *

۱۲۵۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابو وائل، عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم لوگ نماز میں پڑھا کرتے تھے، السلام علی اللہ السلام علی فلاں، تو ہم سے ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے اس لئے جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھے، تو التحیات للہ صالحین تک پڑھے، جب وہ یہ کہے گا، تو آسمان اور زمین کے ہر اس بندے کو پہنچ جائے گا، جو صالح ہوگا (پھر کہے) اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ پھر جو دعا چاہے پڑھے۔

٧٥٥ بَاب الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ *

باب ۷۵۵۔ نماز کے بعد دعا پڑھنے کا بیان۔

١٢٥٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ قَالَ كَيْفَ ذَاكَ قَالُوا صَلَّوْا كَمَا صَلَّيْنَا وَجَاهَدُوا كَمَا جَاهَدْنَا وَأَنْفَقُوا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ قَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُونَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَتَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ بِهِ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ تُسَبِّحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا تَابَعَهُ عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ ابْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۵۵۔ اسحاق، یزید، ورقاء، سمی، ابوصالح، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دولتمند لوگ تو درجات اور نعمتوں میں بڑھ گئے، آپ نے فرمایا کیونکر؟ انہوں نے کہا کہ وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں، جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں، اور جہاد کرتے ہیں جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں، اور اپنا بچا ہوا مال بھی خرچ کرتے ہیں لیکن ہمارے پاس مال نہیں، آپؐ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی چیز بتلا دوں جس کے ذریعہ تم ان کے برابر ہو جاؤ، جو تم سے پہلے گزرے ہیں اور ان سے بڑھ جاؤ، جو تمہارے بعد آئیں، اور کوئی شخص تمہارے برابر نہیں ہوگا، مگر وہ جو اس کو پڑھ لے، ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ، اور دس بار اللہ اکبر کہو، عبید اللہ بن عمر نے سمی سے اور ابن عجلان نے سمی اور رجاء بن حیوہ سے اس کی متابعت میں روایت کی، اور جریر نے عبدالعزیز بن رفیع سے، انہوں نے ابو صالح سے، انہوں نے ابوالدرداء سے روایت کی، اور اس کو سہیل نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

١٢٥٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ *

۱۲۵۶۔ قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، میتب بن رافع، وراد مغیرہ بن شعبہ کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ مغیرہؓ نے معاویہ بن ابی سفیانؓ کو لکھ کر بھیجا، کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے، تو یہ پڑھتے لا اله الا اللّٰه وحده لاشريك له له الملك وله الحمد و هو على كل شئى قدير۔ اللّٰهم لا مانع لما اعطيت و لامعطى لما منعت ولاينفع ذالجد منك الجد اور شعبہ نے منصور سے روایت کیا ہے، کہ میں نے میتب سے سنا۔

٧٥٦ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ) وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُونَ نَفْسِهِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِاللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ*

باب ۷۵۶۔ اللہ تعالیٰ کے قول "وصل علیهم" کا بیان اور اس شخص کا بیان جو صرف اپنے بھائی کے لئے دعا کرے، اپنے لئے نہ کرے، اور ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اے اللہ عبید ابی عامر کو بخش دے، اے اللہ عبداللہ بن قیس کے گناہ کو بخش دے۔

١٢٥٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَيَا عَامِرُ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَنَزَلَ يَحْدُو بِهِمْ يُذَكِّرُ تَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا وَلَكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِهِ فَلَمَّا صَافَّ الْقَوْمَ قَاتَلُوهُمْ فَأُصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِهِ فَمَاتَ فَلَمَّا أَمْسَوْا أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النَّارُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ

۱۲۵۷۔ مسدد، یحییٰ، یزید بن ابی عبید سلمہ کے مولی سلمہؓ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو جماعت میں سے ایک شخص نے کہا، کہ اے عامر کاش تم اپنے اشعار سناتے وہ سواری سے اتر پڑے، اور حدی پڑھنے لگے، کہ "خدا کی قسم اگر اللہ (ہدایت کرنیوالا) نہ ہوتا، تو ہم کبھی ہدایت نہ پاتے" اور اس کے علاوہ چند اشعار پڑھے، لیکن مجھے یاد نہیں رہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہانکنے والا ہے؟ لوگوں نے کہا عامر بن اکوع (میں) آپؐ نے فرمایا، اللہ اس پر رحم کر، ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ کاش اس (عامر) سے آپؐ ہمیں اور فائدہ پہنچاتے (یعنی ابھی یہ اور زندہ رہتے) جب لوگ صف بستہ ہوئے اور جنگ کرنے لگے، تو عامرؓ کو اپنی ہی تلوار سے زخم لگ گیا جس کے صدمہ سے وفات پا گئے جب شام ہوئی تو لوگوں نے بہت سی آگ جلائی، نبی ﷺ نے فرمایا یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز پر تم نے آگ جلائی ہے؟ لوگوں نے کہا گھریلو گدھوں کے گوشت پر (یعنی اس کا

تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوهَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ *

گوشت پکار ہے ہیں) آپؐ نے فرمایا اس چیز کو پھینک دو جو اس میں ہے، اور برتن کو توڑ ڈالو، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اس گوشت کو پھینک دیں اور برتن کو دھو ڈالیں، آپؐ نے فرمایا کہ ایسا ہی کرو۔

١٢٥٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى *

۱۲۵۸۔ مسلم، شعبہ، عمرو، ابن ابی اوفیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی صدقہ لے کر آتا، تو آپؐ فرماتے یا اللہ آل فلاں پر رحمت نازل فرما، چنانچہ میرے والد آپؐ کے پاس کچھ لے کر آئے، تو آپؐ نے فرمایا یا اللہ آل ابی اوفیؓ پر رحمت نازل فرما۔

١٢٥٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَهُوَ نُصُبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَصَكَّ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَانْطَلَقْتُ فِي عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا فَأَحْرَقْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ فَدَعَا لِأَحْمَسَ وَخَيْلِهَا *

۱۲۵۹۔ علی بن عبداللہ، سفیان، اسمٰعیل، قیس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جریر کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا تم مجھے ذی الخلصہ سے نجات نہیں دلاؤ گے، اور یہ ایک بت تھا جس کی لوگ عبادت کرتے تھے، اور اس کا نام کعبہ یمانیہ تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ایسا آدمی ہوں کہ گھوڑے پر سیدھا نہیں بیٹھ سکتا، آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا، اور فرمایا، یا اللہ اس کو ثابت قدم بنا اور ہدایت کرنے والا اور ہدایت پایا ہوا بنا دے، جریر کا بیان ہے کہ میں اپنی قوم احمس کے پچاس آدمیوں کے ساتھ نکلا، اور اکثر سفیان کو بایں الفاظ روایت کرتے سنا کہ (فانطلقت فی عصبته من قومی) میں وہاں پہنچا اور اس کو جلا دیا پھر میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہا یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم میں آپؐ کے پاس اس وقت تک نہیں آیا جب تک کہ میں نے خارشی اونٹ کی طرح اسے نہیں بنا چھوڑا تو آپؐ نے احمس اور اس کے سواروں کے لئے دعا فرمائی۔

١٢٦٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ *

۱۲۶۰۔ سعید بن ربیع، شعبہ، قتادہ سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے انسؓ سے سنا، کہ (میری والدہ) ام سلیمؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، انسؓ آپؐ کا خادم ہے، آپؐ نے فرمایا کہ اے اللہ اس کا مال اور اولاد زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا، اس میں برکت عطا فرما۔

١٢٦١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۲۶۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ

عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا فِي سُورَةِ كَذَا وَكَذَا *

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے ہوئے سنا، تو آپؐ نے فرمایا، اللہ اس پر رحم کرے، اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلا دی، جس کو میں فلاں فلاں سورت میں بھول گیا تھا۔

١٢٦٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ *

۱۲۶۲۔ حفص بن عمر، شعبہ، سلیمان، ابووائل، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے مال غنیمت تقسیم فرمایا، تو ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم سے خدا کی خوشنودی مقصود نہیں ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ بیان کیا تو آپؐ کو غصہ آگیا یہاں تک کہ غصہ کے آثار میں نے آپؐ کے چہرے پر دیکھے، اور فرمایا کہ اللہ موسیٰ (علیہ السلام) پر رحم کرے، جنہیں اس سے زیادہ تکلیف دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

٧٥٧ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّجْعِ فِي الدُّعَاءِ *

باب ۷۵۷۔ دعا میں قافیہ آرائی کی کراہت کا بیان۔

١٢٦٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مِرَارٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلَكِنْ أَنْصِتْ فَإِذَا أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ فَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ يَعْنِي لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ الِاجْتِنَابَ *

۱۲۶۳۔ یحییٰ بن محمد بن سکن، حبان بن ہلال، ابو حبیب، ہارون المقری، زبیر بن خریت، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ ہر جمعہ کو (ہفتہ میں) ایک بار وعظ کہو، اگر اس سے زیادہ چاہو، تو دو بار، اور اس سے بھی زیادہ کرنا چاہو، تو تین بار، لیکن لوگوں کو اس قرآن سے تھکا نہ دو، اور میں تمہیں ایسا کرتا ہوا نہ پاؤں، کہ تم کسی جماعت کے پاس آؤ، جو اپنی گفتگو میں مشغول ہوں، اور تم ان کی بات کاٹ کر انہیں وعظ کہنے لگو جس سے وہ پریشان ہو جائیں، بلکہ خاموش رہو، اور جب وہ تم سے وعظ کہنے کو کہیں، اور اس کی خواہش ظاہر کریں، تو وعظ کہو، لیکن دعاء میں قافیہ آرائی سے بچو، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کو دیکھا ہے، کہ اسی طرح کرتے تھے، یعنی اس سے اجتناب ہی کرتے تھے۔

٧٥٨ بَاب لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ

باب ۷۵۸۔ یقین کے ساتھ دعا کرے، اس لئے کہ اللہ پر

لَهُ *

کوئی جبر کرنیوالا نہیں۔

١٢٦٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ *

۱۲۶۴۔ مسدد، اسمٰعیل، عبدالعزیز، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص دعا مانگے، تو یقین کے ساتھ دعا مانگے، یہ نہ کہے کہ یا اللہ اگر تو چاہے، تو مجھ کو دے دے، اس لئے کہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے۔

١٢٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ *

۱۲۶۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ یا اللہ مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے، یقین کے ساتھ مانگنا چاہئے، اس پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے۔

٧٥٩ بَاب يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ *

باب ۷۵۹۔ بندے کی دعا مقبول ہوتی ہے جب کہ وہ جلد بازی سے کام نہ لے۔

١٢٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي *

۱۲۶۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، ابو عبید (ابن ازہر کے مولیٰ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہو تم میں سے ہر شخص کی دعا مقبول ہوتی ہے بشرطیکہ وہ جلد بازی سے کام نہ لے (اس لئے یہ نہ کہے کہ) میں نے دعا کی، لیکن قبول نہ ہوئی۔

٧٦٠ بَاب رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ

باب ۷۶۰۔ دعا میں ہاتھ اٹھانے کا بیان، اور ابو موسیٰؓ اشعری نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اور آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی اور ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، اور فرمایا یا اللہ میں اس فعل سے بری ہوں جو خالد نے کیا اور ابو عبداللہ (بخاری) نے اویسی کا قول نقل کیا، کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے، انہوں نے یحییٰ بن سعید اور شریک سے اور ان دونوں نے انسؓ سے سنا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ *

ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

٧٦١ بَاب الدُّعَاءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ *

باب ۷۶۱۔ قبلہ رو ہوئے بغیر دعا مانگنے کا بیان۔

١٢٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا حَتَّى مَا كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُمْطِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ *

۱۲۶۷۔ محمد بن یعقوب، ابو عوانہ، قتادہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ ایک بار نبی ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا، کہ یا رسول اللہ ﷺ، اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم لوگوں پر بارش ہو، آسمان ابر آلود ہو گیا، اور بارش ہونے لگی یہاں تک کہ لوگ اپنے گھروں کو نہیں پہنچ سکتے تھے، دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی، تو وہی شخص یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ بارش کو ہم سے پھیر دے، ہم لوگ تو ڈوب گئے، آپؐ نے فرمایا، یا اللہ ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر نہ برسا، چنانچہ بدلی مدینہ کے ارد گرد منتشر ہونے لگی (اور وہیں بارش ہوتی رہی لیکن) مدینہ میں بارش نہیں ہو رہی تھی۔

٧٦٢ بَاب الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ *

باب ۷۶۲۔ قبلہ رو ہو کر دعا کرنے کا بیان۔

١٢٦٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَدَعَا وَاسْتَسْقَى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ *

۱۲۶۸۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، عمرو بن یحییٰ، عباد بن تمیم، عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ اس عیدگاہ میں بارش کی دعا مانگنے کے لئے تشریف لائے چنانچہ آپؐ نے دعا کی، اور پانی مانگا، پھر قبلہ رو ہو گئے پھر آپؐ نے اپنی چادر الٹ لی۔

٧٦٣ بَاب دَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ بِطُولِ الْعُمُرِ وَبِكَثْرَةِ مَالِهِ *

باب ۷۶۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے خادم کے لئے طول عمر اور کثرت مال کی دعا کرنا۔

١٢٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ ادْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ *

۱۲۶۹۔ عبداللہ بن ابی الاسود، حرمی، شعبہ، قتادہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میری ماں نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ انسؓ آپؐ کا خادم ہے، آپؐ اس کے لئے دعا فرمائیں، آپؐ نے فرمایا، یا اللہ اس کے مال اور اس کی اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو نے اس کو دیا ہے اس میں اس کو برکت عطا فرما۔

٧٦٤ بَاب الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ *

باب ۷۶۴۔ تکلیف کے وقت دعا کرنے کا بیان۔

١٢٧٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

۱۲۷۰۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس

هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ *

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یہ دعا کرتے تھے، لا الہ الا اللہ الخ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت بڑا حوصلے والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے (اور) عرش عظیم کا رب ہے۔

۱۲۷۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَقَالَ وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ *

۱۲۷۱۔ مسدد یحییٰ، ہشام بن ابی عبداللہ، قتادہ، ابوالعالیہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تکلیف کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔ لا اله الا الله العظيم الحليم، لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا بالله رب السموات و رب الارض و رب العرش الكريم۔ اور وہب نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے بواسطہ قتادہ اسی طرح بیان کیا۔

٧٦٥ بَاب التَّعَوُّذِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ *

باب ۷۶۵۔ سخت مصیبت سے پناہ مانگنے کا بیان۔

۱۲۷۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ ثَلَاثٌ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لَا أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ هِيَ *

۱۲۷۲۔ علی بن عبداللہ، سفیان، سمی، ابو صالح، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ سخت مصیبت سے، اور بدبختی کے پانے، اور بری تقدیر اور دشمنوں کے طعنے سے پناہ مانگتے تھے، سفیان کا بیان ہے کہ حدیث میں تین باتیں تھیں، اس پر میں نے ایک زیادہ کر دی مجھے یاد نہیں کہ ان میں کون ہے۔

٧٦٦ بَاب دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى *

باب ۷۶۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اللهم الرفيق الاعلى کہہ کر دعا مانگنا۔

۱۲۷۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ

۱۲۷۳۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ اپنی تندرستی کی حالت میں فرمایا کرتے تھے، کہ ہر نبی کو وفات سے پہلے اس کا مقام جنت میں دکھلایا جاتا ہے، پھر اختیار دیا جاتا ہے چنانچہ جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی ہے، تو اس وقت آپ کا سر میری ران پر تھا، تھوڑی دیر آپ پر غشی طاری رہی، پھر افاقہ ہوا، تو آپؐ نے اپنی نگاہ چھت کی طرف اٹھائی پھر اللهم الرفيق

بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى *

الاعلیٰ فرمایا، میں نے کہا، کہ آپؐ ہمیں پسند نہیں فرماتے اور میں نے جان لیا کہ آپؐ تندرستی کی حالت میں جو بیان فرماتے تھے وہ سچ تھا، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ آپؐ کے منہ سے آخری الفاظ جو نکلے وہ یہی تھے یعنی اللھم الرفیق الاعلی۔

٧٦٧ بَاب الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ *

۷۶۷۔ موت اور حیات کی دعا مانگنے کا بیان۔

١٢٧٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا قَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ *

۱۲۷۴۔ مسدد، یحییٰ اسمٰعیل، قیس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں خباب کے پاس آیا، انہوں نے سات داغ لگوائے تھے، انہوں نے کہا، کہ اگر رسول اللہ ﷺ ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرماتے، تو میں اس کی دعا کرتا۔

١٢٧٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ *

۱۲۷۵۔ محمد بن مثنی، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں خبابؓ کے پاس آیا جنہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے تھے، تو میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرماتے تو میں اس کی دعا کرتا۔

١٢٧٦- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي *

۱۲۷۶۔ ابن سلام، اسمٰعیل بن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ تم میں سے کوئی شخص آنے والی تکلیف پر موت کی تمنا نہ کرے اور اگر اس کو موت کی تمنا کرنی ہی ہے تو اس کو کہنا چاہئے، یا اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندہ رہنا میرے لئے بہتر ہو، اور مجھے اٹھالے جب کہ میرا مرنا میرے لئے بہتر ہو۔

٧٦٨ بَاب الدُّعَاءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ وَمَسْحِ رُءُوسِهِمْ وَقَالَ أَبُو مُوسَى وُلِدَ لِي غُلَامٌ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ *

باب ۷۶۸۔ بچوں کے لئے برکت کی دعا کرنے، اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا بیان، اور ابوموسیٰؓ نے بیان کیا، کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔

١٢٧٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ

۱۲۷۷۔ قتیبہ بن سعید، حاتم، جعد بن عبدالرحمٰن، سائب بن یزیدؓ

عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ *

سے روایت کرتے ہیں، کہ میری خالہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی، اور عرض کیا، کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا یہ بھانجا بیمار ہے آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی پھر وضو کیا تو میں نے آپؐ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا، پھر میں آپؐ کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپؐ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا جو دلہن کے پردے کے بٹن کی طرح تھی۔

۱۲۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُقَيْلٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُاللَّهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ السُّوقِ أَوْ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ *

۱۲۷۸۔ عبداللہ بن یوسف، ابن وہب، سعید بن ابی ایوب، ابو عقیل سے روایت کرتے ہیں، کہ مجھ کو میرے دادا عبداللہؓ بن ہشام بازار کی طرف لے جاتے اور وہاں سے غلہ خریدتے، ان سے ابن زبیرؓ اور ابن عمرؓ ملتے، تو کہتے کہ ہم کو بھی شریک کر لو، اس لئے کہ نبی ﷺ نے تمہارے لئے برکت کی دعا کی ہے (یہ ان کو شریک کر لیتے) اکثر ایسا ہوتا کہ سواری پر لدا ہوا غلہ گھر پر جوں کا توں سالم آتا۔

۱۲۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ *

۱۲۷۹۔ عبدالعزیز، عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ مجھ سے محمود بن ربیع نے بیان کیا، یہ وُہی ہیں، کہ ان کی کم سنی کے وقت ان کے کنویں سے پانی لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے منہ پر کلی کی تھی۔

۱۲۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ *

۱۲۸۰۔ عبدان، عبداللہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تھے، اور آپؐ ان کے لئے دعا کرتے تھے، چنانچہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپؐ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا، آپؐ نے پانی منگوایا کر اس پر بہادیا، اور اس کو دھویا نہیں۔

۱۲۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي

۱۲۸۱۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے عبداللہ بن ثعلبہ نے جن کے سر پر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پھیرا تھا، بیان کیا، کہ انہوں نے سعدؓ بن ابی وقاص کو ایک رکعت وتر پڑھتے ہوئے دیکھا۔

وَقَّاصٍ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ *

٧٦٩ بَاب الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۶۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا بیان۔

١٢٨٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ فَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ *

۱۲۸۲۔ آدم، شعبہ، حکم، عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ مجھ سے کعبؓ بن عجرہ ملے، اور کہا کہ کیا میں تم کو ایک ہدیہ پیش نہ کروں؟ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، تو ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! ہم آپؐ پر سلام پڑھنا تو جانتے ہیں لیکن کس طرح آپؐ پر درود بھیجیں، آپؐ نے فرمایا، کہ تم اس طرح کہو، اللهم صل على محمد و على ال محمد كما صليت علىٰ ال ابراهيم انك حميد مجيد۔ اللّٰهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ال ابراهيم انك حميد مجيد۔

١٢٨٣ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ *

۱۲۸۳۔ ابراہیم بن حمزہ، ابن حازم اور دراوردی، یزید، عبداللہ بن خباب، ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ ہم آپ کو سلام کرنا تو جانتے ہیں، لیکن آپؐ پر درود کس طرح بھیجیں، آپؐ نے فرمایا کہ اس طرح کہو، اللهم صل على محمد عبدك و رسولك كما صليت على ابراهيم و بارك على محمد و على ال محمد كما باركت على ابراهيم و ال ابراهيم۔

٧٧٠ بَاب هَلْ يُصَلَّى عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ)*

باب ۷۷۰۔ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسروں پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ کا بیان۔(۱)

١٢٨٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا *

۱۲۸۴۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی اوفیؓ سے

(۱) صلوۃ وسلام کے صیغوں کا غیر انبیاء پر اطلاق کے بارے میں حنفیہ اور بعض دوسرے اہل علم کی رائے یہ ہے کہ مستقلاً تو صرف انبیاء کے بارے میں یہ صیغے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ غیر انبیاء کیلئے بالتبع تو یہ صیغے استعمال کئے جاسکتے ہیں یعنی انبیاء کے استعمال کے تابع ہو کر۔ مستقلاً غیر انبیاء کیلئے یہ صیغے استعمال نہیں کئے جاسکتے۔

شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ إِذَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى *

روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص نبی ﷺ کے پاس صدقہ لے کر آتا، تو آپؐ فرماتے اللھم صل علیہ، چنانچہ میرے والد جب صدقہ لے کر آپؐ کے پاس آئے، تو آپؐ نے فرمایا اللھم صل الخ یعنی اے اللہ ابی اوفیٰؓ کی اولاد پر رحمت نازل فرما۔

١٢٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ *

۱۲۸۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، ابو بکر، عمرو بن سلیم زرقی، ابو حمید ساعدیؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! ہم کس طرح آپؐ پر درود بھیجیں آپؐ نے فرمایا، کہ اس طرح کہو، عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

٧٧١ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آذَيْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً *

باب ۷۷۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ یااللہ جس کو میں نے تکلیف دی ہے، تو اسے اس کے واسطے کفارہ اور رحمت بنا دے۔

١٢٨٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۲۸۶۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، کہ یا اللہ جس ایماندار کو میں نے برا بھلا کہا ہو، تو قیامت کے دن اس کو قربت کا ذریعہ بنا۔

٧٧٢ بَاب التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ *

باب ۷۷۲۔ فتنوں سے پناہ مانگنے کا بیان۔

١٢٨٧ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ الْمَسْأَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ

۱۲۸۷۔ حفص بن عمر، ہشام، قتادہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے کچھ پوچھنا شروع کیا جب لوگ بہت زیادہ سوال کرنے لگے تو آپ کو غصہ آگیا، اور منبر پر چڑھ کر فرمایا، آج تم مجھ سے جو بھی پوچھو گے میں اس کو کھول کر بیان کر دوں گا، راوی کا بیان ہے کہ میں دائیں بائیں نظر دوڑا کر دیکھنے لگا، تو نظر آیا کہ ہر شخص اپنے کپڑے میں منہ لپیٹے ہوئے ہے، اور رو رہا ہے، ان

رَجُلٌ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى الرِّجَالَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ وَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ عِنْدَ هَذَا الْحَدِيثِ هَذِهِ الْآيَةَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) *

میں ایک آدمی ایسا بھی تھا جس کو لوگ لڑائی کے وقت اس کے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرتے تھے چنانچہ اس نے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے! آپؐ نے فرمایا حذافہ! پھر عمر کہنے لگے کہو رضینا باللہ ربا یعنی ہم اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوئے ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے آج کی طرح کبھی خیر و شر نہیں دیکھا، میرے سامنے جنت اور جہنم کی صورت پیش کی گئی، یہاں تک کہ میں نے ان دونوں کو دیوار کے پیچھے دیکھا اور قتادہ اس حدیث کے بیان کرنے کے وقت یہ آیت بھی بیان کرتے تھے۔ یایھا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم۔

٧٧٣ بَاب التَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ *

باب ۷۷۳۔ لوگوں کے غلبہ سے پناہ مانگنے کا بیان۔

١٢٨٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ كِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جُبَيْلٌ

۱۲۸۸۔ قتیبہ بن سعید، اسمٰعیل بن جعفر، عمرو بن ابی عمرو مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے مولیٰ انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہؓ سے فرمایا، اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا میری خدمت کے لئے دیدو چنانچہ ابوطلحہؓ مجھ کو اپنے پیچھے سوار کر کے لے گئے چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنے لگا جب بھی آپؐ اترتے، تو میں آپؐ کو اکثر یہ فرماتے ہوئے سنتا کہ اللھم انی اعوذبك من الھم والحزن والعجز والکسل والبخل والجبن و ضلع الدین و غلبة الرجال میں برابر آپؐ کی خدمت میں رہا یہاں تک کہ ہم جب خیبر سے واپس ہوئے تو آپؐ نے صفیہؓ بنت حیی کو ساتھ لے کر جن سے نکاح کیا تھا میں آپؐ کو دیکھ رہا تھا، کہ اپنی چادر یا کمبل کا پردہ کر کے اپنے پیچھے ان کو سوار کر لیتے تھے، یہاں تک کہ ہم جب مقام صہباء میں پہنچے، تو آپؐ نے حیس تیار کرا کر اس کو دستر خوان پر رکھوایا، پھر مجھے بھیجا، تو میں لوگوں کو بلا کر لے آیا لوگوں نے کھانا کھایا، یہ ولیمہ کی دعوت تھی، پھر وہاں سے آگے بڑھے یہاں تک کہ جب احد پہاڑ نظر آیا، تو فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو مجھ سے محبت رکھتا ہے، اور ہم بھی اسے محبوب رکھتے ہیں جب مدینہ کے قریب پہنچے، تو فرمایا، یا اللہ میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان

يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ *

کی زمین کو حرام قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا تھا اے اللہ مدینہ والوں کو ان کے مد میں، اور ان کے صاع میں برکت عطا فرما۔

٧٧٤ بَاب التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ *

باب ۷۷۴۔ عذاب قبر سے پناہ مانگنے کا بیان۔

١٢٨٩- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ *

۱۲۸۹۔ حمیدی، سفیان، موسیٰ بن عقبہ، ام خالد بنت خالدؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے سنا (موسیٰ بن عقبہ نے کہا، کہ ام خالدؓ کے سوا میں نے کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے کے متعلق نہیں سنا)۔

١٢٩٠- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ كَانَ سَعْدٌ يَأْمُرُ بِخَمْسٍ وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ *

۱۲۹۰۔ آدم شعبہ، عبدالملک، مصعب سے روایت کرتے ہیں کہ سعد پانچ باتوں سے پناہ مانگنے کا حکم دیتے تھے، اور ان پانچ باتوں کے متعلق آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ آپؐ ان باتوں سے پناہ مانگتے تھے (آپ فرماتے تھے کہ) اللهم انی اعوذ بك من البخل و اعوذبك من الجبن و اعوذ بك ان ارد الی ارذل العمر واعوذبك من فتنة الدنيا يعنى فتنة الدجال و اعوذبك من عذاب القبر۔

١٢٩١- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا لِي إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ وَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ *

۱۲۹۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابووائل، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ میرے پاس یہود مدینہ کی دو بوڑھی عورتیں آئیں ان دونوں نے مجھ سے کہا، کہ قبر والے اپنی قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں تو میں نے ان کی تکذیب کی، اور اچھا نہیں سمجھا کہ ان کی تصدیق کروں، چنانچہ وہ دونوں چلی گئیں، پھر میرے پاس نبی ﷺ تشریف لائے، میں نے آپؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ دو بوڑھی عورتیں آئی تھیں، اور آپؐ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا ان دونوں نے ٹھیک کہا، بیشک (لوگ) قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں جنہیں تمام چوپائے سنتے ہیں، چنانچہ اس کے بعد میں نے آپ کو ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے دیکھا۔

٧٧٥ بَاب التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ *

باب ۷۷۵۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ مانگنے کا بیان۔

١٢٩٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ *

۱۲۹۲۔ مسدد معتمر، معتمر کے والد، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ (میں تیری پناہ مانگتا ہوں، عجز سستی، بزدلی اور بہت زیادہ بڑھاپے سے، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنہ سے)۔

٧٧٦ بَاب التَّعَوُّذِ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ *

باب ۷۷۶۔ گناہ اور قرض سے پناہ مانگنے کا بیان۔

١٢٩٣ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ *

۱۲۹۳۔ معلّٰی بن اسد، وہیب، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت ﷺ دعا فرماتے تھے، کہ اللّٰھم انی اعوذبک الخ یعنی اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض اور قبر کی آزمائش، اور عذاب قبر اور آگ کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے اور مالداری کی آزمائش کے شر سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں فقر کی آزمائش سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے یااللہ تو مجھ سے میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھودے اور میرے دل کو گناہوں سے صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے صاف کیا، اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ویسی ہی دوری کر دے جیسی دوری تو نے مشرق و مغرب میں کی ہے۔

٧٧٧ بَاب الِاسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ (كُسَالَى) وَكَسَالَى وَاحِدٌ *

باب ۷۷۷۔ بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنے کا بیان۔

١٢٩٤ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ

۱۲۹۴۔ خالد بن مخلد، سلیمان، عمرو بن ابی عمرو، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت ﷺ دعا میں کہتے تھے، اللھم انی اعوذبک الخ یااللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، غم و حزن اور عجز و سستی اور بزدلی و بخل اور قرض کی گراں باری اور لوگوں کے غلبہ سے)۔

وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ *

۷۷۸ بَاب التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ الْبُخْلُ وَالْبَخَلُ وَاحِدٌ مِثْلُ الْحُزْنِ وَالْحَزَنِ *

باب ۷۷۸۔ بخل سے پناہ مانگنے کا بیان، بخل (بالضم) اور بخل (بالفتح) کے ایک ہی معنی ہیں، جیسے حزن اور حزن کے ایک ہی معنی ہیں۔

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِي اللَّه عَنْه كَانَ يَأْمُرُ بِهَؤُلَاءِ الْخَمْسِ وَيُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ *

۱۲۹۵۔ محمد بن مثنی، غندر، شعبہ، عبدالملک بن عمیر، مصعب بن سعد، سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں، کہ سعدؓ ان پانچ (چیزوں سے پناہ مانگنے) کا حکم دیتے تھے، اور ان کو نبی ﷺ سے روایت کرتے تھے (وہ یہ ہیں) اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں، اس بات سے کہ میں ارذل عمر کی طرف لوٹا دیا جاؤں اور تیری پناہ مانگتا ہوں، دنیا کے فتنے سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔

۷۷۹ بَاب التَّعَوُّذِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ (أَرَاذِلُنَا) أَسْقَاطُنَا *

باب ۷۷۹۔ ارذل عمر سے پناہ مانگنے کا بیان۔

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ *

۱۲۹۶۔ ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے اور اس طرح فرماتے تھے، کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی و بزدلی سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں، بہت بڑھاپے اور بخل سے۔

۷۸۰ بَاب الدُّعَاءِ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ *

باب ۷۸۰۔ وبا اور تکلیف کو دعا دور کر دیتی ہے۔

۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا *

۱۲۹۷۔ محمد بن یوسف، سفیان، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ نبی ﷺ نے فرمایا، یا اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا کر دے جیسا کہ تو نے مکہ کی محبت دی ہے، اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر دے، یا اللہ ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

۱۲۹۸۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عامر بن سعدؓ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوَى أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَغَ بِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَبِشَطْرِهِ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ أَأُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ سَعْدٌ رَثَى لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ *

سے روایت کرتے ہیں، کہ ان کے والد (سعد) نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ میری اس بیماری میں جس میں میں قریب الموت تھا حجتہ الوداع کے موقعہ پر میری عیادت کو تشریف لائے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے جو تکلیف ہے وہ آپؐ دیکھ رہے ہیں اور میں مالدار ہوں لیکن بجز ایک بیٹی کے کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کردوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، تو میں نے پوچھا نصف مال (خیرات کردوں) آپؐ نے فرمایا تہائی بہت زیادہ ہے، ورثاء کو مال دار چھوڑنا تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ ان کو محتاج چھوڑو کہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرتے پھریں اور تم اللہ کی رضا مندی کی خاطر جو بھی خرچ کروگے، اللہ اس کا اجر دے گا یہاں تک کہ اس لقمہ کا بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں دوگے، میں نے کہا میں اپنے دوستوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا آپؐ نے فرمایا نہیں، بلکہ جس قدر اللہ کی مرضی کے پیش نظر عمل کروگے درجہ اور بلندی میں زیادتی ہوتی جائے گی اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہوگے، اور مسلمان تم سے نفع اٹھائیں گے اور کافروں کو نقصان پہنچے گا، یااللہ ہمارے صحابہ کی ہجرت پوری کردے اور ان کو پیچھے واپس نہ کر لیکن بے چارے سعدؓ بن خولہ کی ہجرت پوری نہ ہوئی، سعد نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کو ان کے مکہ ہی میں انتقال کے سبب بہت صدمہ ہوا۔

٧٨١ بَاب الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ *

باب ۷۸۱۔ بہت زیادہ عمر اور دنیا کی آزمائش اور آگ کی آزمائش سے پناہ مانگنے کا بیان۔

١٢٩٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ *

۱۲۹۹۔ اسحاق بن ابراہیم، حسین، زائدہ، عبدالملک، مصعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگو، جن کے ذریعہ آنحضرت ﷺ پناہ مانگا کرتے تھے (وہ کلمات یہ ہیں) اللھم انی اعوذ بك من الجبن و اعوذ بك من البخل واعوذبك من ان اردالی ارذل العمر واعوذبك من فتنة الدنیا وعذاب القبر۔

۱۳۰۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ *

۱۳۰۰۔ یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ یہ (دعا) پڑھا کرتے تھے۔ اللهم انی اعوذبك من الكسل والهرم والمغرم والماثم۔ اللهم انی اعوذ بك من عذاب النار وفتنة النار وفتنة القبر وعذاب القبر و شرفتنة الغنیٰ و شرفتنة الفقر و من شر فتنة المسیح الدجال اللهم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی من الخطا یا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی و بین خطایای کما باعدت بین المشرق و المغرب۔

۷۸۲ بَاب الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى *

باب ۷۸۲۔ مال داری کے فتنہ سے پناہ مانگنے کا بیان۔

۱۳۰۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ *

۱۳۰۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، سلام بن ابی مطیع، ہشام، اپنے والد سے وہ اپنی خالہ (حضرت عائشہؓ) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح پناہ مانگا کرتے تھے۔ اللهم انی اعوذبك من فتنة النار و من عذاب النار و اعوذبك من فتنة القبرو اعوذبك من عذاب القبر و اعوذ بك من فتنه الغنی و اعوذبك من فتنة الفقر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال۔

۷۸۳ بَاب التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ *

باب ۷۸۳۔ فقر کے فتنہ سے پناہ مانگنے کا بیان۔

۱۳۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللَّهُمَّ

۱۳۰۲۔ محمد، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے، یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، آگ کے فتنہ سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ اور عذاب قبر سے، اور مال داری کے فتنہ کے شر سے، اور فقر کے فتنہ کے شر سے، یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے یا اللہ میرے قلب کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے قلب کو گناہوں سے صاف کردے، جس طرح تو

اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ *

نے سفید کپڑے کو گندگی سے صاف کر دیا، اور میرے درمیان اور میرے گناہوں کے درمیان ویسی ہی دوری کر دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کر دی ہے، یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سستی اور گناہ اور قرض سے۔

٧٨٤ بَاب الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ *

باب ۷۸۴۔ برکت کے ساتھ کثرت مال کی دعا کرنے کا بیان۔

١٣٠٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ ادْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ مِثْلَهُ *

۱۳۰۳۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، انسؓ، ام سلیم سے روایت کرتے ہیں کہ ام سلیمؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انسؓ آپ کا خادم ہے آپؐ اللہ سے اس کے حق میں دعا فرمائیں، آپؐ نے فرمایا، یا اللہ اس کے مال اور اولاد میں زیادتی عطا کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا اس میں برکت عطا فرما، اور ہشام بن زید سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالکؓ کو اسی طرح بیان کرتے ہوئے سنا۔

١٣٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ *

۱۳۰۴۔ ابو زید، سعید بن ربیع، شعبہ، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے سنا کہ ام سلیمؓ نے عرض کیا، انسؓ آپ کا خادم ہے آپؐ نے فرمایا، یا اللہ ان کے مال و اولاد میں زیادتی عطا کر اور جو کچھ تو نے اس کو دیا ہے، اس میں برکت عطا فرما۔

٧٨٥ بَاب الدُّعَاءِ عِنْدَ الِاسْتِخَارَةِ *

باب ۷۸۵۔ استخارہ کے وقت دعا کرنے کا بیان۔

١٣٠٥ - حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَبُو مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ

۱۳۰۵۔ مطرف بن عبداللہ ابو مصعب، عبدالرحمن بن ابی الموال، محمد بن منکدر، حضرت جابرؓ سے روایات کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ ہم لوگوں کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم کرتے تھے، جس طرح قرآن کی سورۃ سکھاتے تھے، جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے، پھر کہے اللهم انی استخیرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسالك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا اقدرو تعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر خير لي في ديني و معاشي وعاقبة امري (یا فرمایا في عاجل امري واجله) فاقدرهُ لي وان كنت تعلم ان هذا الامر شرلي في ديني

خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ *

ومعاشی و عاقبة امری (یا فرمایا فی عاجل امری واجله) فاصرفه عنی واصرفنی عنه واقدر لی الخير حيث كان ثم رضنی به۔ پھر اس (دعا) کے بعد اپنی حاجت بیان کرے۔

٧٨٦ بَاب الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ *

باب ۷۸۶۔ وضو کے وقت دعا کرنے کا بیان۔

١٣٠٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ *

۱۳۰۶۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، برید بن عبداللہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے پانی مانگا اور وضو کیا، پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ! عبید ابی عامر کو بخش دے، اور میں نے آپؐ کی بغل کی سفیدی دیکھی، پھر فرمایا کہ اے اللہ قیامت کے دن اپنی مخلوق میں اکثر آدمیوں سے اس کا مرتبہ بلند کر۔

٧٨٧ بَاب الدُّعَاءِ إِذَا عَلَا عَقَبَةً *

باب ۷۸۷۔ بلند جگہ پر چڑھتے وقت دعا کرنے کا بیان۔

١٣٠٧- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلَكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَاللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

۱۳۰۷۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے، جب ہم لوگ بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو اپنے اوپر نرمی کرو، اس لئے کہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے بلکہ تم اس کو پکارتے ہو، جو سننے والا اور دیکھنے والا ہے، پھر میرے پاس تشریف لائے میں اپنے دل میں لاحول ولا قوة الا بالله کہہ رہا تھا تو آپؐ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیسؓ لاحول ولا قوة الا بالله کہہ اس لئے کہ وہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا (راوی کو شک ہے کہ) آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے وہ لاحول ولا قوة الا بالله ہے۔

۷۸۸ بَاب الدُّعَاءِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ *

باب ۷۸۸۔ کسی وادی میں اترنے کے وقت دعا پڑھنے کا بیان، اس کے متعلق حضرت جابرؓ کی حدیث ہے۔

۷۸۹ بَاب الدُّعَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَوْ رَجَعَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ *

باب ۷۸۹۔ سفر کا ارادہ کرنے کے وقت یا سفر سے واپسی کے وقت دعا پڑھنے کا بیان۔

۱۳۰۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنهمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ *

۱۳۰۸۔ اسماعیل، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرے سے واپس ہوتے، تو ہر اونچی زمین پر تین بار تکبیریں کہتے، پھر فرماتے لا اله الا الله وحده لاشریك له الخ یعنی اللہ واحد کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (ہم) لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اس نے اپنے بندے کی مدد کی، اور فوجوں کو تنہا شکست دی۔

۷۹۰ بَاب الدُّعَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ *

باب ۷۹۰۔ دولہا کے لئے دعا کرنے کا بیان۔

۱۳۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ أَوْ مَهْ قَالَ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ *

۱۳۰۹۔ مسدد، حماد بن زید، ثابت، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبدالرحمٰنؓ بن عوف پر زردی کا نشان دیکھا تو مهیم یا مه فرمایا، یعنی کیا بات ہے، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے برابر سونا کے عوض نکاح کرلیا ہے، آپؐ نے فرمایا، اللہ تجھے برکت دے ولیمہ کی دعوت کر، اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔

۱۳۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ أَوْ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قُلْتُ هَلَكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ

۱۳۱۰۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، عمرو، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد وفات پاگئے اور سات یا نو بیٹیاں چھوڑیں، میں نے ایک عورت سے نکاح کیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا کنواری ہے یا بیوہ میں نے کہا بیوہ ہے، آپؐ نے فرمایا کہ کنواری سے کیوں نکاح نہ کیا، کہ تو اس سے کھیلتا، اور وہ تجھ سے کھیلتی، یا فرمایا تو اس کو ہنساتا اور وہ تجھ کو ہنساتی، میں نے عرض کیا کہ میرے والد مر گئے، اور انہوں نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑیں، اس لئے میں نے ناپسند کیا کہ ان کے پاس ان ہی جیسی لڑکی

بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقُلِ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو بَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ *

لاؤں، چنانچہ میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جو ان کی نگرانی کرے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تجھے برکت عطا فرمائے، ابن عیینہ اور محمد بن مسلم نے عمرو سے بارک اللہ علیک کے الفاظ نقل نہیں کئے۔

۷۹۱ بَاب مَا يَقُولُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ *

باب ۷۹۱۔ جب اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا کہے۔

۱۳۱۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا *

۱۳۱۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، سالم، کریب، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر ان میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جانے (یعنی صحبت کرنے) کا ارادہ کرے اور یہ پڑھے اللهم جنبنا الشيطان و جنب الشيطان ما رزقتنا (پھر) اگر اس صحبت سے کوئی اولاد مقدر ہے تو اس کو شیطان کبھی ضرر نہیں پہنچائے گا۔

۷۹۲ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً *

باب ۷۹۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا "رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً" فرمانا۔

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ *

۱۳۱۲۔ مسدد، عبدالوارث، عبدالعزیز، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی اکثر دعا یہ تھی، اللهم ربنا الخ یعنی اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر، اور آخرت میں بھلائی عطا کر، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

۷۹۳ بَاب التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا *

باب ۷۹۳۔ دنیا کے فتنہ سے پناہ مانگنے کا بیان۔

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ الْكِتَابَةُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ *

۱۳۱۳۔ فروہ بن ابی مغراء، عبیدہ بن حمید، عبدالملک بن عمیر، مصعب بن سعد بن ابی وقاص، اپنے والد (سعد بن ابی وقاص) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جس طرح تم لکھنا سیکھتے ہو اللهم انی اعوذ بك الخ یعنی یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ بہت زیادہ عمر پاؤں، اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور عذاب قبر سے۔

٧٩٤ بَاب تَكْرِيرِ الدُّعَاءِ *

١٣١٤- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُبَّ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ وَإِنَّهُ دَعَا رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي مَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي ذَرْوَانَ وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِي بَنِي زُرَيْقٍ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَنِ الْبِئْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَّا أَخْرَجْتَهُ قَالَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا زَادَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَدَعَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

باب ۷۹۴۔ مکرر دعا کرنے کا بیان۔

۱۳۱۴۔ ابراہیم بن منذر، انسؓ بن عیاض، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ پر جادو کیا گیا، یہاں تک کہ آپؐ خیال کرتے کہ ایک کام کر چکے، حالانکہ نہیں کیا، چنانچہ آپؐ نے اپنے رب سے دعا کی، پھر فرمایا (اے عائشہؓ) کیا تو جانتی ہے کہ اللہ نے مجھے وہ بات بتادی ہے جو میں دریافت کرنا چاہتا تھا، حضرت عائشہؓ نے پوچھا وہ بات کیا تھی یا رسول اللہ، آپؐ نے فرمایا میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا، ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے پوچھا، اس آدمی کو کیا تکلیف ہے (دوسرے نے کہا) کہ اس پر جادو کیا گیا ہے (پہلے نے) پوچھا کس نے جادو کیا، جواب دیا لبید بن اعصم نے پوچھا کس چیز میں جواب دیا کنگھی میں اور کنگھی سے نکلے ہوئے بالوں میں اور نہر کھجور کے غلاف میں (پہلے نے) پوچھا وہ کہاں ہے (دوسرے نے) کہا ذروان میں اور ذروان بنی زریق میں ایک کنواں ہے، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ اس کنویں کے پاس تشریف لے گئے، پھر حضرت عائشہؓ کے پاس لوٹے، تو فرمایا واللہ اس کا پانی مہندی کے نچوڑ کی طرح سرخ ہے اور اس کے پاس کھجوروں کے درخت گویا شیطان کے سر ہیں، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ واپس آئے اور کنویں کی حالت بیان کی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے اس کو نکال کیوں نہیں دیا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ نے مجھے شفا دے دی اور میں نے اچھا نہیں سمجھا کہ لوگوں کو شر پر برانگیختہ کروں، عیسیٰ بن یونس ولیث نے ہشام سے بواسطہ عروہ، عائشہؓ نقل کیا کہ آنحضرتؐ پر کسی نے جادو کر دیا تو آپؐ نے دعا فرمائی، پھر پوری حدیث بیان کی۔

٧٩٥ بَاب الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي

باب ۷۹۵۔ مشرکین پر بددعا کرنے کا بیان، اور ابن مسعودؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ تو ان (کافروں) کے خلاف یوسف علیہ السلام کے سات (قحط) کی طرح سات (قحط) کے ذریعہ ہماری مدد فرما، اور فرمایا یا اللہ

جَهْلٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) *

ابو جہل پر لعنت فرما، اور ابن عمرؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دعا فرمائی کہ یا اللہ فلاں فلاں پر لعنت کر، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

١٣١٥- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّه عَنْهما قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ *

۱۳۱۵۔ ابن سلام، وکیع، ابن ابی خالد، ابن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احزاب پر بددعا کی اور فرمایا کہ اے اللہ جو کتاب نازل کرنے والا ہے، اور جلد حساب لینے والا ہے، احزاب کو شکست دے، ان کو ہزیمت دے، اور ان کو متزلزل کر دے (قدم ڈگمگا دے)

١٣١٦- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قَنَتَ اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ *

۱۳۱۶۔ معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز میں آخری رکعت میں سمع الله لمن حمده کہتے تو قنوت پڑھتے، اے اللہ! عیاش بن ربیعہ کو نجات دے، یا اللہ ولید بن ولید کو نجات دے، اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دے، اے اللہ کمزور مسلمانوں کو نجات دے، یا اللہ اپنی گرفت کو مضر پر سخت کر، اے اللہ ان (کافروں) کو یوسف علیہ السلام کی (قحط سالی) کی طرح قحط سالی میں مبتلا کر دے۔

١٣١٧- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَأُصِيبُوا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَيَقُولُ إِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ *

۱۳۱۷۔ حسن بن ربیع، ابوالاحوص، عاصم، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا دستہ بھیجا، ان لوگوں کو قراء کہا جاتا تھا، وہ لوگ قتل کر دیئے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر ملول ہوئے کہ اتنا ملول ہوتے ہوئے کسی واقعہ پر میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا، چنانچہ نماز فجر میں آپؐ ایک ماہ تک قنوت پڑھتے رہے، اور فرمایا کرتے تھے کہ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

١٣١٨- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

۱۳۱۸۔ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہود نبی ﷺ کو سلام

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ السَّامُ عَلَيْكَ فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُونَ قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي أَنِّي أَرُدُّ ذَلِكِ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ وَعَلَيْكُمْ *

کرتے تو کہتے "السام علیک" حضرت عائشہؓ نے ان کی یہ بات سمجھ لی، تو انہوں نے کہا کہ تم ہی پر ہلاکت اور لعنت ہو، نبی ﷺ نے فرمایا عائشہؓ! چھوڑو بھی، اللہ تعالیٰ تمام امور میں نرمی کو پسند کرتا ہے، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی ﷺ کیا آپؐ نے نہیں سنا، جو ان لوگوں نے کہا ہے آپؐ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا، جو میں نے ان لوگوں کو جواب دیا ہے، میں نے کہا ہے "وعلیکم" یعنی تم ہی پر ہو۔

۱۳۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ *

۱۳۱۹- محمد بن مثنی، انصاری، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، عبیدہ، حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم غزوہ خندق کے دن آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے، جس طرح ان لوگوں نے ہمیں درمیانی نماز سے غروب آفتاب تک روکے رکھا، درمیانی نماز سے مراد نماز عصر ہے۔

۷۹۶ بَاب الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ *

باب ۷۹۶۔ مشرکین کے لئے بددعا کرنے کا بیان۔

۱۳۲۰- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ *

۱۳۲۰- علی، سفیان، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ دوس نے نافرمانی کی اور انکار کیا، اس لئے آپؐ ان لوگوں کے حق میں بددعا کیجئے، لوگوں کا خیال تھا کہ آپؐ ان لوگوں پر بددعا کریں گے (لیکن) آپؐ نے فرمایا، یا اللہ اس کو ہدایت دے، اور ان کو (میرے پاس) لے آ۔

۷۹۷ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ *

باب ۷۹۷۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ "یا اللہ مجھے معاف کر دے جو میں نے پہلے کیا ہے اور جو میں نے اخیر میں کیا ہے۔

۱۳۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي

۱۳۲۱- محمد بن بشار، عبدالملک بن صباح، شعبہ، ابواسحاق ابن ابی موسیٰ اپنے والد (ابو موسیٰؓ) سے وہ آنحضرت ﷺ سے روایت

إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَقَالَ عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ *

کرتے ہیں کہ آپؐ یہ دعا پڑھا کرتے تھے، اے میرے پروردگار میری خطا میری جہالت اور ہر کام میں میری زیادتی کو معاف فرما، کیونکہ آپؐ مجھ سے بہت زیادہ جانتے ہیں، اے اللہ میری خطا میرے عمداً گناہ، میری جہالت اور فضول باتوں کو معاف فرما، کیونکہ یہ سب میری جانب سے واقع ہوئی ہیں۔ اے اللہ میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور اعلانیہ گناہ معاف فرما کیونکہ آپ ہی اول اور آخر ہیں اور آپ ہر شے پر قادر ہیں۔ اور عبیداللہ بن معاذ نے اپنے والد سے بواسطہ ابواسحاق، ابوبردہ بن ابی موسیٰ، حضرت ابو موسیٰؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۳۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيدِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى وَأَبِي بُرْدَةَ أَحْسِبُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي *

۱۳۲۲۔ محمد بن مثنیٰ، عبیداللہ بن عبدالمجید، اسرائیل، ابواسحاق، ابوبکر بن ابی موسیٰ وابوبردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ یہ دعا پڑھا کرتے تھے، اے اللہ میری خطا، میری جہالت، اور میری زیادتی معاف فرما، کیونکہ آپ میرے گناہوں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ اے اللہ میری فضول گوئی، میری کوشش، میری خطا اور میری ارادۃً غلطیاں معاف فرما، کیونکہ یہ سب میرے ساتھ ممکن ہیں۔

۷۹۸ بَاب الدُّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ *

باب ۷۹۸۔ جمعہ کے دن (مقبول) ساعت میں دعا کرنے کا بیان۔

۱۳۲۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا *

۱۳۲۳۔ مسدد، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، محمد، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے جس میں مسلمان کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور بھلائی کی دعا کرے تو وہ ضرور مقبول ہوتی ہے، اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا اس کی کمی کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

٧٩٩ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُودِ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا *

١٣٢٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ أَوِ الْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ *

باب ۷۹۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا، کہ یہود کے متعلق ہماری دعا مقبول ہوتی ہے، اور ہمارے متعلق ان کی دعا مقبول نہیں ہوتی ہے۔

۱۳۲۴۔ قتیبہ بن سعید، عبدالوہاب، ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ یہود نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور کہا "السام علیک" آپؐ نے فرمایا "وعلیکم" حضرت عائشہؓ نے کہا "السام علیکم ولعنکم اللہ" (تم پر ہلاکت ہو اور اللہ تم پر لعنت کرے" اور تم پر اپنا غضب نازل کرے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے عائشہؓ اس کو چھوڑو بھی نرمی اختیار کرو، اور سختی سے بچو یا فرمایا، بدگوئی سے بچو، حضر عائشہؓ نے عرض کیا، کیا آپؐ نے نہیں سنا، جو ان لوگوں نے کہا؟ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے جواب دیا، میری دعا ان کے حق میں مقبول ہوتی ہے لیکن ان کی دعا میرے حق میں مقبول نہیں ہوتی۔

٨٠٠ بَاب التَّأْمِينِ *

١٣٢٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

باب ۸۰۰۔ آمین کہنے کا بیان۔

۱۳۲۵۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ جب پڑھنے والا (یعنی امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، اس لئے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، تو جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو جائے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

٨١٠ بَاب فَضْلِ التَّهْلِيلِ *

١٣٢٦- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ

باب ۸۰۱۔ لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت کا بیان۔

۱۳۲۶۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، سمی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے یہ کلمات کہ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں، ملک اللہ ہی کا ہے اور اسی کے لائق ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ ایک دن میں سو بار پڑھا تو اس کو دس غلام (کے آزاد کرنے) کا ثواب ملے گا، اور سو گناہ اس کے مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس دن شام ہونے تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے، اور اس سے کوئی آدمی افضل

وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ مِثْلَهُ فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فَأَتَيْتُ عَمْرَو ابْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَوْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ قَوْلَهُ وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ خُثَيْمٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَوْلَهُ وَقَالَ الْأَعْمَشُ وَحُصَيْنٌ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَوْلَهُ وَرَوَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

نہ ہوگا، مگر وہ شخص جو اس سے زیادہ بڑھے، عبداللہ بن محمد نے بواسطہ عبدالملک بن عمرو، عمر بن ابی زائدہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جس نے (لاالہ الا اللہ وحدہ الخ) دس بار پڑھا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو اولاد اسماعیل (علیہ السلام) سے دس غلاموں کو آزاد کرے، عمر بن ابی زائدہ، بواسطہ عبداللہ بن ابی السفر، شعبی، ربیع بن خثیم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں، شعبی کا بیان ہے کہ میں نے ربیع سے پوچھا کہ تم نے کسی سے اس کو سنا ہے انہوں نے کہا ابن ابی لیلیٰ سے، میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس آیا، اور پوچھا کہ تم نے کس سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا، ابو ایوب انصاریؓ سے جو اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، اور موسیٰ بواسطہ وہیب، داؤد، عامر، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، ابوایوبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اسماعیل نے بواسطہ شعبی ربیع سے ان کا قول نقل کیا، آدم بواسطہ شعبہ، عبدالملک بن میسرہ، ہلال بن یساف، ربیع بن خثیم و عمرو بن میمون، حضرت ابن مسعودؓ سے ان کا قول نقل کرتے ہیں، اعمش و حصین، ہلال سے انہوں نے ربیع سے، انہوں نے عبداللہ سے ان کا قول نقل کیا، اور ابو محمد حضرمی، بواسطہ ابوایوبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

٨٠٢ بَاب فَضْلِ التَّسْبِيحِ *

باب ۸۰۲۔ سبحان اللہ پڑھنے کی فضیلت کا بیان۔

١٣٢٧- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

۱۳۲۷۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، سمی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہؓ

مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ *

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ ایک دن میں سو بار کہے تو اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

۱۳۲۸ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ *

۱۳۲۸۔ زہیر بن حرب، ابن فضیل، عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن قول میں وزنی ہیں اور اللہ کو محبوب ہیں (وہ یہ ہیں) سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ۔

۸۰۳ بَاب فَضْلِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

باب ۸۰۳۔ اللہ بزرگ و برتر کے ذکر کی فضیلت کا بیان۔

۱۳۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ *

۱۳۲۹۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، یزید بن عبداللہ، ابوبردہ، ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے رب کو یاد کرتا ہے، اور جو نہیں کرتا ہے، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے (یعنی یاد کرنے والا زندہ اور نہ یاد کرنے والا مردہ ہے)

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالُوا يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً

۱۳۳۰۔ قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے چند فرشتے ہیں جو راستوں میں گھومتے ہیں، اور ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں، جب وہ کسی قوم کو ذکر الٰہی میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں، اپنی ضرورت کی طرف آؤ، آپؐ نے فرمایا کہ وہ فرشتے ان کو اپنے پروں سے ڈھک لیتے ہیں، اور آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ ان کا رب پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے ہیں حالانکہ وہ ان کو فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے، فرشتے جواب دیتے ہیں وہ تیری تسبیح و تکبیر اور حمد اور بڑائی بیان کر رہے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے، کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے، فرشتے کہتے ہیں بخدا انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا ہے، آپؐ نے فرمایا، اللہ فرماتا ہے، اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟ فرشتے کہتے ہیں اگر آپ کو دیکھ لیتے تو آپ کی بہت زیادہ عبادت کرتے اور بہت زیادہ بڑائی یا پاکی بیان

وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَتَحْمِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا قَالَ يَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي قَالَ يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٨٠٤ بَاب قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ*

١٣٣١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقَبَةٍ أَوْ قَالَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَاللَّهِ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ

کرتے، آپؐ نے فرمایا اللہ فرماتا ہے، وہ مجھ سے کیا مانگتے تھے، فرشتے کہتے ہیں وہ آپ سے جنت مانگ رہے تھے، آپؐ نے فرمایا اللہ ان سے پوچھتا ہے کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے فرشتے کہتے ہیں بخدا انہوں نے جنت نہیں دیکھی، اللہ فرماتا ہے اگر وہ جنت دیکھ لیتے تو کیا کرتے، فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کے بہت زیادہ حریص ہوتے اور بہت زیادہ طالب ہوتے اور اس کی طرف ان کی رغبت بہت زیادہ ہوتی، اللہ فرماتا ہے کہ کس چیز سے وہ پناہ مانگ رہے تھے فرشتے کہتے ہیں جہنم سے، آپؐ نے فرمایا، اللہ فرماتا ہے کہ انہوں نے اس کو دیکھا ہے، فرشتے جواب دیتے ہیں نہیں بخدا انہوں نے نہیں دیکھا ہے، اللہ فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے، فرشتے کہتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ بھاگتے، اور بہت زیادہ ڈرتے، آپؐ نے فرمایا، اللہ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا، آپؐ نے فرمایا کہ ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں فلاں شخص ان (ذکر کرنے والوں) میں نہیں تھا بلکہ وہ کسی ضرورت کے لئے آیا تھا اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا، شعبہ نے اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا، لیکن مرفوع نہیں بیان کیا اور سہیل نے بواسطہ اپنے والد انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث نقل کی۔

باب ۸۰۴۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنے کا بیان۔

۱۳۳۱۔ محمد بن مقاتل، ابوالحسن، عبداللہ، سلیمان تیمی، ابوعثمان، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ ایک پہاڑی پر چڑھنے لگے، آپؐ اس وقت ایک خچر پر سوار تھے، جب ایک شخص اسی پہاڑی پر چڑھا تو اس نے باواز بلند کہا، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر، آپؐ نے فرمایا تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو، پھر فرمایا اے ابوموسیٰ، یا فرمایا اے اللہ کے بندے، کیا میں تجھے ایک ایسا کلمہ نہ بتادوں جو جنت کا خزانہ ہے، تو میں نے کہا، ہاں! آپؐ نے فرمایا "لاحول ولا قوۃ الا باللہ"۔

قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

٨٠٥ بَاب لِلَّهِ مِائَةُ اسْمٍ غَيْرَ وَاحِدٍ *

١٣٣٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ لِلَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدًا لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وَتْرٌ يُحِبُّ الْوَتْرَ *

باب ۸۰۵۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔

۱۳۳۲۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ان کو جو شخص زبانی یاد کرلیتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا، اور اللہ تعالیٰ وتر ہے، اور وتر کو ہی پسند فرماتا ہے۔

٨٠٦ بَاب الْمَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ *

١٣٣٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ كُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَاللَّهِ إِذْ جَاءَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقُلْنَا أَلَا تَجْلِسُ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَدْخُلُ فَأُخْرِجُ إِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ وَإِلَّا جِئْتُ أَنَا فَجَلَسْتُ فَخَرَجَ عَبْدُاللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِهِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَمَا إِنِّي أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ وَلَكِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا *

باب ۸۰۶۔ کچھ وقفہ سے وعظ کہنے کا بیان۔

۱۳۳۳۔ عمرو بن حفص، حفص، اعمش، شقیق سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ عبداللہ (بن مسعودؓ) کا انتظار کررہے تھے یزید بن معاویہ آئے ہم نے کہا کیا تم نہیں بیٹھو گے، انہوں نے کہا نہیں بلکہ میں اندر جاتا ہوں اور تمہارے پاس تمہارے ساتھی کو لے کر آتا ہوں، ورنہ میں آؤنگا اور بیٹھ جاؤنگا، چنانچہ عبداللہ بن مسعود نکلے اور وہ یزید بن معاویہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، وہ ہم لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں یہاں تم لوگوں کی موجودگی سے باخبر تھا لیکن مجھے جس چیز نے باہر نکلنے سے روکا وہ صرف یہ خیال تھا کہ نبی ﷺ وعظ کہنے میں اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ کہیں ہمارے اکتانے کا سبب نہ ہو جائے، آپ کو ناپسند تھا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٨٠٧ بَاب مَا جَاءَ فِي الرِّقَاقِ وَأَنْ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ *

١٣٣٤ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّه عَنْهمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ قَالَ عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

باب ۸۰۷۔ دل کو نرم کرنے والی باتوں کا بیان، اور یہ کہ آخرت ہی کی زندگی زندگی ہے۔

۱۳۳۴۔ مکی بن ابراہیم، عبداللہ بن سعید، ابن ابی ہند، سعید بن ابی ہند، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے (ایک) تندرستی (دوسرے) خوش حالی، عباس عنبری نے بواسطہ صفوان بن عیسیٰ، عبداللہ بن سعید بن ابی ہند، سعید بن ابی ہند، ابن عباسؓ نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۳۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ *

۱۳۳۵۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، معاویہ بن قرہ، حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اے اللہ آخرت ہی کی زندگی زندگی ہے، اس لئے انصار اور مہاجرین کو تندرست کردے۔

۱۳۳۶- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۳۳۶۔ احمد بن مقدام، فضیل بن سلیمان، ابوحازم، سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ غزوہ خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپؐ زمین کھود رہے تھے، اور ہم مٹی ہٹا رہے تھے، اور آپؐ ہمارے پاس سے گزرتے تھے، چنانچہ آپؐ نے فرمایا، یااللہ آخرت ہی کی زندگی ہے اس لئے انصار اور مہاجرین کو بخش دے، سہل بن سعید نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۰۸ بَاب مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى (أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ) *

باب ۸۰۸۔ آخرت میں دنیا کی مثال (کیسی ہے) اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ دنیوی زندگی کھیل کود ہے، اور زینت ہے اور ایک دوسرے پر فخر کرنا اور مال و اولاد کی زیادتی طلب کرنا ہے، جیسے حالت ایک مینہ کی، جو خوش لگا کرتا ہے کسانوں کو اس کا سبزہ، پھر زور پر آتا ہے پھر دیکھے تو اس کو زرد ہو گیا، پھر ہو جاتا ہے روندا ہوا گھاس اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور معافی بھی ہے اللہ سے اور رضا مندی اور دنیا کی زندگی تو یہی ہے پونجی دغا کی۔

۱۳۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا *

۱۳۳۷۔ عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابوحازم، سہل سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے، اور اللہ کی راہ میں صبح یا شام کے وقت چلنا، دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

۸۰۹ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب ۸۰۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا، کہ دنیا میں اس

وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ *

طرح رہو، گویا مسافر یا راستہ طے کرنے والے ہو۔

١٣٣٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ *

۱۳۳۸۔ علی بن عبداللہ، محمد بن عبدالرحمٰن، ابوالمنذر طفاوی، سلیمان، اعمش، مجاہد، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا مونڈھا پکڑ کر فرمایا، کہ تم دنیا میں اس طرح رہو گویا تم مسافر ہو یا راستہ طے کرنے والے ہو اور ابن عمرؓ کہتے تھے کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو، اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی صحت کے اوقات سے اپنی مرض کے وقت کے لئے حصہ لے لے (یعنی اپنی صحت کے زمانہ میں اتنی عبادت کر کہ اگر مرض میں کمی ہو جائے تو اس کو پورا کر سکے) اور اپنی حیات کے وقت سے اپنی موت کے لئے کچھ حصہ لے لے۔

٨١٠ بَاب فِي الْأَمَلِ وَطُولِهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ) وَقَوْلِهِ (ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ) وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ (بِمُزَحْزِحِهِ) بِمُبَاعِدِهِ *

باب ۸۱۰۔ امید اور اس کی درازی کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول، کہ جو شخص جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا تو وہ کامیاب رہا، اور دنیوی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے، ان کو چھوڑ دو کہ کھائیں اور فائدہ حاصل کریں، اور ان کو درازی عمر کی امید ایمان سے روکتی ہے، عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا اور حضرت علیؓ نے فرمایا کہ دنیا پیٹھ پھیر کر جانے والی ہے، اور آخرت آنے والی ہے، اور ان میں سے ہر ایک کے لئے فرزند میں بھی آخرت کے فرزند بنو، دنیا کے فرزند نہ بنو، اس لئے کہ آج عمل کا دن ہے حساب کا نہیں، اور کل حساب کا دن ہوگا، عمل کا نہیں "مزحزحہ" "مباعدہ" کے معنی میں ہے۔

١٣٣٩- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۳۳۹۔ صدقہ بن فضل، یحییٰ، سفیان، سفیان کے والد، منذر، ربیع بن خثیم، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکل چار خطوں کی بنائی اور اس میں ایک خط جو اس سے باہر نکلا ہوا تھا، اور اس کے دونوں طرف چھوٹی چھوٹی لکیریں اس طرف

وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهَذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا *

بنادیں، جو حصہ اس مربع کے درمیان تھا، اور فرمایا یہ آدمی ہے اور یہ اس کی موت ہے، جو اس کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ خط جو باہر کو نکلا ہوا ہے، اس کی دراز آرزویں اور امیدیں ہیں اور یہ چھوٹی لکیریں اغراض اور مصائب ہیں، اگر ایک سے بچ کر نکلا تو دوسرے میں پھنسا، اور اس سے نکلا تو پھر کسی اور میں پھنسا۔ (اس کی شکل یہ ہے)

١٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ *

۱۳۴۰۔ مسلم، ہمام، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند خطوط کھینچے، اور فرمایا یہ انسان کی طویل امیدیں ہیں، اور یہ اس کی موت ہے، اور وہ اسی امید کی حالت میں رہتا ہے کہ اس کی موت آ جاتی ہے۔

٨١١ بَاب مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ لِقَوْلِهِ (أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ) *

باب ۸۱۱۔ جس کی عمر ساٹھ سال ہو جائے تو اللہ عمر کے متعلق اس کے عذر کو قبول نہ کرے گا، کیونکہ اللہ نے فرمایا، کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی، کہ جو اس میں نصیحت حاصل کرنا چاہتا، کر لیتا، اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا۔

١٣٤١ - حَدَّثَنِي عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً تَابَعَهُ أَبُو حَازِمٍ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ *

۱۳۴۱۔ عبدالسلام بن مطہر، عمر بن علی، معن بن محمد غفاری، سعید بن ابی سعید مقبری، حضرت ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو لمبی عمر دی، یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا تو اللہ اس کے عذر کو قبول نہیں کرتا ہے، ابو حازم اور ابن عجلان نے اس کی متابعت میں سعید مقبری سے روایت کی ہے۔ (۱)

١٣٤٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ سَمِعْتُ

۱۳۴۲۔ علی بن عبداللہ، ابو صفوان، عبداللہ بن سعید، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ بوڑھے آدمی کا دل دو باتوں میں جوان ہوتا ہے،

---

(۱) یعنی عنداللہ وہ یہ عذر نہیں پیش کر سکتا کہ مجھے لمبی عمر نہیں ملی۔ یا مجھے عمل کرنے کا موقعہ نہیں ملا جب اس کا عذر قبول نہیں تو ایسی حالت میں استغفار، احکامات کی بجا آوری اور بالکلیہ آخرت کی طرف متوجہ ہو جانا چاہئے۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ وَابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ *

دنیا کی محبت اور امید کی درازی، لیث نے کہا، کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا، اور ابن وہب نے یونس سے بواسطہ ابن شہاب، سعید و ابو سلمہ روایت کیا۔

١٣٤٣- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبَرُ ابْنُ آدَمَ وَيَكْبَرُ مَعَهُ اثْنَانِ حُبُّ الْمَالِ وَطُولُ الْعُمُرِ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ *

۱۳۴۳۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آدمی بڑا ہوتا جاتا ہے، اور اس کی دو چیزیں بڑی ہوتی جاتی ہے، مال کی محبت، عمر کی درازی، شعبہ نے اس کو قتادہ سے روایت کیا۔

٨١٢ بَاب الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ فِيهِ سَعْدٌ *

باب ۸۱۲۔ اس عمل کا بیان، جو صرف خدا کی خوشنودی کے لئے کیا جائے، اس بات میں سعدؓ کی روایت ہے۔

١٣٤٤- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ *

۱۳۴۴۔ معاذ بن اسد، عبداللہ، معمر، زہری، محمود بن ربیعؓ سے روایت کرتے ہیں، اور محمود بن ربیع نے بیان کیا کہ مجھے یاد ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے گھر کے ڈول سے پانی پیا، اور میرے منہ پر کلی کی، محمود کا بیان ہے، کہ میں نے عتبان بن مالک، انصاری سے سنا، انہوں نے کہا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ جس بندے نے لاالہ الااللہ۔ صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے کہا، قیامت کے دن اس پر جہنم کی آگ حرام ہو گی۔

١٣٤٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ *

۱۳۴۵۔ قتیبہ، یعقوب بن عبدالرحمٰن، عمرو، سعید، مقبری، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ جب میں کسی مومن بندے کی محبوب چیز اس دنیا سے اٹھالیتا ہوں پھر وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے، تو اس کا بدلہ جنت ہی ہے۔

٨١٣ بَاب مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا

باب ۸۱۳۔ دنیا کی زینت سے بچنے، اور اس کی طرف رغبت

وَالتَّنَافُسِ فِيهَا *

١٣٤٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ فَوَافَتْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ وَقَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ *

کرنے کا بیان۔

۱۲۴۶۔ اسماعیل بن عبداللہ، اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ، موسیٰ بن عقبہ، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن عوف نے (جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک تھے) بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین کی طرف بھیجا، تاکہ جزیہ لے آئیں، اور رسول اللہ ﷺ نے بحرین کے لوگوں سے صلح کرلی تھی اور علاء بن حضرمی کو ان پر امیر مقرر فرمایا تھا، چنانچہ ابو عبیدہ بحرین سے مال لے کر آئے، انصاری نے ان کے آنے کی خبر سنی تو صبح کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوگئے، جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے، تو یہ لوگ آپؐ کے سامنے آئے آپؐ نے جب ان لوگوں کو دیکھا تو آپؐ مسکرائے، اور فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ تم لوگ ابو عبیدہ کے آنے کی، اور کچھ لانے کی خبر سن کر آئے ہو؟ لوگوں نے کہا، ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ نے فرمایا، تو تمہیں خوش خبری ہو، اور تم امید رکھو، اس چیز کی جو تمہیں خوش کردے گی، خدا کی قسم میں تمہارے فقر سے نہیں ڈرتا ہوں لیکن میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ دنیا تم پر کشادہ کردی جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر دنیا کشادہ کردی گئی تھی، تو تم بھی رغبت کرنے لگو، جس طرح وہ رغبت کرنے لگے اور تمہیں غافل کردے، جس طرح ان لوگوں کو غافل کردیا تھا۔

١٣٤٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي

۱۲۴۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے اور شہدائے احد پر نماز پڑھی جس طرح جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے، پھر منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا کہ میں جنت میں تمہارے لئے پیش خیمہ ہوں، اور میں تم پر گواہ ہوں، اور خدا کی قسم میں اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں، خدا کی قسم میں تمہارے متعلق اس بات سے نہیں ڈرتا ہوں،

الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا *

کہ تم شرک کرنے لگو گے، لیکن میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم اس دنیا کی طرف رغبت نہ کرنے لگو۔

۱۳۴۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ قِيلَ وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالَ زَهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ ذَلِكَ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ *

۱۳۴۸۔ اسماعیل، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے متعلق جس چیز سے زیادہ ڈرتا ہوں، وہ زمین کی برکتیں ہیں کسی نے پوچھا زمین کی برکتیں کیا ہیں، آپؐ نے فرمایا دنیا کی زینت، ایک شخص نے عرض کیا، کیا خیر سے شر پیدا ہوتا ہے، نبی ﷺ خاموش ہوگئے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا، کہ آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے، پھر اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگے، پھر فرمایا سوال کرنے والا کہاں ہے؟ ابوسعید کا بیان ہے کہ جب اس سوال کا جواب آنحضرت ﷺ سے سنا، تو ہم نے اللہ کی حمد بیان کی، آپؐ نے فرمایا کہ خیر سے خیر ہی پیدا ہوتا ہے، یہ مال سرسبز و شاداب اور شیریں گھانس کی مانند ہے، جو جانور اسے حرص سے زیادہ کھالے، تو اسے یہ ہلاکت کے قریب یا ہلاک کر دیتی ہے، اور جو پیٹ بھر کے کھائے، اور سورج کی طرف منہ کر کے جگالی کرے، اور لید اور پیشاب کرے، پھر اگر کھائے تو آرام میں رہتا ہے، اسی طرح یہ مال ہے، کہ جس نے اس کو حق کے ساتھ لیا، اور حق ہی میں خرچ کیا، تو وہ بہترین ذریعہ ہے، اور جس نے اس کو ناحق لیا، تو وہ اس شخص کی طرح ہے، جو کھاتا ہے، لیکن آسودہ نہیں ہوتا ہے۔

۱۳۴۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَكُونُ

۱۳۴۹۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابوجمرہ، زہدم بن مضرب، عمران بن حصین، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے فرمایا، تم میں سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، عمران نے کہا کہ مجھے یاد نہیں کہ نبی ﷺ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ کے بعد فرمایا، کہ پھر ان کے بعد وہ لوگ ہوں گے، کہ وہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہی دینے کے لئے نہیں کہا جائے گا، اور وہ امانت میں خیانت کریں گے، اور نذر مانیں گے، لیکن اسے پورا نہیں کریں گے، اور

بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ *

میں موٹاپا ظاہر ہو گا۔

١٣٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ *

۱۳۵۰۔ عبدان، ابوحمزہ، اعمش، ابراہیم، عبیدہ، عبداللہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا بہترین وہ لوگ ہیں، جو میرے زمانہ میں ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ان کے بعد وہ لوگ آئیں گے جن کی گواہیاں ان کی قسموں پر، اور قسمیں گواہیوں پر سبقت لے جائیں گی۔

١٣٥١ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ *

۱۳۵۱۔ یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، اسماعیل، قیس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خباب سے سنا، اس دن ان کے پیٹ میں سات داغ لگائے گئے تھے، انہوں نے کہا کہ اگر رسول اللہ ہمیں موت کی دعا سے نہ روکتے تو میں موت کی دعا کرتا، محمد ﷺ کے ساتھی گزر گئے، لیکن دنیا نے ان کے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا، اور ہم نے دنیا سے وہ چیز حاصل کی ہے، جس کی بنیاد سوائے مٹی کے کچھ نہیں (یعنی اتنا مال ملا کہ بجز عمارت بنوانے کے اس کا کوئی مصرف نہیں پایا)۔

١٣٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ *

۱۳۵۲۔ محمد بن مثنی، یحییٰ، اسماعیل، قیس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں خباب کے پاس آیا اس وقت وہ اپنے باغ کی دیوار رکھ رہے تھے، انہوں نے کہا ہمارے وہ ساتھی گزر گئے، دنیا نے ان کے عمل میں کچھ بھی کمی نہیں کی، اور ان کے بعد ہم کو وہ چیز ملی ہے کہ جس کی جگہ سوائے مٹی کے میں کچھ نہیں پاتا ہوں۔

١٣٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَّهُ *

۱۳۵۳۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابووائل، خبابؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔

٨١٤ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ

باب ۸۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اے لوگو! اللہ کا وعدہ سچا ہے تو تمہیں دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈال دے، اور نہ تمہیں

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ) جَمْعُهُ سُعُرٌ قَالَ مُجَاهِدٌ (الْغَرُورُ) الشَّيْطَانُ *

شیطان اللہ کی طرف سے غافل کر دے، بے شک، شیطان تمہارا دشمن ہے تم اسے دشمن بناؤ، وہ صرف اپنی جماعت کو بلاتا ہے، تاکہ وہ دوزخ والوں میں سے ہو جائیں، سعیر کی جمع سعر ہے، مجاہد نے کہا، غرور، سے شیطان مراد ہے۔

١٣٥٤ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِطَهُورٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هَذَا الْوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوا *

۱۳۵۴۔ سعد بن حفص، شیبان، یحییٰ، محمد بن ابراہیم قرشی، معاذ بن عبدالرحمٰن، حمران بن ابان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا اس وقت وہ مقاعد پر بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے اچھی طرح وضو کیا پھر کہا، کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو اسی جگہ دیکھا، کہ وضو کیا، اور اچھی طرح وضو کیا پھر فرمایا کہ جس نے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر مسجد میں آیا، اور دو رکعت نماز پڑھی پھر بیٹھ گیا، تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکہ میں نہ مبتلا ہو جاؤ۔

٨١٥ بَاب ذَهَابِ الصَّالِحِينَ *

باب ۸۱۵۔ نیک لوگوں کے گزر جانے کا بیان۔

١٣٥٥ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً قَالَ أَبو عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ حُفَالَةٌ وَحُثَالَةٌ *

۱۳۵۵۔ یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، بیان، قیس بن ابی حازم، مرداس اسلمی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا پہلے نیکوکار لوگ گزر جائیں گے پھر ان کے بعد جو اچھے لوگ ہوں گے، (گزر جائیں گے) اور بقیہ خراب لوگ رہ جائیں گے، جیسے جو یا کھجور کے آخر میں خراب باقی رہ جاتا ہے، اللہ ان کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرے گا، ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا "حفالہ" اور "حثالہ" کے ایک ہی معنی ہیں یعنی ہر چیز کا خراب حصہ۔

٨١٦ بَاب مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ

باب ۸۱۶۔ مال کے فتنے (۱) سے بچنے کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے فتنہ ہے"۔

---

(۱) مال اور اولاد کو فتنہ اس اعتبار سے فرمایا ہے کہ مال اور اولاد میں دل جب مشغول ہو جاتا ہے تو عبادت الٰہی اور یاد الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے اور مال و اولاد کے ساتھ بنسبت دوسری چیزوں کے قلبی تعلق بھی زیادہ ہوتا ہے۔

فِتْنَةٌ)*

١٣٥٦- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ *

۱۳۵۶۔ یحییٰ بن یوسف، ابو بکر، ابو حصین، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دینار و درہم اور قطیفہ و خمیصہ (ریشمی چادر اور اونی کپڑوں) کے بندے ہلاک ہوں اگر انہیں یہ چیز ملتی ہیں تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہیں ملتی ہیں، تو ناراض ہو جاتے ہیں۔

١٣٥٧- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ *

۱۳۵۷۔ ابو عاصم، ابن جریج، عطاء ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ اگر آدمی کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں، تو وہ تیسری تلاش کرے گا، اور ابن آدم کے پیٹ کو صرف مٹی ہی بھرتی ہے، اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔

١٣٥٨- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ مِثْلَهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ *

۱۳۵۸۔ محمد، مخلد، ابن جریج، عطاء، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ اگر انسان کے لئے ایک وادی کے برابر مال ہو، تو وہ چاہے گا، کہ اس کے پاس اتنا ہی اور بھی ہو، اور ابن آدم کی آنکھ مٹی ہی بھر سکتی ہے، اور توبہ کرنے والے کی توبہ کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے، حضرت ابن عباسؓ نے کہا، کہ مجھے یاد نہیں، کہ یہ قرآن میں ہے، یا نہیں، اور میں نے ابن زبیر کو یہ منبر پر کہتے ہوئے سنا۔

١٣٥٩- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مَلْئًا

۱۳۵۹۔ ابو نعیم، عبدالرحمٰن بن سلیمان بن غسیل(۱)، عباس بن سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے ابن زبیرؓ کو مکہ میں منبر پر کہتے ہوئے سنا، کہ اے لوگو، نبی ﷺ فرماتے تھے کہ اگر ایک آدمی کو سونے سے بھری ہوئی ایک وادی دے دی جائے، تو وہ دوسری کی خواہش کرے گا اور ابن آدم کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے، اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ کو

(۱) غسیل سے غسیل ملائکہ مراد ہے اور مراد مشہور صحابی حضرت حنظلہ بن ابی عامر ہیں جو کہ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ ان کے بیٹے کا نام عبداللہ ہے، وہ صغار صحابہ میں سے ہیں۔

مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ *

قبول کرلیتا ہے۔

۱۳۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُبَيٍّ قَالَ كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى نَزَلَتْ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ *

۱۳۶۰۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ اگر کسی آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو، تو وہ چاہے گا، کہ دو ہوتیں، اور اس کے منہ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے، اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول کرلیتا ہے، اور ابوالولید نے بواسطہ حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انسؓ، ابیؓ سے نقل کیا، حضرت ابیؓ نے کہا، کہ ہم سمجھتے تھے، کہ یہ قرآن میں سے ہے یہاں تک کہ سورت "الھاکم التکاثر" نازل ہوئی۔

۸۱۷ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) قَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهُ لَنَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أُنْفِقَهُ فِي حَقِّهِ *

باب ۸۱۷۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا، کہ یہ مال تر و تازہ اور شیریں ہے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لوگوں کے لئے مرغوب چیزوں کی، یعنی عورتوں اور اولاد، اور سونے چاندی کے ڈھیروں اور نشان لگائے ہوئے گھوڑوں اور چوپایوں، کھیتوں کی محبت خوشنما کر کے دکھائی گئی ہے، یہ دنیا کی زندگانی کا سامان ہے، حضرت عمرؓ نے کہا، اے اللہ جس چیز سے تو نے ہمیں زینت بخشی ہے، ہم اس سے خوش ہوتے ہیں اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں، کہ میں اس کو مناسب طور پر خرچ کروں۔

۱۳۶۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ هَذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا

۱۳۶۱۔ علی بن عبداللہ، سفیان زہری، عروہ و سعید بن میسّب حکیم بن حزامؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا، تو آپؐ نے مجھے دیا، پھر میں نے آپؐ سے کچھ مانگا، تو آپؐ نے مجھے دیا، پھر آپؐ نے فرمایا (اور اکثر سفیان نے بایں لفظ روایت کیا، کہ آپؐ نے فرمایا) اے حکیم یہ مال تر و تازہ اور شیریں ہے اس لئے جو شخص اس کو اچھی نیت۔ سے لے

قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى *

گا، اس کے لئے اس میں برکت ہو گی اور جو شخص اس میں بخل کرے گا، تو اس کو اس میں برکت نہ ہو گی، اور وہ اس شخص کی طرح ہے، جو کھاتا ہے، اور سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے اچھا ہے۔

٨١٨ بَاب مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ *

باب ۸۱۸۔ اپنا مال جو پہلے (اپنی زندگی میں) خرچ کر چکا وہی اس کا ہے۔

١٣٦٢- حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ عَبْدُاللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ *

۱۳۶۲۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص ایسا ہے، جس کو اس کے اپنے مال سے زیادہ وارث کا مال پیارا ہو، لوگوں نے عرض کیا کہ ہم میں سے ہر شخص کو اپنا ہی مال محبوب ہے، آپؐ نے فرمایا، اس کا مال وہ ہے، جو وہ (اپنی زندگی ہی میں) پہلے خرچ کر چکا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے، جو پیچھے چھوڑ جائے گا۔

٨١٩ بَاب الْمُكْثِرُونَ هُمُ الْمُقِلُّونَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى (مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) *

باب ۸۱۹۔ زیادہ مال والے کم نیکی والے ہوتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو شخص دنیوی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے، تو ہم اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ اس دنیا میں ہی دے دیتے ہیں، اور اس میں ان لوگوں کو کچھ بھی کم نہیں دیا جائے گا، یہی لوگ ہیں، جن کے لئے آخرت میں صرف آگ ہے، اور جو کچھ ان لوگوں نے کیا وہ اکارت جائے گا، اور جو کچھ وہ لوگ کر رہے ہیں، وہ سب باطل ہے۔

١٣٦٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ

۱۳۶۳۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عبدالعزیز بن رفیع، زید بن وہب حضرت ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک رات میں باہر نکلا، تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تنہا کہیں تشریف لے جا رہے ہیں، آپ کے ساتھ کوئی آدمی نہیں، میں نے خیال کیا۔ کہ شاید آپؐ اس چیز کو ناپسند کرتے ہیں، کہ کوئی آپؐ کے ساتھ چلے اس لئے میں چاندنی میں آپؐ کے پیچھے پیچھے چلا، آپؐ مڑے، تو مجھ کو دیکھ لیا، فرمایا کون؟ میں نے جواب دیا، ابو ذرؓ اللہ مجھے آپؐ پر فدا

فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَا هُنَا قَالَ فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَا هُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذَلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ قَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهَذَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ إِنَّمَا أَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ قِيلَ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ اضْرِبُوا عَلَى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ هَذَا إِذَا مَاتَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ *

کرے آپؐ نے فرمایا اے ابوذر آؤ، میں آپؐ کے ساتھ تھوڑی دیر تک چلتا رہا، آپؐ نے فرمایا زیادہ مال والے قیامت کے دن نیکی کے اعتبار سے مفلس ہوں گے، مگر وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے اپنے دائیں بائیں آگے، پیچھے اس کو خرچ کیا، اور نیک کاموں میں اس مال کو لگایا (تو وہ شخص نیکی کے اعتبار سے بھی مالدار ہوگا) پھر میں آپؐ کے ساتھ تھوڑی دیر چلا، تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ یہیں بیٹھ جاؤ مجھے ایسے میدان میں بٹھلایا، جس کے چاروں طرف پتھر تھے، فرمایا کہ جب تک میں نہ لوٹوں اس وقت تک یہیں بیٹھے رہو، آپؐ پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے، یہاں تک کہ میری نظر سے غائب ہوگئے آپؐ نے وہاں بہت دیر لگائی، پھر میں نے دیکھا کہ آپؐ واپس تشریف لا رہے ہیں میں نے آپؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، کہ اگرچہ چوری کی ہو، اگرچہ زنا کیا ہو، جب آپؐ میرے پاس تشریف لے آئے، تو میں صبر نہ کر سکا اور پوچھ ہی لیا یا نبی اللہ ﷺ! مجھ کو اللہ تعالیٰ آپؐ پر فدا کرے، آپؐ اس پتھریلی زمین کی طرف کس سے گفتگو فرما رہے تھے، میں نے کسی کو آپؐ سے بات کرتے ہوئے نہیں سنا، آپؐ نے فرمایا، وہ جبریل علیہ السلام تھے میرے پاس پتھریلی زمین میں آئے تھے، انہوں نے کہا کہ اپنی امت کو خوشخبری سنا دیجئے کہ جو شخص مر گیا، اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا، تو وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے کہا اے جبریل، اگرچہ چوری کی ہو، اور اگرچہ زنا کیا ہو، کہا ہاں! میں نے کہا، اگرچہ چوری کی ہو اور اگرچہ زنا کیا ہو، جبریل علیہ السلام نے کہا، ہاں اگرچہ شراب پی ہو، نضر نے بواسطہ شعبہ و حبیب بن ابی ثابت و اعمش، و عبدالعزیز بن رفیع، زید بن وہب سے اس حدیث کو روایت کیا، ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا، ابو صالح کی حدیث ابوالدرداء سے مرسل ہے صحیح نہیں، صحیح ابوذرؓ کی حدیث ہے، ابو عبداللہ (بخاری) سے عطاء بن یسار کی حدیث کے متعلق جو بواسطہ ابی الدرداء منقول ہے پوچھا گیا، تو کہا کہ یہ بھی مرسل ہے، صحیح نہیں، اور صحیح ابوذرؓ کی حدیث ہے اور کہا کہ ابودرداء کی حدیث پر اتنا اضافہ کرو کہ یہ صرف اس صورت میں ہے کہ جب کوئی شخص مر گیا، اور مرتے وقت اس نے لا الہ الا اللہ کہا۔

٨٢٠ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا*

١٣٦٤ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هَذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ مَشَى فَقَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ وَهَلْ سَمِعْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ *

باب ۸۲۰۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا، کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو۔

۱۳۶۴۔ حسن بن ربیع، ابو الاحوص، اعمش، زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ابو ذرؓ نے کہا، کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ کی پتھریلی زمین میں چلا جا رہا تھا، ہمیں احد پہاڑ نظر آیا، آپؐ نے فرمایا، اے ابو ذرؓ میں نے عرض کیا، لبیک یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا، کہ مجھے اچھا نہیں لگتا، کہ میرے پاس اس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو، اور تین رات اس میں سے بجز قرض کی ادائیگی کے ایک دینار بھی میرے پاس رہے، بلکہ میں اس کو اللہ کے بندوں میں اس طرح اور اس طرح خرچ کر دوں اپنے دائیں بائیں اور پیچھے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، پھر تھوڑی دیر چلے تو فرمایا، زیادہ مالدار قیامت کے دن نیکی کے اعتبار سے مفلس ہوں گے مگر وہ جس نے اس طرح اور اس طرح (دائیں بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) خرچ کیا اور ایسے لوگ کم ہیں، پھر مجھ سے فرمایا کہ اسی جگہ ٹھہرے رہو جب تک میں نہ آؤں، پھر رات کی تاریکی میں آپؐ چلتے رہے یہاں تک کہ آپؐ نظر سے غائب ہو گئے میں نے ایک آواز سنی جو بلند ہو رہی تھی، میں ڈرا کہ نبی ﷺ کو کوئی حادثہ پیش آ گیا میں نے چاہا کہ آپؐ کے پاس جاؤں پھر مجھے آپؐ کا فرمان یاد آ گیا، کہ جب تک میں نہ آؤں تم یہیں ٹھہرے رہو، چنانچہ میں وہی ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آپؐ میرے پاس تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ایک آواز سنی، میں ڈرا کہیں کوئی حادثہ پیش نہ آیا ہو (میں نے آپؐ کے پاس جانا چاہا) لیکن مجھے آپؐ کا حکم یاد آ گیا آپؐ نے فرمایا کیا تم نے وہ آواز سنی تھی؟ میں نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا کہ وہ جبریل تھے، جو میرے پاس آئے تھے، انہوں نے کہا کہ تمہاری امت میں سے کوئی شخص مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے، تو وہ جنت میں داخل ہو گا، میں نے کہا اگرچہ زنا اور چوری کی ہو، انہوں نے کہا (ہاں) اگرچہ زنا اور چوری کی ہو۔

١٣٦٥ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا

۱۳۶۵۔ احمد بن شبیب، یونس (دوسری سند) لیث یونس، ابن شہاب،

أَبِي عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ *

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا، تو مجھے پسند نہیں، کہ مجھ پر تین راتیں اس طرح گزر جائیں، کہ ان میں سے کچھ بھی میرے پاس ہو، بجز اس کے جو میں ادائے قرض کے لئے رکھ لوں۔

۸۲۱ بَاب الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى (أَيَحْسَبُونَ أَنَّ مَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ) إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى (مِنْ دُونِ ذَلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ) قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَعْمَلُوهَا لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا *

باب ۸۲۱۔ تونگری دل کی تونگری ہے (تونگری بدل است نہ بمال) اور اللہ تعالیٰ کا قول أَيَحْسَبُونَ أَنَّ مَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ.....هُمْ لَهَا عَامِلُونَ تک ابن عیینہ نے کہا، کہ جو انہوں نے نہیں کیا ہے، وہ اس کو ضرور کریں گے۔

۱۳۶۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ *

۱۳۶۶۔ احمد بن یونس، ابوبکر، ابو حصین، ابو صالح، ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں؛ کہ آپؐ نے فرمایا، مال و اسباب کی کثرت کے سبب سے تونگری نہیں ہے، بلکہ تونگری اصل میں دل کی تونگری ہے۔

۸۲۲ بَاب فَضْلِ الْفَقْرِ *

باب ۸۲۲۔ فقر کی فضیلت (۱) کا بیان۔

۱۳۶۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا وَاللَّهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۶۷۔ اسمٰعیل، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس سے گزرا تو ایک شخص سے جو آپؐ کے پاس بیٹھا تھا، آپؐ نے فرمایا کہ اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ تو اس نے کہا یہ شریف لوگوں میں سے ہے۔ یہ آدمی تو بخدا اس لائق ہے، کہ اگر نکاح کا پیغام بھیجے، تو نکاح کیا جائے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے، سہل کا بیان ہے، کہ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، پھر ایک شخص آپؐ کے پاس سے گزرا تو آپؐ نے پوچھا، کہ اس کے

---

(۱) اس باب کی احادیث میں فقر اور فقراء کی فضیلت مذکور ہے، جبکہ ماقبل میں کتاب الدعوات کے تحت ایسی دعائیں بھی مذکور ہیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فقر سے پناہ مانگی ہے۔ ان دونوں قسموں کی روایات کو محدثین نے یوں جمع فرمایا ہے کہ جس فقر سے پناہ مانگی گئی ہے اس سے مراد وہ فقر ہے جس پر قناعت نہ ہو بلکہ شکوہ و شکایت ہو، اور اس فقر کی وجہ سے آدمی ایسے امور کرنے پر مجبور ہو جائے جو اہل دین اور مروت کے لائق نہ ہو اور جس فقر کی فضیلت بیان کی گئی ہے اس سے مراد وہ فقر ہے جس پر قناعت ہو اور اس کے ساتھ شکوہ و شکایت نہ ہو۔

ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا *

متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے جواب دیا کہ فقیر مسلمانوں میں سے ہے، یہ اس لائق نہیں کہ اس سے نکاح کیا جائے اگر یہ پیغام نکاح بھیجے، اور اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے، اور اگر وہ کوئی بات کہے، تو اس کی بات بھی نہ سنی جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یہ شخص ساری دنیا (کے امیروں) سے بہتر ہے۔

١٣٦٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَإِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا *

۱۳۶۸۔ حمیدی، سفیان، اعمش، ابووائل کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں خباب کی عیادت کو گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہمارا مقصد صرف خدا کی خوشنودی تھا، ہمارا اجر اللہ تعالیٰ ضرور دے گا، ہم میں سے بعض لوگ گزر گئے اور انہیں اس کا کچھ بدلہ اس دنیا میں نہ مل سکا، جن میں مصعب بن عمیرؓ بھی تھے، جو احد کے دن شہید ہوئے، انہوں نے ایک چادر چھوڑی جب ان کا سر اس سے ڈھکتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے، اور جب ان کے پاؤں ڈھکتے تو ان کا سر کھل جاتا، چنانچہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ان کا سر چھپا دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر (گھاس) رکھ دیں اور ہم میں سے بعض وہ ہیں جن کے میوے دنیا میں ہی پختہ ہو گئے، اور وہ ان کو چن رہے ہیں۔

١٣٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَعَوْفٌ وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ *

۱۳۶۹۔ ابوالولید، سلم بن زریر، ابورجاء، عمران بن حصینؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانکا، تو وہاں اکثر فقیر لوگ نظر آئے، اور جہنم میں جھانکا تو وہاں اکثر عورتوں کو پایا، ایوب اور عوف نے اس کی متابعت میں حدیث روایت کی ہے اور صخر وحماد نجیح نے، ابورجاء سے، انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔

١٣٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ وَمَا

۱۳۷۰۔ ابومعمر، عبدالوارث، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے نہ توخوان پر کھایا، یہاں تک کہ آپؐ کی وفات ہو گئی اور نہ ہی پتلی چپاتی کھائی، یہاں تک کہ آپؐ کی وفات ہو گئی۔

أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ *

١٣٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ *

۱۳۷۱۔ عبداللہ بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوگئی اور اس وقت ہماری الماری میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو جاندار کے کھانے کے لائق ہو، مگر تھوڑے جو تھے جو کو میری الماری میں تھے، جسے میں بہت دنوں تک کھاتی رہی (ایک دن) میں نے ان کو وزن کیا تو وہ ختم ہوگئے۔

٨٢٣ بَاب كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَتَخَلِّيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا *

باب ۸۲۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کے زندگی گزارنے اور دنیا (کی لذتوں) سے علیحدہ رہنے کا بیان۔

١٣٧٢ - حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ بِنَحْوٍ مِنْ نِصْفِ هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ أَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمِ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ قَالُوا أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ قَالَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ

۱۳۷۲۔ ابونعیم (نے تقریباً اس حدیث کا نصف حصہ بیان کیا) عمر بن ذر، مجاہد، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں بھوک کے مارے زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا اور بھوک کے سبب سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا، میں ایک دن اس راستہ پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے، حضرت ابوبکرؓ گزرے تو میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت پوچھی اور میں نے صرف اس غرض سے پوچھا تھا کہ مجھ کو کھانا کھلا دیں، وہ گزر گئے اور انہوں نے نہیں کیا (یعنی نہیں کھلایا) پھر میرے پاس سے حضرت عمرؓ گزرے ان سے بھی کتاب اللہ کی ایک آیت پوچھی، میں نے صرف اس غرض سے پوچھا تھا کہ مجھ کو کھانا کھلا دیں، وہ بھی گزر گئے، اور مجھ کو کھانا نہیں کھلایا، پھر میرے پاس سے ابوالقاسم ﷺ گزرے، جب آپؐ نے مجھ کو دیکھا تو مسکرائے اور میرے دل میں (جو بات تھی اسے میرے چہرے سے آپؐ نے پہچان لیا) پھر فرمایا اے ابوہریرہؓ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ ﷺ، آپؐ نے فرمایا ساتھ چلو، اور آپؐ آگے بڑھے، میں بھی آپؐ کے پیچھے ہولیا، آپؐ گھر میں داخل ہوئے، میں نے بھی داخل ہونے کی اجازت چاہی، مجھے بھی اجازت ملی، جب آپؐ اندر تشریف لے گئے تو آپؐ نے ایک پیالہ میں دودھ دیکھا تو دریافت فرمایا یہ کہاں سے آیا ہے، لوگوں نے بتایا کہ فلاں مرد یا فلاں عورت نے آپ کو ہدیہ بھیجا

فَادْعُهُمْ لِي قَالَ وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا فَسَاءَنِي ذَلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا فَإِذَا جَاءَ أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خُذْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا قَالَ فَأَرِنِي فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهَ

ہے، آپؐ نے فرمایا اے ابوہریرہ میں نے عرض کیا، لبیک یا رسول اللہ ﷺ، آپؐ نے فرمایا، اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ، ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے، وہ کسی گھر میں اور نہ کسی مال اور نہ کسی آدمی کے پاس جاتے تھے (یعنی رہنے اور کھانے کا کوئی وسیلہ نہیں تھا) جب آنحضرت ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو آپؐ ان کے پاس بھیج دیتے، اور آپؐ اس میں سے کچھ بھی نہ لیتے، اور جب آپؐ کے پاس ہدیہ آتا تو آپؐ ان کے پاس بھی بھیجتے اور آپؐ بھی لیتے۔ اور ان کو اس میں شریک کرتے۔ مجھے برا معلوم ہوا اور اپنے جی میں کہا کہ اتنا دودھ اہل صفہ کو کس طرح کافی ہوگا۔ (ا) میں اس کا زیادہ مستحق ہوں کہ اسے پیوں، تاکہ سیری حاصل ہو، جب اہل صفہ آئیں گے تو یہ دودھ انہیں دے دوں گا، اور میرے لئے کچھ بھی نہیں بچ گا لیکن اللہ اور اس کے رسول کا حکم ماننے کے سوا کوئی چارہ کار بھی نہیں تھا چنانچہ میں اصحاب صفہ کے پاس آیا۔ اور ان کو بلا لایا، ان لوگوں نے اجازت چاہی جب اجازت ملی تو اندر آکر اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے آپؐ نے فرمایا اے ابوہر! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ ﷺ، آپؐ نے فرمایا لو اور ان لوگوں میں تقسیم کردو، ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے پیالہ لیا، ایک شخص کو دیا جب وہ سیر ہو کر پی چکا تو اس نے پیالہ مجھے دیدیا میں نے وہ پیالہ دوسرے کو دیا اس نے بھی خوب سیر ہو کر پیا، پھر پیالہ مجھے دیدیا (اس طرح سب پی چکے تو) نبی ﷺ کی باری آگئی تمام لوگ پی چکے تھے۔ آپؐ نے پیالہ لیا اور اپنے ہاتھ میں رکھا، میری طرف دیکھا اور مسکرائے اور فرمایا اے ابوہر میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ ﷺ، آپؐ نے فرمایا اب میں اور تم باقی رہ گئے میں نے کہا، آپؐ نے سچ فرمایا یا رسول اللہ، آپؐ نے فرمایا بیٹھ اور پی، میں بیٹھ گیا اور پینے لگا، آپؐ فرماتے جاتے اور پی اور پی، یہاں تک کہ میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب گنجائش نہیں، آپؐ نے فرمایا پیالہ مجھے دکھاؤ میں نے وہ پیالہ آپ کو دیدیا۔ آپؐ نے

ا؎ چونکہ دودھ تھوڑا تھا اس وجہ سے حضرت ابوہریرہؓ کے دل میں یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر اصحاب صفہ کو بلالیا گیا تو شاید میرے لئے دودھ نہ بچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانے بغیر چارہ بھی نہ تھا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے دودھ میں ایسی برکت ڈالی کہ وہ دودھ سب کے لئے کافی ہوگیا۔

وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ *

خدا کا شکر ادا کیا اور بسم اللہ کہہ کر بچے ہوئے دودھ کو پی گئے۔

۱۳۷۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا السَّمُرُ وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي *

۱۳۷۳۔ مسدد، یحییٰ، اسماعیل، قیس، سعد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے تھے کہ عربوں میں سب سے پہلا شخص میں ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔ ہم جہاد کرتے تھے مگر ہمارے پاس حبلہ کے پتوں اور جھاؤ کے درخت کے سوا کوئی چیز کھانے کی نہ تھی، اور ہمارے آدمیوں کو بکری کی سی مینگنیاں آتی تھیں، پھر بنو اسد اسلام لائے اور اب مجھ کو اسلام پر ملامت کرنے لگے، گویا ہماری اس وقت کی کوشش رائیگاں گئی۔

۱۳۷٤ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ *

۱۳۷۴۔ عثمان، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ محمد ﷺ کی آل نے سیر ہو کر تین رات متواتر گیہوں کی روٹی نہیں کھائی۔ جب سے کہ آپ مدینہ میں تشریف لائے، یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔

۱۳۷۵ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الْأَزْرَقُ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ *

۱۳۷۵۔ اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن، اسحاق ازرق، مسعر بن کدام، ہلال، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آل محمد ﷺ نے کسی دن دو کھانے نہیں کھائے، مگر یہ کہ ایک وقت چھوہارے ہوتے تھے۔

۱۳۷٦ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لِيفٍ *

۱۳۷۶۔ احمد بن رجاء، نضر، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ کا بستر چمڑے کا تھا، جن کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

۱۳۷۷ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ وَقَالَ كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ *

۱۳۷۷۔ ہدبہ بن خالد، ہمام بن یحییٰ، قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس آئے تو دیکھا کہ ان کا باورچی ان کے پاس کھڑا تھا، انہوں نے کہا کہ کھاؤ، میں نہیں جانتا کہ آنحضرت ﷺ نے پتلی روٹی دیکھی تھی، یہاں تک کہ آپؐ اللہ سے جا ملے اور نہ آپؐ نے اپنی آنکھوں سے بھنی ہوئی بکری کبھی دیکھی تھی۔

۱۳۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

۱۳۷۸۔ محمد مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ نُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ *

انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو آگ جلائے ہوئے ایک ایک مہینہ گزر جاتا تھا، صرف کھجوریں اور پانی استعمال کرتے تھے، مگر یہ کہ تھوڑا سا گوشت ہم لوگوں کے پاس آجاتا تھا تو اس کو پکا لیتے۔

١٣٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ *

۱۳۷۹۔ عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، ابن ابی حازم، ابو حازم، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہ، سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے عروہ سے کہا کہ اے میرے بھانجے ہم لوگ دو مہینوں میں تین چاند دیکھتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ ہی سلگتی تھی، عروہ کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا پھر زندگی کس طرح گزرتی تھی، انہوں نے کہا کہ چھوہارے اور پانی سے مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند انصاری پڑوسی تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ (ہدیۃً) بھیجا کرتے تھے، اور آپؐ وہ ہم لوگوں کو پلادیتے تھے۔

١٣٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا *

۱۳۸۰۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن فضیل، فضیل، عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ آل محمدؐ کو قوت لایموت دے (یعنی صرف اتنا جس سے ان کا گزر ہو سکے)

٨٢٤ بَاب الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ *

باب ۸۲۴۔ اعتدال اور عمل پر مداومت کا بیان۔ (۱)

١٣٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ

۱۳۸۱۔ عبدان، عبدان کے والد شعبہ، اشعث، اپنے والد سے وہ مسروق سے، وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے، انہوں نے کہا وہ عمل جو ہمیشہ کیا جائے، مسروق کا

---

(۱) احادیث میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ نیک عمل شروع کر کے اس پر مداومت کی جائے۔ ایک حدیث میں میں یہ فرمایا گیا کہ وہ عمل جس پر مداومت اختیار کی جائے وہ بہتر ہے اگرچہ مقدار کے اعتبار سے کم ہی ہو۔ اسی طرح اپنی ہمت سے بڑھ کر نفلی عبادت کرنے سے بھی منع فرمادیا گیا کیونکہ اکتا کر کچھ ہی عرصہ بعد وہ شخص بالکل عمل چھوڑ دے گا۔

صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قَالَ قُلْتُ فَأَيَّ حِينٍ كَانَ يَقُومُ قَالَتْ كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ *

بیان ہے، پھر میں نے پوچھا کہ تہجد کے لئے کس وقت اٹھتے تھے، انہوں نے کہا، آپؐ اس وقت اٹھتے جب مرغ کی اذان سنتے۔

١٣٨٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ *

۱۳۸۲۔ قتیبہ، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب وہ عمل تھا جس پر کہ آدمی ہیشگی کرے۔

١٣٨٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاغْدُوا وَرُوحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا *

۱۳۸۳۔ آدم ابن ابی ذئب، سعید مقبری، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ لوگوں نے پوچھا آپؐ کو بھی نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپؐ نے فرمایا مجھ کو بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانک لے، اپنے قول و عمل میں میانہ روی اختیار کرو اور اللہ سے قربت اختیار کرو، اور صبح و شام اور رات کے آخری حصہ میں (عبادت کے لئے) نکلو اعتدال کو اختیار کرو، اعتدال کو اختیار کرو، تو تم منزل مقصود تک پہنچ جاؤ گے۔

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ *

۱۳۸۴۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، ابوسلمہ، بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اعمال میں میانہ روی اختیار کرو اور اللہ کی قربت حاصل کرو، اور جان لو کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا، اور اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر مداومت کی جائے۔ اگرچہ کم ہو۔

١٣٨٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ وَقَالَ اكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ *

۱۳۸۵۔ محمد بن عرعرہ، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے، آپؐ نے فرمایا، وہ عمل جو ہمیشہ کیا جائے، اگرچہ کم ہو، اور آپؐ نے فرمایا، کہ ان ہی اعمال کی پابندی کرو جن کی تمہیں طاقت ہے۔

١٣٨٦ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ

۱۳۸۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابراہیم، علقمہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ اے ام المومنین! آنحضرت صلی

سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ *

اللہ علیہ وسلم کا کیا طریقہ تھا، کیا کوئی دن کسی عبادت کے لئے مخصوص تھا، انہوں نے جواب دیا نہیں (بلکہ) آپؐ کے عمل میں مداومت تھی اور تم میں سے کون شخص کر سکتا ہے، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کر سکتے تھے۔

١٣٨٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ قَالَ أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا قَالَ مُجَاهِدٌ (قَوْلًا سَدِيدًا) وَسَدَادًا صِدْقًا *

۱۳۸۷۔ علی بن عبداللہ، محمد بن زبرقان، موسیٰ بن عقبہ، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، عائشہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اعمال میں میانہ روی اختیار کرو، اور اللہ کی قربت اختیار کرو اور تمہیں خوشخبری ہو کہ کسی کا عمل اسے جنت میں نہیں پہنچائے گا۔ لوگوں نے پوچھا آپ کو بھی نہیں یارسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا مجھ کو بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ بخشش اور مہربانی (کے سایہ میں) ڈھانپ لے۔ علی بن عبداللہ نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ یہ حدیث ابوالنضر سے منقول ہے۔ اس نے ابو سلمہؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کی۔ اور عفان نے کہا کہ مجھ سے وہیب نے بواسطہ موسیٰ بن عقبہ، ابو سلمہ، عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی، آپؐ نے فرمایا کہ اعتدال اختیار کرو۔ اور ثواب کی خوشخبری پاؤ اور مجاہد نے کہا کہ سدادا، اور سدیدا صدقا کے معنی میں ہے یعنی سچے دل سے عبادت کرو۔

١٣٨٨- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُرِيتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قُبُلِ هَذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ *

۱۳۸۸۔ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، فلیح، ہلال بن علی، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، میں نے ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کو ایک دن نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے، پھر اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ابھی جب کہ میں تم لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا، تو اس دیوار کے آگے مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئی۔ میں نے آج کے دن کی طرح کوئی خیر و شر نہیں دیکھا ہے۔ میں نے آج کے دن کی طرح کوئی خیر و شر نہیں دیکھا ہے۔

٨٢٥ بَاب الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ وَقَالَ

باب ۸۲۵۔ خوف کے ساتھ امید کا بیان، سفیان نے کہا کہ

سُفْيَانُ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ (لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ)*

قرآن کی اس آیت سے زیادہ کسی آیت سے ہمیں خوف نہیں ہوتا، (وہ آیت یہ ہے) لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ۔

١٣٨٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْئَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ*

١٣٨٩۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، عمرو بن ابی عمرو، سعید بن ابی سعید مقبری، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن رحمت کو پیدا کیا تو اس دن اس کے سو حصے کئے۔ ننانوے حصے تو اپنے پاس رکھے۔ اور اپنی ساری مخلوق میں ایک حصہ بھیج دیا اگر کافر کل رحمت کا جان لیتے، جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، تو جنت سے مایوس نہ ہوتے اور اگر ایمان دار اللہ تعالیٰ کے ہاں کے پوری عذاب کی خبر جان لیں۔ تو جہنم سے (کبھی بھی) بے خوف نہ ہوں۔

٨٢٦ بَاب الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ) وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ *

باب ٨٢٦۔ محرمات الٰہیہ سے روکنے کا بیان (اللہ تعالیٰ کا قول کہ) صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بغیر حساب کے دیا جائے گا، اور حضرت عمرؓ نے کہا، کہ ہم نے بہتر زندگی صبر میں پائی۔

١٣٩٠- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدَيْهِ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ *

١٣٩٠۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عطار بن یزید لیثی، ابوسعید نے ان سے بیان کیا کہ، انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی۔ تو آپؐ نے ہر شخص کو کچھ نہ کچھ دیا۔ یہاں تک کہ جو کچھ آپ کے پاس تھا ختم ہو گیا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تمام چیزیں خرچ کر دیں اب میرے پاس کچھ مال نہیں رہا۔ میں تم سے چھپا کر نہیں رکھتا۔ تم میں سے جو شخص سوال سے بچنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بچاتا ہے اور جو شخص صبر کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے صبر دے دیتا ہے اور جو شخص استغنا ظاہر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے اور صبر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز تمہیں نہیں دی گئی۔

١٣٩١ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ أَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا *

۱۳۹۱۔ خلاد بن یحییٰ، مسعر، زیاد بن علاقہ، مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نماز پڑھاتے تھے یہاں تک کہ آپؐ کے قدم مبارک سوج جاتے یا پھول جاتے، اس کے متعلق آپؐ سے کہا جاتا کہ آپؐ اس قدر تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں تو آپؐ فرماتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

٨٢٧ بَاب (وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ) قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ *

باب ۸۲۷۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ (۱) کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہے، ربیع بن خثیم نے کہا کہ (یہ) ہر اس مشکل میں (ہے) جو انسان کو پیش آئے۔

١٣٩٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ *

۱۳۹۲۔ اسحاق، روح بن عبادہ، شعبہ، حسین بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں۔ ان کو کہتے ہوئے سنا کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے، اور نہ شگون لیتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

٨٢٨ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلَ وَقَالَ *

باب ۸۲۸۔ قیل و قال کے مکروہ ہونے کا بیان۔

١٣٩٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغِيرَةُ وَفُلَانٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ

۱۳۹۳۔ علی بن مسلم، ہشیم نے متعدد آدمیوں سے جن میں مغیرہ اور فلاں اور ایک تیسرے شخص سے انہوں نے شعبی سے شعبی نے وراد کاتب مغیرہ سے نقل کیا کہ معاویہؓ نے مغیرہؓ کو لکھ بھیجا، کہ رسول اللہ ﷺ سے جو حدیث تم نے سنی ہو، وہ مجھے لکھ بھیجو، چنانچہ مغیرہ نے ان کو لکھ بھیجا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز سے فارغ ہونے کے وقت تین بار یہ پڑھتے ہوئے سنا، لا اله الا اللّٰه وحده لاشريك له له الملك وله الحمد و هو على كل شئ قدير" اور قیل و قال اور بہت زیادہ سوال کرنے اور مال کو ضائع کرنے سے منع فرماتے تھے اور جو چیز دینا ضروری ہے۔ اس کو نہ دینے سے اور ماؤں کی نافرمانی کرنے، اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے (منع

(۱) اس باب سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کیا جائے۔ توکل کا معنی یہ ہے کہ آدمی کی نظر اپنی کوشش اپنی محنت اپنی دکان وغیرہ پر نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر نظر ہو۔ توکل کا معنی یہ نہیں ہے کہ اپنے معاش کے ظاہری اسباب کو ہی چھوڑ دیا جائے۔ اگر یہ معنی ہوتا تو صحابہ کرامؓ، مزارعت، تجارت وغیرہ اختیار نہ فرماتے۔

وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ وَعُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَعَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

فرماتے تھے) اور ہشیم سے روایت ہے کہ ہم سے عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وراد سے سنا، وہ اس حدیث کو مغیرہؓ سے، وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے تھے۔

۸۲۹ بَاب حِفْظِ اللِّسَانِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَقَوْلِهِ تَعَالَى (مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ) *

باب ۸۲۹۔ زبان کی حفاظت کرنے کا بیان، اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اچھی بات کہے، یا خاموش رہے (اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ آدمی کوئی بات اپنے منہ سے نہیں نکالتا، جس کے لئے کوئی محافظ تیار نہ ہو)۔

١٣٩٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ *

۱۳۹۴۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، عمر بن علی، ابو حازم، سہلؓ بن سعد رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی چیز (یعنی شرمگاہ) کا ضامن ہو تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

١٣٩٥- حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ *

۱۳۹۵۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، ابو سلمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، تو اس کو چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرے۔

١٣٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعَ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ جَائِزَتُهُ قِيلَ مَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

۱۳۹۶۔ ابوالولید، لیث، سعید مقبری، ابو شریحؓ خزاعی سے روایت کرتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے اس کو آنحضرتؐ سے سنا ہے اور میرے قلب نے اس کو محفوظ رکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مہمانداری تین دن ہے اسے اس کا جائزہ دو۔ کسی نے پوچھا اس کا جائزہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ایک دن اور رات ہے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کی

فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ *

عزت کرے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ چپ رہے۔

١٣٩٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ *

۱۳۹۷۔ ابراہیم بن حمزہ، ابن ابی حازم، یزید، محمد بن ابراہیم، عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ تیمی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ بعض وقت گفتگو کرتا ہے اور اس کے نتیجہ پر غور نہیں کرتا ہے اور اس کی وجہ سے پھسل کر جہنم میں چلا جاتا ہے حالانکہ وہ اس سے اتنا دور ہوتا ہے جتنی دوری کہ مشرق (اور مغرب) کے درمیان ہوتی ہے۔

١٣٩٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ *

۱۳۹۸۔ عبداللہ بن منیر، ابوالنضر، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن دینار، ابو صالح، حضرت ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ (بعض وقت) بندہ اللہ کی رضامندی کی بات کرتا ہے اور اس کی اس کو پرواہ بھی نہیں ہوتی لیکن اس کے سبب سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کرتا ہے اور بعض وقت بندہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی بات بولتا ہے اور اس کی پرواہ نہیں کرتا لیکن اس کے سبب سے وہ جہنم میں گر جاتا ہے۔

٨٣٠ بَاب الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ *

باب ۸۳۰۔ اللہ کے ڈر سے رونے کا بیان۔

١٣٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ *

۱۳۹۹۔ محمد بن بشار، یحییٰ، عبید اللہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ سات آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا سایہ ڈالتا ہے۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

٨٣١ بَاب الْخَوْفِ مِنَ اللَّهِ *

باب ۸۳۱۔ اللہ سے ڈرنے کا بیان

١٤٠٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ

۱۴۰۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ربعی، حذیفہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلی امت میں ایک آدمی تھا جو اپنے اعمال کو برا سمجھتا تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے غبار بنا کر گرمی کے دنوں میں سمندر میں

فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَخُذُونِي فَذَرُّونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَفَعَلُوا بِهِ فَجَمَعَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ *

ڈال دینا، چنانچہ لوگوں نے اس کے ساتھ یہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس (کے تمام اجزاء) کو جمع کیا۔ پھر فرمایا۔ تجھے اس حرکت پر کس چیز نے آمادہ کیا۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے صرف آپ کے خوف کی وجہ سے ایسا کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

١٤٠١ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِالْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ سَلَفَ أَوْ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا يَعْنِي أَعْطَاهُ قَالَ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ وَإِنْ يَقْدَمْ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِي فِيهَا فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا فَقَالَ اللَّهُ كُنْ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ اللَّهُ فَحَدَّثْتُ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فَأَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۰۱۔ موسیٰ، معتمر، معتمر کے والد، عقبہ بن عبدالغافر، ابو سعید خدریؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے گزشتہ امتوں میں سے ایک شخص کے متعلق فرمایا کہ اللہ نے اسے مال و اولاد دے رکھا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنی اولاد سے پوچھا۔ میں کیسا باپ تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اچھے باپ! اس آدمی نے کہا، کہ میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی جمع نہیں کی۔ (قتادہ نے لم یبتئر کی تفسیر لم یدخر بیان کی) اور اللہ تعالیٰ کے پاس جاؤں گا۔ تو وہ مجھے عذاب دے گا۔ اس لئے دیکھو جب میں مر جاؤں، تو مجھے جلا دینا، یہاں تک کہ میں بالکل کوئلہ ہو جاؤں، تو مجھے پیس دینا و فاسحقونی یا فاسہکونی فرمایا۔ (راوی کو شک ہے) پھر جب تیز ہوا چلے تو مجھ کو اس میں اڑا دینا۔ ان لوگوں نے اس کا پختہ وعدہ کیا۔ قسم ہے میرے پروردگار کی کہ ان لوگوں نے اس کے مطابق کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "ہو جا" اسی وقت وہ آدمی کھڑا موجود تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے بندے تجھے کس چیز نے اس کام پر آمادہ کیا؟ اس نے جواب دیا کہ آپ کے خوف کے سبب سے میں نے ایسا کیا مخافتک یا فرق منک فرمایا (راوی کو شک ہے)۔ پس اس کی تلافی اس طرح کی کہ اللہ نے اس پر رحم کیا میں نے ابو عثمان سے یہ حدیث بیان کی۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے سلمان سے اس کو سنا ہے۔ مگر یہ کہ فاذرونی فی البحر کا اضافہ کیا اور معاذ نے بواسطہ شعبہ، قتادہ، عقبہ، ابو سعید، آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث نقل کی۔

٨٣٢ بَاب الِانْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي *

باب ۸۳۲۔ گناہوں سے باز رہنے کا بیان۔

١٤٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا

۱۴۰۲۔ محمد بن علاء ابو اسامہ، برید بن عبداللہ بن ابی بردہ، ابو بردہ، ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری مثال اور اس کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ہے اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا۔ اور کہا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے لشکر دیکھا ہے اور میں تمہیں کھلا ڈرانے والا ہوں اس لئے تم بچو، تم

فَقَالَ رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَا النَّجَاءَ فَأَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَأَدْلَجُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ *

بچو، ایک جماعت نے اس کا کہنا مانا۔ اور رات ہی کو کسی محفوظ مقام کی طرف نکل پڑے۔ ان لوگوں نے نجات پائی۔ ایک جماعت نے اسے جھوٹا سمجھا۔ صبح کے وقت لشکر ان پر آن پڑا۔ اور انہیں قتل کر دیا۔

١٤٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا فَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَهُمْ يَقْتَحِمُونَ فِيهَا *

۱۴۰۳۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اور لوگوں کی مثال اس شخص کی ہے کہ جس نے آگ سلگائی۔ پس اس کے اردگرد روشنی پھیل گئی۔ تو پروانے اور وہ کیڑے جو آگ میں گرتے ہیں۔ اس میں گرنے لگے۔ وہ آدمی انہیں کھینچ کر باہر نکالنے لگا اور وہ اس پر غالب آکر اس آگ میں گرے جاتے تھے۔ (اسی طرح) میں تمہیں کمر سے پکڑ پکڑ کر آگ سے باہر کھینچتا ہوں اور تم ہو، کہ اس میں داخل ہوئے جاتے ہو۔

١٤٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ *

۱۴۰۴۔ ابونعیم، زکریا، عامر، عبدالرحمٰن بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے۔

٨٣٣ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا *

باب ۸۳۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم بھی جان لیتے تو تم بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔

١٤٠٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا*

۱۴۰۵۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں، تو تم بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔

١٤٠٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۴۰۶۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، موسیٰ بن انس، انس سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جان لیتے جو میں جانتا ہوں، تو تمہیں ہنسی کم آتی۔ اور

وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا*

زیادہ رونا آتا۔

٨٣٤ بَاب حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ *

باب ۸۳۴۔ دوزخ شہوتوں سے ڈھانکی گئی ہے۔

١٤٠٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ *

۱۴۰۷۔ اسمٰعیل مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دوزخ شہوتوں سے ڈھانکی گئی ہے اور جنت مصیبتوں سے چھپی ہوئی ہے۔

٨٣٥ بَاب الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ *

باب ۸۳۵۔ جنت اور اسی طرح جہنم بھی تمہاری جوتیوں کے تسمہ سے زیادہ قریب ہے۔

١٤٠٨ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ *

۱۴۰۸۔ موسیٰ بن مسعود، سفیان، منصور، اعمش، ابووائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جنت اور اسی طرح جہنم بھی تمہاری جوتیوں کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے۔

١٤٠٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلُ *

۱۴۰۹۔ محمد بن مثنی، غندر، شعبہ، عبدالملک بن عمیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاعر کے شعروں میں یہ مصرعہ سب سے زیادہ سچا ہے کہ آگاہ ہو جاؤ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے سوا باطل ہیں۔

٨٣٦ بَاب لِيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ *

باب ۸۳۶۔ اس کی طرف نظر کرنا چاہئے جو (مال و دولت میں) پست ہو اس کی طرف نظر نہ کرے جو (مال و دولت میں) بڑھا ہوا ہو۔

١٤١٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ*

۱۴۱۰۔ اسمٰعیل، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اس کو دیکھے جو مال اور صورت کے لحاظ سے اس پر فضیلت رکھتا ہے تو اس شخص کو بھی دیکھنا چاہئے۔ (۱) جو اس سے مال اور صورت میں پست ہو۔

ل اپنے سے نچلے درجے والے کو دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں اسے میسر ہوں ان پر شکر ادا کرنے کی توفیق نصیب ہو گی اور ان نعمتوں کی قدر ہو گی جبکہ اوپر والے کو دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری ہو گی۔

٨٣٧ بَاب مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ *

١٤١١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدُ بْنُ دِينَارٍ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّه عَنْهمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً *

باب ۸۳۷۔ نیکی یا برائی کا ارادہ کرنے کا بیان۔

۱۴۱۱۔ ابو معمر، عبدالوارث، جعد بن دینار ابو عثمان، ابو رجاء عطاردی، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ اللہ بزرگ و برتر کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دیں ہیں۔ پھر ان کو بیان کر دیا ہے چنانچہ جس شخص نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے مطابق ابھی عمل نہیں کیا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے نیکی کر کے عمل بھی کر لیا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا تک لکھ دیتا ہے۔ اور جس شخص نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہیں کیا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک پوری نیکی لکھ لیتا ہے(۱) اور اگر نیت کر کے عمل بھی کر لیا تو اس کے لئے ایک برائی لکھتا ہے۔

٨٣٨ بَاب مَا يُتَّقَى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ *

باب ۸۳۸۔ گناہوں کو حقیر سمجھنے سے بچنے کا بیان۔

١٤١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعَرِ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوبِقَاتِ قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُهْلِكَاتِ *

۱۴۱۲۔ ابو الولید، مہدی، غیلان، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں، حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ انہیں موبقات میں شمار کرتے تھے۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا، کہ موبقات سے مراد مہلکات (یعنی ہلاک کرنے والی ہیں)۔

٨٣٩ بَاب الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ وَمَا يُخَافُ مِنْهَا *

باب ۸۳۹۔ اعمال خاتمے پر موقوف ہیں، اور خاتمے سے ڈرنے کا بیان۔

١٤١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْأَلْهَانِيُّ

۱۴۱۳۔ علی بن عیاش، ابو غسان، ابو حازم، سہل بن سعد ساعدی سے

---

(۱) حدیث پاک کا مفہوم یہ ہے کہ محض نیکی کرنے کے ارادہ سے نیکی لکھی جاتی ہے مگر محض گناہ کے ارادے سے گناہ نہیں لکھا جاتا۔ اس کی تشریح فرماتے ہوئے علمائے امت نے تفصیل یہ فرمائی ہے کہ اگر گناہ کرنے کا پختہ ارادہ نہیں ہے محض خیال ہے یا پختہ ارادہ تو کر لیا تھا مگر بعد میں ارادہ بدل گیا تب تو اس کا گناہ نہیں لکھا جاتا جیسا کہ اس حدیث میں فرمایا گیا۔ لیکن اگر کسی ظاہری عملی گناہ کا پختہ ارادہ کر لیا اور ارادہ بدلا نہیں لیکن کسی مانع کی وجہ سے وہ گناہ نہ کر سکا تو پھر اس ارادہ گناہ کا گناہ لکھا جاتا ہے جو کہ عملاً گناہ کرنے سے کم ہوتا ہے اس کی سزا خواہ دنیا میں کسی شکل میں دیدی جائے یا آخرت میں عتاب کی صورت میں یا عذاب کی صورت میں ہو۔ (فتح الباری جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۴)

الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَيْفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا *

روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو مشرکین سے جنگ کر رہا تھا اور ثروت کے اعتبار سے بڑے مسلمانوں میں سے تھا آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص دوزخی آدمی کو دیکھنا چاہے تو اس کو دیکھ لے۔ ایک آدمی اس کے پیچھے ہو گیا۔ وہ اسی طرح جنگ کرتا رہا کہ زخمی ہو گیا۔ اور تکلیف کی زیادتی کے سبب سے جلد مر جانا چاہا۔ تو اس نے اپنی تلوار کی دھار اپنے سینہ پر رکھ کر زور سے دبایا۔ یہاں تک کہ تلوار پار ہو گئی (اور مر گیا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بندہ ایسے کام کرتا ہے جسے دوسرے لوگ جنت کا عمل سمجھتے ہیں حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے اور (کوئی بندہ) ایسے کام کرتا ہے جس کے سبب سے لوگ اسے دوزخی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔ اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

٨٤٠ بَاب الْعُزْلَةُ رَاحَةٌ مِنْ خُلَّاطِ السُّوءِ *

باب ۸۴۰۔ گوشہ نشینی برے ساتھیوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

١٤١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ أَوْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۱۴۱۴۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عطاء بن یزید، ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں کہ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ (دوسری سند) محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! کون آدمی سب سے اچھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنی جان ومال کے ذریعہ جہاد کیا اور وہ آدمی جو گھاٹیوں میں بیٹھا ہوا اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ زبیدی اور سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے اور معمر نے بواسطہ زہری، عطاء یا عبیداللہ، ابوسعیدؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کیا اور یونس وابن مسافر ویحییٰ بن سعید نے ابن شہاب سے انہوں نے عطاء سے، انہوں نے آنحضرت کے کسی صحابی سے، اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

١٤١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ *

۱۴۱۵۔ ابو نعیم، ماجشون، عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ، ابو صعصعہ، ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمان آدمی کا بہترین مال بکریوں کا ریوڑ ہوگا جسے لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر اور بارش ہونے کی جگہ پر چلا جائے گا۔ اپنے دین کو فتنوں سے بھگا لے جائے گا۔

٨٤١ بَاب رَفْعِ الْأَمَانَةِ *

باب ۸۴۱۔ امانت اٹھ جانے کا بیان۔

١٤١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ *

۱۴۱۶۔ محمد بن سنان، فلیح بن سلیمان، ہلال بن علی، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امانت ضائع ہو جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ پوچھا اس کا ضائع ہونا کس طرح ہے یارسول اللہ ﷺ، آپؐ نے فرمایا کہ جب کام نااہل کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔

١٤١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي

۱۴۱۷۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، زید بن وہب، حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دو باتیں بیان کی تھیں۔ ان میں سے ایک تو میں دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں، آپؐ نے ہم سے بیان کیا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری پھر ان لوگوں نے قرآن سے اس کا حکم جان لیا، پھر سنت سے جان لیا، اور ہم سے اس کے اٹھ جانیکا حال بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ آدمی نیند سوئیگا اور امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی اور اس کا ایک دھندلا سا نشان رہ جائیگا۔ پھر سوئے گا تو باقی امانت بھی اس کے دل سے نکال لی جائیگی۔ تو اس کا نشان آبلہ کی طرح باقی رہے گا۔ جیسے چنگاری کو اپنے پاؤں سے لڑھکائے اور وہ پھول جائے اور تو اس کو ابھرا ہوا دیکھے حالانکہ اس میں کوئی چیز نہیں۔ حالت یہ ہو گی کہ لوگ آپس میں خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی امانت کو ادا نہیں کرے گا یہاں تک کہ کہا جائیگا کہ بنی فلاں میں ایک امانت دار آدمی

فُلَان رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا *

ہے اور کسی کے متعلق کہا جائیگا کہ کس قدر عاقل ہے کس قدر ظریف ہے اور کس قدر شجاع ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی بھر بھی ایمان نہ ہو اور ہم پر ایک زمانہ ایسا گزر چکا ہے کہ کسی کے ہاتھ خرید و فروخت کرنے میں کچھ پرواہ نہ ہوتی تھی۔ اگر مسلمان ہوتا تو اس کو اسلام اور نصرانی ہوتا تو اس کے مددگار گمراہی سے باز رکھتے لیکن آجکل فلاں فلاں (یعنی خاص) لوگوں سے ہی خرید و فروخت کرتا ہوں۔

١٤١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً *

۱۴۱۸۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ ایسے ہوں گے جیسے اونٹ کہ سینکڑوں کی تعداد ہو لیکن سواری کے قابل کوئی نہ ہو۔

٨٤٣ بَاب الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ *

باب ۸۴۲۔ ریاء اور شہرت کا بیان۔

١٤١٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ *

۱۴۱۹۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، سلمہ بن کہیل (دوسری سند) ابونعیم، سفیان، سلمہ، جندبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کے علاوہ کسی اور سے میں نے یہ نہیں سنا میں ان کے قریب پہنچا تو ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے شہرت کی خواہش سے کوئی کام کیا تو اللہ اس کو شہرت عطا کرے گا اور جس نے دکھاوے کی غرض سے کوئی کام کیا تو اللہ اس کی نمود کر دے گا۔

٨٤٣ بَاب مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ *

باب ۸۴۳۔ اس شخص کا بیان جو اللہ کی اطاعت میں کوشش کرے۔

١٤٢٠ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا

۱۴۲۰۔ ہدبہ بن خالد، ہمام، قتادہ، انس بن مالک، معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھا، میرے اور آپؐ کے درمیان صرف پالان کی لکڑی حائل تھی، آپؐ نے فرمایا اے معاذ میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ ﷺ وسعدیک، آپؐ نے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندے پر کیا حق ہے؟ میں نے کہا اللہ

رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ *

اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کا حق بندے پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کرے اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائے پھر تھوڑی دیر چلے اور فرمایا۔ اے معاذ بن جبل! میں نے کہا کہ لبیک یا رسول اللہ ﷺ وسعدیک، آپؐ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ جب بندے اس کام کو کرلیں تو اللہ پر بندے کا کیا حق ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا بندے کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ ان کو عذاب نہ دے۔

٨٤٤ بَاب التَّوَاضُعِ *

باب ۸۴۴۔ تواضع کا بیان۔

١٤٢١ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ قَالَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ *

۱۴۲۱۔ مالک بن اسماعیل، زہیر، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کی ایک اونٹنی تھی (دوسری سند) محمد، فزاری وابو خالد، احمر، حمید طویل حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا کوئی جانور اس کے آگے نہ بڑھ سکتا تھا ایک اعرابی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس کے آگے بڑھ گیا۔ مسلمانوں کو یہ شاق گزرا، اور کہنے لگے کہ عضباء پیچھے رہ گئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پر حق ہے کہ دنیا میں جس چیز کو بلند کرے تو اس کو آخر میں پست کردے۔

١٤٢٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ

۱۴۲۲۔ محمد بن عثمان بن کرامۃ، خالد بن مخلد، سلیمان بن ہلال، شریک بن عبداللہ بن ابی نمرہ، عطاء، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے جس نے میرے دوست سے دشمنی کی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ اور میرا بندہ میری فرض کی ہوئی چیزوں کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے مجھ سے قرب حاصل کرتا ہے، یہاں

بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ *

تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں(۱) اور اگر مجھ سے پناہ مانگے تو پناہ دیتا ہوں اور جس کام کو کرنے والا ہوتا ہوں اس کے کرنے میں مجھے تردد نہیں ہوتا۔ جس قدر مجھے نفس مومن سے تردد ہوتا ہے کہ وہ موت کو مکروہ سمجھتا ہے اور میں اس کے برا سمجھنے کو مکروہ سمجھتا ہوں۔

٨٤٥ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ (وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) *

باب ۸۴۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں جس طرح یہ دو انگلیاں، اور قیامت کا معاملہ بس آنکھ کے جھپکنے کی طرح بلکہ اس سے بھی جلد ہوگا، بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

١٤٢٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هَكَذَا وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّ بِهِمَا *

۱۴۲۳۔ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، ابو حازم، سہل سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں اور اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا، پھر ان دونوں کو پھیلایا۔

١٤٢٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ *

۱۴۲۴۔ عبداللہ محمد جعفی، وہب بن جریر، شعبہ، قتادہ و ابو التیاح، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں بھیجا گیا ہوں حالانکہ قیامت ان دونوں انگلیوں کی طرح ہے۔

١٤٢٥ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ *

۱۴۲۵۔ یحییٰ بن یوسف، ابو بکر، ابو حصین، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں بھیجا گیا ہوں، حالانکہ قیامت ان دونوں یعنی انگلیوں کی طرح ہے۔ اسرائیل نے بواسطہ ابو حصین اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

---

۱ ہاتھ، پاؤں وغیرہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص اپنے تمام اعضاء کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور خوشنودی حاصل کرنے میں لگائے رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ جس طرح انسانی اعضاء اس کے لئے معاون ہوتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نصرت اور خصوصی مدد اس کے ساتھ ہو جاتی ہے۔

٨٤٦ بَاب

١٤٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذَلِكَ حِينَ (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا) وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَحَدُكُمْ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا *

باب ۸۴۶۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۱۴۲۶۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمٰن، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع نہ ہو اور جب لوگ آفتاب مغرب سے طلوع ہوتا ہوا دیکھ لیں گے تو سارے لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن ایسا وقت ہوگا جس میں کسی شخص کا ایمان اس کو نفع نہ پہنچائے گا۔ جب تک کہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہو اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دو آدمی (خرید و فروخت کے لئے) کپڑے پھیلائے ہوں گے لیکن خرید و فروخت نہیں پائیں گے اور نہ اس کو لپیٹ سکیں گے اور کوئی شخص اونٹنی کا دودھ لے کر چلا ہوگا لیکن وہ اس کو پینے نہ پائے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی ایک آدمی اپنے جانور کو پلانے کے لئے حوض تیار کر رہا ہوگا اور اپنے جانوروں کو پلانے نہ پائے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

٨٤٧ بَاب مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

١٤٢٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَاكِ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ

باب ۸۴۷۔ جو شخص اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے(۱)۔

۱۴۲۷۔ حجاج، ہمام، قتادہ، انس، عبادہ بن صامت، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، جو شخص اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ کو ناپسند کرتا ہے اللہ اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔ حضرت عائشہؓ یا آپؐ کی کسی دوسری بیوی نے عرض کیا کہ ہم تو موت کو برا سمجھتے ہیں آپؐ نے فرمایا۔ بات یہ نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جس مومن کی وفات کا وقت قریب آتا ہے تو اس کو اللہ کی رضا مندی اور بزرگی کی خوشخبری دی جاتی ہے چنانچہ جو چیز اس کے آگے ہوتی ہے اس سے بہتر کوئی چیز سے معلوم نہیں ہوتی اور وہ اللہ سے ملنے کو اور اللہ اس

۱؎ بعض شراح نے لکھا ہے کہ جب عزرائیل (ملک الموت) حضرت ابراہیمؑ کے پاس ان کی روح قبض کرنے کیلئے آئے تو انہوں نے ملک الموت سے کہا کہ بھلا کوئی دوست اپنے دوست کو موت دیتا ہے یہ جواب سن کر حضرت عزرائیل واپس آگئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیمؑ کی طرف وحی ہوئی کہ کوئی دوست اپنے دوست سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے؟ اس پر حضرت ابراہیمؑ نے ملک الموت سے کہا کہ میری روح قبض کرو (فتح الباری صفحہ ۳۰۴، جلد ۱۱)

وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ اخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور کافر کی موت کا جب وقت آتا ہے تو اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر سنائی جاتی ہے اس کے سامنے جو چیز ہوتی ہے اس سے زیادہ ناگوار کوئی چیز نہیں ہوتی، چنانچہ وہ اللہ سے ملنے کو اور اللہ اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے، ابوداؤد اور عمرو نے شعبہ سے اس کو مختصراً نقل کیا اور سعید نے بواسطہ قتادہ زرارہ، سعید، عائشہؓ، نبی ﷺ سے روایت کیا۔

١٤٢٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

۱۴۲۸۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ، آنحضرت سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ جو آدمی اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

١٤٢٩ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى *

۱۴۲۹۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیّب و عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے چند اہل علم کی موجودگی میں بیان کیا کہ، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی تندرستی کی حالت میں فرماتے تھے کہ کسی نبی علیہ السلام کی اس وقت تک وفات نہیں ہوئی جب تک کہ اس کو جنت میں اس کی جگہ نہ دکھادی گئی، پھر (زندگی اور موت میں) اختیار دیا گیا جب آپؐ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؐ کا سر میری ران پر تھا، آپؐ پر تھوڑی دیر غشی طاری رہی، پھر افاقہ ہوا تو آپؐ نے چھت کی طرف نگاہ اٹھائی، پھر فرمایا "اللھم الرفیق الاعلی" میں نے کہا، کہ آپؐ اب ہمیں اختیار نہ کریں گے اور میں نے سمجھ لیا کہ وہی بات ہے جو آپؐ ہم سے فرمایا کرتے تھے، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ آخری کلمہ جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ یہی کلمہ تھا کہ "اللھم الرفیق الاعلی"۔

٨٤٨ بَاب سَكَرَاتِ الْمَوْتِ *

باب ۸۴۸۔ سکرات موت کا بیان۔

١٤٣٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ

۱۴۳۰۔ محمد بن عبید بن میمون، عیسیٰ بن یونس، عمر بن سعید، ابن ابی ملیکہ، ابوعمرو ذکوان حضرت عائشہؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت عائشہؓ کے متعلق بیان کرتے ہیں، وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپؐ کے انتقال کے وقت رکوہ یا (راوی کو شک ہے) علبہ یعنی

اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ يَشُكُّ عُمَرُ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ الْعُلْبَةُ مِنَ الْخَشَبِ وَالرَّكْوَةُ مِنَ الْأَدَمِ *

ایک برتن تھا، جس میں آپؐ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور اور ان کو اپنے چہرے پر ملتے، اور فرماتے لا اله الا اللّٰہ بے شک موت میں بڑی تکلیف ہے، پھر اپنے ہاتھ کو کھڑا کر کے فرمایا اللھم الرفیق الاعلی یہاں تک کہ آپؐ کی روح (مبارک) قبض ہو گئی اور آپؐ کا ہاتھ (مبارک) جھک گیا۔

١٤٣١ - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاةً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَعِشْ هَذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ *

۱۴۳۱۔ صدقہ، عبدہ، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اعرابیوں میں سے کچھ لوگ ننگے پاؤں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آتے اور پوچھتے کہ قیامت کب ہو گی، آپؐ ان کے چھوٹے کی طرف دیکھ کر فرماتے، کہ اگر یہ شخص زندہ رہا تو اس پر بڑھاپا نہیں آئے گا یہاں تک کہ تم پر قیامت آجائے گی، ہشام نے کہا یعنی موت آجائے گی۔

١٤٣٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ابْنِ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ *

۱۴۳۲۔ اسماعیل، مالک، محمد بن عمرو بن حلحلہ، معبد بن کعب بن مالک، ابو قتادہ بن ربعی انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے تھے کہ ایک جنازہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپؐ نے فرمایا، یہ "مستریح" ہے یا "مستراح منہ ہے" لوگوں نے سوال کیا، یا رسول اللہ ﷺ "مستریح" اور مستراح منہ" کیا ہے۔ آپؐ نے جواب دیا کہ مومن بندہ دنیا کی مشقوں اور مصیبتوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں آرام پانا چاہتا ہے اور بدکار بندے سے اللہ تعالیٰ کے بندے اور شہر، اور درخت اور چوپائے (غرضیکہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق) آرام پانا چاہتے ہیں۔

١٤٣٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِرَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ *

۱۴۳۳۔ مسدد، یحییٰ، عبدربہ بن سعید، محمد بن عمرو بن حلحلہ، ابن کعب، ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مردہ "مستریح اور مستراح منہ" ہوتا ہے، ایمان دار آرام پانا چاہتا ہے۔

١٤٣٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ *

۱۴۳۴۔ حمیدی، سفیان، عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، ان کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں، دو تو لوٹ آتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہ جاتی ہے، اس کے گھر کے لوگ، اور اس کی دولت، اور اس کا عمل اس کے ساتھ جاتا ہے۔

١٤٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدْوَةً وَعَشِيًّا إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ إِلَيْهِ *

۱۴۳۵۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں اس کو دکھلایا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا ٹھکانا ہے، یہاں تک کہ تم (اپنی قبر سے) اٹھائے جاؤ گے۔

١٤٣٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا *

۱۴۳۶۔ علی بن جعد، شعبہ، اعمش، مجاہد، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کو برا بھلا نہ کہو، اس لئے کہ وہ اس چیز کے پاس پہنچ گئے جو انہوں نے کیا تھا۔

الحمد للہ کہ چھبیسواں پارہ ختم ہوا

ستائیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

٨٤٩ بَاب نَفْخِ الصُّورِ قَالَ مُجَاهِدٌ الصُّورُ كَهَيْئَةِ الْبُوقِ (زَجْرَةٌ) صَيْحَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (النَّاقُورِ) الصُّورِ (الرَّاجِفَةُ) النَّفْخَةُ الْأُولَى وَ (الرَّادِفَةُ) النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ *

١٤٣٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَعَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ فِي أَوَّلِ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مُوسَى فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ *

١٤٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُ النَّاسُ حِينَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَمَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ

ستائیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۸۴۹۔ صور پھونکنے کا بیان، مجاہد نے کہا کہ صور بوق کی طرح کی ایک چیز ہے، "زجرۃ" کے معنی چیخ کے ہیں اور ابن عباسؓ نے کہا کہ ناقور سے مراد صور ہے "راجفة" سے مراد پہلی پھونک ہے اور "رادفة" سے مراد دوسری پھونک ہے۔

۱۴۳۷۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن و عبدالرحمٰن اعرج حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہا، ان میں سے ایک تو مسلمان تھا اور دوسرا یہودی تھا مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو تمام دنیا والوں پر فضیلت بخشی۔ یہودی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام دنیا والوں پر فضیلت بخشی، مسلمان کو اس پر غصہ آگیا اور یہودی کے چہرے پر طمانچہ کھینچ مارا۔ یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اپنا اور مسلمان کا معاملہ بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو اس لئے کہ سب لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا، اس وقت دیکھوں گا، کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہیں، میں نہیں جانتا، کہ آیا موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر ہم سے پہلے ہوش میں آگئے، یا ان لوگوں میں سے ہوں گے جنہیں اللہ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا ہو گا۔

۱۴۳۸۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، کہ جب سارے لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو میں سب سے پہلے ہوش میں آکر دیکھوں گا، کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا، کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں سے

رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

تھے (یا نہیں)۔ اسے ابوسعید نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٨٥٠ بَاب يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۸۵۰۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا، نافع نے اس کو ابن عمرؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

١٤٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ *

۱۴۳۹۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، یونس، زہری، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہؓ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) زمین کو مٹھی میں لے گا، اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ سے لپیٹ دے گا، پھر فرمائے گا، کہ میں بادشاہ ہوں، شاہان زمین کہاں ہیں؟

١٤٤٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ إِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَنُونٌ قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُونٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا *

۱۴۴۰۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، خالد، سعید بن ابی ہلال، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ زمین قیامت کے دن ایک روٹی کی طرح ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے ہاتھ میں جنت والوں کی مہمانی کے لئے سمیٹ لے گا جس طرح تم میں سے ایک شخص سفر میں اپنی روٹی اپنے ہاتھ میں سمیٹ لیتا ہے، یہود میں سے ایک شخص آیا اور کہا، اے ابوالقاسم (ﷺ) اللہ آپ پر برکت نازل فرمائے کیا میں قیامت کے دن اہل جنت کی دعوت کے متعلق آپ کو خبر نہ دوں! آپ نے فرمایا ہاں! اس نے کہا کہ زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جس طرح نبی ﷺ نے فرمایا تھا اسی طرح اس نے کہا، نبی ﷺ نے ہماری طرف دیکھا، پھر ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے پھر فرمایا کیا میں تم کو ان کے سالن کے متعلق بتلاؤں! آپ نے فرمایا کہ ان کا سالن بالان نون ہو گا، لوگوں نے عرض کیا یہ کیا چیز ہے! آپ نے فرمایا، کہ بیل اور مچھلی میں جن کی کلیجی سے ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔

١٤٤١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ

۱۴۴۱۔ سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، ابوحازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں کا حشر قیامت کے دن سفید، چٹی زمین پر ہو گا جو سفید گیہوں کی روٹی کی طرح ہو گی، اور سہلؓ یا کسی اور نے کہا

الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ *

کہ اس میں کسی کا جھنڈا نہیں ہوگا۔

۸۵۱ بَاب كَيْفَ الْحَشْرُ *

باب ۸۵۱۔ حشر کی کیفیت کا بیان۔

۱۴۴۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا *

۱۴۴۲۔ معلّٰی بن اسد، وہیب، ابن طاؤس، ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کا حشر تین طرح پر ہوگا ایک گروہ تو راغبین راہبین کا ہوگا، دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا کہ کسی اونٹ پر دو، اور کسی اونٹ پر تین اور کسی پر چار کسی پر دس آدمی سوار ہوں گے اور بقیہ وہ لوگ ہوں گے جنھیں آگ اکٹھا کرے گی، جہاں وہ لیٹیں گے وہاں وہ لیٹے گی اور جہاں وہ رات گزاریں گے وہیں وہ رات گزارے گی، اور جہاں وہ صبح کریں گے وہ صبح کرے گی اور جہاں وہ شام کریں گے وہیں وہ شام کرے گی۔

۱۴۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا *

۱۴۴۳۔ عبداللہ بن محمد، یونس بن محمد بغدادی، شیبان، قتادہ، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے نبی، کافروں کا حشر چہروں کے بل کس طرح ہوگا؟ آپ نے فرمایا کیا وہ ذات جس نے دنیا میں اس کو پاؤں کے بل چلایا اس بات پر قادر نہیں ہے، کہ اس کو قیامت کے دن چہرے پر چلائے، قتادہ نے کہا ہاں! قسم ہے اپنے پروردگار کی عزت کی (ضرور قادر ہے)

۱۴۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا قَالَ سُفْيَانُ هَذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ *

۱۴۴۴۔ علی، سفیان، عمرو، سعید بن جبیر ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے نبی صلی اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ یقیناً اللہ تعالیٰ سے ملو گے اس حال میں کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، پیادہ پا اور بغیر ختنہ کئے ہوئے ہوگے۔ سفیان نے کہا کہ ہم اس حدیث کو ان حدیثوں میں شمار کرتے ہیں جو ابن عباسؓ نے نبی ﷺ سے سنی ہیں۔

۱۴۴۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا *

۱۴۴۵۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، عمرو، سعید بن جبیر، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک تم اللہ سے ننگے پیر اور ننگے جسم اور بغیر ختنہ کئے ہوئے ملنے والے ہو۔

١٤٤٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ) الْآيَةَ وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ) إِلَى قَوْلِهِ (الْحَكِيمُ) قَالَ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ *

۱۴۴۶۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، مغیرہ بن نعمان، سعید بن جبیر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، کہ ہمارے درمیان نبی ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، فرمایا کہ تمہارا حشر اس حال میں ہوگا کہ تم ننگے پاؤں اور ننگے جسم ہوگے (اللہ فرماتا ہے کہ) ہم نے پہلی مرتبہ جس طرح پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے، آخر آیت تک اور قیامت کے دن سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام لباس پہنائے جائیں گے (ا)، میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے بائیں ہاتھ والے ہوں گے (یعنی اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ہوگا) اور ان کا مواخذہ کیا جائے گا میں عرض کروں گا، کہ اے میرے پروردگار یہ میری امت ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نہیں جانتے جو انہوں نے تمہارے بعد کیا ہے، تو میں وہی عرض کروں گا، کہ اے میرے پروردگار یہ میری امت ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نہیں جانتے جو انہوں نے تمہارے بعد کیا ہے، تو میں وہی عرض کروں گا، جو عبد صالح (یعنی عیسیٰ) کریں گے میں ان پر گواہ تھا جب تک کہ میں ان میں رہا اللہ کے قول الحکیم تک آپ نے فرمایا کہ پھر یہ جواب دیا جائے گا کہ یہ لوگ ہمیشہ روگردانی کرتے رہے ہیں۔

١٤٤٧- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَاكِ *

۱۴۴۷۔ قیس بن حفص، خالد بن حارث، حاتم بن ابی صغیرہ، عبداللہ بن ابی ملیکہ، قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کئے ہوئے اٹھائے جاؤ گے، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے، کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مرد عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے، آپ نے فرمایا وہ وقت اس سے زیادہ سخت ہوگا کہ وہ اس کا قصد بھی کر سکیں (یعنی اس وقت کی سختی کے سبب سے کوئی کسی کی طرف متوجہ ہی نہ ہو سکے گا۔

١٤٤٨- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرٍو

۱۴۴۸۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابواسحٰق، عمرو بن میمون، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے،

(ا) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا اس کی حکمت بعض نے یہ لکھی ہے کہ جب انہیں، آگ میں ڈالا گیا تھا اس وقت ان کا لباس اتار لیا گیا تھا اس بنا پر سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا بعض نے یہ حکمت بیان کی کہ شلوار کے ساتھ ستر ڈھانپنے کی سنت سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شروع فرمائی اس کے صلہ میں یہ فضیلت عطا ہوئی۔

بْن مَيْمُون عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ *

تو آپ نے فرمایا، کیا تم پسند کرتے ہو، کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو، ہم نے جواب دیا ہاں! آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تم اہل جنت کا نصف ہو، ہم نے جواب دیا جی ہاں! آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مجھے امید ہے کہ تم نصف اہل جنت ہو گے، اور بات یہ ہے کہ جنت میں مسلمان ہی داخل ہو سکتا ہے، اور تم اہل شرک کے مقابلہ میں اس طرح ہو جس طرح سیاہ بیل کی کھال پر سفید بال یا سرخ بیل کی کھال پر سیاہ بال ہوتا ہے۔

١٤٤٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ آدَمُ فَتَرَاءَى ذُرِّيَّتُهُ فَيُقَالُ هَذَا أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ كَمْ أُخْرِجُ فَيَقُولُ أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا قَالَ إِنَّ أُمَّتِي فِي الْأُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ *

۱۴۴۹۔ اسمعیل، برادر اسمعیل، ثور، ابوالغیث، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو پکارا جائے گا، وہ اپنی ذریت کو دیکھیں گے ان سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارے باپ آدم ہیں (اس پکار کے جواب میں) آدم علیہ السلام عرض کریں گے، لبیک وسعدیک! اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جہنم میں جو تمہاری ذریت بھیجی جائے گی اس کو نکالو (علیحدہ کرو) حضرت آدم عرض کریں گے اے پروردگار کس قدر نکالوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر سو میں سے ننانوے کو نکالو، لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ جب ہم سے ہر سو سے ننانوے آدمی نکال لئے جائیں گے تو ہم میں سے کتنے باقی رہ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ دوسری امتوں کے مقابلہ میں میری امت سفید بال کی طرح ہے، جو سیاہ بیل کے جسم پر ہو۔

٨٥٢ بَاب قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ) (أَزِفَتِ الْآزِفَةُ) (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ) *

باب ۸۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ بے شک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے (اللہ تعالیٰ کا قول کہ) آنے والی آگئی (اور) قریب آگئی قیامت۔

١٤٥٠ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ قَالَ يَقُولُ

۱۴۵۰۔ یوسف بن موسیٰ، جریر، اعمش، ابوصالح، ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے آدم! آدم علیہ السلام عرض کریں گے، لبیک و سعدیک! خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا دوزخ میں بھیجنے کے لئے لوگوں کو نکال۔ آدم علیہ السلام عرض کریں گے، کس

أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ (وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ) فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ قَالَ أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللَّهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ *

قدر! اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے (آپ فرماتے ہیں کہ) یہ وقت ہوگا کہ بچہ بوڑھا ہو جائے گا، اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو غشی کی حالت میں پاؤ گے، حالانکہ وہ بے ہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔ صحابہ کو یہ امر بہت گراں گزرا اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (وہ ایک آدمی) ہم میں سے کون ہوگا، آپ نے فرمایا تمہیں خوش خبری ہو کہ یاجوج ماجوج میں سے ایک ہزار، اور تم میں سے ایک فرد ہوگا، پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کے تہائی ہوگے، ہم نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں امید کرتا ہوں کہ تم نصف اہل جنت ہوگے، دیگر امتوں کے اعتبار سے تمہاری مثال ایسی ہے، جیسے سفید بال سیاہ بیل کی کھال میں یا سفید داغ جو گدھے کی اگلی ران میں ہوتا ہے۔

٨٥٣ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ) قَالَ الْوُصُلَاتُ فِي الدُّنْيَا *

باب ۸۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول، کہ وہ لوگ یقین نہیں کرتے ہیں کہ وہ لوگ بڑے دن میں اٹھائے جائیں گے جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے اور ابن عباسؓ نے کہا وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ (کافروں کے تمام اسباب منقطع ہو جائیں گے) اور کہا کہ میل جول صرف دنیا تک ہے۔

١٤٥١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ *

۱۴۵۱۔ اسمٰعیل بن ابان، عیسیٰ بن یونس، ابن عون، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے اپنے آدھے کانوں تک پسینہ میں غرق ہوں گے۔

١٤٥٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

۱۴۵۲۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، سلیمان، ثور بن زید، ابوالغیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ قیامت کے دن پسینہ میں غرق ہو

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ *

جائینگے یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر گز پھیل جائے گا اور ان کے منہ تک پہنچ کر ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔

٨٥٤ بَاب الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ (الْحَاقَّةُ) لِأَنَّ فِيهَا الثَّوَابَ وَحَوَاقَّ الْأُمُورِ الْحَقَّةُ وَ (الْحَاقَّةُ) وَاحِدٌ وَ (الْقَارِعَةَ) وَالْغَاشِيَةُ وَ (الصَّاخَّةُ) وَالتَّغَابُنُ غَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ *

باب ۸۵۴۔ قیامت میں قصاص لئے جانے کا بیان اور اس کا نام حاقہ ہے اس لئے کہ اس دن تمام کاموں کا بدلہ دیا جائے گا، حقہ اور حاقہ اور قارعہ اور غاشیہ اور صاخہ کے ایک ہی معنی ہیں، اور تغابن کے معنی ہیں، اہل جنت کا دوزخ والوں کو فراموش کر دینا۔

١٤٥٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْه قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ *

۱۴۵۳۔ عمر بن حفص، اعمش شقیق، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔

١٤٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ *

۱۴۵۴۔ اسمٰعیل، مالک، سعید مقبری، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی پر ظلم کیا ہو، تو اس سے معاف کرا لے اس سے قبل کہ اس کے بھائی کے لئے اس کی نیکیاں لے لی جائیں اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے (مظلوم) بھائی کے گناہ اس دن اس پر ڈال دیئے جائیں گے اس لئے کہ اس دن درہم و دینار نہ ہوں گے۔

١٤٥٥ - حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ) قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِي اللَّهُ عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ

۱۴۵۵۔ صلت بن محمد، یزید بن زریع نے بیان کیا (ونزعنا ما فی صدورھم من غل) سعید، قتادہ، ابوالتوکل ناجی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ مومن دوزخ سے چھٹکارا پائیں گے تو ایک پل پر روک دیئے جائیں گے جو جنت اور جہنم کے درمیان ہوگا، تو ایک کو دوسرے سے بدلہ دلا دیا جائے گا جو انہوں نے ایک دوسرے پر دنیا میں مظالم کئے ہوں گے، یہاں تک کہ جب وہ پاک و صاف ہو جائیں گے، تو انہیں جنت میں داخلہ کی اجازت دی جائے گی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ

لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا *

وسلم کی جان ہے ہر شخص جنت میں اپنے گھر کو دنیا کے گھر سے زیادہ پہچانے گا۔

٨٥٥ بَاب مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ*

باب ۸۸۵۔ جس کے حساب میں پوچھ گچھ کی گئی تو اس عذاب ہو گا۔

١٤٥٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَتْ قُلْتُ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى (فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا) قَالَ ذَلِكِ الْعَرْضُ*

۱۴۵۶۔ عبداللہ بن موسیٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ نے فرمایا کہ جس کے حساب میں پوچھ گچھ کی گئی تو اسے عذاب ہو گا حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ کیا یہ اللہ تعالیٰ کا قول نہیں ہے کہ عنقریب آسان حساب ہو گا، آپ نے فرمایا یہ تو صرف پیشی ہے۔

١٤٥٧ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ وَأَيُّوبُ وَصَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۵۷۔ عمرو بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، بن ابی ملیکہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے اسی طرح سنا ہے، ابن جریج اور محمد بن سلیم، اور ایوب و صالح بن رستم نے بواسطہ ابن ابی ملیکہ حضرت عائشہؓ آنحضرت ﷺ سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

١٤٥٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكِ الْعَرْضُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقَشُ الْحِسَابَ يَوْمَ

۱۴۵۸۔ اسحٰق بن منصور، روح بن عبادہ، حاتم بن ابی صغیرہ، عبداللہ بن ابی ملیکہ، قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جس شخص کا حساب لیا جائے گا، وہ ہلاک ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، تو عنقریب اس سے ہلکا حساب لیا جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو صرف پیشی ہے اور قیامت کے دن جس شخص کے حساب کی   کی گئی تو اسے عذاب دیا جائے گا۔

الْقِيَامَةِ إِلَّا عُذِّبَ *

١٤٥٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ *

۱۴۵۹۔ علی بن عبداللہ، معاذ بن ہشام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، (دوسری سند) محمد بن معمر، روح بن عبادہ، سعید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب کافر کو لایا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ بتاؤ، اگر تمہارے پاس زمین کے برابر سونا ہوتا تو تم اس کو بدلے میں دے کر (عذاب سے) چھٹکارا حاصل کرتے! وہ کہے گا ہاں! تو اس سے کہا جائے گا کہ تم سے اس سے کم مانگا گیا تھا۔

١٤٦٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثَلَاثًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ *

۱۴۶۰۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش خیثمہ، عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر آدمی سے اللہ قیامت کے دن گفتگو فرمائے گا اس طرح کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا پھر وہ نظر اٹھائے گا تو اپنے آگے کچھ نہیں دیکھے گا، پھر اپنے سامنے نظر کرے گا، تو دوزخ اس کے سامنے آئے گی، اس لئے تم میں سے جو شخص آگ سے بچنا چاہے (تو وہ بچے) اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ کیوں نہ ہو، اعمش بواسطہ عمر خیثمہ، عدی بن حاتم، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ آگ سے بچو، پھر اپنا منہ پھیر لیا، اور فرمایا کہ آگ سے بچو، پھر آپ نے منہ پھیر لیا، تین بار ایسا ہی کیا، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کو دیکھ رہے ہیں، پھر فرمایا کہ آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ کیوں نہ ہو اور جس شخص کو یہ میسر نہ ہو، تو اچھی باتوں کے ذریعہ (آگ سے بچے)۔

٨٥٦ بَاب يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ *

باب ۸۵۶۔ جنت میں ستر ہزار (آدمی) بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔

١٤٦١ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ح قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ و حَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ

۱۴۶۱۔ عمران بن میسرہ، ابن فضیل حصین، اسید بن زید، ہشیم، حصین سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں، چنانچہ نبی

قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ هَؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ *

گزرنے لگے کسی کے ساتھ ایک امت تھی، کسی کے ساتھ ایک گروہ تھا اور کسی کے ساتھ دس اور کسی کے ساتھ پانچ آدمی، اور کوئی تنہا جا رہے تھے پھر میں نے نظر اٹھائی، تو ایک بڑی جماعت پر نظر پڑی تو میں نے کہا، اے جبریل یہ میری امت ہے! جبریل علیہ السلام نے کہا نہیں، افق کی طرف دیکھئے میں نے دیکھا، ایک بڑی جماعت نظر آئی، جبریل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کی امت ہے اور یہ ان کے آگے جو ستر ہزار ہیں (۱) ان کا نہ حساب ہوگا اور نہ ان پر عذاب ہوگا۔ میں نے پوچھا کیوں! جبریل علیہ السلام نے کہا، کہ وہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے اور نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ شگون لیتے تھے اور صرف اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے، عکاشہ بن محصن آپ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور عرض کیا، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان لوگوں میں بنا دے، آپ نے فرمایا، اے اللہ اس کو ان لوگوں میں بنادے، پھر ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں بنادے، آپ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گیا۔

١٤٦٢ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ *

۱۴۶۲۔ معاذ بن اسد، عبداللہ، یونس، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ میری امت میں ستر ہزار آدمیوں کی ایک جماعت داخل ہوگی، ان کے چہرے اس طرح چمکتے ہونگے جس طرح چودھویں کا چاند چمکتا ہے، ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ عکاشہ (۲) بن محصن اسدی اپنی چادر اٹھائے ہوئے اٹھے اور عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھ کو ان لوگوں میں بنادے، آپ نے فرمایا، اے اللہ اس کو ان میں بنادے، پھر انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے، کہ مجھ کو ان میں بنادے آپ نے فرمایا کہ عکاشہؓ تم سے سبقت لے گیا۔

۱۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جنتیوں کی کل ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی صفیں اس امت کے لوگوں کی ہوں گی۔

۲۔ حضرت عکاشہ ابتدائی طور پر مسلمان ہونے والے صحابہ میں سے ہیں بدر میں بھی شریک ہوئے ظاہری طور پر بھی بڑے خوبصورت تھے بہترین شہسوار تھے بدر کے دن لڑتے ہوئے ان کی تلوار ٹوٹ گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس سے لڑائی کرو تو وہ ان کے ہاتھ میں جاتے ہی تلوار بن گئی، لمبی انتہائی سفید تلوار۔ بعد میں انہوں نے اسی تلوار کے ساتھ جنگوں میں حصہ لیا اور ۱۲ھ میں مرتدین کے ساتھ لڑائی کے دوران شہید ہونے تک وہ تلوار ان کے پاس ہی رہی۔

١٤٦٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ شَكَّ فِي أَحَدِهِمَا مُتَمَاسِكِينَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ *

۱۴۶۳۔ سعید بن ابی مریم، ابوغسان، ابوحازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ستر ہزار، یا فرمایا سات لاکھ (راوی کو شک ہے) آدمی جنت میں داخل ہوں گے، یہاں تک کہ ان میں سے اگلے اور پچھلے سب جنت میں داخل ہو جائیں گے، اور ان کے چہرے چودھویں تاریخ کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

١٤٦٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ خُلُودٌ *

۱۴۶۴۔ علی بن عبداللہ، یعقوب بن ابراہیم، صالح، نافع، ابن عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جب جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہوں گے تو ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا کہ اے دوزخ والو! یہاں موت نہیں ہے، اور اے جنت والو! یہاں موت نہیں ہمیشہ رہنا ہے۔

١٤٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَلِأَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ *

۱۴۶۵۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جنت والوں سے کہا جائے گا، کہ اے جنت والو! یہاں ہمیشہ رہنا ہے موت نہیں اور دوزخ والوں سے بھی کہا جائے گا، کہ اے دوزخ والو، یہاں ہمیشہ رہنا ہے موت نہیں ہے۔

٨٥٧ بَاب صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ عَدْنٌ خُلْدٌ عَدَنْتُ بِأَرْضٍ أَقَمْتُ وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ (فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ) فِي مَنْبِتِ صِدْقٍ *

باب ۷۵۷۔ جنت اور دوزخ کی صفت کا بیان، ابوسعید نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی سب سے پہلے کھانا جو کھائیں گے وہ مچھلی کی کلیجی ہوگی۔ عدن کے معنی ہیں ہمیشہ رہنا، عدنت بارض کے معنی ہیں مکین نے اس زمین میں قیام کیا، مقعد صدق میں، "معدن" اسی سے ماخوذ ہے، یعنی سچائی پیدا ہونے کی جگہ۔

١٤٦٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي

۱۴۶۶۔ عثمان بن ہیثم، عوف، ابورجاء عمران آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو وہاں اکثر فقراء کو پایا اور جب دوزخ میں جھانکا تو میں نے دیکھا کہ وہاں زیادہ رہنے والی عورتیں تھیں۔

النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ *

١٤٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ *

۱۴۶۷۔ مسدد، اسمٰعیل، سلیمان تیمی، ابو عثمان، حضرت اسامہ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا، (تو دیکھا کہ) وہاں داخل ہونے والے زیادہ تر مسکین تھے، اور مال والے محبوس تھے، سوائے دوزخیوں کے کہ ان کو دوزخ میں لے جانے کا حکم دے دیا گیا تھا، اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا، تو دیکھا کہ وہاں داخل ہونے والوں میں اکثر عورتیں تھیں۔

١٤٦٨ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ *

۱۴۶۸۔ معاذ بن اسد عبداللہ، عمر بن محمد بن زید، محمد بن زید، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جنت والے جنت میں، اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو موت لائی جائے گی یہاں تک کے دوزخ اور جنت کے درمیان رکھی جائے گی، پھر ذبح کی جائے گی پھر ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا کہ اے جنت والو! یہاں موت نہیں، اور اے دوزخ والو یہاں موت نہیں، جنت والوں کی خوشی میں اضافہ ہو جائے گا اور دوزخ والوں کا غم بڑھ جائے گا۔

١٤٦٩ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا *

۱۴۶۹۔ معاذ بن اسد، عبداللہ بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے جنت والو! وہ لوگ عرض کریں گے، اے ہمارے پروردگار لبیک و سعدیک، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم لوگ خوش ہو، وہ لوگ کہیں گے ہم کیوں نہ راضی ہوں کہ جب تو نے ہمیں وہ چیز عطا کی ہے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہیں اس سے بہتر چیز عطا کروں گا، وہ لوگ پوچھیں گے کہ اے رب اس سے بہتر کیا چیز ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تم پر اپنی رضامندی نازل کروں گا اس کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہ ہوں گا۔

١٤٧٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ

۱۴۷۰۔ عبداللہ بن محمد، معاویہ بن عمرو، ابو اسحٰق حمید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا میں نے انسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ حادثہ

حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكِ أَوَهَبِلْتِ أَوَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ لَفِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ *

بدر کے دن شہید ہوئے تو وہ کمسن تھے ان کی والدہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں کہ حارثہ کا مرتبہ میرے دل میں کیا ہے، اگر وہ جنت میں ہوا تو میں صبر کروں گی اور ثواب خیال کروں گی اور اگر دوسری جگہ ہوا تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں آپ نے ویحك یا هبلت فرمایا (یعنی احمق) کیا جنت ایک ہی ہے، جنتیں تو بہت سی ہی ہیں اور وہ جنت الفردوس میں ہوگا۔

١٤٧١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا *

۱۴۷۱۔ معاذ بن اسد، فضل بن موسیٰ، فضیل، ابوحازم حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، کہ کافر کے دونوں مونڈھوں کے درمیان تیز رفتار سوار کے تین دن کی مسافت ہوگی، اور اسحاق بن ابراہیم نے بواسطہ مغیرہ بن سلمہ، وہیب، ابوحازم، سہلؓ بن سعد رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہوگا کہ جس کے سایہ میں سوار سو سال تک چلے گا، اور اس کا سفر کبھی ختم نہ ہوگا، ابوحازم کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انہوں نے بیان کیا، کہ مجھ سے ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہوگا کہ (اس کے سایہ میں) تیز رفتار، پھرتیلے گھوڑے پر سوار سو سال تک چلے پھر بھی اس کا سفر ختم نہ ہوگا۔

١٤٧٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ *

۱۴۷۲۔ قتیبہ، عبدالعزیز، ابوحازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار یا (فرمایا) سات لاکھ آدمی جنت میں داخل ہوں گے (ابوحازم کا بیان ہے، کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ نے ستر ہزار یا سات لاکھ فرمائے) ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے، جب تک ان کے پچھلے داخل نہ ہولیں گے، اس وقت تک ان کے اگلے داخل نہ ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

١٤٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ

۱۴۷۳۔ عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز، اپنے والد سے وہ سہلؓ سے اور سہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جنت والے جنت میں بالا خانہ والوں کو اس طرح

الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ أَبِي فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْغَارِبَ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ *

دیکھیں گے جس طرح تم آسمان پر ستاروں کو دیکھتے ہو، میرے والد نے بیان کیا کہ میں نے نعمان بن ابی عیاش سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا، کہ میں نے ابوسعید کو بیان کرتے ہوئے سنا، اور اتنا زیادہ بیان کیا، کہ جس طرح تم ڈوبنے والے ستارے کو مشرقی اور مغربی افق پر دیکھتے ہو۔

١٤٧٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي *

١٤٧٤۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابوعمران، انس بن مالک رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے کم عذاب والے سے فرمائے گا کہ اگر تمہارے پاس زمین کے برابر کوئی چیز (دولت) ہوتی تو کیا تم اسے دے کر اپنے کو عذاب سے چھڑاتے۔ وہ جواب دے گا ہاں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تجھ سے اس سے ہلکی چیز چاہی تھی، جب کہ تم آدم کے صلب میں تھا۔ وہ یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو نے انکار کر دیا اور میرے ساتھ شریک بنایا۔

١٤٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ قُلْتُ مَا الثَّعَارِيرُ قَالَ الضَّغَابِيسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ *

١٤٧٥۔ ابوالنعمان، حماد، عمرو، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ شفاعت کے ذریعہ کچھ لوگ دوزخ سے نکلیں گے، اس طرح کہ وہ ثعاریر ہوں گے۔ میں نے پوچھا ثعاریر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ضغابیس ہے، ان کے منہ جھڑ گئے ہوں گے، حماد کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کیا آپ نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا ہے کہ، آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگ شفاعت کے ذریعہ دوزخ سے نکلیں گے، انہوں نے کہا ہاں!

١٤٧٦ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ *

١٤٧٦۔ ہدبہ بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالکؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ عذاب پانے کے بعد دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے اور جنت والے ان کو دوزخی پکاریں گے۔ (۱)

(۱) ان لوگوں کا یہ نام کسی تنقیص یا عار دلانے کے لئے نہیں ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی یاد دہانی کے لئے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان لوگوں کو جہنم سے چھٹکارا عطا فرما دیا تاکہ اس نعمت کو یاد کر کے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے شکر ادا کریں۔ دوسری روایت میں اس بات کی صراحت ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ان نام کے ازالے کے لئے دعا فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے وہ نام دور فرما دینگے۔

١٤٧٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيَخْرُجُونَ قَدِ امْتُحِشُوا وَعَادُوا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ أَوْ قَالَ حَمِيَّةِ السَّيْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَنْبُتُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً *

۱۴۷۷۔ موسیٰ، وہیب، عمر بن یحییٰ، یحییٰ، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس شخص کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو، اس کو دوزخ سے نکال لو، چنانچہ ان کو نکالا جائے گا تو وہ کوئلے کی مانند نکلیں گے، تو ان کو نہر حیات میں ڈال دیا جائیگا اور وہ اس طرح تر و تازہ ہو جائیں گے جیسا کہ دریا کے کنارے کے کوڑے کرکٹ میں تر و تازہ دانہ اُگتا ہے، اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ دانہ لپٹا ہوا زرد نکلتا ہے۔

١٤٧٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ *

۱۴۷۸۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابواسحٰق، نعمان، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں پاؤں پر چنگاری رکھی ہوئی ہوگی اور اس سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا، جس طرح ہانڈی جوش مارتی ہے۔

١٤٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلَى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ *

۱۴۷۹۔ عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، ابواسحاق، نعمان بن بشیرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں پاؤں پر دو چنگاریاں رکھی ہوں گی اور ان دونوں کے سبب سے اس کا دماغ اس طرح جوش کھائے گا جس طرح ہانڈی یا گھڑا جوش کھاتا ہے۔

١٤٨٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ *

۱۴۸۰۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، عمرو، خیثمہ، عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دوزخ کا ذکر کیا تو اپنا منہ پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی، پھر فرمایا کہ دوزخ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ کیوں نہ ہو، اور جس شخص کو یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی باتوں کے ذریعہ (اس سے بچے)۔

١٤٨١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۴۸۱۔ ابراہیم بن حمزہ، ابن ابی حازم دراوردی، یزید، عبداللہ بن

أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ *

خباب، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ کے پاس آپ کے چچا ابو طالب کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا شاید قیامت کے دن ان کو میری شفاعت کام آئے کہ آگ ان کے ٹخنوں تک ہو گی اور اس سے ان کا دماغ کھولتا ہو گا۔

١٤٨٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ وَيَقُولُ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللَّهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتُهُ

۱۴۸۲۔ مسدد، ابو عوانہ، قتادہ، انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا تو لوگ کہیں گے کہ کاش کوئی ہماری شفاعت اللہ کے دربار میں کرتا، تاکہ ہم اپنی اس جگہ سے نجات پاتے چنانچہ وہ لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے کہ آپ کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا چنانچہ انہوں نے آپ کو سجدہ کیا تو آپ ہمارے پروردگار کی جناب میں ہماری سفارش کریں، آدم علیہ السلام فرمائیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی غلطی کا ذکر کریں گے اور فرمائیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ سب سے پہلے رسول ہیں جن کو اللہ نے مبعوث کیا، چنانچہ لوگ ان کے پاس آئیں گے تو وہ اپنی غلطی کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ میں اس لائق نہیں، تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کو اللہ نے خلیل بنایا۔ چنانچہ لوگ ان کے پاس آئیں گے تو وہ اپنی غلطی کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ میں اس لائق نہیں تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ نے کلام فرمایا، لوگ ان کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے میں آج اس قابل نہیں اور اپنی غلطی کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ عیسیٰ علیہ السلام آئیں تو فرمائیں گے (۱) میں آج اس قابل نہیں تم محمد ﷺ کے پاس

۱۔ انبیاء معصوم ہیں جان بوجھ کر کسی نبی سے سے کبھی کسی گناہ کا صدور نہیں ہوا البتہ انبیاء مقربین کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہونے کی بنا پر بعض خلاف اولیٰ کام اور امور اجتہادیہ کو اپنی خطاء سمجھ کر اللہ تعالیٰ سے اس پر توبہ واستغفار کرتے رہتے ہیں۔ اس حدیث میں بھی انبیاء کی جن خطاؤں کا تذکرہ ہے وہ بھی ایسے ہیں جو لاعلمی میں، بھول کر صادر ہوئیں یا امور اجتہادیہ میں یا خلاف اولیٰ امور میں، حضرت آدم علیہ السلام کی خطاء سے مراد شجر ممنوعہ کا کھانا ہے، حضرت نوح کی خطاء سے مراد اپنے کافر بیٹے کے لئے اللہ تعالیٰ سے سفارش کرنا ہے، حضرت ابراہیم کی خطاء سے مراد ان کی وہ تین باتیں ہیں جو بظاہر جھوٹ معلوم ہوتی ہیں۔ حضرت موسیٰ کی خطاء سے مراد قبطی کو قتل کرنا ہے جو کہ بغیر ارادہ کے ان سے صادر ہوا۔ حضرت عیسیٰ کے عذر کرنے کی وجہ یہ لکھی گئی ہے کہ چونکہ دنیا میں ان کے ماننے والوں نے انہیں بھی (بقیہ اگلے صفحہ پر)

وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُقَالُ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ *

جاؤ جن کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے ہیں تو لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اپنے پروردگار سے اجازت طلب کروں گا جب میں اللہ کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر پڑوں گا جب تک اللہ چاہے گا مجھ کو (اسی حالت میں) چھوڑ دے گا، پھر کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ، مانگو تمہیں دیا جائے گا اور کہو سنا جائے گا اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا، اپنے پروردگار کی حمد بیان کروں گا جو اللہ مجھ کو سکھائے گا، پھر میں شفاعت کروں گا تو اللہ میرے لئے حد مقرر فرمائے گا، پھر میں ان کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا، پھر میں لوٹ کر آؤں گا اور سجدے میں اسی طرح گر پڑوں گا، تیسری یا چوتھی بار اسی طرح کروں گا یہاں تک کہ دوزخ میں کوئی شخص باقی نہیں رہے گا، بجز اس کے جس کو قرآن نے روک رکھا ہو گا، اور قتادہ اس کی تفسیر بیان کرتے تھے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جس کے ہمیشہ رہنے کا حکم (قرآن میں) بیان کیا گیا ہے۔

١٤٨٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ *

۱۴۸۳۔ مسدد، یحییٰ، حسن بن ذکوان، ابورجاء، عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ کی شفاعت کے ذریعہ سے ایک جماعت دوزخ سے نکلے گی، پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جن کو (جنت کے رہنے والے) جہنمیوں کے نام سے بلائیں گے۔

١٤٨٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي

۱۴۸۴۔ قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت حارثہؓ کی والدہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حضرت حارثہؓ جنگ میں ایک تیر سے شہید ہو گئے تھے، انہوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ آپ حارثہؓ کا مقام میرے دل میں جانتے ہیں اگر وہ جنت میں ہو گا تو میں اس پر نہ

(بقیہ پچھلا صفحہ) معبود بنالیا تھا اس لئے انہیں اس بات کا ڈر ہو گا کہ کہیں اس بارے میں ان سے پوچھ نہ لیا جائے۔ اگرچہ اس میں ان کا کوئی اختیار شامل نہ تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے اول حساب و کتاب شروع ہو گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے گنہگار جہنمیوں کے بارے میں حق تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت فرمائیں گے۔ ابتداءً ہر ننانوے گنہگاروں میں ایک کے بارے میں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور زیادہ سفارش فرماتے رہیں گے حتیٰ کہ یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش قبول کر لی جائے گی کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا اس کو بھی جہنم سے نکالنے کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔

فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ وَإِلَّا سَوْفَ تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ لَهَا هَبِلْتِ أَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى: وَقَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي الْخِمَارَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا *

روؤں گی ورنہ عنقریب آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں، آپ نے فرمایا، احمق کیا جنت ایک ہی ہے؟ جنتیں تو بہت سی ہیں وہ تو فردوس اعلیٰ میں ہوگا۔ اور فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور جنت میں ایک قدم برابر یا کمان کے فاصلہ کے برابر جگہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے، اگر جنتی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو ساری زمین روشن ہو جائے، اور خوشبو سے بھر جائے اور جنت کی اوڑھنی دنیا اور اس کے اندر کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

١٤٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً *

۱۴۸۵۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں جو شخص بھی داخل ہوگا دوزخ میں اس کا ٹھکانا اس کو دکھلا دیا جائے گا اگر وہ برائی کرتا، تاکہ وہ زیادہ شکر کرے اور جو شخص بھی دوزخ میں داخل کیا جائے گا اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جائے گا، اگر وہ نیکی کرتا، تاکہ اس کو حسرت ہو۔

١٤٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ *

۱۴۸۶۔ قتیبہ بن سعید، اسمٰعیل بن جعفر، عمرو، سعید بن ابی سعید مقبری، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کون شخص حاصل کرے گا؟ آپ نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ میرا خیال تھا کہ تم سے پہلے کوئی شخص مجھ سے اس بات کے متعلق سوال نہیں کرے گا۔ اس سبب سے کہ میں نے تم کو حدیث پر بہت زیادہ حریص دیکھا، قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت کا سب سے زیادہ حاصل کرنے والا وہ شخص ہوگا جس نے لا الہ الا اللہ صدق دل سے خلوص کے ساتھ کہا ہو۔

١٤٨٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ

۱۴۸۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابراہیم، عبیدہ، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں، جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا وہ آدمی ہوگا جو دوزخ سے اوندھے منہ نکلے گا

خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا فَيَقُولُ اللَّهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يَقُولُ ذَاكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً *

اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ وہ جنت میں آئے گا تو اس کو خیال آئے گا کہ وہ بھری ہوئی ہے، چنانچہ وہ لوٹ جائے گا اور عرض کرے گا یا رب میں نے اس کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جا اور جنت میں داخل ہو جا، وہ جنت میں جائیگا تو اس کو خیال ہو گا کہ بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ لوٹ جائے گا اور عرض کرے گا یا رب میں نے اس کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جنت میں جائے گا تو اس کو خیال ہو گا کہ بھری ہوئی ہے، پھر واپس ہو گا اور عرض کرے گا کہ اے پروردگار میں نے اس کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جا جنت میں داخل ہو جا تیرے لئے دنیا کے برابر اور اس کا دس گنا ہے۔ یا فرمایا کہ تیرے لئے دنیا کے مثل دس گنا ہے۔ وہ کہے گا کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں یا ہنسی کرتے ہیں حالانکہ آپ بادشاہ ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنسے، یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، اور کہا جاتا تھا کہ یہ جنت والوں کا ادنیٰ مرتبہ ہے۔

١٤٨٨- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ *

۱۴۸۸۔ مسدد، ابو عوانہ، عبدالملک، عبداللہ بن حارث بن نوفل حضرت عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا آپ نے حضرت ابو طالب کو کچھ فائدہ پہنچایا۔

٨٥٨ بَاب الصِّرَاطُ جَسْرُ جَهَنَّمَ *

باب ۸۵۸۔ صراط جہنم کا پل ہے۔(۱)

١٤٨٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أُنَاسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ

۱۴۸۹۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید و عطاء بن یزید، ابو ہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں (دوسری سند) محمود، عبدالرزاق، معمر زہری، عطاء بن یزید لیثی، ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا تمہیں آفتاب دیکھنے سے نقصان پہنچتا ہے جبکہ اس پر بادل نہ ہوں لوگوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا کیا تمہیں چاند کے دیکھنے سے لیلۃ القدر میں تکلیف

---

(۱) قاضی فضیل بن عیاض پل صراط کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کی لمبائی پندرہ ہزار سال کی مسافت کے برابر ہے جس میں سے پانچ ہزار سال کی مسافت ہموار، پانچ ہزار سال کی چڑھائی، پانچ ہزار سال کی اترائی ہو گی اور وہ بال سے باریک تلوار سے تیز ہو گا۔

الْقِيَامَةِ فَقَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا أَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُونَهُ وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَبِهِ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ مِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنِ ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ

ہوتی ہے جبکہ اس پر بادل نہ ہو لوگوں نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ، آپ نے فرمایا تم قیامت کے دن کو اسی طرح دیکھو گے اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے، چنانچہ سورج کی عبادت کرنے والا سورج کے ساتھ اور چاند کی عبادت کرنے والا چاند کے ساتھ اور بتوں کی پرستش کرنے والا بتوں کے ساتھ ہو جائے گا اور یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں اس امت کے منافقین بھی ہونگے تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس کے علاوہ صورت میں آئے گا جس میں وہ جانتے تھے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا پروردگار ہوں تو وہ لوگ کہیں گے، ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ہم اسی جگہ رہیں گے جب تک کہ ہمارا پروردگار ہمارے پاس نہ آئے گا جب ہمارے پاس ہمارا پروردگار آئے گا تو ہم لوگ اس کو پہچان لیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جس میں وہ جانتے تھے اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں تو وہ لوگ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور وہ لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور جہنم کا پل قائم کیا جائے گا۔ سب سے پہلے میں گزروں گا اور تمام رسولوں کی دعا اس دن اللھم سلّم سلّم ہو گی۔ اور اس کے ساتھ سعدان کے کانٹے کی طرح کانٹے ہوں گے، کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ وہ سعدان کے کانٹے کی طرح ہوں گے مگر اس کی بڑائی کی مقدار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ کانٹے ان کو ان کے اعمال کے موافق اچک لیں گے، ان میں سے بعض اپنے عمل کے باعث ہلاک ہونے والے ہوں گے اور بعض کے اعمال رائی کے برابر (قلیل) ہوں گے، پھر وہ نجات پائے گا یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کی شہادت دینے والوں میں سے جس شخص کو نکالنا چاہے گا، فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان کو (جہنم) سے نکالیں، فرشتے ان کو سجدے کے نشانات کے باعث پہچانیں گے اور اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ ابن آدم کے سجدے کے نشان کو کھائے، چنانچہ فرشتے ان کو نکالیں گے، اس حال میں کہ وہ کوئلہ کی طرح ہوں گے، پھر ان پر پانی بہایا جائے گا جسے ماء الحیات کہا جاتا ہے اور وہ اس طرح

الْحِبَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مِنْهُمْ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ فَيَقُولُ لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ يَا رَبِّ قَرِّبْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ وَيْلَكَ ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ تَسْأَلُنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَيُعْطِي اللَّهَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ فَيُقَرِّبُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا رَأَى مَا فِيهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أَوَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالدُّخُولِ فِيهَا فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ لَهُ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّى ثُمَّ يُقَالُ لَهُ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّى حَتَّى تَنْقَطِعَ بِهِ الْأَمَانِيُّ فَيَقُولُ لَهُ هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا قَالَ عَطَاءٌ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَفِظْتُ مِثْلُهُ مَعَهُ *

تروتازہ ہو جائیں گے جس طرح کہ دریا کے کنارے کوڑے کرکٹ میں دانہ اگتا ہے۔ ایک شخص دوزخ کی طرف رخ کرکے کھڑا رہے گا اور عرض کرے گا اے پروردگار مجھے اس کی ہوا نے جھلسا دیا ہے اور اس کی چمک نے جلادیا ہے اس لئے میرا چہرہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے، پس وہ اللہ سے دعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر میں تم کو یہ دیدوں تو مجھے امید ہے کہ تو اس کے علاوہ بھی مانگے گا۔ وہ عرض کرے گا کہ نہیں تیری عزت کی قسم میں تجھ سے اس کے علاوہ نہیں مانگوں گا چنانچہ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے گا، پھر اس کے بعد عرض کرے گا کہ اے رب مجھے جنت کے دروازے کے قریب کردے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس کے علاوہ مجھ سے کچھ نہیں مانگے گا، اے آدم! افسوس تجھ پر کہ تو نے عہد شکنی کی، وہ اسی طرح دعا کرتا رہے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مجھے امید ہے کہ اگر میں تجھ کو یہ دیدوں تو اس کے علاوہ تو مجھ سے کوئی سوال نہ کرے گا وہ شخص عرض کرے گا تیری عزت کی قسم اب اس کے علاوہ میں تجھ سے کوئی سوال نہ کروں گا پھر اللہ سے عہد و پیمان باندھے گا کہ اس کے سوا کچھ سوال نہیں کرے گا۔ پس اللہ اس کو جنت کے دروازہ کے قریب کردے گا، پس جب اس چیز کو دیکھے گا جو جنت میں ہے تو جب تک اللہ چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا یارب مجھے جنت میں داخل کردے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ اب اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگے گا، افسوس! اے ابن آدم تو نے وعدہ کے خلاف کیا۔ وہ عرض کرے گا۔ یارب مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت نہ بنا۔ وہ اسی طرح دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنسے گا، جب اللہ تعالیٰ ہنسے گا تو اس کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دے گا، جب وہ جنت میں داخل ہوگا تو اس سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تیری آرزو ہو بیان کر، وہ اپنی آرزو بیان کرے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ آرزو کر، چنانچہ وہ آرزو بیان کرے گا یہاں تک کہ اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ یہ تیری (آرزو) ہے اور اتنا ہی اور بھی، ابوہریرہؓ نے کہا کہ یہ مرد جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والوں میں ہوگا۔ عطاء کا بیان ہے کہ ابوسعید خدریؓ ابوہریرہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حدیث

میں کوئی اختلاف نہیں کیا، یہاں تک کہ جب هذا لك ومثله معه تک پہنچے تو ابو سعیدؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ هذا لك وعشره امثاله (یعنی یہ لے لے اس جیسی دس اور لے لے)۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے مثله معه (اس جیسی اور بھی) یاد رکھا ہے۔

٨٥٩ بَاب فِي الْحَوْضِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ) وَقَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ *

باب ۸۵۹۔ حوض کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ بے شک ہم نے تجھ کو کوثر عطا کیا ہے، اور عبد اللہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کرو، یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض پر ملو۔

١٤٩٠ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِي اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُرْفَعَنَّ مَعِي رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ تَابَعَهُ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۹۰۔ یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، سلیمان، شقیق، عبد اللہ، (بن مسعود) آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں (آپ نے فرمایا کہ) میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا (دوسری سند) عمرو بن علی، محمد بن جعفر، شعبہ، مغیرہ، ابووائل، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، تم میں سے چند لوگ (میرے) سامنے لائے جائیں گے، اور پھر مجھ سے علیحدہ کر دیئے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ اے میرے پروردگار! یہ میری امت میں سے ہیں تو مجھے جواب ملے گا کہ تم نہیں جانتے، جو کچھ انہوں نے تمہارے بعد کیا ہے، عاصم نے ابووائل سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے اور حصین نے بواسطہ ابووائل، حضرت حذیفہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے۔

١٤٩١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ *

۱۴۹۱۔ مسدد، یحییٰ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تمہارے سامنے حوض (کوثر اتنی دوری پر) ہوگا جتنی دوری جرباء اور اذرح کے درمیان ہے۔

١٤٩٢ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّه عَنْه

۱۴۹۲۔ عمرو بن محمد، ہشیم، ابو بشر و عطاء بن سائب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کوثر سے (مراد) خیر کثیر ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی

قَالَ الْكَوْثَرُ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِيدٍ إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ النَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ *

ہے، ابوالبشر کا بیان ہے کہ میں نے سعید سے کہا کہ لوگ گمان کرتے ہیں، کہ جنت میں ایک نہر ہے، سعید نے کہا کہ وہ نہر جو جنت میں ہے منجملہ خیر کے ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطاء کیا ہے۔

١٤٩٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا*

١٤٩٣۔ سعید ابن مریم، نافع، ابن ابی ملیکہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓو سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا حوض تین مہینے کی مسافت کے برابر ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں، جو شخص اس سے پی لے اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی۔

١٤٩٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ *

١٤٩٤۔ سعید بن عفیر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے حوض کی مقدار (مسافت) اتنی ہے جتنی ایلہ اور صنعائے یمن کے درمیان ہے اور وہاں لوٹے اتنی تعداد میں ہیں جتنے کہ آسمان میں ستارے ہیں۔

١٤٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ فَإِذَا طِينُهُ أَوْ طِيبُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ شَكَّ هُدْبَةُ *

١٤٩٥۔ ابوالولید، ہمام، قتادہ، حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں (دوسری سند) ہدبہ بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت میں سیر کر رہا تھا تو ایک نہر کے پاس پہنچا جس کے دونوں طرف کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے، میں نے پوچھا، اے جبریل یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا یہی حوض کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطاء کیا ہے، اس کی مٹی یا خوشبو مشک کی تھی، ہدبہ کو شک ہوا (کہ آپ نے طین یا طیب میں سے کون سا لفظ فرمایا)۔

١٤٩٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضَ حَتَّى عَرَفْتُهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَصْحَابِي فَيَقُولُ لَا

١٤٩٦۔ مسلم بن ابراہیم، وہیب، عبدالعزیز، انسؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے کچھ لوگ حوض کوثر پر اتریں گے، یہاں تک کہ میں ان کو پہچان لوں گا وہ میرے سامنے سے کھینچ کر لے جائے جائیں گے، تو میں کہوں گا کہ میری امت کے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نہیں جانتے کہ

تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ *

١٤٩٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُحْقًا بُعْدًا يُقَالُ سَحِيقٌ بَعِيدٌ سَحَقَهُ وَأَسْحَقَهُ أَبْعَدَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ الْحَبَطِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّئُونَ عَنِ الْحَوْضِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى *

١٤٩٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّئُونَ عَنْهُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ

انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا ہے۔

۱۴۹۷۔ سعید بن ابی مریم، محمد بن مطرف، ابو حازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔ اور جو شخص میرے پاس سے گزرے گا وہ پیئے گا اور جس نے پی لیا تو اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی۔ میرے سامنے کچھ لوگ اتریں گے جن کو میں پہچان لوں گا اور وہ لوگ مجھے پہچان لیں گے پھر میرے اور ان کے درمیان (پردہ) حائل ہو جائے گا۔ ابو حازم نے بیان کیا کہ مجھ سے نعمان بن ابی عیاش نے سنا تو کہا کیا تم نے سہل سے اسی طرح سنا ہے میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا میں ابو سعید خدری پر گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کو اتنا زیادہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میں کہوں گا، کہ یہ لوگ مجھ سے ہیں، پس کہا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد ان لوگوں نے کیا کیا ہے، میں کہوں گا کہ اللہ کی رحمت سے بعید ہو وہ شخص جس نے میرے بعد تبدیلی کی۔ ابن عباسؓ نے کہا سحقاً سے مراد بعد ہونا ہے، سحیق بعید کے معنی میں ہے اور اسحقہ کے معنی ہیں، اس کو دور کیا اور احمد بن شبیب بن سعید الحبطی نے بواسطہ سعید حبطی، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیّب، حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا وہ حدیث بیان کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے قیامت کے دن اتریں گے، پھر وہ حوض کوثر سے جدا کر دیئے جائیں گے، تو میں کہوں گا، یا رب یہ میری امت کے لوگ ہیں تو جواب ملے گا کہ تمہیں اس کا علم نہیں جو ان لوگوں نے تمہارے بعد نئی بات پیدا کی، وہ لوگ دین سے پھر گئے تھے۔

۱۴۹۸۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیّب سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ حوض پر اتریں گے پھر وہ اس سے جدا کر دیئے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ اے رب! یہ میری امت کے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں اس کا علم نہیں جو تمہارے بعد ان لوگوں نے نئی بات پیدا کی۔ وہ لوگ اپنے دین سے پھر گئے، اور

إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجْلَوْنَ وَقَالَ عُقَيْلٌ فَيُحَلَّئُونَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

شعیب نے زہری سے نقل کیا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیجلون کا لفظ نقل کیا ہے اور زبیدی نے بواسطہ زہری، محمد بن علی، عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

١٤٩٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ قُلْتُ وَمَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى فَلَا أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ *

۱۴۹۹۔ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ہلال، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس اثناء میں کہ میں کھڑا ہوں تو ایک گروہ پر نظر پڑے گی، یہاں تک کہ جب میں انہیں پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان سے ایک آدمی نکلے گا وہ کہے گا کہ چلو، میں کہوں گا کہاں؟ وہ کہے گا کہ دوزخ کی طرف۔ میں کہوں گا کہ ان کا کیا حال ہے؟ وہ کہے گا کہ آپ کے بعد یہ لوگ الٹے پاؤں پھر گئے تھے، پھر ایک گروہ پر نظر پڑے گی۔ یہاں تک کہ جب میں ان کو پہچان لوں گا تو ایک آدمی میرے اور ان کے درمیان سے نکلے گا اور کہے گا کہ چلو میں کہوں گا، کہاں؟ وہ کہے گا دوزخ کی طرف۔ خدا کی قسم! میں کہوں گا ان کا کیا حال ہے؟ وہ کہے گا کہ یہ آپ کے بعد الٹے پاؤں پھر گئے تھے، میں گمان کرتا ہوں کہ ان میں سے صرف بغیر چرواہے کے اونٹ کے برابر (یعنی بہت کم) نجات پائیں گے۔

١٥٠٠ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي *

۱۵۰۰۔ ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبیداللہ، خبیب، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

١٥٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ *

۱۵۰۱۔ عبدان، عبدان کے والد، شعبہ، عبدالملک، جندبؓ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔

١٥٠٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

۱۵۰۲۔ عمرو بن خالد، لیث، یزید، ابوالخیر، عقبہ رضی اللہ عنہ سے

عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا *

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ باہر تشریف لائے تو احد والوں پر آپ نے نماز پڑھی۔ جس طرح مردے پر (نماز) پڑھتے ہیں، پھر منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں، اور اللہ کی قسم! کہ میں اپنے حوض کی طرف اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانے دیئے گئے۔ یا (فرمایا) زمین کی کنجیاں دی گئیں اور خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق اس بات کا اندیشہ نہیں کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ تم اس (دنیا) کے حصول میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے لگو گے۔

١٥٠٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْأَوَانِي قَالَ لَا قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تُرَى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ *

۱۵۰۳۔ علی بن عبداللہ، حرمی بن عمارہ، شعبہ، معبد بن خالد حارثہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے حوض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس قدر مدینہ اور صنعاء کے درمیان (فاصلہ) ہے (اسی قدر اس کی مسافت ہے) اور ابن ابی عدی نے شعبہ سے، انہوں نے معبد بن خالد سے انہوں نے حارثہؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ کا ارشاد سنا کہ آپ کے حوض کا فاصلہ صنعاء اور مدینہ کے درمیان (کا فاصلہ) ہے ان سے مستورد نے کہا کیا تم نے وہ نہیں سنا جو اوانی نے کہا ہے؟ کہا نہیں، مستورد نے کہا کہ اس میں برتن ستاروں کی طرح نظر آئیں گے۔

١٥٠٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيُقَالُ هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللَّهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا (أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ) تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقِبِ *

۱۵۰۴۔ سعید بن ابی مریم، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ، اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں حوض کوثر پر رہوں گا، یہاں تک کہ میں دیکھوں گا، کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے اور کچھ لوگ میرے سامنے سے پکڑ کر لے جائے جائیں گے تو میں عرض کروں گا، یارب! وہ مجھ سے ہیں اور میری امت میں ہیں، تو جواب دیا جائے گا کہ کیا تم جانتے ہو، جو ان لوگوں نے تمہارے بعد کیا ہے؟ خدا کی قسم! یہ الٹے پاؤں پھرتے رہے ہیں۔ ابن ابی ملیکہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ہم الٹے پاؤں پھریں یا ہم دین کے معاملہ میں فتنہ میں پڑ جائیں۔ اعقابکم تنکصون کے معنی ہیں کہ تم اپنی ایڑھیوں کے بل واپس ہو جاؤ گے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الْقَدَرِ

٨٦٠ بَاب فِي الْقَدَرِ *

١٥٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهوسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوِ الرَّجُلَ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا قَالَ آدَمُ إِلَّا ذِرَاعٌ *

١٥٠٦- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَّلَ اللَّهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ أَيْ رَبِّ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب القدر

٨٦٠۔ تقدیر کا بیان۔(ا)

١٥٠٥۔ ابوالولید، ہشام بن عبدالملک، شعبہ، سلیمان اعمش، زید بن وہب عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے جو صادق و مصدوق ہیں، فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رہتا ہے پھر یہ چالیس دن میں بستہ خون کی شکل میں ہو جاتا ہے، پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتہ کو بھیجتا ہے اور چار چیزوں یعنی رزق، موت، بدبخت یا نیک بخت ہونے کے متعلق لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، بخدا تم میں ایک یا (فرمایا) آدمی دوزخیوں کا کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک ہاتھ یا گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے، اس پر کتاب (نوشتہ تقدیر) غالب آجاتی ہے پس وہ جنتیوں کے عمل کرتا رہتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک شخص جنتیوں کے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک یا دو گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے، اس پر کتاب غالب آجاتی ہے پس وہ دوزخیوں کے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے، آدم نے الاذراع یعنی صرف ایک گز کا لفظ نقل کیا ہے۔

١٥٠٦۔ سلیمان بن حرب، حماد، عبیداللہ بن ابی بکر بن انس، انس بن مالک رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے وہ عرض کرتا ہے یا رب نطفہ (قرار دیا گیا) ہے یا رب علقہ (بستہ خون ہو گیا ہے) یا رب مضغہ (خون کا لوتھڑا ہو گیا) ہے، جب اللہ تعالیٰ ان کی خلقت

ا تقدیر کے متعلق چند باتیں ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔(ا) تقدیر پر ایمان رکھنا ضروری ہے یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ ہر امر خیر اور امر شر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔(۲) تقدیر اللہ تعالیٰ نے اپنے علم ازلی کی بنا پر بنائی اس سے انسان اپنے عمل میں ایسے مجبور محض نہیں ہیں کہ انہیں اپنے افعال میں کسی قسم کا اختیار ہی حاصل نہ ہو بلکہ لوگ اپنے اختیار سے ہی افعال کا کسب کرتے ہیں۔(۳) تقدیر پر اجمالاً ایمان لانا تو ضروری ہے لیکن تقدیر کے بارے میں زیادہ بحث و مباحثہ اور کھود کرید کرنے سے ممانعت کی گئی ہے۔

مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ *

پوری کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے یارب مرد ہوگا یا عورت، بدبخت ہوگا یا نیک بخت، چنانچہ جس قدر رزق اور زندگی ہوگی وہ اسی وقت لکھ دی جاتی ہے، جب وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

٨٦١ بَاب جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ (وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ) وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (لَهَا سَابِقُونَ) سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ *

باب ۸۶۱۔ قلم اللہ کے حکم پر خشک ہو چکا ہے (اور اللہ کا قول کہ "اللہ نے اس کو گمراہ کر دیا ہے باوجودیکہ وہ اس کو جانتا ہے) اور ابوہریرہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی صلی اللہ نے فرمایا، قلم خشک ہو چکا ہے جس چیز کے ساتھ تم ملنے والے ہو۔ ابن عباس نے کہا کہ لَهَا سَابِقُونَ کے معنی ہیں ان کے لئے سعادت پہلے سے مقدر ہو چکی ہے۔

١٥٠٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُسِّرَ لَهُ *

۱۵۰۷۔ آدم، شعبہ، یزید رشک، مطرف بن عبداللہ بن شخیر، عمران بن حصینؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا جنت والے دوزخیوں سے پہچان لئے جائیں گے، آپ نے فرمایا ہاں! اس نے عرض کیا کہ پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کریں؟ آپ نے فرمایا کہ ہر شخص عمل کرتا ہے جس کیلئے پیدا کیا گیا ہے یا جو چیز اس کے لئے آسان کی گئی ہے۔

٨٦٢ بَاب اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ *

باب ۸۶۲۔ اللہ تعالیٰ اس چیز کو جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔

١٥٠٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ *

۱۵۰۸۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے اس چیز کو جو وہ کرنے والے تھے۔

١٥٠٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ *

۱۵۰۹۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عطاء بن یزید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ اس چیز کو زیادہ جانتا ہے جو وہ کرتے تھے۔

١٥١٠ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُونَ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ *

١٥١٠۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچہ فطرت ہی پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی بنا لیتے ہیں جیسا کہ چوپایہ بچے دیتا ہے، کیا تم اس میں کسی کو کان کٹا پاتے ہو، جب تک کہ تم اس کے کان خود نہ کاٹ دو، لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ اس کے متعلق بتائیں جو کمسنی ہی کی حالت میں مر جائے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے جو وہ کرتے تھے۔

٨٦٣ بَاب (وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا) *

باب ٨٦٣۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ کا حکم ایک قدر معین کے ساتھ ہے۔

١٥١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا *

١٥١١۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق نہ چاہے تاکہ اس کی رکابی سے نجات حاصل کرے بلکہ وہ نکاح کرلے اس لئے کہ اس کو وہی ملے گا جو اس کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔

١٥١٢ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذٌ أَنَّ ابْنَهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهَا لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أَعْطَى كُلٌّ بِأَجَلٍ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ *

١٥١٢۔ مالک بن اسمٰعیل، اسرائیل، عاصم، ابو عثمان، اسامہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور آپ کے پاس سعدؓ، ابی بن کعبؓ اور معاذؓ بھی موجود تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی کا بھیجا ہوا ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ان کا ایک بچہ نزع کی حالت میں ہے۔ آپ نے کہلا بھیجا کہ اللہ کی ہی وہ چیز ہے جو اس نے لے لی، اور اللہ ہی کی وہ چیز ہے جو اس نے دی، ہر شخص کی ایک مدت مقرر ہے، لہٰذا اسے چاہئے کہ صبر کرے اور اسے ثواب سمجھے۔

١٥١٣ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا وَنُحِبُّ

١٥١٣۔ حبان بن موسیٰ، عبداللہ، یونس، زہری، عبداللہ بن محیریز جمحی، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اس اثناء میں ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار میں سے ایک شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ہم لونڈیوں کے پاس جاتے ہیں، اور مال سے محبت کرتے ہیں، آپ عزل کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم یہ کرتے ہو،

الْمَالَ كَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ ذَلِكَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ *

اگر تم اس کو نہ کرو تو تم پر کوئی فرق نہیں (یعنی تمہارا عزل کرنا اور نہ کرنا برابر ہے) اس لئے کہ جس جان کا پیدا ہونا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے، وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

١٥١٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ *

۱۵۱۴۔ موسیٰ بن مسعود، سفیان، اعمش، ابووائل، حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے سامنے خطبہ دیا تو قیامت تک ہونے والی کوئی بات بھی نہیں چھوڑی، جس کو یاد رکھنا تھا، اس نے یاد رکھا اور جس کو بھولنا تھا وہ بھول گیا، اگر میں کوئی ایسی چیز دیکھ لیتا ہوں جس کو میں بھول گیا ہوتا ہوں تو میں اسے ایسے پہچانتا ہوں جس طرح کہ ایک شخص (کسی کو) پہچانتا ہے، جب وہ غائب ہو جاتا ہے پھر اس کو جب دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

١٥١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُودٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى) الْآيَةَ *

۱۵۱۵۔ عبدان، ابوحمزہ، اعمش، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن سلمی، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے زمین کو کرید رہے تھے آپ نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ نہ لکھ دیا گیا ہو جماعت میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ پھر ہم (اس پر) بھروسہ کیوں نہ کرلیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں تم عمل کرو اس لئے کہ ہر شخص کو وہی عمل آسان ہے (جس کیلئے پیدا کیا گیا) پھر آیت، فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى، آخر تک تلاوت فرمائی۔

٨٦٤ بَاب الْعَمَلُ بِالْخَوَاتِيمِ *

باب ۸۶۴۔ عمل خاتمے پر موقوف ہے۔

١٥١٦ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَأَثْبَتَتْهُ فَجَاءَ

۱۵۱۶۔ حبان بن موسیٰ، عبداللہ، معمر، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کے متعلق جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا کہ یہ اہل نار میں سے ہے، جب لڑائی کا وقت آیا تو اس آدمی نے بہت زیادہ جنگ کی اور اس کو بہت زیادہ زخم آئے اور اس نے ثابت قدمی دکھائی۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِي تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ *

آپ نے جس شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ اہل نار میں سے ہے، اس نے اللہ کی راہ میں بہت سخت جنگ کی ہے اور اس کی وجہ سے بہت زخمی ہو گیا ہے، اب آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سن لو وہ اہل نار میں سے ہے، بعض مسلمانوں کو اس میں شبہ ہونے لگا۔ وہ آدمی ابھی اس حال میں تھا کہ اس نے زخم کی تکلیف محسوس کی اس نے اپنا ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اور اس سے ایک تیر کھینچ کر اپنی گردن میں چبھو دیا۔ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوڑ کر گئے اور ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سچ کر دکھلائی، فلاں شخص نے اپنی گردن کاٹ کر خودکشی کر لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ جنت میں مومن ہی داخل ہوگا اور اللہ اس دین کی فاجر شخص سے بھی مدد کرتا ہے۔

١٥١٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَةَ سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ قُلْتَ لِفُلَانٍ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِنَا غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعْجَلَ

١٥١٧۔ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، ابو حازم، سہلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک غزوہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک تھا اور مسلمانوں کی طرف سے بہت شدت سے جنگ کر رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے دیکھا تو فرمایا کہ جو کوئی دوزخی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ اس کو دیکھ لے، مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کے ساتھ ہو گیا، اور وہ مشرکوں کے ساتھ سختی سے جنگ کر رہا تھا یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا اور جلدی سے مرنا چاہا۔ اس نے تلوار کی دھار اپنے سینے پر رکھ کر دبائی یہاں تک کہ وہ مونڈھوں سے نکل گئی (اور مر گیا)۔ وہ آدمی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا آیا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ نے فرمایا کیا بات ہے۔ اس نے عرض کیا کہ آپ نے فلاں شخص کے متعلق فرما دیا تھا کہ جو کوئی دوزخی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس کو دیکھ لے، حالانکہ وہ ہم میں مسلمانوں کی طرف سے بہت سخت جنگ کرنے والا تھا چنانچہ میں نے سمجھا تھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا، پھر جب وہ زخمی ہوا تو اس نے جلدی سے مرنا چاہا اور خودکشی کر لی تو آنحضرت ﷺ نے (اس بات کو سن کر) فرمایا کہ بندہ دوزخیوں کے

الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ *

عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جنت والوں میں سے ہوتا ہے اور (بات یہ ہے کہ) اعمال خاتمے پر موقوف ہیں۔

٨٦٥ بَاب إِلْقَاءِ النَّذْرِ الْعَبْدَ إِلَى الْقَدَرِ *

باب ۸٦۵۔ نذر کا بندے کو قدر کے حوالے کر دینے کا بیان۔

١٥١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ *

۱۵۱۸۔ ابو نعیم، سفیان، منصور بن مرہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے نذر ماننے سے منع فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو دفع نہیں کر سکتی صرف اس کے ذریعہ سے بخیل کا مال خرچ ہوتا ہے۔

١٥١٩ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِ ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ وَلَكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ *

۱۵۱۹۔ بشر بن محمد، عبداللہ، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ نذر آدمی کے پاس وہ چیز نہیں لاتی ہے جو میں نے اس کی تقدیر میں نہیں لکھ دی ہے لیکن اس کے پاس تقدیر لاتی ہے اور میں نے وہ (نذر) بھی اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے تاکہ بخیل سے (اس کا مال) خرچ کراؤں۔

٨٦٦ بَاب لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

باب ۸٦٦۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور عبادت کی قوت اللہ ہی سے ہے۔

١٥٢٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا لَا نَصْعَدُ شَرَفًا وَلَا نَعْلُو شَرَفًا وَلَا نَهْبِطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ فَدَنَا مِنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَاللَّهِ

۱۵۲۰۔ محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، خالد حذاء، ابو عثمان نہدی حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک غزوہ میں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم لوگ جب بھی کسی بلند جگہ پر چڑھتے اور بلند ہوتے یا کسی وادی میں اترتے تو ہم لوگ باآواز بلند تکبیر کہتے، حضرت ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ جب ہم لوگوں سے قریب ہوئے تو فرمایا کہ اے لوگو! اپنی جانوں پر رحم کرو، تم کسی بہرے اور غیر حاضر کو نہیں پکارتے ہو تم تو اس کو پکارتے ہو جو سننے والا، دیکھنے والا ہے، پھر فرمایا کہ اے عبداللہ بن قیس کیا میں تم کو وہ کلمہ نہ بتادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے وہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" ہے۔

بْنَ قَيْسٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

٨٦٧ بَاب الْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ عَاصِمٌ مَانِعٌ قَالَ مُجَاهِدٌ (سَدًّا) عَنِ الْحَقِّ يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلَالَةِ (دَسَّاهَا) أَغْوَاهَا *

باب ۸۶۷۔ معصوم وہ ہے جس کو اللہ بچائے، عاصم کے معنی ہیں روکنے والا اور مجاہد نے کہا کہ سدا عن الحق کے معنی ہیں کہ وہ گمراہی میں ادھر ادھر حیران ہوں گے، وساہا کے معنی، اس کو گمراہ کر دیا۔

١٥٢١- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ *

۱۵۲۱۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ کوئی آدمی خلیفہ نہیں بنایا جاتا مگر اس کے لئے دو باطن ہوتے ہیں۔ ایک باطن تو اسے خیر کا حکم دیتا ہے اور اس کی رغبت دلاتا ہے، دوسرا باطن اس کو شر کا حکم دیتا ہے اور شر کی طرف ابھارتا ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔

٨٦٨ بَاب (وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ) (أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ) (وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا) وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَحِرْمٌ) بِالْحَبَشِيَّةِ وَجَبَ *

باب ۸۶۸۔ (اللہ کا قول کہ) جس شہر کے ہلاک کرنے کا ہم نے ارادہ کیا اس پر حرام ہے کہ وہ لوٹ جائے (نیز) جو لوگ تمہاری قوم میں سے ایمان لا چکے ہیں، ان کے سوا اب کوئی ایمان نہیں لائے گا (نیز) وہ صرف بدکار بچے ہی جنیں گے اور منصور بن نعمان نے بواسطہ عکرمہ، ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ حبشی زبان میں حرم کے معنی ہیں واجب ہونا۔

١٥٢٢- حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

۱۵۲۲۔ محمود بن غیلان، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ (چھوٹے چھوٹے گناہ) کے مشابہ اس سے زیادہ میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی جو حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر زنا کا حصہ لکھ دیا ہے جس کو وہ یقیناً پائے گا چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا بولنا ہے اور نفس اس کی تمنا اور خواہش کرتا ہے اور فرج اس کی تصدیق اور تکذیب کرتا ہے اور شبابہ نے بواسطہ ورقاء، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٨٦٩ بَاب (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ) *

باب ۸۶۹۔ (اللہ تعالیٰ کا قول کہ) ہم نے جو خواب تجھ کو دکھلایا وہ صرف لوگوں کی آزمائش کے لئے تھا۔

١٥٢٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ) قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ (وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ) قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ *

۱۵۲۳۔ حمیدی، سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آیت "وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ" میں رویاء سے مراد آنکھ کا خواب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا جس میں بیت المقدس کی طرف لے جائے گئے تھے اور ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ قرآن میں "شجرۃ ملعونہ" سے مراد زقوم کا درخت ہے۔

٨٧٠ بَاب تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى عِنْدَ اللَّهِ *

باب ۸۷۰۔ آدم اور موسیٰ علیہما السلام کا اللہ کے نزدیک گفتگو کرنے کا بیان(۱)۔

١٥٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ آدَمُ يَا مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى ثَلَاثًا قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۵۲۴۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، طاؤس، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے بحث کی چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں، ہمیں آپ نے محروم کیا اور جنت سے نکلوایا، آدم علیہ السلام نے فرمایا، اے موسیٰ! تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے ذریعہ برگزیدہ کیا اور اپنے ہاتھ سے تمہارے لئے لکھا کیا تم مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہو جو اللہ نے میری تقدیر میں میری پیدائش سے چالیس سال پیشتر ہی لکھ دی تھی، چنانچہ آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر اس بحث میں غالب رہے۔ یہ تین بار آپ نے فرمایا، سفیان نے بواسطہ ابوالزناد، ابوہریرہ، نبی ﷺ سے اس کے مثل نقل کیا۔

٨٧١ بَاب لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللَّهُ *

باب ۸۷۱۔ جس کو اللہ دے، اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

١٥٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ

۱۵۲۵۔ محمد بن سنان، فلیح، عبدہ بن ابی لبابہ، وراد مغیرہ بن شعبہ کے

---

۱ حضرت موسیٰؑ اور حضرت آدمؑ کے مابین یہ گفتگو کب ہوئی تھی؟ اس بارے میں متعدد اقوال ہیں۔ (۱) ایک رائے یہ ہے کہ یہ حضرت موسیٰ کے زمانے کا واقعہ ہے اور حضرت آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے بطور معجزہ کے زندہ فرمادیا تھا یا ان کی قبر کو حضرت موسیٰؑ پر منکشف فرمادیا تھا یا حضرت آدمؑ کی خواب میں زیارت ہوئی تھی تب یہ گفتگو ہوئی۔ (۲) دوسری رائے یہ ہے کہ یہ گفتگو حضرت موسیٰؑ کی وفات کے بعد ہوئی جب عالم ارواح میں دونوں نبیوں کی باہمی ملاقات ہوئی۔

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ وَرَّادًا أَخْبَرَهُ بِهَذَا ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ *

آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ امیر معاویہؓ نے مغیرہ کو لکھ بھیجا کہ مجھے لکھ بھیجو جو تم نے نبی ﷺ کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا ہے، چنانچہ مغیرہ نے مجھ سے لکھوایا، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا "لا الٰہ الا اللہ" یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ جسے تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور کوشش کرنے والے کو کوشش نفع نہیں پہنچائے گی، ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھ سے عبدہ نے بیان کیا کہ مجھ سے یہ وراد نے بیان کیا، پھر اس کے بعد میں معاویہؓ کے پاس گیا تو میں نے ان کو اس دعا کے پڑھنے کا حکم دیتے ہوئے سنا۔

٨٧٢ بَاب مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)*

باب ۸۷۲۔ اس شخص کا بیان جو بدبختی کی پستی اور بری تقدیر سے اللہ کی پناہ مانگے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ آپ کہہ دیجئے کہ میں مخلوقات کے شر سے صبح کی روشنی کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔

١٥٢٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ *

۱۵۲۶۔ مسدد، سفیان، سمی، ابو صالح، حضرت ابوہریرہؓ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مصیبت کی سختی اور بدبختی کے پانے، اور تقدیر کی برائی اور دشمنوں کے طعنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ مانگو۔

٨٧٣ بَاب (يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ)*

باب ۸۷۳۔ اللہ تعالیٰ انسان اور اس کے قلب کے درمیان حائل ہوتا ہے۔

١٥٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ *

۱۵۲۷۔ محمد بن مقاتل، ابوالحسن، عبداللہ، موسیٰ بن عقبہ، سالم، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اکثر قسم اس طرح کھایا کرتے تھے لا ومقلب القلوب یعنی (قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی)۔

١٥٢٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

۱۵۲۸۔ علی بن حفص و بشر بن محمد، عبداللہ، معمر، زہری، سالم حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ دَعْهُ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَا تُطِيقُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا کہ میں نے اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے۔ اس نے کہا وہ دھواں ہے، آپ نے فرمایا خاموش رہ تو اپنی تقدیر سے آگے نہیں بڑھ سکتا، عمرؓ نے عرض کیا کہ اجازت دیجئے تو میں اس کی گردن اڑادوں، آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اگر یہ وہی ہے تو ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے اور اگر وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں۔

٨٧٤ بَاب (قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا) قَضَى قَالَ مُجَاهِدٌ (بِفَاتِنِينَ) بِمُضِلِّينَ إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللَّهُ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ (قَدَّرَ فَهَدَى) قَدَّرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا *

باب ۸۷۴۔ (آیت) آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں وہی پہنچے گا جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے، کتب کے معنی ہیں فیصلہ کر دیا، فاتنین کے معنی ہیں گمراہ ہونے والے (اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ) کے معنی مگر جس کا جہنم میں داخل ہونا اللہ نے لکھ دیا ہے، قدر فہدی کے معنی ہیں کہ بد بختی اور نیک بختی تقدیر میں لکھی جاچکی ہے اور وھدی الانعام لمراتعها کے معنی ہیں جانور کو چراگاہ تک پہنچادینا۔

١٥٢٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمْكُثُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ *

۱۵۲۹۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، نضر، داؤد بن ابی الفرات، عبداللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے جس پر چاہتا ہے، مسلمانوں کے لئے اس کو رحمت بنا دیتا ہے، بندہ اگر ایسے شہر میں ہو جہاں طاعون ہو اور وہ وہاں ٹھہرا رہے اور صبر کرتے ہوئے اور کار ثواب خیال کرتے ہوئے اس شہر سے نہ نکلے اور وہ یہ یقین کرے کہ اسے وہی چیز پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے تو اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔

٨٧٥ بَاب (وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ) (لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ) *

باب ۸۷۵۔ (اللہ تعالیٰ کا قول کہ) ہم ہدایت پانے والے نہ ہوتے، اگر اللہ مجھے ہدایت نہ دیتا (نیز) اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں متقین میں سے ہوتا۔

١٥٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ

۱۵۳۰۔ ابوالنعمان، جریر، حازم، ابی اسحاق، حضرت براء بن عازب

هُوَ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا*

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق کے دن دیکھا کہ ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ کرتا تو نہ ہم روزہ رکھتے اور نہ ہی نماز پڑھتے، ہم پر سکینہ نازل فرما اور اگر ہم (دشمن کے) مقابل ہوں تو ہمیں ثابت قدم رکھ اور مشرکین نے ہم پر ظلم کیا ہے، جب ان لوگوں نے آزمائش کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کر دیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسموں اور نذروں کا بیان

٨٧٦ بَاب قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ)*

باب ۸۷۶۔ قسموں اور نذروں کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں پر تمہارا مواخذہ نہیں کرے گا بلکہ ان قسموں کا مواخذہ کرے گا جو تم قصد کر کے کھاؤ تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، اوسط درجہ کا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا ان کو کپڑا پہنانا، یا ایک غلام آزاد کرنا ہے جس شخص کو یہ میسر نہ ہو تو تین روزے رکھنا ہے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے شاید کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

١٥٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِي اللَّه عَنْه لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ قَطُّ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ وَقَالَ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي *

۱۵۳۱۔ محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی قسم نہیں توڑتے تھے، یہاں تک کہ اللہ نے کفارہ یمین کی آیت نازل فرمائی اور انہوں نے کہا کہ میں جس چیز پر بھی قسم کھاتا ہوں اور اس کے علاوہ میں خیر پاتا ہوں تو میں اسی چیز کو اختیار کرتا ہوں جو خیر ہوتی ہے اور میں اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

١٥٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ

۱۵۳۲۔ ابوالنعمان محمد بن فضل، جریر بن حازم، حسن، عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ

حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

نے فرمایا کہ اے عبدالرحمٰن بن سمرہؓ امارت طلب نہ کر، اس لئے کہ اگر تمہیں طلب کرنے کے بعد امارت دے دی گئی تو تم اس کے حوالے کر دیئے جاؤ گے اور اگر بغیر مانگے تمہیں مل جائے تو تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور بھلائی اس کے علاوہ میں پاؤ تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو اور وہ چیز کرو جو اس سے بہتر ہے۔

١٥٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ نَلْبَثَ ثُمَّ أُتِيَ بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَحَمَلَنَا عَلَيْهَا فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا وَاللَّهِ لَا يُبَارَكُ لَنَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَارْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُذَكِّرُهُ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي *

۱۵۳۳۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، غیلان بن جریر، ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ آپ سے سواری مانگنے کو آیا تو آپ نے فرمایا بخدا میں تمہیں سواری نہیں دوں گا اور نہ میرے پاس کوئی چیز ہے جس پر میں تمہیں سوار کروں، راوی کا بیان ہے کہ پھر ہم ٹھہرے جب تک اللہ نے چاہا کہ ہم ٹھہریں، پھر آپ کے پاس تین خوبصورت اونٹنیاں لائی گئیں، ہم کو آپ نے ان پر سوار کیا جب ہم چلے تو ہم نے کہا یا ہم میں سے کسی نے کہا، کہ بخدا ہم کو برکت نہ ہوگی ہم نبی ﷺ کی خدمت میں سواری مانگنے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی کہ ہمیں سواری نہ دیں گے، پھر ہم کو آپ نے سواری دے دی (معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھول گئے) اس لئے ہم نبی ﷺ کی خدمت میں واپس چلیں اور آپ کو یاد دلائیں، چنانچہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں سوار نہیں کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سوار کیا ہے اور بخدا میں جب بھی اللہ کی مشیت کے مطابق قسم کھاتا ہوں اور اس کے علاوہ میں بھلائی دیکھتا ہو تو میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں اور جو بہتر ہے وہ کر لیتا ہوں، یا (یہ فرمایا کہ) میں وہ کر لیتا ہوں جو بہتر ہے، اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

١٥٣٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ رَسُولُ

۱۵۳۴۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہم (ظہور کے اعتبار سے سب سے) آخر میں ہیں (لیکن) قیامت کے دن آگے ہوں گے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے معاملہ میں تمہارا اپنی قسموں پر مصر رہنا

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ يَلِجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ *

زیادہ گناہ کی بات ہے بہ نسبت اس کے کہ کفارہ ادا کردو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیا ہے۔

١٥٣٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَلَجَّ فِي أَهْلِهِ بِيَمِينٍ فَهُوَ أَعْظَمُ إِثْمًا لِيَبَرَّ يَعْنِي الْكَفَّارَةَ *

۱۵۳۵۔ اسحاق بن ابراہیم، یحیٰ بن صالح، معاویہ، یحیٰ، عکرمہ، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر والوں کے معاملہ میں قسم پر مصر رہے تو وہ بہت گنہگار ہے (۱) اس کو چاہئے کہ قسم کو پاک کرے یعنی کفارہ ادا کرے۔

٨٧٧ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللَّهِ *

باب ۸۷۷۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وایم اللہ (یعنی قسم ہے خدا کی) فرمانا۔

١٥٣٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ *

۱۵۳۶۔ قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اسامہ بن زید کو اس پر امیر مقرر فرمایا۔ بعض لوگوں نے ان کی سرداری پر طعن کیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اگر تم اس کی سرداری پر طعن کرتے ہو تو اس سے پہلے اس کے باپ کی سرداری پر بھی طعن کر چکے ہو قسم ہے خدا کی کہ وہ امارت کا مستحق تھا اور لوگوں میں میرے نزدیک بہت زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد یہ (یعنی حضرت اسامہؓ) لوگوں میں سب سے زیادہ میرے نزدیک محبوب ہے۔

٨٧٨ بَاب كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَعْدٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۸۷۸۔ نبی صلی اللہ کی قسم کس طرح کی تھی، اور حضرت سعدؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے والذی نفسی بیدہ فرمایا اور ابو قتادہؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاواللہ کہا، جہاں پر واللہ اور باللہ اور تاللہ کہا جاتا ہے۔

---

(۱) مراد یہ ہے کہ قسم کو پورا کرنے اور قسم نہ توڑنے میں گھر والوں کا ضرر ہو تو اسے یہ چاہئے کہ اپنی قسم کو توڑ دے اور گھر والوں کو ضرر سے بچائے بشرطیکہ قسم کو توڑنے میں کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرنا پڑے۔

لَاهَا اللَّهِ إِذًا يُقَالُ وَاللَّهِ وَبِاللَّهِ وَتَاللَّهِ *

١٥٣٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ *

۱۵۳۷۔ محمد بن یوسف، سفیان، موسیٰ بن عقبہ، سالم، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کی قسم یہ تھی، لاو مقلب القلوب (قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی)۔

١٥٣٨- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۱۵۳۸۔ موسیٰ، ابو عوانہ، عبدالملک، جابر بن سمرہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب قیصر ہلاک ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہو گا اور جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو فرمایا کہ اس کے بعد کسریٰ نہ ہو گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کئے جائیں گے۔

١٥٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۱۵۳۹۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیّب، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو فرمایا کہ اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہو گا اور جب قیصر ہلاک ہو گیا تو فرمایا کہ اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہو گا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کئے جائیں گے۔

١٥٤٠- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا *

۱۵۴۰۔ محمد، عبدہ، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ کی امت خدا کی قسم اگر تم جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

١٥٤١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ

۱۵۴۱۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، حیوۃ، ابو عقیل زہرہ بن معبد، اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ حضرت عمر بن الخطاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، حضرت عمرؓ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بجز میری جان کے تمام چیزوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے (تمہارا ایمان کامل

نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ *

نہیں) جب تک کہ میں تمہاری جان سے بھی زیادہ تمہیں محبوب نہ ہوں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اب خدا کی قسم آپ مجھ کو میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب اے عمر! (تمہارا ایمان کامل ہے)۔

١٥٤٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأُمِرَ أُنَيْسٌ الْأَسْلَمِيُّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا *

۱۵۴۲۔ اسماعیل، مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے بیان کیا کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جھگڑتے ہوئے آئے ان میں ایک نے کہا ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور ہمیں اجازت دیجئے کہ میں عرض کروں۔ آپ نے فرمایا کہ بیان کر اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا مالک نے کہا کہ عسیف سے مراد مزدور ہے میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا، لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا، میں نے سو بکری اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اس کو چھڑا لیا، پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو ان لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن ہونا پڑے گا اور سنگسار تو اس کی بیوی کو کیا جائے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا، تمہاری بکری اور لونڈی تمہیں واپس کی جاتی ہے اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا اور انیس اسلمی کو حکم دیا کہ اس دوسرے کی بیوی کے پاس جائے، اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کر دیا جائے اس نے اعتراف کر لیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

١٥٤٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَغَطَفَانَ

۱۵۴۳۔ عبداللہ بن محمد، وہب، شعبہ، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد ابی بکرہؓ سے، وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ بتاؤ اگر اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ (قبیلوں کے نام ہیں) قبیلہ تمیم اور عامر بن صعصعہ اور غطفان اور اسد سے بہتر ہوں تو وہ لوگ گھاٹے اور نقصان میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں

وَأَسَدٍ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ *

میری جان ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہیں۔

١٥٤٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَالَ لَهُ أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَنَظَرَ هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوهُ *

۱۵۴۴۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ، ابی حمید ساعدی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو عامل بنا کر بھیجا، عامل جب اپنے کام سے فارغ ہو چکا تو آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ بھیجا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے باپ اور اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھے رہے پھر دیکھتے کہ تجھے ہدیہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں، پھر رسول اللہ ﷺ عشاء کے وقت نماز کے بعد کھڑے ہوئے، تشہد پڑھا اور اللہ کی تعریف بیان کی جس کا وہ مستحق ہے، پھر فرمایا، اما بعد، عامل کا کیا حال ہے کہ ہم اسے عامل بنا کر بھیجتے ہیں وہ ہمارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ کی تحصیل کا ہے اور یہ ہمیں ہدیہ بھیجا گیا ہے۔ وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھ جاتا پھر دیکھے کہ اسے ہدیہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم میں سے جو شخص بھی کوئی چیز اس میں رکھ کر لے گا تو قیامت کے دن وہ اس چیز کو اس طرح لے کر آئے گا کہ وہ چیز اس کی گردن پر سوار ہو گی، اگر وہ اونٹ ہے تو وہ بلبلاتا ہوا اور اگر گائے ہے تو وہ بولتی ہوئی اور بکری ہے تو ممیاتی ہوئی آئے گی۔ میں نے (تم لوگوں کو) پہنچا دیا ہے۔ ابو حمید کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اٹھایا یہاں تک کہ ہم لوگوں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، ابو حمید نے کہا کہ میرے ساتھ اس کو زید بن ثابت نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، ان سے پوچھ لو۔

١٥٤٥ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ هُوَ ابْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا *

۱۵۴۵۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

١٥٤٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ

۱۵۴۶۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، معرور، ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں پہنچا، اس وقت آپ کعبہ کے

قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ يَقُولُ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قُلْتُ مَا شَأْنِي أَيُرَى فِيَّ شَيْءٌ مَا شَأْنِي فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ وَتَغَشَّانِي مَا شَاءَ اللَّهُ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا *

سایہ میں فرمارہے تھے کہ وہ لوگ گھاٹے میں ہیں قسم ہے کعبہ کے پروردگار کی کہ وہ لوگ گھاٹے میں ہیں، میں نے عرض کیا کہ میری کیا حالت ہے؟ کیا مجھ سے کوئی بات نظر آئی ہے؟ کیا بات ہے؟ چنانچہ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے، میں آپ کو خاموش نہ کر سکا اور جب تک اللہ نے چاہا مجھ پر غم کی کیفیت طاری رہی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں وہ کون لوگ ہیں، آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو زیادہ مال والے ہیں مگر وہ جو اس طرح اور اس طرح اور اس طرح (خرچ کرتے ہیں)۔

١٥٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ *

١٥٤٧۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمٰن، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنی نوے بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس رات میں جاؤں گا، ان میں سے ہر ایک ایسا بچہ جنے گی جو شہسوار ہوں گے اور اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے، ان کے ساتھی نے کہا انشاء اللہ کہئے لیکن انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا اور اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے تو ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی جس نے ایک ناتمام بچہ جنا۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ اگر وہ انشاء اللہ کہتے (تو سب کے بچے پیدا ہوتے) اور شہسوار ہو کر اللہ کی راہ میں سب کے سب جہاد کرتے۔

١٥٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةٌ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَدَاوَلُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِينِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا لَمْ يَقُلْ شُعْبَةُ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ *

١٥٤٨۔ محمد، ابوالاحوص، ابو اسحاق، براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو ریشم کا ایک ٹکڑا ہدیہ بھیجا گیا لوگ اس کو ہاتھوں ہاتھ لے رہے تھے اور اس کی نرمی اور خوبصورتی کو تعجب کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس سے تعجب کرتے ہو، لوگوں نے جواب دیا ہاں یارسول اللہ، آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ سعد کے رومال جنت میں اس سے بہتر ہیں، شعبہ اور اسرائیل نے ابواسحٰق کے واسطہ سے (جو روایت کی اس میں) والذی نفسی بیدہ (قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میری جان ہے) کے الفاظ بیان نہیں کئے۔

١٥٤٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ

١٥٤٩۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہند

الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ أَوْ خِبَائِكَ شَكَّ يَحْيَى ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ أَوْ خِبَائِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ قَالَ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ *

بنت عتبہ بن ربیعہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! (ایک وقت تھا کہ) روئے زمین پر مجھے سب سے پسند یہ تھا کہ آپ کے خیمہ والے (یعنی آپ کے تابع لوگ) ذلیل ہوں لیکن آج مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ کوئی بات نہیں کہ آپ کے خیمہ کے لوگ غالب ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے، اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اس میں ابھی اور ترقی ہو گی۔ ہند نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے کیا میرے لئے اس بات میں کوئی حرج ہے، اگر میں اس کے مال میں سے (اس کی اولاد کو) کو کھلاؤں، آپ نے فرمایا نہیں بشرطیکہ دستور کے مطابق ہو۔

١٥٥٠ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهْرَهُ إِلَى قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لِأَصْحَابِهِ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ أَفَلَمْ تَرْضَوْا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ *

۱۵۵۰۔ احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم، ابراہیم کے والد، ابواسحٰق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یمانی چمڑے کے ایک خیمہ سے اپنی پیٹھ لگائے ہوئے تھے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھا حصہ ہو لوگوں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا کیا تم لوگ پسند کرتے ہو کہ تم اہل جنت کا تیسرا حصہ ہو؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں! آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مجھے امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کے نصف ہو نگے۔

١٥٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

۱۵۵۱۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کو قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے سنا اور وہ اس کو بار بار پڑھ رہا تھا جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ شخص (اس سورت کی تلاوت) کو کم سمجھ رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ وہ (سورت) تہائی قرآن کے برابر ہے۔

١٥٥٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ

۱۵۵۲۔ اسحاق، حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ *

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم رکوع اور سجدے کو پورا کرو، قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں تمہیں پیچھے سے دیکھتا ہوں، جب کہ تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو۔

١٥٥٣- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا أَوْلَادٌ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ *

۱۵۵۳۔ اسحاق، وہب بن جریر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انصار کی ایک عورت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئی جس کے ساتھ اس کی اولاد تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔ آپ نے یہ تین بار فرمایا۔

٨٧٩ بَاب لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ *

باب ۸۷۹۔ اپنے باپوں کی قسم نہ کھاؤ۔

١٥٥٤- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ *

۱۵۵۴۔ عبداللہ بن مسلمہ مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اس وقت وہ گھوڑے پر سوار تھے اور اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا خبردار اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع کرتا ہے کہ اپنے باپوں کی قسم کھاؤ جس شخص کو قسم کھانا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

١٥٥٥- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا قَالَ مُجَاهِدٌ (أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ) يَأْثُرُ عِلْمًا تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ *

۱۵۵۵۔ سعید بن عفیر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم، حضرت ابن عمرؓ، حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں ان کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے، حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ قسم ہے خدا کی جب سے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتے سنا ہے نہ قصداً اور نہ بھول کر میں نے (باپ کی) قسم کھائی، مجاہد نے کہا، او اثارۃ من علم سے مراد یاثر علما ہے، عقیل و زبیدی اور اسحاق کلبی نے زہری سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے، اور ابن عیینہ اور معمر نے بواسطہ سالم، ابن عمرؓ حضرت عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١٥٥٦- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ *

١٥٥٦۔ موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنے باپوں کی قسم نہ کھایا کرو۔

١٥٥٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ إِلَى الطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ فَقَالَ قُمْ فَلَأُحَدِّثَنَّكَ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ وَاللَّهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا *

١٥٥٧۔ قتیبہ، عبدالوہاب، ایوب، ابو قلابہ، قاسم تمیمی، زہدم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جرم اور اشعریوں کے قبیلوں کے درمیان بھائی چارہ اور دوستی تھی ہم ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا، بنی تمیم کا ایک شخص ان کے پاس تھا جس کا رنگ سرخ تھا، اس کو کھانے پر بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے اس کو نجاست کھاتے ہوئے دیکھا ہے تو میری طبیعت متنفر ہو گئی میں نے قسم کھائی کہ مرغی نہیں کھاؤں گا، انہوں نے کہا کہ اٹھ میں تجھ سے اس کی بابت حدیث بیان کروں گا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چند اشعریوں کے ساتھ سواری مانگنے کے لئے آیا آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں سوار نہیں کروں گا اور نہ میرے پاس کوئی چیز ہے جس پر میں تم کو سوار کروں، آنحضرت ﷺ کے پاس مال غنیمت کے اونٹ آئے، آپ نے ہمارے متعلق دریافت فرمایا اشعری کہاں ہیں؟ اور ہمارے لئے پانچ اچھی اونٹنیوں کے دینے کا حکم دیا، جب ہم چلے تو ہم نے کہا کہ ہم نے یہ کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ ہم کو سواری نہیں دیں گے اور نہ ان کے پاس کوئی سواری ہے، جس پر ہمیں سوار کریں، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم کو سواری عنایت کی شاید ہم قسم بھول گئے۔ خدا کی قسم اس صورت میں ہم لوگ فلاح نہیں پائیں گے، ہم لوگ آپ کے پاس واپس لوٹے تو ہم لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ ہم آپ کے پاس سواری کی غرض سے آئے تھے، آپ نے قسم کھائی کہ ہم لوگوں کو سواری نہیں دیں گے اور نہ آپ کے پاس کوئی چیز ہے جس پر آپ سوار کریں، آپ نے فرمایا میں نے تمہیں سوار نہیں کیا لیکن اللہ نے تمہیں سوار کیا، بخدا میں کسی بات پر قسم کھاتا ہوں اور اس کے سوا دوسری بات میں بھلائی ہو تو میں اسی صورت کو اختیار کرتا ہوں جو بہتر ہے اور میں قسم توڑ دیتا ہوں۔

٨٨٠ بَاب لَا يُحْلَفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى وَلَا بِالطَّوَاغِيتِ *

باب ۸۸۰۔ کوئی شخص لات و عزیٰ اور بتوں کی قسم نہ کھائے۔

١٥٥٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ *

۱۵۵۸۔ عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، معمر، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص قسم کھائے اور قسم میں لات و عزیٰ کا نام لے تو اسے لا الہ الا اللہ کہنا چاہئے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اس کو صدقہ دینا چاہئے (تاکہ اس کے قولی گناہ کا کفارہ ہو جائے)۔

٨٨١ بَاب مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَإِنْ لَمْ يُحَلَّفْ *

باب ۸۸۱۔ بغیر قسم کھلائے ہوئے قسم کھانے کا بیان۔

١٥٥٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَلْبَسُهُ فَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتِمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ *

۱۵۵۹۔ قتیبہ، لیث، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کو پہنتے تھے اس کا نگینہ ہاتھ کے اندر کی طرف رہتا چنانچہ لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر آپ منبر پر بیٹھے اور اسے اتار دیا اور فرمایا کہ میں یہ انگوٹھی پہنتا تھا اور اس کے نگینہ کو اندر کی طرف رکھتا تھا، پھر اس کو پھینک دیا اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں اس کو کبھی نہ پہنوں گا، لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

٨٨٢ بَاب مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى الْكُفْرِ *

باب ۸۸۲۔ اس شخص کا بیان جو ملت اسلام کے سوا دوسرے مذہب کی قسم کھائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لات و عزیٰ کی قسم کھائے تو اسے لا الہ الا اللہ کہنا چاہئے اور اس کو کفر کی طرف منسوب نہیں کیا گیا۔

١٥٦٠ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ

۱۵۶۰۔ معلیٰ بن اسد، وہیب، ایوب، قلابہ، ثابت بن ضحاک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو ملت اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائے تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور فرمایا کہ جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا تو اس کو جہنم کی آگ میں اس سے عذاب دیا جائے گا اور

فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ *

مومن پر لعنت کرنا اس کے قتل کرنے کی طرح ہے اور جس نے مومن کو کفر کے ساتھ متہم کیا تو وہ اس کے قتل کی طرح ہے۔

٨٨٣ بَاب لَا يَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ وَهَلْ يَقُولُ أَنَا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فَلَا بَلَاغَ لِي إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ *

باب ۸۸۳۔ یہ نہ کہے جو اللہ چاہے اور جو تو چاہے اور کیا یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اللہ کے سبب سے یا تیرے سبب سے ہوں (یعنی خدا کے فضل و کرم سے جی سکتا ہوں پھر تمہاری مدد سے زندگی گزار سکتا ہوں) اور عمرو بن عاصم نے بواسطہ ہمام، اسحق بن عبداللہ، عبدالرحمن بن ابی عمرہ ابوہریرہ سے نقل کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ نے آزمانا چاہا تو ایک فرشتے کو بھیجا جو کوڑی کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ میرے اسباب منقطع ہو گئے اور اب میرے لئے سوائے خدا کے پھر تمہارے اور کوئی نہیں ہے، پھر پوری حدیث نقل کی۔

٨٨٤ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ فِي الرُّؤْيَا قَالَ لَا تُقْسِمْ *

باب ۸۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان لوگوں نے اللہ کی پکی قسمیں کھائیں اور ابن عباسؓ نے بیان کیا حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ بخدا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے بتلا دیں جو میں نے خواب کی تعبیر میں غلطی کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قسم نہ دو۔

١٥٦١ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ *

۱۵۶۱۔ قبیصہ، سفیان، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براءؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں (دوسری سند) محمد بن بشار، غندر، شعیب، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ہم کو قسم کے پورا کرنے کا حکم دیا۔

١٥٦٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ

۱۵۶۲۔ حفص بن عمر، شعبہ، عاصم احول، ابو عثمان، اسامہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسامہ بن زید، سعد

يُحَدِّثُ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ بِنْتًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ أَنَّ ابْنِي قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ إِلَيْهِ فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ وَنَفْسُ الصَّبِيِّ جُئِثُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ *

اور ابی بیٹھے ہوئے تھے تو آپ کی صاحبزادی نے آپ کو کہلا بھیجا کہ میرا بچہ مرنے کے قریب ہے اس لئے آپ میرے پاس تشریف لائیں، آپ نے جواب میں کہلا بھیجا کہ اللہ ہی کے لئے ہے جو وہ لے اور جو وہ دے اور ہر چیز اس کے نزدیک مقرر ہے۔ اس لئے وہ صبر کرے اور اس کو ثواب سمجھے۔ پھر (آپ کی صاحبزادی نے) قسم دے کر کہلا بھیجا کہ تشریف لائیے، آپ کھڑے ہوگئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے (وہاں پہنچ کر) جب آپ بیٹھے تو وہ بچہ آپ کے پاس لایا گیا، آپ نے اس کو اپنی گود میں بٹھلایا، بچے کی سانس اکھڑ رہی تھی، رسول اللہ ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے، سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ جس بندے کے دل میں چاہتا ہے رکھ دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ صرف اپنے مہربان بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

١٥٦٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ تَمَسُّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ *

١٥٦٣۔ اسماعیل، مالک، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں (اور وہ صبر کرے) تو آگ اسے صرف قسم (ا) پوری کرنے کے لئے چھوئے گی۔

١٥٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ وَأَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُسْتَكْبِرٍ *

١٥٦٤۔ محمد بن مثنی، غندر، شعبہ، معبد بن خالد، حارثہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کیا میں تم کو جنتی لوگ نہ بتادوں وہ کمزور اور مظلوم ہیں، کہ اگر وہ کسی بات پر اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ اسے پورا کر دیتا ہے اور دوزخ میں جانے والے مغرور اور سرکش اور متکبر لوگ ہیں۔

٨٨٥ - بَاب إِذَا قَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَوْ شَهِدْتُ بِاللَّهِ *

باب ٨٨٥۔ جب کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں یا میں نے اللہ کو گواہ کیا۔

١٥٦٥ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ

١٥٦٥۔ سعد بن حفص، شیبان، منصور، ابراہیم، عبیدہ، عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ کسی نے نبی ﷺ سے پوچھا لوگوں میں کون افضل ہے، آپ نے فرمایا کہ میرے زمانہ کے لوگ

(ا) اس قسم سے مراد قرآن کریم کی یہ آیت ہے "وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا"۔ (ترجمہ) اور نہیں ہے تم میں سے کوئی جو نہ پہنچے اس تک۔

وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانَ أَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ أَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ *

پھر وہ لوگ جو اس کے بعد آئیں گے، پھر جو لوگ اس کے بعد آئیں گے، پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہی ان کی قسم سے اور ان کی قسم ان کی شہادت سے سبقت کرے گی، ابراہیم نے بیان کیا کہ ہمارے زمانہ کے لوگ جب کہ ہم کمسن تھے ہم کو گواہی اور عہد میں قسم کھانے سے منع کرتے تھے۔

٨٨٦ بَاب عَهْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

باب ٨٨٦۔ اللہ بزرگ و برتر کے عہد (قسم) کا بیان۔

١٥٦٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِي اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ يَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَوْ قَالَ أَخِيهِ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهُ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ) قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ عَبْدُاللَّهِ قَالُوا لَهُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ نَزَلَتْ فِيَّ وَفِي صَاحِبٍ لِي فِي بِئْرٍ كَانَتْ بَيْنَنَا *

١٥٦٦۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، سلیمان و منصور، ابووائل، عبداللہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال (یا فرمایا بھائی کا مال) ہضم کرے تو اللہ اس سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر اللہ غضب ناک ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی کہ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ یعنی جو لوگ کہ اللہ کے عہد کے ساتھ خریدتے ہیں۔ سلیمان نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ اشعث بن قیس گزرے تو پوچھا کہ تم سے عبداللہ کیا بیان کرتے ہیں۔ لوگوں نے ان کو بتایا تو اشعث نے کہا کہ یہ آیت تو میرے اور میرے ایک ساتھی کے متعلق نازل ہوئی ہے، ہمارے درمیان ایک کنویں کے بارے میں تنازع تھا۔

٨٨٧ بَاب الْحَلِفِ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ وَكَلِمَاتِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ *

باب ٨٨٧۔ اللہ کی عزت اور اس کی صفات اور کلمات کی قسم کھانے کا بیان اور ابن عباس نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اعوذ بعزتك تیری عزت کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں اور ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا تو وہ عرض کرے گا اے پروردگار میرا چہرہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے، قسم ہے تیری عزت کی میں اس کے علاوہ تجھ سے کچھ نہ مانگوں گا۔ اور ابوسعید نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لئے یہ ہے اور اس جیسی دس ہیں اور ایوب نے کہا قسم ہے تیری عزت کی مجھے تیری برکت سے بے نیازی نہیں ہے۔

۱۵۶۷- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ (تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ) حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ *

۱۵۶۷۔ آدم، شیبان، قتادہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ ہمیشہ "ہل من مزید" (اور کچھ اور کچھ) کہتی رہے گی یہاں تک کہ رب العزت اس میں اپنا قدم رکھ دے گا تو دوزخ کہے گی کہ "بس بس" قسم تیری عزت کی اور اس کے بعض حصے بعض سے مل جائیں گے۔ شعبہ نے قتادہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۸۸۸ بَاب قَوْلِ الرَّجُلِ لَعَمْرُ اللَّهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (لَعَمْرُكَ) لَعَيْشُكَ *

باب ۸۸۸۔ کسی شخص کا "لعمر اللہ" کہنے کا بیان۔ ابن عباسؓ نے کہا لعمرک یعنی تیری زندگی کی قسم۔

۱۵۶۸- حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَاللَّهِ بْنَ عَبْدِاللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ وَفِيهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ فَقَامَ أُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّهُ *

۱۵۶۸۔ اویسی، ابراہیم، صالح، ابن شہاب، ح، حجاج،، عبداللہ بن عمر نمیری، یونس، زہری، عروہ بن زبیرؓ و سعید بن مسیّب، و علقمہ بن وقاص، و عبیداللہ بن عبداللہ سے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) زوجہ آنحضرت ﷺ کے واقعہ افک کے متعلق جب کہ لوگوں نے ان کے متعلق جو کچھ کہنا تھا کہا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی برأت ظاہر کر دی۔ ان میں سے ہر ایک نے حدیث کا ایک ٹکڑا بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی سے بدلہ لینے کے متعلق دریافت کیا۔ اسید بن حضیر کھڑے ہوئے پھر سعد بن عبادہ کی نسبت کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ ہم اس کو قتل کر دیں گے۔

۸۸۹ بَاب (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ) *

باب ۸۸۹۔ (اللہ تعالیٰ کا قول کہ) اللہ یمین لغو(۱) میں تمہارا مواخذہ نہیں کرے گا لیکن تمہارا مواخذہ ان قسموں پر کرے گا جو تمہارے دل نے کیا ہے اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔

۱۵۶۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ

۱۵۶۹۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آیت "لايؤاخذكم الله باللغو فى ايمانكم الخ لا والله اور بلى والله" کہنے کے

---

۱ یمین لغو کیا ہے؟ اس کی تفسیر میں علماء وفقہا کے متعدد اقوال میں سے چند یہ ہیں۔ (۱) ماضی کے کسی کام پر اپنے آپ کو سچا خیال کرتے ہوئے قسم کھانا جبکہ حقیقت میں وہ کام ایسے نہ ہو، فقہا حنفیہ نے اسی تفسیر کو ترجیح دی ہے۔ (۲) بغیر ارادے کے عادتاً زبان سے الفاظ قسم نکل جانا۔ (۳) غصہ کی حالت میں قسم کھانا (۴) کسی کام کے نہ کرنے کی قسم کھائی بعد میں اپنی قسم کو بھول کر وہ کام کرلے۔

بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ) قَالَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي قَوْلِهِ لَا وَاللَّهِ بَلَى وَاللَّهِ *

بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۸۹۰ بَاب إِذَا حَنِثَ نَاسِيًا فِي الْأَيْمَانِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ) وَقَالَ (لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ) *

باب ۸۹۰۔ جب کوئی شخص بھول کر قسم کے خلاف کرے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تم پر کوئی گناہ نہیں، اس میں جو بھول کر کرو" اور میرا اس پر مواخذہ نہ کرو جو میں بھول گیا۔

۱۵۷۰- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا وَسْوَسَتْ أَوْ حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ *

۱۵۷۰۔ خلاد بن یحییٰ، مسعر، قتادہ، زرارہ بن ادفی، حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے وسوسہ کو یا دل میں آنے والے خیالات کو معاف کر دیا ہے جب تک کہ اس پر عمل نہ کیا، یا گفتگو نہ کی۔

۱۵۷۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ يَوْمَئِذٍ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ *

۱۵۷۱۔ عثمان بن ہیثم یا محمد، ابن جریج، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ، عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نحر کے دن خطبہ دے رہے تھے اس دوران میں ایک شخص آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ میں گمان کرتا تھا کہ فلاں فلاں رکن سے پہلے فلاں فلاں رکن ہے، پھر ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں خیال کرتا تھا کہ فلاں فلاں عمل سے پہلے فلاں فلاں عمل ہے، یہ تین آدمی تھے، پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا اب کرلو، کوئی حرج نہیں اور اس دن آپ سے جس چیز کے متعلق بھی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اب کرلو، کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۵۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ *

۱۵۷۲۔ احمد بن یونس، ابوبکر، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے رمی سے پہلے طواف زیارت کرلیا ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے دوسرے آدمی نے عرض کیا کہ میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، تیسرے نے عرض کیا کہ میں نے رمی سے پہلے ذبح کرلیا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

١٥٧٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَأَعْلِمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا *

١٥٧٣۔ اسحٰق بن منصور، ابواسامہ، عبیداللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھنے لگا اور آنحضرت ﷺ مسجد کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے۔ وہ شخص آپ کی خدمت میں آیا اور آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا وعلیک، تو لوٹ جا اور نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری بار اس نے عرض کیا کہ مجھے بتا دیجئے، آپ نے فرمایا کہ جب تو نماز کا ارادہ کرے تو پوری طرح وضو کر۔ پھر قبلہ کی طرف رخ کر، پھر تکبیر کہہ اور جو کچھ تجھے قرآن یاد ہو پڑھ۔ پھر رکوع کر۔ یہاں تک کہ تو اطمینان سے رکوع کرے، پھر اپنا سر اٹھا، یہاں تک کہ جب سیدھا کھڑا ہو جائے تو پھر سجدہ کر یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کرے، پھر اٹھ کر بیٹھ، یہاں تک کہ مطمئن ہو جائے، پھر سجدہ کر یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کرے پھر اٹھ جا، یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے، پھر یہ اپنی تمام نمازوں میں کرے۔

١٥٧٤ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً تُعْرَفُ فِيهِمْ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَقَالَ أَبِي أَبِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا انْحَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ *

١٥٧٤۔ فروہ ابن ابی المغراء، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ غزوہ احد میں مشرکوں کو علانیہ شکست ہوئی۔ ابلیس چلایا کہ اے اللہ کے بندے اپنے پیچھے دیکھو۔ چنانچہ وہ لوگ پیچھے کی طرف پلٹے اور پیچھے کی طرف لوگوں پر پل پڑے۔ حذیفہ بن یمانؓ نے اپنے باپ کی طرف دیکھ کر کہا کہ (مسلمانو) یہ میرے باپ ہیں لیکن وہ لوگ وہاں سے نہیں ہٹے، یہاں تک کہ ان کو قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہؓ نے کہا کہ اللہ تم کو بخش دے۔ عروہ کا بیان ہے کہ مرتے دم تک حذیفہؓ کو (اپنے باپ کے اس طرح مارے جانے کا) قلق رہا۔

١٥٧٥ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ خِلَاسٍ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ

١٥٧٥۔ یوسف بن موسیٰ، ابواسامہ، عوف، خلاس، محمد، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کھالے وہ اپنا روزہ پورا کرے اس لئے کہ اللہ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔

اللَّهُ وَسَقَاهُ *

١٥٧٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ *

١٥٧٦۔ آدم بن ابی ایاس، ابن ابی ذہب، زہری، اعرج، عبداللہ بن بحینہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعت میں بیٹھنے سے پہلے کھڑے ہو گئے اور اسی طرح نماز جاری رکھی۔ جب آپ نماز پوری کر چکے تو لوگوں نے آپ کے سلام کرنے کا انتظار کیا۔ آپ نے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھا کر تکبیر اور سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور سلام پھیرا۔

١٥٧٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ عَبْدَالْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا قَالَ مَنْصُورٌ لَا أَدْرِي إِبْرَاهِيمُ وَهِمَ أَمْ عَلْقَمَةُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَا يَدْرِي زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ فَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ *

١٥٧٧۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدالعزیز بن عبدالصمد، منصور، ابراہیم، علقمہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت نے ان لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ پس اس میں کمی یا زیادتی ہو گئی، ابراہیم نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ ابراہیم یا علقمہ کو وہم ہو گیا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کمی کی گئی یا آپ بھول گئے ہیں! آپ نے پوچھا کیا بات ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ آپ نے اس طرح نماز پڑھی ہے۔ پھر آپ نے ان کے ساتھ دو سجدے کئے اور فرمایا کہ یہ دو سجدے اس کے لئے ہیں جسے یاد نہیں رہا کہ اپنی نماز میں اس نے زیادتی کی ہے یا کمی کی ہے۔ وہ گمان غالب کے مطابق عمل کرے اور جو باقی رہ گیا ہے اسے پورا کرے پھر دو سجدے کرے۔

١٥٧٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا) قَالَ كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا- قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ

١٥٧٨۔ حمیدی، سفیان، عمر بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ، ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابی بن کعب نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پہلی بار اعتراض کرنا نسیان کے سبب سے تھا۔ ابو عبداللہ (امام بخاری) نے کہا کہ میرے پاس محمد بن بشار نے لکھ بھیجا کہ ہم سے معاذ بن جبلؓ نے بواسطہ ابن عون، شعبی سے روایت کیا کہ حضرت براء بن عازبؓ کے ہاں کچھ مہمان ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا کہ ان کے لئے ذبح کریں۔ اس سے قبل کہ نماز سے فارغ ہو تاکہ مہمان کھائیں۔ چنانچہ گھر والوں نے نماز سے

عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَهُمْ فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ لِيَأْكُلَ ضَيْفُهُمْ فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الذَّبْحَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ وَيَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لَا رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

پہلے ذبح کر لیا۔ آنحضرت ﷺ سے لوگوں نے یہ بیان کیا تو آپ نے حکم دیا کہ دوبارہ ذبح کریں، براء بن عازبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس بکری کا ایک بچہ ایسا ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے اچھا ہے۔ ابن عون، بطریق شعبی نقل کرتے ہوئے اس جگہ ٹھہر جاتے تھے اور محمد بن سیرین سے اسی حدیث کی مثل روایت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے معلوم ہیں کہ ان کے علاوہ دوسروں کے لئے بھی یہ اجازت تھی یا نہیں اور اس کو ایوب نے ابن سیرین سے انہوں نے انسؓ سے، انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا۔

١٥٨٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبَدِّلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ *

۱۵۷۹۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، اسود بن قیس، حضرت جندب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں محمد ﷺ کے پاس موجود تھا۔ آپ نے عید کے دن نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس شخص نے ذبح کر لیا ہے اس کو چاہئے کہ اس کے بدلے دوسرا ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا اس کو چاہئے کہ وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

٨٩١ بَاب الْيَمِينِ الْغَمُوسِ (وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ) دَخَلًا مَكْرًا وَخِيَانَةً *

باب ۸۹۱۔ یمین غموس کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اپنی قسموں کو آپس میں مکر و خیانت نہ بناؤ کہ قدم ثابت ہونے کے بعد ڈگمگا جائیں اور یہ سبب اس کے کہ تم نے اللہ کی راہ سے روکا برائی کو چکھو اور تمہارے لئے دردناک عذاب ہے۔ دخلا کے معنی مکر و خیانت ہے۔

١٥٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ *

۱۵۸۰۔ محمد بن مقاتل، نضر، شعبہ، فراس، شعبی، حضرت عبداللہ بن عمروؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کبائر (یہ ہیں)۔ (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا (۳) کسی نفس کا قتل کرنا، (۴) جھوٹی قسم کھانا۔

٨٩٢ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّ الَّذِينَ

باب ۸۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور

يَشْتَرُونَ بعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ) وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ (وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ) وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ (وَلَا تَشْتَرُوا بعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ) (وَأَوْفُوا بعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا) *

اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی سی قیمت خریدتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے گفتگو فرمائے گا اور نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور اللہ بزرگ و برتر کا قول کہ اللہ کو اپنی قسموں کا سپر نہ بناؤ کہ تم نیکی کرتے ہو اور تقویٰ کرتے ہو اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ کے عہد کے ذریعہ قیمت وصول نہ کرو بے شک جو کچھ اللہ کے نزدیک ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو اور اپنے عہد کو پورا کرو جب کہ تم معاہدہ کرو اور اپنی قسموں کو ان کے مستحکم کرنے کے بعد نہ توڑو، حالانکہ تم نے اللہ کو اپنے اوپر کفیل بنایا ہے۔

١٥٨١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ فَقَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ قُلْتُ إِذًا يَحْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ *

١٥٨١۔ موسیٰ ابن اسمٰعیل، ابو عوانہ، اعمش، ابو وائل، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے جھوٹی قسم اس لئے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال اڑائے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی کہ بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ تھوڑا سا معاوضہ وصول کرتے ہیں (آخر آیت تک) اشعث بن قیس آئے تو پوچھا کہ عبدالرحمٰن تم لوگوں سے کیا بیان کرتے ہیں۔ لوگوں نے بتایا کہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی میرے اور میرے چچازاد بھائی کے درمیان ایک کنویں کے متعلق نزاع تھا چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تو گواہ پیش کر یا وہ قسم کھائے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ تو قسم کھا ہی لے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی قسم کھائے اور وہ اپنی قسم میں جھوٹا ہو تاکہ کسی مسلمان کا مال اڑائے تو قیامت کے دن اللہ اس سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔

٨٩٢ بَاب الْيَمِينِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْمَعْصِيَةِ وَفِي الْغَضَبِ *

باب ۸۹۲۔ اس چیز میں قسم کھانا جس کا مالک نہ ہو۔ اور گناہ کی قسم اور غصہ کی قسم کا بیان۔

١٥٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ انْطَلِقْ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ *

۱۵۸۲۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابی بردہ، ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھے میرے ساتھیوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں آپ سے سواری مانگوں، جس وقت میں آپ کی خدمت میں پہنچا اس وقت آپ غصہ کی حالت میں تھے۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا (پھر اس کے بعد) جب میں آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر کہو کہ اللہ یا اللہ کے رسول تمہیں سواری دیتے ہیں۔

١٥٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَاللَّهِ بْنَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ) الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فِي بَرَاءَتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللَّهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى) الْآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَنْزِعُهَا عَنْهُ أَبَدًا*

۱۵۸۳۔ عبدالعزیز، ابراہیم، صالح، ابن شہاب، ح، حجاج، عبداللہ بن عمر نمیری، یونس بن یزید ایلی، زہری، عروہ بن زبیر و سعید بن مسیب، و علقمہ بن وقاص و عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے حضرت عائشہؓ زوجہ آنحضرت ﷺ کے واقعہ افک کے متعلق (جب کہ لوگوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی برأت ظاہر کر دی) روایت کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نے حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا (حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے ان الذین جاء وابا الافا الخ پوری دس آیتیں میری برآت میں نازل فرمائیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ مسطح کی ذات میں قرابت کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم اب مسطح کی ذات پر کچھ بھی خرچ نہ کروں گا، جبکہ عائشہؓ پر بہتان باندھنے میں وہ بھی شریک ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ولا یاتل اولوا الفضل منکم و السعة ان یوتوا اولی القربیٰ الخ حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ خدا کی قسم میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو بخش دے، پھر مسطح کو دوبارہ حسب دستور سابق خرچ دینا شروع کیا اور کہا کہ خدا کی قسم میں اس خرچ کو کبھی بھی بند نہیں کروں گا۔

١٥٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ

۱۵۸۴۔ ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، قاسم، زہدم سے روایت

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا *

کرتے ہیں کہ ہم ابو موسیٰ اشعری کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چند اشعریوں کے ساتھ سواری مانگنے کے لئے حاضر ہوا۔ میں جب حاضر ہوا اس وقت آپ غصہ میں تھے۔ ہم نے آپ سے سواری مانگی، تو آپ نے قسم کھائی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم! میں کسی بات پر اللہ کی مشیت کے مطابق قسم کھاتا ہوں اور بھلائی اس کے خلاف میں پاتا ہوں تو وہی کرتا ہوں جو بہتر ہے اور قسم کو توڑ دیتا ہوں۔

٨٩٣ بَاب إِذَا قَالَ وَاللَّهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ فَصَلَّى أَوْ قَرَأَ أَوْ سَبَّحَ أَوْ كَبَّرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ هَلَّلَ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ (تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ) وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَلِمَةُ التَّقْوَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ *

باب ٨٩٣۔ جب کوئی شخص کہے کہ خدا کی قسم میں آج کلام نہیں کروں گا، پھر اس نے نماز پڑھی یا قرات کی یا سبحان اللہ، یا اللہ اکبر یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو وہ قسم کی اس نیت پر محمول ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہتر کلام چار ہیں۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔ ابوسفیان نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو لکھ بھیجا کہ اس کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے اور مجاہد نے کہا کہ تقویٰ کا کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔

١٥٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ *

١٥٨٥۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن میسّب، میسّبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہہ دیجئے میں اللہ کے نزدیک اس کے ذریعہ آپ کے لئے گفتگو کروں گا۔

١٥٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

١٥٨٦۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن فضیل، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں (لیکن) تول میں بھاری ہیں اور خداوند تعالیٰ کو محبوب ہیں (وہ کلمات یہ ہیں)۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ *

١٥٨٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلَّهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ وَقُلْتُ أُخْرَى مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ لِلَّهِ نِدًّا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ *

۱۵۸۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، اعمش، شقیق، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کلمہ فرمایا اور میں نے دوسرا (اسی قیاس پر) کہا (آپ نے فرمایا کہ) جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کہ جو شخص اس حال میں مر جائے کہ وہ اللہ کا شریک نہ بنائے تو جنت میں داخل ہوگا۔

٨٩٤ بَاب مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ *

باب ۸۹۴۔ اس شخص کا بیان جو قسم کھائے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس ایک مہینہ تک نہ جائے اور مہینہ انتیس دن کا ہو۔

١٥٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ *

۱۵۸۸۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، سلیمان بن بلال، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی نے ﷺ اپنی بیویوں سے ایلاء کیا اور آپ کا پیر اترا ہوا تھا۔ آپ بالا خانہ میں انتیس دن تک مقیم رہے پھر اتر آئے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایک ماہ تک ایلاء کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

٨٩٥ بَاب إِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ نَبِيذًا فَشَرِبَ طِلَاءً أَوْ سَكَرًا أَوْ عَصِيرًا لَمْ يَحْنَثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ وَلَيْسَتْ هَذِهِ بِأَنْبِذَةٍ عِنْدَهُ *

باب ۸۹۵۔ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں نبید نہیں پیوں گا اور اس نے طلاء یا سکر یا عصیر پی لیا تو بعض (یعنی حنفیہ) کے قول کے مطابق اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی اور یہ ان کے نزدیک نبیذ میں داخل نہیں۔

١٥٨٩ - حَدَّثَنِي عَلِيٌّ سَمِعَ عَبْدَالْعَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَسَ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ الْعَرُوسُ خَادِمَهُمْ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقَتْهُ قَالَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي تَوْرٍ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ *

۱۵۸۹۔ علی، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابوحازم، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے صحابی ابو اسیدؓ نے شادی کی تو آنحضرت ﷺ کی دعوت کی ان کی دلہن خدمت کر رہی تھی۔ سہلؓ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میں نے آپ کو کیا پلایا؟ میں نے ایک برتن میں رات کو کھجوریں بھگو دیں یہاں تک کہ جب صبح ہو گئی تو وہی میں نے آپ کو پلایا۔

١٥٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا

۱۵۹۰۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی، عکرمہ،

عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهمَا عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَنًّا*

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت سودہؓ زوجہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہماری ایک بکری مر گئی ہم نے اس کی کھال کو دباغت (رنگ) دے دیا پھر ہم اس میں برابر نبیذ بناتے رہے یہاں تک وہ پرانی ہو گئی۔

٨٩٦ بَاب إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْتَدِمَ فَأَكَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْأُدْمِ*

باب ۸۹۶۔ جب کوئی شخص قسم کھائے کہ سالن نہیں کھائے گا پھر اس نے روٹی کے ساتھ چھوہارہ یا سالن کے طور پر استعمال ہونے والی چیز کھائی۔

١٥٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ بِهَذَا *

۱۵۹۱۔ محمد بن یوسف، سفیان، عبدالرحمٰن بن عابس، عابس، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ محمد ﷺ کے گھر والوں کے سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی سیر ہو کر تین دن (متواتر) نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کو جا ملے اور ابن کثیر نے بواسطہ سفیان، عبدالرحمٰن، عابس، حضرت عائشہؓ یہ حدیث نقل کی۔

١٥٩٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

۱۵۹۲۔ قتیبہ، مالک، اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو طلحہؓ نے ام سلیمؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ کی ﷺ کمزور آواز سنی ہے جس سے مجھے بھوک کا اثر معلوم ہوا۔ تمہارے پاس کوئی چیز کھانے کی ہے؟ ام سلیمؓ نے کہا ہاں۔ پھر جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لے کر اس کے ایک کونہ میں روٹی لپیٹ دی۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا چنانچہ میں گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ لوگ بھی تھے۔ میں ان لوگوں کے سامنے جا کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں ابو طلحہؓ نے بھیجا ہے میں نے کہا جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اٹھو، چنانچہ یہ لوگ روانہ ہوئے اور میں ان کے آگے آگے تھا۔ یہاں تک کہ میں ابو طلحہؓ کے پاس پہنچا اور ان کو خبر کی۔ تو ابو طلحہؓ نے کہا اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں جو آپ کو کھلائیں تو ام سلیمؓ نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ابو طلحہ جا

حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا *

کر رسول اللہ ﷺ سے ملے۔ رسول اللہ ﷺ اور ابو طلحہ دونوں آئے یہاں تک کہ دونوں اندر داخل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ام سلیمؓ تیرے پاس جو کچھ ہے وہ لے آ۔ ام سلیم نے وہی روٹی پیش کی۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے اس روٹی کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا تو روٹی ٹکڑے ٹکڑے کی گئی اور ام سلیمؓ نے اپنی کپی سے گھی نچوڑ کر نکالا، اور اس کو اس میں ملایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس پر کچھ پڑھا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو اندر بلاؤ چنانچہ لوگ اندر بلائے گئے تو ان لوگوں نے سیر ہو کر کھایا پھر وہ باہر چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمیوں کو (اندر) بلاؤ، چنانچہ وہ لوگ بلائے گئے۔ اسی طرح (دس دس کرکے) پوری جماعت نے خوب پیٹ بھر کر کھایا اور اس جماعت میں ستر یا اسی آدمی تھے۔

٨٩٧ بَاب النِّيَّةِ فِي الْأَيْمَانِ *

باب ٨٩٧۔ قسموں میں نیت کا بیان۔

١٥٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّه عَنْه يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ *

١٥٩٣۔ قتیبہ بن سعید، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم، علقمہ بن وقاص لیثی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال نیت پر موقوف ہیں اور انسان کو وہی ملے گا جس کی نیت کرے۔ جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو گی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کی طرف ہو تاکہ وہ اسے پالے یا کسی عورت کی طرف ہو تاکہ اس سے شادی کرلے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہو گی جس کی ہجرت کی۔

٨٩٨ بَاب إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ وَالتَّوْبَةِ *

١٥٩٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ (وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا) فَقَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنِّي أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ *

باب ۸۹۸۔ جب کوئی اپنا مال نذر اور توبہ کے طور پر صدقہ کردے۔

۱۵۹۴۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک، عبداللہ بن کعب سے روایت ہے کہ کعب جب نابینا ہوگئے تو ایک صاحبزادے ان کو پکڑ کر لے جاتے، کعب بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی اس روایت میں جو ان تین حضرات کے متعلق ہے جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے اپنی حدیث کے آخر میں بیان کیا کہ میری توبہ یہ ہے کہ اپنا مال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف صدقہ دے کر اس سے دست بردار ہوتا ہوں تو نبی ﷺ نے فرمایا اپنا کچھ مال اپنے واسطے رکھ لے کہ یہ تیرے لئے بہتر ہے۔

٨٩٩ بَاب إِذَا حَرَّمَ طَعَامَهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ) وَقَوْلُهُ (لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ) *

باب ۸۹۹۔ جب کوئی شخص کھانے کی چیز حرام کرلے اور اللہ کا قول کہ اے نبی تم کیوں اس چیز کو اپنی بیویوں کی رضاجوئی کے لئے حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ نے تمہارے لئے اپنی قسموں کو کھولنا مقرر فرمادیا ہے اور اللہ کا قول کہ پاک اشیاء کو حرام نہ کرو جو اللہ نے حلال کی ہیں۔

١٥٩٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ

۱۵۹۵۔ حسن بن محمد، حجاج، ابن جریج، عطاء، عبیدہ بن عمیر، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتی تھیں کہ نبی ﷺ زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے تھے اور ان کے پاس شہد پیتے تھے تو ہم نے اور حفصہؓ نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی نبی ﷺ تشریف لائیں تو وہ کہے کہ آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آرہی ہے۔ کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے۔ نبی ﷺ ان میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو آپ سے یہی کہا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا ہے اور اب پھر کبھی شہد نہ پیوں گا تو یہ آیت یاایھاالنبی لم تحرم ما احل اللہ لك نازل ہوئی۔ ان تتوبا الی اللہ الخ، حضرت عائشہؓ و حفصہؓ سے خطاب ھے۔ واذا

جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ) (إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ) لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ (وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا) لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا و قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرِي بِذَلِكِ أَحَدًا *

اسرالنبی الیٰ بعض ازواجه حدیثا آپ کے اس قول کی طرف اشارہ ہے کہ بلکہ میں نے شہد پیا ہے اور مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بواسطہ ہشام بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ میں نے قسم کھالی ہے کہ اب کبھی نہ پیوں گا اس کی خبر کسی کو نہ کرنا (لیکن انہوں نے ظاہر کر دیا)۔

٩٠٠ بَاب الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ وَقَوْلِهِ (يُوفُونَ بِالنَّذْرِ) *

باب ٩٠٠۔ نذر پوری کرنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ وہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں۔

١٥٩٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا يَقُولُ أَوَلَمْ يُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ *

١٥٩٦۔ یحییٰ بن صالح، فلیح بن سلیمان، سعید بن حارث، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ ان کو کہتے ہوئے سنا کہ کیا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو نہ تو مقدم کر سکتی ہے اور نہ موخر کر سکتی ہے صرف نذر کے ذریعہ بخیل کا مال خرچ کرایا جاتا ہے۔

١٥٩٧- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ *

١٥٩٧۔ خلاد بن یحییٰ، سفیان، منصور، عبداللہ بن مرہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت نے نذر سے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ کسی چیز کو دفع نہیں کرتی بلکہ اس کے ذریعہ بخیل کا مال خرچ ہو جاتا ہے۔

١٥٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدِّرَ لَهُ وَلَكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ لَهُ فَيَسْتَخْرِجُ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ *

١٥٩٨۔ ابوالیمان، شعیب، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر آدمی کے پاس وہ چیز نہیں لاتی جو اس کی تقدیر میں نہ ہو لیکن نذر اس کو قدر میں ڈال دیتی ہے جو اس کی تقدیر میں لکھا گیا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ بخیل کا مال نکلواتا ہے اور وہ ایسی چیز دینے لگتا ہے جو پہلے نہ دیتا تھا۔

٩٠١ بَاب إِثْمِ مَنْ لَا يَفِي بِالنَّذْرِ *

باب ٩٠١۔ اس شخص کا گناہ جو نذر پوری نہ کرے۔

١٥٩٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ

١٥٩٩۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، ابو جمرہ، زہدم بن مضرب، عمران بن

سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ حَدَّثَنَا زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِي ذَكَرَ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا بَعْدَ قَرْنِهِ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ *

حصین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم میں سے سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں، پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے۔ پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے۔ عمران نے کہا کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ نے اپنے قرن کے بعد دو قرن یا تین قرن کا ذکر فرمایا، پھر ایسی قوم آئے گی جو نذر مانے گی اور اسے پورا نہیں کرے گی اور وہ لوگ امانت میں خیانت کریں گے اور گواہی دیں گے، حالانکہ انہیں گواہی دینے کو نہ کہا جائے گا اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو جائے گا۔

٩٠٢ بَاب النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ (وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ) *

باب ۹۰۲۔ طاعت میں نذر ماننے کا بیان (اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ) جو تم نے خرچ کیا ہے یا جو تم نے نذر مانی ہے اللہ اس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

١٦٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ *

۱۶۰۰۔ ابونعیم، مالک، طلحہ بن عبدالملک، قاسم، حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص نذر مانے کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو چاہئے کہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص نذر مانے کہ اس کی نافرمانی کرے گا تو اس کی نافرمانی نہ کرے۔

٩٠٣ بَاب إِذَا نَذَرَ أَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَ إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ *

باب ۹۰۳۔ جب کسی شخص نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر(۱) مانی یا قسم کھائی کہ فلاں شخص سے گفتگو نہ کرے گا پھر وہ مسلمان ہو گیا۔

١٦٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ *

۱۶۰۱۔ محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، عبیداللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر مانی تھی کہ ایک رات خانہ کعبہ میں اعتکاف کروں گا تو آپ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر۔

٩٠٤ بَاب مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ وَأَمَرَ

باب ۹۰۴۔ اس شخص کا بیان جو مر جائے اور اس کے ذمہ نذر

۱؎ جاہلیت کی مانی ہوئی نذر پر کفارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں اس بارے میں فقہا کے مابین اختلاف ہے دونوں طرف کے فقہا کا استدلال احادیث مبارکہ سے ہے ملاحظہ ہو۔ (فتح الباری صفحہ ۴۹۶ جلد ۱۱، علاء السنن صفحہ ۴۳۸ جلد ۱۱۔

ابْنُ عُمَرَ امْرَأَةً جَعَلَتْ أُمُّهَا عَلَى نَفْسِهَا صَلَاةً بِقُبَاءٍ فَقَالَ صَلِّي عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ *

واجب ہوا اور ابن عمرؓ نے ایک عورت کو جس کی ماں نے قباء میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی کہا کہ اس کی طرف سے نماز پڑھ لے اور ابن عباس نے بھی اسی طرح کیا۔

١٦٠٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ *

١٦٠٢۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ انصاری نے آنحضرت ﷺ سے نذر کے متعلق مسئلہ دریافت کیا جو ان کی ماں کے ذمہ واجب الادا تھی اور وہ اس کے ادا کرنے سے پہلے مر گئی تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ ماں کی طرف سے نذر ادا کرے اور یہی بعد میں مسنون ہو گیا۔

١٦٠٣- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ أُخْتِي قَدْ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ اللَّهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ *

١٦٠٣۔ آدم، شعبہ، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی اور وہ مر گئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تو اس کی طرف سے (قرض) ادا کرتا؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا کہ اللہ کا حق ادا کر اس لئے کہ وہ ادا کئے جانے کا زیادہ مستحق ہے۔

٩٠٥ بَاب النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةٍ *

باب ٩٠٥۔ معصیت اور اس چیز کی نذر ماننے کا بیان جس پر قدرت نہ ہو۔

١٦٠٤- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ *

١٦٠٤۔ ابوعاصم، مالک، طلحہ بن عبدالملک، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نذر مانی کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو چاہئے کہ اس کی اطاعت کرے اور جس نے نذر مانی کہ اس کی نافرمانی کرے تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

١٦٠٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ وَرَآهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ وَقَالَ الْفَزَارِيُّ

١٦٠٥۔ مسدد، یحییٰ، حمید، ثابت، انسؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس شخص کا اپنی جان کو عذاب میں ڈالنے سے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے آپ نے اس کو دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا اور فرازی نے بواسطہ حمید ثابت حضرت انسؓ

عَنْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ *

نقل کیا۔

١٦٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ

۱۶۰۶۔ ابوعاصم، ابن جریج، سلیمان، احول، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رسی یا کسی اور چیز کے ساتھ طواف کر رہا تھا تو آپ نے اس کو کاٹ دیا۔

١٦٠٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ *

۱۶۰۷۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، سلیمان، احول، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ جب کہ طواف کر رہے تھے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ایک آدمی کو (طواف کی حالت میں) ایک رسی کے ساتھ جو اس کی ناک میں تھی، ان کو ہنکا رہا تھا تو اس رسی کو نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے کاٹ ڈالا، پھر اسی کو حکم دیا کہ اپنے ہاتھ سے ہنکا کر لے جائے۔

١٦٠٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ قَالَ عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۶۰۸۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہے آپ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا تو لوگوں نے بتایا کہ ابواسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں اور نہ سایہ میں آئے گا اور نہ گفتگو کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو حکم دو کہ بات چیت کرے اور سایہ میں آئے اور بیٹھ جائے اور اپنا روزہ پورا کرے، عبدالوہاب نے بواسطہ ایوب عکرمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

٩٠٦ بَاب مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا فَوَافَقَ النَّحْرَ أَوِ الْفِطْرَ *

باب ۹۰۶۔ اس شخص کا بیان جو چند دنوں کے روزے رکھنے کی نذر مانے اور ان میں یوم نحر یا یوم فطر آجائے۔

١٦٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ الْأَسْلَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سُئِلَ

۱۶۰۹۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، حکیم بن ابی حرہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ سے اس شخص کی بابت پوچھا گیا جس نے نذر مانی کہ فلاں فلاں دن روزہ رکھے گا اور ان دنوں میں یوم اضحیٰ (یعنی قربانی کا دن) یا یوم فطر کا دن

عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا صَامَ فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) لَمْ يَكُنْ يَصُومُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ وَلَا يَرَى صِيَامَهُمَا *

آجائے تو انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔ آپ یوم اضحیٰ اور یوم فطر میں روزہ نہ رکھتے تھے اور نہ ان دنوں میں روزہ رکھنے کو جائز سمجھتے تھے۔

١٦١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَاءَ أَوْ أَرْبِعَاءَ مَا عِشْتُ فَوَافَقْتُ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَمَرَ اللَّهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنُهِينَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِثْلَهُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ *

١٦١٠۔ عبداللہ بن مسلمہ، یزید بن زریع، یونس، زیاد بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ تھا ان سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ ہر منگل اور بدھ کے روز روزہ رکھوں گا جب تک زندہ رہوں گا اور اس دن میں بقر عید کا دن آگیا (تو کیا کروں) انہوں نے کہا کہ اللہ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا اور ہمیں منع کیا گیا کہ یوم نحر میں روزے رکھیں۔ دوبارہ اس کے متعلق سوال کیا تو یہی جواب دیا، اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔

٩٠٧ بَاب هَلْ يَدْخُلُ فِي الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ الْأَرْضُ وَالْغَنَمُ وَالزُّرُوعُ وَالْأَمْتِعَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ لِحَائِطٍ لَهُ مُسْتَقْبِلَةِ الْمَسْجِدِ *

باب ٩٠٧۔ کیا قسموں اور نذروں میں زمین، بکریاں، کھیتی اور اسباب داخل ہوں گے اور ابن عمرؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے ایسی زمین ملی ہے جس سے نفیس کوئی مال مجھے کبھی نہیں ملا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو اصل مال کو روک رکھ اور اس کا نفع صدقہ کردے۔ ابوطلحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو سب سے زیادہ محبوب مال بیرحاء رہے وہ باغ جس کا رخ مسجد کی طرف ہے۔

١٦١١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالثِّيَابَ وَالْمَتَاعَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ

١٦١١۔ اسماعیل، مالک، ثور بن زید دیلی، ابوالغیث (ابن مطیع کے آزاد کردہ غلام) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کے دن نکلے۔ ہم لوگوں کو مال واسباب اور کپڑوں کے علاوہ سونا، چاندی، غنیمت میں نہیں ملا۔ بنی ضبیب میں سے ایک شخص نے جس کا نام رفاعہ بن زید تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعم نامی ایک غلام ہدیہ میں بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القریٰ کی طرف روانہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِي الْقُرَى بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ *

ہوئے یہاں تک کہ جب آپ وادی القریٰ میں پہنچ گئے مدعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کجاوے اتار رہا تھا کہ یکایک ایک تیر آکر اس کو لگا جس نے اس کو مار ڈالا۔ لوگوں نے کہا اس کو جنت کی خوشخبری ہو، رسول اللہ نے فرمایا ہر گز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ وہ صافہ جو اس نے مال غنیمت میں سے خیبر کے دن تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا اس پر (آگ کی طرح) شعلہ زن ہے۔ جب یہ بات لوگوں نے سنی تو ایک آدمی ایک تسمہ یا دو تسمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ آگ کا ایک تسمہ ہے یا آگ کے دو تسمے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسموں کے کفارے کا بیان

٩٠٨ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ) وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ (فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٍ وَعِكْرِمَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ أَوْ أَوْ فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا فِي الْفِدْيَةِ *

باب ۹۰۸۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ فدیہ روزے رکھنا، یا صدقہ دینا، یا قربانی ہے اور حضرت ابن عباسؓ و عطاء، و عکرمہ سے منقول ہے کہ قرآن میں جہاں جہاں اَوْ اَوْ (یعنی یا۔یا) کا لفظ آیا ہے وہاں انسان کو اختیار ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبؓ کو فدیہ میں اختیار دیا تھا۔

١٦١٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۱۲۔ احمد بن یونس، ابو شہاب، ابن عون، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیا تجھے کیڑے تکلیف دیتے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کہ (سر منڈا کر) فدیہ

فَقَالَ ادْنُ فَدَنَوْتُ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ وَالْمَسَاكِينُ سِتَّةٌ *

میں روزے رکھ یا صدقہ دے، یا قربانی کر اور مجھ سے ابن عون نے ایوب کا قول نقل کیا کہ روزے تین دن رکھے یا بکری کی قربانی کرے یا چھ مسکینوں کو (کھانا) کھلائے۔

٩٠٩ بَاب قَوْلِهِ تَعَالَى (قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ) مَتَى تَجِبُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ *

باب ٩٠٩۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز ہے اور وہ جاننے والا حکمت والا ہے اور غنی اور فقیر پر کب کفارہ واجب ہوتا ہے۔

١٦١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَسْتَطِيعُ تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ *

١٦١٣۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں تو ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تیری کیا حالت ہے، اس نے کہا میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ آپ نے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا کیا تو دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ کے پاس ایک عرق کھجور لائی گئی، عرق ایک بڑا پیمانہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لے جا اور اس کو صدقہ کر۔ اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں۔ نبی ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے، آپ نے فرمایا کہ اس کو اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

٩١٠ بَاب مَنْ أَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكَفَّارَةِ *

باب ٩١٠۔ اس شخص کا بیان جو کفارے میں کسی تنگدست کی مدد کرے۔

١٦١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً

١٦١٤۔ محمد بن محبوب، عبدالواحد، معمر، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں صحبت کر لی۔ آپ نے پوچھا کیا تیرے پاس غلام ہے؟ اس نے کہا نہیں، فرمایا کیا تو دو مہینے متواتر روزے رکھ

قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ أَعَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ *

سکتا ہے؟اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟اس نے کہا نہیں، اتنے میں انصار میں سے ایک آدمی ایک عرق کھجور لے کر آیا۔ (عرق ایک پیمانہ ہے) آپ نے فرمایا اس کو لے جا اور صدقہ کر۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ اپنے سے زیادہ حاجت مند کو دوں؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ ساتھ بھیجا ہے کہ مدینہ کی دونوں پتھریلی زمینوں کے درمیان کوئی گھر مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ہے، آپ نے فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا۔

٩١١ بَاب يُعْطِي فِي الْكَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا *

باب ۹۱۱۔ کفارہ میں دس مسکینوں کو دیا جائے خواہ وہ نزدیک کے ہوں یا دور کے۔

١٦١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ *

۱۶۱۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، سفیان، زہری، حمید، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تیری کیا حالت ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس غلام آزاد کرنے کے لئے ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو دو مہینے کے روزے مسلسل رکھ سکتا ہے اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ اس نے کہا میرے پاس نہیں۔ نبی ﷺ کے پاس ایک عرق کھجور لائی گئی۔ آپ نے فرمایا اس کو لے جا کر صدقہ کر۔ اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ حاجت مند کو دوں۔ یہاں کی دونوں پتھریلی زمینوں کے درمیان کوئی ہم سے زیادہ محتاج نہیں، پھر فرمایا کہ اس کو لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا۔

٩١٢ بَاب صَاعِ الْمَدِينَةِ وَمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهِ وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذَلِكَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ *

باب ۹۱۲۔ مدینہ کے صاع اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مد اور اس میں برکت اور اس امر کا بیان جو اہل مدینہ میں نسلاً بعد نسل منتقل ہوتی آئی ہیں۔

١٦١٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ

۱۶۱۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، قاسم بن مالک مزنی، جعید بن عبدالرحمٰن، سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک صاع ایک مد اور تمہارے مد کا ایک تہائی ہوتا تھا پھر عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانہ میں اس میں زیادتی کی

وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ فَزِيدَ فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ *

گئی۔

١٦١٧ - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلْمٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدِّ الْأَوَّلِ وَفِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ لَنَا مَالِكٌ مُدُّنَا أَعْظَمُ مِنْ مُدِّكُمْ وَلَا نَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي مَالِكٌ لَوْ جَاءَكُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مُدًّا أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُعْطُونَ قُلْتُ كُنَّا نُعْطِي بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْأَمْرَ إِنَّمَا يَعُودُ إِلَى مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

١٦١٧۔ منذر بن ولید جارودی، ابوقتیبہ سلم، مالک، نافعؒ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ رمضان کی زکوۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مد یعنی پہلی مد سے اور قسم کے کفارہ میں (بھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے دیا کرتے تھے۔ ابوقتیبہ نے کہا کہ ہم سے مالک نے کہا کہ ہمارا مد تمہارے مد سے بڑا ہے اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے مد میں فضل دیکھتے ہیں اور مجھ سے مالک نے کہا کہ اگر تمہارے پاس امیر نے آکر مد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے چھوٹا مقرر کر دیا تو کس چیز سے تم دیتے تھے تو میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے دیتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس طرح سے حساب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد ہی کے برابر ہو جائے گا۔

١٦١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ *

١٦١٨۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ ان کو ان کے پیمانہ اور صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔

٩١٣ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ) وَأَيُّ الرِّقَابِ أَزْكَى *

باب ٩١٣۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ یا ایک غلام کا آزاد کرنا ہے اور اس امر کا بیان کہ کس قسم کا غلام آزاد کرنا بہتر ہے۔

١٦١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ

١٦١٩۔ محمد، داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، ابوغسان، محمد بن مطرف، زید بن اسلم، علی بن حسین، سعید بن مرجانہ، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے عضو کو آگ سے آزاد کرے گا، یہاں تک کہ اس کی شرم گاہ کو اس کی شرم گاہ کے عوض آزاد کر دے گا۔

النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ *

٩١٤ بَاب عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُكَاتَبِ فِي الْكَفَّارَةِ وَعِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا وَقَالَ طَاوُسٌ يُجْزِئُ الْمُدَبَّرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ *

باب ۹۱۴۔ کفارہ میں مکاتب اور ام ولد اور مدبر اور ولد الزناد کے آزاد کرنے کا بیان، اور طاؤس نے کہا کہ مدبر اور ام ولد بھی کافی ہو گا۔

١٦٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ *

۱۶۲۰۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، عمرو، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ انصار میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا۔ اور اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو آپ نے فرمایا کہ اس کو مجھ سے کون خریدتا ہے۔ نعیم بن نحان نے آٹھ سو درہم کے بدلے اس کو خرید لیا۔ میں نے جابر بن عبداللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ ایک قبطی غلام تھا اور پہلے ہی سال مر گیا۔

٩١٥ بَاب إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكَفَّارَةِ لِمَنْ يَكُونُ وَلَاؤُهُ *

باب ۹۱۶۔ جب کفارہ میں غلام آزاد کرے تو اس کی ولا کس کیلئے ہے۔

١٦٢١- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

۱۶۲۱۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بریرہؓ کو خریدنا چاہا تو (اس کے مالکوں نے) اس کی ولاء کی شرط اپنے لئے کی، حضرت عائشہؓ نے یہ نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو خرید لو۔ ولاء تو اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

٩١٦ بَاب الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْأَيْمَانِ *

باب ۹۱۶۔ قسم میں انشاء اللہ کہنے کا بیان۔

١٦٢٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ

۱۶۲۲۔ قتیبہ بن سعید، حماد، غیلان بن جریر، ابو بردہ بن ابی موسیٰ، ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اشعریوں کی جماعت کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں سواری مانگنے کے لئے آیا تو آپ نے فرمایا کہ بخدا میں تمہیں سواری نہیں دوں گا، میرے پاس کوئی چیز نہیں، جو تمہیں سواری کے لئے دوں، پھر ہم ٹھہرے جب تک اللہ نے چاہا۔ آپ کے پاس کچھ اونٹ لائے گئے تو آپ نے ہمیں تین اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا، جب ہم روانہ ہوئے تو ہم میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ اللہ ہمیں برکت نہ دے گا ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری مانگنے آئے تھے آپ نے قسم کھائی کہ ہمیں

فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

سواری نہ دیں گے اس کے باوجود ہمیں سواری دی، ابو موسیٰؓ کا بیان ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس واپس آئے اور آپ سے یہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں سواری نہیں دی اور بخدا اگر اللہ نے چاہا میں کسی بات پر قسم کھاتا ہوں اور بھلائی اس کے خلاف پاتا ہوں تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کرتا ہوں جو بھلا ہو۔

١٦٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَقَالَ إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ *

۱۶۲۳۔ ابوالنعمان، حماد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مگر میں اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کرتا ہوں جو بہتر ہے یا یہ فرمایا کہ اتیت الذی ھو خیر و کفرت (معنی وہی ہیں قدرے الفاظ کا تغیر ہے)۔

١٦٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلٌّ تَلِدُ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الْمَلَكَ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَنَسِيَ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ وَقَالَ مَرَّةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَثْنَى وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۱۶۲۴۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ہشام بن حجیر، طاؤس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا میں ایک رات میں نوے بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس جاؤں گا ہر ایک کو بچہ پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا ان کے ساتھی یعنی بقول سفیان فرشتے نے کہا کہ آپ انشاء اللہ کہہ دیجئے لیکن وہ بھول گئے اور اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے۔ ان میں سے کسی عورت کو بچہ پیدا نہیں ہوا بجز ایک عورت کے جو ایک ناتمام بچہ جنی۔ ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ قسم میں انشاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم نہ ٹوٹتی اور اپنا مقصد بھی پالیتے۔ ایک بار انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ استثنا کرتے یعنی انشاء اللہ کہہ لیتے تو (اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے) اور ہمیں ابوالزناد نے بواسطہ اعرج ابوہریرہؓ کی طرح حدیث بیان کی۔

٩١٧ بَاب الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ وَبَعْدَهُ *

باب ۹۱۷۔ قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد کفارہ دینے کا بیان (۱)۔

(۱) قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے ادا کیا جا سکتا ہے یا نہیں اس بارے میں فقہا اور محدثین کے اقوال مختلف ہیں۔ (۱) ہر طرح کا کفارہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ (۲) صرف کفارہ مالیہ قسم توڑنے سے پہلے ادا کیا جا سکتا ہے۔ (۳) فقہا حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ کسی قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے ادا نہیں کیا جا سکتا بلکہ حانث ہونے کے بعد ہی کفارہ ادا کیا جائے۔ فقہا حنفیہ کا استدلال متعدد روایات و آثار سے ہے۔ ملاحظہ ہو (اعلاء السنن صفحہ ۳۶۷ جلد ۱۱، تکملہ فتح الملہم صفحہ ۱۸۸ جلد ۲۔

١٦٢٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ وَمَعْرُوفٌ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامٌ قَالَ وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ قَالَ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذَلِكَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ قَالَ أَيُّوبُ أَحْسِبُهُ قَالَ وَهُوَ غَضْبَانُ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَقِيلَ أَيْنَ هَؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَتَيْنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى قَالَ فَانْدَفَعْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَمَلَنَا نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا ارْجِعُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنُذَكِّرْهُ يَمِينَهُ فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَظَنَنَّا أَوْ فَعَرَفْنَا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ قَالَ انْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللَّهُ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا

١٦٢٥۔ علی بن حجر، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، قاسم تمیمی، زہدم جرمی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابو موسیٰؓ کے پاس تھے اور ہماری اور اس قبیلہ جرم کے درمیان محبت اور لین دین تھا، راوی کا بیان ہے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا ان کے کھانے میں مرغی کا گوشت تھا۔ اس جماعت میں بنی تیم اللہ کا ایک شخص سرخ رنگ کا تھا، رومی کی طرح تھا، وہ کھانے کے پاس نہیں گیا۔ ابو موسیٰؓ نے اس سے کہا کہ قریب آجاؤ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے اس نے کہا کہ میں نے اس کو ایسی چیز (نجاست) کھاتے دیکھا ہے جس سے میری طبیعت متنفر ہو گئی تو میں نے قسم کھالی کہ میں یہ کبھی نہ کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ قریب آجاؤ میں تم سے اس کے متعلق بیان کروں گا۔ ہم اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری مانگنے حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ صدقہ کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھے خیال ہے کہ انہوں نے یہ بیان کیا کہ اس وقت آپ غصہ کی حالت میں تھے آپ نے فرمایا بخدا میں تمہیں سواری نہیں دوں گا اور نہ میرے پاس کوئی چیز ہے جو تمہیں سواری کے لئے دوں۔ ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ چلنے لگے تو آپ کے پاس غنیمت کے اونٹ لائے گئے آپ نے فرمایا وہ اشعری کہاں ہیں؟ چنانچہ ہم آئے تو ہمیں پانچ خوبصورت اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا۔ ہم اونٹوں کو لے کر روانہ ہوئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سواری مانگنے آئے تھے آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہ دیں گے پھر ہم کو بلایا اور سواری دیدی (شاید) رسول اللہ ﷺ اپنی قسم بھول گئے۔ خدا کی قسم اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی قسم سے غافل رکھا تو فلاح نہیں پائیں گے اس لئے ہم آپ کے پاس پھر چلیں اور آپ کو قسم یاد دلائیں۔ ہم واپس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس سواری مانگنے آئے تھے آپ نے قسم کھائی کہ ہمیں سواری نہ دیں گے پھر آپ نے ہمیں سواری دی ہمیں خیال ہوا کہ شاید آپ اپنی قسم بھول گئے آپ نے فرمایا کہ جاؤ تمہیں اللہ نے سواری دی ہے۔ بخدا اگر اللہ نے چاہا میں نے جب بھی کسی بات پر قسم کھائی اور بھلائی اس کے خلاف پائی تو میں نے وہی

مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيِّ *

کیا جو بھلا ہے اور قسم کا کفارہ دیدیا۔ حماد بن زید، بواسطہ ایوب، ابو قلابہ اور قاسم بن عاصم کلیبی اس کی متابعت میں روایت کی۔

١٦٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ بِهَذَا *

١٦٢٦۔ قتیبہ، عبدالوہاب، ایوب، ابو قلابہ، قاسم تمیمی زہدم سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

١٦٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ بِهَذَا *

١٦٢٧۔ ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، قاسم، زہدم سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

١٦٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ تَابَعَهُ أَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَهِشَامٌ وَالرَّبِيعُ *

١٦٢٨۔ محمد بن عبداللہ، عثمان بن عمر بن فارس، ابن عون، حسن، عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امارت کی طلب نہ کرو اس لئے کہ اگر تمہیں بلا مانگے مل جائے تو تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر مانگنے سے ملی تو تم اس کے حوالے کر دیئے جاؤ گے اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور بھلائی اس کے غیر میں پاؤ تو وہی کرو جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔ اشہل نے ابن عون سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے اور یونس و سماک بن عطیہ و سماک بن حرب و حمید و قتادہ و منصور و ہشام اور ربیع نے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الْفَرَائِضِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الفرائض

٩١٨ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ

باب ٩١٨۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر، پس اگر صرف لڑکیاں ہوں تو اگر دو سے زیادہ ہوں تو ان کو دو تہائی ملے گا اس مال سے جو کہ مورث چھوڑ کر مرا اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کو نصف ملے گا اور ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے میت کے کچھ اولاد نہ ہو اور اس کے ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کا

الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ)*

ایک تہائی ہے اور اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی بہن ہوں تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا (اور باقی باپ کا) وصیت پوری کرنے کے بعد کہ میت اس کی وصیت کر جائے یا دین کے بعد تمہارے اصول و فروع جن کو تم پورے طور پر نہیں جان سکتے کہ ان میں کون سا تم کو نفع پہنچانے میں نزدیک تر ہے یہ حکم منجانب اللہ مقرر کر دیا گیا، بالیقین اللہ تعالیٰ بڑے علم اور حکمت والے ہیں اور تمہیں آدھا ملے گا اس ترکہ کا جو تمہاری بیبیاں چھوڑ جائیں اگر ان کے کچھ اولاد نہ ہو اور اگر ان کے کچھ اولاد ہو تو پھر تم کو ان کے ترکہ سے چوتھائی ملے گا (یہ میراث) وصیت (کے قدر مال) نکالنے کے بعد کہ وہ اس کی وصیت کر جائیں یا دین کے بعد (ملے گی) ان بیبیوں کو چوتھائی ملے گا اس ترکہ کا جو تم چھوڑ جاؤ اگر تمہارے کچھ اولاد نہ ہو، اور اگر تمہارے کچھ اولاد ہو تو پھر ان کو تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ملے گا۔ وصیت نکالنے کے بعد کہ تم جو وصیت کر جاؤ یا دین کے بعد اور اگر میت جس کی میراث دوسروں کو ملے گی خواہ میت مرد ہو یا عورت ایسا ہو جس کے اصول و فروع نہ ہوں اور اس کے ایک بھائی یا بہن (اخیافی) ہو تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا، اور اگر زیادہ ہوں تو وہ سب تہائی میں شریک ہوں گے۔ وصیت پوری کرنے کے بعد جس کی وصیت کر دی جائے یا دین کے بعد بشرطیکہ کسی کو ضرر نہ پہنچے یہ حکم کیا گیا ہے خدا کی طرف سے اور اللہ جاننے والے حکمت والے ہیں۔

١٦٢٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٦٢٩۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ میری عیادت کو تشریف لائے اور دونوں پیادہ پاتھے دونوں میرے پاس تشریف لائے، تو میں بے

وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيثِ *

ہوشی کی حالت میں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر بہایا۔ مجھے ہوش آیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال میں کیا کروں اور اپنے مال میں کس طرح فیصلہ کروں! آپ نے کوئی جواب مجھے عنایت نہیں فرمایا یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۹۱۹ بَاب تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ تَعَلَّمُوا قَبْلَ الظَّانِّينَ يَعْنِي الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِالظَّنِّ *

باب ۹۱۹۔ فرائض کی تعلیم کا بیان اور عقبہ بن عامر نے کہا کہ ظانین یعنی ان لوگوں سے پہلے علم حاصل کرو جو ظن سے گفتگو کرتے ہیں۔

١٦٣٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا*

۱۶۳۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ابن طاؤس، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم گمان سے بچو اس لئے کہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے اور نہ کسی کی عیب جوئی کرو اور نہ کسی کی برائی کی ٹوہ میں لگے رہو اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ پیٹھ پیچھے برائی بیان کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

٩٢٠ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ *

باب ۹۲۰۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا اور جو کچھ ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے۔

١٦٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ*

۱۶۳۱۔ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہؓ اور حضرت عباسؓ حضرت ابو بکرؓ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے ترکہ) سے اپنی میراث مانگنے آئے اور وہ دونوں اس وقت فدک کی زمین سے اور خیبر سے اپنا حصہ طلب کر رہے تھے تو ان دونوں سے حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا، اور جو کچھ ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے صرف اس مال سے آل محمد (ﷺ) کھائیں گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کام کرتے ہوئے دیکھا ہے اس کو نہیں چھوڑتا ہوں چنانچہ حضرت فاطمہؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے ملنا جلنا چھوڑ دیا اور ان سے گفتگو چھوڑ دی یہاں تک کہ وفات پا گئیں۔

۱۶۳۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ *

۱۶۳۲۔ اسمٰعیل بن ابان، ابن مبارک، یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا اور جو کچھ ہم نے چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ فَأَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِالرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ فَقَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ (مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ) إِلَى قَوْلِهِ (قَدِيرٌ) فَكَانَتْ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ هَذَا الْمَالِ

۱۶۳۳۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے مالک بن اوس بن حدثان نے بیان کیا اور محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے ان کی یہ حدیث بیان کی تھی، چنانچہ میں چل کر ان کے پاس پہنچا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس گیا، ان کے پاس ان کے دربان یرفا پہنچے اور کہا کہ آپ حضرت عثمانؓ و عبدالرحمٰنؓ و زبیرؓ و سعدؓ کو اندر آنے کی اجازت دیتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! چنانچہ ان حضرات کو اندر بلایا گیا، پھر دربان نے کہا کیا آپ حضرت علیؓ و عباسؓ کو اجازت دیتے ہیں، انہوں نے کہا ہاں، حضرت عباسؓ نے کہا اے امیر المومنین! ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں تم کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا، اور جو ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے اور اس سے مراد آپ ﷺ کی ذات تھی، اس جماعت نے فرمایا کہ آپ نے ایسا فرمایا ہے۔ پھر حضرت علیؓ و عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ آپ دونوں جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے ان دونوں نے جواب دیا ہاں! آپ نے یہ فرمایا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ اب میں آپ لوگوں سے اس کے متعلق بیان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس فئی میں اپنے رسول ﷺ کو مخصوص کیا تھا آپ کے علاوہ کسی کو نہیں دیا چنانچہ اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا، ما افاء اللہ علی رسولہ تو یہ خاص رسول اللہ کے لئے تھا، قسم ہے خدا کی کہ آپ نے تمہارے سوا کسی کے لئے اس کو محفوظ نہیں کیا، اور نہ تم پر کسی کو ترجیح دی بلکہ تم ہی کو دیتے اور تقسیم کرتے رہے یہاں تک کہ یہ مال باقی رہا تو نبی ﷺ اس مال سے اپنے گھر والوں کے لئے ایک سال کا خرچہ نکال لیتے، پھر باقی مال، اللہ کے اور مال کی طرح خرچ کرتے اور رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی بھر ہی کرتے رہے، میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا

نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ بِذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ فَتَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ وَلِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَوَاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا *

ہوں کہ تم اس بات کو جانتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہاں! پھر حضرت علی و عباسؓ کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ میں آپ دونوں کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ دونوں اس بات کو جانتے ہیں؟ ان دونوں نے کہا ہاں! پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دے دی، تو حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ میں اللہ کے رسول کا ولی ہوں، چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کیا اور اسی طرح کرتے رہے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کو وفات دے دی، تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ولی کا ولی ہوں، اور میں اس پر قابض ہوا اور دو سال تک اسی طرح کرتا رہا جس طرح رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کرتے تھے پھر اب آپ دونوں میرے پاس آئے ہیں، اور آپ دونوں کا مقصود ایک ہی ہے اور تم دونوں کا معاملہ یکساں ہے (اے عباسؓ) آپ مجھ سے اپنے بھتیجے کا حصہ طلب کرتے ہیں، اور یہ (حضرت علیؓ) مجھ سے اپنی بیوی کا حصہ مانگتے ہیں، جو انہیں اپنے والد سے پہنچتا ہے، میں کہتا ہوں کہ اگر آپ دونوں چاہتے ہیں تو میں آپ کو دے دوں اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ آپ دونوں مجھ سے چاہتے ہیں تو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہے، میں قیامت تک اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا اگر آپ دونوں (اس کے انتظام سے) عاجز ہیں تو پھر مجھے واپس کر دیجئے، میں اس کا انتظام کر لوں گا۔

١٦٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَئُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ *

۱۶۳۴۔ اسماعیل، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا ورثہ (دینار) کی طرح تقسیم نہ کیا جائے اور جو کچھ میری بیویوں کے خرچ سے اور میرے کارکن کے صرف سے بچ رہے وہ صدقہ ہے۔

١٦٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلَى

۱۶۳۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو آنحضرت ﷺ کی بیویوں نے حضرت عثمانؓ کو حضرت ابو بکرؓ کے پاس بھیجنا چاہا تاکہ ان سے اپنی میراث طلب کریں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے

أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ *

یہ نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا اور جو کچھ ہم نے چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔

٩٢١ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ *

باب ٩٢١۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جو شخص مال چھوڑے تو وہ اس کے گھر والوں کا ہے۔

١٦٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيْنَا قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ *

١٦٣٦۔ عبدان، عبداللہ، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مومنوں کا میں ان کی جانوں سے زیادہ دوست ہوں، جو شخص مر جائے اور اس پر قرض ہو اور سامان نہ چھوڑا جس سے قرض پورا ہو سکے تو اس کا ادا کرنا میرے ذمے ہے اور جس نے کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

٩٢٢ بَاب مِيرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوِ امْرَأَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ شَرِكَهُمْ فَيُؤْتَى فَرِيضَتَهُ فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ *

باب ٩٢٢۔ باپ اور ماں کی طرف سے اولاد کی میراث کا بیان اور زید بن ثابتؓ نے کہا کہ اگر کوئی مرد یا عورت بیٹی چھوڑے تو اس کو نصف ملے گا، اور اگر ان کے ساتھ کوئی بیٹا بھی ہو تو پہلے شرکاء کو دے کر باقی سے مرد کو دو حصہ اور عورت کو ایک حصہ دیا جائے گا۔

١٦٣٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّه عَنْهمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ *

١٦٣٧۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ فرائض اس کے مستحقین کو پہنچا دو جو باقی رہے وہ سب سے زیادہ قریبی مرد کے لئے ہے۔(۱)

٩٢٣ بَاب مِيرَاثِ الْبَنَاتِ *

٩٢٣۔ لڑکیوں کی میراث کا بیان۔

١٦٣٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ بِمَكَّةَ

١٦٣٨۔ حمیدی، سفیان، زہری، عامر بن سعد بن ابی وقاص، سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں مکہ میں بیمار پڑا جس سے میں مرنے کے قریب تھا، آنحضرت ﷺ میری

(۱) اس سے مراد کون سا رشتہ دار ہے اس کے تعین میں مختلف اقوال ہیں، من جملہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مراد عصبات ہیں جن میں سے دور والا رشتہ دار قریبی رشتہ دار کی وجہ سے محروم ہو جاتا ہے۔

مَرَضًا فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قَالَ قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ كَبِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي فَقَالَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ قَالَ سُفْيَانُ وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ *

عیادت کے لئے تشریف لائے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے پاس بہت مال ہے اور میرا وارث بجز میری بیٹی کے اور کوئی نہیں، کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا تہائی؟ آپ نے فرمایا تہائی بہت ہے، اگر تو اپنی اولاد کو مالدار چھوڑے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو تنگدست چھوڑے کہ لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں اور تم جو خرچ بھی کرتے ہو اس کا اجر تمہیں ملے گا یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا کہ تم پیچھے رہ کر جو عمل بھی اللہ کی خوشنودی کے لئے کرو گے اس کے ذریعہ اللہ تمہاری بلندی اور درجہ میں زیادتی عطا فرمائے گا اور امید ہے کہ تم میرے پیچھے رہو گے تو بہت سے لوگوں کو تم سے نفع پہنچے گا اور بہت سے لوگوں کو تم سے نقصان پہنچے گا، لیکن بیچارہ سعد بن خولہؓ چونکہ ان کا انتقال مکہ میں ہو گیا اس لئے ان کے حق میں دعائے رحمت فرماتے تھے۔ سفیان نے کہا کہ سعد بن خولہ بنی عامر بن لوئی کے ایک فرد تھے۔

١٦٣٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَأَمِيرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ فَأَعْطَى الِابْنَةَ النِّصْفَ وَالْأُخْتَ النِّصْفَ *

۱۶۳۹۔ محمود، ابوالنضر، ابو معاویہ شیبان، اشعث، اسود بن یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہمارے پاس معاذ بن جبلؓ یمن میں معلم اور امیر ہو کر آئے تو ہم نے ان سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو فوت ہو گیا اور ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑ گیا تو انہوں نے بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف دلایا۔

٩٢٤ بَاب مِيرَاثِ ابْنِ الِابْنِ إِذَا لَمْ يَكُنِ ابْنٌ وَقَالَ زَيْدٌ وَلَدُ الْأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الِابْنِ مَعَ الِابْنِ *

باب ۹۲۴۔ پوتے کی میراث کا بیان جبکہ بیٹا نہ ہو اور زید نے کہا کہ بیٹوں کی اولاد بمنزلہ اولاد کے ہے جبکہ ان کے علاوہ کوئی بیٹا نہ ہو، پوتے بیٹوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہیں اور وہ اسی طرح ترکہ پاتے ہیں اور جس طرح بیٹے اوروں کو محروم کرتے ہیں اسی طرح یہ بھی محروم کرتے ہیں اور بیٹے کی اولاد بیٹے کی موجودگی میں ترکہ کی مستحق نہ ہو گی۔

١٦٤٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ *

۱۶۴۰۔ مسلم بن ابراہیم، وہیب، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرائض اس کے مستحق کو پہنچادو اور جو باقی بچے وہ قریب کے مرد کے لئے ہے۔

٩٢٥ بَاب مِيرَاثِ ابْنَةِ الِابْنِ مَعَ بِنْتٍ *

باب ۹۲۵۔ بیٹی کی موجودگی میں نواسی کی میراث کا بیان۔

١٦٤١ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو قَيْسٍ سَمِعْتُ هُزَيْلَ بْنَ شُرَحْبِيلَ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُوسَى عَنْ بِنْتٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ ابْنٍ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ *

۱۶۴۱۔ آدم، شعبہ، ابوقیس، ہزیل بن شرحبیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابو موسیٰ سے بیٹی، نواسی اور بہن کی میراث کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ بیٹی کے لئے نصف اور بہن کے لئے نصف ہے اور تم ابن مسعودؓ کے پاس جاکر پوچھو، یقین ہے وہ بھی میری ہی طرح بیان کریں گے۔ چنانچہ ابن مسعودؓ سے پوچھا گیا۔ اور ابو موسیٰ کا قول بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں اس صورت میں گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت نہ پاؤں گا میں تو تمہیں وہ حکم دوں گا جو نبی ﷺ نے حکم دیا ہے، بیٹی کو آدھا اور نواسی کو چھٹا حصہ ملے گا۔ یہ دو تہائی ہو گئیں باقی ایک تہائی بہن کو ملے گا۔ ہم لوگ موسیٰ کے پاس آئے اور ان کو ابن مسعود کے قول کی خبر دی تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے نہ پوچھو جب تک کہ وہ عالم تم میں موجود ہیں۔

٩٢٦ بَاب مِيرَاثِ الْجَدِّ مَعَ الْأَبِ وَالْإِخْوَةِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ الْجَدُّ أَبٌ وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ (يَا بَنِي آدَمَ) (وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ) وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَحَدًا خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرِثُنِي ابْنُ ابْنِي دُونَ إِخْوَتِي وَلَا أَرِثُ أَنَا ابْنَ ابْنِي وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدٍ أَقَاوِيلُ مُخْتَلِفَةٌ *

باب ۹۲۶۔ باپ اور بھائی کی موجودگی میں دادا کی میراث کا بیان اور ابو بکرؓ و ابن عباسؓ و ابن زبیرؓ نے کہا کہ دادا باپ کی طرح ہے اور ابن عباسؓ نے پڑھا۔ یا بنی ادم (اے آدم کے بیٹو) اور واتبعت ملة ابراهيم و اسحق و يعقوب (اور میں نے اپنے باپوں ابراہیم، اسحٰق و یعقوب کی ملت کی پیروی کی) اور کسی نے بھی نہیں بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ میں کسی نے ان کی مخالفت کی ہو حالانکہ اس زمانہ میں صحابہ کثیر تعداد میں موجود تھے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ میرا پوتا میرا وارث ہوگا، بھائی نہ ہوگا۔ اور میں اپنے پوتے کا وارث نہ ہوں گا اور حضرت عمرؓ و علیؓ و ابن مسعودؓ و زید سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

١٦٤٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ *

۱۶۴۲۔ سلیمان بن حرب، وہیب، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ فرائض اس کے مستحق کو پہنچادو اور جو بچ جائے وہ قریب کے مرد کے لئے ہے۔

١٦٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ وَلَكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ أَوْ قَالَ خَيْرٌ فَإِنَّهُ أَنْزَلَهُ أَبًا أَوْ قَالَ قَضَاهُ أَبًا *

۱۶۴۳۔ ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ جو فرمایا کہ اگر میں اس امت سے کسی کو خلیل بناتا تو ان (ابو بکر) کو بناتا لیکن اسلام کی دوستی افضل ہے (افضل یا خیر کا لفظ بیان کیا راوی کو شک ہے) انہوں نے دادا کو بمنزلہ باپ کے قرار دیا ہے۔ (انزله ابا یاقضاه ابا) بیان کیا۔

٩٢٧ بَاب مِيرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ *

باب ۹۲۷۔ اولاد وغیرہ کی موجودگی میں شوہر کی میراث کا بیان۔

١٦٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ *

۱۶۴۴۔ محمد بن یوسف، ورقاء، ابن ابی نجیح، عطاء، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ پہلے مال اولاد کے لئے اور وصیت والدین کے لئے تھی، اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر کے وہ چیز لائی جو اس سے بہتر ہے چنانچہ مردوں کو عورتوں کا دو چند حصہ مقرر کیا اور والدین میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ مقرر کیا اور بیوی کے لئے (اگر اولاد ہو) آٹھواں حصہ اور (اولاد نہ ہو) تو چوتھا حصہ مقرر کیا۔ اور شوہر کے لئے (اگر اولاد نہ ہو) نصف اور (اگر اولاد ہو تو) چوتھا حصہ مقرر کیا۔

٩٢٨ بَاب مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ *

باب ۹۲۸۔ اولاد وغیرہ کی موجودگی میں شوہر اور بیوی کی میراث کا بیان۔

١٦٤٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى لَهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۱۶۴۵۔ قتیبہ، لیث، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی ایک عورت کے بچے کے متعلق جو کچا مر گیا تھا خون بہا ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم دیا۔ پھر وہ عورت جس پر آنحضرت ﷺ نے حکم صادر فرمایا تھا، مر گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور شوہر کے لئے ہے اور خون بہا اس کے

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا *

عصبہ کے لئے ہے۔

٩٢٩ بَاب مِيرَاثُ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةٌ *

باب ۹۲۹۔ بیٹیوں کی موجودگی میں بہنیں جو عصبہ ہیں ان کی میراث کا بیان۔

١٦٤٦- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَضَى فِينَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّصْفُ لِلِابْنَةِ وَالنِّصْفُ لِلْأُخْتِ ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ قَضَى فِينَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۶۴۶۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابراہیم، اسودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ معاذ بن جبلؓ نے ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں حکم دیا کہ بیٹی کے لئے نصف اور بہن کے لئے نصف ہے۔ پھر سلیمان نے بیان کیا کہ انہوں نے ہمارے لئے فیصلہ کیا (لیکن) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کا ذکر نہیں کیا۔

١٦٤٧- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ *

۱۶۴۷۔ عمرو عباس، عبدالرحمٰن، سفیان، ابو قیس، ہزیلؒ نے کہا کہ میں اس میں وہ فیصلہ کروں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ بیٹی کے لئے نصف اور پوتی کے لئے چھٹا حصہ اور جو باقی بچے وہ بہن کے لئے ہے۔

٩٣٠ بَاب مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ وَالْإِخْوَةِ *

باب ۹۳۰۔ چند بہنوں اور ایک بہن کی میراث کا بیان۔

١٦٤٨- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا لِي أَخَوَاتٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ *

۱۶۴۸۔ عبداللہ بن عثمان، عبداللہ، شعبہ، محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور اس وقت میں مریض تھا۔ آپ نے وضو کے لئے پانی مانگا اور وضو کیا پھر مجھ پر اپنے وضو کا پانی چھڑکا، مجھے ہوش آیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری بہنیں ہیں۔ اس پر فرائض کی آیت نازل ہوئی۔

٩٣١ بَاب (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ

باب ۹۳۱۔ (اللہ تعالیٰ کا قول کہ) اے صلی اللہ علیہ وسلم وہ تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے متعلق حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو بہن کے لئے اس کا نصف ہے

كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ) *

جو وہ چھوڑے اور وہ اس بہن کا وارث ہوگا، اگر اس کی اولاد نہ ہو۔ اگر وہ دو بہنیں ہوں تو ان کے لئے دو ثلث ہے اس کا جو وہ چھوڑے اور اگر چند بھائی بہن ہوں تو مرد کے لئے عورت کا دوچند ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بیان کرتا ہے تاکہ گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

١٦٤٩ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) *

۱۶۴۹۔ عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابواسحٰق، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آخر میں جو آیت نازل ہوئی ہے وہ سورۃ نساء کی آخری آیت یستفتونك قل الله يفتيكم فى الكلالة الخ نازل ہوئی۔

٩٣٢ بَاب ابْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لِلْأُمِّ وَالْآخَرُ زَوْجٌ وَقَالَ عَلِيٌّ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأَخِ مِنَ الْأُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ *

باب ۹۳۲۔ عورت کے چچازاد بھائیوں کا بیان کہ ایک ان میں سے ماں شریک بھائی ہو اور دوسرا شوہر ہو اور حضرت علیؓ نے کہا کہ شوہر کو نصف اور ماں شریک بھائی کو چھٹا حصہ ملے گا اور باقی ان دونوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم ہوگا۔

١٦٥٠- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَالُهُ لِمَوَالِي الْعَصَبَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا وَلِيُّهُ فَلِأُدْعَى لَهُ الْكَلُّ الْعِيَالُ *

۱۶۵۰۔ محمود، عبیداللہ، اسرائیل، ابوحصین، ابوصالح، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مومنوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ دوست ہوں جو شخص مر جائے اور مال چھوڑ جائے تو اس کا مال اس کے عصبہ کے لئے اور جس نے قرض چھوڑا میں اس کا ولی ہو مجھ سے طلب کیا جائے۔

١٦٥١- حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ *

۱۶۵۱۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح، عبداللہ بن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ فرائض اس کے مستحق کو پہنچادو اور جو کچھ باقی بچ جائے وہ زیادہ قریبی مرد کے لئے ہے۔

٩٣٣ بَاب ذَوِي الْأَرْحَامِ *

باب ۹۳۳۔ ذوی الارحام کا بیان۔

١٦٥٢- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا

۱۶۵۲۔ اسحٰق بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسامہ سے کہا کہ تم سے ادریس نے بواسطہ طلحہ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ

طَلْحَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْأَنْصَارِيُّ الْمُهَاجِرِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) قَالَ نَسَخَتْهَا (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) *

آیت ولکل جعلنا موالی والذین عقدت ایمانکم کے متعلق بیان کیا کہ مہاجرین جب مدینہ آئے تھے تو انصاری مہاجر کا (اور مہاجر انصاری) کا ذوی الارحام کو چھوڑ کر اس بھائی چارہ کی بنا پر وارث ہو جاتا جو آنحضرت ﷺ نے ان کے درمیان قائم کر دیا تھا۔ جب آیت ولکل جعلنا موالی نازل ہوئی تو اس نے والذین عاقدت ایمانکم کو منسوخ کر دیا۔

٩٣٤ بَاب مِيرَاثِ الْمُلَاعَنَةِ *

باب ۹۳۴۔ لعان کرنے والوں کی میراث کا بیان۔

١٦٥٣ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ *

۱۶۵۳۔ یحییٰ بن قزعہ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے سے انکار کیا تو آنحضرت وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق کرا دی اور بچہ عورت کو دلا دیا۔

٩٣٥ بَاب الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً *

باب ۹۳۵۔ بچہ عورت کو ملے گا خواہ وہ (عورت) آزاد ہو یا لونڈی ہو۔

١٦٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ

۱۶۵۴۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عتبہ نے اپنے بھائی سعد کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے اس لئے اس پر قبضہ کر لینا۔ جب فتح مکہ کے سال اس کو سعد نے لے لیا تو کہا یہ میرا بھتیجا ہے۔ میرے بھائی نے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے اس لئے کہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں اپنا مقدمہ نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا بھتیجا ہے۔ بھائی نے اس کے متعلق ہمیں وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ یہ تیرا ہے لڑکا اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو اور زانی کے لئے

الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ *

پتھر ہے۔ پھر سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس سے پردہ کیا کرو اس لئے کہ آپ نے اس میں عتبہ سے مشابہت دیکھی تھی چنانچہ اس بچے نے حضرت سودہؓ کو مرتے دم تک نہیں دیکھا۔

١٦٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ *

۱۶۵۵۔ مسدد، یحیٰی، شعبہ، محمد بن زیاد، ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو۔

٩٣٦ بَاب الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَمِيرَاثُ اللَّقِيطِ وَقَالَ عُمَرُ اللَّقِيطُ حُرٌّ *

باب ۹۳۶۔ ولاء اس کے لئے ہے جو آزاد کرے اور لقیط کی میراث کا بیان۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ لقیط آزاد ہے۔

١٦٥٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لَهَا شَاةٌ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ الْحَكَمُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُرْسَلٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا *

۱۶۵۶۔ حفص بن عمر، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے بریرہ کو خریدنا چاہا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ خریدلو کہ ولاء اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے اور بریرہؓ کو ایک بکری بھیجی گئی تو آپ نے فرمایا کہ وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ حکم کا بیان ہے کہ بریرہ کا شوہر آزاد تھا اور حکم کا قول مرسل ہے ابن عباس نے کہا کہ میں نے اس کو غلام دیکھا۔

١٦٥٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

۱۶۵۷۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، مالک، نافع، حضرت ابن عمرؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ولاء اسی کے لئے جو آزاد کرے۔

٩٣٧ بَاب مِيرَاثِ السَّائِبَةِ *

باب ۹۳۷۔ سائبہ کی میراث کا بیان۔

١٦٥٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ *

۱۶۵۸۔ قبیصہ بن عقبہ، سفیان، ابوقیس، ہزیل، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مسلمان سائبہ نہیں کرتے ہیں اور جاہلیت کے لوگ (یعنی مشرکین) سائبہ کرتے تھے۔

١٦٥٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِتُعْتِقَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَتْ يَا

۱۶۵۹۔ موسیٰ، ابوعوانہ، منصور، ابراہیم، اسودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے بریرہؓ کو آزاد کرنے کے لئے خریدنا چاہا اور اس کے مالکوں نے اس کے ولاء کی شرط اپنے لئے کرلی۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ میں بریرہؓ کو آزاد کرنے کے لئے خریدنا

رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ لِأُعْتِقَهَا وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَلَاءَهَا فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ أَوْ قَالَ أَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا قَالَ وَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ قَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا أَصَحُّ *

چاہتی ہوں اور اس کے مالک اس کی ولاء کی شرط اپنے لئے کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ (خرید کر) اس کو آزاد کر دو۔ اس لئے کہ ولاء تو اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے یا آپ نے فرمایا کہ قیمت دے، اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اس کو خرید کر آزاد کر دیا۔ پھر انہوں نے بریرہ کو (شوہر کے ساتھ رہنے یا نہ رہنے) کا اختیار دیا) تو بریرہ نے اپنی ذات کو اختیار کیا اور کہا کہ اگر مجھے اتنی رقم دی جاتی تو میں بھی اس کے ساتھ نہ رہتی۔ اسود نے کہا کہ اس کا شوہر آزاد تھا۔ اسود کا قول منقطع ہے اور ابن عباسؓ کا قول کہ میں نے اس کو غلام دیکھا، زیادہ صحیح ہے۔

٩٣٨ بَاب إِثْمِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوَالِيهِ *

باب ۹۳۸۔ جو اپنے مالکوں کی مرضی کے خلاف کام کرے، اس کا گناہ۔

١٦٦٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ غَيْرَ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ قَالَ وَفِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ *

۱۶۶۰۔ قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا کوئی چیز نہیں ہے جسے ہم پڑھیں سوائے اس صحیفہ کے اس کو انہوں نے نکالا تو اس میں زخموں اور اونٹوں کے متعلق چند باتیں لکھی تھیں اور اس میں لکھا تھا کہ عیر سے لے کر ثور تک مدینہ حرم ہے جس نے اس میں کوئی نئی بات پیدا کی یا کسی نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل مقبول نہ ہو گا اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے اور جس نے کسی قوم سے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوستی کی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل قبول نہ کیا جائے گا اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے (یعنی اگر کسی مسلمان نے کسی کو پناہ دے دی تو گویا سب مسلمانوں نے اس کو پناہ دی)۔ ایک ادنیٰ مسلمان بھی یہ کر سکتا ہے جس نے کسی مسلمان کی پناہ کو توڑا تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل قبول نہ ہو گا۔

١٦٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

۱۶۶۱۔ ابو نعیم، سفیان، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ولاء کی

عَنْهمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ *

خرید و فروخت اور اس کی ہبہ سے منع فرمایا۔

۹۳۹ بَاب إِذَا أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى لَهُ وِلَايَةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَيُذْكَرُ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَفَعَهُ قَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ وَاخْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هَذَا الْخَبَرِ *

باب ۹۳۹۔ جب کوئی (کافر) کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لائے تو حسن اس کے لئے ولاء نہیں سمجھتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء اس کے لئے ہے جو آزاد کرے اور تمیم داری سے بطریق رفع منقول ہے کہ آپ نے فرمایا وہ اور لوگوں کے اعتبار سے اس میں موت اور زندگانی میں زیادہ قریب ہے اور لوگوں نے اس خبر کی صحت میں اختلاف کیا ہے۔

١٦٦٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

۱۶۶۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے ایک لونڈی خرید کر آزاد کرنی چاہی تو اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم اس کو اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کی ولاء ہمارے لئے ہو گی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے لئے یہ چیز مانع نہیں، ولاء اس کے لئے ہو گی جو آزاد کرے۔

١٦٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بِتُّ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا *

۱۶۶۳۔ محمد، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے بریرہ کو خریدنا چاہا تو اس کے مالکوں نے اس کی ولاء کی شرط اپنے لئے کرلی۔ حضرت عائشہؓ نے یہ نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو خرید کر آزاد کردو، اس لئے کہ ولاء اس کے لئے ہے جو چاندی (یعنی قیمت) دے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے اس کو خرید کر آزاد کر دیا۔ پھر اس کو رسول اللہ ﷺ نے بلا بھیجا اور شوہر کے ساتھ رہنے یا نہ رہنے کا اختیار دیا تو اس نے کہا کہ اگر وہ مجھ کو اتنا اتنا دے تو بھی میں اس کے پاس نہ رہوں، پھر اس نے اپنے آپ کو اختیار کیا۔

۹٤٠ بَاب مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ *

باب ۹۴۰۔ اس امر کا بیان کہ عورت ولاء کی حقدار ہو گی۔

١٦٦٤- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰه

۱۶۶۴۔ حفص بن عمر، ہمام، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے بریرہؓ کو

عَنْهمَا قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

خریدنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ وہ لوگ ولاء کی شرط اپنے لئے کرتے ہیں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کو خرید لو اس لئے کہ ولاء اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

١٦٦٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ *

١٦٦٥۔ ابن سلام، وکیع، سفیان، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء اس کے لئے ہے جو چاندی (قیمت) دے اور جو ولی نعمت ہے۔

٩٤١ بَاب مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَابْنُ الْأُخْتِ مِنْهُمْ *

باب ۹۴۱۔ کسی قوم کا آزاد کردہ ان ہی میں سے ہے اور بہن کا بیٹا بھی ان ہی میں سے ہے۔

١٦٦٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ *

١٦٦٦۔ آدم، شعبہ، معاویہ بن قرہ و قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی قوم کا آزاد کردہ انہی میں سے ہے یا جیسا آپ نے فرمایا۔

١٦٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ *

١٦٦٧۔ ابوالولید، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کسی قوم کی بہن کا بیٹا ان ہی میں سے ہے۔ (منهم یا من انفسهم فرمایا)۔

٩٤٢ بَاب مِيرَاثِ الْأَسِيرِ قَالَ وَكَانَ شُرَيْحٌ يُوَرِّثُ الْأَسِيرَ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُولُ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ أَجِزْ وَصِيَّةَ الْأَسِيرِ وَعَتَاقَهُ وَمَا صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ يَصْنَعُ فِيهِ مَا يَشَاءُ *

باب ۹۴۲۔ قیدی کی میراث کا بیان۔ شریح دشمن کے قبضہ میں اسیر آدمی کو ترکہ دلاتے اور کہتے کہ اس کو اس سے زیادہ ضرورت ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ قیدی کی وصیت اور اس کے آزاد کرنے کو اور اپنے مال میں اس کے تمام تصرفات کو جائز سمجھو جب تک کہ وہ اپنے دین سے نہ پھرے، اسی لئے کہ وہ اس کا مال ہے جو چاہے اس میں تصرف کرے۔

١٦٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا *

١٦٦٨۔ ابوالولید، شعبہ، عدی، ابوحازم، حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض چھوڑا وہ میرے ذمہ ہے۔

٩٤٣ بَاب لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ *

باب ۹۴۳۔ مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہ ہو گا اور جب کوئی شخص میراث کی سے پہلے مسلمان ہو جائے تو اس کو ترکہ نہ ملے گا۔

١٦٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ *

۱۶۶۹۔ ابو عاصم، ابن جریج، ابن شہاب، علی بن حسین، عمر بن عثمان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

٩٤٤ بَاب مِيرَاثِ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ وَالْمُكَاتَبِ النَّصْرَانِيِّ وَإِثْمِ مَنِ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ *

باب ۹۴۴۔ نصرانی غلام اور نصرانی مکاتب کی میراث کا بیان اور اس شخص کا گناہ جو اپنے بچے کا انکار کرے۔

٩٤٥ بَاب مَنِ ادَّعَى أَخًا أَوِ ابْنَ أَخٍ *

باب ۹۴۵۔ اس شخص کا بیان جو کسی کے بھائی اور بھتیجا ہونے کا دعویٰ کرے۔

١٦٧٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ *

۱۶۷۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ ایک لڑکے کے متعلق جھگڑنے لگے۔ سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ اس کا بیٹا ہے۔ اس کی صورت ملاحظہ فرمائیے۔ عبداللہ بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر اس کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی صورت دیکھی تو اس میں عتبہ سے مشابہت پائی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے عبداللہ یہ تمہارا لڑکا ہے، لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو۔ اور زانی کے لئے پتھر ہے اور اے سودہؓ اس سے پردہ کیا کرو۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ اس نے سودہ کو کبھی نہیں دیکھا۔

٩٤٦ بَاب مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ *

باب ۹۴۶۔ اس شخص کا بیان جو غیر کو اپنا باپ بنائے۔ (۱)

(۱) اس حدیث اور اس سے ماقبل والی حدیث میں جو وعید ہے وہ ایسے آدمی کیلئے ہے جو جان بوجھ کر اپنے نسب میں اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے۔ اس وعید میں ایسا شخص شامل نہیں ہے جو غیر باپ کی طرف منسوب مشہور (بقیہ اگلا صفحہ پر)

۱۶۷۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۶۷۱۔ مسدد، خالد بن عبداللہ، خالد، ابو عثمان، حضرت سعدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی غیر شخص کو اپنا باپ بنالے اور وہ جانتا ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے۔ سعد کا بیان ہے کہ میں نے اس کو ابو بکرہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اس کو میرے دونوں کانوں نے اور میرے قلب نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور محفوظ رکھا۔

۱۶۷۲ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ *

۱۶۷۲۔ اصبغ بن فرج، ابن وہب، عمرو، جعفر بن ربیعہ، عراک، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو اس لئے کہ اپنے باپ سے اعراض کرنا (اور غیر کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا) کفر ہے۔

۹۴۷ بَاب إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ ابْنًا *

باب ۹۴۷۔ جب عورت کسی بیٹے کا دعویٰ کرے۔

۱۶۷۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَام فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ

۱۶۷۳۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں جن کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے۔ ایک بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کے بچے کو لے بھاگا۔ اس نے اپنی ساتھ والی سے کہا کہ وہ تیرے بچے کو لے گیا ہے۔ دونوں اپنا مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں تو انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ کر دیا پھر دونوں نکل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس گئیں اور دونوں نے اس سے حالت بیان کی تو انہوں نے کہا کہ چھری لاؤ میں اس کو دونوں کے درمیان تقسیم کر دوں۔ چھوٹی نے کہا ایسا نہ کیجئے اللہ آپ پر رحم کرے۔ وہ اس کا بیٹا ہے، سلیمان علیہ السلام نے اس چھوٹی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم سکین کا لفظ اسی دن سنا۔ ہم اسے پہلے مدیہ کہا کرتے تھے۔

مشہور ہو گیا۔ قصداً اپنی نسبت غیر باپ کی طرف نہ کرتا ہو جیسے حضرت مقداد بن اسد، اب اسود (ان کے باپ کا نام نہیں ہے) ان کے باپ کا نام تو عمرو بن ثعلبہ ہے۔ اصل میں جاہلیت میں متبنی (منہ بولا بیٹا) بنانے کا رواج تھا اور کسی کو متبنی بنالیتا تھا تو پھر باپ کی جگہ اسی کا نام لیا جاتا تھا۔ سورۃ احزاب کی ابتدائی آیات کے نزول کے بعد حقیقی باپ کی طرف نسبت شروع کر دی گئی مگر بعض لوگوں میں وہ سابقہ نام ہی مشہور رہا اور پہچان کے لئے وہی چلتا رہا۔ حضرت مقداد بن اسودؓ کے نام کی بھی یہی وجہ تھی۔

بالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ *

٩٤٨ بَاب الْقَائِفِ *

باب ۹۴۸۔ قیافہ شناسی کا بیان۔

١٦٧٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ *

۱۶۷۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس خوش خوش تشریف لائے۔ آپ کے چہرے کے نشانات چمک رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز نے ابھی ابھی زید بن حارثہؓ اور اسامہ بن زیدؓ کو دیکھا تو کہا کہ یہ دونوں قدم ایک دوسرے سے ہیں۔(۱)۔

١٦٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ *

۱۶۷۵۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے تو آپ بہت خوش تھے اور فرمایا۔ اے عائشہؓ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز مدلجی آیا اور اسامہؓ اور زیدؓ کو دیکھا اور ان دونوں پر ایک چادر پڑی تھی جس سے وہ اپنے سروں کو چھپائے ہوئے تھے اور ان کے پیر کھلے ہوئے تھے تو اس نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الْحُدُودِ وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْحُدُودِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدود اور حدود سے بچنے کا بیان

٩٤٩ بَاب لَا يُشْرَبُ الْخَمْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُنْزَعُ مِنْهُ نُورُ الْإِيمَانِ فِي الزِّنَا *

باب ۹۴۹۔ شراب نہ پی جائے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ زنا سے نور ایمان جاتا رہتا ہے۔

١٦٧٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

۱۶۷۶۔ یحیٰی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو بکر عبدالرحمٰن،

---

(۱) چونکہ حضرت زیدؓ نہایت سفید تھے اور ان کے بیٹے حضرت اسامہؓ نہایت سیاہ تھے، تو ان کے باہمی نسب میں شک کرتے تھے جس کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ ہوتا۔ ایک مرتبہ عرب کا مشہور قیافہ شناس آیا اور ان باپ بیٹا دونوں کے پاؤں دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ باپ بیٹے کے پاؤں ہیں تو چونکہ اس کی بات لوگوں کو خاموش کرانے کے لئے کافی تھی اس بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی کا اظہار فرمایا۔

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا النُّهْبَةَ *

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، زانی زنا نہیں کرتا ہے اس حال میں کہ وہ مومن ہو۔ اور نہ شراب پینے والا شراب پیتا ہے اس حال میں کہ وہ مومن ہو۔ اور نہ چوری کرنے والا چوری کرتا ہے اس حال میں کہ مومن ہو۔ اور نہ اچکا اچکنے کے وقت جب لوگ اس کی طرف آنکھ اٹھاتے ہیں مومن رہتا ہے۔ اور ابن شہاب سے بواسطہ سعید بن مسیّب و ابو سلمہ حضرت ابوہریرہؓ، آنحضرت ﷺ سے اسی طرح منقول ہے مگر اس میں نہبہ کا لفظ نہیں ہے۔

٩٥٠ بَاب مَا جَاءَ فِي ضَرْبِ شَارِبِ الْخَمْرِ *

باب ۹۵۰۔ شراب پینے والے کو مارنے کے متعلق جو منقول ہے۔

١٦٧٧ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ *

۱۶۷۷۔ حفص بن عمر: ہشام، قتادہ، حضرت انس، آنحضرت ﷺ، ح، آدم، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے شراب پینے والے کو چھڑیوں اور جوتیوں سے مارا ہے اور حضرت ابو بکرؓ نے چالیس کوڑے لگائے ہیں۔

٩٥١ بَاب مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ *

باب ۹۵۱۔ جو شخص حکم دے کہ گھر میں حد لگائی جائے اس کا بیان۔

١٦٧٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ قَالَ فَضَرَبُوهُ فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ *

۱۶۷۸۔ قتیبہ، عبدالوہاب، ایوب، ابن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارثؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو نشہ کی حالت میں لایا گیا تو آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کو جو گھر میں موجود تھے حکم دیا کہ اس کو ماریں۔ لوگوں نے اس کو مارا، میں بھی اس کو جوتیاں مارنے والوں میں سے تھا۔

٩٥٢ بَاب الضَّرْبِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ *

باب ۹۵۲۔ چھڑیوں اور جوتیوں سے مارنے کا بیان۔

١٦٧٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ

۱۶۷۹۔ سلیمان بن حرب، وہیب بن خالد، ایوب، عبداللہ بن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ

أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِنُعَيْمَانَ أَوْ بِابْنِ نُعَيْمَانَ وَهُوَ سَكْرَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَأَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ فَضَرَبُوهُ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَكُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ *

آنحضرت ﷺ کے پاس نعیمان یا ابن نعیمان کو نشہ کی حالت میں لایا گیا(۱) تو آپ کو بہت ناگوار معلوم ہوا اور جو لوگ گھر میں تھے آپ نے ان کو حکم دیا کہ اس کو ماریں۔ چنانچہ لوگوں نے اس کو چھڑیوں اور جوتیوں سے مارا اور ان مارنے والوں میں سے میں بھی تھا۔

۱۶۸۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ *

۱۶۸۰۔ مسلم، ہشام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر چھڑیوں اور جوتیوں سے مارا اور حضرت ابو بکرؓ نے چالیس کوڑے لگوائے۔

۱۶۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللَّهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ *

۱۶۸۱۔ قتیبہ، ابو ضمرہ انس، یزید بن ہاد، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو شراب پئے ہوئے تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو مارو۔ حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ ہمیں سے بعض اس کو ہاتھ سے اور کوئی جوتیوں سے اور کوئی اپنے کپڑوں سے مار رہا تھا۔ جب مار چکے تو کسی نے کہا اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے۔ آپ نے فرمایا کہ اس طرح نہ کہو اور شیطان کی اس پر مدد نہ کرو۔

۱۶۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ النَّخَعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتَ فَأَجِدَ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ *

۱۶۸۲۔ عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، سفیان، ابو حصین، عمیر بن سعد نخعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کو کہتے ہوئے سنا کہ میں جس شخص پر حد قائم کروں اور وہ مر جائے تو مجھ کو رنج نہ ہوگا، بجز شراب پینے والے کے کہ اگر وہ مر جائے تو میں اس کی دیت دوں گا کیونکہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے کوئی حد مقرر نہیں فرمائی ہے (بلکہ اس کو حاکم کی رائے پر چھوڑا ہے)۔

۱۶۸۳ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ

۱۶۸۳۔ مکی بن ابراہیم، جعید، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزیدؓ سے

---

(۱) جمہور علماء و فقہا کی رائے یہ ہے کہ شارب خمر کو حد اس وقت لگائی جائے گی جب اس کا نشہ اتر چکا ہو تاکہ حد کا جو مقصد ہے کہ اسے تنبیہ ہو اور تکلیف ہو وہ حاصل ہو جائے۔ نشہ کی حالت میں حد لگانے سے تو اسے اندازہ ہی نہیں ہوگا۔ اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہو رہا ہے کہ نعیمان کو حالت نشہ میں ہی حد لگائی گئی تھی۔ جمہور علماء اس بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ اصل میں راوی کا مقصد حد لگانے کا سبب ذکر کرنا ہے کہ وہ چونکہ نشہ کی حالت میں پکڑا گیا تھا اور اس نے نشہ آور چیز یعنی شراب پی رکھی تھی یہ مقصد نہیں ہے کہ عین حد کی حالت میں وہ نشہ میں تھا۔

الْجُعَيْدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا نُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُومُ إِلَيْهِ بِأَيْدِينَا وَنِعَالِنَا وَأَرْدِيَتِنَا حَتَّى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ *

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت ابو بکرؓ کی خلافت اور حضرت عمرؓ کی ابتدائی خلافت کے زمانہ میں ہم لوگ شراب پینے والے کو لاتے تو ہم لوگ ہاتھوں، جوتیوں اور چادروں سے اسے مارتے تھے۔ حضرت عمر کی خلافت کا آخری زمانہ آیا تو انہوں نے چالیس کوڑے مارے اور جب ان شرابیوں نے زیادہ سرکشی کی اور فسق کرنا شروع کیا تو انہوں نے اسّی (۸۰) کوڑے لگوائے۔

٩٥٣ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْمِلَّةِ *

باب ۹۵۳۔ شراب پینے والے پر لعنت کرنا مکروہ ہے اور یہ کہ دین سے خارج نہیں ہے۔

١٦٨٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَاللَّهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوهُ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ *

۱۶۸۴۔ یحیٰی بن بکیر، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ھلال، زید بن اسلم اپنے والد سے وہ حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شراب پینے کے سبب کوڑے لگوائے تھے ایک دن پھر نشہ کی حالت میں لایا گیا آپ نے اس کو کوڑے (۱) مارے جانے کا حکم دیا تو اسے کوڑے لگائے گئے۔ قوم میں سے ایک شخص نے کہا کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ کس قدر یہ (نشہ کی حالت میں) لایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو، خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔

١٦٨٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ

۱۶۸۵۔ علی بن عبداللہ بن جعفر، انس بن عیاض، ابن ہاد، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے

ا شراب خمر کی کوئی حد مقرر ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کتنی؟ اس بارے میں علماء دین کی آراء مختلف ہیں، ائمہ اربعہ اور اکثر فقہا کی رائے یہ ہے کہ اس کی حد مقرر ہے بعض سلف کی رائے یہ ہے کہ اس کی حد مقرر نہیں ہے۔ اور بعض احادیث سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کی حد مقرر نہیں ہے۔ تو احادیث کے بارے میں جمہور یہ فرماتے ہیں کہ یہ ایسی صورت کے بارے میں ہے کہ جب قرائن سے شراب کا پینا ثابت ہو رہا تھا مگر اس پر ثبوت شرعی نہ ہوا اس بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد جاری نہیں فرمائی، بطور تعزیر کے تھوڑی بہت تنبیہ فرما دی۔ پھر جمہور کے ہاں شرب خمر کی حد تو مقرر ہے مگر کتنی ہے اس بارے میں ائمہ کی آراء مختلف ہیں اور تمام ائمہ کی آراء کی بنیاد احادیث و آثار ہیں۔ علماء احناف کی رائے کے مستدلات اور دوسری آراء کے مستدلات کے جواب کیلئے ملاحظہ ہو (تکملہ فتح الملہم صفحہ ۴۸۸ جلد ۲۔ اعلاء السنن جلد ۶۳۳ جلد ۱۱۔

مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَكْرَانَ فَأَمَرَ بِضَرْبِهِ فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِيَدِهِ وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِنَعْلِهِ وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ مَا لَهُ أَخْزَاهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ *

بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص نشہ کی حالت میں لایا گیا تو آپ نے اس کو مارنے کا حکم دیا چنانچہ ہم میں سے کوئی اس کو اپنے ہاتھ سے اور کوئی اپنی جوتیوں سے اور کوئی اپنے کپڑوں سے مار رہا تھا۔ جب ہم فارغ ہو چکے تو ایک شخص نے کہا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔

٩٥٤ بَاب السَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ *

باب ٩٥٤۔ چور کا بیان جب وہ چوری کرتا ہے۔

١٦٨٦ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ *

١٨٨٦۔ عمر بن علی، عبداللہ بن داؤد، فضیل بن غزوان، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ زنا کرنے والا زنا نہیں کرتا اس حال میں کہ وہ مومن ہو، اور چور چوری نہیں کرتا، اس حال میں کہ وہ مومن ہو۔

٩٥٥ بَاب لَعْنِ السَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ *

باب ٩٥٥۔ چور کا نام لے کر اس پر لعنت کرنے کا بیان۔

١٦٨٧ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ قَالَ الْأَعْمَشُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ بَيْضُ الْحَدِيدِ وَالْحَبْلُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْهَا مَا يَسْوَى دَرَاهِمَ *

١٨٨٧۔ عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ چور پر لعنت کرتا ہے جو ایک بیضہ چرائے اور اس کا ہاتھ کاٹا جائے، اور ایک رسی چرائے اور اس کا ہاتھ کاٹا جائے، اعمش نے کہا کہ لوگ (محدثین) سمجھتے تھے کہ بیضہ سے مراد حدید (یعنی لوہے کا خود) ہے اور رسی سے مراد ہے جس کی قیمت کئی درہم ہو۔

ف: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کی مذمت بیان فرمائی ہے کہ چوری کرنا برا فعل ہے خواہ وہ چوری تھوڑی چیز کی ہو یا زیادہ کی، سستی چیز کی ہو یا مہنگی چیز کی، کیونکہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کی چوری سے ہی بڑی چیزوں کی چوری کی عادت بنتی ہے اور بڑی چیز کی چوری کرنے سے ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے تو چھوٹی چھوٹی چیزیں جیسے انڈہ، رسی وغیرہ قطع ید کا سبب بن گئی۔

٩٥٦ بَاب الْحُدُودُ كَفَّارَةٌ *

باب ٩٥٦۔ حدود کفارہ میں۔

١٦٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ

١٦٨٨۔ محمد بن یوسف، ابن عیینہ، زہری، ابوادریس خولانی، عبادہ بن صامتؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو۔ اس بات

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ كُلَّهَا فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ *

پر کہ اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اور نہ چوری کرو گے اور نہ زنا کرو گے اور یہ پوری آیت تلاوت فرمائی۔ تم میں سے جو شخص اس کو پورا کرے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی چیز کا مرتکب ہوا اور اس کا بدلہ لیا گیا، تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے اور جو شخص ان میں سے کسی چیز کا مرتکب ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو چھپایا تو اس کو اختیار ہے چاہے وہ بخش دے اور چاہے عذاب دے۔

٩٥٧ بَاب ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى إِلَّا فِي حَدٍّ أَوْ حَقٍّ *

باب ٩٥٧۔ حد یا حق کے سوا مسلمان کی پیٹھ کے محفوظ ہونے کا بیان۔

١٦٨٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ عَبْدُاللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَلَا أَيُّ شَهْرٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا شَهْرُنَا هَذَا قَالَ أَلَا أَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا بَلَدُنَا هَذَا قَالَ أَلَا أَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا يَوْمُنَا هَذَا قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يُجِيبُونَهُ أَلَا نَعَمْ قَالَ وَيْحَكُمْ أَوْ وَيْلَكُمْ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

١٦٨٩۔ محمد بن عبداللہ، عاصم بن علی، عاصم بن محمد، واقد بن محمد اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع میں فرمایا لوگو! تم کون سے مہینے کو حرمت والا سمجھتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا اس مہینے کو، آپ نے فرمایا کہ کس شہر کو عزت والا سمجھتے ہو؟ سب نے کہا کہ اس شہر کو، آپ نے فرمایا کون سے دن کو سب سے زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ سب نے کہا اس دن کو۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں جو حق کے سوا ہوں ایک دوسرے پر حرام کی ہیں جس طرح تمہارا آج کا دن تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینہ میں حرام ہیں۔ سنو! کیا میں نے پہنچا دیا۔ تین بار آپ نے یہ فرمایا اور ہر بار لوگوں نے جواب دیا جی ہاں! آپ نے فرمایا۔ تمہاری تباہی ہو، میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارنا۔

٩٥٨ بَاب إِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالِانْتِقَامِ لِحُرُمَاتِ اللَّهِ *

باب ٩٥٨۔ حدود قائم کرنے کا اور محرمات الہیہ کے لئے انتقام لینے کا بیان۔

١٦٩٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ

١٦٩٠۔ یحییٰ بن بکیر، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کو جب بھی دو امروں کے درمیان اختیار دیا گیا تو ان میں سے آسان صورت کو

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَأْثَمْ فَإِذَا كَانَ الْإِثْمُ كَانَ أَبْعَدَهُمَا مِنْهُ وَاللَّهِ مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ قَطُّ حَتَّى تُنْتَهَكَ حُرُمَاتُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمُ لِلَّهِ *

اختیار کیا جب تک کہ وہ گناہ کی بات نہ ہو۔ اگر گناہ کی بات ہوتی تو اس سے بہت زیادہ دور رہتے۔ خدا کی قسم آپ نے کبھی اپنے لئے انتقام نہیں لیا۔ جب تک کہ محرمات الٰہیہ کی خلاف ورزی نہ ہو اور جب اس کی خلاف ورزی کی ہو تو اللہ کے لئے انتقام لیتے۔

۹۵۹ بَاب إِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ *

باب ۹۵۹۔ شریف اور وضیع ہر شخص پر حدود کے قائم کرنے کا بیان۔

۱۶۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُسَامَةَ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُقِيمُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَتْرُكُونَ الشَّرِيفَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ فَعَلَتْ ذَلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا *

۱۶۹۱۔ ابوالولید، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت اسامہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کی سفارش کی تو آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے قومیں ہلاک ہو گئیں اس لئے کہ وہ وضیع (چھوٹے لوگوں پر) حد جاری کرتے تھے اور شریف کو چھوڑ دیتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر فاطمہؓ یہ کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹتا۔

۹٦٠ بَاب كَرَاهِيَةِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ *

باب ۹٦٠۔ جب مقدمہ سلطان کے سامنے پیش ہو جائے تو حد میں سفارش کرنے کا بیان۔

۱۶۹۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمُ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ

۱۶۹۲۔ سعید بن سلیمان، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ قریش کو ایک مخزومی عورت کا بہت خیال تھا جس نے چوری کی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ کون رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ کے محبوب حضرت اسامہؓ کے سوا اور کون اس کی جرأت کر سکتا تھا چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو، پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! تم سے پہلے کئی قومیں ہلاک ہو گئیں جب کوئی شریف چوری کرتا، تو وہ لوگ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے اور قسم ہے خدا کی اگر (۱) فاطمہؓ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی

۱ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال بیان فرماتے ہوئے اپنی بیٹیوں میں سے صرف حضرت فاطمہؓ کا نام اس لئے لیا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے لاڈلی بیٹی تھی اور اس لئے بھی کہ اس وقت دوسری بیٹیاں وفات پا چکی تھیں اور ان کا نام بھی چوری کرنے والی عورت کے نام کی مثل تھا۔

تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا *

تو محمد ﷺ اس کے بھی ہاتھ کاٹ ڈالتے۔

٩٦١ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا) وَفِي كَمْ يُقْطَعُ وَقَطَعَ عَلِيٌّ مِنَ الْكَفِّ وَقَالَ قَتَادَةُ فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا لَيْسَ إِلَّا ذَلِكَ *

باب ۹۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دو اور کتنی مقدار میں ہاتھ کاٹا جائے اور حضرت علیؓ نے پہنچے سے ہاتھ کاٹا۔ ایک عورت کے متعلق جس نے چوری کی تھی اور اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا تھا تو قتادہ نے کہا کہ اس کے سوا کوئی سزا نہیں ہے۔

١٦٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا تَابَعَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۱۶۹۳۔ عبداللہ بن مسلمہ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عمرہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے گا۔ عبدالرحمٰن بن خالد اور زہری کے برادر زادہ اور معمر نے زہری سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

١٦٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ *

۱۶۹۴۔ اسماعیل بن ابی اویس، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر و عمرہ حضرت عائشہؓ سے وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا چور کا ہاتھ ایک دینار کی چوتھائی میں کاٹا جائے (یا اس قیمت کی کوئی اور چیز چوری کرنے پر)

١٦٩٥ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمَنِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ *

۱۶۹۵۔ عمران بن میسرہ، عبدالوارث، حسین، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن انصاری، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا (چوری کرنے والے کا) ہاتھ چوتھائی دینار پر کاٹ دیا جائے گا۔

١٦٩٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا

۱۶۹۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام، اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ڈھال یا حجفہ کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔

فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ *

١٦٩٧-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ *

۱۶۹۷۔ عثمان، حمید بن عبدالرحمٰن، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٩٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَدْنَى مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُو ثَمَنٍ رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا *

۱۶۹۸۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حجفہ یا ڈھال کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا اور ان دونوں میں سے ہر ایک قیمت والی ہے اس کو وکیع نے اور ابن ادریس نے ہشام سے، انہوں نے اپنے والد سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

١٦٩٩- حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَدْنَى مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ *

۱۶۹۹۔ یوسف بن موسیٰ، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں حجفہ یا ڈھال کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا اور ان دونوں میں سے ہر ایک قیمت والی تھی۔

١٧٠٠- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ *

۱۷۰۰۔ اسماعیل، مالک بن انس، نافع، (حضرت ابن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال (کی چوری) میں ہاتھ کاٹا، اس کی قیمت تین درہم تھی۔

١٧٠١- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ *

۱۷۰۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ، نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

١٧٠٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ *

۱۷۰۲۔ مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال (کی چوری) میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۷۰۳ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهمَا قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ *

۱۷۰۳۔ ابراہیم بن منذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے چور کا ہاتھ ڈھال (کی چوری) میں کاٹا، اس کی قیمت (۱) تین درہم تھی، محمد بن اسحاق نے اس کی متابعت میں روایت کی اور لیث نے کہا کہ مجھ سے نافع نے "ثمنہ" کے بجائے "قیمتہ" کا لفظ نقل کیا۔

۱۷۰٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ *

۱۷۰۴۔ موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، اعمش، ابوصالح حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چور پر لعنت کی ہے جو انڈہ چرالے اور اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور رسی چرالے اور اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۹٦۲ بَاب تَوْبَةِ السَّارِقِ *

باب ۶۹۲۔ چور کی توبہ کا بیان۔

۱۷۰٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ امْرَأَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَتْ وَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا *

۱۷۰۵۔ اسماعیل بن عبداللہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ہاتھ کاٹا۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ وہ عورت اس کے بعد آتی تھی اور میں اس کی حاجت آنحضرت ﷺ کے سامنے پیش کرتی تھی، اس عورت نے توبہ کی اور بہت اچھی توبہ کی۔

۱۷۰٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا

۱۷۰۶۔ عبداللہ بن محمد جعفی، ہشام بن یوسف، معمر، زہری، ابوادریس، عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک جماعت کے ساتھ نبی ﷺ سے بیعت کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ گے اور نہ چوری کرو گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے اور اپنے آگے پیچھے کوئی بہتان نہ اٹھاؤ گے، اور حکم شرع میں میری نافرمانی نہ کرو گے تم میں سے جس شخص نے

"۱" چوری کی بنا پر جو ہاتھ کو کاٹا جاتا ہے تو اس کا نصاب کیا ہے؟ یعنی کتنی چیز کی چوری کی جائے، کتنی مالیت کی وہ چیز ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا اس بارے میں فقہاء ائمہ کے اقوال بارہ کے قریب ہیں۔ فقہاء حنفیہ نے ادلہ کثیرہ کی بنا پر دس درہم کی مالیت کو نصاب قرار دیا ہے۔ دلائل کے لئے ملاحظہ ہو (تکملہ فتح الملہم صفحہ ۳۸۷ جلد ۲، اعلاء السنن صفحہ ۶۴۲ جلد ۱۱۔

بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَطَهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَا قُطِعَ يَدُهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَكُلُّ مَحْدُودٍ كَذَلِكَ إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ*

اپنا وعدہ پورا کیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو شخص ان میں سے کسی چیز کا مرتکب ہوا اور دنیا میں اس کو اس کی سزا دے دی گئی تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے اور پاکی کا ذریعہ ہے اور جس شخص کی ستر پوشی اللہ نے کی تو وہ اللہ کے اختیار میں ہے، اگر چاہے تو اسے عذاب نہ دے اور اگر چاہے تو اس کو بخش دے۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ اگرچہ ہاتھ کاٹے جانے کے بعد توبہ کرے تو اس کی شہادت مقبول ہوگی اور ہر وہ شخص جس پر حد لگائی گئی اس کا یہی حکم ہے کہ جب توبہ کرے تو اس کی شہادت مقبول ہوگی۔

الحمدللہ کہ ستائیسواں پارہ ختم ہوا

اٹھائیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ

٩٦٣ بَاب وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ) *

١٧٠٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا *

٩٦٤ بَاب لَمْ يَحْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرِّدَّةِ حَتَّى هَلَكُوا *

١٧٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ الْعُرَنِيِّينَ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا *

٩٦٥ بَاب لَمْ يُسْقَ الْمُرْتَدُّونَ

اٹھائیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنگ کرنے والے کافر اور مرتد کا بیان

باب ۹۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اس کے سوا کوئی بات نہیں کہ ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یہ ہے کہ وہ قتل کردیئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں خلاف سے کاٹے جائیں یا جلاوطن کئے جائیں۔

۱۷۰۷۔ علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ جرمی حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں عکل کے لوگ حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔ مدینہ کی آب و ہوا ان کے موافق نہ آئی تو آپ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ صدقہ کے اونٹوں کے پاس جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ پئیں، انہوں نے اسی طرح کیا اور تندرست ہوگئے، پھر وہ لوگ مرتد ہوگئے اور آپ کے چرواہوں کو قتل کرکے مویشی لے بھاگے۔ آپ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجا وہ لائے گئے آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھیں پھڑوا دیں اور ان کو (کاٹنے کی جگہ پر) داغ نہیں لگوایا یہاں تک کہ مر گئے۔

باب ۹۶۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتد جنگ کرنے والوں کے داغ نہیں لگوائے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہوگئے۔

۱۷۰۸۔ محمد بن صلت، ابو یعلی، ولید، اوزاعی، یحییٰ، ابو قلابہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اہل عرینہ کے (ہاتھ پاؤں) کٹوا دیئے اور ان لوگوں کو داغ نہیں لگوایا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

باب ۹۶۵۔ اس چیز کا بیان کہ آپ نے مرتد محاربین کو پانی

الْمُحَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوا *

نہیں پلایا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

١٧٠٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي الصُّفَّةِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْغِنَا رِسْلًا فَقَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِإِبِلِ رَسُولِ اللَّهِ فَأَتَوْهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرِيخُ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ ثُمَّ أُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا سُقُوا حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو قِلَابَةَ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ *

۱۷۰۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عکل کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ لوگ صفہ میں رہنے لگے لیکن مدینہ کی آب و ہوا ان کو راس نہ آئی۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے دودھ کے جانور تلاش کرادیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں کوئی صورت بجز اس کے نہیں پاتا کہ تم ہمارے اونٹوں میں جاکر رہو، چنانچہ وہ لوگ (وہاں) آئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے۔ یہاں تک کہ تندرست اور موٹے ہوگئے اور چرواہے کو قتل کرڈالا اور اونٹوں کو بھگالے گئے۔ نبی ﷺ کے پاس ایک خبر دینے والا آیا آپ نے انہیں تلاش کرنے کے لئے آدمی دوڑائے، ابھی دن بھی نہ ہوا تھا کہ وہ لوگ پکڑ کر لائے گئے۔ آپ نے سلائیں گرم کرا کر ان کی آنکھوں میں پھرادیں اور ہاتھ پاؤں کٹوادیئے اور انہیں داغ نہیں لگوایا اور پھر وہ گرم زمین میں ڈال دیئے گئے اور پانی مانگتے رہے، انہیں پانی نہیں دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ ابو قلابہ نے کہا کہ انہوں نے چوری کی، اور قتل کیا اور اللہ اور رسول سے جنگ کی۔

٩٦٦ بَاب سَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَ الْمُحَارِبِينَ *

باب ۹۶۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ کرنے والوں کی آنکھیں پھوڑوانے کا بیان۔

١٧١٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ عُرَيْنَةَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَشَرِبُوا حَتَّى إِذَا بَرِئُوا قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي إِثْرِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَأُلْقُوا بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ

۱۷۱۰۔ قتیبہ بن سعید، حماد، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عکل کی ایک جماعت یا کہا عرینہ کی ایک جماعت (ابو قلابہ کا بیان ہے کہ وہ عکل ہی کے تھے) مدینہ آئی۔ ان کے واسطے نبی ﷺ نے اونٹنیوں کا حکم دیا اور انہیں حکم دیا کہ ان اونٹنیوں کے پاس جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ پئیں، انہوں نے پیا یہاں تک کہ جب وہ تندرست ہوگئے تو چرواہے کو قتل کرڈالا اور مویشیوں کو لے بھاگے، نبی ﷺ کو صبح کے وقت خبر ملی تو ان کے پیچھے تلاش کرنے کے لئے آدمی بھیجے۔ ابھی دن بلند بھی نہیں ہوا تھا کہ وہ پکڑے لائے گئے، آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دینے کا حکم دیا پھر ان کی آنکھیں پھوڑوادیں اور انہیں گرم زمین میں ڈال دیا۔ وہ پانی مانگتے رہے لیکن انہیں نہیں دیا گیا۔ ابو قلابہ نے کہا کہ یہ وہ

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ *

جماعت ہے جس نے چوری کی تھی اور قتل کیا تھا اور ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کی تھی۔

٩٦٧ بَاب فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ *

باب ۹۶۷۔ اس شخص کی فضیلت کا بیان جس نے فواحش کو چھوڑ دیا۔

١٧١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا قَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ *

۱۷۱۱۔ محمد بن سلام، عبداللہ، عبیداللہ بن عمر، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات قسم کے آدمیوں کو اپنے سایہ میں لے گا جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ امام عادل اور وہ جوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی راہ میں صرف کی ہو، اور وہ مرد جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے اور وہ دو آدمی جو آپس میں خدا کے لئے محبت کریں، اور وہ جسے کوئی منصب والی عورت اپنی طرف بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور وہ جو پوشیدگی سے اس طرح صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔

١٧١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ح و حَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ *

۱۷۱۲۔ محمد بن ابی بکر، عمر بن علی، دوسری سند خلیفہ، عمر بن علی، ابو حازم سہیل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میرے لئے اس چیز کا ضامن ہو جائے جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرم گاہ) اور وہ چیز کہ اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں گا۔

٩٦٨ بَاب إِثْمِ الزُّنَاةِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَلَا يَزْنُونَ) (وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا) أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَنَسٌ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

باب ۹۶۸۔ زنا کرنے والوں کے گناہ کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ وہ لوگ زنا نہیں کرتے ہیں اور زنا کے قریب نہ جاؤ۔ اس لئے کہ وہ فحش اور برا راستہ ہے، ہم سے داؤد بن شبیب نے بواسطہ ہمام، قتادہ، حضرت انسؓ کا قول نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو تم سے کوئی شخص میرے بعد بیان نہ کرے گا، میں نے اس کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ وَإِمَّا قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرمارہے تھے کہ قیامت قائم نہ ہوگی، یا فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی اور شراب کو پیا جائے گا اور زنا کی کثرت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی زیادتی ہو جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں پر ایک نگران ہوگا۔

١٧١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ قَالَ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ *

۱۷۱۳۔ محمد بن مثنیٰ، اسحاق بن یوسف، فضیل بن غزوان، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بندہ زنا نہیں کرتا جب کہ وہ زنا کرے اور مومن ہو، اور کوئی چور چوری نہیں کرتا اس حال میں کہ وہ مومن ہو، اور نہیں شراب پیتا ہے جس وقت کہ شراب پیتا ہے اس حال میں کہ مومن ہو، اور کوئی قاتل قتل نہیں کرتا اس حال میں کہ وہ مومن ہو، عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا کہ کس طرح اس سے ایمان کھینچ لیا جاتا ہے، انہوں نے کہا کہ اس طرح اور اپنی انگلیوں کو انگلیوں کے درمیان ڈال کر پھر ان کو نکالا اور اگر توبہ کرلے، تو اس طرح اس کی طرف لوٹ آتا ہے اور اپنی انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالا۔

١٧١٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ *

۱۷۱۴۔ آدم، شعبہ، اعمش، ذکوان حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ زنا کرنے والا زنا نہیں کرتا ہے اس حال میں کہ وہ مومن ہو اور کوئی شخص چوری نہیں کرتا ہے اس حال میں کہ وہ مومن ہو اور توبہ اس کے بعد کھلی ہوئی ہے۔

١٧١٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّه عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ

۱۷۱۵۔ عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان، منصور و سلیمان، ابووائل، ابومیسرہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تو کسی کو اللہ کا شریک بنائے حالانکہ اسی نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے بچے کو اس سبب سے قتل کر ڈالے کہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گا، میں نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا یہ کہ کوئی اپنے پڑوسی کی

قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِثْلَهُ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِالرَّحْمَنِ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ وَوَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ دَعْهُ دَعْهُ*

بیوی سے زنا کرے۔ یحیٰی نے کہا کہ مجھ سے سفیان نے بواسطہ ابو وائل حضرت عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اور اسی طرح بیان کیا، عروہ نے کہا کہ میں نے اس کو عبدالرحمٰن سے بیان کیا اور انہوں نے ہم سے بواسطہ سفیان، اعمش و منصور واصل، ابو میسرہ حدیث بیان کی تھی تو انہوں نے کہا کہ اسے چھوڑ دو اسے چھوڑ دو۔

٩٦٩ بَاب رَجْمِ الْمُحْصَنِ وَقَالَ الْحَسَنُ مَنْ زَنَى بِأُخْتِهِ حَدُّهُ حَدُّ الزَّانِي *

باب ۹۶۹۔ شادی شدہ (زانی) کو سنگسار (۱) کرنے کا بیان، حسن نے کہا کہ جس نے اپنی بہن سے زنا کیا، اسے بھی زنا ہی کی حد لگے گی۔

١٧١٦- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ رَجَمَ الْمَرْأَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۱۶۔ آدم، شعبہ، سلمہ بن کہیل، شعبی، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب حضرت علیؓ نے جمعہ کے دن ایک عورت کو سنگسار کیا تو کہا کہ میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق سنگسار کیا ہے۔

١٧١٧- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ سَأَلْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ قَبْلَ سُورَةِ النُّورِ أَمْ بَعْدُ قَالَ لَا أَدْرِي*

۱۷۱۷۔ اسحاق، خالد، شیبانی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا ہے، انہوں نے کہا ہاں، میں نے پوچھا سورۂ نور سے پہلے یا اس کے بعد، انہوں نے کہا میں نہیں جانتا۔

١٧١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ *

۱۷۱۸۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بیان کیا کہ میں نے زنا کیا ہے اور اپنے آپ پر چار شہادتیں دیں (یعنی چار مرتبہ اپنے گناہ کا اعتراف کیا) اس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے سنگسار کرنے کا حکم دیا تو وہ سنگسار کیا گیا اور وہ شادی شدہ تھا۔

٩٧٠ بَاب لَا يُرْجَمُ الْمَجْنُونُ

باب ۹۷۰۔ مجنون مرد و عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

---

۱ رجم کا ثبوت احادیث متواترہ سے ہے، باون صحابہؓ رجم کی روایات کو نقل فرمانے والے ہیں جس کی وجہ سے یہ حکم علمائے امت کے درمیان اجماعی ہے اور پوری امت کا اس کے ثبوت پر اجماع ہے (تکملہ فتح الملہم صفحہ ۴۱۴۔ جلد ۲۔

وَالْمَجْنُونَة وَقَالَ عَلِيٌّ لِعُمَرَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ *

حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ دیوانے سے جب تک کہ وہ ہوش میں نہ آئے اور بچے سے جب تک کہ بالغ نہ ہو جائے اور سونے والے سے جب تک کہ بیدار نہ ہو جائے قلم اٹھالیا گیا ہے۔

۱۷۱۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ *

۱۷۱۹۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو سلمہ و سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، اس وقت آپ مسجد میں تشریف فرما تھے، اس نے آپ کو پکارا اور کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے زنا کیا ہے، آپ نے اس سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے چار بار یہی کلمات دہرائے۔ جب وہ اپنے آپ پر چار شہادتیں دے چکا تو نبی ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس لے جاکر سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے جابر بن عبداللہ سے سنا کہ انہوں نے کہا میں بھی ان سنگسار کرنے والوں میں تھا اور مقام مصلیٰ میں ہم نے اسے سنگسار کیا، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا، ہم نے اسے مقام حرہ میں پکڑ لیا اور سنگسار کر دیا۔

۹۷۱ بَاب لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ *

باب ۹۷۱۔ زانی کے لئے پتھر ہیں۔

۱۷۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ زَادَ لَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ *

۱۷۲۰۔ ابوالولید، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سعد اور ابن زمعہ کے درمیان (ایک لڑکے کے) متعلق اختلاف ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ وہ تمہارا لڑکا ہے، لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو، اور اے سودہ تم اس سے پردہ کیا کرو، اور قتیبہ نے بواسطہ لیث اتنا زیادہ بیان کیا کہ زانی کے لئے پتھر ہیں۔

۱۷۲۱- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

۱۷۲۱۔ آدم شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ لڑکا بستر والے کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ *

٩٧٢ بَاب الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ *

١٧٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُمْ مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَلَامٍ ادْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالتَّوْرَاةِ فَأُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ أَجْنَأَ عَلَيْهَا *

باب ۹۷۲۔ بلاط میں سنگسار کرنے کا بیان۔

۱۷۲۲۔ محمد بن عثمان، خالد بن مخلد، سلیمان، عبداللہ بن دینار ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودن عورت لائی گئی انہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ تم اپنی کتاب میں کیا حکم پاتے ہو انہوں نے کہا کہ ہمارے علماء نے چہرے کا سیاہ کرنا اور گدھے پر الٹا سوار کرنا بتایا ہے، عبداللہ بن سلام نے عرض کیا یارسول اللہ ان کو تورات لانے کا حکم دیں، چنانچہ تورات لائی گئی ان میں سے ایک نے سنگسار کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس کے آگے اور پیچھے پڑھنا شروع کیا۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھا۔ تو وہیں پر اس کے ہاتھ کے نیچے سنگسار کی آیت تھی چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ان دونوں کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور دونوں سنگسار کئے گئے۔ میں نے یہودی مرد کو دیکھا کہ عورت پر جھکا پڑتا تھا۔

٩٧٣ بَاب الرَّجْمِ بِالْمُصَلَّى *

١٧٢٣ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ آحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ لَمْ يَقُلْ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَصَلَّى عَلَيْهِ سُئِلَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ يَصِحُّ قَالَ رَوَاهُ

باب ۹۷۳۔ عید گاہ میں سنگسار کرنے کا بیان۔

۱۷۲۳۔ محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابوسلمہ، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا۔ نبی ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے اوپر چار بار شہادتیں دیں تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے اس کے سنگسار کئے جانے کا حکم دیا تو اسے عید گاہ میں سنگسار کیا گیا، جب اسے پتھر پڑے تو بھاگا لیکن پکڑا گیا اور رجم کیا گیا یہاں تک کہ مر گیا۔ نبی ﷺ نے اس کا بھلائی کے ساتھ ذکر فرمایا اور اس پر نماز پڑھی، یونس اور ابن جریج نے زہری فصلّی علیہ (اس پر نماز پڑھی) نقل نہیں کیا۔

مَعْمَرٌ قِيلَ لَهُ رَوَاهُ غَيْرُ مَعْمَرٍ قَالَ لَا *

٩٧٤ بَاب مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدِّ فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا قَالَ عَطَاءٌ لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِي جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظَّبْيِ وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۹۷۴۔ جو شخص کسی ایسے گناہ کا مرتکب ہو جس میں حد نہیں اور امام کو اس کی خبر کی تو توبہ کرنے کے بعد اس پر کوئی حد نہیں، جبکہ وہ حکم دریافت کرنے آئے، عطاء کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سزا نہیں دی اور ابن جریج نے کہا کہ آپ نے اس شخص کو سزا نہیں دی جس نے رمضان میں (اپنی بیوی سے) جماع کر لیا تھا اور حضرت عمر نے بحالت احرام ہرنی شکار کرنے والے کو سزا نہیں دی اور اس باب میں بواسطہ ابو عثمان ابن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

١٧٢٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ مِمَّ ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ لَهُ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَجَلَسَ وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَمَعَهُ طَعَامٌ قَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ فَقَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ قَالَ فَكُلُوهُ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ

۱۷۲۴۔ قتیبہ، لیث، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے رمضان میں جماع کر لیا پھر اس نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا، اور لیث نے بواسطہ عمرو بن حارث، عبدالرحمٰن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں ہلاک ہو گیا، آپ نے پوچھا کیونکر؟ اس نے کہا میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں جماع کر لیا، آپ نے اس سے فرمایا کہ صدقہ کر۔ اس نے کہا میرے پاس کچھ نہیں، پھر وہ بیٹھ گیا آپ کے پاس ایک شخص گدھا ہانکتا ہوا آیا اس کے پاس غلہ تھا، عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کون سا غلہ تھا جو آپ کی خدمت میں لے کر آیا تھا۔ آپ نے فرمایا وہ ہلاک ہونے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا میں یہاں ہوں آپ نے فرمایا اسے لے کر خیرات کر۔ اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ حاجت مند کو دوں؟ میرے گھر والوں کے پاس کھانا نہیں ہے، آپ نے فرمایا اسے کھاؤ، ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ پہلی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں اطعم اھلك کے الفاظ ہیں۔

الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَبْيَنُ قَوْلُهُ أَطْعِمْ أَهْلَكَ *

٩٧٥ بَاب إِذَا أَقَرَّ بِالْحَدِّ وَلَمْ يُبَيِّنْ هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ *

باب ۹۷۵۔ اگر کوئی شخص حد کا اقرار کرے اور اسے ظاہر نہ کرے تو کہا کہ امام کو اختیار ہے کہ اس کی پردہ پوشی کرے۔

١٧٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ قَالَ حَدَّكَ *

۱۷۲۵۔ عبدالقدوس بن محمد، عمرو بن عاصم کلابی، ہمام بن یحییٰ، اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ یارسول اللہ میں حد والے گناہ کا مرتکب ہوا ہوں اس لئے آپ مجھ پر حد قائم کیجئے، آپ نے اس سے اس (گناہ) کے متعلق کچھ نہیں پوچھا، پھر نماز کا وقت آگیا تو اس آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو چکے تو وہ آدمی پھر آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور کہا کہ یارسول اللہ! میں حد والے گناہ کا مرتکب ہوا ہوں اس لئے آپ کتاب اللہ کی حد مجھ پر قائم کیجئے۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ہے اس نے کہا ہاں! پڑھی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے تیرے گناہ کو یا فرمایا کہ تیری حد کو بخش دیا۔

٩٧٦ بَاب هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُقِرِّ لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ غَمَزْتَ *

باب ۹۷۶۔ کیا امام اقرار کرنے والے سے یہ کہہ سکتا ہے کہ شاید تو نے چھوا ہو گا یا اشارہ کیا ہو گا۔

١٧٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنِكْتَهَا لَا يَكْنِي قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ *

۱۷۲۶۔ عبداللہ بن محمد جعفی، وہب بن جریر، جریر، یعلی بن حکیم، عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ماعز بن مالک نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ شاید تو نے بوسہ لیا ہے یا اشارہ کیا ہے یا دیکھا ہے، اس نے کہا نہیں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا تو نے اس سے صحبت کی ہے؟ یعنی بغیر کسی کنایہ کے (صراحۃً) دریافت فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپ نے اس کے سنگسار کئے جانے کا حکم دیا۔

٩٧٧ بَاب سُؤَالِ الْإِمَامِ الْمُقِرَّ هَلْ أَحْصَنْتَ *

باب ۹۷۷۔ اقرار کرنے والے سے امام کا دریافت کرنا کہ کیا تو شادی شدہ ہے؟

١٧٢٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

۱۷۲۷۔ سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، ابن

اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ يُرِيدُ نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَجَاءَ لِشِقِّ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ*

مسیب وابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور اس وقت آپ مسجد میں تھے۔ اس نے پکار کر کہا یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے۔ نبی ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ آپ کے سامنے دوسری طرف سے آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے! آپ نے اس سے منہ پھیر لیا تو وہ نبی ﷺ کے سامنے تیسری طرف سے آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے، آپ نے پھر اعراض فرمایا تو پھر چوتھی طرف سے آپ کے سامنے آیا جب وہ اپنے آپ پر چار مرتبہ شہادت دے چکا تو نبی ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا کہ کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے؟ اس نے کہا نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ تو شادی شدہ ہے، اس نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اسے لے جا کر سنگسار کر دو، ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا کہ جس نے جابر کو کہتے سنا کہ ہم نے اسے عید گاہ میں رجم کیا جب اسے پتھر لگے تو بھاگ نکلا، ہم نے اسے مقام حرہ میں پالیا اور سنگسار کر دیا۔

٩٧٨ بَاب الِاعْتِرَافِ بِالزِّنَا *

باب ۹۷۸۔ زنا کا اقرار کرنے کا بیان۔

١٧٢٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ

۱۷۲۸۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، عبیداللہ، حضرت ابو ہریرہؓ و زید بن خالدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کر دیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ آپ نے فرمایا بیان کر اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری پر تھا اس کی بیوی کے ساتھ (میرے بیٹے نے) زنا کیا، ایک سو بکریاں اور ایک خادم میں نے فدیہ میں دے دیا پھر میں نے اہل علم سے اس کی بابت پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میرے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کیلئے جلاوطن ہونا پڑے گا اور اس کی بیوی کو رجم کیا جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا، سو بکریاں اور خادم تو تمہیں واپس کئے جاتے ہیں، اور تمہارے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگیں گے

بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا قُلْتُ لِسُفْيَانَ لَمْ يَقُلْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ الشَّكُّ فِيهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرُبَّمَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكَتُّ *

اور ایک سال کے لئے جلاوطن ہونا پڑے گا۔ اور اے شخص تو صبح اس کی بیوی کے پاس جا، اگر وہ اقرار کر لے تو اس کو رجم کر دو، وہ صبح اس عورت کے پاس گیا، اس نے اقرار کر لیا تو اس کو رجم کر دیا۔ بخاری کہتے ہیں کہ میں نے سفیان سے کہا کیا زہری نے یہ بیان نہیں کیا کہ فاخبرونی ان علی ابنی الرجم (کہ انہوں نے کہا کہ میرے بیٹے پر رجم ہے) سفیان نے کہا کہ مجھے اس میں زہری سے سننے کے متعلق شک ہے کبھی میں اس کو کہتا ہوں اور کبھی خاموش رہتا ہوں۔

١٧٢٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى وَقَدْ أَحْصَنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ قَالَ سُفْيَانُ كَذَا حَفِظْتُ أَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ *

۱۷۲۹۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، عبیداللہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے کہا مجھے اندیشہ ہے کہ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ ایک کہنے والا کہے گا کہ ہم کتاب اللہ میں رجم کا حکم نہیں پاتے، چنانچہ وہ ایک فرض کو چھوڑ کر گمراہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ خبردار رجم واجب ہے اس پر جس نے زنا کیا اور شادی شدہ ہو بشرطیکہ اس پر گواہی قائم ہو جائے یا حمل ہو جائے یا اقرار ہو، شعبان نے کہا کہ اس طرح میں نے یاد کیا ہے سن لو کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے اور آپ کے بعد ہم نے بھی سنگسار کیا ہے۔

٩٧٩ بَاب رَجْمِ الْحُبْلَى مِنَ الزِّنَا إِذَا أَحْصَنَتْ *

باب ۹۷۹۔ شادی شدہ عورت کو زنا سے حاملہ ہونے پر سنگسار کرنے کا بیان۔

١٧٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أُقْرِئُ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمِنًى وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا إِذْ رَجَعَ إِلَيَّ عَبْدُالرَّحْمَنِ فَقَالَ لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ

۱۷۳۰۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا میں کہ مہاجرین کے کچھ لوگوں کو پڑھاتا تھا جن میں عبدالرحمٰن بن عوف بھی تھے۔ ایک دن میں ان کے گھر میں بیٹھا تھا اور وہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس تھے اس حج میں جو (حضرت عمرؓ نے) آخری بار کیا تھا، عبدالرحمٰن میرے پاس لوٹ کر آئے اور کہا کہ کاش! تم اس شخص کو دیکھتے جو آج امیر المومنین کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ کو فلاں کے متعلق خبر ہے جو کہتا ہے کہ اگر عمرؓ مر جائیں تو میں فلاں کی بیعت کر لوں، خدا کی قسم ابو بکرؓ کی بیعت اتفاقیہ تھی جو پوری ہو گئی۔ چنانچہ

فُلَانًا فَوَاللَّهِ مَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا فَلْتَةً فَتَمَّتْ فَغَضِبَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَقَائِمٌ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ أُمُورَهُمْ قَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمِ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى قُرْبِكَ حِينَ تَقُومُ فِي النَّاسِ وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يُطَيِّرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ وَأَنْ لَا يَعُوهَا وَأَنْ لَا يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا فَيَعِي أَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ وَيَضَعُونَهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا فَقَالَ عُمَرُ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَأَقُومَنَّ بِذَلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عُقْبِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَّلْتُ الرَّوَاحَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ حَتَّى أَجِدَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ جَالِسًا إِلَى رُكْنِ الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ تَمَسُّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ لَيَقُولَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مُنْذُ اسْتُخْلِفَ فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُونَ قَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ أَجَلِي فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا أُحِلُّ

حضرت عمرؓ کو غصہ آ گیا پھر کہا کہ انشاء اللہ میں شام کے وقت لوگوں میں کھڑا ہوں گا اور ان کو ڈراؤں گا جو مسلمانوں کے امور کو غصب کرنا چاہتے ہیں۔ عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ اے امیر المومنین ایسا نہ کیجئے اس لئے کہ موسم حج میں جب کہ عام اور پست قسم کے لوگ جمع ہو جاتے ہیں جس وقت آپ کھڑے ہوں گے تو اس قسم کے لوگوں کی اکثریت آپ کے پاس ہو گی اور مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کھڑے ہو کر جو بات کہیں گے، اس کو اڑا کر ہر طرف لے جائیں گے اور اس کی حفاظت نہیں کریں گے اور اس کو اس کے (مناسب) مقام پر نہیں رکھیں گے۔ اس لئے آپ انتظار کریں، یہاں تک کہ آپ مدینہ پہنچیں، اس لئے کہ وہ دارالہجرت والسنّت ہے۔ صرف سمجھدار اور سربرآوردہ لوگوں کے سامنے آپ جو کہنا چاہیں کہیں تاکہ اہل علم آپ کی گفتگو کو محفوظ رکھیں اور اس کو اس کے مناسب مقام پر رکھیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ خدا کی قسم! اگر اللہ نے چاہا تو مدینہ میں سب سے پہلے میں ہی بیان کروں گا۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگ ذی الحجہ کے آخر میں مدینہ پہنچے، جب جمعہ کا دن آیا تو آفتاب کے ڈھلتے ہی ہم مسجد کی طرف جلدی سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ میں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو منبر کے ستون کے پاس بیٹھا ہوا پایا۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا، میرا گھٹنا ان کے گھٹنے سے ملا ہوا تھا، فوراً ہی حضرت عمر بن خطاب آئے۔ جب میں نے ان کو آتے دیکھا تو میں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے کہا کہ آج حضرت عمرؓ ایک ایسی بات کہیں گے جو انہوں نے کبھی نہیں کہی ہو گی جب سے خلیفہ ہوئے ہیں، سعید نے میری بات سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے امید نہیں ہے کہ ایسی بات کہیں گے جو اس سے پہلے نہ کہی ہو۔ چنانچہ حضرت عمرؓ منبر پر بیٹھ گئے، جب لوگ خاموش ہو گئے تو کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد بیان کی جس کا وہ مستحق ہے پھر کہا امابعد! میں تم سے ایسی بات کہنے والا ہوں جس کا کہنا میرے مقدر میں نہ تھا۔ میں یہ نہیں جانتا کہ شاید یہ میری موت کے آگے ہو جس نے اس کو سمجھا اور یاد کیا تو وہ جہاں بھی پہنچے دوسروں سے بیان کرے اور جس شخص کو خطرہ ہو کہ وہ اس کو نہیں سمجھے گا تو میں کسی کے لئے حلال نہیں سمجھتا ہوں کہ وہ میرے متعلق جھوٹ

لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ وَاللَّهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَنْ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ أَوْ إِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ أَلَا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُونِي كَمَا أُطْرِيَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا مِنْكُمْ يَقُولُ وَاللَّهِ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا فَلَا يَغْتَرَّنَّ امْرُؤٌ أَنْ يَقُولَ إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً وَتَمَّتْ أَلَا وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ وَقَى شَرَّهَا وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ تُقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُبَايَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلَا وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ خَبَرِنَا حِينَ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَنْصَارَ خَالَفُونَا وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا نُرِيدُهُمْ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ لَقِيَنَا مِنْهُمْ

بولے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اور ان پر اللہ نے اپنی کتاب نازل کی ہے۔ اللہ نے جو آیت نازل کی اس میں رجم کی بھی آیت تھی، ہم نے اس کو پڑھا اور سمجھا اور محفوظ رکھا، آنحضرت ﷺ نے سنگسار کیا اور ہم نے بھی ان کے بعد سنگسار کیا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ لوگوں پر مدت دراز کے بعد ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کہنے والا کہے گا کہ خدا کی قسم ہم آیت رجم کتاب اللہ میں نہیں پاتے وہ اس فرض کو چھوڑ کر گمراہ ہوگا جو اللہ نے نازل کیا ہے اور رجم کتاب اللہ میں زنا کرنے والے مرد و عورت پر جبکہ شادی ہوں، واجب ہے بشرطیکہ گواہ قائم ہو جائیں یا حمل قرار پا جائے یا اقرار کرے، پھر ہم کتاب اللہ میں جو پڑھتے تھے اس میں یہ بھی تھا کہ تم اپنے باپوں سے نفرت نہ کرو کیونکہ تمہارا اپنے باپوں سے نفرت کرنا تمہارے لئے کفر ہے۔ یا یہ فرمایا کہ بے شک تمہارے لئے یہ کفر ہے کہ تم اپنے باپوں سے نفرت کرو۔ پھر سن لو کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو جس طرح عیسیٰ بن مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا گیا اور تم صرف اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو پھر کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تم میں سے کوئی کہتا ہے کہ خدا کی قسم اگر عمرؓ مر جائیں، تو میں فلاں کی بیعت کرلوں، تمہیں کوئی شخص یہ کہہ کر دھوکہ نہ دے۔ کہ ابو بکرؓ کی بیعت اتفاقیہ تھی اور پھر وہ پوری ہوگئی، سن لو کہ وہ ایسی ہی تھی لیکن اللہ نے اس کے شر سے محفوظ رکھا اور تم میں سے کوئی شخص نہیں جس میں ابو بکرؓ جیسی فضیلت ہو، جس شخص نے کسی کے ہاتھ پر مسلمانوں سے مشورہ کئے بغیر بیعت کرلی تو اس کی بیعت نہ کی جائے۔ اس خوف سے وہ قتل کر دیئے جائیں جس وقت اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دے دی تو اس وقت وہ ہم سب سے بہتر تھے مگر انصار نے ہماری مخالفت کی اور سارے لوگ سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوگئے اور حضرت علیؓ و زبیرؓ نے بھی ہماری مخالفت کی اور مہاجرین ابو بکرؓ کے پاس جمع ہوئے تو میں نے ابو بکرؓ سے کہا کہ اے ابو بکرؓ ہم لوگ اپنے انصار بھائیوں کے پاس چلیں، ہم لوگ انصار کے پاس جانے کے ارادے سے چلے جب ہم ان کے قریب پہنچے تو ان میں سے دو نیک بخت آدمی ہم سے ملے۔ ان دونوں نے وہ بیان کیا جس کی طرف وہ لوگ مائل تھے، پھر انہوں

رَجُلَانِ صَالِحَانِ فَذَكَرَا مَا تَمَالَأَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَا أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْنَا نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَا لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوهُمْ اقْضُوا أَمْرَكُمْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَإِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا هَذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقُلْتُ مَا لَهُ قَالُوا يُوعَكُ فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ خَطِيبُهُمْ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ وَكَتِيبَةُ الْإِسْلَامِ وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَزِلُونَا مِنْ أَصْلِنَا وَأَنْ يَحْضُنُونَا مِنَ الْأَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ قَدْ زَوَّرْتُ مَقَالَةً أَعْجَبَتْنِي أُرِيدُ أَنْ أُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ وَكُنْتُ أُدَارِي مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رِسْلِكَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ وَاللَّهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَتْنِي فِي تَزْوِيرِي إِلَّا قَالَ فِي بَدِيهَتِهِ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتَّى سَكَتَ فَقَالَ مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ وَلَنْ يُعْرَفَ هَذَا الْأَمْرُ إِلَّا لِهَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا فَلَمْ أَكْرَهْ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا كَانَ وَاللَّهِ أَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي لَا يُقَرِّبُنِي ذَلِكَ مِنْ إِثْمٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسَوِّلَ إِلَيَّ نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ

نے پوچھا اے جماعت مہاجرین کہاں کا قصد ہے، ہم نے کہا کہ اپنے ان انصاری بھائیوں کے پاس جانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے لئے مناسب نہیں کہ ان کے قریب جاؤ تم اپنے امر کا فیصلہ کرو، میں نے کہا خدا کی قسم ہم ان کے پاس جائیں گے، چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں ہم ان کے پاس پہنچے تو ایک آدمی کو ان کے درمیان دیکھا کہ کمبل میں لپٹا پڑا ہے میں نے کہا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا سعد بن عبادہ۔ میں نے اس سے پوچھا ان کو کیا ہوا! لوگوں نے کہا کہ ان کو بخار ہے۔ ہم تھوڑی ہی دیر بیٹھے تھے کہ ان کا خطیب کلمہ شہادت پڑھنے لگا اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی جس کا وہ سزاوار ہے۔ پھر کہا امابعد! ہم اللہ کے انصار اور اسلام کے لشکر ہیں اور تم اے مہاجرین وہ گروہ ہو کہ تمہاری قوم کے کچھ آدمی فقر کی حالت میں اس ارادہ سے نکلے کہ ہمیں ہماری جڑ سے جدا کر دیں اور ہماری حکومت ہم سے لے لیں۔ جب وہ خاموش ہوا تو میں نے بولنا چاہا۔ میں نے ایک بات سوچ رکھی کہ جس کو میں ابو بکرؓ کے سامنے بیان کرنا چاہتا تھا۔ اور میں ان کا ایک حد تک لحاظ کرتا تھا۔ جب میں نے بولنا چاہا تو ابو بکرؓ نے گفتگو کی، وہ مجھ سے زیادہ بردبار اور باوقار تھے۔ خدا کی قسم جو بات میری سجھ میں اچھی معلوم ہوتی تھی اسی طرح یا اس سے بہتر پیرایہ میں فی البدیہہ بیان کی یہاں تک کہ وہ چپ ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگوں نے جو خوبیاں بیان کی ہیں تم ان کے اہل ہو لیکن یہ امر (خلافت) صرف قریش کے لئے مخصوص ہے۔ یہ لوگ عرب میں نسب اور گھر کے لحاظ سے اوسط ہیں، میں تمہارے لئے ان دو آدمیوں میں ایک سے راضی ہوں، ان دونوں میں کسی سے بیعت کرلو چنانچہ انہوں نے میرا اور ابو عبیدہ بن جراح کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ (عمرؓ کہتے ہیں) مجھے اس کے علاوہ ان کی کوئی بات ناگوار نہ ہوئی۔ خدا کی قسم میں اس جماعت کی سرداری پر جس میں ابو بکر ہوں اپنی گردن اڑائے جانے کو ترجیح دیتا تھا۔ یااللہ مگر میرا یہ نفس موت کے وقت مجھے اس چیز کو اچھا کر دکھائے جس کو میں اب نہیں پاتا ہوں، انصار میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ ہم اس کی جڑ اور اس کے بڑے ستون ہیں اے قریش ایک امیر ہم میں سے ہو، اور ایک تم میں سے۔ شور و غل زیادہ

الْآنَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ حَتَّى فَرِقْتُ مِنَ الِاخْتِلَافِ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَتْهُ الْأَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقُلْتُ قَتَلَ اللَّهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ عُمَرُ وَإِنَّا وَاللَّهِ مَا وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ أَقْوَى مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ خَشِينَا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةٌ أَنْ يُبَايِعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا فَإِمَّا بَايَعْنَاهُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى وَإِمَّا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ فَسَادٌ فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلَا *

ہوا اور آوازیں بلند ہوئیں، یہاں تک کہ مجھے اختلاف کا خوف ہوا۔ میں نے کہا کہ اے ابو بکرؓ اپنا ہاتھ بڑھایئے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے ان سے بیعت کی اور مہاجرین نے بھی بیعت کی۔ پھر انصار نے ان سے بیعت کی اور ہم سعد بن عبادہ پر غالب آگئے۔ کسی کہنے والے نے کہا کہ تم نے سعد بن عبادہ کو قتل کر ڈالا۔ میں نے کہا اللہ نے سعد بن عبادہ کو قتل کیا۔ عمرؓ نے کہا جو معاملہ ہوا تھا ہمیں اندیشہ ہوا کہ اگر ہم قوم سے جدا ہوئے اور ابو بکرؓ کی بیعت نہ کی تو یہ لوگ ہمارے پیچھے کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے اس صورت میں یا تو ہم کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت کرتے جو ہماری مرضی کے خلاف ہوتا یا ہم اس کی مخالفت کرتے اور فساد ہوتا۔ جس نے مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی سے بیعت کی اس کی پیروی نہ کی جائے نہ اور اس کی جس نے بیعت کی اس خوف کہ وہ قتل کئے جائیں گے۔

۹۸۰ بَاب الْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ (الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ) قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَأْفَةٌ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ *

باب ۹۸۰۔ غیر شادی شدہ مرد و عورت کو درے لگائے جائیں گے اور جلاوطن کئے جائیں گے۔ زانی عورت اور زانی مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور اللہ کے دین میں تم کو ان پر رحم نہ آئے۔ اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ اور چاہئے کہ مومنین کی ایک جماعت ان دونوں کی سزا کے موقع پر حاضر رہے۔ اور زانی سوائے زانیہ یا مشرکہ کے اور کسی عورت سے نکاح نہ کرے اور زانیہ عورت سے سوائے زانی یا مشرک کے اور کوئی مرد نکاح نہ کرے اور یہ مسلمانوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ رافہ سے مراد ہے کہ حدود قائم کرنے میں تم کو رحم نہ آئے۔

۱۷۳۱ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ

۱۷۳۱۔ مالک بن اسماعیل، عبدالعزیز، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، زید بن خالد جہنی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ غیر شادی شدہ زنا

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَّبَ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السُّنَّةَ *

کرنے کو ایک سو کوڑے مارنے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کرنے کا حکم (۱) دے رہے تھے۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب نے جلاوطن کیا اور پھر یہی طریقہ جاری رہا۔

۱۷۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْيِ عَامٍ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ *

۱۷۳۲۔ یحیٰ، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے ایک سال کی جلاوطنی کی حد کا فیصلہ فرمایا۔

۹۸۱ بَاب نَفْيِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَنَّثِينَ *

باب ۹۸۱۔ گنہگاروں اور ہیجڑوں کو شہر بدر کرنے کا بیان۔

۱۷۳۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرَجَ فُلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا *

۱۷۳۳۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحیٰ، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں میں سے مخنثوں (یعنی عورتوں کی مشابہت کرنے والے) پر اور عورتوں میں سے مردوں کی شکل اختیار کرنے والوں پر لعنت کی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو اور فلاں فلاں کو نکال دو۔

۹۸۲ بَاب مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ *

باب ۹۸۲۔ اس شخص کا بیان جس کی غیر موجودگی میں امام حد لگانے کا حکم دے۔

۱۷۳۴ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِكِتَابِ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ

۱۷۳۴۔ عاصم بن علی، ابن ابی ذئب، زہری، عبیداللہ، ابوہریرہؓ وزید بن خالدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا کہ یارسول اللہ، اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کر دیجئے۔ پھر فریق مخالف نے کھڑے ہو کر کہا کہ اس نے ٹھیک کہا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے۔ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا، اس کی بیوی سے میرے بیٹے نے زنا کیا، لوگوں نے کہا میرے بیٹے پر رجم ہے، میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ میں دی۔ پھر میں نے

۱؎ علماء حنفیہ کے یہاں جلاوطنی حد کا حصہ نہیں ہے بلکہ امام کی مصلحت پر موقوف ہے اگر وہ مناسب سمجھے تو کر دے نہ مناسب سمجھے تو نہ کرے۔ حنفیہ کا استدلال متعدد احادیث اور آثار صحابہ سے ہے۔ ملاحظہ ہو (تکملہ فتح الملہم صفحہ ۴۰۷ جلد ۲۔

فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا *

اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو ایک سو درے لگیں گے اور ایک سال کی جلاوطنی! آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں کتاب اللہ کے مطابق تمہارا فیصلہ کروں گا، بکریاں اور لونڈی تو تمہیں واپس کی جاتی ہے اور تیرے بیٹے پر سو درے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور تم اے انیس اس کی بیوی کے پاس صبح کو جاؤ اور اسے رجم کر دو، چنانچہ انیس صبح گئے اور اسے رجم کر دیا۔

٩٨٣ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ) (غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ) زَوَانِي (وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ) أَخِلَّاءَ *

باب ۹۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ تم میں سے جو شخص اس کی قدرت نہ رکھتا ہو کہ آزاد مسلمان عورتوں سے شادی کرے تو اس کو چاہئے کہ اپنی مومن لونڈیوں سے نکاح کرے اور اللہ تمہارے ایمان کو جاننے والا ہے۔ تم میں سے بعض بعض سے ہیں تو ان سے ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرو۔ اور ان کا مہر دستور کے مطابق دے دو، وہ پاک دامن ہوں، زنا کرنے والی نہ ہوں اور نہ خفیہ دوست بنانے والی ہوں، پس جب وہ شادی کرلیں تو اگر وہ زنا کی مرتکب ہوں تو ان پر آزاد عورتوں کی نصف سزا ہے یہ اس کیلئے ہے جو تم میں سے زنا سے ڈرتا ہو اور اگر تم صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

٩٨٤ بَاب إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ *

باب ۹۸۴۔ لونڈی کے زنا کرنے کا بیان۔

١٧٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ

۱۷۳۵۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، ابوہریرہؓ وزید بن خالدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے لونڈی کا حکم پوچھا گیا جو زنا کرے اور شادی شدہ نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ جب وہ زنا کرے تو اس کو درے لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو درے لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو درے لگاؤ۔ پھر اس کو بیچ دو، اگرچہ بالوں کی ایک

قَالَ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ *

رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ نے یہ تیسری یا چوتھی مرتبہ کے بعد فرمایا۔

٩٨٥ بَاب لَا يُثَرَّبُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا تُنْفَى *

باب ۹۸۵۔ اگر لونڈی زنا کرے تو اس کی ملامت نہ کی جائے اور نہ اسے جلاوطن کیا جائے۔

١٧٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۳۶۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، سعید مقبری، اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اسے درے لگائے اور ملامت نہ کرے، پھر اگر زنا کرے تو اس کو درے لگائے اور اس کو ملامت نہ کرے، پھر اگر تیسری بار زنا کرے تو اس کو بیچ دینا چاہئے اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے عوض ہو۔ اسمٰعیل بن امیہ نے بواسطہ سعید، حضرت ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

ف: ایسی باندی کو بیچنے کا حکم وجوبی نہیں استحبابی ہے جو کہ علاج اور ذریعہ کے طور پر ہے کہ بیچنے سے شاید وہ اس عادت کو چھوڑ دے کیونکہ بسا اوقات گناہ میں ملوث ہونے کا ایک سبب ماحول کا اثر ہوتا ہے۔ ماحول کے بدلنے سے بھی گناہ چھوٹ جاتا ہے۔

٩٨٦ بَاب أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِحْصَانِهِمْ إِذَا زَنَوْا وَرُفِعُوا إِلَى الْإِمَامِ *

باب ۹۸۶۔ ذمیوں کے احکام اور شادی کے بعد ان کے زنا کرنے اور امام کے پاس لائے جانے کا بیان۔

١٧٣٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَأَلْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَقَبْلَ النُّورِ أَمْ بَعْدَهُ قَالَ لَا أَدْرِي تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ وَالْمُحَارِبِيُّ وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَائِدَةِ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ *

۱۷۳۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، شیبانی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ادفی سے رجم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے سنگسار کیا ہے پھر میں نے پوچھا کہ سورہ نور کے نازل ہونے سے پہلے یا اس کے بعد؟ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا۔ علی بن مسہر و خالد بن عبداللہ و محاربی و عبیدہ بن حمید نے شیبانی سے اس کی متابعت میں روایت کی اور بعض نے سورہ مائدہ کا نام لیا، لیکن پہلا صحیح ہے۔

١٧٣٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ

۱۷۳۸۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ یہود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور بیان کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ

اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ قَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ *

نے ان سے فرمایا کہ تم تورات میں رجم کے متعلق کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان کو ذلیل کرتے ہیں اور درے لگاتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹے ہو اس میں تو سنگسار کرنے کا حکم ہے چنانچہ وہ لوگ تورات لے کر آئے اور اسے کھولا۔ ان میں سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ دیا اور اس کے آگے پیچھے پڑھا، عبداللہ بن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ، اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہیں پر رجم کی آیت تھی۔ ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد ﷺ انہوں نے ٹھیک کہا، تورات میں آیت رجم ہے۔ چنانچہ ان کے سنگسار کئے جانے کا حکم دیا گیا تو وہ سنگسار کئے گئے۔ میں نے اس مرد کو دیکھا کہ عورت پر جھکا پڑتا تھا تاکہ اس کو پتھر سے بچائے۔

٩٨٧ بَاب إِذَا رَمَى امْرَأَتَهُ أَوِ امْرَأَةَ غَيْرِهِ بِالزِّنَا عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ *

باب ۹۸۷۔ جب کوئی شخص اپنی یا دوسرے کی بیوی پر حاکم یا لوگوں کے نزدیک زنا کی تہمت لگائے تو کیا حاکم اس عورت کے پاس کسی شخص کو بھیج سکتا ہے تاکہ اس سے تہمت کے متعلق دریافت کرے۔

١٧٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى

۱۷۳۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، ابوہریرہؓ و زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جھگڑتے آئے۔ ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور دوسرا جو سمجھدار تھا کہا کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں عرض کروں تو آپ نے فرمایا کہ بیان کر۔ اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری پر تھا۔ (مالک نے کہا کہ عسیف سے مراد مزدور ہے) میرے بیٹے نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا، لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے بیٹے پر رجم ہے۔ میں نے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ کے طور پر دی۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو ایک سو درے لگیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن ہونا پڑے گا اور اس آدمی کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے

ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا *

اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کردوں گا اور تمہاری بکریاں اور لونڈی تمہیں واپس کی جاتی ہے اور اس کے بیٹے کو سو درے لگوائے اور سال کے لئے جلاوطن کر دیا اور انیس اسلمی کو حکم دیا کہ اس دوسرے کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دو، اس نے اقرار کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

۹۸۸ بَاب مَنْ أَدَّبَ أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُونَ السُّلْطَانِ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ وَفَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ *

باب ۹۸۸۔ سلطان کے علاوہ کوئی شخص اپنے گھر والوں کو یا دوسروں کو ادب سکھائے۔ ابو سعید نے نبی ﷺ سے نقل کیا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے سامنے سے کوئی گزرنا چاہے تو اس کو دفعہ کرے اور نہ مانے تو اس سے لڑے اور ابو سعید نے اس طرح کیا بھی ہے۔

١٧٤٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَعَاتَبَنِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ *

۱۷۴۰۔ اسماعیل، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ آئے اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری ران پر رکھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا تو نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں روکا ہے کہ وہ پانی کے پاس نہیں ہیں اور مجھ پر ناراض ہوئے اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھوں میں مارنے لگے۔ اور مجھ کو ہلنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی سوائے اس کے کہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھے ہوئے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔

١٧٤١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ فَبِي الْمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي نَحْوَهُ لَكَزَ وَوَكَزَ وَاحِدٌ *

۱۷۴۱۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ آئے اور زور سے گھونسہ مارنے لگے اور کہا تو نے لوگوں کو ہار کی خاطر روک لیا۔ رسول اللہ ﷺ کے ہونے کی وجہ سے میری موت تھی اور مجھے اس گھونسے نے تکلیف میں مبتلا کر دیا پھر اسی کی مثل حدیث بیان کی۔

۹۸۹ بَاب مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا

باب ۹۸۹۔ اس شخص کا بیان جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی

فَقَتَلَهُ *

آدمی کو دیکھے اور اسے قتل کر دے۔

١٧٤٢- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي *

۱۷۴۲۔ موسیٰ، ابو عوانہ، عبدالملک، وراد مغیرہ کے کاتب مغیرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ نے کہا کہ اگر میں کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو اسے تلوار سے قتل کر دوں۔ جب آنحضرت ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو، میں اس سے زیادہ باغیرت ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ باغیرت ہے۔

٩٩٠ بَاب مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيضِ *

باب ۹۹۰۔ تعریض کے متعلق جو منقول ہے۔

١٧٤٣- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنَّى كَانَ ذَلِكَ قَالَ أُرَاهُ عِرْقٌ نَزَعَهُ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ *

۱۷۴۳۔ اسماعیل، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میری بیوی نے سیاہ بچہ جنا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی اونٹ ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا کس رنگ کے، اس نے کہا سرخ ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا اس میں کوئی بھورا بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا یہ کہاں سے ہوا، اس نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ اس کی اصل نے ایسا ہی نکالا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ تیرے اس بچہ کو بھی شاید اصل ہی نے ایسا نکالا۔

٩٩١ بَاب كَمِ التَّعْزِيرُ وَالْأَدَبُ *

باب ۹۹۱۔ تعزیر اور ادب کی مقدار کا بیان۔

١٧٤٤- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ *

۱۷۴۴۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید بن ابی حبیب، بکیر بن عبداللہ، سلیمان بن یسار، عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ حدود اللہ کے سوا (کسی گناہ کی سزا میں) دس دروں (۱) سے زیادہ نہ مارا جائے۔

---

(۱) جمہور علماء و فقہاء نے اس حدیث پاک کے ظاہر پر عمل نہیں فرمایا اور دس سے زیادہ تعداد میں مارنے کو بھی جائز قرار دیا ہے، پھر تعداد کتنی ہے؟ اس باب میں علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ (۱) امام اور حاکم کی رائے اور صوابدید پر ہے۔ (۲) چالیس سے کم کم۔ (۳) تیس تک۔ (۴) ۱۸۰ اسی سے کم۔ (۵) سو تک۔ اور یہ حدیث پاک اجماع صحابہ کی بنا پر منسوخ ہے (فتح الباری صفحہ ۱۵۰ جلد ۲)

١٧٤٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ *

۱۷۴۵۔ عمرو بن علی، فضیل بن سلیمان، مسلم بن ابی مریم، عبدالرحمٰن بن جابر اس شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ حدود اللہ کے سوا میں دس دروں سے زیادہ سزا نہیں ہے۔

١٧٤٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ *

۱۷۴۶۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، بکیر کا قول نقل کرتے ہیں کہ ایک بار میں سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ان کے پاس عبدالرحمٰن بن جابر آئے اور انہوں نے سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی۔ پھر سلیمان بن یسار ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن جابر نے بیان کیا اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ انہوں نے ابو بردہؓ انصاری سے اور انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے حدود کے ماسوا میں دس دروں سے زیادہ نہ مارو۔

١٧٤٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ بِهِمْ حِينَ أَبَوْا تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۴۷۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال یعنی متواتر کئی دن تک روزے رکھنے سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے چند لوگوں نے عرض کیا کہ آپ تو یا رسول اللہ! مسلسل روزے رکھتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون مجھ جیسا ہے؟ میں تو رات گزارتا ہوں اس حال میں کہ میرا رب مجھ کو پلاتا ہے اور کھلاتا ہے، جب لوگ صوم وصال رکھنے سے باز نہ آئے تو آپ نے ان کے ساتھ روزہ رکھا، پھر دوسرا دن بھی ملایا پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند دیر سے دکھائی دیتا تو میں تم پر اور زیادہ کرتا اور یہ آپ نے تنبیہاً فرمایا۔ جب کہ وہ لوگ نہ مانے، شعیب اور یحییٰ بن سعید اور یونس نے زہری سے اس کی متابعت میں روایت کی اور عبدالرحمٰن بن خالد نے بواسطہ ابن شہاب سعید ابو ہریرہؓ نبی ﷺ سے نقل کیا۔

١٧٤٨ - حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

۱۷۴۸۔ عیاش بن ولید، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، سالم، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ لوگ

عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ *

رسول ﷺ کے زمانہ میں مار کھاتے تھے جبکہ اناج اندازے سے (بغیر وزن کے) خریدتے تاکہ وہ ان غلوں کو خریدار کی جگہ پر نہ بیچ دیں جب تک کہ وہ اپنے ٹھکانے پر نہ آئیں۔

۱۷۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ حَتَّى يُنْتَهَكَ مِنْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ *

۱۷۴۹۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کی خاطر کسی مقدمہ میں جو آپ کے پاس ہوتا انتقام نہیں لیا جب تک کہ خدا کی حرمتوں کی پردہ دری نہ ہوتی (اور جب ایسا ہوتا تو) اللہ کے لئے انتقام لیتے۔

۹۹۲ بَاب مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطْخَ وَالتُّهَمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ *

باب ۹۹۲۔ اس شخص کا بیان جس نے بے حیائی کے کام اور آلودگی اور تہمت کو بغیر گواہ کے بیان کیا۔

۱۷۵۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ زَوْجُهَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا قَالَ فَحَفِظْتُ ذَاكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَهُوَ وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ جَاءَتْ بِهِ لِلَّذِي يُكْرَهُ *

۱۷۵۰۔ علی، سفیان، زہری، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ دولعان کرنے والے آئے اور میں اس وقت پندرہ سال کا تھا۔ آپ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کرادی۔ اس کے شوہر نے کہا کہ میں اسے اپنے پاس رکھوں گا میں نے اس پر جھوٹ بولا، سفیان کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے یہ بھی یاد کیا ہے کہ اگر عورت نے ایسا بچہ جنا تو وہ مرد سچا ہے اور اگر ایسا ایسا یعنی چھپکلی کی طرح پیدا ہوا تو وہ جھوٹا ہے اور میں نے زہری کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ اس کے ایسا بچہ پیدا ہوا جو برا سمجھا جاتا ہے۔

۱۷۵۱ -حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ *

۱۷۵۱۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ابوالزناد، قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے دولعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو عبداللہ بن شداد نے کہا کہ وہ وہی عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر میں کسی عورت کو بغیر گواہ کے سنگسار کرتا۔ انہوں نے کہا کہ وہ عورت اعلانیہ برائی کرتی تھی۔

۱۷۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ

۱۷۵۲۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے سامنے لعان کرنے کا ذکر کیا گیا تو قاسم بن عدی نے اس کے متعلق کچھ بات کہی، پھر واپس چلا گیا۔ اور

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدِلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ *

اس کے پاس اس قوم کا ایک آدمی آیا اور شکایت کرنے لگا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو پایا ہے تو عاصم نے کہا کہ میں اس میں صرف اپنے بڑے بول کے باعث مبتلا کیا گیا چنانچہ وہ اس کو نبی ﷺ کے پاس لے گیا اور اس آدمی کے متعلق بیان کیا۔ جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا۔ وہ شخص خود تو زرد کم گوشت والا اور سیدھے بالوں والا تھا اور وہ شخص جس کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ اس کو اپنی بیوی کے ساتھ پایا ہے گندم گون بھری پنڈلیوں والا اور پر گوشت تھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! اس کو ظاہر کردے چنانچہ اس عورت نے اس کے ہم صورت بچہ جنا جس کے متعلق اس کے شوہر نے بیان کیا تھا کہ اس کو اپنی بیوی کے پاس پایا ہے تو آنحضرت ﷺ نے ان دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ ایک شخص نے جو اس مجلس میں تھا، ابن عباس نے کہا کیا وہ وہی عورت تھی جس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہ کے سنگسار کرتا تو اس کو سنگسار کرتا۔ انہوں نے کہا نہیں بلکہ وہ عورت تھی جو اسلام میں اعلانیہ برائی کرتی تھی۔

٩٩٣ بَاب رَمْيِ الْمُحْصَنَاتِ (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) (إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ) *

باب ۹۹۳۔ شادی شدہ عورت کو زنا کے متہم کرنے کا بیان۔ اور جو لوگ شادی شدہ عورت پر تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ نہیں لاتے تو ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور ایسے لوگ فاسق ہیں مگر جنھوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے، بے شک جو پاکدامن، غافل مومن عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور آخرت میں ان پر لعنت ہوگی اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

١٧٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۷۵۳۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، سلیمان، ثور بن زید، ابوالغیث، حضرت ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سات مہلک چیزوں سے بچو، لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ

اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ *

کیا چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو اور جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کا سوائے حق کے قتل کرنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور جنگ کے دن پشت پھیر کر بھاگنا اور غافل، مومن، پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

۹۹۴ بَاب قَذْفِ الْعَبِيدِ *

باب ۹۹۴۔ غلاموں پر تہمت لگانے کا بیان۔

۱۷۵٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ *

مسدد، یحییٰ بن سعید، فضیل بن غزوان، ابن ابی نعم، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی اور وہ اس تہمت سے بری تھا تو قیامت کے دن اس کو کوڑے لگیں گے۔ مگر یہ کہ وہ غلام ایسا ہی ہو جیسا کہ اس کے مالک نے کہا۔

۹۹۵ بَاب هَلْ يَأْمُرُ الْإِمَامُ رَجُلًا فَيَضْرِبُ الْحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ *

باب ۹۹۵۔ کیا امام کسی شخص کو حکم دے سکتا ہے کہ اس کی غیر موجودگی میں کسی پر حد لگائے اور حضرت عمرؓ نے ایسا کیا ہے۔

۱۷۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَإِنِّي سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْمِائَةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ

۱۷۵۵۔ محمد بن یوسف، ابن عیینہ، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابوہریرہؓ و زید بن خالد جہنی سے روایت کرتے ہیں۔ ان دونوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں اس کا فریق جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا کھڑا ہوا اور کہا کہ یہ ٹھیک کہتا ہے آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور اے اللہ کے رسول مجھے (عرض کرنے کی) اجازت دیجئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیان کر۔ اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے گھر میں مزدوری پر تھا اس کی بیوی سے میرے بیٹے نے زنا کیا۔ میں نے ایک خادم اور سو بکریاں فدیہ میں دیں۔ میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو درے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں کتاب اللہ کے مطابق تمہارا فیصلہ کروں گا، تمہاری بکریاں اور خادم تجھے واپس ملے گا اور تیرے

عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَيَا أُنَيْسُ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَسَلْهَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا *

بیٹے پر سو درے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ اور اے انیس صبح اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کردو۔ عورت نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الدِّيَاتِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خون بہا کا بیان

٩٩٦ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ) *

١٧٥٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا) الْآيَةَ *

١٧٥٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا *

١٧٥٨ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهِ *

باب ۹۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جس نے کسی مومن کو قصداً قتل کیا تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔

۱۷۵۶۔ قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، ابووائل، عمرو بن شرجیل سے روایت کرتے ہیں عبداللہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا گناہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ کہ تو اللہ کا شریک بنائے، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے اس نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے۔ اس ڈر سے کہ تیرے ساتھ کھائے گی، اس نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا پھر تیرا اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق فرماتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہیں قتل کرتے اس جان کو جسے اللہ نے حرام کیا مگر حق کے ساتھ اور زنا نہیں کرتے۔ تا آخر آیت۔

۱۷۵۷۔ علی، اسحٰق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص، سعید بن عمر بن سعید بن عاص، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن ہمیشہ کشادگی میں رہتا ہے جب تک کہ وہ خون ناحق نہیں کرتا ہے۔

۱۷۵۸۔ احمد بن یعقوب، اسحاق اپنے والد سے، وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ کسی کو ناحق قتل کرنا، ان مہلک امور میں سے ہے جن میں کہ پڑنے والے کا نکلنا بہت ہی دشوار ہے۔

۱۷۵۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ *

۱۷۵۹۔ عبید اللہ بن موسیٰ، اعمش، ابو وائل، حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے لوگوں کے ان مقدمات کے فیصلے کئے جائیں گے جو قتل کے متعلق ہوں گے۔

۱۷۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ عُبَيْدَاللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَقِيتُ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ وَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ آقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا آقْتُلُهُ قَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمِقْدَادِ إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهَرَ إِيمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ *

۱۷۶۰۔ عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری، عطاء بن یزید، عبید اللہ بن عدی، مقداد بن عمرو کندی بنی زہرہ کے حلیف سے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے، روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں کسی کافر سے ملوں اور وہ میرے ساتھ جنگ کرے اور تلوار سے میرا ہاتھ کاٹ دے۔ پھر درخت کی آڑ میں پناہ لے کر کہے کہ میں اللہ کا مطیع ہوا (یعنی اسلام لے آیا) تو کیا اس کے اس طرح کہنے کے بعد اس کو قتل کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قتل نہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا، پھر یہ کلمہ اس نے میرا ہاتھ کاٹنے کے بعد کہا ہے، کیا میں (پھر بھی) اس کو قتل (نہ) کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں! اسے قتل نہ کرو۔ اگر تم نے اسے قتل کیا تو وہ تمہاری جگہ قتل کرنے سے قبل والی حالت میں ہوگا اور تم اس کے کلمہ کہنے سے (۱) قبل والی حالت میں ہو گے۔ حبیب بن ابی عمرہ نے سعید سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقداد سے فرمایا کہ جب کوئی مومن شخص اپنے ایمان کو کافروں کے ساتھ چھپائے ہوئے ہو اور اس نے اپنے ایمان کو ظاہر کر دیا پھر تم نے اسے قتل کر دیا تو اسی طرح تم بھی مکہ میں پہلے اپنا ایمان چھپاتے پھرتے تھے۔

۹۹۷ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَمَنْ

باب ۹۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول۔ وَمَنْ اَحْيَاهَا (۲) ابن عباس

ل معنی یہ کہ اب اگر اس حالت میں تو نے قتل کر دیا تو جیسے وہ پہلے کفر کی حالت میں مباح الدم تھا اب تم ایک مسلمان کو قتل کرنے کی وجہ سے مباح الدم ہو جاؤ گے۔

ل اس آیت کا ابتدائی حصہ "مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا" ہے جس میں یہ مفہوم ہے کہ ناحق کی ایک جان کا قتل سارے لوگوں کے قتل کی طرح ہے، یا تو اس اعتبار سے کہ ایک کا قتل بھی جہنم میں لے جانے والا ہے جیسا کہ سارے لوگوں کا قتل جہنم میں لیجانے والا ہے یا اس اعتبار سے کہ جو ایک کے قتل کی سزا ہے وہی سب کے قتل کی سزا ہے۔

أَحْيَاهَا) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَها إِلَّا بِحَقٍّ (فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا)*

نے کہا کہ جس کا سوائے حق کے قتل کرنا حرام ہے اس کو بچا لیا تو اس سے تمام لوگ زندہ رہے۔

١٧٦١- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا *

۱۷۶۱۔ قبیصہ، سفیان، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جان بھی قتل کی جاتی ہے اس (کے گناہ) کا ایک حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (یعنی قابیل) پر ہوتا ہے۔

١٧٦٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

۱۷۶۲۔ ابوالولید، شعبہ، واقد بن عبداللہ اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

١٧٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۶۳۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، علی بن مدرک، ابوزرعہ بن عمرو بن جریر، حضرت جریرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو خاموش کردو (پھر فرمایا) تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ ابو بکرہ اور ابن عباسؓ نے اس کو آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔

١٧٦٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ شَكَّ شُعْبَةُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ وَقَتْلُ النَّفْسِ *

۱۷۶۴۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، فراس، شعبی، عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کبیرہ (گناہ یہ ہیں) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، اور والدین کی نافرمانی یا فرمایا کہ یمین غموس اس میں شعبہ کو شک ہوا ہے اور معاذ نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا۔ کبیرہ گناہ (یہ ہیں) اللہ کا کسی کو شریک بنانا اور یمین غموس اور والدین کی نافرمانی یا فرمایا اور جان کا قتل کرنا۔

١٧٦٥- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا

۱۷۶۵۔ اسحاق بن منصور، عبدالصمد، شعبہ، عبیداللہ بن ابی بکر،

عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ مَرْزُوق حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ *

حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کبیرہ گناہ (یہ ہیں) (دوسری سند) عمر، شعبہ، ابن ابی بکر، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا اور جان کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا یا فرمایا جھوٹی گواہی دینا۔

١٧٦٦- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ قَالَ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ قَالَ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ *

١٧٦٦۔ عمرو بن زرارہ، ہشیم، حصین، ابوظبیان، اسامہ بن زید بن حارث رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے جہینہ کے ایک قبیلہ کی طرف جنگ کے لئے بھیجا، ہم لوگوں نے صبح ہوتے ہی ان پر حملہ کر دیا اور ان کو شکست دے دی۔ ان کا بیان ہے کہ میں اور ایک انصاری اس قبیلہ کے ایک آدمی کے مقابل ہوئے۔ جب ہم نے اس پر حملہ کیا تو اس نے کہا لا الہ الا اللہ۔ اسامہؓ کا بیان ہے کہ انصاری تو اس سے رک گئے لیکن میں نے اپنے نیزے سے اس کو مارا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو قتل کر دیا۔ جب ہم واپس آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے اسامہ کیا تو نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد بھی قتل کر دیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس نے صرف اپنی جان بچانے کے لئے یہ کہا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا۔ آپ اسی طرح بار بار فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ میں آرزو کرنے لگا کہ کاش آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

١٧٦٧- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ

١٧٦٧۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید، ابوالخیر، صنابحی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں ان نقباء میں سے ہوں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ ہم لوگوں نے اس بات پر بیعت کی کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک نہ بنائیں گے اور نہ چوری کریں گے اور نہ زنا کریں گے اور نہ کسی جان کو قتل کریں گے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ اور نہ لوٹ مار کریں گے اور نہ نافرمانی کریں گے۔ اگر ہم نے یہ کر لیا تو ہمارے

بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ *

لئے جنت ہے اور اگر ان میں سے کسی کے مرتکب ہوئے تو اس کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

۱۷۶۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۶۸۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے اس کو حضرت ابو موسیٰ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۱۷۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ *

۱۷۶۹۔ عبدالرحمٰن بن مبارک، حماد بن زید، ایوب و یونس، حسن، احنف بن قیس سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں اس شخص کی مدد کرنے چلا تو مجھے ابو بکرؓ ملے اور پوچھا کہاں کا قصد ہے میں نے کہا کہ اس آدمی کی مدد کرنے کو۔ انہوں نے کہا کہ لوٹ جا، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! (قاتل کو تو خیر دوزخ میں ہونا ہی چاہئے) لیکن مقتول کیوں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے ساتھی کے قتل پر حریص تھا۔

۹۹۸ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ) *

باب ۹۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے ایمان والو! مقتولوں کے متعلق تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے۔ آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت، پس جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو دستور کے موافق اتباع کرنا ہے اور خوبی کے ساتھ اس کی طرف پہنچا دینا ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے جو شخص اس کے بعد حد سے بڑھے تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۹۹۹ بَاب سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتَّى يُقِرَّ وَالْإِقْرَارِ فِي الْحُدُودِ *

باب ۹۹۹۔ قاتل سے سوال کرنا، یہاں تک کہ وہ اقرار کرے اور حدود میں اقرار کرنے کا بیان۔

۱۷۷۰- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا

۱۷۷۰۔ حجاج بن منہال، ہمام، قتادہ، انس بن مالکؓ سے روایت

هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَقَرَّ بِهِ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ *

کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا تو اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ ایسا کس نے کیا؟ اس نے کہا فلاں یا فلاں نے کیا ہے یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس کو آنحضرت ﷺ کے پاس لایا گیا۔ پوچھنے پر اس نے اقرار کر لیا تو اس کا سر پتھر سے کچلا گیا۔

١٠٠٠ بَاب إِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصًا *

باب ۱۰۰۰۔ جب کوئی کسی کو پتھر یا ڈنڈے سے قتل کر دے۔

١٧٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَأَعَادَ عَلَيْهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ *

۱۷۷۱۔ محمد بن عبداللہ بن ادریس، شعبہ، ہشام بن زید بن انس اپنے دادا انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک لڑکی زیور پہنے ہوئے مدینہ سے نکلی۔ ایک یہودی نے اسے پتھر پھینک کر مارا۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں لائی گئی۔ ابھی کچھ جان اس میں باقی تھی۔ اس سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ اس نے اپنا سر (انکار میں) ہلا دیا، پھر دوبارہ آپ نے اس سے پوچھا کہ فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں، پھر آپ نے اس سے تیسری بار فرمایا کہ فلاں نے تجھ کو مارا ہے؟ تو اس نے اپنا سر نیچے کر دیا۔ چنانچہ اس یہودی کو آپ نے بلایا اور دو پتھروں کے درمیان رکھ کر اسے قتل کر دیا۔

١٠٠١ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ) *

باب ۱۰۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جان کے بدلے جان، اور آنکھ کے بدلے آنکھ، اور ناک کے بدلے ناک، اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کے بھی بدلے ہیں پس جس نے صدقہ کیا تو وہ کفارہ ہے اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے تو ایسے لوگ ظالم ہیں۔

١٧٧٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا

۱۷۷۲۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون حلال نہیں ہے، مگر ان تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں

بِإِحْدَى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ *

(جائز ہے) جان کے بدلے جان، اور شادی شدہ زانی اور دین سے نکلنے والا، جماعت کو چھوڑنے والا۔

١٠٠٢ بَاب مَنْ أَقَادَ بِالْحَجَرِ *

باب ۱۰۰۲۔ پتھر سے مار ڈالنے کے قصاص کا بیان۔

١٧٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَيْنِ *

۱۷۷۳۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو زیور کی وجہ سے جو وہ پہنے ہوئے تھی، پتھر سے قتل کر دیا۔ آنحضرت ﷺ کے پاس وہ لڑکی لائی گئی، اس وقت اس میں کچھ جان باقی تھی۔ آپ نے فرمایا کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں، پھر دوسری بار آپ نے پوچھا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں۔ پھر تیسری بار آپ نے پوچھا سو اس نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں! چنانچہ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پتھروں سے قتل کرادیا۔

١٠٠٣ بَاب مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ *

باب ۱۰۰۳۔ جس کا کوئی آدمی قتل کیا گیا، تو اس کو دو امر (یعنی دیت وقصاص) میں سے ایک کا اختیار ہے۔

١٧٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا وَقَالَ عَبْدُاللَّهِ ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا يُودَى وَإِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ

۱۷۷۴۔ ابو نعیم۔ شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ خزاعہ کے لوگوں نے ایک شخص کو قتل کر دیا (دوسری سند) عبداللہ بن رجا، حرب، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال خزاعہ نے بنی لیث کے ایک آدمی کو جاہلیت کے خون کے بدلہ میں قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو ہاتھی سے روک دیا اور وہاں کے باشندوں پر اپنے رسول اور مومنوں کو مسلط کر دیا۔ خبردار ہو جاؤ کہ یہاں قتل کرنا نہ تو ہم سے قبل کسی کے لئے حلال تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہے۔ سن لو کہ دن کے صرف ایک حصہ میں میرے لئے حلال ہوا، سن لو! کہ اس وقت وہ پہلے کی طرح حرام ہے اس کا کوئی کانٹا نہ اکھیڑا جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ یہاں کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر جو اعلان کرنے والا ہو، اور جس کا کوئی آدمی قتل کیا گیا تو اس کو دو امر میں سے ایک کا اختیار ہے، یا تو خون بہا دیا جائے، یا قصاص لے۔ اہل یمن میں سے ایک شخص جس کا نام ابو شاہ تھا کھڑا ہوا، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ

الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَتَابَعَهُ عُبَيْدُاللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْفِيلِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ الْقَتْلَ وَقَالَ عُبَيْدُاللَّهِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ *

ﷺ یہ ہمارے لئے لکھوا دیجئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوشاہ کے لئے لکھ دو۔ پھر قریش میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مگر اذخر (کی اجازت دیجئے) اس لئے کہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں کے لئے استعمال کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ (اچھا) سوائے اذخر کے (یعنی اسے اکھیڑ سکتے ہو) اور عبیداللہ نے شیبان سے، الفیل کے لفظ میں اس کی متابعت کی ہے اور بعض نے ابونعیم سے، الفیل کا لفظ نقل کیا ہے اور عبیداللہ نے اماان یقاد بعد اہل القتیل کا بیان کیا (یعنی مقتول کے وارث قصاص لیں)۔

١٧٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّه عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ قِصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى) إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ (فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ قَالَ (فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ) أَنْ يَطْلُبَ بِمَعْرُوفٍ وَيُؤَدِّيَ بِإِحْسَانٍ *

۱۷۷۵۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، عمرو، مجاہد، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تھا اور دیت کا دستور نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے فرمایا ہے کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی الخ یعنی تم میں قتل پر قصاص فرض کیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ عفو یہ ہے کہ قتل عمد میں بھی خون بہا قبول کر لیا جائے اور یہ بھی فرمایا کہ اتباع بالمعروف سے مراد یہ ہے کہ دستور کے مطابق طلب کرے اور نہایت ہی اچھے طریقہ سے ادا کرے۔

١٠٠٤ بَاب مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ *

باب ۱۰۰۴۔ اس شخص کا بیان جو کسی کا خون ناحق کرنا چاہے۔

١٧٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيقَ دَمَهُ *

۱۷۷۶۔ ابوالیمان، شعیب، عبداللہ بن ابی حسین، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض (یعنی برا) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین شخص ہیں۔ (۱) حرم میں ظلم کرنے والا۔ (۲) اسلام میں جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا۔ (۳) اور کسی شخص کا خون ناحق طلب کرنے والا تاکہ اس کا خون بہائے۔

١٠٠٥ بَاب الْعَفْوِ فِي الْخَطَإِ بَعْدَ الْمَوْتِ *

باب ۱۰۰۵۔ قتل خطا میں مرنے کے بعد معاف کرنے کا بیان۔

۱۷۷۷ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَرَخَ إِبْلِيسُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي النَّاسِ يَا عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا الْيَمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَبِي أَبِي فَقَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ وَقَدْ كَانَ انْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى لَحِقُوا بِالطَّائِفِ *

۱۷۷۷۔ فروۃ، علی بن مسہر، ہشام، اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ احد میں مشرکوں کو شکست ہوئی، (دوسری سند) محمد بن حرب، ابو مروان یحییٰ بن ابی زکریا ہشام، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ احد کے دن ابلیس نے لوگوں میں آواز دی کہ اے خدا کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو دیکھو، چنانچہ آگے کے لوگ پیچھے والوں کی طرف متوجہ ہوگئے یہاں تک کہ لوگوں نے یمان کو قتل کر دیا۔ حذیفہ نے کہا میرے باپ ہیں، میرے باپ ہیں، لیکن انہوں نے قتل کر ہی ڈالا۔ حذیفہ نے کہا اللہ تم کو معاف کرے، ان میں سے کچھ اس طرح بھاگے کہ طائف پہنچ کر پناہ لی۔

۱۰۰۶ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا)*

باب ۱۰۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ نہیں جائز ہے کسی مومن کے لئے کہ کسی مومن کو قتل کرے مگر غلطی سے اور جس نے کسی مومن کو غلطی سے قتل کیا تو ایک مومن غلام کا آزاد کرنا ہے مگر یہ کہ وہ لوگ معاف کریں پس اگر وہ اس قوم میں سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور وہ مسلمان ہے تو ایک مومن غلام کا آزاد کرنا ہے اور اگر اس قوم میں سے ہے کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہے تو فدیہ اس کے مالکوں کے حوالے کیا جائے گا اور ایک مومن غلام کا آزاد کرنا ہے اور جس کو یہ میسر نہ ہو تو دو مہینے متواتر روزے رکھنا ہیں، توبہ ہے اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔

۱۰۰۷ بَاب إِذَا أَقَرَّ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهِ*

باب ۱۰۰۷۔ جب ایک بار قتل کا اقرار کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

۱۷۷۸- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ

۱۷۷۸۔ اسحاق، حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ کس نے تیرے ساتھ ایسا کیا ہے کیا فلاں فلاں شخص نے کیا ہے؟ یہاں

أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ بِحَجَرَيْنِ *

تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ یہودی حاضر کیا گیا تو اس نے اقرار کیا۔ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا تو اس کا سر پتھر سے کچلا گیا اور ہمام نے بتایا کہ دو پتھروں سے کچلا گیا۔

۱۰۰۸ بَاب قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ *

باب ۱۰۰۸۔ عورت کے عوض مرد کے قتل کئے جانے کا بیان۔

۱۷۷۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِي اللَّه عَنْه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا *

۱۷۷۹۔ مسدد، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک یہودی کو ایک لڑکی کے عوض قتل کرایا تھا جس نے اس لڑکی کو زیور کی وجہ سے قتل کر دیا تھا۔

۱۰۰۹ بَاب الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجِرَاحَاتِ

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ تُقَادُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْجِرَاحِ وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ وَإِبْرَاهِيمُ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرُّبَيِّعِ إِنْسَانًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصُ *

باب ۱۰۰۹۔ مرد عورت کے درمیان زخموں میں قصاص لینے کا بیان

اور اہل علم نے کہا کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے اور حضرت عمر سے منقول ہے کہ عورت کا قصاص مرد سے ہر قتل عمد میں یا اس سے کم تر زخمی ہونے کی صورت میں لیا جائے گا، عمر بن عبدالعزیز اور ابراہیم اور ابوالزناد نے اپنے اصحاب سے یہی نقل کیا ہے اور ربیع کی بہن نے ایک آدمی کو زخمی کر ڈالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصاص لو۔

۱۷۸۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَا تُلِدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ *

۱۷۸۰۔ عمر بن علی، یحییٰ، سفیان، موسیٰ بن ابی عائشہ، عبیداللہ بن عبداللہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے نبی ﷺ کے منہ مبارک میں حالت بیماری میں دوا ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے دوا نہ پلاؤ ہم نے خیال کیا کہ مریض دوا کو ناپسند کرتا ہی ہے۔ (لہٰذا آپ نے منع فرمایا) جب ہوش میں آئے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص بغیر دوائی پلائے ہوئے بجز عباس کے باقی نہ رہے اس لئے کہ وہ تم میں موجود نہ تھے۔

۱۰۱۰ بَاب مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوِ اقْتَصَّ دُونَ السُّلْطَانِ *

باب ۱۰۱۰۔ اس شخص کا بیان جو اپنا حق لے یا بادشاہ کی اطلاع کے بغیر قصاص لے۔

١٧٨١- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِإِسْنَادِهِ لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ *

۱۷۸۱۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم ظہور کے اعتبار سے آخر ہیں لیکن جنت میں داخل ہونے کے اعتبار سے اول ہوں گے۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص تیرے گھر میں جھانکے اور اجازت نہ لے اور تو پتھر سے اس کو مارے اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

١٧٨٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ إِلَيْهِ مِشْقَصًا فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ *

۱۷۸۲۔ مسدد، یحیٰی، حمید سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے گھر میں جھانکا تو آپ نے اس کی طرف تیر کا پھل مارنے کے لئے اٹھایا۔ میں نے پوچھا کہ تم سے کس نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ انس بن مالکؓ نے بیان کیا۔

١٠١١ بَاب إِذَا مَاتَ فِي الزِّحَامِ أَوْ قُتِلَ *

باب ۱۰۱۱۔ اگر کوئی شخص ہجوم میں مر جائے یا قتل ہو جائے۔

١٧٨٣- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ قَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ *

۱۷۸۳۔ اسحاق بن منصور، ابواسامہ، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب جنگ احد میں مشرکوں کو شکست ہوئی تو ابلیس چلایا کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے دیکھو۔ چنانچہ آگے کے لوگ پلٹے اور پیچھے والوں سے جنگ ہونے لگی تو حذیفہ کی نظر اچانک اپنے باپ پر لگی، کہنے لگے کہ اے خدا کے بندو! یہ تو میرے باپ ہیں، میرے باپ ہیں، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم وہ لوگ نہ مانے یہاں تک کہ ان کو قتل کر دیا، حذیفہ نے کہا کہ اللہ تمہیں بخش دے۔ عروہ کہتے ہیں کہ حذیفہ کے دل میں مرتے دم تک والد کے مرنے کا افسوس رہا۔

١٠١٢ بَاب إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلَا دِيَةَ لَهُ *

باب ۱۰۱۲۔ جب کوئی شخص اپنے کو غلطی سے قتل کر دے تو اس کی دیت نہیں ہے۔

١٧٨٤- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَحَدَا بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۸۴۔ مکی بن ابراہیم، یزید بن ابی عبید، سلمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف چلے، جماعت میں سے ایک شخص نے کہا کہ اے عامر! اپنے کچھ شعر ہمیں سناؤ چنانچہ وہ شعر سنانے لگے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کون ہنکانے والا ہے لوگوں نے جواب دیا کہ عامر! آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے، لوگوں

مَن السَّائِقُ قَالُوا عَامِرٌ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأُصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ فَقَالَ الْقَوْمُ حَبِطَ عَمَلُهُ قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهَا إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ *

نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے ہمیں اس سے فائدہ حاصل کرنے کا موقع کیوں نہیں دیا۔ پھر اسی رات کی صبح کو عامر شہید ہوگئے، لوگوں نے کہا کہ ان کے اعمال ضائع ہوگئے کہ انہوں نے خود اپنے آپ کو قتل کیا۔ جب میں واپس چلا تو لوگ یہی تذکرہ کر رہے تھے کہ عامر کے اعمال ضائع ہوگئے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان لوگ کہتے ہیں کہ عامر کا عمل اکارت گیا۔ آپ نے فرمایا جو ایسا کہتا ہے وہ جھوٹا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ وہ کوشش کرنے والا جہاد کرنے والا تھا اور اس سے بڑھ کر کون سا قتل اجر کا باعث ہو سکتا ہے۔

١٠١٣ بَاب إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ *

باب ۱۰۱۳۔ جب کوئی کسی کو کاٹے اور اس کے دانت گر جائیں۔

١٧٨٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ *

۱۷۸۵۔ آدم، شعبہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کے ہاتھ پر دانت سے کاٹا پس اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچ لیا تو اس کے دو اگلے دانت گر گئے۔ وہ اپنا مقدمہ نبی ﷺ کے پاس لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو اس طرح کاٹتا ہے جس طرح اونٹ کاٹتا ہے، تمہیں خون بہا نہیں ملے گا۔

١٧٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ فَعَضَّ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۸۶۔ ابو عاصم، ابن جریج، عطاء، صفوان بن یعلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں نکلا تو ایک شخص نے دانت سے کاٹا اس کے اگلے دو دانت گر گئے، آنحضرت ﷺ نے اس کو باطل قرار دیا۔

١٠١٤ بَاب (السِّنَّ بِالسِّنِّ) *

باب ۱۰۱۴۔ دانت کے بدلے دانت۔

١٧٨٧ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ *

۱۷۸۷۔ انصاری، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نضر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو ایک طمانچہ مارا تو اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ وہ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے قصاص کا حکم دیا۔

١٠١٥ بَاب دِيَةِ الْأَصَابِعِ *

باب ۱۰۱۵۔ انگلیوں کی دیت کا بیان۔

١٧٨٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۷۸۸۔ آدم، شعبہ، قتادہ، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنصَرَ وَالْإِبْهَامَ *

یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا۔

١٧٨٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۱۷۸۹۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، قتادہ، عکرمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت سے اس کی مثل سنا ہے۔

١٠١٦ بَاب إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ هَلْ يُعَاقِبُ أَوْ يَقْتَصُّ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ وَقَالَ مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ فَقَطَعَهُ عَلِيٌّ ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ وَقَالَا أَخْطَأْنَا فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَأُخِذَا بِدِيَةِ الْأَوَّلِ وَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا أَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غِيلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَو اشْتَرَكَ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ وَأَقَادَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيٌّ وَسُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ مِنْ لَطْمَةٍ وَأَقَادَ عُمَرُ مِنْ ضَرْبَةٍ بِالدِّرَّةِ وَأَقَادَ عَلِيٌّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَسْوَاطٍ وَاقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِنْ سَوْطٍ وَخُمُوشٍ*

باب ۱۰۱۶۔ جب چند لوگ ایک شخص کو قتل کریں تو کیا ان سب سے بدلہ یا قصاص لیا جائے گا اور مطرف نے شعبی سے نقل کیا کہ دو آدمیوں نے ایک شخص کے متعلق گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے تو حضرت علیؓ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ پھر وہ ایک دوسرے آدمی کو لے کر آئے اور کہا کہ ہم سے غلطی ہوئی (چور یہ ہے) حضرت علی نے ان دونوں کی شہادت باطل کی، اور ان سے پہلے کو دیت دلوائی اور کہا کہ اگر میں جانتا کہ تم نے قصداً ایسا کیا ہے تو میں تمہارے ہاتھ کٹوا دیتا۔ اور مجھ سے ابن بشار نے بواسطہ یحییٰ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ نقل کیا کہ ایک لڑکا پوشیدہ طور پر قتل کیا گیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر اس میں تمام اہل صنعا شریک ہوتے تو میں ان سب کو قتل کرا دیتا اور مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ چار آدمیوں نے ایک بچے کو قتل کر دیا تو حضرت عمرؓ نے اسی طرح فرمایا اور ابو بکرؓ و ابن زبیرؓ و علیؓ و سوید بن مقرن نے طمانچہ کا قصاص دلایا ہے اور حضرت عمر نے کوڑوں کا قصاص دلایا ہے اور حضرت علی نے تین کوڑوں کا قصاص دلایا ہے اور شریح نے کوڑوں اور نوچنے کا قصاص دلایا ہے۔

١٧٩٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ

۱۷۹۰۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، موسیٰ ابن ابی عائشہ، عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی بیماری میں دوا پلائی اور آپ اشارے سے فرمانے لگے کہ مجھے دوا نہ پلاؤ۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ہم نے

وَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا لَا تَلُدُّونِي قَالَ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ بِالدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قَالَ قُلْنَا كَرَاهِيَةٌ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ *

خیال کیا مریض دوا کو ناپسند کرتا ہے اسی لئے آپ منع فرما رہے ہیں، جب آپ ہوش میں آئے تو فرمایا کیا میں نے تم کو منع نہیں فرمایا تھا کہ مجھے دوا نہ پلاؤ، ہم نے کہا کہ مریض تو دوا کو برا سمجھتا ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص باقی نہ رہے مگر یہ کہ اسے دوا پلائی جائے سوائے حضرت عباس کے کہ وہ تم میں اس وقت موجود نہ تھے۔

١٠١٧ بَاب الْقَسَامَةِ وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يُقِدْ بِهَا مُعَاوِيَةُ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ وَكَانَ أَمَّرَهُ عَلَى الْبَصْرَةِ فِي قَتِيلٍ وُجِدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ السَّمَّانِينَ إِنْ وَجَدَ أَصْحَابُهُ بَيِّنَةً وَإِلَّا فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ فَإِنَّ هَذَا لَا يُقْضَى فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

باب ۱۰۱۷۔ قسامہ کا بیان (۱) اور اشعث بن قیس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ تیرے دو گواہ ہونے چاہئیں، یا اس سے قسم لوں گا اور ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اس کا قصاص حضرت معاویہؓ نے نہیں لیا اور عمر بن عبد العزیز نے عدی بن ارطاۃ کو جنہیں بصرہ کا حاکم بنا کر بھیجا تھا، ایک مقتول کے متعلق جو گھی بیچنے والوں کے گھروں کے پاس پایا گیا تھا، لکھ بھیجا کہ اگر اس کے وارث گواہ پائیں تو خیر ورنہ کسی پر ظلم نہ کرنا اس لئے کہ اس کا فیصلہ قیامت تک نہ ہو سکے گا۔

١٧٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا وَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَقَالُوا لِلَّذِي وُجِدَ فِيهِمْ قَدْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا فَقَالَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُونَ

۱۷۹۱۔ ابو نعیم، سعید بن عبید، بشیر بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نے جس کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا، بیان کیا کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر گئے، وہاں پہنچ کر وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ اور ان میں سے ایک کو مقتول پایا گیا تو وہاں کے لوگوں سے انہوں نے کہا کہ تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نہ تو قاتل ہیں اور نہ ہی قاتل کو جانتے ہیں چنانچہ ان لوگوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم خیبر گئے تو ہم نے اپنے میں سے ایک کو مقتول پایا، آپ نے فرمایا کہ بڑا! بڑا! یعنی بڑا آدمی گفتگو کرے۔ آپ نے ان سے فرمایا کیا تم گواہی پیش کرو گے کہ کس نے اس کو قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے

---

(۱) قسامت کا معنی یہ ہے کہ کسی علاقے میں کوئی مقتول پایا جائے اور قاتل کا بالتعیین پتہ نہ ہو اور اولیائے مقتول اس علاقے کے لوگوں پر شک کا اظہار کریں تو وہاں سے پچاس آدمیوں کو منتخب کر کے اس میں برائت پر قسمیں لی جاتی ہیں، اس بارے میں تفصیلات کتب فقہ میں مذکور ہیں۔

قَالُوا لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ *

۱۷۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مِنْ آلِ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ قَالَ نَقُولُ الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَالَ لِي مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ رُءُوسُ الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ مُحْصَنٍ بِدِمَشْقَ أَنَّهُ قَدْ زَنَى لَمْ يَرَوْهُ أَكُنْتَ تَرْجُمُهُ قَالَ لَا قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصَ أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَوَاللَّهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيرَةِ نَفْسِهِ فَقُتِلَ أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَوَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي السَّرَقِ وَسَمَرَ الْأَعْيُنَ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثَ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پاس گواہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو وہ لوگ قسم کھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو یہود کی قسموں سے راضی نہیں ہیں تو آپ نے اس کا خون باطل کرنا پسند نہ کیا اور بیت المال سے دیت دیدی۔

۱۷۹۲۔ قتیبہ بن سعید، ابو بشر اسماعیل بن ابراہیم اسدی، حجاج بن ابو عثمان، ابو رجاء جو آل ابی قلابہ سے تھے ابو قلابہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن تخت پر عمر بن عبدالعزیز بیٹھے اور لوگوں کو اذن عام دیا کہ اندر آئیں جب لوگ آئے تو کہا کہ تم قسامہ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ قسامہ کے متعلق ہمارا یہ خیال ہے کہ اس کے ذریعہ قصاص لینا حق ہے اور خلفاء نے بھی اس کے ذریعہ قصاص لیا ہے پھر مجھ سے کہا کہ اے ابو قلابہ تم کیا کہتے ہو؟ اور مجھے لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا۔ میں نے کہا اے امیر المومنین آپ کے پاس عرب کے شرفاء اور سردار موجود ہیں بتایئے اگر ان میں سے پچاس آدمی دمشق کے شادی شدہ آدمی کے متعلق گواہی دیں کہ اس نے زنا کیا ہے لیکن دیکھا نہیں تو کیا اسے سنگسار کریں گے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ میں نے کہا اگر ان میں سے پچاس آدمی حمص کے ایک آدمی کے متعلق گواہی دیں کہ اس نے چوری کی تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹیں گے جب کہ کسی نے دیکھا نہیں۔ انہوں نے کہا نہیں! میں نے کہا بخدا رسول اللہ ﷺ نے بجز تین حالتوں کے کسی اور حالت میں کسی کو قتل نہیں کیا، ایک وہ جو قصاص میں قتل کیا گیا یا جس نے شادی شدہ ہو کر زنا کیا، یا وہ جس نے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی اور اسلام سے پھر گیا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ کیا انس بن مالک نے یہ بیان نہیں کیا کہ آپ نے چوری میں ہاتھ کاٹا ہے اور آنکھیں پھڑوا دی ہیں، پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا؟ میں نے کہا کہ میں تم سے انسؓ کی حدیث بیان کرتا ہوں، مجھ سے انسؓ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے اور اسلام کی بیعت کی، زمین انہیں راس نہ آئی اور ان کے جسم مریض ہو گئے تو انہوں نے آپ سے شکایت کی، آپ نے فرمایا کہ تم لوگ ہمارے چرواہے کے پاس اونٹوں میں کیوں نہیں جاتے کہ ان کا دودھ اور پیشاب پیو، ان لوگوں نے کہا ضرور! چنانچہ وہ گئے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا اور تندرست ہو گئے اور آنحضرت ﷺ کے چرواہے کو قتل کر ڈالا

وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا قُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ فَقُلْتُ أَتَرُدُّ عَلَيَّ حَدِيثِي يَا عَنْبَسَةُ قَالَ لَا وَلَكِنْ جِئْتَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ وَاللَّهِ لَا يَزَالُ هَذَا الْجُنْدُ بِخَيْرٍ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ فِي هَذَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَقُتِلَ فَخَرَجُوا بَعْدَهُ فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَاحِبُنَا كَانَ تَحَدَّثَ مَعَنَا فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِينَا فَإِذَا نَحْنُ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَنْ تَظُنُّونَ أَوْ مَنْ تَرَوْنَ قَتَلَهُ قَالُوا نَرَى أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلَتْهُ فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ آنْتُمْ قَتَلْتُمْ هَذَا قَالُوا لَا قَالَ أَتَرْضَوْنَ نَفَلَ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ مَا قَتَلُوهُ فَقَالُوا مَا يُبَالُونَ أَنْ يَقْتُلُونَا أَجْمَعِينَ ثُمَّ يَنْتَفِلُونَ قَالَ أَفَتَسْتَحِقُّونَ الدِّيَةَ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ فَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ قُلْتُ وَقَدْ كَانَتْ هُذَيْلٌ خَلَعُوا

اور جانوروں کو بھگا لے گئے۔ یہ خبر آپ ﷺ کو پہنچی تو ان کے پیچھے آپ نے آدمی بھیجے جو انہیں پکڑ کر لے آئے۔ آپ نے حکم دیا تو ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھڑوا دی گئیں، پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ میں نے کہا اس سے زیادہ سخت کوئی چیز ہو سکتی ہے جو انہوں نے کی تھی کہ دین اسلام سے پھر گئے، قتل کیا اور چوری کی۔ عنبسہ نے کہا کہ بخدا میں نے آج کی طرح کبھی نہ سنا تھا، ابو قلابہ کا بیان ہے کہ میں نے کہا اے عنبسہ تو میری حدیث کو رد کرتا ہے۔ عنبسہ نے کہا نہیں بلکہ تم نے حدیث کو اس طرح پر بیان کیا ہے جس طور پر وہ حقیقت میں ہے، بخدا جب تک یہ بوڑھا (ابو قلابہ) ان (شامیوں) میں زندہ ہے یہ لوگ بھلائی کے ساتھ ہوں گے۔ میں نے کہا اس میں آنحضرت کی ایک سنت ہے، وہ یہ ہے کہ آپ کے پاس انصار کے کچھ لوگ آئے آپ سے گفتگو کی، پھر ان میں سے ایک شخص باہر نکلا اور وہ قتل کر دیا گیا، اس کے بعد یہ لوگ باہر نکلے تو دیکھا کہ ان کا ساتھی خون میں تڑپ رہا ہے، وہ لوگ لوٹ کر آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارا ساتھی جو ہمارے ساتھ گفتگو کر رہا تھا وہ یہاں سے اٹھ کر باہر نکلا۔ اب ہم نے اسے دیکھا کہ خون میں تڑپ رہا ہے۔ یہ سن کر آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ کس کے متعلق تم گمان کرتے ہو، یا فرمایا کہ کس کے متعلق تمہارا خیال ہے کہ اس کو قتل کیا ہے؟ آپ نے یہود کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ تم نے اس آدمی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں، آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس سے راضی ہو کہ یہود میں سے پچاس آدمی اس کی قسم کھائیں کہ ان لوگوں نے اسے قتل نہیں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہود اگر ہم سب کو قتل کر دیں تو پھر بھی قسم کھا لیتے ہیں انہیں باک نہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تم لوگ پچاس قسمیں کھا کر دیت کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو قسم نہیں کھاتے۔ چنانچہ آپ نے اپنی طرف سے ان کا خون بہا ادا کر دیا۔ ابو قلابہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہذیل کے لوگوں نے ایک شخص کو زمانہ جاہلیت میں اپنے سے الگ کر دیا تھا وہ مقام بطحاء میں کسی یمنی کے گھر میں اترا، یمن والوں میں سے کسی کو خبر ہوئی تو اس پر تلوار سے حملہ کر کے اس کو قتل کر ڈالا۔ ہذیل کے

خَلِيعًا لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَطَرَقَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ فَانْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَحَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَجَاءَتْ هُذَيْلٌ فَأَخَذُوا الْيَمَانِيَّ فَرَفَعُوهُ إِلَى عُمَرَ بِالْمَوْسِمِ وَقَالُوا قَتَلَ صَاحِبَنَا فَقَالَ إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوهُ فَقَالَ يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هُذَيْلٍ مَا خَلَعُوهُ قَالَ فَأَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَأَرْبَعُونَ رَجُلًا وَقَدِمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ الشَّأْمِ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُقْسِمَ فَافْتَدَى يَمِينَهُ مِنْهُمْ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَدْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَخِي الْمَقْتُولِ فَقُرِنَتْ يَدُهُ بِيَدِهِ قَالُوا فَانْطَلَقَا وَالْخَمْسُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِنَخْلَةَ أَخَذَتْهُمُ السَّمَاءُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْهَجَمَ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَاتُوا جَمِيعًا وَأَفْلَتَ الْقَرِينَانِ وَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ رِجْلَ أَخِي الْمَقْتُولِ فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَقَادَ رَجُلًا بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَ مَا صَنَعَ فَأَمَرَ بِالْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمُحُوا مِنَ الدِّيوَانِ وَسَيَّرَهُمْ إِلَى الشَّأْمِ *

لوگ آئے اور اس یمنی کو پکڑ کر حضرت عمرؓ کے پاس حج کے زمانہ میں لے گئے اور ان لوگوں نے کہا کہ اس نے ہمارے ساتھی کو قتل کر دیا ہے۔ اس یمنی نے کہا ہذیلیوں نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہذیلیوں میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ انہوں نے اس کو نہیں چھوڑا تھا۔ انچاس آدمیوں نے ان میں سے قسم کھائی۔ انہی لوگوں میں سے ایک شخص ملک شام سے آیا تھا جس سے ان لوگوں نے قسم کھانے کو کہا۔ اس نے ایک ہزار درہم دے کر قسم کھانے سے معافی لے لی تو ان لوگوں نے ایک دوسرے آدمی کو اس کی جگہ شامل کر لیا اور مقتول کے بھائی کے پاس لے جا کر اس کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ ملا دیا۔ لوگوں نے کہا کہ وہ دونوں اور وہ پچاس آدمی بھی چلے جنھوں نے قسم کھائی تھی یہاں تک کہ وہ لوگ مقام نخلہ میں پہنچے تو ان لوگوں کو بارش نے آگھیرا۔ وہ لوگ پہاڑ کی ایک غار میں داخل ہوئے۔ غار ان پچاسوں پر دھنس گیا۔ جنھوں نے قسم کھائی تھی۔ چنانچہ وہ مر گئے اور وہ دونوں ہاتھ ملانے والے باقی بچ گئے اور ان دونوں کو ایک پتھر آکر لگا جس سے مقتول کے بھائی کا پاؤں ٹوٹ گیا۔ وہ ایک سال اس کے بعد زندہ رہا پھر مر گیا۔ ابو قلابہ کا بیان ہے میں کہتا ہوں کہ عبدالملک بن مروان نے ایک شخص کو قسامہ کی بناء کی بنا پر قصاص دلایا، پھر اپنی اس حرکت سے پشیمان ہوا، چنانچہ پچاس قسم کھانے والوں کے متعلق حکم دیا تو ان لوگوں کا نام دفتر سے کاٹ دیا گیا اور ان کو شام کی طرف شہر بدر کر دیا گیا۔

١٠١٨ بَاب مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ *

باب ۱۰۱۸۔ جو شخص کسی قوم کے گھر میں جھانکے اور وہ لوگ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اس کی دیت نہیں۔

١٧٩٣- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ حُجْرٍ فِي بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ وَجَعَلَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ *

۱۷۹۳۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، عبیداللہ بن ابی بکر بن انس، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے بعض حجروں میں جھانکا تو آپ اس کی طرف تیر کا پھل لے کر کھڑے ہوئے اور اس طرح ظاہر کرنے لگے گویا اس کو چبھونا چاہتے ہیں۔

١٧٩٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ

۱۷۹۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ *

سہل بن سعد ساعدی نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے میں سے جھانکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجلانے کا آلہ تھا جس سے آپ اپنا سر کھجلا رہے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو ارشاد فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھے گا تو میں یہ تیری آنکھ میں مار دیتا۔ (اس کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اجازت لینے کا حکم تو دیکھنے ہی کے سبب سے دیا گیا ہے۔

١٧٩٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِعَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ *

۱۷۹۵۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص تم کو بغیر اجازت کے جھانک کر دیکھے اور تو اس کو کنکری پھینک کر مارے اور ان کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

١٠١٩ بَاب الْعَاقِلَةِ *

باب ۱۰۱۹۔ عاقلہ کا بیان۔

١٧٩٦ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّه عَنْه هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ *

۱۷۹۶۔ صدقہ بن فضل، ابن عیینہ، مطرف، شعبی، ابو جحیفہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی چیز ہے جو قرآن میں نہیں ہے؟ اور بعض دفعہ اس طرح کہا کہ جو لوگوں کے پاس نہ ہو تو حضرت علیؓ نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو اگایا اور جان کو پیدا کیا کہ ہمارے پاس وہی چیز ہے جو قرآن میں ہے۔ سوائے فہم کتاب کے جو کسی شخص کو دیا جاتا ہے اور اس کے جو صحیفہ میں ہے، میں نے پوچھا صحیفہ میں کیا ہے، انہوں نے کہا کہ دیت اور قیدی کو آزاد کرنے کے متعلق احکام ہیں اور یہ کہ مسلم کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے گا۔

١٠٢٠ بَاب جَنِينِ الْمَرْأَةِ *

۱۰۲۰۔ عورت کے جنین کا بیان۔

١٧٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ امْرَأَتَيْنِ

۱۷۹۷۔ عبداللہ بن یوسف، مالک (دوسری سند) اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسرے کو پتھر پھینک کر مارا جس سے اس کے پیٹ کا بچہ گر گیا تو آنحضرت

مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ *

ﷺ نے اس میں ایک غلام یا لونڈی تاوان میں دینے کا فیصلہ صادر فرمایا۔

١٧٩٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْه أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ *

۱۷۹۸۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ہشام، اپنے والد سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں سے حمل گرا دینے کی دیت کے بارے میں مشورہ لیا تو مغیرہ نے کہا، کہ آنحضرت ﷺ نے ایک غلام یا لونڈی دیت میں دینے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ محمد بن مسلمہ نے گواہی دی کہ وہ بھی اس وقت حاضر تھے جبکہ نبی ﷺ نے اس کا فیصلہ دیا تھا۔

١٧٩٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السِّقْطِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا*

۱۷۹۹۔ عبیداللہ بن موسیٰ، ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے مشورہ لیا کہ آنحضرت ﷺ کو حمل گرا دینے کے متعلق فیصلہ کرتے ہوئے کسی نے سنا ہے۔ مغیرہؓ نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے ایک غلام یا لونڈی تاوان دیئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کوئی آدمی لاؤ جو تمہارے ساتھ اس پر گواہی دے، محمد بن سلمہ نے کہا کہ میں اس کی مثل پر نبی ﷺ سے گواہی دیتا ہوں۔

١٨٠٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ مِثْلَهُ *

۱۸۰۰۔ محمد بن عبداللہ، محمد بن سابق، زائدہ، ہشام بن عروہ، عروہ، مغیرہ بن شعبہ، حضرت عمرؓ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حمل گرا دیئے جانے کی دیت کے متعلق ان سے مشورہ کیا اور اسی پہلی حدیث کی مثل حدیث روایت کی۔

١٠٢١ بَاب جَنِينِ الْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَةِ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ *

باب ۱۰۲۱۔ عورت کے جنین کا بیان اور یہ کہ دیت باپ پر اور باپ کے عصبہ پر ہے بیٹے پر نہیں ہے۔

١٨٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى

۱۸۰۱۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، سعید بن مسیّب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی ایک عورت کے حمل گرانے میں ایک غلام یا لونڈی دیئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ پھر وہ عورت جس کے حق میں دیت کا فیصلہ کیا تھا مر گئی تو آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ اس کی

عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا *

میراث اس کے بیٹوں اور اس کے شوہر کے لئے ہوگی۔ اور اس کی دیت اس کے عصبہ پر ہے۔

۱۸۰۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى أَنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا *

۱۸۰۲۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب و ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہذیل کی دو عورتوں نے جھگڑا کیا تو ایک نے دوسری کو پتھر پھینک مارا جس کے صدمہ سے وہ عورت مر گئی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا۔ لوگ یہ مقدمہ نبی ﷺ کے پاس لے گئے تو آپ نے فیصلہ کیا کہ اس کے جنین کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے اور اس عورت کی دیت کا اس کے وارثوں کو حکم دیا۔

۱۰۲۲ بَاب مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا وَيُذْكَرُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ بَعَثَتْ إِلَى مُعَلِّمِ الْكُتَّابِ ابْعَثْ إِلَيَّ غِلْمَانًا يَنْفُشُونَ صُوفًا وَلَا تَبْعَثْ إِلَيَّ حُرًّا *

باب ۱۰۲۲۔ اس شخص کا بیان جو غلام یا بچہ عاریتاً طلب کرے اور ذکر کیا جاتا ہے کہ ام سلیم نے کتاب کے معلم کے پاس لکھ بھیجا کہ میرے پاس چند لڑکے بھیج دو جو اون صاف کریں اور کسی آزاد کو میرے پاس نہ بھیجنا۔

۱۸۰۳- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَوَاللَّهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا *

۱۸۰۳۔ عمر بن زرارہ، اسمٰعیل بن ابراہیم، عبدالعزیز، حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور کہا یا رسول اللہ انسؓ ایک ہوشیار لڑکا ہے یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ انس کا بیان ہے کہ میں نے سفر و حضر میں آپ کی خدمت کی لیکن خدا کی قسم جب بھی میں نے کوئی کام کیا آپ نے نہیں فرمایا کہ کیوں تو نے یہ کام اس طرح کیا اور جب بھی میں نے کوئی کام نہیں کیا تو آپ نے نہیں فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

۱۰۲۳ بَاب الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ *

باب ۱۰۲۳۔ کان اور کنویں میں دب کر مر جانے والے کا خون معاف ہے۔

۱۸۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

۱۸۰۴۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، سعید بن مسیب و ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں،

الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ *

انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چوپایوں کا زخمی کرنا بلا قصاص ہے اور کنویں میں گر کر اور کان کھودنے میں مر جانے والے کا خون معاف ہے، اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

۱۰۲۴ بَاب الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ كَانُوا لَا يُضَمِّنُونَ مِنَ النَّفْحَةِ وَيُضَمِّنُونَ مِنْ رَدِّ الْعِنَانِ وَقَالَ حَمَّادٌ لَا تُضْمَنُ النَّفْحَةُ إِلَّا أَنْ يَنْخُسَ إِنْسَانٌ الدَّابَّةَ وَقَالَ شُرَيْحٌ لَا تُضْمَنُ مَا عَاقَبَتْ أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ إِذَا سَاقَ الْمُكَارِي حِمَارًا عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَخِرُّ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَأَتْعَبَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتْ وَإِنْ كَانَ خَلْفَهَا مُتَرَسِّلًا لَمْ يَضْمَنْ *

باب ۱۰۲۴۔ چوپایوں کا خون کرنا معاف ہے اور ابن سیرین نے کہا کہ صحابہ جانور کے لات مارنے کا تاوان نہیں دلاتے تھے اور لگام پھیرنے کا تاوان دلاتے تھے اور حماد نے کہا کہ جانور کے لات مارنے کا تاوان نہ دلوایا جائے مگر اس صورت میں کہ کوئی آدمی اس کو گدگدائے۔ شریح نے کہا کہ سوار اس وقت تک ہرجانہ نہ دے گا کہ وہ اس کو گدگداتا رہے اور وہ اس کو لات مار دے اور حکم اور حماد نے کہا کہ جب کرایہ لینے والا کسی جانور کو ہانکے اور اس پر کوئی عورت بیٹھی ہو اور وہ گر پڑے تو اس پر کچھ نہیں اور شعبی نے کہا اگر جانور کو ہنکایا اور اسے تھکا دیا تو وہ اس صدمہ کا ذمہ دار ہے جو پہنچے اور اگر اس کے پیچھے چھوڑا ہو آرہا ہے تو وہ ذمہ دار نہیں ہے۔

۱۸۰۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ عَقْلُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ *

۱۸۰۵۔ مسلم، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چوپائے قتل کریں تو خون معاف ہے اور کنواں کھودنے میں یا کان کھودنے میں دب کر مر جائے تو خون معاف ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

۱۰۲۵ بَاب إِثْمِ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيْرِ جُرْمٍ *

باب ۱۰۲۵۔ اس شخص کا گناہ جو کسی ذمی کو بغیر گناہ کے قتل کر دے۔

۱۸۰۶- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا *

۱۸۰۶۔ قیس بن حفص، عبدالواحد، حسن، مجاہد، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا جس سے معاہدہ ہو تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔

١٠٢٦ بَاب لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ *

باب ۱۰۲۶۔ مسلمان کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے گا۔

١٨٠٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ ح حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِي اللَّه عَنْه هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ *

۱۸۰۷۔ احمد بن یونس، زہیر مطرف، عامر، ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علیؓ سے کہا (دوسری سند) صدقہ بن فضل، ابن عیینہ، مطرف، شعبی، ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علیؓ سے سوال کیا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن میں نہیں ہے اور ابن عیینہ نے کبھی یہ بیان کیا کہ (آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے) جو اور لوگوں کے پاس نہیں ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو اگایا اور جاندار کو پیدا کیا ہمارے پاس وہی ہے جو قرآن میں ہے سوائے فہم کتاب کے جو کسی شخص کو عطا کیا جاتا ہے اور اس چیز کے جو صحیفہ میں ہے، میں نے کہا کہ صحیفہ میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ دیت اور غلام آزاد کرنے کے احکام ہیں اور یہ کہ مسلمان کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے گا۔

١٠٢٧ بَاب إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْغَضَبِ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۱۰۲۷۔ جب مسلمان یہودی کو غصہ کی حالت میں طمانچہ مارے حضرت ابوہریرہؓ نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١٨٠٨- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ *

۱۸۰۸۔ ابونعیم، سفیان، عمرو بن یحییٰ مازنی، یحییٰ، ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء کے درمیان ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

١٨٠٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ لَطَمَ فِي وَجْهِي قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي

۱۸۰۹۔ محمد بن یوسف، سفیان، عمرو بن یحییٰ مازنی، یحییٰ، ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہود میں سے ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا جس کے منہ پر کسی نے طمانچہ مارا تھا۔ اس نے عرض کیا کہ اے محمد ﷺ آپ کے انصار صحابہ میں سے ایک شخص نے میرے منہ پر ایک طمانچہ مارا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے بلاؤ چنانچہ وہ بلا لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ان کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں یہود کے پاس سے گزر رہا تھا تو میں نے اسے کہتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی

اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ قُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ *

جس نے موسیٰ کو تمام انسانوں پر فضیلت دی میں نے کہا کیا محمد ﷺ پر بھی؟ اس نے کہا ہاں! مجھے غصہ آگیا اور میں نے اسے طمانچہ مارا۔ آپ ﷺ نے فرمایا انبیاء میں مجھے فضیلت نہ دو اس لئے قیامت کے روز سب بے ہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ ہم سے پہلے ہوش میں آئے ہوئے ہوں گے یا کوہ طور پر ان کا بے ہوش ہونا اس کا بدلہ ہو چکا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّينَ وَالْمُعَانِدِينَ وَقِتَالِهِمْ إِثْمِ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرتدوں اور دشمنوں سے توبہ کرانا اور ان سے جنگ کرنا اور اس آدمی کا گناہ جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور دنیا و آخرت میں اس کی سزا کا بیان

١٠٢٨ بَاب قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ) (لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ) *

باب ۱۰۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے اور اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

١٨١٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ (إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ) *

۱۸۱۰۔ قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملایا۔ الخ۔ تو آنحضرت ﷺ کے صحابہ کو بہت شاق گزرا اور وہ کہنے لگے کہ ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے ایمان کو ظلم سے نہ ملایا ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا قول نہیں ہے کیا تم لوگوں نے حضرت لقمان علیہ السلام کا قول نہیں سنا (جو کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے فرمایا تھا) کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

١٨١١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ ح و حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي

۱۸۱۱۔ مسدد، بشر بن مفضل، جریری (دوسری سند) قیس بن حفص اسمٰعیل بن ابراہیم، سعید جریری، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ ثَلَاثًا أَوْ قَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ *

کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا، تین بار آپ نے یہی ارشاد فرمایا، یا فرمایا کہ جھوٹ بولنا، آپ ﷺ اس کو بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم لوگ کہنے لگے کہ کاش آپ ﷺ خاموش ہو جاتے۔

۱۸۱۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَبَائِرُ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ قَالَ الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ *

۱۸۱۲۔ محمد بن حسین بن ابراہیم، عبیداللہ، شیبان، فراس، شعبی، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کبائر کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کسی کو اللہ کا شریک بنانا۔ اس نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا والدین کی نافرمانی کرنا، اس نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا یمین غموس! میں نے دریافت کیا کہ یمین غموس کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال ہضم کر لیتا ہے اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہے۔

۱۸۱۳ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ *

۱۸۱۳۔ خلاد بن یحیٰی، سفیان، منصور و اعمش، ابو وائل، ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمارا مواخذہ ہمارے اعمال پر بھی ہو گا جو ہم نے جاہلیت میں کئے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جس نے حالت اسلام میں نیکی کی، تو اس پر مواخذہ نہیں کیا جائے گا جو اس نے جاہلیت میں کیا ہے اور جس نے حالت اسلام میں برائی کی تو اس کے اگلے اور پچھلے اعمال پر مواخذہ ہو گا۔

۱۰۲۹ بَاب حُكْمِ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ وَاسْتِتَابَتِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالزُّهْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ أُولَئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ

باب ۱۰۲۹۔ مرتد مرد اور مرتد عورت کا حکم، اور ان سے توبہ کرانے کا بیان، ابن عمرؓ اور زہری اور ابراہیم نے کہا کہ مرتد عورت قتل کر دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کیونکر ہدایت کرے گا اس قوم کو جس نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا اور انہوں نے گواہی دی کہ رسول حق ہیں، اور ان کے پاس دلیلیں آچکی تھیں اور اللہ ظالم قوموں کو ہدایت نہیں دیتا، یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر

اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ خَالِدِينَ
فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ
وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ
تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ)
وَقَالَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا
فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ
بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ) وَقَالَ (إِنَّ الَّذِينَ
آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ
ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا
لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا) وَقَالَ (مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ
عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ
وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى
الْكَافِرِينَ) وَقَالَ (وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ
بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ
اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ
وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ لَا جَرَمَ) يَقُولُ
حَقًّا (أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ)
إِلَى (لَغَفُورٌ رَحِيمٌ) (وَلَا يَزَالُونَ
يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ
اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ

اللہ کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی لعنت ہوگی۔ اس میں
ہمیشہ رہیں گے ان کے عذاب میں تخفیف نہیں کی جائے گی
اور نہ وہ مہلت دیئے جائیں گے۔ مگر وہ لوگ جنھوں نے اس
کے بعد توبہ کرلی ہو، اور نیک کام کئے ہوں تو بے شک اللہ
تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے، بے شک جنھوں نے ایمان لانے
کے بعد کفر کیا پھر کفر میں زیادہ ہوتے گئے تو ان کی توبہ کبھی
قبول نہ کی جائے گی اور ایسے ہی لوگ گمراہ ہیں اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایا کہ اگر تم اہل کتاب میں سے کسی گروہ کی اطاعت کرو
گے تو وہ تمہیں تمہارے مومن ہونے کے بعد پھر کافر بنا
دیں گے، اور فرمایا کہ بے شک جو لوگ ایمان لائے، پھر کافر
ہوگئے، پھر ایمان لائے پھر کافر ہوگئے، پھر کفر میں بڑھتے گئے
تو اللہ تعالیٰ انہیں بخشنے والا نہیں ہے اور نہ انہیں سیدھا راستہ
دکھائے گا، اور فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر گیا
عنقریب اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لائے گا کہ اللہ ان سے محبت
کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے، ایمانداروں پر مہربان
کافروں پر سخت ہوں گے لیکن جس نے کفر کے ساتھ سینے کو
کھولا تو ان پر اللہ کی طرف سے غضب ہے اور ان کے لئے بڑا
عذاب ہے اس لئے کہ انہوں نے دنیوی زندگی کو آخرت پر
ترجیح دی، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا، یہی
لوگ ہیں جن کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر مہر لگادی گئی
ہے اور وہی لوگ غافل ہیں، کوئی شک نہیں ہے کہ آخرت
میں یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔ آخر آیت یعنی بے
شک تیرا رب اس کے بعد بھی بخشنے والا اور مہربان ہے،
تک، اور فرمایا کہ وہ لوگ تم سے ہمیشہ جنگ کرتے رہیں گے
یہاں تک کہ وہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں، اگر ان

فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ) *

کے بس میں ہو اور تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے اور وہ مر جائے اس حال میں کہ کافر ہو تو ایسے ہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور وہی لوگ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

١٨١٤- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ *

۱۸۱۴۔ ابو النعمان محمد بن فضل، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے پاس زنادقہ لائے گئے تو ان کو حضرت علیؓ نے جلا دیا۔ حضرت ابن عباسؓ کو جب یہ خبر ملی تو کہا کہ اگر میں ہوتا تو ان کو نہ جلاتا، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے بلکہ میں ان لوگوں کو قتل کر دیتا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنا دین بدل ڈالا اسے قتل کر دو۔

١٨١٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا سَأَلَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَاللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَاللَّهِ بْنَ قَيْسٍ إِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَى لَهُ وِسَادَةً قَالَ انْزِلْ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ قَالَ اجْلِسْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ

۱۸۱۵۔ مسدد، یحییٰ، قرہ بن خالد، حمید بن ہلال، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور میرے ساتھ اشعریوں کے دو آدمی تھے، ایک تو میرے دائیں ہاتھ کی طرف اور دوسرا بائیں طرف تھا۔ اور آنحضرت ﷺ مسواک کر رہے تھے، ان دونوں نے درخواست کی کہ کہیں کا عامل مقرر کر دیں تو آپ نے فرمایا اے ابو موسیٰ! یا فرمایا عبداللہ بن قیس! ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے انہوں نے مجھے اپنے دل کی بات نہیں بتائی اور نہ میں جانتا تھا کہ یہ دونوں کسی عہدہ کے لئے درخواست کریں گے اور میں گویا آپ کی مسواک دیکھ رہا تھا جو آپ اپنے ہونٹوں میں دبائے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم درخواست کرنے والے کو کبھی عامل نہیں بناتے، لیکن اے ابو موسیٰ یا فرمایا اے عبداللہ بن قیس! تم یمن کو جاؤ، پھر ان کے پیچھے معاذ بن جبل کو روانہ کیا۔ جب معاذؓ یمن پہنچے تو ابو موسیٰ نے ان کے لئے بچھونا بچھایا اور کہا اترو، تو اس وقت ایک آدمی کو ان کے پاس دیکھا جو بندھا ہوا تھا، پوچھا یہ کیا ہے؟ کہا یہ یہودی تھا پھر اسلام لایا، پھر یہودی ہو گیا، ابو موسیٰ نے کہا بیٹھ جاؤ۔ انہوں نے کہا میں اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ کیا جائے، اللہ اور

قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَمَّا أَنَا فَأَقُومُ وَأَنَامُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي *

اس کے رسول کا یہی حکم ہے، تین بار یہ کہا چنانچہ حکم قتل پر وہ قتل کیا گیا، پھر ہم نے شب بیداری کا تذکرہ کیا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ میں تورات کو عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور نیند میں اس چیز کی امید رکھتا ہوں جس کی بیداری میں رکھتا ہوں۔

۱۰۳۰ بَاب قَتْلِ مَنْ أَبَى قَبُولَ الْفَرَائِضِ وَمَا نُسِبُوا إِلَى الرِّدَّةِ *

باب ۱۰۳۰۔ اس شخص کے قتل کا بیان جو فرائض کے قبول کرنے سے انکار کرے اور جس کی نسبت ارتداد کی طرف جائے۔

۱۸۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ *

۱۸۱۶۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی اور حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو عرب کے بعض لوگ کافر ہو گئے، تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے ابو بکرؓ آپ کس طرح لوگوں سے جہاد کریں گے، جب رسول اللہ ﷺ فرما چکے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ لا الہ الا اللہ کہیں جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنی جان و مال کو بچا لیا مگر اس کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ ابو بکرؓ نے کہا بخدا میں اس سے جہاد کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا۔ کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ بخدا اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچہ بھی جو آنحضرت کو دیتے تھے مجھ کو نہ دیں گے تو میں ان سے اس نہ دینے پر جہاد کروں گا۔ حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ ابو بکرؓ جو یہ کہہ رہے ہیں وہ صرف اس وجہ سے کہ اللہ نے ابو بکرؓ کا سینہ جہاد کے لئے کھول دیا ہے چنانچہ میں نے جان لیا کہ وہ حق پر تھے۔

۱۰۳۱ بَاب إِذَا عَرَّضَ الذِّمِّيُّ وَغَيْرُهُ بِسَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَرِّحْ نَحْوَ قَوْلِهِ السَّامُ عَلَيْكَ *

باب ۱۰۳۱۔ جب ذمی یا اس کے علاوہ اور کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنایتاً برا بھلا کہے اور صراحتہً نہ کہے جیسے السام علیک کہنا۔

۱۸۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۸۱۷۔ محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبد اللہ، شعبہ، ہشام بن زید بن انس بن مالک، حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کو بیان کرتے ہوئے سنا گیا کہ ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور کہا کہ السام علیک (تم پر موت ہو) آپ ﷺ نے فرمایا،

وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ قَالَ السَّامُ عَلَيْكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَقْتُلُهُ قَالَ لَا إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ *

وعلیک (تم ہی پر ہو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو جو کہتا ہے؟ اس نے السام علیک (یعنی تم پر موت ہو) کہا، لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا ہم اس کو قتل نہ کر دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہیں (پھر فرمایا) کہ جب تمہیں اہل کتاب سلام کریں تو تم وعلیکم کہو۔

۱۸۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ *

۱۸۱۸۔ ابو نعیم، ابن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہود کی ایک جماعت نے آنحضرت ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی (وہ لوگ اندر آئے) تو کہا السام علیک۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے کہا تم پر ہلاکت اور لعنت ہو۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ اللہ رفیق ہے ہر امر میں رفیق (نرمی) پسند کرتا ہے، میں نے کہا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے بھی تو وعلیکم کہہ دیا تھا۔

۱۸۱۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنَّمَا يَقُولُونَ سَامٌ عَلَيْكَ فَقُلْ عَلَيْكَ *

۱۸۱۹۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، سفیان و مالک بن انس، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہود جب تم میں سے کسی کو سلام کرتے ہیں تو وہ سام علیک (تجھ پر موت آئے) کہتے ہیں تو علیک اس کے جواب میں کہو۔

۱۰۳۲ بَاب

باب ۱۰۳۲۔ یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے۔

۱۸۲۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ *

۱۸۲۰۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ گویا میں آنحضرت ﷺ کو ایک نبی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جن کو ان کی قوم نے مارا اور لہو لہان کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے اے میرے پروردگار میری قوم کو بخش دے کہ وہ لوگ ناواقف ہیں۔

۱۰۳۳ - بَاب قَتْلِ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ

باب ۱۰۳۳۔ خوارج اور ملحدین کے قتل کرنے کا بیان جبکہ ان کے خلاف حجت قائم ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ وہ کسی قوم کو ہدایت دیے جانے کے بعد

قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللَّهِ وَقَالَ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ *

گمراہ کردے یہاں تک کہ وہ ان لوگوں کے لئے بیان کردے کہ جن چیزوں سے بچنا ہے اور ابن عمرؓ ان لوگوں کو اللہ کی بدترین مخلوق خیال کرتے تھے اور کہا کہ یہ لوگ ان آیتوں کو جو کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں، ان کو مسلمانوں کے حق میں استعمال کرتے ہیں۔

۱۸۲۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَوَاللَّهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خِدْعَةٌ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۸۲۱۔ عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، خیثمہ، سوید بن غفلہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب میں تم سے کوئی حدیث رسول اللہ ﷺ کی بیان کروں تو بخدا آسمان سے گرایا جانا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں آپ کی طرف جھوٹی بات منسوب کروں اور جب میں تم سے اس چیز کے متعلق گفتگو کروں جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے (تو میں اس میں جھوٹ نہ بولوں گا اس لئے کہ حدیث جنگ سے مختلف ہے) جنگ تو فریب ہے میں نے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سنا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی جو نو عمر اور کم عقل ہوں گے، باتیں تو اچھے لوگوں جیسی کریں گے (لیکن) ان کا ایمان ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا (حلوق یا حناجر کا لفظ فرمایا) وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، تم جہاں بھی ایسے لوگوں کو پاؤ قتل کردو، اس لئے کہ قیامت کے دن اس کو اجر ملے گا جس نے انہیں قتل کیا۔

۱۸۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِي مَا الْحَرُورِيَّةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ

۱۸۲۲۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ و عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں حضرت ابو سعید خدری کے پاس آئے اور اس سے حروریہ کے متعلق پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہ میں نہیں جانتا حروریہ کیا ہے، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے، یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے پیدا ہوں گے، تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلہ میں حقیر جانو گے، وہ لوگ قرآن پڑھتے ہوں گے مگر اس طرح کے ان کے حلقوں سے یا فرمایا حناجر سے نیچے نہیں اترے گا، وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، اور

مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْفُوقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ *

شکاری اپنے تیر کو اور اس کے پھل اور اس کے پروں کو دیکھتا ہے اور شک کرتا ہے کہ ان میں کچھ خون لگا ہوا ہے یا نہیں۔

۱۸۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ *

۱۸۲۳۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر اپنے والد کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی اور حروریہ کا ذکر کیا تو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

١٠٣٤ بَاب مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلتَّأَلُّفِ وَأَنْ لَا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ *

باب ۱۰۳۴۔ اس شخص کا بیان جو تالیف قلوب کے لئے یا اس خیال سے کہ لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں گے خوارج سے لڑنا چھوڑ دے۔

۱۸۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ جَاءَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ اعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ أَوْ قَالَ ثَدْيَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ

۱۸۲۴۔ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، ابوسلمہ، ابوسعید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار نبی ﷺ مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہا کہ اے رسول اللہ! عدل سے کام لیجئے، آپ نے فرمایا کہ تیری خرابی ہو جب میں عدل نہ کروں تو اور کون عدل کرے گا۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو اس کے ایسے ساتھی ہیں کہ تم میں سے ایک شخص ان کی نماز کے مقابلہ میں اپنی نماز کو، اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے مقابلہ میں حقیر سمجھتا ہے، وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، اس کے پروں میں دیکھا جائے تو کچھ معلوم نہیں ہوتا، پھر اس کے پھل میں دیکھا جائے تو کچھ معلوم نہیں ہوتا، حالانکہ وہ خون اور گوبر سے ہو کر گزرا ہے، ان کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک ایسا آدمی ہوگا جس کا ایک ہاتھ یا ایک چھاتی عورت کی چھاتی کی طرح ہوگی، یا فرمایا کہ گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگی اور ہلتی ہوگی، لوگوں کے تفرقہ کے وقت نکلیں گے، ابوسعید کا بیان ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علیؓ نے نے لوگوں کو قتل کیا، میں ان کے پاس تھا، اس وقت ایک شخص اسی صورت کا لایا گیا جو نبی ﷺ نے فرمائی تھی۔

صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ جِيءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيهِ (وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ) *

ابو سعید کا بیان ہے کہ آیت ومنهم من یلمزك فی الصدقات الخ اسی شخص (ذوالخویصرہ تمیمی) کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

١٨٢٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَأَهْوَى بِيَدِهِ قِبَلَ الْعِرَاقِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ *

۱۸۲۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، شیبانی، یسیر بن عمرو سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن حنیف سے پوچھا کہ کیا تم نے نبی ﷺ کو خوارج کے متعلق کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنا ہاتھ آپ نے عراق کی طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ وہاں سے ایک قوم نکلے گی وہ لوگ اس طرح قرآن پڑھیں گے کہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

١٠٣٥ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ *

باب ۱۰۳۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دو جماعتوں میں (۱) جنگ نہ ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

١٨٢٦ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ *

۱۸۲۶۔ علی، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو جماعتوں میں جنگ نہ ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا (یعنی ان دونوں میں سے ہر ایک حق پر ہونے کی مدعی ہوگی)۔

١٠٣٦ بَاب مَا جَاءَ فِي الْمُتَأَوِّلِينَ قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍالْقَارِيَّ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ

باب ۱۰۳۶۔ تاویل کرنے والوں کے متعلق جو روایتیں منقول ہیں، ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ لیث بواسطہ یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، مسعود بن مخزمہ و عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے ہشام بن حکیم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

۱ دو جماعتوں سے مراد حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کی جماعتیں ہیں اور دعوتھما واحدۃ سے مراد یہ ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک اپنے حق پر ہونے کا اعتقاد رکھے گا، یا مراد یہ ہے کہ دونوں کی پکار اسلام کیلئے ہوگی۔

يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ أَوْ بِرِدَائِي فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَانْطَلَقْتُ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَؤُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ *

زندگی میں سورۃ فرقان پڑھتے ہوئے سنا میں نے ان کو بہت سے حرفوں کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نہیں پڑھایا تھا، میں قریب تھا کہ ان پر نماز ہی کی حالت میں حملہ کردوں لیکن میں نے انتظار کیا یہاں تک انہوں نے سلام پھیرا، پھر میں نے اپنی یا ان کی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور میں نے کہا کہ تجھے یہ سورت کس نے سکھائی ہے، انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت پڑھائی ہے۔ میں نے ان سے کہا تم جھوٹے ہو، خدا کی قسم مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت پڑھائی ہے جو تمہیں پڑھتے ہوئے میں نے سنا ہے، چنانچہ میں ان کو ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے ان کو سورت فرقان ان حرفوں کے ساتھ پڑھتے ہوئے سنا ہے جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائی۔ حالانکہ آپ مجھے سورت فرقان پڑھا چکے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمرؓ اس کو چھوڑ دو اور اے ہشام تم پڑھو، تو انہوں نے اسی طور پڑھا جس طرح یہ پڑھتے ہوئے میں نے ان کو سنا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ اب تم پڑھو، میں نے پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر فرمایا کہ قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے اس لئے جو آسان ہو اس میں سے پڑھو۔

۱۸۲۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ

۱۸۲۷۔ اسحاق بن ابراہیم، وکیع، ح یحییٰ، وکیع، اعمش، ابراہیم، علقمہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ

الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ (يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ) *

آیت کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملایا نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر یہ بہت شاق گزرا اور ان لوگوں نے کہا کہ ہم میں سے کس نے اپنے نفس پر ظلم نہیں کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات یہ نہیں ہے جیسا کہ تم گمان کرتے ہو، وہ تو صرف یہ ہے کہ لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ اے بیٹے اللہ کا شریک نہ بنا، بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

١٨٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَقُولُوهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ لَا يُوَافَى عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ *

۱۸۲۸۔ عبدان، عبداللہ، معمر، زہری، محمود بن ربیع، عتبان بن مالک سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میرے پاس صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ایک شخص نے کہا کہ مالک بن دخشن کہاں ہے تو ہم میں سے ایک شخص نے کہا کہ وہ منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم نہیں کہتے ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ محض اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے کہتا ہے، اس نے کہا ہاں! تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی اس کلمہ کو دل کے خلوص کے ساتھ کہے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر آگ حرام کر دے گا۔

١٨٢٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ فُلَانٍ قَالَ تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ وَحِبَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ لِحِبَّانَ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ مَا هُوَ لَا أَبَا لَكَ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ قَالَ مَا هُوَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ حَاجٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ هَكَذَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ حَاجٍ فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأْتُونِي بِهَا فَانْطَلَقْنَا عَلَى أَفْرَاسِنَا

۱۸۲۹۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، حصین، فلان (سعد بن عبیدہ) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ابو عبدالرحمٰن اور حبان بن عطیہ میں جھگڑا ہوا تو ابو عبدالرحمٰن نے حبان سے کہا کہ میں اس بات کو جانتا ہوں، جس نے تمہارے دوست یعنی حضرت علیؓ کو خونریزی پر دلیر کر دیا ہے۔ حبان نے کہا وہ کیا ہے تیرا باپ نہ ہو، ابو عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا ہے حبان نے کہا بتا وہ کیا ہے؟ ابو عبدالرحمٰن نے کہا کہ وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے زبیرؓ اور ابو مرثد کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا اور ہم سب سوار تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جاؤ، یہاں تک کہ روضہ حاج میں پہنچو۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ ابو عوانہ نے حاج کا لفظ ہی کہا تھا وہاں ایک عورت ہوگی جس کے پاس حاطب بن بلتعہ کا خط مشرکین کے نام کا ہوگا، اس کو میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ ہم لوگ اپنے گھوڑوں پر چلے یہاں تک

حَتَّى أَدْرَكْنَاهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا وَقَدْ كَانَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا بَعِيرَهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا فَقَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى مَعَهَا كِتَابًا قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَلَفَ عَلِيٌّ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ فَأَهْوَتْ إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الصَّحِيفَةَ فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يُدْفَعُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَهُ هُنَالِكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ لَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَعَادَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي فَلِأَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ أَوَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكُمُ الْجَنَّةَ فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ خَاخٍ أَصَحُّ وَلَكِنْ كَذَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ حَاجٍ وَحَاجٍ تَصْحِيفٌ وَهُوَ مَوْضِعٌ وَهُشَيْمٌ يَقُولُ خَاخٍ *

کہ ہم نے اسے وہیں پالیا جہاں کے متعلق ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، وہ اپنے اونٹ پر چلی جا رہی تھی (حاطب) نے اہل مکہ کے نام آنحضرت ﷺ کی روانگی کے متعلق لکھا تھا ہم نے اس سے کہا کہ کہاں ہے جو تیرے پاس خط ہے، ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھلا دیا، اور اس کے کجاوے میں تلاش کیا لیکن ہمیں نہیں ملا۔ میرے ساتھی نے کہا کہ ہمیں اس کے پاس کوئی خط دکھائی نہیں دیتا، حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جھوٹ نہیں کہا، پھر حضرت علیؓ نے قسم کھائی اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے کہ تو وہ خط نکال ورنہ میں تجھے ننگا کر دوں گا، وہ عورت کمر کی طرف جھکی اور کمر سے ایک چادر باندھی ہوئی تھی، اس میں سے خط نکالا۔ یہ لوگ اس کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے گئے، حضرت عمرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنین سے خیانت کی ہے، مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں، آپ نے فرمایا اے حاطب تجھے اس چیز پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ حاطب نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے کیا ہے، کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والا نہ رہوں، لیکن میں نے چاہا کہ اس قوم پر میرا کچھ احسان ہو تا کہ میرے اہل اور مال کی حفاظت ہو، اور آپ کے اصحاب میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کے کچھ لوگ وہاں نہ ہوں۔ اللہ اُن کے ذریعے ان کے اہل و مال کی حفاظت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ٹھیک کہا، تم لوگ اس کو سوائے خیر کے اور کوئی بات نہ کہو، حضرت عمرؓ نے دوبارہ عرض کیا اور کہا کہ اس نے اللہ، رسول، اور مومنین کی خیانت کی ہے، آپ مجھے اجازت دیں کہ اس کی گردن مار دوں، آپ نے کہا کیا یہ بدری نہیں ہے اور کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ ان کے دلوں کے حال سے آگاہ ہو گیا اور فرما دیا ہے کہ جو چاہو کرو، تمہارے لئے جنت واجب ہو گئی۔ حضرت عمرؓ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں اور کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الْإِكْرَاهِ

۱۰۳۷ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ) وَقَالَ (إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً) وَهِيَ تَقِيَّةٌ وَقَالَ (إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ) إِلَى قَوْلِهِ (عَفُوًّا غَفُورًا) وَقَالَ (وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا) فَعَذَرَ اللَّهُ الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لَا يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ وَالْمُكْرَهُ لَا يَكُونُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِنْ فِعْلِ مَا أُمِرَ بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصُوصُ فَيُطَلِّقُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اکراہ (جبر) کرنے کا بیان! (۱)

باب ۱۰۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ مگر وہ جس پر جبر کیا گیا، اور اس کا قلب ایمان سے مطمئن ہے، لیکن وہ جس نے سینہ کفر کے لئے کھول دیا تو ان پر اللہ کی طرف سے غضب نازل ہو گا اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے، اور فرمایا، تقاۃ کے معنی تقیہ ہیں (یعنی کافروں کے خوف سے ایمان کا چھپانا) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ (الی قولہ) وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا پس اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا ان کو جو اللہ تعالیٰ کے اوامر کے ترک سے رک نہیں سکتے اور جس شخص پر جبر کیا گیا وہ بھی کمزور ہی ہے کہ جو کچھ اسے حکم دیا گیا اس کے کرنے سے رک نہیں سکتا اور حسن کا بیان ہے کہ تقیہ قیامت تک جاری ہے اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ جس شخص پر چوروں نے زبردستی کی وہ اس کو طلاق دے دے، تو یہ کچھ بھی نہیں ہے اور حضرت ابن عمرؓ وابن زبیرؓ و شعبی اور حسن نے بھی یہی کہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال نیت پر موقوف ہیں۔

۱؎ شرعاً اکراہ کے متحقق اور معتبر ہونے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ (۱) جو مجبور کر رہا ہو وہ اپنی دھمکی پر عمل کرنے پر قادر ہو۔ (۲) جسے مجبور کیا جا رہا ہے وہ اپنا دفاع کرنے پر قادر نہ ہو۔ (۳) ظن غالب یہی ہو کہ اس کی بات ماننے کی صورت میں وہ اپنی دھمکی پر عمل کر گزرے گا۔ (۴) فوری طور پر اس کام کے کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہو۔ (۵) اس کام کے کرنے میں اس مجبور شخص کی اپنی رضامندی نہ پائی جائے۔

۱۸۳۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَالْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ *

۱۸۳۰۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال بن اسامہ، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نماز میں دعا پڑھا کرتے تھے کہ اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ اور سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید کو (کفار کے ظلم سے) نجات دے دے، اے اللہ کمزور مسلمانوں کو نجات دے دے، اے اللہ! اپنی گرفت (قبیلہ مضر پر سخت کر) اور ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کے قحط میں مبتلا کر دے۔

۱۰۳۸ بَاب مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ وَالْهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ *

باب ۱۰۳۸۔ اس شخص کا بیان جو کفر پر مار کھانے، اور قتل کئے جانے اور ذلت کو ترجیح دے۔

۱۸۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ *

۱۸۳۱۔ محمد بن عبداللہ حوشب طائفی، عبدالوہاب، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین باتیں جس شخص میں پائی جائیں وہ ایمان کی لذت پائے گا۔ یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کو تمام چیزوں سے محبوب ہوں، اور یہ کہ اگر کسی آدمی سے محبت کرے تو صرف خدا کی خاطر کرے اور تیسرے یہ کہ کفر کی طرف لوٹ جانے کو اس طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

۱۸۳۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ قَيْسًا سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ مُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ وَلَوِ انْقَضَّ أُحُدٌ مِمَّا فَعَلْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ *

۱۸۳۲۔ سعید بن سلیمان، عباد، اسمٰعیل، قیس، سعید بن زید سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں دیکھتا تھا کہ حضرت عمرؓ مجھ کو اسلام کی وجہ سے باندھ دیا کرتے تھے اور اب حال یہ ہے کہ اگر احد پہاڑ اس کی وجہ سے پھٹ جائے جو تم نے حضرت عثمان کے ساتھ کیا ہے، تو وہ بجا ہے۔

۱۸۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو لَنَا فَقَالَ قَدْ

۱۸۳۳۔ مسدد، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس، خباب بن ارت سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کہ رسول اللہ ﷺ ایک چادر کا تکیہ بنائے ہوئے تھے اور کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے شکایت کی کہ کیوں ہمارے لئے مدد طلب نہیں کرتے، ہمارے لئے دعا کیوں نہیں فرماتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ

كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ فَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللَّهِ لَيَتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرُ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ *

تھے ان کو پکڑ کر زمین کھود کر اس میں بٹھایا جاتا، اور آرا اس کے اوپر سے چلا کر ٹکڑے کر دیا جاتا اور لوہے کی کنگھیوں سے اس کا گوشت اور ہڈی چیر ڈالتے، لیکن یہ برتاؤ ان کو ان کے دین سے نہیں روکتا تھا، خدا کی قسم یہ دین پورا ہو کر رہے گا، یہاں تک کہ سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہ ہوگا، اور بکریوں کو بھیڑیے کے سوا کسی چیز کا ڈر نہ ہوگا، لیکن تم لوگ عجلت سے کام لیتے ہو۔

١٠٣٩ بَاب فِي بَيْعِ الْمُكْرَهِ وَنَحْوِهِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ *

باب ۱۰۳۹۔ مجبور وغیرہ کا اپنے حقوق فروخت کرنے کا بیان۔

١٨٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ *

۱۸۳۴۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، لیث، سعید مقبری اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، کہ ہم لوگوں کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ یہود کی طرف چلو، ہم آپ کے ساتھ چلے، یہاں کہ ہم لوگ بیت المدراس میں پہنچے۔ نبی صلی اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ان کو آواز دی کہ اے جماعت یہود! تم اسلام لاؤ، محفوظ رہو گے۔ ان لوگوں نے کہا اے ابوالقاسم ﷺ آپ نے حکم پہنچادیا۔ آپ نے فرمایا یہی میرا مقصد تھا، پھر دوسری دفعہ بھی آپ نے یہی کلمات فرمائے تو ان لوگوں نے کہا کہ اے ابوالقاسم (ﷺ) آپ نے پہنچادیا، پھر تیسری بار آپ نے فرمایا کہ تم جان لو کہ زمین اللہ کی اور اس کے رسول کی ہے میں چاہتا ہوں کہ تمہیں جلا وطن کروں، تم میں سے جس شخص کے پاس مال ہو وہ اس کو بیچ دے ورنہ یاد رکھو گے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

١٠٤٠ بَاب لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْمُكْرَهِ (وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ) *

باب ۱۰۴۰۔ مجبور کا نکاح جائز نہیں اور تم اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاک دامن رہنا چاہیں اس لئے زنا پر مجبور نہ کرو کہ دنیوی زندگی کا سامان تیار کرو اور جو شخص انہیں مجبور کرے تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کئے جانے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔

١٨٣٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا

۱۸۳۵۔ یحییٰ بن قزعہ، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم،

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ خَنسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا *

عبدالرحمٰن و مجمع بن یزید بن جاریہ انصاری، خنساء بن خذام انصاریہ سے روایت کرتے ہیں کہ خنساء کے والد نے ان کا نکاح کر دیا حالانکہ وہ ثیبہ تھیں ان کو یہ شادی ناپسند تھی چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آپ نے ان کا نکاح منسوخ کر دیا۔

۱۸۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو هُوَ ذَكْوَانُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضَاعِهِنَّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنَّ الْبِكْرَ تُسْتَأْمَرُ فَتَسْتَحْيِي فَتَسْكُتُ قَالَ سُكَاتُهَا إِذْنُهَا *

۱۸۳۶۔ محمد بن یوسف، سفیان، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ ابو عمر ذکوان، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا عورتوں سے ان کی شادی کے متعلق اجازت لی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! میں نے کہا کہ باکرہ سے اجازت لی جاتی ہے، تو وہ شرم محسوس کرتی ہے اور خاموش رہتی ہے، آپ نے فرمایا کہ اس کی خاموشی اجازت ہے۔

۱۰۴۱ بَاب إِذَا أُكْرِهَ حَتَّى وَهَبَ عَبْدًا أَوْ بَاعَهُ لَمْ يَجُزْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فَإِنْ نَذَرَ الْمُشْتَرِي فِيهِ نَذْرًا فَهُوَ جَائِزٌ بِزَعْمِهِ وَكَذَلِكَ إِنْ دَبَّرَهُ *

باب ۱۰۴۱۔ جب کسی شخص کو مجبور کیا جائے، یہاں تک کہ وہ کسی کو غلام دیدے، یا فروخت کر دے تو جائز نہیں، اور بعض نے کہا کہ اگر خریدار اس میں نذر مانے تو ان کے خیال میں جائز ہے، اسی طرح اگر اس کو مدبر کیا (تو جائز ہے)۔

۱۸۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ *

۱۸۳۷۔ ابو النعمان، حماد بن زید، عمر بن دینار، حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انصار میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اس کے پاس اس کے سوا کوئی مال نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ کو جب یہ خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اس کو مجھ سے کون خریدتا ہے، نعیم بن نحام نے اس کو آٹھ سو درہم کے عوض میں خرید لیا۔ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حاضر جابرؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ قبطی غلام تھا، پہلے ہی سال مر گیا۔

۱۰۴۲ بَاب مِنَ الْإِكْرَاهِ (كُرْهًا) وَ (كَرْهًا) وَاحِدٌ *

باب ۱۰۴۲۔ اکراہ سے "کرہ" اور "کرہ" ایک معنی میں آتا ہے۔

۱۸۳۸- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ فَيْرُوزَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ

۱۸۳۸۔ حسین بن منصور، اسباط بن محمد، شیبانی، سلیمان بن فیروز عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ اور شیبانی نے کہا کہ مجھ سے عطاء ابوالحسن سوائی نے بیان کیا کہ میرا گمان ہے کہ انہوں نے صرف حضرت

وَحَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا) الْآيَةَ قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجْهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ *

عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے آیت یاایھاالذین امنوا لایحل لکم ان ترثوا النساء کرھا الخ کی تفسیر بیان کی کہ پہلے دستور تھا کہ جب کوئی شخص مر جاتا تو اس کے ولی اس کی بیوی کے زیادہ مستحق ہو جاتے۔ اگر چاہتے تو اس سے شادی کر لیتے اور اگر چاہتے تو اس کی شادی کر دیتے اور اگر چاہتے تو اس کی شادی نہ کرتے، شوہر کے ولی اس عورت کے ولی سے زیادہ مستحق ہوتے، چنانچہ یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی۔

١٠٤٣ بَاب إِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الزِّنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ) وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتَّى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ وَنَفَاهُ وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ الْبِكْرِ يَفْتَرِعُهَا الْحُرُّ يُقِيمُ ذَلِكَ الْحَكَمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعَذْرَاءِ بِقَدْرِ قِيمَتِهَا وَيُجْلَدُ وَلَيْسَ فِي الْأَمَةِ الثَّيِّبِ فِي قَضَاءِ الْأَئِمَّةِ غُرْمٌ وَلَكِنْ عَلَيْهِ الْحَدُّ *

باب ۱۰۴۳۔ اگر کوئی عورت زنا پر مجبور کی گئی، تو اس پر حد نہیں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے ان کو مجبور کیا تو اللہ تعالیٰ ان کے جبر کئے جانے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے اور لیث نے کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ صفیہ بنت ابی عبید نے بیان کیا کہ امارت کے غلاموں میں سے ایک غلام نے خمس کی ایک لونڈی سے محبت کر لی، اس پر زبردستی کی، یہاں کہ اس کی بکارت زائل ہو گئی، تو حضرت عمرؓ نے اس کو حد لگائی اور شہر بدر کر دیا اور اس لونڈی کو درے نہیں لگائے۔ اس سبب سے کہ اس پر زبردستی کی گئی تھی اور زہری نے بیان کیا، کہ اگر کنواری لونڈی سے آزاد مرد جماع کرے تو حاکم اس کنواری لونڈی کی قیمت کے اعتبار سے قیمت وصول کرے گا اور اس کو درے لگائے گا اور ثیبہ لونڈی کی صورت میں اماموں کے حکم میں تاوان نہیں ہے بلکہ اس پر حد ہے۔

١٨٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ دَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا فَأَرْسَلَ بِهَا فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتِ

۱۸۳۹۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی اور ایک آبادی میں داخل ہوئے، جہاں بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ یا جابروں سے ایک جابر تھا، اس نے اس کو کہلا بھیجا کہ سارہ کو میرے ساتھ بھیج دو۔ آپ نے اس کو بھیج دیا، وہ بادشاہ سارہ کے پاس آیا یہ کھڑی ہوئیں، وضو کیا اور نماز پڑھنے لگیں اور دعا کی کہ یااللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر

اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ*

ایمان رکھتی ہوں تو مجھ پر کافر مسلط نہ کرو، وہ خراٹے لینے لگا، یہاں تک کہ ایڑیاں زمین سے رگڑنے لگا۔

١٠٤٤ بَاب يَمِينِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ إِنَّهُ أَخُوهُ إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ أَوْ نَحْوَهُ وَكَذَلِكَ كُلُّ مُكْرَهٍ يَخَافُ فَإِنَّهُ يَذُبُّ عَنْهُ الْمَظَالِمَ وَيُقَاتِلُ دُونَهُ وَلَا يَخْذُلُهُ فَإِنْ قَاتَلَ دُونَ الْمَظْلُومِ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ وَلَا قِصَاصَ وَإِنْ قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ لَتَبِيعَنَّ عَبْدَكَ أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ أَوْ تَهَبُ هِبَةً وَتَحُلُّ عُقْدَةً أَوْ لَنَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ وَسِعَهُ ذَلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَوْ قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ لَنَقْتُلَنَّ ابْنَكَ أَوْ أَبَاكَ أَوْ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ لَمْ يَسَعْهُ لِأَنَّ هَذَا لَيْسَ بِمُضْطَرٍّ ثُمَّ نَاقَضَ فَقَالَ إِنْ قِيلَ لَهُ لَنَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوِ ابْنَكَ أَوْ لَتَبِيعَنَّ هَذَا الْعَبْدَ أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ أَوْ تَهَبُ يَلْزَمُهُ فِي الْقِيَاسِ وَلَكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَنَقُولُ الْبَيْعُ وَالْهِبَةُ وَكُلُّ عُقْدَةٍ فِي ذَلِكَ بَاطِلٌ فَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ وَغَيْرِهِ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِامْرَأَتِهِ هَذِهِ أُخْتِي وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَقَالَ النَّخَعِيُّ إِذَا كَانَ

باب ۱۰۴۴۔ کسی شخص کا اپنے ساتھی کے متعلق جب کہ اس کے قتل کیے جانے کا یا اسی طرح کسی اور چیز کا خطرہ ہو، قسم کھانے کا بیان کہ وہ میرا بھائی ہے اور اسی طرح ہر وہ شخص جس پر زبردستی کی جائے اور خائف ہو اس لئے کہ وہ مظالم کو اس سے دفع کرتا ہے اور اس کی طرف سے جنگ کرتا ہے اور اس کو (بے سہارا) نہیں چھوڑتا، اگر مظلوم کی حمایت میں لڑے تو اس پر قصاص یا خون بہا نہیں ہے اگر اس سے کہا جائے کہ تجھے شراب پینا ہوگی یا مردار کھانا پڑے گا، تجھے اپنا غلام بیچنا پڑے گا، یا تجھے دین کا اقرار کرنا ہوگا، یا تجھے ہبہ کرنا ہوگا یا کوئی اور عقد قائم کرنے کے لئے کہا جائے، ورنہ تیرے باپ کو یا اسلامی بھائی کو ہم قتل کر دیں گے تو اس کو اس کی اجازت ہے اس لئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ مسلم مسلم کا بھائی ہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ اگر اس سے کہا جائے کہ تجھے شراب پینی ہوگی، یا مردار کھانا پڑے گا ورنہ تیرے باپ یا بیٹے، یا کسی قریبی رشتہ دار کو ہم قتل کر دیں گے، اس کے لئے جائز نہیں اس لئے کہ وہ مجبور نہیں ہے، پھر اس قول کے خلاف ان کا یہ قول ہے کہ اس سے کہا جائے کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو قتل کر دیں گے ورنہ اس غلام کو بیچ دے یا دین کا اقرار کر لے یا ہبہ کر دے، تو قیاس کے مطابق یہ اس کو لازم ہیں لیکن ہم بہتر سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیع و ہبہ اور تمام عقود اس صورت میں باطل ہیں۔ انہوں نے قریبی رشتہ دار اور ان کے علاوہ لوگوں کے درمیان بغیر کتاب و سنت کے تفریق کی ہے۔ حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے اپنی بیوی کے متعلق کہا تھا کہ یہ میری بہن ہے اور

الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَنِيَّةُ الْحَالِفِ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَنِيَّةُ الْمُسْتَحْلِفِ *

یہ انہوں نے اللہ کے رشتہ کے لحاظ سے فرمایا تھا اور نخعی نے کہا کہ جب قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت اور اگر مظلوم ہو تو قسم دینے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

۱۸۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ *

۱۸۴۰۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرے اور نہ اسے (ظالم) کے حوالے کرے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں (مشغول) رہتا ہے۔

۱۸۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ *

۱۸۴۱۔ محمد بن عبدالرحیم، سعید بن سلیمان، ہشیم، عبیداللہ بن ابی بکر بن انس، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ظالم یا مظلوم بھائی کی مدد کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں تو جب کوئی مظلوم ہوتا ہے اس کی مدد کرتا ہوں لیکن جب کوئی شخص ظالم ہو تو فرمایئے کہ میں اس کی کس طرح مدد کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اسے ظلم کرنے سے روک دے کہ یہی اس کی مدد ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الْحِيَلِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حیلوں کا بیان

۱۰۴۵ بَاب فِي تَرْكِ الْحِيَلِ وَأَنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فِي الْأَيْمَانِ وَغَيْرِهَا *

باب ۱۰۴۵۔ حیلوں کے چھوڑنے کا بیان اور یہ کہ ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ قسموں وغیرہ کی نیت کرے۔

۱۸۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِي اللَّه عَنْه يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا

۱۸۴۲۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم، علقمہ بن وقاص سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن الخطابؓ کو خطبہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ اے لوگو! اعمال نیتوں پر موقوف ہیں اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے۔ جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی

نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ *

اور جس شخص نے دنیا کی طرف ہجرت کی ہو تاکہ اسے پالے یا کسی عورت کی طرف کہ اس سے شادی کرلے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہوگی، جس کی طرف ہجرت کی ہو۔

١٠٤٦ بَاب فِي الصَّلَاةِ *

باب ۱۰۴۶۔ نماز میں (حیلہ) کا بیان۔

١٨٤٣- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ *

۱۸۴۳۔ اسحٰق، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے بے وضو شخص کی نماز کو قبول نہیں کرتا ہے یہاں تک کہ وضو کرے۔

١٠٤٧ بَاب فِي الزَّكَاةِ وَأَنْ لَا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ *

باب ۱۰۴۷۔ زکوٰۃ میں (حیلہ) کا بیان اور یہ کہ صدقے کے خوف سے یکجا چیزوں کو متفرق نہ کیا جائے اور متفرق (۱) چیزوں کو یکجا نہ کیا جائے۔

١٨٤٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ *

۱۸۴۴۔ محمد بن عبداللہ انصاری، عبداللہ انصاری، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے ان کو زکوٰۃ مفروضہ کے متعلق لکھ بھیجا جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمایا تھا (من جملہ ان کے بھی یہ تھا کہ) صدقہ کے خوف سے متفرق چیزوں کو یکجا نہ کیا جائے اور نہ یکجا چیزوں کو متفرق کیا جائے۔

١٨٤٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ قَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ قَالَ فَأَخْبَرَهُ

۱۸۴۵۔ قتیبہ، اسماعیل بن جعفر، ابوسہیل، ان کے والد، طلحہ بن عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے سر کے بال منتشر تھے۔ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ نے فرمایا پانچ وقت کی نمازیں مگر یہ کہ تو اس کے علاوہ نفل اپنی خوشی سے پڑھے، پھر کہا کہ مجھے روزوں کے متعلق بتائیے جو مجھ پر فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ رمضان کے روزے، مگر یہ کہ اس کے علاوہ تو اپنی خوشی سے رکھے، اس نے کہا مجھے زکوٰۃ کے متعلق بتلائیے جو اللہ نے مجھ پر فرض کی ہے؟ رسول

۱؎ بعض لوگ زکوٰۃ سے یا زیادہ زکوٰۃ سے بچنے کے لئے اپنے مالوں میں حیلے کرتے تھے، متفرق مال کو مجتمع کرلیتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے حیلوں سے منع فرمادیا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي عِشْرِينَ وَمِائَةِ بَعِيرٍ حِقَّتَانِ فَإِنْ أَهْلَكَهَا مُتَعَمِّدًا أَوْ وَهَبَهَا أَوِ احْتَالَ فِيهَا فِرَارًا مِنَ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ *

اللہ ﷺ نے اس کو اسلام کی باتیں بتائیں تو اس نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی میں اس سے زیادہ نہ کروں گا اور نہ اس میں کمی کروں گا جو اللہ نے مجھ پر فرض کیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ شخص کامیاب ہوا اگر سچا ہے، یا جنت میں داخل ہوا اگر سچا ہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ ایک سو بیس اونٹ میں دو حصے دینے ہوں گے اگر وہ اس کو قصداً ہلاک کرے یا کسی کو دے دے، یا زکوٰۃ سے بچنے کے لئے کوئی حیلہ کرے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

١٨٤٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ فَيَطْلُبُهُ وَيَقُولُ أَنَا كَنْزُكَ قَالَ وَاللَّهِ لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يَبْسُطَ يَدَهُ فَيُلْقِمَهَا فَاهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتَخْبِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ فَخَافَ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِإِبِلٍ مِثْلِهَا أَوْ بِغَنَمٍ أَوْ بِبَقَرٍ أَوْ بِدَرَاهِمَ فِرَارًا مِنَ الصَّدَقَةِ بِيَوْمٍ احْتِيَالًا فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنْ زَكَّى إِبِلَهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ بِيَوْمٍ أَوْ بِسَتَّةٍ جَازَتْ عَنْهُ *

۱۸۴۶۔ اسحاق، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تم میں سے ایک شخص کا خزانہ قیامت کے دن چتکبرا سانپ (اژدھا) بن کر آئے گا اس کا مالک اس سے دور بھاگے گا اور وہ اژدھا اس کو ڈھونڈے گا اور کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں، آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم وہ اس کو برابر ڈھونڈتا رہے گا یہاں تک کہ وہ آدمی اپنا ہاتھ پھیلائے گا اور وہ اژدھا اس کو اپنے منہ کا لقمہ بنالے گا، اور جانوروں کے مالک جنھوں نے ان کا حق نہ دیا ہو گا قیامت کے دن ان پر مسلط کئے جائیں گے جو ان کے چہروں کو اپنے کھروں سے نوچیں گے اور بعض لوگوں نے کہا کہ اس شخص کے متعلق جس کے پاس اونٹ ہوں اور اسے خوف ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو گی، اس لئے اسے اونٹوں یا بکریوں یا گائے یا درہموں کے عوض زکوٰۃ سے بچنے کے لئے حیلہ کرتے ہوئے ایک دن پہلے بیچ دے تو اس پر کوئی حرج نہیں، حالانکہ وہی اس کے بھی قائل ہیں کہ اگر اپنے مالک اونٹوں کی زکوٰۃ ایک سال گزرنے سے ایک دن پہلے یا ایک سال پہلے کوئی شخص دے دے تو یہ جائز ہے۔

١٨٤٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ

۱۸۴۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، عبیداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ انصاری نے رسول اللہ ﷺ سے اس نذر کے متعلق مسئلہ دریافت کیا جو اس کی ماں کے ذمہ واجب تھی اور وہ اس کے ادا کرنے سے پہلے مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی طرف سے ادا کر، اور بعض لوگوں نے کہا کہ اگر اونٹوں کی تعداد بیس ہو جائے تو اس صورت میں چار بکریاں ہیں۔ پس اگر ایک سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ کے ساقط

عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ فَإِنْ وَهَبَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ أَوْ بَاعَهَا فِرَارًا وَاحْتِيَالًا لِإِسْقَاطِ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ إِنْ أَتْلَفَهَا فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ فِي مَالِهِ *

کرنے کے لئے حیلہ جوئی کرتے ہوئے کسی کو ہبہ کر دے یا بیچ دے تو اس پر کچھ نہیں ہے، اسی طرح اگر اس کو ضائع کر دے اور مر جائے تو اس کے مال میں کچھ نہیں ہے۔

١٠٤٨ بَاب الْحِيلَةِ فِي النِّكَاحِ *

باب ۱۰۴۸۔ نکاح میں حیلہ کرنے کا بیان۔

١٨٤٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ قَالَ يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَزَوَّجَ عَلَى الشِّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَ فِي الْمُتْعَةِ النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمُتْعَةُ وَالشِّغَارُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ *

۱۸۴۸۔ مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے۔ میں نے نافع سے پوچھا شغار کیا ہے انہوں نے کہا کہ کوئی شخص کسی آدمی کی بیٹی سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح اس سے بغیر مہر کر دے اور کوئی شخص کسی کی بہن سے نکاح اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی بہن کا نکاح اس سے بغیر مہر کے کر دے، اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص حیلہ کر کے نکاح شغار کرے تو یہ جائز ہے لیکن شرط باطل ہے اور متعہ کے متعلق کہا ہے کہ نکاح فاسد ہے اور شرط باطل ہے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ متعہ اور شغار جائز ہے اور شرط باطل ہے۔

١٨٤٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِاللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّه عَنْه قِيلَ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِمُتْعَةِ النِّسَاءِ بَأْسًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَمَتَّعَ فَالنِّكَاحُ فَاسِدٌ وَقَالَ بَعْضُهُمُ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ *

۱۸۴۹۔ مسدد، یحییٰ، عبید اللہ بن عمر، زہری، حسن و عبد اللہ بن محمد بن علی، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے کسی نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ عورتوں سے متعہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے، تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے خیبر کے دن منع فرمایا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر حیلہ جوئی کرے، یہاں تک کہ متعہ کرے تو نکاح فاسد ہے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ نکاح جائز ہے اور شرط باطل ہے۔

١٠٤٩ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الِاحْتِيَالِ فِي الْبُيُوعِ وَلَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَإِ *

باب ۱۰۴۹۔ خرید و فروخت میں حیلہ جوئی کرنے کی کراہت کا بیان اور زائد پانی سے اس لئے نہ روکا جائے کہ بچی ہوئی گھانس سے روک دے۔

١٨٥٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

۱۸۵۰۔ اسماعیل، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے

أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَإِ *

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ضرورت سے زائد پانی سے اس لئے نہ روکا جائے کہ زیادہ گھانس سے روکا جائے۔

١٠٥٠ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ *

باب ۱۰۵۰۔ تناجش کے مکروہ ہونے کا بیان۔

١٨٥١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ *

قتیبہ بن سعید، مالک، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا ہے۔

١٠٥١ بَاب مَا يُنْهَى مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبُيُوعِ وَقَالَ أَيُّوبُ يُخَادِعُونَ اللَّهَ كَأَنَّمَا يُخَادِعُونَ آدَمِيًّا لَوْ أَتَوُا الْأَمْرَ عِيَانًا كَانَ أَهْوَنَ عَلَيَّ *

باب ۱۰۵۱۔ خرید و فروخت میں دھوکہ دہی کی ممانعت کا بیان اور ایوب نے کہا کہ لوگ اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں جس طرح آدمی کو دھوکہ دیتے ہیں، اگر وہ کام کو ظاہر کر کے کریں تو مجھ پر بہت آسان ہے۔

١٨٥٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ *

۱۸۵۲۔ اسماعیل، مالک، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے خرید و فروخت میں لوگ دھوکہ دیتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ جب تم خریدو تو کہہ دیا کرو کہ اس میں دھوکہ نہ ہو۔

١٠٥٢ بَاب مَا يُنْهَى مِنَ الِاحْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي الْيَتِيمَةِ الْمَرْغُوبَةِ وَأَنْ لَا يُكَمِّلَ لَهَا صَدَاقَهَا *

باب ۱۰۵۲۔ اس یتیم لڑکی میں جو مرغوب ہو حیلہ جوئی کرنے کی کراہت اور اس کا مہر پورا مقرر نہ کرنے کا بیان۔

١٨٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ (وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ

۱۸۵۳۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آیت وان خفتم ان لا تقسطو فی الیتامی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو ولی کی زیر پرورش ہو، ولی اس کے مال اور خوبصورتی کی وجہ سے اس کی طرف رغبت رکھتا ہو اور چاہتا ہو کہ وہ اس سے دستور سے کم مہر میں نکاح کرے تو ان لوگوں کو ان سے نکاح کرنے کی ممانعت کی گئی مگر یہ کہ وہ مہر پورا کرنے میں انصاف سے کام لیں (تو اجازت ہے) پھر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بعد مسئلہ دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت "ویستفتونك فی النساء" نازل

(وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ *

فرمائی اور پوری حدیث بیان کی۔

١٠٥٣ بَاب إِذَا غَصَبَ جَارِيَةً فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ فَقُضِيَ بِقِيمَةِ الْجَارِيَةِ الْمَيِّتَةِ ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبُهَا فَهِيَ لَهُ وَيَرُدُّ الْقِيمَةَ وَلَا تَكُونُ الْقِيمَةُ ثَمَنًا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ لِأَخْذِهِ الْقِيمَةَ وَفِي هَذَا احْتِيَالٌ لِمَنِ اشْتَهَى جَارِيَةَ رَجُلٍ لَا يَبِيعُهَا فَغَصَبَهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّهَا مَاتَتْ حَتَّى يَأْخُذَ رَبُّهَا قِيمَتَهَا فَيَطِيبُ لِلْغَاصِبِ جَارِيَةَ غَيْرِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ وَلِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

باب ۱۰۵۳۔ اگر کوئی شخص کسی کی لونڈی غصب کر لے اور کہہ دے کہ وہ تو مر گئی اور اس فوت شدہ لونڈی کی قیمت کا فیصلہ حاکم کر دے یا پھر اس لونڈی کا مالک اس کو پالے تو وہ اسی کی ہے اور قیمت واپس کر دے گا اور وہ اس کی قیمت نہیں رہے گی اور بعض لوگوں نے کہا کہ وہ لونڈی غصب کرنے والے کی ہے اس لئے کہ اس نے اس کی قیمت لے لی ہے اور اس میں اس شخص کے لئے حیلہ جوئی ہے جو کسی کی لونڈی کو پسند کرتا ہے اور اس کا مالک اس کو بیچنا نہیں چاہتا تو اس نے غصب کر لیا اور بہانہ کر دیا کہ وہ مر گئی تاکہ اس کا مالک اس کی قیمت لے لے تو اس صورت میں غصب کرنے والے کے لئے دوسرے کی لونڈی جائز ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور ہر عضب کرنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا۔

١٨٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ *

۱۸۵۴۔ ابو نعیم، سفیان، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر غصب کرنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا جس کے ذریعہ سے وہ پہچانا جائے گا۔

١٠٥٤ بَاب

باب ۱۰۵۴۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)۔

١٨٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ *

۱۸۵۵۔ محمد بن کثیر، سفیان، ہشام، عروہ، زینب بنت ام سلمہ، ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو صرف انسان ہوں تم میرے پاس مقدمہ لے کر آتے ہو، بہت ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی شخص دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ فصیح البیان ہو اور میں اس کے حق میں اس کی بات سن کر فیصلہ کر دوں اس لئے میں جس کے موافق اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کروں تو وہ نہ لے، کہ میں نے اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا الگ کر دیا ہے۔

١٠٥٥ بَاب فِي النِّكَاحِ *

١٨٥٦- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَلَا الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِذَا سَكَتَتْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ لَمْ تُسْتَأْذَنِ الْبِكْرُ وَلَمْ تَزَوَّجْ فَاحْتَالَ رَجُلٌ فَأَقَامَ شَاهِدَيْ زُورٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا بِرِضَاهَا فَأَثْبَتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَطَأَهَا وَهُوَ تَزْوِيجٌ صَحِيحٌ *

١٨٥٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ وَلَدِ جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ أَنْ يُزَوِّجَهَا وَلِيُّهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَى شَيْخَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ جَارِيَةَ قَالَا فَلَا تَخْشَيْنَ فَإِنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَمَّا عَبْدُالرَّحْمَنِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ خَنْسَاءَ *

١٨٥٨- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلَى تَزْوِيجِ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ بِأَمْرِهَا فَأَثْبَتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا إِيَّاهُ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ فَإِنَّهُ يَسَعُهُ هَذَا

باب ۱۰۵۵۔ نکاح میں حیلہ کرنے کا بیان۔

۱۸۵۶۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کنواری عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے اجازت نہ لی جائے، اور نہ بیوہ کا نکاح کیا جائے جب تک کہ اس سے حکم نہ لے لیا جائے۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی اجازت کس طرح ہو گی؟ آپ نے فرمایا کہ جب وہ خاموش رہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ اگر کنواری عورت سے اجازت نہ لی گئی اور نہ اس نے شادی کی اور ایک شخص نے حیلہ سے دو جھوٹے گواہ پیش کئے کہ اس نے اس عورت کی رضامندی سے شادی کی ہے اور قاضی نے اس کے نکاح کو ثابت رکھا، حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ گواہی جھوٹی ہے تو اس سے صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ نکاح صحیح ہے۔

۱۸۵۷۔ علی بن عبداللہ، سفیان، یحییٰ بن سعید، قاسم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفرؓ کے خاندان کی ایک عورت کو خوف ہوا کہ ان کا ولی ان کا نکاح کر دے گا جو انہیں ناپسند تھا، تو انہوں نے انصار میں سے دو بڈھوں یعنی عبدالرحمٰن اور مجمع کو جو جاریہ کے بیٹے تھے کہلا بھیجا تو ان دونوں نے کہا کہ تم کوئی اندیشہ نہ کرو۔ خنساء بنت خذام کا نکاح ان کے والد نے کر دیا تھا جو کہ انہیں ناپسند تھا تو نبی ﷺ نے اس نکاح کو فسخ کر دیا۔ سفیان نے کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن سے سنا وہ اپنے والد سے نقل کرتے تھے کہ خنساء (کا نکاح ان کے والد نے کر دیا تھا)۔

۱۸۵۸۔ ابو نعیم، شیبان یحییٰ، ابو سلمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے حکم نہ لیا جائے اور کنواری عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے اجازت نہ لی جائے، لوگوں نے پوچھا اس کی اجازت کس طرح ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ وہ خاموش رہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص حیلہ کر کے دو جھوٹے گواہ پیش کر دے کہ اس نے اس بیوہ کے حکم سے اس سے نکاح کیا ہے اور قاضی اس کے نکاح کو ثابت رکھے اور شوہر کو اس کا علم بھی ہو کہ اس نے اس سے کبھی نکاح نہیں کیا ہے تو اس کے لئے یہ

النِّكَاحُ وَلَا بَأْسَ بِالْمُقَامِ لَهُ مَعَهَا *

١٨٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُم عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ قُلْتُ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي قَالَ إِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ هَوِيَ رَجُلٌ جَارِيَةً يَتِيمَةً أَوْ بِكْرًا فَأَبَتْ فَاحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا فَأَدْرَكَتْ فَرَضِيَتِ الْيَتِيمَةُ فَقَبِلَ الْقَاضِي شَهَادَةَ الزُّورِ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذَلِكَ حَلَّ لَهُ الْوَطْءُ *

نکاح جائز ہے اس عورت کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۸۵۹۔ ابو عاصم، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، ذکوان حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کنواری سے اجازت لی جائے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ کنواری تو اجازت دینے میں شرم محسوس کرتی ہے! آپ نے فرمایا کہ اس کی خاموشی اجازت ہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص کسی بیوہ لڑکی یا کنواری لڑکی کو چاہے اور وہ انکار کرے پس وہ مرد حیلہ سے دو جھوٹے گواہ پیش کردے کہ اس نے اس سے نکاح کیا ہے پھر اگر کسی کو خبر پہنچی اور وہ راضی ہوئی اور قاضی نے جھوٹی گواہی قبول کرلی اور شوہر کو اس کے جھوٹے ہونے کا علم ہو، پھر بھی اس سے صحبت کرنی جائز ہے۔

١٠٥٦ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنِ احْتِيَالِ الْمَرْأَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِرِ وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ *

باب ۱۰۵۶۔ عورت کا شوہر اور سوکنوں کے ساتھ حیلہ کرنے کی کراہت کا بیان اور اس چیز کا بیان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کے متعلق نازل ہوئی۔

١٨٦٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَيُحِبُّ الْعَسَلَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ أَجَازَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَوْدَةَ قُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ

۱۸۶۰۔ عبیداللہ بن اسماعیل، ابو اسامہ، ہشام اپنے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ حلوا اور شہد پسند فرماتے تھے اور جب عصر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کے قریب ہوتے چنانچہ ایک دن حضرت حفصہؓ کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ ٹھہرے میں نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ حفصہؓ کی قوم کی ایک عورت نے ایک شہد ہدیہ کے طور پر بھیجا تھا اور اس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پلایا۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے دل میں کہا بخدا میں ان کے لئے حیلہ کروں گی، میں نے اس کا ذکر سودہؓ سے کیا اور کہا کہ جب آنحضرت تمہارے پاس آئیں اور قریب ہوں تو تم کہنا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے معافیر کھایا ہے، آپ فرمائیں گے کہ نہیں تو تم کہنا یہ بو کس چیز کی ہے! اور رسول اللہ ﷺ کو یہ امر شاق گزرتا کہ آپ سے بو پائی جائے، آپ یقیناً فرمائیں گے کہ مجھے حفصہؓ نے شہد کا شربت پلایا ہے تو تم کہنا کہ شاید شہد کی مکھیوں نے عرفط کا رس چوسا ہوگا، میں بھی

فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذَلِكِ وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ قُلْتُ تَقُولُ سَوْدَةُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أُبَادِرَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي *

یہی کہوں گی اور اے صفیہؓ تم بھی یہی کہنا۔ چنانچہ آپ سودہؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ سودہؓ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، قریب تھا کہ میں تمہارے کہنے سے جلدی میں رسول اللہ ﷺ سے وہ بات کہہ دوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی، اس وقت آپ دروازے پر ہی تھے جب آنحضرت ﷺ قریب ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے معافیر کھایا ہے! آپ نے فرمایا نہیں میں نے پوچھا پھر یہ بو کیسی ہے۔ آپ نے فرمایا حفصہؓ نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے میں نے کہا شہد کی مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ جب میرے (حضرت عائشہؓ) کے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی یہی کہا اور اسی طرح صفیہؓ نے بھی کہا پھر جب حفصہؓ کے پاس تشریف لے گئے تو حفصہؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا میں آپ کو شربت نہ پلاؤں؟ آپ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں سودہ کہنے لگیں سبحان اللہ ہم نے اسے حرام کرادیا، میں نے کہا چپ رہو۔

۱۰۵۷ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الِاحْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ *

باب ۱۰۵۷۔ طاعون سے بھاگنے کے لئے حیلہ جوئی کی کراہت کا بیان۔

۱۸۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّأْمِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِالرَّحْمَنِ *

۱۸۶۱۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب شام کی طرف روانہ ہوئے جب مقام سرغ میں پہنچے تو انہیں خبر ملی کہ شام میں وبا پھیلی ہے تو انہیں عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم جس زمین کے متعلق سنو (کہ وہاں وبا پھیلی ہوئی ہے) تو وہاں نہ جاؤ، اور جب کسی زمین میں وبا پھیل جائے اور تم وہاں موجود تو وہاں سے فرار کے ارادہ سے نہ نکلو، چنانچہ حضرت عمرؓ سرغ سے واپس لوٹ گئے اور ابن شہاب سے بطریق سالم بن عبداللہ منقول ہے کہ حضرت عمرؓ صرف عبدالرحمٰنؓ کی حدیث کی بنا پر واپس ہوگئے۔

۱۸۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

۱۸۶۲۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اسامہؓ بن زید کو سعدؓ سے بیان

أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يُقْدِمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِنْهُ *

کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے طاعون کا ذکر کیا اور فرمایا وہ مصیبت یا عذاب ہے جس میں بعض قومیں مبتلا کی گئی تھیں، پھر اس میں سے کچھ باقی رہ گیا جو کبھی تو چلا جاتا ہے اور کبھی آجاتا ہے پس جو شخص کسی جگہ کے متعلق سنے (کہ وہاں وبا پھیلی ہوئی ہے) تو وہاں نہ جائے اور جو شخص کسی جگہ ہو اور وہاں وبا پھیل جائے تو وہاں سے بھاگ کر نہ چلا جائے۔

١٠٥٨ بَاب فِي الْهِبَةِ وَالشُّفْعَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ وَهَبَ هِبَةً أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى مَكَثَ عِنْدَهُ سِنِينَ وَاحْتَالَ فِي ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا فَلَا زَكَاةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَخَالَفَ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهِبَةِ وَأَسْقَطَ الزَّكَاةَ *

باب ۱۰۵۸۔ ہبہ اور شفعہ میں حیلہ کرنے کا بیان اور بعض لوگوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص ایک ہزار درہم یا اس سے زیادہ کسی کو ہبہ کر دے اور وہ اس کے پاس برسوں تک رہ جائے پھر وہ حیلہ سے کام لے، اور ہبہ کرنے والا اس کو واپس لے لے تو زکوۃ ان دونوں میں سے کسی پر واجب نہیں، ان لوگوں نے ہبہ میں آنحضرت کی مخالفت کی اور زکوۃ کو ساقط کر دیا۔

١٨٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ *

۱۸۶۳۔ ابو نعیم، سفیان، ایوب سختیانی، عکرمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہبہ کر کے واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹے، ہمارے لئے یہ بری مثال مناسب نہیں۔

١٨٦٤- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الشُّفْعَةُ لِلْجِوَارِ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَا شَدَّدَهُ فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ إِنِ اشْتَرَى دَارًا فَخَافَ أَنْ يَأْخُذَ الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَاشْتَرَى سَهْمًا مِنْ مِائَةِ سَهْمٍ ثُمَّ اشْتَرَى الْبَاقِيَ وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ وَلَا شُفْعَةَ لَهُ فِي

۱۸۶۴۔ عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، معمر، زہری، ابو سلمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے شفعہ ہر اس چیز میں مقرر فرمایا جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو، جب حد بندی ہو گئی اور راستے پھیر دیئے گئے ہوں، تو اس صورت میں شفعہ نہیں ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ شفعہ پڑوسیوں کے لئے ہے پھر اپنی ہی پیش کی ہوئی دلیل کو باطل کیا اور کہا کہ اگر کوئی شخص مکان خریدے اور اس کو خطرہ ہو کہ پڑوسی شفعہ کی بنا پر لے لے گا، چنانچہ اس نے اس مکان کے سو حصوں میں سے ایک حصہ کو خرید لیا۔ پھر اس کے باقی کو خرید لیا اور پڑوسی کے لئے شفعہ کا حق پہلے حصہ میں ہے باقی گھر میں اس کو شفعہ کا حق نہیں ہے تو اس خریدار کے لئے اسی طرح کا حیلہ کرنے کا اختیار ہے۔

بَاقِي الدَّارِ وَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ فِي ذَلِكَ *

١٨٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ قَالَ جَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لِلْمِسْوَرِ أَلَا تَأْمُرُ هَذَا أَنْ يَشْتَرِيَ مِنِّي بَيْتِي الَّذِي فِي دَارِي فَقَالَ لَا أَزِيدُهُ عَلَى أَرْبَعِ مِائَةٍ إِمَّا مُقَطَّعَةٍ وَإِمَّا مُنَجَّمَةٍ قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسَ مِائَةٍ نَقْدًا فَمَنَعْتُهُ وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ مَا بِعْتُكَهُ أَوْ قَالَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ مَعْمَرًا لَمْ يَقُلْ هَكَذَا قَالَ لَكِنَّهُ قَالَ لِي هَكَذَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبِيعَ الشُّفْعَةَ فَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ فَيَهَبَ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيَحُدُّهَا وَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ وَيُعَوِّضُهُ الْمُشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا يَكُونُ لِلشَّفِيعِ فِيهَا شُفْعَةٌ *

۱۸۶۵۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ابراہیم بن میسرہ عمرو بن شرید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مسورؓ بن مخرمہ آئے اور اپنا ہاتھ میرے کاندھے پر رکھا، میں ان کے ساتھ سعد کی طرف روانہ ہوا، ابو رافعؓ نے مسورؓ سے کہا کہ آپ سعدؓ سے کیوں نہیں کہتے کہ وہ اس کوٹھڑی کو خرید لیں جو میرے گھر میں ہے انہوں نے کہا کہ میں چار سو درہم سے زیادہ نہیں دے سکتا وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے کر کے یعنی قسطوں میں دوں گا۔ ابو رافعؓ نے کہا کہ مجھے پانچ سو نقد مل رہے تھے لیکن میں نے نہیں دیا اور اگر میں نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سنتا کہ پڑوسی شفعہ کا زیادہ مستحق ہے تو میں اس کو تمہارے ہاتھ نہ بیچتا یا کہا کہ میں تم کو نہ دیتا، میں نے سفیان سے کہا کہ معمر نے اس طرح بیان نہیں کیا ہے، تو انہوں نے کہا کہ لیکن مجھ سے اسی طرح کہا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ جب کوئی آدمی مکان بیچنا چاہے تو وہ حق شفعہ کو باطل کرنے کے لئے یہ حیلہ اختیار کر سکتا ہے کہ بائع مشتری کو وہ مکان ہبہ کر دے اور اس کی حد کھینچ دے اور اس کو دے دے اور خریدار اس کو ایک ہزار درہم معاوضہ دے دے تو شفیع کو اس میں حق شفعہ نہ رہے گا۔

١٨٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ سَعْدًا سَاوَمَهُ بَيْتًا بِأَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ لَمَا أَعْطَيْتُكَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ اشْتَرَى نَصِيبَ دَارٍ فَأَرَادَ أَنْ يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ لِابْنِهِ الصَّغِيرِ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ *

۱۸۶۶۔ محمد بن یوسف، سفیان، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شرید ابو رافعؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سعدؓ نے ان سے ایک گھر چار سو مثقال میں خریدا اور کہا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سنتا کہ پڑوسی شفع کا زیادہ مستحق ہے تو میں تم کو نہ دیتا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی گھر کا ایک حصہ خرید کرے اور شفعہ کو باطل کرنا چاہے تو اپنے نابالغ بچہ کو ہبہ کر دے تو اس پر تو قسم بھی لازم نہیں۔

١٠٥٩ بَاب احْتِيَالِ الْعَامِلِ لِيُهْدَى لَهُ *

باب ۱۰۵۹۔ عامل کا حیلہ کرنا تاکہ اسے ہدیہ بھیجا جائے۔

١٨٦٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۸۶۷۔ عبید بن اسماعیل، ابو اسامہ، ہشام اپنے والد سے وہ ابو حمید ساعدی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو جس کا نام ابن لتبیہ تھا، بنی سلیم کے صدقات کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتَبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصْرَ عَيْنِي وَسَمْعَ أُذُنِي *

عامل بنا کر بھیجا، جب وہ واپس آیا اس نے حساب دیا تو کہا کہ یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہا کہ تیرے پاس ہدیہ آتا اگر تو سچا ہے، پھر ہم لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا تو اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا، امابعد میں تم سے کسی آدمی کو کوئی کام دے کر بھیجتا ہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں مالک بنایا ہے وہ واپس جا کر کہتا ہے کہ یہ تمہارا ہے اور یہ ہدیہ ہے، جو مجھے بھیجا گیا ہے، کیوں نہیں وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں بیٹھ کر دیکھتا کہ اس کے پاس ہدیہ آتا ہے (یا نہیں)۔ خدا کی قسم تم میں سے جو شخص کوئی چیز یا حق لے گا تو قیامت کے دن وہ اللہ سے اسی طرح ملے گا کہ وہ چیز اس پر سوار ہوگی میں تم سے ایک ایک کو پہچان لوں گا جو بلبلاتے اونٹ، چلاتی گائے، ممیاتی بکری کو اپنے اوپر سوار کئے ہوئے ہوگا، پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کئے، یہاں تک کہ آپ کی بغل کی سفیدی نظر آنے لگی، آپ فرمانے لگے یا اللہ کیا میں نے پہنچا دیا۔ یہ فرماتے ہوئے میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا۔

١٨٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ اشْتَرَى دَارًا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَنْقُدَهُ تِسْعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَيَنْقُدَهُ دِينَارًا بِمَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِينَ الْأَلْفَ فَإِنْ طَلَبَ الشَّفِيعُ أَخَذَهَا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَإِلَّا فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِ فَإِنِ اسْتُحِقَّتِ الدَّارُ رَجَعَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَهُوَ تِسْعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ دِرْهَمًا وَدِينَارٌ لِأَنَّ الْبَيْعَ حِينَ اسْتُحِقَّ انْتَقَضَ الصَّرْفُ فِي الدِّينَارِ فَإِنْ وَجَدَ بِهَذِهِ الدَّارِ عَيْبًا وَلَمْ تُسْتَحَقَّ فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ

۱۸۶۸۔ ابو نعیم، سفیان، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شرید حضرت ابو رافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوسی شفعہ کا زیادہ مستحق ہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص ایک گھر بیس ہزار درہم میں خریدنا چاہے تو اس طرح حیلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ایک ہزار نو سو درہم نقد دے دے اور بیس ہزار میں سے باقی کے عوض ایک دینار دے دے۔ اگر اس کا مطالبہ کرے تو اس کو بیس ہزار میں لینا پڑے گا ورنہ گھر ملنے کی کوئی صورت نہیں۔ پھر اگر وہ مکان بائع کے سوا کسی اور آدمی کا حق نکلا تو خریدار بائع سے جو کچھ اس نے اس کو دیا ہے وہ واپس لے لے۔ (یعنی نو ہزار نو سو درہم اور ایک دینار) اس لئے کہ بیچی ہوئی چیز کا جب اصل مستحق نکل آیا تو دینار کی تجارت جو صرف ایک زیادتی تھی باطل ہوگئی اور اگر خریدار نے اس مکان میں کوئی عیب دیکھا، اور اس مکان کا کوئی مستحق بھی نہ نکلا تو مشتری بیس ہزار درہم کے بدلے بائع کو مکان واپس دے سکتا ہے۔ (امام بخاری) نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے اس طرح کی دھوکہ دہی کو مسلمانوں میں جائز قرار دیا ہے

بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ فَأَجَازَ هَذَا الْخِدَاعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعُ الْمُسْلِمِ لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ *

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی خرید و فروخت میں نہ بیماری ہوتی ہے اور نہ بیع کو ناجائز کرنے والی کوئی چیز ہوتی ہے اور نہ کسی کا نقصان ہوتا ہے۔

۱۸۶۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ سَاوَمَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَيْتًا بِأَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَ *

۱۸۶۹۔ مسدد یحیٰی، سفیان، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شرید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ابورافعؓ نے سعدؓ بن مالک کے ہاتھ ایک گھر چار سو مثقال میں فروخت کیا اور کہا کہ اگر میں آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنتا کہ پڑوسی شفعہ کا زیادہ حق دار ہے تو میں تم کو مکان نہ دیتا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب التَّعْبِيرِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواب کی تعبیر کا بیان

١٠٦٠ بَاب أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ *

باب ۱۰۶۰۔ خواب کی تعبیر کا بیان اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے وحی کی ابتداء رویائے صالحہ (اچھے اچھے خواب) کے ذریعہ ہوئی۔

۱۸۷۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيهِ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا أَنَابِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي

۱۸۷۰۔ یحیٰی بن بکیر، لیث، عقیل، شہاب (دوسری سند) عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر زہری، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء رویائے صالحہ کے ذریعہ ہوئی جو آپ نیند کی حالت میں دیکھتے۔ آپ جو بھی خواب دیکھتے تو وہ صبح کے ظاہر ہونے کی طرح ظاہر ہوتا۔ آپ غار حرا میں تشریف لے جاتے اور تحنث کرتے یعنی کئی کئی بار میں وہاں عبادت کرتے اور اس کے لئے کھانا ساتھ لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لاتے اور اسی طرح توشہ لے کر تشریف لے جاتے۔ اچانک ایک دن آپ کے پاس وحی آئی۔ آپ اس وقت غار حرا میں تھے، وہاں جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا پڑھ، آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ انہوں نے مجھ کو پکڑا اور زور زور سے دبایا جس سے مجھے تکلیف ہوئی، پھر چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہو، پھر مجھے پکڑ کر تیسری بار زور سے دبایا، جس سے مجھے تکلیف ہوئی، پھر چھوڑ کر

فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ) حَتَّى بَلَغَ (عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ) فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ يَا خَدِيجَةُ مَا لِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ قَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ لَهُ كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخُو أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ وَرَقَةُ ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ

کہا کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ الخ، یعنی پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ مَالَمْ یَعْلَمْ تک پڑھا۔ آپ حضرت خدیجہؓ کے پاس واپس تشریف لائے تو آپ کے شانے تھرتھرا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے کمبل اوڑھاؤ مجھے کمبل اوڑھاؤ۔ لوگوں نے آپ کو کمبل اوڑھایا، یہاں تک کہ جب خوف کا اثر جاتا رہا تو فرمایا اے خدیجہؓ مجھے کیا ہو گیا ہے اور سارا ماجرا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، حضرت خدیجہؓ نے کہا ہرگز نہیں، آپ خوش ہوں خدا کی قسم! اللہ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا، آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں اور سچی بات کرتے ہیں، غریبوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں اور مہمانوں کی مہمانداری کرتے ہیں اور حق کی راہ میں پیش آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہؓ آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے پاس لے کر آئیں جو خدیجہؓ کے چچازاد بھائی تھے اور زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عربی زبان میں لکھا کرتے تھے چنانچہ انجیل عربی زبان میں لکھا کرتے تھے، جس قدر اللہ کو منظور تھا، اور بہت بوڑھے آدمی تھے اور نابینا ہو گئے تھے۔ ان سے خدیجہؓ نے کہا کہ اے چچازاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنئے، ورقہ نے پوچھا کہ اے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا۔ ورقہ نے کہا یہی وہ ناموس ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ کاش کہ میں اس وقت جوان ہوتا اور زندہ رہتا جب کہ تمہاری قوم تمہیں نکال دے گی۔ آنحضرت نے فرمایا کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں! جو بھی شخص یہ چیز لے کر آیا ہے جو تم لائے ہو تو اس کی دشمنی کی گئی۔ اگر میں تمہارا زمانہ پاتا تو میں تمہاری زبردست مدد کرتا۔ پھر کچھ ہی دنوں کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کی آمد رک گئی یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان واقعات سے جو ہم کو معلوم ہوئے ہیں اس قدر غمگین ہوئے کہ متعدد بار بلند پہاڑ کی چوٹی پر سے اپنے آپ کو گرا کر ہلاک کر دینا چاہا۔ جب بھی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے کہ اپنے آپ کو گرا دیں تو جبرائیل علیہ السلام ظاہر ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ کے سچے رسول ہیں تو اس سے آپ کا جوش سرد پڑ جاتا اور طبیعت کو سکون ہوتا اور واپس تشریف لے آتے۔

وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذَلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذَلِكَ فَإِذَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (فَالِقُ الْإِصْبَاحِ) ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ *

جب وحی کی آمد کا سلسلہ دیر تک منقطع رہا تو پھر اسی طرح نکلے، جب پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام سامنے آئے اور اسی طرح کہا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ فالق الاصباح سے مراد دن میں سورج کی روشنی ہے اور رات میں چاند کی روشنی ہے۔

۱۰۶۱ بَاب رُؤْيَا الصَّالِحِينَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى (لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا) *

باب ۱۰۶۱۔ نیک لوگوں کے خواب کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچ کر دکھایا کہ خدا نے چاہا تو تم مسجد حرام میں اپنے سر منڈا کر اور بال کترو اکر اس طرح داخل ہوں گے کہ تمہیں خوف نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو تم نہیں جانتے، اس نے اس سے پہلے ہی جلد ایک اور فتح کرادی۔

۱۸۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

۱۸۷۱۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مرد صالح کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس(۱) اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

۱۰۶۲ بَاب الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ *

باب ۱۰۶۲۔ خواب اللہ کی طرف سے ہیں۔

۱۸۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ *

۱۸۷۲۔ احمد بن یونس، زہیر، یحییٰ بن اسد، ابو سلمہ حضرت ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اچھے خواب خدا کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔

۱۸۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

۱۸۷۳۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن ہاد، عبداللہ بن خباب

(۱) اس روایت میں سچے خوابوں کو نبوت کا چھیالیسواں جزو قرار دیا گیا ہے۔ دوسری روایات میں چوبیسواں، چوالیسواں، سترواں وغیرہ اعداد بھی آئے ہیں۔ پھر اس حدیث کا مفہوم بیان کرنے میں محدثین کے مختلف اقوال ہیں۔ (۱) مجازاً جزو قرار دیا گیا۔ (۲) علم نبوت کا جزو مراد ہے وغیرہ

اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ *

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جسے پسند کرتا ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اس کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اس کو بیان بھی کرے اور اگر اس کے علاوہ ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اس کے شر سے پناہ مانگے اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرے تو وہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

١٠٦٣ بَاب الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

باب ۱۰۶۳۔ اچھا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہے۔

١٨٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يحيى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا لَقِيتُهُ بِالْيَمَامَةِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَعَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۸۷۴۔ مسدد، عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر، یحییٰ بن ابی کثیر ابو سلمہ حضرت ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ جب برا خواب دیکھے تو اس سے پناہ مانگے اور اپنے بائیں طرف تھتکار دے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا اور یحییٰ بن کثیر نے اپنے والد سے روایت کی کہ عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والد سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

١٨٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

۱۸۷۵۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ حضرت انس بن مالکؓ، حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

١٨٧٦ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَرَوَاهُ ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ وَشُعَيْبٌ عَنْ

۱۸۷۶۔ یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم بن سعد، زہری، سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہے۔ اس کو ثابت و حمید و اسحاق بن عبداللہ و شعیب نے حضرت انسؓ سے روایت کیا۔

أَنسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

١٨٧٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

۱۸۷۷۔ ابراہیم بن حمزہ، ابن ابی حازم ودراوردی، یزید، عبداللہ بن خباب حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

١٠٦٤ بَاب الْمُبَشِّرَاتِ *

باب ۱۰۶۴۔ مبشرات کا بیان۔

١٨٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ *

۱۸۷۸۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیّب، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئے ہیں لوگوں نے پوچھا مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے خواب۔

١٠٦٥ بَاب رُؤْيَا يُوسُفَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى

(إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ) وَقَوْلِهِ تَعَالَى (يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ

باب ۱۰۶۵۔ یوسف علیہ السلام کے خواب کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول

کہ جب حضرت یوسف نے اپنے والد سے کہا کہ اے میرے باپ میں نے دیکھا کہ گیارہ ستارے اور آفتاب و ماہتاب مجھے سجدہ کر رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ اے میرے بیٹے اپنے بھائیوں سے اپنا خواب نہ بیان کرنا ورنہ وہ تیرے لئے مکر کریں گے۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اور اس طرح تمہارا رب تم کو منتخب کرے گا اور تم کو خوابوں کی تعبیر کا علم دے گا اور تم پر اور یعقوب کے خاندان پر اپنا انعام کامل کرے گا جیسا اس سے پہلے تمہارے دادا پڑدادا ابراہیم، اسحٰق پر اپنا انعام کامل کر چکا ہے، واقعی تمہارا رب بڑا علم والا حکمت والا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ حضرت یوسف نے کہا کہ اے میرے باپ یہ ہے میرے خواب کی تعبیر جو میں نے پہلے دیکھا جس کو میرے لئے رب نے سچا کر دیا اور خدا نے میرے ساتھ احسان کیا، ایک تو یہ کہ مجھے قید سے

نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ) قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ فَاطِرٌ وَالْبَدِيعُ وَالْمُبْدِعُ وَالْبَارِئُ وَالْخَالِقُ وَاحِدٌ (مِنَ الْبَدْوِ) بَادِيَةٍ *

نکالا دوسرے یہ کہ تم سب کو جنگل سے یہاں لایا، بعد اس کے شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈلوادیا، بلا شبہ میرا رب جو چاہتا ہے اس کی عمدہ تدبیر کرتا ہے، وہ بڑا علم و حکمت والا ہے۔ اے میرے رب تو نے مجھے سلطنت کا حصہ دیا اور خوابوں کی تعبیر کا علم دیا ہے، آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا کارساز ہے، دنیا و آخرت میں مجھ کو مسلمان کر کے فوت کر، اور نیکوں سے ملا دے۔ فاطر، بدیع، مبتدع، باری اور خالق کے ایک ہی معنی ہیں بدو سے بادیہ آتا ہے۔

١٠٦٦ بَاب رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام وَقَوْلُهُ تَعَالَى (فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ) قَالَ مُجَاهِدٌ (أَسْلَمَا) سَلَّمَا مَا أُمِرَا بِهِ (وَتَلَّهُ) وَضَعَ وَجْهَهُ بِالْأَرْضِ *

باب ۱۰۶۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کا بیان اور اللہ کا قول کہ جب ابراہیم کے ساتھ اسمٰعیلؑ چلنے لگے تو حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، بتا تیرا کیا خیال ہے۔ انہوں نے کہا اے میرے باپ آپ کر گزریں جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے، آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ جب دونوں تیار ہوئے اور پیشانی کے بل لٹایا تو ہم نے پکارا کہ اے ابراہیم تم نے خواب سچ کر دکھایا۔ ہم نیکوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ مجاہد نے کہا کہ اسلما سے مراد یہ ہے کہ دونوں نے تسلیم کر لیا اور تلہ سے مراد ہے کہ ان کے چہرے کو زمین پر رکھا۔

١٠٦٧ بَاب التَّوَاطُؤِ عَلَى الرُّؤْيَا *

باب ۱۰۶۷۔ بہت سے آدمیوں کا ایک ہی طرح کا خواب دیکھنے کا بیان۔

١٨٧٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ أُنَاسًا أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

۱۸۷۹۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں کو شب قدر آخری سات راتوں میں دکھائی گئی اور کچھ لوگوں کو آخری دس راتوں میں دکھائی گئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اس کو

وَأَنَّ أُنَاسًا أُرُوا أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ *

آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

١٠٦٨ بَاب رُؤْيَا أَهْلِ السُّجُونِ وَالْفَسَادِ وَالشِّرْكِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ذَلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ذَلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ) وَقَالَ الْفُضَيْلُ عِنْدَ قَوْلِهِ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ (أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ يَا

باب ۱۰٦۸۔ قیدیوں، مفسدوں اور مشرکوں کے خواب دیکھنے کا بیان اس لئے کہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت یوسف کے ساتھ دو غلام بھی جیل خانہ میں داخل ہوئے۔ ایک نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں اپنے آپ کو اس طرح دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں لئے جاتا ہوں اور پرندے اس سے کھاتے ہیں۔ ہم کو اس کی تعبیر بتلائیے۔ آپ ہم کو نیک معلوم ہوتے ہیں، یوسف نے فرمایا کہ جو کھانا تمہارے پاس آتا ہے جسے تم کھاتے ہو میں اس کے آنے سے پہلے تم کو اس کی حقیقت بتادوں گا اور یہ بتادینا اس علم کی بدولت ہے جو میرے رب نے دیا ہے۔ میں نے ان کی ملت چھوڑ دی جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں اور میں اپنے باپ دادا کی ملت کا تابع ہوں ابراہیم، اسحٰق اور یعقوب کا، ہم کو زیبا نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک قرار دیں یہ ہم پر اور لوگوں پر خدا کا ایک فضل ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اے قید خانہ کے رفیقو! کیا متفرق معبود اچھے یا ایک معبود برحق جو سب سے زبردست ہے، وہ اچھا ہے تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر صرف چند بے حقیقت ناموں کی عبادت کرتے ہو جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ٹھہرالیا ہے۔ خدا نے تو ان کی کوئی دلیل نہیں بھیجی۔ حکم خدا کا ہی ہے۔ اس نے یہ حکم دیا ہے کہ بجز اس کے اور کسی کی عبادت مت کرو یہی سیدھا طریقہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے، اے قید خانہ کے رفیقو! تم میں سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا اور دوسرا سولی دیا

صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ

جائے گا اور اس کے سر کو پرندے کھائیں گے۔ جس بارہ میں تم پوچھتے تھے وہ اسی طرح مقدر ہو چکا اور جس شخص پر رہائی کا گمان تھا اس سے حضرت یوسف نے فرمایا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا بھی تذکرہ کرنا، پھر اس کو اپنے آقا سے تذکرہ کرنا شیطان نے بھلا دیا، تو قید خانہ میں اور بھی چند سال رہنا ہوا اور بادشاہ نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ سات گائیں فربہ ہیں جن کو سات لاغر گائیں کھا گئیں اور سات بالیں سبز ہیں اور ان کے علاوہ سات بالیں اور ہیں جو خشک ہیں، اے دربار والو! اگر تم تعبیر دے سکتے ہو تو میرے اس خواب کے بارے میں مجھ کو جواب دو۔ وہ کہنے لگے یوں ہی پریشان کن خیالات ہیں اور ہم لوگ خوابوں کی تعبیر کا علم [illegible] نہیں رکھتے، ان دو[illegible] یوں میں سے جو رہا ہو گیا تھا اس نے [illegible]، اور مدت کے بعد اس کو خیال آیا، میں اس کی تعبیر کی خبر لائے دیتا ہوں، آپ لوگ مجھ کو ذرا جانے کی اجازت دیجئے، اسے یوسف اے صدق مجسم! آپ ہم کو اس کا جواب دیجئے کہ سات گائیں موٹی ہیں ان کو سات دبلی گائیں کھا گئیں اور سات بالیں ہری ہیں اور اس کے علاوہ خشک بھی ہیں تاکہ میں لوگوں کے پاس جاؤں، ان کو بھی معلوم ہو جائے، آپ نے فرمایا تم سات سال متواتر غلہ بونا، پھر جو فصل کاٹو اس کو بالوں میں رہنے دینا، ہاں مگر تھوڑا سا جو تمہارے کھانے میں آئے، پھر اس کے بعد سات برس ایسے سخت آویں گے جو کہ اس ذخیرہ کو کھا جائیں گے جس کو تم نے ان برسوں کے واسطے جمع کر کے رکھا ہو گا، مگر تھوڑا سا جو تم رکھ چھوڑو گے، پھر اس کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں کے لئے خوب بارش ہو گی۔ آخری آیت تک اور وادّکر باب افتعال سے ہے۔ ذکر سے ماخوذ ہے اور

ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ) (وَادَّكَرَ) افْتَعَلَ مِنْ ذَكَرَ (أُمَّةٍ) قَرْنٍ وَتُقْرَأُ أَمَهٍ نِسْيَانٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (يَعْصِرُونَ) الْأَعْنَابَ وَالدُّهْنَ (تُحْصِنُونَ) تَحْرُسُونَ *

امتہ سے مراد قرن ہے اور بعض نے امہ پڑھا ہے۔ معنی نسیان اور ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ "یعصرون الاعناب والدھن" انگور نچوڑتے اور تیل نکالتے تھے اور "تحصنون" کے معنی ہے تم حفاظت کرتے ہو۔

۱۸۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ *

۱۸۸۰۔ عبداللہ، جویریہ، مالک، زہری، سعید بن مسیب و ابو عبید حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں قید خانہ میں اتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام رہے اور میرے پاس بادشاہ کا قاصد آتا تو میں (بلاشرط) اس کی دعوت قبول کر لیتا۔

۱۰۶۹ بَاب مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ *

باب ۱۰۶۹۔ اس شخص کا بیان جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔

۱۸۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِذَا رَآهُ فِي صُورَتِهِ*

۱۸۸۱۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیانکیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو عنقریب مجھے حالت بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے بیان کیا کہ ابن سیرین نے کہا کہ جب آپ کو آپ کی صورت میں دیکھے۔

۱۸۸۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

۱۸۸۲۔ معلّی بن اسد، عبدالعزیز بن مختار، ثابت بنانی، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تو اس نے مجھ کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۸۸۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ عَنْ

۱۸۸۳۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عبیداللہ بن ابی جعفر، ابو سلمہ، حضرت ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جو شخص خواب میں کوئی مکروہ چیز دیکھے تو اپنے بائیں طرف تین بار دھتکار دے اور شیطان سے پناہ مانگے تو اس

شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاءَى بِي *

کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور شیطان میرا ہم شکل نہیں بن سکتا۔

١٨٨٤ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ تَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ *

۱۸۸۴۔ خالد بن خلی، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے سچا خواب دیکھا، یوسف اور زہری کے برادر زادہ نے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

١٨٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي *

۱۸۸۵۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن ہاد، عبداللہ بن خباب حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے (خواب میں) دیکھا تو ٹھیک دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

١٠٧٠ بَاب رُؤْيَا اللَّيْلِ رَوَاهُ سَمُرَةُ *

باب ۱۰۷۰۔ رات کو خواب دیکھنے کا بیان، اسے سمرہ نے روایت کیا۔

١٨٨٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةَ إِذْ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ حَتَّى وُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُونَهَا *

۱۸۸۶۔ احمد بن مقدام عجلی، محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی، ایوب، محمد، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو مفاتیح الکلم دیئے گئے اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی اور ایک رات جب کہ میں سو رہا تھا میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں یہاں تک کہ میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو منتقل کر رہے ہو۔

١٨٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ

۱۸۸۷۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایک رات کعبہ کے پاس خواب دکھلایا گیا۔ میں نے ایک گندم گوں آدمی دیکھا جیسے تم ایک حسین اور گندم گوں آدمی دیکھتے ہو، اس کے بڑے بڑے خوبصورت بال تھے جس میں وہ کنگھی کئے ہو۔ ئے تھا

كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ *

جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص دیکھنے والا دیکھتا ہے اور ان بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور وہ آدمیوں کے سہارے یا آدمیوں کے کاندھوں کے سہارے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو کہا کہ مسیح بن مریم ہیں، پھر میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے بال گھنگریالے تھے اور دائیں آنکھ کانی تھی اور انگور کی طرح بے نور تھی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے، کہا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

١٨٨٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَإِسْحَاقُ ابْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسْنِدُهُ حَتَّى كَانَ بَعْدُ *

۱۸۸۸۔ یحییٰ، لیث، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں نے رات کو ایک خواب دیکھا ہے اور حدیث بیان کی اور سفیان بن کثیر اور زہری عبیداللہ، حضرت ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے اور زبیدی نے بواسطہ زہری، عبیداللہ، حضرت ابن عباسؓ یا حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور شعیب اور اسحٰق بن یحییٰ نے زہری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے تھے اور معمر پہلے اس کی سند بیان نہیں کرتے تھے مگر بعد میں بیان کرنے لگے تھے۔

١٠٧١ بَاب الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ رُؤْيَا النَّهَارِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيْلِ *

باب ۱۰۷۱۔ دن کو خواب دیکھنے کا بیان اور ابن عون نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ دن کا خواب رات کے خواب کی طرح ہے۔

١٨٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ

۱۸۸۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان کے پاس جو عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں، تشریف لے جایا کرتے تھے، ایک دن ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کے سر کو سہلانے لگیں تو رسول اللہ ﷺ کو نیند آگئی، پھر آپ بیدار ہوئے تو

تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ *

ہنس رہے تھے۔ ام حرام کا بیان ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کس بات پر آپ ہنس رہے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں، سمندر کے بیچوں بیچ جہازوں پر سوار بادشاہوں کی طرح تختوں پر بیٹھے ہوئے تھے (اسحٰق کو شک ہوا کہ ملوکا علی الاسرة یا مثل الملوك علی الاسرة فرمایا) ام حرام نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھ کو ان میں شامل کر دے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ پھر آپ نے اپنا سر رکھا اور سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو خدا کی راہ میں جہاد کر رہے تھے، جیسے پہلی بار فرمایا تھا۔ ام حرام نے کہا کہ یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ اللہ مجھ کو ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔ چنانچہ ام حرام، معاویہ بن ابی سفیان کے زمانہ میں جہاز پر سوار ہوئیں تو سمندر سے نکلتے وقت اپنی سواری سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں۔

١٠٧٢ بَاب رُؤْيَا النِّسَاءِ *

باب ۱۰۷۲۔ عورتوں کے خواب کا بیان۔

١٨٩٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمُ اقْتَسَمُوا الْمُهَاجِرِينَ قُرْعَةً قَالَتْ فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ غُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا

۱۸۹۰۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ ام علاء انصاریہ جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی انہوں نے بیان کیا کہ مہاجرین کو قرعہ ڈال کر انصار نے تقسیم کر لیا تو عثمان بن مظعون ہمارے حصہ میں آئے اور ہم نے ان کو اپنے گھر میں اتارا، پھر انہیں وہ درد ہوا جس میں انہوں نے وفات پائی۔ جب انہوں نے وفات پائی تو انہیں غسل دیا گیا اور انہی کے کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا کہ ابوالسائب! تجھ پر خدا کی رحمت ہو، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بزرگی دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے کس طرح معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بزرگی دی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! پھر کس کو اللہ تعالیٰ بزرگی دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو خدا کی قسم انہوں نے وفات پائی، خدا کی قسم میں اس کے لئے بھلائی کی امید رکھتا

رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هُوَ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَاذَا يُفْعَلُ بِي فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا أُزَكِّي بَعْدَهُ أَحَدًا أَبَدًا*

ہوں پھر بھی میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا، ام علاء کا بیان ہے کہ میں نے قسم کھائی کہ اب کبھی کسی کی تعریف نہیں کروں گی۔

١٨٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا وَقَالَ مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ قَالَتْ وَأَحْزَنَنِي فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهُ *

۱۸۹۱۔ ابوالیمان، شعیب، زہری سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ ام علاء کا بیان ہے کہ مجھے رنج ہوا، چنانچہ میں سو گئی تو دیکھا کہ عثمان کے لئے ایک چشمہ جاری ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ماجرا بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس کا عمل ہے۔

١٠٧٣ بَاب الْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ *

باب ۱۰۷۳۔ براخواب شیطان کی طرف سے ہے جب کوئی شخص براخواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف دھتکار دے اور اللہ بزرگ و برتر کی پناہ مانگے۔

١٨٩٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْسَانِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمُ الْحُلُمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ *

۱۸۹۲۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت ابو قتادہ انصاری (جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور شہسوار تھے) روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے اس لئے جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اس کو ناگوار ہو تو وہ اپنے بائیں طرف دھتکار دے اور اللہ کی پناہ مانگے تو وہ اسے کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

١٠٧٤ بَاب اللَّبَنِ *

باب ۱۰۷۴۔ خواب میں دودھ دیکھنے کا بیان۔

١٨٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي يَعْنِي عُمَرَ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ

۱۸۹۳۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، حمزہ بن عبداللہ، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک بار میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے پی لیا، یہاں تک کہ سیرابی کا اثر میرے ناخن سے بھی ظاہر ہونے لگا پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمرؓ کو دے دیا لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا علم!

اللَّهِ قَالَ الْعِلْمَ *

۱۰۷۵ بَاب إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي أَطْرَافِهِ أَوْ أَظَافِيرِهِ *

۱۸۹٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمَ *

باب ۱۰۷۵۔ خواب میں دودھ سے اپنے ناخنوں اور اطراف کی سیرابی دیکھنے کا بیان۔

۱۸۹۴۔ علی بن عبداللہ، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح، ابن شہاب، حمزہ بن عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ (میں نے) نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک بار میں سویا ہوا تھا کہ دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا، میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ میرے ناخن سے بھی سیرابی کا اثر ظاہر ہونے لگا، پھر میں نے بچا ہوا دودھ عمر بن خطابؓ کو دے دیا، جو لوگ آس پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی، آپ ﷺ نے فرمایا علم!

۱۰۷٦ بَاب الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ *

۱۸۹٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ ابْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدْيَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا مَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ *

باب ۱۰۷۶۔ خواب میں قمیص دیکھنے کا بیان۔

۱۸۹۵۔ علی بن عبداللہ، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بار میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ قمیص پہنے ہوئے ہیں، بعض کی قمیص سینے تک اور بعض کی اس سے نیچے تک تھی تو میرے پاس سے عمر بن خطاب گزرے اور ان کی قمیص گھسٹ رہی تھی، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ آپ نے فرمایا دین!

۱۰۷۷ بَاب جَرِّ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ *

۱۸۹٦- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا

باب ۱۰۷۷۔ خواب میں قمیص گھستی ہوئی دیکھنے کا بیان۔

۱۸۹۶۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل، حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک بار میں سویا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ قمیصیں پہنے ہوئے ہیں، بعض کی قمیص سینوں تک اور بعض کی اس سے نیچے

أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدْيَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْتَرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ *

تک ہے اور میرے سامنے عمر بن خطاب پیش کئے گئے اور وہ ایسی قمیص پہنے ہوئے تھے جس کو کر چل رہے تھے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کی کیا تعبیر فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دین!

١٠٧٨ بَاب الْخُضَرِ فِي الْمَنَامِ وَالرَّوْضَةِ الْخَضْرَاءِ *

باب ۱۰۷۸۔ خواب میں سبزی اور سبز باغ دیکھنے کا بیان۔

١٨٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّمَا عَمُودٌ وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ ارْقَهْ فَرَقِيتُهُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ عَبْدُاللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى *

۱۸۹۷۔ عبداللہ بن محمد جعفی، حرمی بن عمارہ، قرہ بن خالد، محمد بن سیرین، قیس بن عباد کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اس میں سعد بن مالکؓ اور ابن عمرؓ بھی تھے، عبداللہ بن سلام ادھر سے گزرے تو لوگوں نے کہا کہ یہ جنتیوں میں سے ایک شخص ہے، تو میں نے ان سے کہا کہ لوگ ایسی ایسی بات کہتے ہیں، تو عبداللہ بن سلام نے کہا سبحان اللہ ان کو ایسی بات کرنی مناسب نہ تھی جس کا انہیں علم نہیں، میں نے خواب میں ایک سر سبز باغ میں ایک ستون نصب کیا ہوا دیکھا، اس کے سر پر ایک قلابہ لگا ہوا تھا اور اس کے نیچے ایک منصف تھا، منصف سے مراد خادم ہے، تو مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو میں چڑھا اور اس قلابے کو پکڑ لیا۔ پھر میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ کی موت اس حال میں آئے گی کہ وہ عروۃ الوثقی کو پکڑے ہوئے ہوں گے (یعنی دین کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے ہوئے ہوں گے)۔

١٠٧٩ بَاب كَشْفِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَنَامِ *

باب ۱۰۷۹۔ خواب میں عورت کا منہ کھولنے کا بیان۔

١٨٩٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ

۱۸۹۸۔ عبید بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے خواب میں تو دو بار دکھائی گئی۔ ایک شخص ریشمی کپڑے میں تجھے اٹھائے ہوئے ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ تمہاری بیوی ہے تم اس کو کھولو، میں نے جب کھولا تو تم تھیں، میں نے کہا کہ اگر یہ بات اللہ کی طرف سے ہے تو ضرور پوری ہوگی۔

يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ *

١٠٨٠ بَاب ثِيَابِ الْحَرِيرِ فِي الْمَنَامِ*

١٨٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ قَبْلَ أَنْ أَتَزَوَّجَكِ مَرَّتَيْنِ رَأَيْتُ الْمَلَكَ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ لَهُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ ثُمَّ أُرِيتُكِ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ *

باب ۱۰۸۰۔ خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنے کا بیان۔

۱۸۹۹۔ محمد، ابو معاویہ، ہشام اپنے والد سے، وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شادی سے پہلے تم کو دو مرتبہ خواب میں دیکھا۔ میں نے فرشتے کو دیکھا کہ تم کو ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کو کھول، اس نے کھولا تو تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اس کو ضرور پورا کرے گا، پھر مجھ کو تم دکھلائی گئیں کہ تمہیں ریشمی کپڑے میں (فرشتہ) اٹھائے ہوئے تھا میں نے کہا کہ کھول اس نے کھولا تو تم نظر آئیں، میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو ضرور اس کو پورا کرے گا۔

١٠٨١ بَاب الْمَفَاتِيحِ فِي الْيَدِ *

١٩٠٠- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ وَالْأَمْرَيْنِ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ *

باب ۱۰۸۱۔ ہاتھ میں چابیاں دیکھنے کا بیان۔

۱۹۰۰۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور ایک بار میں سویا ہوا تھا تو مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں اور محمد نے بیان کیا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ جوامع الکلم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت سے امور کو جمع کر دے گا جو آپ سے پہلے ایک کام یا دو کاموں کے متعلق بہت سی کتابوں میں لکھے جاتے تھے۔

١٠٨٢ بَاب التَّعْلِيقِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ*

١٩٠١- حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح و حَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ

باب ۱۰۸۲۔ قلابہ اور کسی حلقہ کو پکڑ کر لٹکتے ہوئے دیکھنے کا بیان۔

۱۹۰۱۔ عبداللہ بن محمد، ازہر، ابن عون، ح، خلیفہ، معاذ، ابن عون، محمد، قیس بن عباد، عبداللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ میں ہوں اور باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے اور ستون کے اوپر میں ایک قلابہ ہے مجھ

كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ وَوَسَطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي وَصِيفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي فَرَقِيتُ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى لَا تَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ *

سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو میں نے کہا کہ میں نہیں چڑھ سکتا، میرے پاس خادم آیا، اس نے میرے کپڑے اٹھائے تو میں چڑھ گیا اور میں نے قلابے کو پکڑ لیا، پھر میں جاگا تو اس کو پکڑے ہوئے تھا، میں نے یہ خواب آنحضرت ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ باغ اسلام کا باغ ہے، اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ قلابہ عروۃ الوثقی ہے اور تم اسلام کو مرتے دم تک مضبوطی سے پکڑے رہو گے۔

١٠٨٢ بَاب عَمُودِ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَتِهِ *

باب ۱۰۸۲۔ اپنے تکیے کے نیچے خیمے کے ستون دیکھنے کا بیان۔

١٠٨٣ بَاب الْإِسْتَبْرَقِ وَدُخُولِ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ *

باب ۱۰۸۳۔ خواب میں استبرق اور دخول جنت دیکھنے کا بیان۔

١٩٠٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ قَالَ إِنَّ عَبْدَاللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ *

۱۹۰۲۔ معلی بن اسد، وہیب، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے اور جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ مجھ کو اڑا کر لے جاتا ہے۔ میں نے اس کو حفصہؓ سے بیان کیا اور حفصہؓ نے اس کو نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ تیرا بھائی مرد صالح ہے یا فرمایا کہ عبداللہ مرد صالح ہے۔

١٠٨٤ بَاب الْقَيْدِ فِي الْمَنَامِ *

باب ۱۰۸۴۔ خواب میں قید دیکھنے کا بیان۔

١٩٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ عَوْفًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَقُولُ

۱۹۰۳۔ عبداللہ بن صباح، معتمر، عوف، محمد بن سیرین، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت قریب ہو گی تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے، محمد (ابن سیرین) کہتے ہیں کہ میں بھی یہی کہتا ہوں، ابن سیرین نے کہا ہے یہ کہا جاتا ہے کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو نفس کے خیالات، دوسرے شیطان کی طرف سے ڈرایا جانا، تیسرے اللہ تعالیٰ کی طرف

هَذِهِ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يُكْرَهُ الْغُلُّ فِي النَّوْمِ وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَرَوَى قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ كُلَّهُ فِي الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ عَوْفٍ أَبْيَنُ وَقَالَ يُونُسُ لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ لَا تَكُونُ الْأَغْلَالُ إِلَّا فِي الْأَعْنَاقِ *

سے خوشخبری۔ اس لئے جو شخص کوئی مکروہ چیز دیکھے تو اس کو کسی سے بیان نہ کرے اور اٹھ کر نماز پڑھے اور نیند میں طوق سے دیکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور بیڑی کو پسند کرتے تھے اور کہا جاتا تھا کہ بیڑی سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے اور قتادہ اور یونس اور ہشام اور ابو ہلال نے بواسطہ ابن سیرین، ابو ہریرہؓ نبی ﷺ سے اس کو روایت کیا اور بعضوں نے ساری باتیں حدیث ہی میں درج کر دی ہیں اور عوف کی حدیث زیادہ واضح ہے اور یونس نے کہا کہ میں قید کے متعلق روایت کو آنحضرت ﷺ سے ہی خیال کرتا ہوں۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ اغلال (طوق) گردنوں ہی میں ہوتے ہیں۔

١٠٨٥ بَاب الْعَيْنِ الْجَارِيَةِ فِي الْمَنَامِ *

باب ۱۰۸۵۔ خواب میں بہتا ہوا چشمہ دیکھنے کا بیان۔

١٩٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُون فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى تُوُفِّيَ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ قَالَ وَمَا يُدْرِيكِ قُلْتُ لَا أَدْرِي وَاللَّهِ قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَوَاللَّهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ وَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ

۱۹۰۴۔ عبدان، عبداللہ، معمر، زہری، خارجہ بن زید بن ثابت، ام علاء جو انہی میں سے ایک عورت تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت تھی روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب انصار نے مہاجرین کی رہائش کے لئے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعون میرے حصہ میں آئے۔ وہ بیمار پڑے تو ہم نے ان کی تیمار داری کی، یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی، پھر ہم نے ان کو ان کے کپڑوں میں کفن دیا، ہم لوگوں کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا اے ابو السائب تجھ پر خدا کی رحمت ہو، میں تجھ پر گواہ ہوں کہ اللہ نے تجھ کو بزرگی دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھ کو کس طرح معلوم ہوا؟ میں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نہیں جانتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی تو موت آگئی میں اس کے لئے اللہ سے بھلائی کی امید رکھتا ہوں، خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں، ام علاء نے کہا کہ خدا کی قسم اس کے بعد میں کسی کی تعریف نہیں کروں گی۔ ام علاء کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں عثمانؓ کے لئے بہتا ہوا چشمہ دیکھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور آپ سے یہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس کا عمل ہے اس کے لئے جاری

ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ذَاكِ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ *

رہے گا۔

١٠٨٦ بَاب نَزْعِ الْمَاءِ مِنَ الْبِئْرِ حَتَّى يَرْوَى النَّاسُ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۱۰۸۶۔ خواب میں کنویں سے پانی کھینچنے کا بیان، یہاں تک کہ تمام لوگ سیراب ہو جائیں، حضرت ابوہریرہؓ نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١٩٠٥ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهِ عَنهما حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرْيَهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ *

۱۹۰۵۔ یعقوب بن ابراہیم بن کثیر، شعیب بن حرب، صخر بن جویریہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کنویں پر ہوں اور اس سے پانی کھینچ رہا ہوں۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آئے، ابو بکرؓ نے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول کھینچے، ان کے کھینچنے میں کمزوری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے، پھر ڈول کو ابن خطاب نے ابو بکرؓ کے ہاتھ سے لے لیا۔ عمرؓ کے ہاتھ میں وہ ڈول چرس بن گیا، میں نے کسی پہلوان کو عمرؓ کی طرح پانی کھینچتے ہوئے نہیں دیکھا اور انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کے پینے کے لئے حوض بھر لئے۔

١٠٨٧ بَاب نَزْعِ الذَّنُوبِ وَالذَّنُوبَيْنِ مِنَ الْبِئْرِ بِضَعْفٍ *

باب ۱۰۸۷۔ خواب میں کنویں سے ایک یا دو ڈول کمزوری کے ساتھ کھینچتے ہوئے دیکھنے کا بیان۔

١٩٠٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَمَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَفْرِي فَرْيَهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ *

۱۹۰۶۔ احمد بن یونس، زہیر، موسیٰ، سالم اپنے والد سے رسول اللہ ﷺ کا خواب حضرت ابو بکرؓ کے بارے میں ذکر کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہیں، ابو بکرؓ کھڑے ہوئے اور ایک یا دو ڈول پانی کھینچا اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، پھر ابن خطابؓ کھڑے ہوئے وہ ڈول چرس سے بدل گیا میں نے لوگوں میں کسی کو نہیں دیکھا کہ ان کی طرح پانی کھینچا ہو یہاں تک کہ اونٹوں کے پینے کا حوض لوگوں نے بھر لیا۔

١٩٠٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ

۱۹۰۷۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بار میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو کنویں پر دیکھا جس پر ایک ڈول رکھا ہوا تھا چنانچہ میں نے اس سے پانی

رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ وَعَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ *

کھینچا، جس قدر اللہ نے چاہا، پھر ابن ابی قحافہ نے اس ڈول کو لے لیا اور ایک یا دو ڈول کھینچا ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ ان کو بخشے، پھر وہ ڈول چرس بن گیا اور اس کو عمر بن خطابؓ نے لے لیا۔ میں نے کسی طاقتور آدمی کو عمر بن خطاب کی طرح پانی کھینچتے ہوئے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگوں نے اونٹوں کے پینے کے حوض بھر لئے۔

١٠٨٨ بَاب الْاسْتِرَاحَةِ فِي الْمَنَامِ *

باب ۱۰۸۸۔ نیند میں آرام کرنے کا بیان۔

١٩٠٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ أَنِّي عَلَى حَوْضٍ أَسْقِي النَّاسَ فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيحَنِي فَنَزَعَ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَأَتَى ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَنْزِعُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَتَفَجَّرُ *

۱۹۰۸۔ اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک حوض پر ہوں اور لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں، میرے پاس ابو بکرؓ آئے اور ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا تاکہ مجھے آرام دیں، پھر وہ ڈول کھینچے، ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ ان کی مغفرت کرے پھر ابن خطاب آئے اور ان سے ڈول لے لیا اور برابر کھینچتے رہے یہاں تک کہ لوگ واپس لوٹے تو حوض سے پانی بہہ رہا تھا۔

١٠٨٩ بَاب الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ *

باب ۱۰۸۹۔ خواب میں محل دیکھنے کا بیان۔

١٩٠٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ قُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ أَعَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ *

سعید ۱۹۰۹۔ بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ سے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا اور دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے پاس وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے لوگوں نے بتایا کہ عمر بن خطابؓ کا ہے۔ مجھے عمرؓ کی غیرت یاد آئی اور میں پیٹھ پھیر کر واپس آگیا، حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ رونے لگے پھر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

١٩١٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ

۱۹۱۰۔ عمرو بن علی، معتمر بن سلیمان، عبیداللہ بن عمر، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ قَالَ وَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ *

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں سونے کے ایک محل کے پاس (کھڑا) تھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ قریش کے ایک آدمی کا ہے، اے ابن خطاب! مجھے اس میں داخل ہونے سے کسی چیز نے نہیں روکا مگر یہ کہ میں تمہاری غیرت کو جانتا تھا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

١٠٩٠ بَاب الْوُضُوءِ فِي الْمَنَامِ *

باب ۱۰۹۰۔ خواب میں وضو کرنے کا بیان۔

١٩١١- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ عَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ *

۱۹۱۱۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بار میں سویا ہوا تھا تو میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا اور دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے پاس وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا محل کس کا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عمرؓ کا ہے۔ مجھے عمر کی غیرت یاد آئی اور میں الٹے پاؤں واپس ہو گیا، عمرؓ رونے لگے اور کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا۔

١٠٩١ بَاب الطَّوَافِ بِالْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ *

باب ۱۰۹۱۔ خواب میں کعبہ کا طواف کرنے کا بیان۔

١٩١٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ وَابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ *

۱۹۱۲۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں، ایک، گندم گوں آدمی پر نظر پڑی جس کے بال سیدھے تھے اور دو آدمیوں کے درمیان تھا اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ابن مریم ہیں، پھر میں واپس ہونے لگا تو ایک سرخ آدمی پر نظر پڑی جو وزنی جسم کا تھا، اس کے سر کے بال گھنگریالے تھے، دائیں آنکھ کا کانا تھا گویا اس کی آنکھ بے نور انگور کی طرح تھی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ دجال ہے اور یہ دجال آدمیوں میں ابن قطن سے زیادہ مشابہ تھا۔ ابن قطن خزاعہ کے بنی المصطلق کا ایک آدمی تھا۔

١٠٩٢ بَاب إِذَا أَعْطَى فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي

باب ۱۰۹۲۔ خواب میں اپنے پینے سے بچی ہوئی چیز دوسروں

النَّوْمِ *

۱۹۱۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلَهُ عُمَرَ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ *

کو دینے کا بیان۔

۱۹۱۳۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، حمزہ بن عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے پیا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ سیرابی کا اثر میری رگوں سے ظاہر ہو رہا ہے پھر میں نے باقی ماندہ عمرؓ کو دے دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ علم!

۱۰۹۳ بَاب الْأَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِي الْمَنَامِ *

باب ۱۰۹۳۔ خواب میں خوف کے دور ہونے اور امن کے دیکھنے کا بیان۔

۱۹۱۴- حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُصُّونَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنَا غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ وَبَيْتِي الْمَسْجِدُ قَبْلَ أَنْ أَنْكِحَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَرَأَيْتَ مِثْلَ مَا يَرَى هَؤُلَاءِ فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَأَرِنِي رُؤْيَا فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَنِي مَلَكَانِ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ يُقْبِلَانِ بِي إِلَى جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثُمَّ أُرَانِي لَقِيَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ لَنْ تُرَاعَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ كُنْتَ تُكْثِرُ الصَّلَاةَ فَانْطَلَقُوا

۱۹۱۴۔ عبیداللہ بن سعید، عفان بن مسلم، صخر بن جویریہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں خواب دیکھتے تو اس کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے۔ آنحضرت ﷺ اس کی تعبیر بیان فرماتے جو اللہ تعالیٰ چاہتا، اس وقت میں کم عمر نوجوان تھا اور میں نکاح سے پہلے مسجد ہی میں رہتا تھا میں اپنے آپ سے کہتا کہ اگر تجھ میں کوئی خوبی ہوتی تو تو بھی اس طرح (خواب) دیکھتا جس طرح یہ لوگ خواب دیکھتے ہیں۔ جب میں رات کو لیٹا تو میں نے کہا کہ یا اللہ اگر تو مجھ میں بھلائی دیکھتا ہے تو مجھے بھی خواب دکھلا۔ میں اسی حال میں تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں سے ہر ایک کے پاس لوہے کا ایک ہتھوڑا تھا اور یہ مجھے جہنم کی طرف لے چلے، میں ان دونوں کے درمیان اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا کہ یا اللہ میں تیری جہنم سے پناہ مانگتا ہوں، پھر مجھے دکھلایا گیا کہ مجھ سے ایک فرشتہ ملا اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتھوڑا تھا اس نے کہا کہ تو خوف نہ کر تو اچھا آدمی ہے اگر تو کثرت سے نماز پڑھے، وہ لوگ مجھے لے چلے یہاں تک کہ جہنم کے کنارے کھڑا کر دیا۔ وہ کنویں کی شکل تھی اور کنویں کی طرح اس کے بھی دو مینڈھیر تھے اور اس کے ہر دو مینڈھیر کے درمیان ایک فرشتہ لوہے کا ہتھوڑا لئے ہوئے کھڑا تھا اور میں نے

بِي حَتَّى وَقَفُوا بِي عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ لَهُ قُرُونٌ كَقَرْنِ الْبِئْرِ بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ بِيَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ وَأَرَى فِيهَا رِجَالًا مُعَلَّقِينَ بِالسَّلَاسِلِ رُءُوسُهُمْ أَسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِيهَا رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ فَانْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَمِينِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَاللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ *

دوزخ کے اندر بہت سے لوگوں کو زنجیروں سے الٹے لٹکے ہوئے دیکھا۔ میں نے اس میں قریش کے چند آدمیوں کو پہچانا، پھر وہ فرشتے دائیں طرف سے مجھ کو لے کر واپس لوٹے میں نے یہ خواب حفصہؓ سے بیان کیا اور حفصہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ ایک مرد صالح ہے اور نافع کا بیان ہے کہ وہ اس کے بعد برابر کثرت سے نماز پڑھنے لگے۔

١٠٩٤ بَاب الْأَخْذِ عَلَى الْيَمِينِ فِي النَّوْمِ *

باب ۱۰۹۴۔ خواب میں دائیں راستے پر چلنے کا بیان۔

١٩١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ مَنْ رَأَى مَنَامًا قَصَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي مَنَامًا يُعَبِّرُهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي فَانْطَلَقَا بِي فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَانْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَأَخَذَا بِي ذَاتَ الْيَمِينِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَاللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ عَبْدُاللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ

۱۹۱۵۔ عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے زمانہ میں نوجوان غیر شادی شدہ تھا اور میں مسجد میں ہی رہتا تھا اور جو شخص خواب دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتا میں (اپنے دل میں) کہتا کہ یا اللہ اگر میرے لئے تیرے پاس کوئی بھلائی ہے تو مجھ کو خواب دکھلا کہ اس کی تعبیر رسول اللہ ﷺ مجھ سے بیان فرمائیں۔ چنانچہ میں سویا تو میں نے دو فرشتوں کو دیکھا جو میرے پاس آئے اور مجھے لے چلے۔ پھر ان سے ایک فرشتہ اور ملا اس نے مجھ سے کہا کہ تم خوف نہ کرو اس لئے کہ تم ایک مرد صالح ہو، وہ دونوں مجھے جہنم کی طرف لے چلے جو کنویں کی طرح بنی ہوئی تھی، اس میں کچھ لوگوں پر نظر پڑی جن میں سے بعض کو میں نے پہچان لیا، پھر وہ فرشتے مجھ کو داہنی طرف لے گئے، جب صبح ہوئی تو میں نے یہ حفصہؓ سے بیان کیا۔ حفصہؓ نے بیان کیا کہ میں نے اس کو نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ ایک مرد صالح ہے، کاش وہ رات کو کثرت سے نمازیں پڑھتا، زہری کا بیان ہے کہ عبداللہ اس کے بعد رات کو کثرت سے نمازیں پڑھنے لگے۔

يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ *

١٠٩٥ بَاب الْقَدَحِ فِي النَّوْمِ *

١٩١٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمَ *

باب ۱۰۹۵۔ نیند میں پیالہ دیکھنے کا بیان۔

۱۹۱۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، ابن شہاب، حمزہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا میں نے اس سے پی لیا اور باقی ماندہ عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ علم!

١٠٩٦ بَاب إِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي الْمَنَامِ *

١٩١٧ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ ابْنِ نَشِيطٍ قَالَ قَالَ عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ سَأَلْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّه عَنْهمَا عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُاللَّهِ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزُ بِالْيَمَنِ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ *

باب ۱۰۹۶۔ جب کوئی چیز نیند میں اڑتی ہوئی دیکھے۔

۱۹۱۷۔ سعید بن محمد، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح، ابن عبیدہ بن نشیط، عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عباس سے رسول اللہ ﷺ سے اس خواب کے متعلق پوچھا جو بیان کیا تو ابن عباسؓ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بار میں سویا ہوا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن رکھے گئے تو مجھے ان دونوں کا معاملہ گراں گزرا۔ اور میں نے ناپسند کیا۔ مجھے اجازت دی گئی تو میں نے ان دونوں کو پھونک ماری پس وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے ان دونوں کی یہ تعبیر کی کہ یہ دو جھوٹے نبی مراد ہیں، عبیداللہ نے کہا کہ ان دونوں میں سے ایک عنسی تھا جس کو فیروز نے یمن میں قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ تھا۔

١٠٩٧ بَاب إِذَا رَأَى بَقَرًا تُنْحَرُ *

١٩١٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى

باب ۱۰۹۷۔ جب کوئی شخص گائے کو ذبح ہوتے ہوئے دیکھے

۱۹۱۸۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ابو موسیٰ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے اس زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال اس طرف گیا کہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ مدینہ

أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرٌ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللَّهِ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بِهِ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ *

کی زمین ہے جس کا نام یثرب ہے اور میں نے وہاں گائے (ذبح شدہ) دیکھی، اللہ خیر کرے یہ وہ مسلمان تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور خیر وہ ہے جو اللہ نے مال غنیمت عطا فرمایا اور صدق کا بدلہ جو اللہ نے جنگ بدر کے بعد عنایت فرمایا (یعنی فتح مکہ وغیرہ)۔

١٠٩٨ بَاب النَّفْخِ فِي الْمَنَامِ *

باب ۱۰۹۸۔ خواب میں پھونک مارنے کا بیان۔

١٩١٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُوتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ *

۱۹۱۹۔ اسحٰق بن ابراہیم حنظلی، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہم دنیا میں سب سے پیچھے آنے والے اور جنت میں پہلے جانے والے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بار میں سویا ہوا تھا تو مجھے زمین کے خزانے دیئے گئے۔ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے جو مجھ کو شاق گزرے اور انہوں نے مجھے بہت رنج میں ڈالا۔ مجھے بذریعہ وحی کہا گیا کہ ان دونوں پر پھونک مارو۔ میں نے پھونک ماری تو دونوں اڑ گئے، میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ یہ دو جھوٹے نبی پیدا ہوئے ہیں اور میں ان دونوں کے درمیان ہوں ایک تو صنعاء میں ہے اور دوسرا یمامہ میں۔

١٠٩٩ بَاب إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُورَةٍ فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ *

باب ۱۰۹۹۔ جب کوئی شخص دیکھے کہ اس نے کوئی چیز کھڑکی سے نکالی اور اسے دوسری جگہ لگادیا۔

١٩٢٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُالْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا *

۱۹۲۰۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، عبدالحمید، سلیمان بن بلال، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک سیاہ عورت کو خواب میں دیکھا جس کے بال پریشان تھے، وہ مدینہ سے نکلی یہاں تک کہ مہیعہ میں ٹھہری جسے جحفہ کہا جاتا ہے، میں نے اس کی تعبیر کی کہ مدینہ کی وبا اس کی طرف منتقل کر دی گئی۔

١١٠٠ بَاب الْمَرْأَةِ السَّوْدَاءِ *

باب ۱۱۰۰۔ خواب میں سیاہ عورت دیکھنے کا بیان۔

١٩٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى

۱۹۲۱۔ ابوبکر مقدمی، فضیل بن سلیمان، موسیٰ، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نبی کے مدینہ میں خواب دیکھنے کے متعلق

حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰه عَنهمَا فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ *

روایت کرتے ہیں (آپ نے فرمایا) کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا (۱) جس کے بال پریشان تھے وہ مدینہ سے نکلی یہاں تک کہ مہیعہ میں ٹھہری یعنی جحفہ کی طرف منتقل ہو گئی ہے۔

۱۱۰۱ بَاب الْمَرْأَةِ الثَّائِرَةِ الرَّأْسِ *

باب ۱۱۰۱۔ پریشان بالوں والی عورت دیکھنے کا بیان۔

۱۹۲۲- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ *

۱۹۲۲۔ ابراہیم بن منذر، ابو بکر بن ابی اویس، سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ایک سیاہ عورت کو دیکھا جس کے بال پریشان تھے۔ وہ مدینہ سے نکلی یہاں تک کہ مہیعہ میں ٹھہر گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے کہ مدینہ کی وبا مہیعہ یعنی جحفہ کی طرف منتقل ہو گئی ہے۔

۱۱۰۲ بَاب إِذَا هَزَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ *

باب ۱۱۰۲۔ خواب میں تلوار ہلاتے ہوئے دیکھنے کا بیان۔

۱۹۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ *

۱۹۲۳۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید بن عبداللہ بن ابی بردہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ بیچ سے ٹوٹ گئی، یہ وہ مصیبت تھی جو مسلمانوں کو احد کے دن پہنچی تھی پھر میں نے اس کو دوسری بار ہلایا تو وہ پہلے سے زیادہ اچھی ہو گئی، یہ وہ چیز تھی جو اللہ تعالیٰ نے فتح اور مومنوں کے اجتماع کی شکل میں ظاہر فرمائی۔

۱۱۰۳ بَاب مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ *

باب ۱۱۰۳۔ اس شخص کا بیان جو جھوٹا خواب بیان کرے۔

۱۹۲۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

۱۹۲۴۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جس نے

---

۱ ابن بطالؒ نے لکھا ہے کہ خواب میں کسی عورت کو دیکھا جائے تو اس کی تعبیریں مختلف ہو سکتی ہیں۔ (۱) دیکھنے والا اس عورت سے نکاح کرے گا۔ (۲) دنیا میں مال و دولت یا کسی عہدے کے حصول کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ (۳) رزق میں وسعت ہو گی۔ (۴) کسی پیش آنے والے فتنے کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ قَالَ سُفْيَانُ وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ مَنْ كَذَبَ فِي رُؤْيَاهُ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنِ اسْتَمَعَ *

جھوٹا خواب بیان کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جو کے دو دانوں درمیان گرہ لگانے کی تکلیف دے گا اور وہ گرہ نہیں لگا سکے گا اور جس نے کسی قوم کی بات کان لگا کر سنی اور وہ لوگ اس کو ناپسند کرتے ہوں یا اس سے بھاگتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جس نے کسی چیز کی تصویر بنائی تو اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے تکلیف دی جائیگی کہ اس میں روح پھونکے اور نہیں پھونک سکے گا۔ سفیان نے کہا کہ ہم سے ایوب نے موصولا روایت کیا اور قتیبہ نے بواسطہ ابو عوانہ، قتادہ، عکرمہ، ابوہریرہؓ سے من کذب فی رویاہ کا لفظ بیان کیا اور شعبہ نے بواسطہ ابوہاشم رمانی، عکرمہ، ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ جس نے تصویر بنائی اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے دوسری باتیں سنیں۔

١٩٢٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنِ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ صَوَّرَ نَحْوَهُ تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ *

۱۹۲۵۔ اسحٰق، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں جس میں بیان کیا کہ جس نے کان لگا کر دوسروں کی باتیں سنیں اور جس نے جھوٹے خواب بنائے اور جس نے تصویر بنائی۔

١٩٢٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَفْرَى الْفِرَى أَنْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَ *

۱۹۲۶۔ علی بن مسلم، عبدالصمد، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار ابن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام اپنے والد سے وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بدترین افتراء پردازی یہ ہے کہ انسان اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو اس نے نہ دیکھی ہو۔

١١٠٤ بَاب إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُخْبِرْ بِهَا وَلَا يَذْكُرْهَا *

باب ۱۱۰۴۔ جب کوئی آدمی خواب میں کوئی ایسی چیز دیکھے جو اس کو ناپسند ہو تو اس کو خبر نہ دے اور نہ اس کو بیان کرے۔

١٩٢٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِرَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى

۱۹۲۷۔ سعید بن ربیع، شعبہ، عبدربہ بن سعید، ابوسلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب میں خواب دیکھتا تو بیمار پڑ جاتا۔ یہاں تک کہ میں نے ابوقتادہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں خواب دیکھتا تو بیمار پڑ جاتا۔ یہاں تک کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص ایسی بات دیکھے جو اسے محبوب ہو تو ایسے شخص سے

أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفِلْ ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ *

بیان کرے جو اس سے محبت کرتا ہو اور جب کوئی شخص ایسی بات دیکھے جو اس کو ناگوار ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور تین بار تھتکارے اور اس کو کسی سے بیان نہ کرے تو یہ اس کو نقصان نہ پہنچائے گا۔

١٩٢٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ *

١٩٢٨۔ ابراہیم بن حمزہ بن ابی حازم ودراوردی، یزید، عبداللہ بن خطاب حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے محبوب ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اس پر اللہ کا شکر ادا کرے اور اس کو بیان کرے اور جب اس کے علاوہ کوئی چیز دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اس کے شر سے پناہ مانگے، اور اس کو کسی سے ذکر نہ کرے، تو اس کو نقصان نہ پہنچائے گا۔

١١٠٥ بَاب مَنْ لَمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصِبْ *

باب ١١٠٥۔ اس شخص کی دلیل جو یہ خیال کرتا ہے کہ پہلا تعبیر بیان کرنے والا اگر غلط تعبیر بیان کرے تو وہ تعبیر نہیں ہے۔

١٩٢٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٩٢٩۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں ایک چھتری جس سے گھی اور شہد ٹپک رہے ہیں اور لوگ اسے سمیٹ رہے ہیں (لے رہے ہیں) کوئی زیادہ لے رہا ہے اور کوئی کم، اور ایک رسی میں نے آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی دیکھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے اس کو پکڑا اور چڑھ گئے پھر آپ کے بعد ایک دوسرے شخص نے پکڑا، اور وہ بھی اس پر چڑھ گیا پھر اس کے بعد ایک تیسرے شخص نے پکڑا اور وہ بھی اس پر چڑھ گیا، پھر اس کو ایک اور شخص نے پکڑا تو وہ رسی ٹوٹ گئی اور پھر جڑ گئی۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں اس کی تعبیر بیان کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی تعبیر بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ چھتری تو اسلام ہے اور گھی اور شہد جو اس سے

اعْبُرْهَا قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ تَنْطُفُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ *

ٹپک رہے ہیں وہ قرآن کی تلاوت ہے جو اس سے ٹپک رہی ہے اور اس سے لوگ کم و بیش لے رہے ہیں اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے، وہ حق ہے جس پر آپ ہیں، آپ اس کو پکڑیں گے جس سے اللہ آپ کو اوپر چڑھائے گا، پھر آپ کے بعد اس کو دوسرا پکڑے گا اور چڑھے گا، پھر اس کے بعد ایک دوسرا پکڑے گا اور چڑھے گا پھر اس کو ایک شخص پکڑے گا اور وہ رسی ٹوٹ جائے گی، پھر اس کو جوڑا جائے گا اور وہ اس کے ذریعہ چڑھے گا۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بتایئے کیا میں نے صحیح کہا ہے یا غلط؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ تو صحیح کہا ہے اور کچھ غلط کہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم آپ مجھے بتلا دیجئے کہ میں نے کیا غلطی کی ہے، آپ نے فرمایا کہ قسم مت دو۔

١١٠٦ بَاب تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ *

باب ۱۱۰۶۔ صبح کی نماز کے بعد خواب کی تعبیر بیان کرنے کا بیان۔

١٩٣٠ - حَدَّثَنِي مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا قَالَ فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيَتَهَدْهَدُ الْحَجَرُ هَا هُنَا فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ قَالَ قَالَا

۱۹۳۰۔ مؤمل بن ہشام، ابو ہشام، اسمٰعیل بن ابراہیم، عوف، ابو رجاء، سمرہ بن جندب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اکثر بیان فرماتے تھے کہ تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ جس نے خواب دیکھا ہوتا وہ آپ سے بیان کرتا جو اللہ تعالیٰ چاہتا۔ آپ نے ایک صبح فرمایا کہ میرے پاس رات دو آنے والے فرشتے آئے اور مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا کہ چلئے میں ان دونوں کے ساتھ چلا۔ ہم ایک شخص کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے پاس پتھر لئے ہوئے کھڑا تھا وہ اس کے سر پر پتھر پھینک کر مارتا جس سے اس کا سر پھٹ جاتا اور پتھر دور لڑھک جاتا، وہ پتھر کے پیچھے جاتا اس کو پکڑ تا اور پتھر کو لے کر ابھی واپس بھی نہ ہونے پاتا کہ اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا اور اسی طرح کرتا جیسا کہ پہلے کیا تھا، میں نے ان دونوں سے پوچھا سبحان اللہ! یہ کون ہیں ان دونوں نے کہا کہ آگے چلئے، ہم چلے تو ایک آدمی کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل چت لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی اس کے پاس لوہے کا ایک ٹکڑا لئے کھڑا تھا اور اس ٹکڑے سے اس کی

لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ فَيَشُقُّ قَالَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ قَالَ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ قَالَ فَاطَّلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَانِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى

ایک بانچھ کو گدی تک اور ایک نتھنے کو گدی تک اور ایک آنکھ کو گدی تک چیر تا تھا۔ عوف کا بیان ہے کہ ابو رجاء اکثر اس طرح کہا کرتے تھے کہ وہ ایک طرف سے چیر کر دوسری طرف چیر تا تھا اور اس جانب چیرنے سے فارغ بھی نہ ہونے پاتا تھا کہ وہ جانب پہلے کی طرح اچھی ہو جاتی ہے پھر اسی طرح کرتا جیساکہ پہلی طرح کیا تھا۔ میں نے کہا سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ان دونوں نے کہاکہ آگے چلئے، ہم چلے تو ایک تنور کے پاس پہنچے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے خیال ہے کہ میں نے وہاں شور و غل کی آواز سنی۔ ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ نظر آئیں جن کے نیچے سے ان کے پاس آگ کی لپٹ آتی جب ان کے پاس لپٹ آتی تو وہ زور سے چیخنے لگتے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ان دونوں نے کہا آگے چلئے، آگے چلئے، ہم آگے بڑھے تو ایک نہر کے پاس پہنچے، میں نے خیال کیا کہ اس کا رنگ خون کی طرح سرخ تھا اور نہر میں ایک آدمی کو دیکھا جو تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے پر ایک آدمی کھڑا تھا جس کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے۔ جب وہ تیرنے والا تیر کر اس کے پاس آتا تو اس کے سامنے اپنا منہ کھول دیتا اور وہ اس کے منہ میں ایک پتھر ڈال دیتا، پھر وہ تیرنے لگتا اور اس کے پاس لوٹ کر آتا اور جب بھی لوٹ کر آتا تو منہ کھول دیتا اور وہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ میں نے ان سے پوچھا یہ دونوں کون ہیں؟ تو ان دونوں نے کہا آگے چلئے آگے چلئے، ہم آگے بڑھے تو ایک شخص کے پاس پہنچے جو کہ نہایت کریہہ المنظر تھا جیسے کہ تم بہت ہی بدصورت آدمی کو دیکھو اور اس کے پاس آگ تھی وہ اس کو جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑ رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟انہوں نے کہاکہ آگے چلئے آگے چلئے، ہم آگے بڑھے تو ایک باغ میں پہنچے جہاں فصل ربیع کے ہر قسم کے پھول لگے ہوئے تھے اور اس کے درمیان ایک شخص تھا جس کا قد اتنا طویل تھا کہ اس کے سر کی لمبائی کے سبب میں انہیں دیکھ نہیں سکا اور ان کے چاروں طرف بہت سے لڑکے نظر آئے کہ اتنے کبھی نہیں دیکھے تھے، میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ ان دونوں نے کہاکہ آگے چلئے آگے چلئے، ہم آگے بڑھے تو ایک بڑے

رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ
ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى
رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ
أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا
مَا هَؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ
فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ
رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي
ارْقَ فِيهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ
مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ
فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا
رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ
وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوا
فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ قَالَ وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ
يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا
فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ
السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ
قَالَا لِي هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ
فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ
الْبَيْضَاءِ قَالَ قَالَا لِي هَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ قُلْتُ
لَهُمَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ قَالَا أَمَّا
الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلَهُ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا فَإِنِّي قَدْ
رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ
قَالَ قَالَا لِي أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ
الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ
الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ
الْمَكْتُوبَةِ وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ
شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى
قَفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ
تَبْلُغُ الْآفَاقَ وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ

باغ کے پاس پہنچے کہ اس سے بڑا اور خوبصورت باغ میں نے کبھی
نہیں دیکھا، ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھئے ہم چڑھے تو
ایک شہر نظر آیا جس میں ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی
کی لگی ہوئی تھی۔ ہم اس شہر کے دروازے کے پاس پہنچے اور کھولنے
کے لئے کہا تو دروازہ ہمارے لئے کھلوایا گیا۔ ہم اندر گئے تو وہاں ہمیں
کچھ لوگ نظر آئے جن کے نصف بدن تو بہت ہی خوبصورت تھے
جیسے کہ تم کسی کو بہت اچھا دیکھتے ہو اور نصف بہت ہی بدصورت جیسے
کہ تم کسی بہت ہی بدصورت آدمی کو دیکھو، ان دونوں نے ان لوگوں
سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں گر جاؤ۔ ایک نہر عرض میں بہہ رہی تھی
اس کا پانی خالص سفید تھا۔ چنانچہ وہ لوگ گئے اور اس میں گر پڑے۔
پھر وہ لوگ ہمارے پاس آئے تو ان کی بدصورتی جاتی رہی تھی اور
بہت ہی خوبصورت ہو گئے تھے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ یہ
جنت عدن ہے اور یہ آپ کا مقام ہے۔ میں نے اپنی نگاہ بلند کی تو یہ
بالکل سفید ابر کی طرح ایک محل تھا، ان دونوں نے کہا کہ یہ آپ کا
محل ہے۔ میں نے ان دونوں سے کہا کہ اللہ تم دونوں کو برکت عطا
فرمائے، مجھے چھوڑ دو کہ میں اس کے اندر داخل ہو جاؤں۔ ان دونوں
نے کہا کہ ابھی تو نہیں مگر آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے۔
آپ نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے کہا کہ رات بھر میں نے
عجیب عجیب چیزیں دیکھیں تو کیا چیزیں تھیں جو میں نے دیکھیں۔ ان
دونوں نے کہا ابھی بیان کئے دیتے ہیں، پہلا آدمی جس کے پاس
آپ آئے اور اس کا سر پتھر سے توڑا جا رہا تھا وہ شخص ہے جو قرآن یاد
کر کے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز سے بے پرواہی کرتا ہے اور وہ
شخص جس کا نتھنا اس کی گدی تک چیرا جا رہا تھا اس کا جبڑا گدی تک
چیرا جا رہا تھا اور اس کی آنکھ گدی تک چیری جا رہی تھی وہ شخص تھا جو
صبح صبح اپنے گھر سے نکل کر ایسی افواہیں پھیلاتا تھا جو ساری دنیا میں
پھیل جاتی تھیں، اور برہنہ مرد اور عورتیں جو تنور میں دیکھی تھیں تو
وہ زناکار مرد اور زناکار عورتیں تھیں اور وہ شخص جو نہر میں تیر رہا تھا
اور آپ اس پر سے گزرے تھے اور وہ پتھر کا لقمہ بنا رہا تھا وہ سود کھانے
والا تھا اور وہ بدصورت آدمی جو آپ کو آگ کے پاس نظر آیا اور جو

فِي مِثْلِ بناء التَّنور فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهر وَيُلْقَمُ الْحَجَرَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيهُ الْمَرْآةِ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنًا وَشَطْرٌ قَبِيحًا فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

آگ کو بھڑکا کر اس کے چاروں طرف دوڑ رہا تھا وہ مالک داروغہ دوزخ ہے اور وہ دراز قد آدمی جو باغ میں آپ کو نظر آئے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور وہ بچے جو ان کے چاروں طرف آپ نے دیکھے وہی بچے تھے جو فطرت (اسلام) پر مرے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ بعض مسلمانوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اور مشرکین کے بچے (یعنی وہ کہاں ہیں) تو رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اور مشرکین کے بچے (یعنی وہ وہیں تھے) اور وہ لوگ جن کا نصف حصہ نہایت خوبصورت تھا اور نصف حصہ نہایت بدصورت تھا وہ لوگ تھے جنھوں نے ملے جلے کام کیے۔ (یعنی اچھے اعمال بھی کرتے رہے اور برے اعمال بھی کرتے رہے) اللہ تعالیٰ نے ان کی خطاؤں کو معاف کیا۔

الحمد للہ کہ اٹھائیسواں پارہ ختم ہوا

انتیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الْفِتَنِ

١١٠٦ بَاب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً) وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَذِّرُ مِنَ الْفِتَنِ *

١٩٣١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ أَسْمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا عَلَى حَوْضِي أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِنْ دُونِي فَأَقُولُ أُمَّتِي فَيُقَالُ لَا تَدْرِي مَشَوْا عَلَى الْقَهْقَرَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ *

١٩٣٢- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ لَيُرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتُ لِأُنَاوِلَهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي يَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ *

١٩٣٣-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَمَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ

انتیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتنوں کا بیان!

باب ۱۱۰۶۔ اس چیز کا بیان جو اللہ تعالیٰ کے قول میں آیا ہے، کہ اس فتنے سے جو تم میں سے صرف ظالموں کو یہ نہیں پہنچے گا، اور اس امر کا بیان، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتنوں سے ڈرایا کرتے تھے۔

۱۹۳۱۔ علی بن عبداللہ، بشر بن سری، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ، اسماء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے حوض پر ان لوگوں کا انتظار کروں گا، جو میرے پاس آئیں گے، پس کچھ لوگ میرے سامنے سے پکڑے جائیں گے تو میں کہوں گا، کہ یہ میری امت ہے، تو جواب ملے گا، کہ تم نہیں جانتے یہ لوگ الٹے پاؤں پھر گئے تھے، ابن ابی ملیکہ نے کہا، کہ اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں، اس بات سے کہ الٹے پھر جائیں، یا فتنہ میں پڑ جائیں۔

۱۹۳۲۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، مغیرہ، ابو وائل، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ، میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، تم میں کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے، یہاں تک کہ جب میں جھکوں گا کہ ان کو پانی دوں تو وہ میرے سامنے سے کھینچ لئے جائیں گے، میں کہوں گا کہ اے پروردگار یہ میرے ساتھی ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نہیں جانتے جو ان لوگوں نے تمہارے بعد نئی بات پیدا کی۔

۱۹۳۳۔ یحییٰ بن بکیر، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابو حازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا، جو شخص حوض پر آئے گا، وہ اس سے پئے گا اور جو پئے گا تو اس کے بعد کبھی اس کو پیاس نہ لگے گی، میرے پاس کچھ لوگ لائے جائیں گے، تو

شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا لَيَرِدُ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هَذَا فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ قَالَ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي*

میں ان کو پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان (حجاب) حائل ہو گا، ابوحازم نے کہا کہ جب میں نعمان بن عیاش سے یہ حدیث بیان کر رہا تھا تو انہوں نے پوچھا کیا اسی طرح تم نے سہل سے سنا ہے؟ میں نے کہا ہاں، انہوں نے کہا کہ مکہ میں ابوسعید خدری کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ ان کو اس زیادتی کے ساتھ روایت کرتے ہوئے سنا، کہ آپ ﷺ نے فرمایا، یہ لوگ مجھ سے ہیں، تو کہا جائے گا کہ تم نہیں جانتے جو تبدیلی انہوں نے تمہارے بعد کی، میں کہوں گا، لعنت ہو، لعنت ہو، جس نے میرے بعد بدل دیا۔

١١٠٧ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا وَقَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ *

باب ۱۱۰۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عنقریب تم ایسی باتیں دیکھو گے جنہیں تم برا سمجھو گے، اور عبداللہ بن زید نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبر کرو، یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض پر ملاقات کرو۔

١٩٣٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللَّهَ حَقَّكُمْ*

۱۹۳۴۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، اعمش، زید بن وہب عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تم خویش پروری اور ایسے امور دیکھو گے جو تمہیں برے معلوم ہوں گے، لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں، (۱) آپؐ نے فرمایا کہ تم حکام کو ان کا حق دے دو، اور اللہ سے تم اپنا حق مانگو۔

١٩٣٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً *

۱۹۳۵۔ مسدد، عبدالوارث، جعد، ابوالرجاء، حضرت ابن عباسؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے امیر سے کوئی ناگوار چیز دیکھے تو اس کو صبر کرنا چاہئے اس لئے کہ جو شخص بادشاہ کی اطاعت سے ایک بالشت بھی باہر ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

۱؎ یعنی اللہ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان حاکموں کے دلوں میں یہ بات ڈال دیں کہ وہ ہم سے انصاف کریں اور ہمارے حقوق بھی ادا کریں۔ یا اللہ تعالیٰ ان کی جگہ اچھے حاکم عطا فرمادیں۔ اس حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم ارشاد فرمائی کہ حاکموں کے ظلم اور بداعمالیوں کے باوجود ان کو برا بھلا کہتے رہنا، لوگوں میں ان کی برائیاں بیان کرتے رہنا درست نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے ظالم و جابر بادشاہوں کے زمانوں میں حضرات صحابہ کرامؓ کی جماعت موجود رہی مگر عموماً ان حضرات نے علی الاعلان انہیں برا نہیں فرمایا۔

١٩٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً *

۱۹۳۶۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، جعد ابو عثمان، ابورجاء، عطاردی، حضرت ابن عباسؓ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ، آپؐ نے فرمایا جو شخص اپنے امیر سے کوئی ایک بات دیکھے جو اس کو ناپسند ہو تو اس کو چاہئے کہ صبر کرے، اس لئے کہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت جدا ہوا اور مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔(۱)

١٩٣٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ قُلْنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ حَدِّثْ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةً عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ *

۱۹۳۷۔ اسماعیل، ابن وہب، عمرو، بکیر، بسر بن سعید، جنادہ بن ابی امیہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ عبادہ بن صامت کے پاس گئے وہ بیمار تھے، ہم لوگوں نے کہا، اللہ آپ کی اصلاح کرے، آپ کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہو تاکہ اللہ آپ کو اس سے نفع پہنچائے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہم لوگوں کو بلایا، اور ہم نے آپ کی بیعت کی، آپؐ نے جن باتوں کی ہم سے بیعت لی، وہ یہ تھیں کہ ہم بیعت کرتے ہیں اس بات پر ہم اپنی خوشی اور اپنے غم میں اور تنگدستی اور خوشحالی، اور اپنے اوپر ترجیح دیئے جانے کی صورت میں سنیں گے اور اطاعت کریں گے، اور حکومت کے لئے حاکموں سے نزاع نہ کریں گے، لیکن اعلانیہ کفر پر، جس پر اللہ کی طرف سے دلیل ہو۔

١٩٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي *

۱۹۳۸۔ محمد بن عرعرہ، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک، اسید بن حضیر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فلاں کو عامل مقرر فرمایا اور مجھے نہیں مقرر فرمایا، آپؐ نے فرمایا کہ عنقریب تم میرے بعد خویش پروری دیکھو گے، تو صبر کرنا، یہاں تک کہ تم مجھ سے ملاقات کرو۔

١١٠٨ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ أُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ *

باب ۱۱۰۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمانا کہ میری امت کی ہلاکت کم عقل اور نو عمر لڑکوں کے ہاتھوں میں ہو گی۔

(۱) اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ جاہلیت کی موت مرنے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح اہل جاہلیت کا کوئی امام نہیں ہوتا تھا اسی طرح یہ بھی گمراہ ہو کر مرے گا۔ یہ نہیں کہ کفر کی حالت میں موت آئے گی بلکہ عاصی ہو کر مرے گا۔

١٩٣٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مُلِّكُوا بِالشَّأْمِ فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا عَسَى هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ قُلْنَا أَنْتَ أَعْلَمُ *

۱۹۳۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید، اپنے دادا کے متعلق روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں مدینہ میں بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ مروان بھی تھا، حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے صادق و مصدوق (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کی ہلاکت (۱) قریش کے نوعمر لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی، مروان نے کہا، کہ ان لڑکوں پر اللہ کی لعنت ہو، حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ اگر تم چاہتے کہ میں بتلادوں کہ وہ بنی فلاں اور بنی فلاں ہیں تو میں بتلا دیتا، میں اپنے دادا کے ساتھ بنی مروان کے پاس جب کہ وہ شام کے مالک تھے جاتا تھا، جب ان نوعمر لڑکوں کو دیکھا تو ہم سے کہا، کہ شاید یہ لڑکے انہیں میں سے ہوں، ہم نے کہا کہ آپ زیادہ جانتے ہیں۔

١١٠٩ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ *

باب ۱۱۰۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ عرب کی ہلاکت ہے، اس شر سے جو قریب ہے۔

١٩٤٠ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ *

۱۹۴۰۔ مالک بن اسماعیل، ابن عیینہ، زہری، عروہ، زینب بنت ام سلمہ، ام حبیبہؓ، زینب بنت جحش سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ سرخ تھا، اور آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، عرب کی ہلاکت ہے، اس شر سے جو قریب ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اس قدر کھول دیا گیا اور سفیان نے نوے یا سو کے لئے انگلی باندھی (یعنی عرب کے طریقہ پر اشارہ کے لئے) کسی نے پوچھا کیا ہم بھی ہلاک ہو جائیں گے، جبکہ ہم میں صالح لوگ بھی موجود ہیں، فرمایا ہاں! جبکہ خباثت کی کثرت ہو گی۔

١٩٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ

۱۹۴۱۔ ابو نعیم، ابن عیینہ، زہری (دوسری سند) محمود، عبدالرزاق،

۱۔ اس روایت میں تو مختصراً قریش کے نوعمر لڑکوں کا تذکرہ ہے، مصنف ابن ابی شیبہ کی ایک روایت میں قدر تفصیل ہے وہ یہ کہ حضرت ابوہریرہؓ ایک مرتبہ بازار میں سے گزرے جا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اے اللہ میری زندگی میں ۶۰ھ اور بچوں کی حکومت کا زمانہ نہ آئے۔ ۶۰ھ میں یزید بن معاویہ خلیفہ بنا اور چار سال تک خلیفہ رہے پھر معاویہ بن یزید خلیفہ بنا اور چند مہینوں تک خلیفہ رہا، ان کے زمانے میں قتل و غارت کی کثرت ہوئی اور لوگوں کے حالات خراب ہوئے۔ پے در پے فتنوں کا ظہور ہوا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ *

معمر، زہری، عروہ، اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ مدینہ کے کسی ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا کہ تم دیکھ رہے ہو، جو میں دیکھ رہا ہوں، لوگوں نے کہا نہیں، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں کے اندر(۱) بارش کے برسنے کی طرح برس رہے ہیں۔

١١١٠ بَاب ظُهُورِ الْفِتَنِ *

باب ۱۱۱۰۔ فتنوں کے ظاہر ہونے کا بیان۔

١٩٤٢ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّمَ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَيُونُسُ وَاللَّيْثُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ*

۱۹۴۲۔ عیاش بن ولید، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، قیامت کا زمانہ قریب ہوگا، تو عمل کم ہو جائے گا اور بخل پیدا ہو جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج کی کثرت ہوگی تو لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرج کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، قتل ہے، قتل! اور شعیب ویونس ولیث اور زہری کے برادر زادہ نے بواسطہ زہری، حمید، حضرت ابوہریرہؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہے۔

١٩٤٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِاللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ *

۱۹۴۳۔ عبیداللہ بن موسیٰ، اعمش، شقیق سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں عبداللہؓ اور ابوموسیٰؓ کے ساتھ تھا کہ ان دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے چند دن پہلے ایسے ہوں گے کہ ان میں علم اٹھالیا جائے گا، اور جہالت طاری ہو جائے گی اور ہرج کی کثرت ہوگی، اور ہرج سے مراد قتل ہے۔

١٩٤٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي

۱۹۴۴۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، شقیق بیان کرتے ہیں کہ

(۱) اس حدیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کے ظاہر ہونے کے لئے مدینہ کے مقام کی تخصیص فرمائی اس لئے کہ ابتداء حضرت عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ مدینہ میں پیش آیا پھر دوسرے شہروں میں فتنے پھیل گئے۔ جنگ جمل اور جنگ صفین کے واقعات کی بنیاد بھی شہادت عثمان غنیؓ بنی۔ جنگ نہروان کا سبب صفین کی جنگ میں تحکیم کا واقعہ بنا، اور حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے اسباب میں سے ایک اہم سبب ان کی طرف سے مقرر کردہ امراء پر لوگوں کے اعتراضات تھے، جن میں پیش پیش اہل عراق تھے، یہی وجہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ فتنے ادھر سے ظاہر ہوں گے اور مراد عراق کا علاقہ ہے۔ مشرق سے فتنوں کے ظہور والی حدیث چند ابواب بعد آگے آرہی ہے۔

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ جَلَسَ عَبْدُاللّٰهِ وَأَبُو مُوسَى فَتَحَدَّثَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ *

عبداللہ اور ابو موسیٰؓ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے، تو حضرت ابو موسیٰؓ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت سے کچھ دن پہلے علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی اور ہرج کی بہت زیادہ کثرت ہو جائے گی اور ہرج سے مراد قتل ہے۔

١٩٤٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَالْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ *

۱۹۴۵۔ قتیبہ، جریر، اعمش، ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ میں عبداللہ، اور ابو موسیٰؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابو موسیٰؓ نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے اس کے مثل سنا ہے اور ہرج حبشیوں کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔

١٩٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَأَحْسِبُهُ رَفَعَهُ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامُ الْهَرْجِ يَزُولُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيهَا الْجَهْلُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ تَعْلَمُ الْأَيَّامَ الَّتِي ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْهَرْجِ نَحْوَهُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ *

۱۹۴۶۔ محمد، غندر، شعبہ، واصل، ابووائل، حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے ہرج کے دن ہوں گے، علم اٹھالیا جائے گا، اور جہالت ظاہر ہو گی، ابو موسیٰؓ نے کہا کہ ہرج حبشیوں کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں، اور ابو عوانہ نے بواسطہ عاصم، ابووائل، اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہؓ سے کہا کہ تم ان دونوں کو جانتے ہو جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان میں ہرج ہو گا، جیسا کہ پہلی حدیث میں گزرا، اور ابن مسعود نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

١١١١ بَاب لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ *

باب ۱۱۱۱۔ کوئی زمانہ نہیں آتا، مگر اس کے بعد والا زمانہ اس سے برا ہوتا ہے۔

١٩٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۴۷۔ محمد بن یوسف، سفیان، زبیر بن عدی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالک کے پاس آئے اور ان مظالم کی شکایت کی جو ہم پر حجاج کی طرف سے ہوتے تھے تو انہوں نے کہا کہ صبر کرو، اس لئے کہ کوئی زمانہ نہیں آئے گا، مگر اس کے بعد کا زمانہ اس سے زیادہ برا ہو گا حتیٰ کہ تم اپنے رب سے ملو گے، میں نے یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۱۹۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيدُ أَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ *

۱۹۴۸۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ح، اسماعیل برادر اسماعیل، سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب، ہند بنت حارث فراسیہ، حضرت ام سلمہؓ زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نیند سے گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور آپؐ فرما رہے تھے کہ سبحان اللہ! اللہ نے کیسے کیسے خزانے نازل کئے ہیں اور کس قدر فتنے نازل کئے گئے ہیں؟ کوئی ہے جو ان حجرے والیوں یعنی ازواج کو جگا دے، تاکہ وہ نماز پڑھیں، بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں لباس پہننے والی ہیں، اور آخرت میں ننگی ہوں گی۔

۱۱۱۲ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا *

باب ۱۱۱۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا *

۱۹۴۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا *

۱۹۵۰۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ *

۱۹۵۱۔ محمد، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی پر ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، اس لئے کہ وہ نہیں جانتا ہے کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ سے وہ ہتھیار چلوا دے، اور اس کی وجہ سے آگ کے گڑھے میں جا گرے۔

۱۹۵۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو يَا أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۹۵۲۔ علی بن عبداللہ، سفیان نے بیان کیا کہ میں نے عمرو سے کہا کہ اے ابومحمد کیا آپ نے جابر بن عبداللہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک شخص کچھ تیر لئے ہوئے مسجد میں سے گزرا، تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے پھلوں کو پکڑ لو،

وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ *

انہوں نے کہا ہاں۔

١٩٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ أَبْدَى نُصُولَهَا فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا لَا يَخْدِشُ مُسْلِمًا *

۱۹۵۳۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، عمرو بن دینار، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں سے چند تیر لے کر گزرا ان کے پھل باہر نکلے ہوئے تھے تو آپؐ نے حکم دیا کہ اس کے پھلوں کو پکڑ لے تاکہ کسی مسلمان کو نہ لگے۔

١٩٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ *

۱۹۵۴۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، حضرت ابو موسیٰؓ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد میں سے، یا ہمارے بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہو تو اس کے پھل کو پکڑ لے، یا فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے اس کو پکڑ لے تاکہ کسی مسلمان کو اس سے کچھ (خراش) نہ لگ جائے۔

١١١٣ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

باب ۱۱۱۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا، کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

١٩٥٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ *

۱۹۵۵۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے، اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

١٩٥٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

۱۹۵۶۔ حجاج بن منہال، شعبہ، واقد، اپنے والد سے وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

١٩٥٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ

۱۹۵۷۔ مسدد، یحییٰ، قرہ بن خالد، ابن سیرین، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، ابو بکرہ اور ایک دوسرے شخص سے جو میرے خیال میں عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے افضل تھے، ابو بکرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں، راوی کا بیان ہے کہ ہم نے گمان کیا کہ شاید آپؐ اس

النَّاسَ فَقَالَ أَلَا تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ لِمَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ فَكَانَ كَذَلِكَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حُرِّقَ ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ حِينَ حَرَّقَهُ جَارِيَةُ ابْنُ قُدَامَةَ قَالَ أَشْرِفُوا عَلَى أَبِي بَكْرَةَ فَقَالُوا هَذَا أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ فَحَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ مَا بَهَشْتُ بِقَصَبَةٍ *

کا کوئی دوسرا نام بیان فرمائیں گے، آپؐ نے فرمایا کہ یہ یوم نحر نہیں ہے؟ ہم نے کہاہاں یارسول اللہ ﷺ! آپؐ نے فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ کیا یہ بلدہ حرام نہیں ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں! یارسول اللہ، آپؐ نے فرمایا، تمہاری جانیں اور تمہارا مال اور تمہاری عزت اور تمہاری کھال ایک دوسرے پر حرام ہیں، جس طرح اس مہینہ میں اس شہر میں آج کے دن کی حرمت ہے، سن لو، کیا میں نے پہنچادیا؟ ہم نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا، یااللہ گواہ رہ، جو لوگ موجود ہیں وہ ان کو پہنچادیں جو موجود نہیں ہیں، اس لئے کہ اکثر پہنچانے والے اس کو پہنچاتے ہیں، جو ان سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو (چنانچہ ایسا ہی ہوا) آپؐ نے فرمایا کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا، کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، جب وہ دن تھا جس دن ابن حضرمی کو جلایا گیا، جبکہ ان کو جاریہ بن قدامہ نے جلایا تو کہا کہ ابو بکرہ کو دیکھو (وہ مطیع ہے یا نہیں) لوگوں نے کہا، وہ ابو بکرہ ہیں، تم بھی دیکھ رہے ہو، عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ مجھ سے میری ماں نے ابو بکرہ کا قول نقل کیا کہ انہوں نے کہا کہ وہ لوگ میرے پاس آجاتے، تو میں انہیں ایک تنکا بھی نہ مارتا۔

١٩٥٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

۱۹۵۸۔ احمد بن اشکاب، محمد بن فضیل، عکرمہ، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد پھر کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

١٩٥٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

۱۹۵۹۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، علی بن مدرک، ابوزرعہ بن عمرو بن جریر اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا کہ لوگوں کو خاموش کردو جب لوگ خاموش ہوگئے تو فرمایا، کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

١١١٤ بَاب تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ *

باب ۱۱۱۴۔ ایک ایسا فتنہ آئے گا، کہ اس زمانہ میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے آدمی سے بہتر ہوگا۔

١٩٦٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مِنْهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ *

۱۹۶۰۔ محمد بن عبید اللہ، ابراہیم بن سعد، سعد، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور ابراہیم صالح بن کیسان، ابن شہاب، سعید بن میسب، حضرت ابوہریرہؓ سے روات کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عنقریب ایسے فتنے آئیں گے کہ اس وقت میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہونے والے آدمی سے اور کھڑا ہونے والا، پیدل چلنے والے سے بہتر ہوگا اور پیدل چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو شخص ان میں مبتلا ہوگا تو لوگ اس کو ہلاک کر دیں گے اس لئے جو شخص کوئی ٹھکانا یا پناہ کی جگہ پائے تو اس کی پناہ لے لے۔

١٩٦١- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ *

۱۹۶۱۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب ایسے فتنے آئیں گے کہ اس زمانہ میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے آدمی سے بہتر ہوگا اور کھڑا آدمی پیدل چلنے والے سے بہتر ہو گا اور پیدل چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو شخص ان میں مبتلا ہوگا تو لوگ اس کو ہلاک کر دیں گے اس لئے جو شخص کوئی ٹھکانا یا پناہ کی جگہ پائے تو اس کی پناہ لے لے۔

١١١٥ بَاب إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا *

باب ۱۱۱۵۔ دو مسلمانوں کا تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہونے کا بیان۔

١٩٦٢- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَرَجْتُ بِسِلَاحِي لَيَالِيَ الْفِتْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ أُرِيدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ قِيلَ فَهَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ

۱۹۶۲۔ عبداللہ بن عبدالوہاب، حماد، ایک شخص سے روایت کرتے ہیں، جن کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا کہ وہ حسن بصری سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتنے کے زمانہ میں، میں اپنے ہتھیار لے کر نکلا، تو ابو بکرہ میرے سامنے آئے اور پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ میں نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی کی مدد کروں، ابو بکرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں(۱) لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوں تو دونوں جہنمی ہیں، کسی نے پوچھا کہ قاتل تو خیر ہو سکتا ہے، لیکن

۱؎ ان لڑنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی دنیاوی عہدے یا مال و دولت کی لالچ میں آپس میں لڑتے ہوں، یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی باہمی جنگیں اس زمرے میں نہیں آتیں اس لئے کہ ان حضرات میں سے ہر فریق دین کا طالب تھا اور حق کی اتباع میں لڑ رہا تھا جس میں ایک فریق سے خطاء اجتہادی ہوئی جس پر وہ بھی اجر کا مستحق ہے۔

قَتْلَ صَاحِبِهِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِأَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ يُحَدِّثَانِي بِهِ فَقَالَا إِنَّمَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهَذَا وَقَالَ مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَرَوَاهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ *

مقتول کیوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس نے اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہا تھا اور حماد بن زید نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن عبید سے بیان کی اور میرا ارادہ تھا کہ وہ دونوں مجھ سے اس حدیث کو بیان کریں، تو دونوں نے کہا کہ اس حدیث کو حسن نے احنف بن قیس سے انہوں نے ابو بکرہ سے روایت کی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ ہم سے سلیمان نے بواسطہ حماد یہ حدیث بیان کی اور مؤمل نے کہا کہ مجھ سے حماد بن زید نے بواسطہ ایوب وانس وہشام و معلی بن زیاد، حسن سے انہوں نے احنف سے، انہوں نے ابو بکرہؓ سے، ابو بکرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی اور معمر نے اسے ایوب سے روایت کیا، اور بکار بن عبدالعزیز نے بواسطہ اپنے والد ابی بکرہ سے اسے روایت و غندر نے بواسطہ شعبہ، منصور، ربعی بن حراش، ابی بکرہ، آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث روایت کی اور سفیان نے منصور سے اسے نقل کرنے میں مرفوعا روایت نہیں کیا۔

١١١٦ بَاب كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ *

باب ۱۱۱۶۔ جب جماعت نہ ہو تو معاملہ کیسے طے ہو۔

١٩٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ

۱۹۶۳۔ محمد بن مثنی، ولید بن مسلم، ابن جابر، بسر بن عبید اللہ، حضرمی، ابو ادریس، خولانی، حذیفہ بن یمان سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں آپؐ سے شر کے متعلق پوچھا کرتا تھا اس خوف سے کہیں وہ مجھے نہ پالے چنانچہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم جاہلیت اور برائی میں تھے اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس یہ خیر بھیجی تو کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں! میں نے پوچھا کہ اس شر کے بعد بھی خیر ہو گا، آپؐ نے فرمایا کہ ہاں اور اس میں کچھ دھواں ہو گا میں نے پوچھا کہ اس کا دھواں کیا ہو گا آپؐ نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ میرے طریقے کے خلاف چلیں گے ان کی بعض باتیں تو تمہیں اچھی نظر آئیں گی اور بعض باتیں بری نظر آئیں گی، میں نے پوچھا کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! کچھ لوگ جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے، جو ان کی دعوت کو قبول کرے گا وہ اس کو جہنم میں

أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ *

ڈال دیں گے میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ آپ ان لوگوں کی کچھ حالت ہم سے بیان فرمائیں، آپ نے فرمایا کہ وہ ہماری ہی قوم میں سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں گفتگو کریں گے میں نے عرض کیا کہ اگر میں وہ زمانہ پالوں، تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں، فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہو، میں نے کہا کہ اگر ان کی جماعت اور امام نہ ہو تو فرمایا کہ ان تمام جماعتوں سے علیحدہ ہو جا، اگرچہ تجھے درخت کی جڑ چبانی پڑے یہاں تک کہ اس حال میں تیری موت آجائے۔

١١١٧ بَاب مَنْ كَرِهَ أَنْ يُكَثِّرَ سَوَادَ الْفِتَنِ وَالظُّلْمِ *

باب ۱۱۱۷۔ اس شخص کا بیان جس نے فتنے اور ظلم کی جماعت بڑھانے کو مکروہ سمجھا۔

١٩٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَهَانِي أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمَى فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يَضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ) *

۱۹۶۴۔ عبداللہ بن یزید، حیوۃ وغیرہ، ابوالاسود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ مدینہ کے لوگوں کا ایک لشکر لڑائی کے لئے بھیجا گیا اور میں بھی اس میں شریک کیا گیا میں عکرمہ سے ملا اور ان سے بیان کیا تو انہوں نے مجھے سختی سے منع کیا، پھر کہا کہ مجھ سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ مشرکین کے ساتھ ہو کر ان کے گروہ کو رسول اللہ ﷺ پر لڑائی کے لئے بڑھایا کرتے تھے چنانچہ جو تیر آتا تو ان ہی میں سے ایک کسی کو لگتا اور اس کو قتل کرتا، یا وہ تلوار مارتے تھے، تو انہیں کو قتل کرتی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

یعنی وہ لوگ جنہیں فرشتے فوت کرتے ہیں۔ اس حال میں کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔

١١١٨ بَاب إِذَا بَقِيَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ *

باب ۱۱۱۸۔ اس امر کا بیان کہ جب لوگ کوڑے کی طرح رہ جائیں گے۔

١٩٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ

۱۹۶۵۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، زید بن وہب، حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دو باتیں کیں، ان میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی، اور ایک کا انتظار کر رہا ہوں، آپ نے ہم سے بیان فرمایا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں میں رکھ دی گئی ہے اور پھر انہوں نے قرآن سے جانا اور سنت سے جانا، اور ہم سے آپ نے اس کے اٹھوائے جانے کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا

السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى فِيهَا أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَلَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا *

کہ مرد مومن سوئے گا پھر امانت اس کے دل سے اٹھائی جائے گی اس کا اثر مثل دھبہ کے نشان کے رہ جائے گا، پھر سوئے گا تو اس کا اثر ایسا رہ جائے گا، جیسے کسی کام کے کرنے کا اثر ہاتھ میں رہتا ہے، یا کسی چنگاری کو تو نے اپنے پیر پر لڑھکا دیا ہو تو تو اس کا آبلہ دیکھے، کہ اس میں کچھ بھی نہ ہو اور لوگ خرید و فروخت کریں گے۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی امانت کو ادا نہ کرے گا اور کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک مرد امین ہے اور کہا جائے گا کہ فلاں مرد کس قدر عاقل، کس قدر ظریف اور کس قدر ہوشیار ہے حالانکہ اس کے قلب میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ ایک زمانہ مجھ پر ایسا گزر چکا ہے کہ میں پرواہ نہیں کرتا تھا کہ تم میں سے کس سے خرید و فروخت کروں، اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام مجھ کو دلا دیتا، اور اگر نصرانی ہوتا تو مجھ کو اس کا ساعی دلا دیتا اور اب تو میں فلاں فلاں سے ہی خرید و فروخت کرتا ہوں۔

۱۱۱۹ بَاب التَّعَرُّبِ فِي الْفِتْنَةِ *

باب ۱۱۱۹۔ فتنہ کے وقت جنگل میں رہنے کا بیان۔

۱۹۶۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ إِلَى الرَّبَذَةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً وَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلَيَالٍ فَنَزَلَ الْمَدِينَةَ *

۱۹۶۶۔ قتیبہ بن سعید، حاتم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حجاج کے پاس گئے تو حجاج نے کہا کہ اے ابن اکوع! تم ہجرت سے الٹے پاؤں پھر گئے کہ جنگل میں جا رہے، انہوں نے کہا کہ نہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت دی تھی، یزید بن ابی عبید سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب حضرت عثمان بن عفان قتل کئے گئے سلمہ بن اکوع مقام زبذہ کی طرف چلے گئے اور وہیں ایک عورت سے نکاح کیا۔ جس سے ان کے چند بچے ہوئے اور برابر وہیں رہے۔ یہاں تک کہ موت سے چند راتیں پہلے مدینہ میں چلے آئے تھے۔

۱۹۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ

۱۹۶۷۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ عبداللہ بن ابی صعصعہ، حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی وہ جنہیں لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کے رہنے کی جگہ پر چلا جائے گا تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچا لے۔

الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ *

۱۱۲۰ بَاب التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ *

۱۹۶۸ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَائِطِ فَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ عِنْدَ هَذِهِ الْآيَةِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) وَقَالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ كُلُّ رَجُلٍ لَافًّا رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي وَقَالَ عَائِذًا بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ أَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سَوْأَى الْفِتَنِ و قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ عَائِذًا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ *

۱۱۲۱ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ *

باب ۱۱۲۰۔ فتنوں سے پناہ مانگنے کا بیان۔

۱۹۶۸۔ معاذ بن فضالہ، ہشام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ لوگ نبی ﷺ سے سوال کرتے یہاں تک کہ جب بکثرت سوال کرنے لگے تو ایک دن نبی ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ تم مجھ سے جو بھی سوال کرو گے میں اس کا جواب دوں گا، میں اپنے دائیں بائیں دیکھنے لگا اس وقت ہر شخص اپنا منہ اپنے کپڑے میں ڈال کر رو رہا تھا ایک شخص سامنے آیا، جب گالی گلوچ ہوتی تو اپنے باپ کے علاوہ دوسرے کی طرف منسوب کیا جاتا، اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے، پھر حضرت عمرؓ ظاہر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم اللہ سے راضی ہوئے جو رب ہے اور دین اسلام اور محمدؐ پر جو رسول ﷺ ہیں راضی ہوئے، ہم برے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خیر شر کو آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا میرے سامنے جنت اور دوزخ کی صورت پیش کی گئی یہاں تک کہ میں نے دونوں کو دیوار کے پاس دیکھا، قتادہ نے کہا کہ یہ حدیث اس آیت کے ساتھ بیان کی جاتی ہے کہ اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے متعلق سوال مت کرو کہ اگر تمہارے لئے وہ ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری معلوم ہوں اور عباس نرسی نے کہا کہ ہم سے یزید بن زریع بواسطہ سعید قتادہ، انس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا اور کہا کہ ہر شخص اپنے سر کو کپڑوں میں لپیٹے ہوئے رو رہا تھا اور حضرت عمرؓ نے عائذا باللہ من سوء الفتن کہا یا اعوذ باللہ من سوء الفتن کہا اور امام بخاری کہتے ہیں کہ مجھ سے خلیفہ نے بواسطہ یزید بن زریع نے سعید سے اور معتمر نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے روایت کی کہ حضرت انسؓ نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی عائذا باللہ من شر الفتن۔

باب ۱۱۲۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ فتنہ مشرق کی طرف سے ظاہر ہو گا۔

١٩٦٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ الْفِتْنَةُ هَا هُنَا الْفِتْنَةُ هَا هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ *

۱۹۶۹۔ عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، معمر، زہری، سالم اپنے والد سے، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے پہلو میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ فتنہ اس طرف ہے، فتنہ اس طرف ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ (۱) نکلے گا یا فرمایا کہ سورج کا سینگ نکلے گا۔

١٩٧٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلٌ الْمَشْرِقَ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ *

۱۹۷۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ مشرق کی طرف تھا، آپؐ نے فرمایا کہ سن لو، فتنہ اس طرف ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

١٩٧١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ *

۱۹۷۱۔ علی بن عبداللہ، ازہر بن سعد، ابن عون، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ ہمارے شام میں برکت عطا فرما، یا اللہ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما، لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں، آپؐ نے فرمایا، یا اللہ ہمارے شام میں برکت عطا فرما، یا اللہ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما، لوگوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے نجد میں میرا خیال ہے کہ شاید آپؐ نے تیسری بار فرمایا کہ یہاں زلزلے ہوں گے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہو گا۔

١٩٧٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَرَجَوْنَا أَنْ يُحَدِّثَنَا حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَبَادَرَنَا إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ حَدِّثْنَا عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ وَاللَّهُ يَقُولُ (وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ) فَقَالَ

۱۹۷۲۔ اسحاق واسطی، خالد، بیان، وبرہ بن عبدالرحمٰن، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کے پاس عبداللہ بن عمر آئے ہم نے امید کی کہ وہ ہم سے کوئی اچھی حدیث بیان کریں گے، ان کا بیان ہے کہ ہم سے ایک شخص آگے بڑھ گیا اور کہا، اے ابو عبدالرحمٰن ہم سے فتنہ میں جنگ کرنے کے متعلق بیان کیجئے، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے، ابن عمر نے کہا کہ تیری ماں تجھ کو گم کرے تو

حاشیہ (۱) شیطان کے سینگ سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں محدثین نے مختلف اقوال بیان فرمائے ہیں (۱) حقیقتاً سینگ ہوں گے (۲) سینگ سے مراد شیطان کی وہ قوت ہے جس سے وہ لوگوں کو گرویدہ کرتا ہے (۳) سورج کے طلوع کے وقت شیطان آگے کھڑا ہو جاتا ہے تاکہ عبادت کرنے والوں کے سجدوں کو دیکھ کر یہ کہہ سکے کہ یہ لوگ میری عبادت کر رہے ہیں۔

هَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ إِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ فِي دِينِهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ *

جانتا ہے کہ فتنہ کیا ہے؟ محمد ﷺ تو صرف مشرکین سے جنگ کرتے تھے اور کافروں کے دین میں داخل ہونا فتنہ ہے آپ کی جنگ ملک کی خاطر نہیں تھی جیسی تم کرتے ہو۔

١١٢٢ بَاب الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَتَمَثَّلُوا بِهَذِهِ الْأَبْيَاتِ عِنْدَ الْفِتَنِ قَالَ امْرُؤُ الْقَيْسِ

الْحَرْبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فَتِيَّةً
تَسْعَى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَهُولِ
حَتَّى إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا
وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلِ
شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ
مَكْرُوهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيلِ

باب ۱۱۲۲۔ اس فتنہ کا بیان جو دریا کی طرح موجزن ہوگا اور ابن عیینہ نے خلف بن حوشب سے نقل کیا کہ لوگ فتنوں کے وقت ان اشعار کو مثال کے طور پر پڑھنا بہتر سمجھتے تھے امرؤالقیس نے کہا ہے کہ۔

(۱) جنگ پہلے تو ایک کمسن لڑکی معلوم ہوتی ہے کہ ہر جاہل کے سامنے اپنی زینت کے ساتھ دوڑتی ہے۔
(۲) یہاں تک کہ جب مشتعل ہو جاتی ہے اور اس کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں تو وہ بغیر شوہر والی بڑھیا کی طرح پیٹھ پھیر لیتی ہے۔
(۳) سفید و سیاہ بال ہو کر اس کا رنگ برا معلوم ہونے لگتا ہے اور متغیر ہو کر سونگھنے اور بوسہ بازی کیلئے مکروہ ہو جاتی ہے۔

١٩٧٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ وَلَكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ أَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ عُمَرُ إِذًا لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قُلْتُ أَجَلْ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً

۱۹۷۳۔ عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، شقیق، حذیفہ سے نقل کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا کہ تم میں سے کسی کو نبی ﷺ کا ارشاد فتنے کے متعلق یاد ہے، حذیفہ نے کہا کہ اپنے گھر والوں اور اولاد اور پڑوسی کے متعلق فتنہ میں جو آدمی پڑ جاتا ہے اس کے لئے نماز اور صدقہ اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے روکنا کفارہ بن جاتے ہیں، حضرت عمر نے کہا کہ میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا ہوں بلکہ اس فتنہ کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو دریا کی موج کی طرح موجزن ہوگا، حذیفہ نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کو اس سے ڈرنا نہیں چاہئے اس لئے کہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا، کہا توڑا جائے گا، حضرت عمر نے کہا کہ پھر کبھی بند نہ ہوگا میں نے کہا ہاں، ہم نے حذیفہ سے پوچھا، کیا عمرؓ اس دروازے کو جانتے تھے، کہا ہاں جس طرح میں جانتا ہوں، کہ کل دن کے بعد

وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ *

رات آئے گی، اس لئے کہ میں نے ایسی حدیث بیان کی تھی جو غلط نہ تھی، شقیق نے کہا کہ ہم کو دروازے کے متعلق پوچھنے میں ڈر معلوم ہوا تو میں نے مسروق سے کہا، انہوں نے پوچھا دروازہ کون ہے؟ انہوں نے کہا حضرت عمرؓ تھے۔

۱۹۷۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْنِي فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قُفِّ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَامْتَلَأَ الْقُفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ

۱۹۷۴۔ سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، شریک بن عبداللہ، سعید بن مسیّب، ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ کی طرف رفع حاجت کے لئے نکلے اور میں بھی آپؐ کے پیچھے پیچھے نکلا جس باغ میں آپؐ داخل ہوئے تو میں دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے اپنے جی میں کہا کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان ہوں گا، حالانکہ آپؐ نے حکم نہیں دیا تھا، آنحضرت ﷺ تشریف لے گئے اور حاجت سے فارغ ہوئے اور کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی دونوں پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں، حضرت ابو بکر آئے اور داخل ہونے کی اجازت چاہی میں نے کہا کہ یہیں ٹھہریئے یہاں تک کہ میں آپؐ کے لئے اجازت لے آؤں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! حضرت ابو بکر اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اندر آنے دو اور ان کو جنت کی خوشخبری دے دو، وہ نبی ﷺ کے دائیں طرف آئے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں، پھر حضرت عمرؓ آئے میں نے کہا یہیں ٹھہریئے یہاں تک کہ میں آپ کے لئے اجازت لے آؤں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور میں نے عرض کیا یا نبی اللہ حضرت عمرؓ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اندر آنے دو اور ان کو جنت کی خوشخبری دے دو، وہ نبی ﷺ کی بائیں طرف آئے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں، وہ منڈیر بھر گئی اور بیٹھنے کی جگہ نہ رہی، پھر حضرت عثمانؓ آئے میں نے کہا کہ یہیں ٹھہریئے تاکہ میں آپ کے لئے اجازت لے لوں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کو اندر آنے دو اور جنت کی خوشخبری دے دو! اور اس کے ساتھ بلائیں ہوں گی جو ان کو پہنچیں گی، وہ اندر آئے اور ان لوگوں کے پاس بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو وہاں سے پھر کر آپؐ کے سامنے کنویں کے کنارے پر بیٹھ گئے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں، ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ میں تمنا

دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَعَلْتُ أَتَمَنَّى أَخًا لِي وَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَأْتِيَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَا هُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ *

کرنے لگا کہ میرا بھائی بھی اس وقت آجاتا تاکہ اس کو بھی جنت کی خوشخبری مل جائے، ابن مسیب کہتے ہیں کہ میں نے اس کی یہ تاویل کی کہ ان کی قبریں ایک ساتھ ہیں اور حضرت عثمان کی قبر ان سے الگ ہے۔

۱۹۷۵ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ أَلَا تُكَلِّمُ هَذَا قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَنْتَ خَيْرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ *

۱۹۷۵۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابووائل سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اسامہ سے کہا گیا کہ تم ان اس کے متعلق کچھ نہیں کہتے؟ انہوں نے کہا کہ میں بولتا ہوں لیکن اتنا نہیں کہ تمہارے لئے فتنہ کا دروازہ کھول دوں اور میں سب سے پہلے اس کا کھولنے والا ہوں میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ ایک شخص کو جو دو آدمیوں پر امیر ہو یہ کہوں کہ تو اچھا ہے، حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ایک شخص لایا جائے گا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور اس طرح پیسے گا جس طرح گدھا پیتا ہے دوزخ کے تمام لوگ اس کے اردگرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے کہ اے فلاں شخص کیا تو اچھی باتوں کا حکم نہیں کرتا تھا اور برائی سے نہیں روکتا تھا، تو وہ کہے گا کہ میں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور برے کاموں سے منع کرتا تھا لیکن میں خود ان کو کرتا تھا۔

۱۱۲۳ بَاب

باب ۱۱۲۳۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۱۹۷۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوا ابْنَةَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً *

۱۹۷۶۔ عثمان بن ہیثم، عوف، حسن، ابو بکرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ کو جنگ جمل کے زمانہ میں اس کلمہ کے ذریعے اللہ نے نفع پہنچایا، وہ یہ کہ جب نبی ﷺ کو خبر ملی کہ فارس کے لوگوں نے کسریٰ (۱) کی بیٹی کو بادشاہ بنایا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جس نے حکومت عورت کے سپرد کی۔

۱۹۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ زِيَادٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ فَصَعِدَا الْمِنْبَرَ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ الْمِنْبَرِ فِي أَعْلَاهُ

۱۹۷۷۔ عبداللہ بن محمد، یحییٰ بن آدم، ابو بکر بن عیاش، ابو حصین، ابو مریم، عبداللہ بن زیاد، اسد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب طلحہ اور زبیر اور حضرت عائشہ بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت علی نے عمار بن یاسر اور حضرت حسین بن علی کو کوفہ بھیجا یہ دونوں ہمارے پاس کوفہ آئے اور منبر پر چڑھ گئے حضرت حسنؓ اوپر اور حضرت عمار بن یاسرؓ اس سے نیچے سیڑھی پر تھے، ہم لوگ ان کے اردگرد اکٹھے ہوگئے، میں نے عمار بن یاسرؓ کو کہتے ہوئے

(۱) اس کسریٰ کا نام شیرویہ اور اس کی اس بیٹی کا نام جسے انہوں نے بادشاہ بنایا تھا بوران تھا۔

وَقَامَ عَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَسَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ وَ وَاللَّهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمْ هِيَ *

سنا کہ حضرت عائشہ بصرہ کی طرف روانہ ہوگئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا اور آخرت میں نبی ﷺ کی بیوی ہیں لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں آزماتا ہے کہ تم حضرت علیؓ کی اطاعت کرتے ہو یا حضرت عائشہ صدیقہؓ کی اطاعت کرتے ہو۔

١١٢٤ بَاب

باب ۱۱۲۴۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)۔

١٩٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَامَ عَمَّارٌ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَقَالَ إِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيتُمْ *

۱۹۷۸۔ ابو نعیم، ابن ابی غنیۃ، حکم، ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمارؓ کوفہ کے منبر پر کھڑے ہوئے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ اور ان کی روانگی کا تذکرہ کیا، اور کہا کہ وہ دنیا اور آخرت میں تمہارے نبی ﷺ کی بیوی ہیں لیکن ان کی وجہ سے تمہیں آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔(۱)

١٩٧٩ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو مُوسَى وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلَى عَمَّارٍ حَيْثُ بَعَثَهُ عَلِيٌّ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ فَقَالَا مَا رَأَيْنَاكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ مُنْذُ أَسْلَمْتَ فَقَالَ عَمَّارٌ مَا رَأَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الْأَمْرِ وَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْمَسْجِدِ *

۱۹۷۹۔ بدل بن محبر، شعبہ، عمرو، ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ اور ابو مسعود، حضرت عمارؓ کے پاس اس وقت گئے جب کہ حضرت علیؓ نے ان کو کوفیوں کے پاس فوج جمع کرنے کو بھیجا تھا ان دونوں نے عمار سے کہا کہ جب سے تم مسلمان ہوئے ہو اس وقت سے ہم نے تمہیں اس کام میں جلدی کرنے سے زیادہ برا کوئی کام کرتے نہیں دیکھا، حضرت عمار نے کہا کہ جب سے تم دونوں مسلمان ہوئے اس وقت سے میں نے تمہارے اس کام میں دیر کرنے سے زیادہ برا کوئی کام کرتے نہیں دیکھا، اور ان دونوں کو ایک ایک جوڑا پہنایا، پھر مسجد کی طرف روانہ ہوگئے۔

١٩٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَمَّارٍ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِيهِ غَيْرَكَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتَ

۱۹۸۰۔ عبدان، ابوحمزہ، اعمش، شقیق بن مسلمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ابو مسعود و ابو موسیٰ اور حضرت عمار کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ابو مسعود نے حضرت عمار سے کہا کہ تمہارے علاوہ جس قدر تمہارے ساتھی ہیں ان میں سے ہر ایک کو میں کہہ سکتا ہوں کہ جب سے تم نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے میں

(۱) یہ جنگ جمل کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو ۳۶ھ میں پیش آیا اور دونوں جماعتوں کے اکابرین کا ابتداً لڑائی کا کوئی ارادہ نہ تھا، دونوں طرف کے بچوں نے اولاً ایک دوسرے کو گالی گلوچ شروع کیا اور تیر اندازی کی پھر ان کے ساتھ غلام بھی شریک ہوگئے اور پھر بیوقوف لوگ بھی حتیٰ کہ لڑائی کی آگ بھڑک اٹھی جس میں حضرت علیؓ کے ساتھیوں کا پلہ بھاری رہا جنگ ختم ہونے پر حضرت علیؓ نے اعلان فرمایا کہ دوسرے لشکر کے کسی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کیا جائے، نہ مال غنیمت سمیٹنے کی فکر کرو اور نہ ہی کسی کے گھر میں داخل ہونا۔

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنِ اسْتِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ عَمَّارٌ يَا أَبَا مَسْعُودٍ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هَذَا شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا فِي هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَكَانَ مُوسِرًا يَا غُلَامُ هَاتِ حُلَّتَيْنِ فَأَعْطَى إِحْدَاهُمَا أَبَا مُوسَى وَالْأُخْرَى عَمَّارًا وَقَالَ رُوحَا فِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ *

نے اس امر میں جلدی کرنے سے زیادہ کوئی بات عیب کی نہیں دیکھی حضرت عمار نے کہا کہ اے ابو مسعود میں نے تم سے اور تمہارے اس ساتھی سے جب سے کہ تم دونوں نے نبی ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے اس امر میں تاخیر سے زیادہ کوئی بات عیب کی نہیں دیکھی ہے، حضرت ابو مسعود خوش حال تھے، انہوں نے کہا کہ اے غلام دو جوڑے لاؤ، ایک تو حضرت ابو موسیٰ کو دیا اور دوسرا حضرت عمارؓ کو دیا اور کہا کہ تم دونوں جمعہ کی طرف جاؤ۔

١١٢٥ بَاب إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا *

باب ۱۱۲۵۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے۔

١٩٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ *

۱۹۸۱۔ عبداللہ بن عثمان، عبداللہ، یونس، زہری، حمزہ بن عبداللہ بن عمرؓ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو جتنے لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں وہ سب ہی اس عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں، پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جاتے ہیں۔

١١٢٦ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ ابْنِي هَذَا لَسَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ *

باب ۱۱۲۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن بن علی کے متعلق فرمانا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان مصالحت کرا دے گا۔

١٩٨٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى وَلَقِيتُهُ بِالْكُوفَةِ وَجَاءَ إِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ فَقَالَ أَدْخِلْنِي عَلَى عِيسَى فَأَعِظَهُ فَكَأَنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالْكَتَائِبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ أَرَى كَتِيبَةً لَا تُوَلِّي حَتَّى تُدْبِرَ أُخْرَاهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ مَنْ لِذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَنَا

۱۹۸۲۔ علی بن عبداللہ، سفیان، اسرائیل، ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں، میں ان سے کوفہ میں ملا تھا وہ شبرمہ کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے عیسیٰ کے پاس لے چلو تاکہ میں اس کو نصیحت کروں لیکن ابن شبرمہ کو خوف ہوا، اس لئے اس نے ایسا نہ کیا، اسرائیل نے کہا کہ ہم سے حسن نے بیان کیا کہ حسن بن علی معاویہ کے مقابلہ کے لئے لشکر لے چلے تو عمرو بن عاص نے معاویہؓ سے کہا کہ میں نے لشکر حسن کے پاس دیکھا ہے جو واپس نہ ہوگا جب تک کہ مقابل کی فوج کو بھگا نہ لے، معاویہ نے کہا کہ مسلمانوں کی اولاد کی نگرانی کون کرے گا، عمر بن عاص نے کہا کہ عبداللہ بن عامر اور عبدالرحمٰن بن

فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ نَلْقَاهُ فَنَقُولُ لَهُ الصُّلْحَ قَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جَاءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ *

سمرہ نے کہا کہ ہم ان سے ملیں گے اور صلح کے لئے گفتگو کریں گے، حضرت حسن بصری نے کہا کہ میں نے ابو بکرہ سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک بار نبی ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے تو حضرت حسن آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرادے گا۔

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حَرْمَلَةَ مَوْلَى أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ عَمْرٌو قَدْ رَأَيْتُ حَرْمَلَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي أُسَامَةُ إِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الْآنَ فَيَقُولُ مَا خَلَّفَ صَاحِبَكَ فَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ لَوْ كُنْتَ فِي شِدْقِ الْأَسَدِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ وَلَكِنَّ هَذَا أَمْرٌ لَمْ أَرَهُ فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْئًا فَذَهَبْتُ إِلَى حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ فَأَوْقَرُوا لِي رَاحِلَتِي *

۱۹۸۳۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، محمد بن علی، حرملہ اسامہ کے مولیٰ سے روایت کرتے ہیں، حرملہ نے بیان کیا کہ مجھ کو اسامہؓ نے حضرت علیؓ کے پاس بھیجا اور کہا کہ تم سے اس وقت پوچھیں گے کہ کس چیز نے تمہارے ساتھی کو میرے ساتھ رہنے سے پیچھے رکھا تو ان کو میری طرف سے کہہ دینا کہ اگر آپ شیر کے منہ میں ہوں تو مجھے پھر بھی پسند ہے کہ میں اس میں آپ کے ساتھ رہوں لیکن یہ معاملہ ایسا ہے کہ میں نے نہیں دیکھا، حضرت علیؓ نے مجھے کچھ نہیں دیا تو میں حضرت حسن، حضرت حسین، اور ابن جعفر کے پاس گیا تو انہوں نے میری سواری کو لدوا دیا یعنی بہت زیادہ مال دے کر روانہ کیا۔

۱۱۲۷ بَاب إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهِ *

باب ۱۱۲۷۔ اس شخص کا بیان جو ایک جماعت میں کچھ کہے پھر وہاں سے نکل کر اس کے خلاف کہے۔

۱۹۸۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هَذَا الرَّجُلَ عَلَى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ غَدْرًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يُبَايَعَ رَجُلٌ عَلَى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْكُمْ خَلَعَهُ وَلَا بَايَعَ فِي هَذَا الْأَمْرِ إِلَّا كَانَتِ الْفَيْصَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ *

۱۱۲۴۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت فسخ کر دی تو ابن عمر نے اپنے ساتھیوں اور بچوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر عہد شکنی کرنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور ہم اس شخص کی بیعت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے موافق کر چکے ہیں میں نہیں جانتا کہ اس سے بھی بڑھ کر کوئی بے وفائی ہو سکتی ہے کہ ایک شخص کی بیعت خدا اور اس کے رسول ﷺ کے موافق کی جائے، پھر اس سے جنگ کی جائے، میں نہیں جانتا کہ تم میں سے جو شخص اس کو تخت خلافت سے معزول کرے گا اور اس کی اطاعت سے روگردانی کرے گا تو ہمارے اور اس کے درمیان جدائی کا پردہ حائل ہو گا۔

١٩٨٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ لَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَمَرْوَانُ بِالشَّأْمِ وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَوَثَبَ الْقُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ فَانْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي دَارِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عُلِّيَّةٍ لَهُ مِنْ قَصَبٍ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ فَأَنْشَأَ أَبِي يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ يَا أَبَا بَرْزَةَ أَلَا تَرَى مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ إِنِّي احْتَسَبْتُ عِنْدَ اللَّهِ أَنِّي أَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلَى أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّذِي عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ وَإِنَّ اللَّهَ أَنْقَذَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهَذِهِ الدُّنْيَا الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ إِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالشَّأْمِ وَاللَّهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَاللَّهِ إِنْ يُقَاتِلُونَ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَإِنْ ذَاكَ الَّذِي بِمَكَّةَ وَاللَّهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا *

١٩٨٥۔ احمد بن یونس، ابوشہاب، عوف، ابوالمنہال سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ابن زیاد (کوفہ میں) اور مروان شام میں اور ابن زبیر مکہ میں اور قراء بصرہ میں اپنی اپنی حکومتوں پر قابض تھے، میں اپنے والد کے ساتھ ابوبرزہ اسلمی کے پاس گیا ہم لوگ ان کے گھر میں پہنچے، وہ اپنے بانس کے چھپر کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے ہم بھی ان کے پاس بیٹھ گئے، میرے والد ان سے گفتگو کرنے لگے تو انہوں نے کہا اے ابوبرزہ کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ لوگ کس چیز میں پڑے ہوئے ہیں، پہلی بات جو ان کو کہتے ہوئے سنی وہ یہ کہ میں اللہ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں، اس بات پر کہ صبح کو قریش پر غضب ناک اٹھتا ہوں، اے گروہ عرب تم ذلت کی اور گمراہی کی جس حالت میں تھے وہ تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور محمد ﷺ کے ذریعے نجات دلائی یہاں تک کہ تمہیں وہ باتیں نصیب ہوئیں جو آج تم دیکھ رہے ہو، اور اس دنیا نے تمہارے درمیان فساد ڈال دیا ہے اور وہ شخص شام میں ہے، خدا کی قسم! دنیا کے لئے لڑ رہا ہے، اور یہ لوگ جو تمہارے سامنے ہیں، خدا کی قسم دنیا ہی کے لئے لڑ رہے ہیں اور وہ شخص جو مکہ میں ہے، خدا کی قسم دنیا ہی کے لئے لڑ رہا ہے (یعنی یہ سب دنیا کے خواہش مند اور اس کو چاہنے والے ہیں)۔

١٩٨٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِنْهُمْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّونَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُونَ *

١٩٨٦۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، واصل، احدب، ابووائل، حذیفہ بن یمان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آج کل کے منافقین ان سے زیادہ برے ہیں، جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تھے، وہ لوگ اس زمانہ میں (اپنے بداعمال) پوشیدہ رکھتے تھے اور یہ لوگ آج علی الاعلان کر رہے ہیں۔

١٩٨٨ - حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ *

١٩٨٧۔ خلاد، مسعر، حبیب بن ابی ثابت، ابوالشعثاء، حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نفاق تو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تھا اور آج کل ہے تو سوائے اس کے نہیں کہ یہ ایمان لانے کے بعد کفر کرنا ہے۔

١١٢٨ بَاب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى

باب ١١٢٨۔ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ قبروں والوں

يُغْبَطَ أَهْلُ الْقُبُورِ *

پر رشک نہ کیا جائے گا۔

١٩٨٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ *

۱۹۸۸۔ اسماعیل، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص کسی کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔(۱)

١١٢٩ بَاب تَغْيِيرِ الزَّمَانِ حَتَّى تُعْبَدَ الْأَوْثَانُ *

باب ۱۱۲۹۔ زمانہ کے بدل جانے کا بیان، یہاں تک کہ لوگ بتوں کو پرستش کرنے لگیں گے۔

١٩٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ *

۱۹۸۹۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین (کثرت کے سبب سے) ذوالخلصہ پر حرکت کریں گے اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بت تھا، جس کی کہ وہ جاہلیت کے زمانہ میں پوجا کیا کرتے تھے۔

١٩٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ *

۱۹۹۰۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، سلیمان، ثور، ابوالغیث، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ ایک شخص قحطان کے قبیلہ میں سے نکلے گا اور لوگوں کو اپنے ڈنڈے سے ہنکائے گا۔

١١٣٠ بَاب خُرُوجِ النَّارِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ *

باب ۱۱۳۰۔ آگ کے نکلنے کا بیان اور حضرت انسؓ نے کہا کہ سب سے پہلی علامت آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔

١٩٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ

۱۹۹۱۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ حجاز کی زمین سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصری کے اونٹوں کی گردنیں

---

(۱) یعنی نیک لوگ تو اس بناء پر تمنا کریں گے کہ فتنے زیادہ ہو جائیں گے اور معاصی، منکرات کا ظہور زیادہ ہوگا تو دین کے چلے جانے کے اندیشہ کی وجہ سے وہ لوگ موت کی تمنا کریں گے اور اہل خیر کے علاوہ دوسرے لوگ دنیوی مصائب کی بناء پر یہ تمنا کریں گے۔

الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى *

۱۹۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ عُقْبَةُ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ *

روشن ہو جائیں گی۔

۱۹۹۲۔ عبداللہ بن سعید کندی، عقبہ بن خالد، عبید اللہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، اپنے دادا حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب دریائے فرات سونے کا خزانہ نکالے گا، چنانچہ جس شخص کو ملے وہ اس سے کچھ نہ لے، عقبہ بیان کرتے کہ ہم سے عبداللہ نے بواسطہ ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا، مگر یہ کہ انہوں نے کہا کہ سونے کا پہاڑ نکالے گا۔

۱۱۳۱ بَاب

باب ۱۱۳۱۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۱۹۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مَعْبَدٌ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ حَارِثَةُ أَخُو عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِأُمِّهِ قَالَهُ أَبُو عَبْدِاللَّهِ *

۱۹۹۳۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، معبد، حارثہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خیرات کرو، اس لئے کہ عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی صدقہ لے کر پھرے گا لیکن اس کا کوئی قبول کرنے والا نہیں پائے گا، مسدد نے کہا کہ حارثہ ماں کی طرف سے عبیداللہ بن عمر کے بھائی تھے۔

۱۹۹٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ

۱۹۹٤۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ دو بڑے گروہ، آپس میں جنگ کریں گے اور ان کے درمیان زبردست خونریزی ہو گی ان کا دعویٰ ایک ہو گا اور اس وقت کہ تقریباً تیس دجال پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور علم اٹھا لیا جائے گا زلزلوں کی کثرت ہو گی اور زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہو گا اور ہرج یعنی قتل کی زیادتی ہو گی اور اس وقت کہ تم میں مال کی اتنی کثرت ہو گی کہ بہتا پھرے گا اور مال کا مالک قصد کرے گا کہ کوئی اس کے صدقہ کو قبول کرلے اور وہ اس کو پیش کرے گا اور جس کو پیش کیا جائے گا وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اور اس

عَلَيْهِ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ يَعْنِي آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذَلِكَ حِينَ (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا) وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا *

وقت کہ لوگ بڑی بڑی عمارتوں میں فخر کرنے لگیں گے اور اس وقت کہ ایک شخص کسی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا، اور آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا جب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے سب ایمان لے آئیں گے اس وقت کسی کا ایمان اس کو فائدہ نہیں پہنچائے گا جو پہلے ایمان نہ لایا یا اپنے ایمان میں نیکی نہ کی، اور قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ دو شخص کپڑے پھیلائے ہوں گے نہ تو خرید و فروخت کرنے پائیں گے اور نہ اسے لپیٹ سکیں گے اور قیامت اس حال میں قائم ہوگی کہ ایک شخص اونٹنی کا دودھ دوھ کر لائے گا لیکن اسے پی نہ سکے گا اور قیامت اس حال میں قائم ہوگی کہ ایک آدمی اپنے مویشیوں کے لئے حوض درست کر رہا ہوگا لیکن اس میں کھلانے پلانے پر قدرت نہ پائے گا اور قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنے منہ تک لقمہ اٹھائے گا لیکن کھانے نہ پائے گا۔

۱۱۳۳ بَاب ذِكْرِ الدَّجَّالِ *

باب ۱۱۳۲۔ دجال کا بیان۔

۱۹۹۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِيَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مَا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ قُلْتُ لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ *

۱۹۹۵۔ مسدد، یحییٰ، اسماعیل، قیس، مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ دجال کے متعلق جس قدر میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کسی نے نہیں پوچھا، آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ تم کو اس سے کیا نقصان پہنچے گا؟ میں نے عرض کیا کہ اس لئے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی، آپؐ نے فرمایا وہ اللہ پر اسے یعنی اس بات سے کہ اس کو مومن کے گمراہ کرنے کا ذریعہ بنائے زیادہ آسان ہے۔

۱۹۹۶ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الدَّجَّالُ حَتَّى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ *

۱۹۹۶۔ سعد بن حفص، شیبان، یحییٰ، اسحاق، عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دجال آئے گا، یہاں تک کہ مدینہ کے کسی گوشہ میں اترے گا پھر مدینہ تین بار کانپے گا، اور تمام کافر اور منافق اس (دجال) کے پاس جمع ہو جائیں گے۔

۱۹۹۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۱۹۹۷۔ علی بن عبداللہ، محمد بن بشر، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابراہیم، حضرت ابو بکرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ میں مسیح (دجال) کا خوف داخل نہ ہوگا، مدینہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا *

کے اس دن سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو، دو فرشتے ہوں گے۔ ابن اسحاق نے بواسطہ صالح بن ابراہیم، ابراہیم کا قول روایت کیا ہے، کہ میں بصرہ میں آیا تو مجھ سے ابو بکرہؓ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

۱۹۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ *

۱۹۹۸۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم، صالح، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جس کا وہ مستحق ہے پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی نہیں آئے مگر انہوں نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تم سے عنقریب ایسی بات کہوں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی وہ یہ کہ دجال کانا (۱) ہو گا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔

۱۹۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يَنْطُفُ أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوا هَذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ *

۱۹۹۹۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار میں سویا ہوا تھا (تو حالت خواب میں دیکھا کہ) میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں میری نظر ایک آدمی پر پڑی جو گندم گوں تھا اور اس کے بال سیدھے تھے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے جواب ملا کہ یہ ابن مریم ہیں، پھر میں نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو ایک موٹے آدمی کو دیکھا جس کے بال گھنگریالے تھے اور ایک آنکھ کا کانا تھا گویا اس کی آنکھ انگور کی طرح پھولی ہوئی تھی لوگوں نے بتلایا کہ یہ دجال ہے یہ لوگوں میں بنی خزاعہ کے ایک شخص ابن قطن کے مشابہ تھا۔

۲۰۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۲۰۰۰۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عروہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے

---

(۱) احادیث سے دجال کا حلیہ یہ سمجھ آتا ہے کہ اس کا قد چھوٹا ہو گا، جسم موٹا ہو گا، رنگ سرخ ہو گا دائیں آنکھ انگور کی طرح پھولی ہوئی ہو گی، بائیں آنکھ بالکل صاف ہو گی یعنی آنکھ کا نشان ہی نہیں ہو گا۔ اس کی پیشانی پر ک، ف، ر، لکھا ہوا ہو گا۔ نوجوان ہو گا اس کے بال خمدار ہوں گے، جسم پر بہت زیادہ بال ہوں گے، عبدالعزی بن قطن کے مشابہ ہو گا۔

عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ *

بیان فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو اپنی نماز میں فتنہ دجال سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے۔

۲۰۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَّالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۰۱۔ عبدان، عبدان کے والد، شعبہ، عبدالملک، ربعی، حضرت حذیفہؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے دجال کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس کے پاس آگ اور پانی ہوگا (اور درحقیقت) اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہے اور اس کا پانی آگ ہے، ابو مسعودؓ نے کہا کہ میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

۲۰۰۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۰۲۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر انہوں نے اپنی امت کو کانے اور جھوٹے سے ڈرایا ہے خوب سن لو کہ وہ (دجال) کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عباسؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۳۳ بَاب لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ*

باب ۱۱۳۳۔ دجال مدینہ میں داخل نہیں ہوگا۔

۲۰۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللَّهِ مَا

۲۰۰۳۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ابو سعید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان فرمائی جو آپؐ نے فرمایا منجملہ اس کے کہ دجال اس حال میں آئے گا کہ اس پر حرام ہوگا کہ مدینہ کے راستوں میں داخل ہو چنانچہ وہ کسی شور زمین پر اترے گا جو مدینہ کے متصل ہوگی اس دن اس کے پاس ایک شخص جائے گا اور وہ لوگوں میں سب سے اچھا ہوگا وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے جس کے متعلق آنحضرت ﷺ ہم لوگوں سے بیان فرما چکے ہیں دجال (اپنے ساتھیوں سے) مخاطب ہو کر کہے گا کہ بتلاؤ اگر میں اس کو قتل کردوں پھر اس کو زندہ کردوں تو کیا اس معاملہ میں (یعنی میری خدائی میں) شک کروگے؟ تو لوگ کہیں گے کہ نہیں چنانچہ وہ اس کو قتل کردے گا پھر زندہ کردے گا وہ آدمی کہے گا کہ خدا کی قسم میں آج پہلے کی بہ نسبت تیرے متعلق

كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ *

بہت زیادہ بصیرت رکھتا ہوں دجال پھر اس کو قتل کرنا چاہے گا لیکن اس کو قدرت نہ ہو گی۔

۲۰۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ *

۲۰۰۴۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نعیم بن عبداللہ مجمر، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں کہ وہاں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکے گا۔

۲۰۰۵- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ قَالَ وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ *

۲۰۰۵۔ یحییٰ بن موسیٰ، یزید بن ہارون، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالکؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ میں دجال آنے لگے گا تو پائے گا کہ فرشتے اس کی نگرانی کر رہے ہیں تو دجال اس کے قریب نہ جائے گا اور اگر خدا نے چاہا تو طاعون (بھی داخل نہ ہو گا)۔

۱۱۳۴ بَاب يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ *

باب ۱۱۳۴۔ یاجوج وماجوج کا بیان۔

۲۰۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ *

۲۰۰۶۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ح، اسمٰعیل، برادر اسمٰعیل سلیمان، محمد بن محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابی سلمہ ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان، زینب بنت جحشؓ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ان کے پاس گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں عرب کے واسطے خرابی ہے۔ اس شر سے جو عنقریب آنے والا ہے آج یاجوج وماجوج کی دیوار میں اتنا کھل گیا اور اپنی انگلیوں میں سے ابہام (یعنی انگوٹھا) اور اس کے پاس والی انگلی کا حلقہ بنا کر اشارہ کرتے ہوئے بتلایا، زینب بنت جحش کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں صالح لوگ ہوں گے آپؐ نے فرمایا ہاں! جب کہ خباثت زیادہ ہو جائے گی۔

۲۰۰۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۲۰۰۷۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ابن طاؤس، طاؤس حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج وماجوج کی دیوار میں اتنا کھول دیا

يُفْتَحُ الرَّدْمُ رَدْمُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِينَ *

گیا ہے اور وہیب نے نوے کا حلقہ بنا کر اس کی مقدار ظاہر کی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الْأَحْكَامِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احکام کا بیان

١١٣٥ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَ (أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)*

باب ۱۱۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ اور رسول اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو۔

٢٠٠٨- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي *

۲۰۰۸۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

٢٠٠٩- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ *

۲۰۰۹۔ اسمٰعیل، مالک، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا سن لو! کہ تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور تم میں سے ہر ایک شخص سے اپنی رعیت کی بابت باز پرس ہو گی، وہ امام جو لوگوں پر نگران ہے اس سے رعیت کے متعلق باز پرس ہو گی اور وہ مرد جو اپنے گھر والوں کا نگران ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچے کی نگران ہے، اس (عورت) سے اس کی رعیت کے متعلق پرسش ہو گی، کسی شخص کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے تو اس سے اس کی بابت پرسش ہو گی سن لو! کہ تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پرسش ہو گی۔

١١٣٦ بَاب الْأُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ *

باب ۱۱۳۶۔ امراء قریش میں سے ہوں گے۔(۱)

۱؎ خلیفہ کیلئے نسباً قریشی ہونا شرط ہے یا نہیں اس بارے میں علماء کی آراء مختلف ہیں ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ قریشی ہونا شرط ہے جبکہ دوسری جماعت کی رائے یہ ہے کہ یہ شرط نہیں ہے اور یہی حنفیہؒ اور متعدد دوسرے اہل علم کی رائے ہے۔ اس بارے میں تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم شرح صحیح مسلم ج ۳ صفحہ ۲۷۸۔

۲۰۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُولَئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ تَابَعَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ *

۲۰۱۰۔ ابوالیمان، شعیب، زہری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ حضرت معاویہؓ کو جس وقت وہ قریش کے وفد کے ساتھ تھے۔ خبر ملی کہ عبداللہ بن عمرؓ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب بنی قحطان میں سے ایک بادشاہ ہوگا۔ امیر معاویہؓ کو غصہ آگیا وہ کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کی جس کا وہ مستحق ہے پھر کہا امابعد مجھے خبر ملی ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسی بات بیان کرتے ہیں جو نہ تو کتاب اللہ میں ہے اور نہ رسول ﷺ سے منقول ہے، وہ تمہارے جاہل لوگ ہیں تم ان جھوٹی باتوں سے بچو جو لوگوں کے لئے گمراہ کن ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ امر (یعنی حکومت) قریش میں ہی رہے گا جب تک کہ وہ دین کو قائم کریں گے اور جو شخص ان سے سرکشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل اوندھا گرادے گا۔ نعیم نے بواسطہ ابن مبارک، معمر، زہری، محمد بن جبیر اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

۲۰۱۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ *

۲۰۱۱۔ احمد بن یونس، عاصم بن محمد، محمد ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ امر (یعنی حکومت) قریش میں رہے گا جب تک کہ ان میں سے دو آدمی بھی باقی رہیں گے۔

١١٣٧ بَاب أَجْرِ مَنْ قَضَى بِالْحِكْمَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ) *

باب ۱۱۳۷۔ اس شخص کا ثواب جو حکمت کے ساتھ فیصلہ کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس نے اس کے مطابق فیصلہ نہیں کیا جو اللہ نے نازل کیا ہے تو ایسے لوگ فاسق ہیں۔

۲۰۱۲- حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخَرُ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا *

۲۰۱۲۔ شہاب بن عباد، ابراہیم بن حمید، اسمٰعیل، قیس، عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد (رشک) دو ہی باتوں میں ہے ایک تو وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور راہ حق میں خرچ کرنے کی اسے قدرت دی اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے حکمت عطا کی وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

١١٣٨ بَاب السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً *

باب ۱۱۳۸۔ امام (کا حکم) سننے اور اطاعت کرنے کا بیان جب تک کہ گناہ کا کام نہ ہو۔

٢٠١٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ *

۲۰۱۳۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، ابو التیاح، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر حبشی غلام حاکم بنا دیا جائے جس کا سر کشمش کی طرح (یعنی چھوٹا سا) ہو۔

٢٠١٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَكَرِهَهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً *

۲۰۱۴۔ سلیمان بن حرب، حماد، جعد، ابو رجاء، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے امیر سے کوئی ایسی چیز دیکھی جو اس کو ناپسند ہو تو اس کو چاہئے کہ صبر کرے اس لئے کہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت جدا ہوتا ہے اور مر جاتا ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

٢٠١٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِي اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ *

۲۰۱۵۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ مسلمان آدمی پر (امیر کی) اطاعت ان چیزوں میں جو ناپسند ہوں یا پسند ہوں واجب ہے جب تک کہ گناہ کا حکم نہ دے، جب گناہ کی بات کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ ہی اطاعت کرنا ہے۔

٢٠١٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ قَدْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا فَجَمَعُوا حَطَبًا فَأَوْقَدُوا نَارًا فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ فَقَامَ يَنْظُرُ

۲۰۱۶۔ عمر بن حفص بن غیاث، اعمش، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمٰن، حضرت علی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ایک چھوٹا لشکر بھیجا اور انصار میں سے ایک شخص کو اس کا سردار بنایا اور ان لوگوں کو حکم دیا کہ اس کی اطاعت کریں وہ سردار ان لوگوں پر (کسی بات سے) غصے ہوا اور کہا کہ کیا نبی ﷺ نے تمہیں حکم نہیں دیا کہ میری اطاعت کرو لوگوں نے کہا ہاں! انہوں نے کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کرو اور آگ سلگاؤ پھر اس میں داخل ہو جاؤ، چنانچہ انہوں نے لکڑیاں جمع کیں اور آگ سلگائی جب اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے کسی نے کہا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع آگ سے بچنے

بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارًا مِنَ النَّارِ أَفَنَدْخُلُهَا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ *

کے لئے کی ہے تو کیا ہم پھر اسی میں داخل ہو جائیں وہ لوگ اس گفتگو کی حالت میں تھے کہ آگ بجھ گئی اور ان کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا اگر یہ لوگ اس میں داخل ہو جاتے تو اس سے کبھی نہ نکلتے اس لئے کہ اطاعت صرف اچھی باتوں میں ہے۔

١١٣٩ بَاب مَنْ لَمْ يَسْأَلِ الْإِمَارَةَ أَعَانَهُ اللَّهُ عَلَيْهَا *

باب ۱۱۳۹۔ جس نے حکومت طلب نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔

٢٠١٧- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

۲۰۱۷۔ حجاج بن منہال، جریر بن حازم، حسن، عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن حکومت کی طلب نہ کرو اس لئے کہ اگر تمہیں مانگنے پر ملے تو اس کے حوالے کر دیئے جاؤ گے اور اگر بغیر مانگنے کے تمہیں دے دی جائے تو تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور بھلائی تم اس کے خلاف میں پاؤ تو وہی کرو جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔

١١٤٠ بَاب مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ وُكِلَ إِلَيْهَا *

باب ۱۱۴۰۔ جو شخص حکومت مانگے تو وہ اس کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

٢٠١٨- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ *

۲۰۱۸۔ ابو معمر، عبدالوارث، یونس، حسن، عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن بن سمرہ امارت (حکومت) نہ مانگ اس لئے کہ اگر مانگنے پر حکومت مل جائے تو اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر تجھے بغیر مانگے مل جائے تو اس کے خلاف تیری مدد کی جائے گی اور جب تو کسی بات پر قسم کھائے اور بھلائی اس کے خلاف پائے تو وہی کر جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔

١١٤١ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ *

باب ۱۱۴۱۔ امارت (یعنی حکومت) کی حرص کے مکروہ ہونے کا بیان۔

۲۰۱۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ حُمْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ *

۲۰۱۹۔ احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب تم امارت (حکومت) کے حریص ہوں گے اور قیامت کے دن تمہیں ندامت ہو گی، پس دودھ پلانے والی اچھی ہے اور دودھ چڑھانے والی بری ہے اور محمد بن بشار نے بواسطہ عبداللہ بن حمران، عبدالحمید، سعید مقبری، عمر بن حکم، ابوہریرہؓ سے ان کا قول (یعنی موقوفا) نقل کرتے ہیں۔

۲۰۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ أَمِّرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّا لَا نُوَلِّي هَذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ *

۲۰۲۰۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ میری قوم کے دو آدمی تھے۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہمیں امیر بنادیں اور دوسرے نے بھی یہی کہا آپؐ نے فرمایا کہ ہم اس کا مالک اس کو نہیں بنائیں گے جو اس کی درخواست کرے یا جو اس کا حریص ہو۔

۱۱۴۲ بَاب مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ *

باب ۱۱۴۲۔ جو رعیت کا حاکم بنایا گیا اور اس کی خیر خواہی نہ کی۔

۲۰۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُبَيْدَاللَّهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللَّهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ *

۲۰۲۱۔ ابونعیم، ابوالاشہب، حسن سے روایت کرتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد، معقل بن یسار کے مرض الموت میں عیادت کو گئے تو ان سے معقل نے کہا کہ میں تجھ سے ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس بندے کو اللہ نے کسی رعیت کا حاکم بنایا اور خیر خواہی کے ذریعہ اس کی حفاظت نہیں کی تو جنت کی خوشبو تک اس کو نہیں پہنچے گی۔

۲۰۲۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ قَالَ زَائِدَةُ ذَكَرَهُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُودُهُ

۲۰۲۲۔ اسحاق بن منصور، حسین جعفی، زائدہ، ہشام، حسن سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم معقل بن یسار کے پاس ان کی عیادت کو آئے پھر عبیداللہ ان کے پاس آئے تو ان سے معقل

فَدَخَلَ عَلَيْنَا عُبَيْدُاللّٰهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ *

نے کہا کہ میں تم سے ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص مسلمان رعیت کا حاکم ہو اور وہ اس حال میں مر جائے کہ ان سے خیانت کرنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔

١١٤٣ بَاب مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ *

باب ۱۱۴۳۔ جس نے لوگوں کو مشقت میں ڈالا اللہ اسے مشقت میں ڈالے گا۔

٢٠٢٣- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ طَرِيفٍ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَجُنْدَبًا وَأَصْحَابَهُ وَهُوَ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَمَنْ يُشَاقِقْ يَشْقُقِ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالُوا أَوْصِنَا فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفِّهِ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ مَنْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْدَبٌ قَالَ نَعَمْ جُنْدَبٌ *

۲۰۲۳۔ اسحٰق واسطی، خالد، جریری، طریف ابو تمیمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں صفوان، جندب اور ان کے ساتھیوں کے پاس موجود تھا وہ لوگوں کو نصیحت کر رہے تھے کہ کسی نے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے شہرت کی خواہش کی تو قیامت کے دن اللہ (ان کی اس نیت کو) ظاہر کر دے گا اور فرمایا کہ جس نے کسی کو مشقت میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو مشقت میں ڈالے گا ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں اور نصیحت کیجئے انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے انسان کا پیٹ سڑتا ہے اس لئے اگر کوئی پاکیزہ چیز ہی کھا سکے تو ایسا کرے اور جو شخص یہ چاہے کہ اس کے اور بہشت کے درمیان چلو بھر خون جو اس نے ناحق بہایا ہو حائل نہ ہو تو چاہئے کہ ایسا کرے، میں نے ابو عبداللہ سے کہا کون کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کیا جندب نے کہا ہے کہا ہاں! جندب نے کہا ہے۔

١١٤٤ بَاب الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ وَقَضَى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الطَّرِيقِ وَقَضَى الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ*

باب ۱۱۴۴۔ راستہ میں فتویٰ دینے اور فیصلہ کرنے کا بیان اور یحییٰ بن یعمر نے راستہ میں فیصلہ کیا اور شعبی نے اپنے گھر کے دروازے پر فیصلہ کیا ہے۔

٢٠٢٤- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْه قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ

۲۰۲۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، سالم بن ابی الجعد، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار میں اور نبی ﷺ دونوں مسجد سے باہر نکل رہے تھے مسجد کے دروازے کے پاس ہم سے ایک شخص ملا اس نے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم نے اس کے لئے کیا سامان کر رکھا ہے؟ وہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ *

کچھ خاموش سا ہو گیا پھر اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے اس کے لئے زیادہ روزے نماز اور صدقہ کا تو سامان مہیا نہیں کیا ہے لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا کہ تو اس کے ہمراہ ہو گا جس سے محبت کرتا ہے۔

١١٤٥ بَاب مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَّابٌ *

باب ۱۱۴۵۔ اس امر کا بیان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دربان نہ تھا۔(۱)

٢٠٢٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ تَعْرِفِينَ فُلَانَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ خِلْوٌ مِنْ مُصِيبَتِي قَالَ فَجَاوَزَهَا وَمَضَى فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا عَرَفْتُهُ قَالَ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَتْ إِلَى بَابِهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ *

۲۰۲۵۔ اسحاق، عبدالصمد، شعبہ، ثابت بنانی، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھر کی ایک عورت سے کہہ رہے تھے کہ کیا تو فلاں عورت کو جانتی ہے؟ اس نے کہا ہاں! انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ اس عورت کے پاس سے گزرے اس وقت وہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی آپؐ نے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر، اس نے کہا کہ تو مجھ سے دور ہو اس لئے کہ تو میری مصیبت سے ناواقف ہے، آپؐ اس سے آگے بڑھ کر گزر گئے، اس عورت کے پاس سے ایک شخص گزرا اور اس نے پوچھا تم سے رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا، اس عورت نے کہا میں نے ان کو نہیں پہچانا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، وہ عورت آپؐ کے دروازے کے پاس پہنچی وہاں کوئی دربان نہیں پایا اس نے اندر جا کر کہا یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم! میں نے آپؐ کو نہیں پہچانا نبی صلی اللہ عیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر صدمہ کے شروع ہی میں کرنا چاہئے۔

١١٤٦ بَاب الْحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ *

باب ۱۱۴۶۔ ماتحت حاکم کا اپنے حاکم اعلیٰ کے سامنے کسی واجب القتل شخص کے قتل کا حکم کرنے کا بیان۔

٢٠٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

۲۰۲۶۔ محمد بن خالد ذہلی، انصاری محمد، انصاری کے باپ ثمامہ حضرت انس (بن مالکؓ) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ قیس بن سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے امیر کے

۱۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دربان نہیں ہوتا تھا جبکہ دوسری بعض روایات میں بعض خاص صحابہؓ کے بارے میں یہ آتا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربان تھے تو ان دونوں قسموں کی روایات کو محدثینؒ نے یوں جمع فرمایا ہے کہ جب آپؐ کو گھر میں کوئی مشغولیت ہوتی یا آپؐ تنہائی اختیار فرمانا چاہتے تو اس وقت کسی صحابیؓ کو دروازے پر کھڑا کر دیتے اور جب کوئی ایسی بات نہ ہوتی تو پھر آپؐ کے دروازے پر کوئی دربان نہ ہوتا تھا۔

إِنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ *

صاحب شرطی تھے۔

٢٠٢٧- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ الْقَطَّانُ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأَتْبَعَهُ بِمُعَاذٍ *

۲۰۲۷۔ مسدد، یحییٰ، قرہ، حمید بن ہلال، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (یمن کی طرف) بھیجا پھر ان کے بعد حضرت معاذ کو بھیجا۔

٢٠٢٨- حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ مَا لِهَذَا قَالَ أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى أَقْتُلَهُ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۲۸۔ عبداللہ بن صباح، محبوب بن حسن، خالد، حمید بن ہلال، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی مسلمان ہوا پھر یہودی ہو گیا، معاذ بن جبل پہنچے اس حال میں کہ وہ آدمی ابو موسیٰ کے پاس تھا، معاذؓ نے پوچھا اس نے کیا جرم کیا ہے اس نے کہا کہ یہ مسلمان ہو کر یہودی ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ اس کو قتل نہ کر دوں گا اس لئے کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا یہی حکم ہے۔

١١٤٧ بَاب هَلْ يَقْضِي الْقَاضِي أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضْبَانُ *

باب ۱۱۴۷۔ کیا حاکم غصہ کی حالت میں فیصلہ کر سکتا ہے یا فتویٰ دے سکتا ہے۔

٢٠٢٩- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ وَكَانَ بِسِجِسْتَانَ بِأَنْ لَا تَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ *

۲۰۲۹۔ آدم، شعبہ، عبدالملک بن عمیر، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرہؓ نے اپنے بیٹے کو جو سجستان میں تھے لکھ بھیجا، کہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا جب کہ تم غصہ کی حالت میں ہو اس لئے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی ثالث دو آدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

٢٠٣٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ

۲۰۳۰۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، اسمٰعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، ابو مسعود انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم میں عشاء کی نماز سے فلاں آدمی کی وجہ سے رک جاتا ہوں جو ہم لوگوں کو طویل نماز پڑھاتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو وعظ میں اس دن سے زیادہ غصے کی

مِمَّا يُطِيلُ بنَا فِيهَا قَالَ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بالنَّاسِ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ *

حالت میں کبھی نہیں دیکھا ہے پھر فرمایا کہ اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ (نماز سے) بھگانے والے ہیں اس لئے تم میں سے جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے اس لئے کہ ان میں بڑے بوڑھے اور کمزور اور ضرورت والے لوگ ہیں۔

٢٠٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكَرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا *

۲۰۳۱۔ محمد بن ابی یعقوب کرمانی، حسان بن ابراہیم، یونس، محمد، سالم، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمرؓ نے آنحضرت ﷺ سے یہ بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ اس پر غصہ میں آئے پھر فرمایا کہ اس کو چاہئے کہ اس سے رجوع کرلے اور اسے اپنے پاس رہنے دے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے پھر اگر طلاق دینا چاہے تو اس کو طلاق دے۔

١١٤٨ بَاب مَنْ رَأَى لِلْقَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ إِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُونَ وَالتُّهَمَةَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ وَذَلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرًا مَشْهُورًا *

باب ۱۱۴۷۔ اس شخص کا بیان جس نے خیال کیا کہ قاضی کو لوگوں کے معاملہ میں اپنے علم سے فیصلہ کرنے کا اختیار ہے جبکہ اس کو گمان اور تہمت کا خوف نہ ہو جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند سے فرمایا کہ اتنا تو لے لے جتنا تجھ کو اور تیرے بچے کو کافی ہو اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ وہ امر مشہور ہو۔

٢٠٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ

۲۰۳۲۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ آئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم روئے زمین پر کوئی خیمہ والا نہیں تھا جس کے متعلق مجھے پسند ہو کہ آپ کے خیمہ والوں سے زیادہ ذلیل ہو اور آج یہ حال ہو گیا ہے کہ روئے زمین پر کوئی خیمہ والا ایسا نہیں جس کے متعلق مجھے پسند ہو کہ آپ کے خیمہ والوں سے زیادہ معزز ہو پھر عرض کیا کہ ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے تو کیا میرے لئے کوئی حرج ہے اس بات میں کہ اپنے بچوں کو اس کے مال سے کھلاؤں آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں اگر تو اس کو دستور کے

مِن الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَهَا لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ مِنْ مَعْرُوفٍ *

مطابق کھلائے۔

١١٤٩ بَاب الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْتُومِ وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ وَكِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عَامِلِهِ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ إِلَّا فِي الْحُدُودِ ثُمَّ قَالَ إِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَأً فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ هَذَا مَالٌ بِزَعْمِهِ وَإِنَّمَا صَارَ مَالًا بَعْدَ أَنْ ثَبَتَ الْقَتْلُ فَالْخَطَأُ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ فِي الْجَارُودِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ فِي سِنٍّ كُسِرَتْ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ وَالْخَاتَمَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُومَ بِمَا فِيهِ مِنَ الْقَاضِي وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِالْكَرِيمِ الثَّقَفِيُّ شَهِدْتُ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ يَعْلَى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَإِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَالْحَسَنَ وَثُمَامَةَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَنَسٍ وَبِلَالَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَعَبْدَاللَّهِ بْنَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ وَعَامِرَ بْنَ عَبِيدَةَ وَعَبَّادَ بْنَ مَنْصُورٍ يُجِيزُونَ كُتُبَ الْقُضَاةِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ فَإِنْ قَالَ الَّذِي جِيءَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ إِنَّهُ زُورٌ قِيلَ لَهُ اذْهَبْ فَالْتَمِسِ الْمَخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَلَى كِتَابِ الْقَاضِي الْبَيِّنَةَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ

باب ۱۱۴۹۔ مہر کیے ہوئے خط پر گواہی اور اس کے جائز ہونے کا بیان اور حاکم کا اپنے عامل اور قاضی کا دوسرے قاضی کے پاس خط لکھنے کا بیان اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حاکم کا لکھنا صرف حدود میں جائز ہے پھر کہتے ہیں کہ اگر قتل خطاء ہو تو جائز ہے اس لئے کہ یہ ان کے خیال میں مال کا معاملہ ہے حالانکہ جب قتل ثابت ہو جائے تو یہ بھی مال کا معاملہ ہو جاتا ہے، اس لئے خطاء اور عمد دونوں یکساں ہیں اور حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کو حدود کے متعلق لکھ بھیجا اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے دانت کے توڑے جانے کے متعلق لکھ بھیجا اور ابراہیم نے کہا کہ قاضی کا قاضی کو لکھنا جائز ہے جب کہ وہ خط اور مہر کو پہچانتا ہو اور شعبی مہر کیے ہوئے خط کو جاری کرتے تھے جو اس میں لکھا ہوتا اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے اور معاویہ بن عبدالکریم ثقفی نے بیان کیا کہ میں عبدالملک بن یعلی قاضی بصرہ اور ایاس بن معاویہ حسن و ثمامہ بن عبداللہ بن انس، بلال بن ابی بردہ و عبداللہ بن بریدہ اسلمی اور عامر بن عبیدہ اور عباد بن منصور کے پاس موجود رہا۔ یہ لوگ گواہی کی موجودگی کے بغیر قاضیوں کے لکھے ہوئے کو جاری کر دیتے تھے۔ پس اگر وہ شخص جس کے پاس خط لایا گیا ہے کہے کہ وہ جھوٹا (یعنی جعلی) ہے تو اس کو کہا جائے گا کہ تو جا اور اس سے نکلنے کا راستہ ڈھونڈھ اور سب سے پہلے جس نے قاضی کی تحریر پر گواہ طلب کیا وہ ابن ابی لیلیٰ اور سوار بن عبداللہ تھے اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے عبید اللہ بن محرز نے بیان کیا کہ میں قاضی بصرہ موسیٰ بن انس کی طرف سے

حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُحْرِزٍ جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ الْبَيِّنَةَ أَنَّ لِي عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ وَجِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ فَأَجَازَهُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَأَبُو قِلَابَةَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّةٍ حَتَّى يَعْلَمَ مَا فِيهَا لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ فِيهَا جَوْرًا وَقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ خَيْبَرَ إِمَّا أَنْ تَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الشَّهَادَةِ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ وَإِلَّا فَلَا تَشْهَدْ *

ایک تحریر لایا اور میں نے ان کے پاس گواہ قائم کئے کہ میرا فلاں کے پاس اتنا اتنا مال ہے اس وقت وہ شخص کوفہ میں تھا، میں قاسم بن عبدالرحمٰن کے پاس وہ تحریر لے کر آیا تو اس کو انہوں نے جاری کر دیا اور حسن اور ابو قلابہ نے مکروہ سمجھا کہ کسی وصیت کے گواہ بنیں جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس میں کیا لکھا ہے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا ہے کہ شاید اس میں برائی ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کے نام لکھ بھیجا کہ یا تو اپنے ساتھی کی دیت دو یا لڑائی کے لئے تیار رہو اور زہری پردہ کے پیچھے والی عورت پر گواہی دینے کے متعلق کہتے ہیں کہ اگر تم اس کی آواز پہچانتے ہو تو گواہ ہو جاؤ ورنہ گواہی نہ دو۔

۲۰۳۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِهِ وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *

۲۰۳۳۔ محمد بن بشار، غندر، قتادہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے قیصر روم کو خط لکھنا چاہا تو لوگوں نے کہا کہ وہ لوگ صرف وہی خط پڑھتے ہیں جو مہر کیا ہوا ہو چنانچہ آنحضرت ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کیا ہوا تھا (یہی انگوٹھی مہر کا کام دیتی تھی)۔

۱۱۵۰ بَاب مَتَى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ وَقَالَ الْحَسَنُ أَخَذَ اللَّهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ لَا يَتَّبِعُوا الْهَوَى وَلَا يَخْشَوُا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ثُمَّ قَرَأَ (يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ)

باب ۱۱۵۰۔ آدمی کب فیصلہ کرنے کے لائق ہوتا ہے اور حسن بصری نے کہا کہ اللہ نے حکام سے عہد لیا کہ وہ خواہشات کی پیروی نہیں کریں گے اور نہ لوگوں سے ڈریں گے اور نہ کسی آیت کے عوض تھوڑی قیمت وصول کریں گے پھر یہ آیت پڑھی کہ اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا اس لئے تم لوگوں کے درمیان ٹھیک فیصلہ کرو اور خواہشات کی پیروی نہ کرو یہ خواہشات تمہیں اللہ کے راستہ سے گمراہ کر دیں گی، بیشک جو لوگ اللہ کے راہ سے گمراہ ہوتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس لئے کہ وہ

وَقَرَأَ (إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ) (بِمَا اسْتُحْفِظُوا) اسْتُودِعُوا (مِنْ كِتَابِ اللَّهِ) وَقَرَأَ (وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا) فَحَمِدَ سُلَيْمَانَ وَلَمْ يَلُمْ دَاوُدَ وَلَوْلَا مَا ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِ هَذَيْنِ لَرَأَيْتُ أَنَّ الْقُضَاةَ هَلَكُوا فَإِنَّهُ أَثْنَى عَلَى هَذَا بِعِلْمِهِ وَعَذَرَ هَذَا بِاجْتِهَادِهِ وَقَالَ مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَمْسٌ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي مِنْهُنَّ خَصْلَةً كَانَتْ فِيهِ وَصْمَةٌ أَنْ يَكُونَ فَهِمًا حَلِيمًا عَفِيفًا صَلِيبًا عَالِمًا سَئُولًا عَنِ الْعِلْمِ *

یوم حساب کو بھول گئے اور یہ آیت پڑھی کہ ہم نے تورات کو نازل کیا اس میں ہدایت اور روشنی ہے جس کے ذریعہ سے اللہ کے فرمانبردار نبی اور ربانی اور احبار یہودیوں کا فیصلہ کیا کرتے تھے اس سبب سے کہ انہیں کتاب اللہ یاد کرائی گئی تھی اور وہ لوگ اس پر گواہ تھے پس لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے عوض تھوڑی قیمت نہ خریدو اور جس نے فیصلہ نہ کیا اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تو ایسے لوگ کافر ہیں" اور یہ آیت پڑھی کہ "داؤد اور سلیمان جب کھیتی کے معاملہ میں فیصلہ دے رہے تھے جب کہ اس میں قوم کی بکریاں چر گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلہ کے گواہ تھے تو ہم نے یہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہر ایک کو ہم نے حکم اور علم عطا کیا" اللہ تعالیٰ نے سلیمان کی تعریف کی اور داؤد کو ملامت نہیں کی اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا معاملہ نہ بیان کیا ہوتا تو میں دیکھتا کہ قاضی ہلاک ہو گئے ہوتے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے علم کے سبب سے سلیمانؑ کی تعریف کی اور داؤدؑ کو ان کے اجتہاد کے سبب سے معذور سمجھا اور مزاحم بن زفر کا بیان ہے کہ ہم سے عمر بن عبدالعزیز نے کہا پانچ باتیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بات اس میں نہ ہو تو اس میں عیب ہے وہ یہ کہ سمجھدار ہو بردبار ہو، پاکدامن ہو، سخت ہو، عالم ہو، علم کے متعلق دریافت کرنے والا ہو۔

١١٥١ بَاب رِزْقِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَكَانَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي يَأْخُذُ عَلَى

باب ۱۱۵۱۔ حکام اور عاملوں کی تنخواہ (۱) کا بیان اور قاضی شریح قضاء کی اجرت لیا کرتے تھے اور حضرت عائشہؓ نے کہا

۱؎ جمہور اہل علم ائمہ فقہ و محدثین کی یہی رائے ہے کہ قاضی کیلئے بیت المال سے تنخواہ لینا جائز ہے کیونکہ وہ قضاء کے معاملات میں مشغول ہونیکی وجہ سے اپنے معاش کے اسباب اختیار کرنے سے عاجز ہے۔

الْقَضَاءِ أَجْرًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَأْكُلُ الْوَصِيُّ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ *

کہ وصی اپنی محنت کے مطابق (یتیم کے مال میں سے) کھائے اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ نے کھایا ہے۔

۲۰۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ أُخْتِ نَمِرٍ أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِالْعُزَّى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِيَ مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ عُمَرُ فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ عُمَالَتِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ قَالَ عُمَرُ لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَإِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ *

۲۰۳۴۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، سائب بن یزید بن اخت نمر، حویطب بن عبدالعزی، عبداللہ بن سعدی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ وہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں ان کے پاس آئے تو ان سے حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیا مجھ سے یہ بیان نہیں کیا گیا ہے کہ تم لوگوں کے کام کرتے ہو پھر جب تم کو اس کی اجرت دی جاتی ہے تو تم اس کو ناپسند کرتے ہو، میں نے کہا ہاں، حضرت عمرؓ نے کہا پھر اس سے تمہارا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور مال بھی ہے میں چاہتا ہوں کہ اپنی اجرت مسلمانوں پر صدقہ کر دوں، حضرت عمرؓ نے کہا کہ ایسا نہ کرو اس لئے کہ میں نے بھی وہی ارادہ کیا تھا جو تم نے ارادہ کیا ہے رسول اللہ ﷺ مجھ کو کچھ دیا کرتے تھے تو میں کہتا کہ یہ اس کو دے دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو یہاں تک کہ ایک بار آپؐ نے مجھے مال دیا تو میں نے عرض کیا کہ اس کو دے دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کو لے لو اور اس کے ذریعہ سے مالدار بن کر اس کو صدقہ کر دو اگر مال تمہارے پاس اس طور پر آئے کہ تم اس کے منتظر نہ ہو اور نہ تم اس کا سوال کرنے والے ہو تو اس کو لے لو اور اپنے نفس کو اس کے پیچھے نہ لگاؤ۔ بواسطہ زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے، عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ مجھ کو کچھ دیتے تو میں کہتا یہ اس کو دیدیجئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو یہاں تک کہ ایک بار آپؐ نے مجھے کچھ مال دیا تو میں نے کہا کہ یہ اس کو دیدیجئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت والا ہو، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کو لے کر مالدار بنو اور اس کو صدقہ کرو اگر اس مال میں سے تمہارے پاس اس طرح آئے کہ تم اس کا انتظار کرنے والے نہ ہو اور نہ مانگنے والے ہو تو اس کو لے لو اور جو نہ آئے تو اس کے پیچھے اپنے دل کو نہ لگاؤ۔

۱۱۵۲ بَاب مَنْ قَضَى وَلَاعَنَ فِي

باب ۱۱۵۲۔ مسجد میں فیصلہ کرنے اور لعان کرنے کا بیان

الْمَسْجِدِ وَلَاعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى شُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ وَقَضَى مَرْوَانُ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِينِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَكَانَ الْحَسَنُ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى يَقْضِيَانِ فِي الرَّحَبَةِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ *

حضرت عمرؓ نے منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لعان کیا اور شریح و شعبی نے اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں فیصلہ کیا اور مروان نے زید بن ثابتؓ پر منبر کے پاس قسم کھانے کا حکم دیا اور حسن اور زرارہ بن اوفی مسجد کے باہر میدان میں فیصلہ کیا کرتے تھے۔

٢٠٣٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا *

٢٠٣٥۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا جب کہ دو لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کرائی گئی تھی اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔

٢٠٣٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ. فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ*

٢٠٣٦۔ یحییٰ، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، حضرت سہل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ انصار میں سے ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ بتایئے اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پائے تو کیا اس کو قتل کر دے؟ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا اور میں اس وقت موجود تھا۔

١١٥٣ بَاب مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حَدٍّ أَمَرَ أَنْ يُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُقَامَ وَقَالَ عُمَرُ أَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ *

باب ١١٥٣۔ جس نے مسجد میں فیصلہ کیا یہاں تک کہ جب حد کا وقت آیا تو حکم دے دیا کہ مسجد سے نکل کر حد قائم کی جائے، حضرت عمرؓ نے کہا ہے کہ اس کو مسجد سے باہر نکالو اور حضرت علیؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

٢٠٣٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعًا قَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبُوا بِهِ

٢٠٣٧۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل ابن شہاب ابو سلمہ و سعید بن مسیب، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اس وقت آپؐ مسجد میں تھے اس نے پکار کر کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے زنا کیا ہے، آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا، جب اس نے اپنے اوپر چار گواہیاں دے دیں تو آپؐ نے فرمایا کہ تجھ کو جنون ہے، اس نے کہا نہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اس کو لے جاؤ، اور اس کو سنگسار کر دو، ابن شہاب کا بیان ہے، کہ

فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ بِالْمُصَلَّى رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمِ *

مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے جابر بن عبداللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اس کو عید گاہ میں سنگسار کیا تھا، یونس و معمر اور ابن جریج زہری سے بواسطہ ابو سلمہ، حضرت جابرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنگسار کرنے کے متعلق روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵٤ بَاب مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ لِلْخُصُومِ *

باب ۱۱۵۴۔ جھگڑنے والوں کو امام کے نصیحت کرنے کا بیان۔

۲۰۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ *

۲۰۳۸۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ہشام، اپنے والد سے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے وہ ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تو آدمی ہوں تم میرے پاس مقدمہ لے کر آتے ہو، اور بہت ممکن ہے کہ تم میں سے ایک شخص اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ زبان آور ہو اور میں جو سنوں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں بس جس کے لئے میں اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو وہ اس کو نہ لے اس لئے کہ میں اس کو آگ کا ایک ٹکڑا توڑ کر دیتا ہوں۔

۱۱۵٥ بَاب الشَّهَادَةِ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وِلَايَتِهِ الْقَضَاءَ أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ لِلْخَصْمِ وَقَالَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ ائْتِ الْأَمِيرَ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا عَلَى حَدٍّ زِنًا أَوْ سَرِقَةٍ وَأَنْتَ أَمِيرٌ فَقَالَ شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكَتَبْتُ آيَةَ الرَّجْمِ بِيَدِي وَأَقَرَّ مَاعِزٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا أَرْبَعًا فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

باب ۱۱۵۵۔ جھگڑنے والوں کے لئے قاضی کی گواہی حاکم کے سامنے ہونی چاہئے خواہ وہ قاضی ہونے سے پہلے گواہ ہو یا گفتگو ہونے کے بعد ہو، قاضی شریح سے ایک آدمی نے اپنی گواہی دینے کے لئے کہا جس شخص کا مقدمہ انہیں کے پاس تھا انہوں نے اس آدمی سے کہا کہ امیر کے پاس چلو میں تمہاری گواہی دوں گا اور عکرمہ نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا کہ اگر تم کسی آدمی کو زنا یا چوری کرتے دیکھو اور تم امیر ہو تو کیا تم محض اپنے دیکھنے سے اس پر حد قائم کرو گے، عبدالرحمٰن نے کہا کہ تمہاری گواہی ایک عام مسلمان جیسی ہے، حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم ٹھیک کہتے ہو پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ عمرؓ نے کتاب اللہ میں زیادتی کر دی تو رجم کئے جانے والی آیت کو اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا اور ماعز نے آنحضرت کے سامنے چار بار زنا کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهُ وَقَالَ حَمَّادٌ إِذَا أَقَرَّ مَرَّةً عِنْدَ الْحَاكِمِ رُجِمَ وَقَالَ الْحَكَمُ أَرْبَعًا *

اقرار کیا تو آپؐ نے اسے رجم کئے جانے کا حکم دیا اور یہ کسی نے نہیں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین کو اس پر گواہ بنایا، حماد نے کہا کہ جب زانی ایک بار اقرار کرے تو اسے رجم کر دیا جائے اور حکم نے کہا کہ چار بار اقرار کرے تو رجم کیا جائے۔

۲۰۳۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ لَهُ بَيِّنَةٌ عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ سِلَاحُ هَذَا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي قَالَ فَأَرْضِهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ قَالَ لِي عَبْدُاللَّهِ عَنِ اللَّيْثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ وَقَالَ أَهْلُ الْحِجَازِ الْحَاكِمُ لَا يَقْضِي بِعِلْمِهِ شَهِدَ بِذَلِكَ فِي وِلَايَتِهِ أَوْ قَبْلَهَا وَلَوْ أَقَرَّ خَصْمٌ عِنْدَهُ لِآخَرَ بِحَقٍّ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَقْضِي عَلَيْهِ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتَّى يَدْعُوَ بِشَاهِدَيْنِ فَيُحْضِرَهُمَا إِقْرَارَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مَا سَمِعَ أَوْ رَآهُ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَضَى بِهِ وَمَا كَانَ فِي غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنْهُمْ بَلْ يَقْضِي بِهِ لِأَنَّهُ مُؤْتَمَنٌ

۲۰۳۹۔ قتیبہ، لیث، یحیٰی، عمر بن کثیر، ابو محمد (ابو قتادہ کے مولی) سے روایت کرتے ہیں ابو قتادہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن فرمایا کہ جس شخص نے کسی کو قتل کیا ہے اور اس کے پاس گواہ ہو تو اس مقتول کا مال اس کو ملے گا۔ ابو قتادہ نے کہا کہ میں کھڑا ہوا تا کہ اپنے مقتول پر کوئی گواہ پیش کروں لیکن میں نے کسی کو نہیں پایا جو گواہی دے، چنانچہ میں بیٹھ گیا پھر مجھے خیال آیا تو میں نے اس کا حال رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ان بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ یہ جس مقتول کا ذکر کر رہے ہیں اس کا ہتھیار تو میرے پاس ہے آپ ان کو مجھ سے راضی کر دیجئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ ہرگز نہیں ایسا نہ ہوگا کہ آپ قریش کے ایک بدرنگ کو دے دیں گے اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو چھوڑ دیں گے جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کرتا ہے ابو قتادہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو انہوں نے وہ ہتھیار مجھے دے دیئے، میں نے اس سے ایک باغ خرید لیا وہ سب سے پہلا مال تھا جو میں نے حاصل کیا عبداللہ، لیث سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور وہ مجھے دلا دیا اور اہل حجاز کا قول ہے کہ حاکم اپنے علم کی بنا کر فیصلہ نہ کرے خواہ وہ قاضی بننے کے بعد یا اس سے پہلے اس کا گواہ ہو اور اگر فریق مخالف اس کے نزدیک کسی کے حق کا اقرار مجلس قضا میں کرے تو بعض حجازیوں کے نزدیک اس پر فیصلہ نہ کیا جائے گا جب تک کہ دو گواہوں کو بلا کر ان کی موجودگی میں اقرار نہ کرائے اور بعض عراقیوں کا قول ہے کہ مجلس قضا میں جو کچھ سنے یا دیکھے تو اس پر فیصلہ کر دے اور اس مجلس کے علاوہ میں کوئی بات دیکھے تو دو گواہوں کے بغیر فیصلہ نہ کرے اور انہیں میں سے بعض کا قول ہے کہ وہ فیصلہ کر دے اس لئے کہ وہ امانتدار ہے اور

وَإِنَّمَا يُرَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِي بِعِلْمِهِ فِي الْأَمْوَالِ وَلَا يَقْضِي فِي غَيْرِهَا وَقَالَ الْقَاسِمُ لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يُمْضِيَ قَضَاءً بِعِلْمِهِ دُونَ عِلْمِ غَيْرِهِ مَعَ أَنَّ عِلْمَهُ أَكْثَرُ مِنْ شَهَادَةِ غَيْرِهِ وَلَكِنَّ فِيهِ تَعَرُّضًا لِتُهَمَةِ نَفْسِهِ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ وَإِيقَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُونِ وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّنَّ فَقَالَ إِنَّمَا هَذِهِ صَفِيَّةُ *

شہادت کا مقصد اصل حقیقت کا جاننا ہے اور اس کے علم کا مرتبہ شہادت سے زیادہ ہے اور بعض عراقیوں کا قول ہے کہ مال میں اپنے علم کی بنا پر فیصلہ کر دے اس کے علاوہ میں نہیں۔ قاسم کا قول ہے کہ حاکم کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے علم سے بغیر کسی گواہ کے فیصلہ کر دے باوجود اس کے کہ اس کا علم دوسروں کی گواہی سے زیادہ بلند مرتبہ رکھتا ہے لیکن اس سے مسلمانوں کے دل میں تہمت کا خیال پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور اس کے باعث ان کے گمان میں پڑ جانے کا خطرہ ہے اور نبی ﷺ نے ظن کو مکروہ سمجھا ہے چنانچہ انہوں نے (ایک بار جب کہ حضرت صفیہؓ کے ساتھ تھے) فرمایا کہ یہ صفیہؓ ہیں۔

٢٠٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَلَمَّا رَجَعَتِ انْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّ بِهِ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ رَوَاهُ شُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۴۰۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم، ابن شہاب، علی بن حسین سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے پاس صفیہؓ بنت حیی آئیں جب وہ لوٹنے لگیں تو آپؐ بھی ان کے ساتھ چلے آپؐ کے پاس سے انصار کے دو شخص گزرے آپؐ نے ان دونوں کو بلایا اور فرمایا یہ تو صفیہؓ ہیں ان دونوں نے کہا سبحان اللہ (یعنی کیا ہم لوگ آپؐ کے متعلق بدگمانی کر سکتے ہیں) آپؐ نے فرمایا کہ شیطان آدمی کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے شعیب اور ابن مسافر اور ابن ابی عتیق اور اسحاق بن یحییٰ بواسطہ زہری علی بن حسین، حضرت صفیہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

١١٥٦ بَاب أَمْرِ الْوَالِي إِذَا وَجَّهَ أَمِيرَيْنِ إِلَى مَوْضِعٍ أَنْ يَتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصَيَا *

باب ۱۱۵۶۔ حاکم جب دو امیروں کو ایک جگہ بھیجے تو ان کو حکم دینا کہ ایک دوسرے کا کہا مانیں (۱) اور جھگڑا نہ کریں۔

٢٠٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى

۲۰۴۱۔ محمد بن بشار، عقدی، شعبہ، سعید بن ابی بردہ، ابو بردہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے میرے والد اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم دونوں آسانی کرنا اور سختی نہ کرنا لوگوں کو خوشخبری دینا نفرت نہ دلانا

---

(۱) "تطاوعا" کا معنی یہ ہے کہ آپس میں موافقت رکھنا اختلاف نہ کرنا اس سے تمہارے متبعین میں بھی اختلافات اور عداوتیں پیدا ہو جائیں گی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کے دو مختلف علاقوں میں جب قاضی بنا کر بھیجا اس وقت آپؐ نے یہ نصیحتیں فرمائی تھیں۔

الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى إِنَّهُ يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَقَالَ النَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

اور ایک دوسرے کا کہا ماننا۔ ابو موسیٰؓ نے عرض کیا کہ میرے ملک میں بتع بنایا جاتا ہے (اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے) آپؐ نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور نضر اور ابوداؤد اور یزید بن ہارون اور وکیع بواسطہ شعبہ، سعید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

١١٥٧ بَاب إِجَابَةِ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ وَقَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَبْدًا لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ *

باب ۱۱۵۷۔ حاکم کا دعوت کو قبول کرنے کا بیان اور حضرت عثمان نے مغیرہ بن شعبہ کے ایک غلام کی دعوت قبول کی ہے۔

٢٠٤٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ *

۲۰۴۲۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، سفیان، منصور، ابووائل، حضرت ابوموسیٰؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مسلمان قیدیوں کو چھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرو۔

١١٥٨ بَاب هَدَايَا الْعُمَّالِ *

باب ۱۱۵۸۔ عمال کے تحفہ کا بیان۔

٢٠٤٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي أَسْدٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتَبِيَّةِ عَلَى صَدَقَةٍ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَأْتِي يَقُولُ هَذَا لَكَ وَهَذَا لِي فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَيُهْدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْتِي بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا قَالَ سُفْيَانُ قَصَّهُ عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ

۲۰۴۳۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، عروہ، ابوحمید ساعدیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بنی اسد کے ایک شخص کو جس کو ابن اتبیہ کہا جاتا تھا صدقہ کا عامل بنا کر بھیجا جب وہ واپس آیا تو کہا کہ یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے تحفہ میں ملا ہے، تو آنحضرت ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے، سفیان نے بھی کہا کہ آپؐ منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا کہ عامل کا کیا حال ہے کہ ہم اس کو بھیجتے ہیں تو وہ واپس آکر کہتا ہے کہ یہ تمہارا ہے اور یہ میرا ہے (جو مجھے تحفہ میں ملا ہے) تو کیوں نہیں وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں بیٹھا رہتا پھر دیکھتا کہ کیا اسے تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں تیری جان ہے جو عامل جو کچھ بھی رکھ لے گا تو قیامت کے دن وہ چیز اس پر سوار ہو گی اگر وہ اونٹ ہو گا تو وہ بولتا ہو گا اور اگر گائے ہو گی تو وہ بولتی ہو گی یا بکری ہو گی تو وہ ممیاتی ہو گی، پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور فرمایا کہ سن لو! کیا میں نے پہنچا دیا تین بار آپؐ نے فرمایا، سفیان نے کہا کہ ہم سے زہری نے یہ بیان

وَزَادَ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعَ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنِي وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ مَعِي وَلَمْ يَقُلِ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ أُذُنِي (خُوَارٌ) صَوْتٌ وَالْجُؤَارُ مِنْ (تَجْأَرُونَ) كَصَوْتِ الْبَقَرَةِ *

کیا اور ہشام نے بواسطہ اپنے والد ابو حمید سے زیادہ نقل کیا اور کہا کہ میرے کانوں نے اسے سنا اور آنکھوں سے دیکھا اور یزید بن ثابت سے پوچھ لو انہوں نے بھی میرے ساتھ سنا اور زہری نے یہ لفظ نہیں کہے کہ میرے کانوں نے سنا، خوار سے مراد آواز ہے اور جوار، تجارون سے ماخوذ ہے جیسے گائے کی آواز۔

١١٥٩ بَاب اسْتِقْضَاءِ الْمَوَالِي وَاسْتِعْمَالِهِمْ *

باب ۱۱۵۹۔ غلاموں کو قاضی بنانے اور عامل بنانے کا بیان۔

٢٠٤٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ يَؤُمُّ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ وَزَيْدٌ وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ *

۲۰۴۴۔ عثمان بن صالح، عبداللہ بن وہب، ابن جریج، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سالم (ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام) مہاجرین اولین کی امامت قبا میں کیا کرتے تھے اس حال میں کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ موجود ہوتے تھے ان میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت ابو سلمہؓ اور حضرت زید اور حضرت عامر بن ربیعہ بھی ہوتے تھے۔

١١٦٠ بَاب الْعُرَفَاءِ لِلنَّاسِ *

باب ۱۱۶۰۔ (حاکم کے سامنے) واقف کاروں کا پیش ہونے کا بیان۔

٢٠٤٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ أَذِنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُونَ فِي عِتْقِ سَبْيِ هَوَازِنَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا *

۲۰۴۵۔ اسماعیل بن ابی اویس، اسماعیل بن ابراہیم، موسیٰ بن عقبہ، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب مسلمانوں نے ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کر دینے کی اجازت دی تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی ہے اس لئے تم لوگ جاؤ یہاں تک کہ میرے پاس لوگ آئیں جو تمہارے حالات سے واقف ہوں، چنانچہ تمام لوگ واپس چلے گئے اور ان سے ان کے سرداروں نے گفتگو کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوٹ کر آئے اور آپؐ سے عرض کیا کہ لوگ اس پر راضی ہیں اور اجازت دے دی ہے۔

١١٦١ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنْ ثَنَاءِ السُّلْطَانِ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ *

باب ۱۱۶۱۔ بادشاہ کے سامنے اس کی تعریف کرنا اور اس کے پیچھے اس کے خلاف کہنا مکروہ ہے۔

٢٠٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُنَاسٌ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سُلْطَانِنَا فَنَقُولُ لَهُمْ خِلَافَ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا *

۲۰۴۶۔ ابونعیم، عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ابن عمرؓ سے کہا کہ ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں تو ہم ان سے ایسی گفتگو کرتے ہیں جو اس کے خلاف ہوتی ہے جب کہ ہم ان کے پاس سے جدا ہوتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم اس کو نفاق سمجھتے ہیں۔

٢٠٤٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ *

۲۰۴۷۔ قتیبہ، لیث، یزید بن ابی حبیب، عراک، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ لوگوں میں بدترین وہ شخص ہے جو دورخا آدمی ہے کہ ایک کے پاس آکر کچھ کہتا ہے اور دوسرے پاس کچھ اور کہتا ہے۔

١١٦٢ بَاب الْقَضَاءِ عَلَى الْغَائِبِ *

باب ۱۱۶۲۔ غائب شخص پر حکم لگانے کا (۱) بیان۔

٢٠٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ هِنْدًا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَأَحْتَاجُ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ *

۲۰۴۸۔ محمد کثیر، سفیان، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہند نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے اور مجھ کو ضرورت ہوتی ہے کہ میں اس کے مال میں سے لوں آپؐ نے فرمایا کہ تو اس کے مال میں سے قاعدہ کے مطابق اتنا لے لے جو تجھ کو اور تیرے بچے کو کافی ہو۔

١١٦٣ بَاب مَنْ قُضِيَ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يُحِلُّ حَرَامًا وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا *

باب ۱۱۶۳۔ جس شخص کے لئے اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ فیصلہ کیا جائے تو وہ اس کو نہ لے اس لئے کہ حاکم کا فیصلہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کرتا۔

٢٠٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ

۲۰۴۹۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ زینب بنت ابی سلمہ، ام سلمہ زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے پر کچھ جھگڑے کی آواز سنی آپؐ ان کی طرف باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تو محض ایک انسان ہوں اور میرے پاس مقدمہ آتا ہے ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ایک دوسرے سے زیادہ بلیغ ہو اور میں یہ گمان کر کے کہ وہ سچا ہے اور میں اس کے

---

(۱) علماء احناف احادیث و آثار کی روشنی میں یہ فرماتے ہیں کہ قضاء علی الغائب جائز نہیں ہے، حنیفہ کی مستدلات اور امام بخاریؒ وغیرہ حضرات کے مستدلات کے جواب کے لئے ملاحظہ ہو اعلاء السنن۔

يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا *

حق میں فیصلہ کردوں جس شخص کے لئے کسی مسلمان کے حق میں فیصلہ کردوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے اب وہ اس کو لے لے یا چھوڑ دے۔

٢٠٥٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى *

۲۰۵۰۔ اسماعیل، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہ زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا مجھ سے ہے اس لئے تم اس پر قبضہ کر لینا جب فتح مکہ کا سال آیا تو اس کو سعد نے لیا اور کہا کہ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے میرے بھائی نے اس کے متعلق مجھ کو وصیت کی تھی، عبد بن زمعہ اس کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مقدمہ لے گئے، سعد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے بھائی کا بیٹا ہے اس نے مجھ کو اس کے بارے میں وصیت کی تھی اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جو اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ یہ تمہارا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لڑکا بستر والے کے لئے ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں پھر سودہؓ بنت زمعہ سے فرمایا کہ تم اس سے پردہ کیا کرو اس لئے کہ اس میں عتبہ سے مشابہت تھی چنانچہ حضرت سودہؓ نے اسے مرتے دم تک نہیں دیکھا۔

١١٦٤ بَاب الْحُكْمِ فِي الْبِئْرِ وَنَحْوِهَا*

باب ۱۱۶۴۔ کنویں وغیرہ کے متعلق فیصلہ کرنے کا بیان۔

٢٠٥١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) الْآيَةَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ وَعَبْدُاللَّهِ يُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ فِيَّ

۲۰۵۱۔ اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، سفیان، منصور و اعمش، ابووائل عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی اس لئے جھوٹی قسم کھائے کہ کسی کا مال ہضم کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا تو اشعث اور عبداللہ ان سے بیان کرتے ہوئے آئے کہ یہ آیت میرے متعلق نازل ہوئی میرا ایک شخص سے ایک کنویں کے متعلق جھگڑا تھا تو نبی

نَزَلَتْ وَفِي رَجُلٍ خَاصَمْتُهُ فِي بِئْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَلْيَحْلِفْ قُلْتُ إِذًا يَحْلِفُ فَنَزَلَتْ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ) الْآيَةَ *

۱۱۶۵ بَاب الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ *

۲۰۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا *

۱۱۶۶ بَاب بَيْعِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَبَّرًا مِنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ *

۲۰۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ *

۱۱۶۷ بَاب مَنْ لَمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنِ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْأُمَرَاءِ حَدِيثًا *

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی گواہ ہے میں نے کہا نہیں، آپؐ نے فرمایا کہ پھر وہ قسم کھائے گا میں نے عرض کیا کہ وہ تو قسم کھالے گا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الخ۔

باب ۱۱۶۵۔ تھوڑے اور زیادہ مال میں فیصلہ کرنے کا بیان اور ابن عیینہ نے ابن شبرمہ سے نقل کیا کہ تھوڑے اور زیادہ مال میں فیصلہ کرنا برابر ہے۔

۲۰۵۱۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیرؓ زینب بنت ابی سلمہؓ اپنی ماں ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دروازے کے پاس جھگڑے کی آواز سنی، باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تو محض انسان ہوں اور میرے پاس لوگ مقدمہ لے کر آتے ہیں اور بہت ممکن ہے کہ ایک شخص دوسرے سے زیادہ بلیغ ہو اور میں یہ خیال کر کے کہ وہ سچا ہے اس کے حق میں فیصلہ کر دوں تو میں جس کے لئے کسی مسلمان کے حق میں سے فیصلہ کر دوں تو وہ آگ کا ٹکڑا ہے، اب اسے اختیار ہے کہ اسے لے لے یا چھوڑ دے۔

باب ۱۱۶۶۔ لوگوں کے مال اور جائیداد کو امام کے فروخت کرنے کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ نے نعیم بن نحام کی طرف سے بیع کی ہے۔

۲۰۵۳۔ ابن نمیر، محمد بن بشر، اسماعیل، سلمہ بن کہیل، عطاء، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کو خبر ملی کہ آپؐ کے ایک صحابی نے ایک غلام کو ہدیہ کر دیا اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہ تھا چنانچہ آپؐ نے اس کو آٹھ سو درہم میں بیچ دیا پھر آپؐ نے اس کی قیمت اس کے پاس بھیج دی۔

باب ۱۱۶۷۔ اس شخص کا بیان جس نے اس کو طعن شمار نہیں کیا کہ کوئی شخص امراء کے متعلق کوئی ایسی بات کہے جو وہ نہیں جانتا۔

٢٠٥٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطُعِنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ *

۲۰۵۴۔ موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینارؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمرؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر اسامہ بن زیدؓ کو مقرر کیا تو ان کی امارت میں طعن کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم اس کی امارت میں طعن کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن کر چکے ہو اور خدا کی قسم وہ امارت کے لائق تھے اور لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب تھے اس کے بعد لوگوں میں یہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

١١٦٨ بَاب الْأَلَدِّ الْخَصِمِ وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الْخُصُومَةِ (لُدًّا) عُوجًا *

باب ۱۱۶۸۔ الالد الخصام یعنی اس شخص کا بیان جو ہمیشہ جھگڑا کرے لدًا عوجا (یعنی ٹیڑھے لوگ) کے معنی میں ہے۔

٢٠٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ *

۲۰۵۵۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ آدمی ہے جو بہت زیادہ جھگڑالو ہے۔

١١٦٩ بَاب إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ أَوْ خِلَافِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ *

باب ۱۱۶۹۔ جب حاکم ظلم سے یا اہل علم کے خلاف فیصلہ کرے تو وہ مردود ہے۔

٢٠٥٦ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا ح و حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِاللَّهِ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَقَالُوا صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا

۲۰۵۶۔ محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے خالد کو بھیجا (دوسری سند) ح، نعیم، عبداللہ، معمر، زہری، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کے پاس بھیجا تو وہ لوگ اچھی طرح نہیں کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے بلکہ ان لوگوں نے کہا کہ ہم دین سے پھر گئے، چنانچہ حضرت خالد قتل اور قید کرنے لگے اور ہم سے ہر شخص کو قیدی دیئے اور ہم میں سے ہر ایک کو حکم دیا کہ اپنے قیدی کو قتل کر دے تو میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ ہمارے ساتھیوں میں سے کوئی شخص اپنے قیدی کو قتل کرے گا، ہم نے یہ نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یا اللہ میں تیرے

أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَرَّتَيْنِ *

سامنے اس سے اپنی برأت کا اظہار کرتا ہوں جو خالد نے کیا آپؐ نے دو مرتبہ فرمایا۔

۱۱۷۰ بَاب الْإِمَامِ يَأْتِي قَوْمًا فَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ *

باب ۱۱۷۰۔ امام کا کسی قوم کے پاس آکر ان کے درمیان صلح کرانے کا بیان۔

۲۰۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرٍو فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَأَقَامَ وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَشَقَّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ قَالَ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْرُغَ فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيحَ لَا يُمْسَكُ عَلَيْهِ الْتَفَتَ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ أَنِ امْضِهْ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ هُنَيَّةً يَحْمَدُ اللَّهَ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضَيْتَ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلْقَوْمِ إِذَا رَابَكُمْ أَمْرٌ

۲۰۵۷۔ ابوالنعمان، حماد، ابوحازم مدینی، سہیل بن سعد ساعدیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بنی عمرو کے درمیان لڑائی ہوئی جب نبی ﷺ کو یہ خبر ملی تو آپؐ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر ان لوگوں کے پاس صلح کرانے تشریف لے گئے، جب عصر کی نماز کا وقت آیا تو حضرت بلالؓ نے اذان کہی اور حضرت ابوبکرؓ کو حکم دیا تو وہ آگے بڑھے پھر نبی ﷺ تشریف لائے اس حال میں کہ حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے لوگوں پر یہ چیز گراں گزری یہاں تک کہ آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے کھڑے ہوگئے اور اس صف میں آگئے جو حضرت ابوبکرؓ کے قریب تھی، راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے تالیاں بجائیں اور ابوبکر جب نماز میں ہوتے تو جب تک فارغ نہ ہو لیتے اس وقت تک کسی طرف متوجہ نہ ہوتے جب انہوں نے دیکھا کہ تالیاں رک نہیں رہیں تو انہوں نے نبی ﷺ کو اپنے پیچھے دیکھا آپؐ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز جاری رکھو اور اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا حضرت ابوبکر تھوڑی دیر ٹھہرے اور نبی ﷺ کے قول پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے پیچھے پھر آئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا کہ تو آگے بڑھ گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی جب اپنی نماز پوری کر چکے تو فرمایا کہ اے ابوبکر جب میں نے تمہیں اشارہ کر دیا تھا تو کس چیز نے تمہیں اس بات سے روکا کہ اپنی نماز کو جاری رکھتے، انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ نبی ﷺ کی امامت کرے اور لوگوں سے آپؐ نے فرمایا کہ جب تم کو کوئی امر (نماز میں) پیش آئے تو تسبیح پڑھنا چاہئے اور تالیاں بجانا عورتوں کے لئے ہے۔

فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ *

۱۱۷۱ بَاب يُسْتَحَبُّ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا *

۲۰۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ لِمَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَإِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِأَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفَنِي مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يَحُثُّ مُرَاجَعَتِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَيَا فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ فِي آخِرِ سُورَةِ التَّوْبَةِ (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ

باب ۱۱۷۱۔ کاتب کے لئے مستحب ہے کہ امانتدار اور عاقل ہو۔

۲۰۵۸۔ محمد بن عبید اللہ، ابو ثابت، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عبید بن سباق، زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ نے مقتل یمامہ میں میرے پاس ایک آدمی بھیج کر مجھے بلوایا اس وقت حضرت عمر بھی موجود تھے حضرت ابو بکر نے کہا میرے پاس عمر آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ یوم یمامہ میں بہت سے قراء شہید ہوگئے ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ تمام جگہوں میں کثیر تعداد میں قرا کے قتل سے قرآن کا کثیر حصہ ضائع نہ ہو جائے اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ قرآن جمع کرنے کا حکم دیں، میں نے کہا کہ میں کیوں کر ایسا کام کروں جس کو آنحضرت ﷺ نے نہیں کیا، عمرؓ کہنے لگے کہ خدا کی قسم یہی بہتر ہے اور عمر مجھ سے بار بار کہنے لگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اس کے لئے کھول دیا جس کے لئے عمر کا سینہ کھول دیا تھا اور میں نے بھی اس کے متعلق وہی خیال کیا جو عمرؓ نے خیال کیا، زید کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر نے کہا کہ تو عقلمند جوان ہے ہم تم پر کسی قسم کا شبہ نہیں کرتے اور تم رسول اللہ ﷺ کے لئے وحی لکھا کرتے تھے اس لئے قرآن کو تلاش کرو اور اس کو جمع کرو، زید کا بیان ہے کہ خدا کی قسم اگر مجھے کسی پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھانے کی تکلیف دی جاتی تو یہ اس جمع قرآن کی تکلیف سے زیادہ وزنی نہ ہوتی جو مجھے دی گئی تھی، میں نے کہا کہ تم دونوں کیونکر ایسا کام کرو گے جس کو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا، حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ خدا کی قسم یہی بہتر ہے، پھر برابر مجھے اس پر آمادہ کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرا سینہ اس چیز کے لئے کھول دیا جس کے لئے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کا سینہ کھول دیا تھا اور میں نے بھی اس میں یہی مناسب خیال کیا چنانچہ میں قرآن تلاش کرنے لگا اور اس کو کھجور کے پتوں، کھالوں اور ٹھیکریوں اور لوگوں کے سینوں میں سے جمع کرنے لگا، میں نے سورہ توبہ کی آخری آیت لقد جاء کم رسول من انفسکم الخ حضرت خزیمہ یا حضرت ابو خزیمہؓ کے

أَنْفُسِكُمْ) إِلَى آخِرِهَا مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ اللِّخَافُ يَعْنِي الْخَزَفَ *

پاس پائی تو میں نے اس کو اس کے آخر میں شامل کر دیا اور یہ صحیفے حضرت ابو بکر کے پاس ان کی زندگی بھر رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اٹھالیا تو حضرت عمرؓ کے پاس ان کی زندگی بھر رہے یہاں تک کہ اللہ نے ان کو بھی اٹھالیا تو حفصہؓ بنت عمرؓ کے پاس رہے، محمد بن عبید اللہ نے کہا کہ لخاف سے مراد ٹھیکریاں ہیں۔

١١٧٢ بَاب كِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِي إِلَى أُمَنَائِهِ *

باب ۱۱۷۲۔ حاکم کا اپنے عاملوں کے پاس اور قاضی کا اپنے امینوں کو خط لکھنے کا بیان۔

٢٠٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى ح حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُخْبِرَ مُحَيِّصَةُ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ وَاللَّهِ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ بِهِ فَكُتِبَ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِالرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ

۲۰۵۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابولیلی، ح، اسماعیل، مالک، ابی لیلی بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سہل، سہل بن ابی حثمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اور ان کی قوم کے بزرگوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ دونوں تنگی کی وجہ سے جو انہیں پیش آئی تھی خیبر کو گئے محیصہ کو خبر ملی کہ عبداللہ قتل کر کے ایک گڑھے میں ڈال دیئے گئے ہیں، یہ سن کر وہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہا کہ خدا کی قسم تم نے ان کو قتل کیا ہے، یہودیوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم نے انہیں قتل نہیں کیا پھر اپنی قوم میں آئے اور ان سے بیان کیا بعد ازاں یہ اور ان کے بڑے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل گفتگو کرنے کے لئے نکلے یہ عبدالرحمٰن وہی تھے جو خیبر میں تھے، نبی ﷺ نے محیصہ سے فرمایا کہ اپنے سے بڑے کو لاؤ، اپنے سے بڑے کو لاؤ یعنی جو تم میں سے معمر ہو وہ گفتگو کرے، چنانچہ حویصہ نے گفتگو کی پھر محیصہ نے گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کے متعلق فرمایا یا تو اپنے ساتھی کی دیت دیں یا لڑائی کے لئے تیار ہو جائیں، یہی رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو لکھا انہوں نے جواب دیا میں لکھا کہ ہم نے انہیں قتل نہیں کیا، رسول اللہ نے حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا کہ تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون بہا کے مستحق ہو جاؤ گے؟ ان لوگوں نے جواب دیا کہ نہیں آپؐ نے فرمایا کہ پھر یہود قسم کھائیں گے ان لوگوں نے کہ کہ وہ لوگ تو مسلمان نہیں ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے ان کو سو اونٹنیاں خون بہا میں دے دیں یہاں تک کہ جب یہ اونٹنیاں گھر میں لائی گئیں تو سہلؓ نے بیان

قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتِ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ فَرَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ*

کیا کہ ان میں ایک نے مجھے لات ماری تھی۔

١١٧٣ بَاب هَلْ يَجُوزُ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا وَحْدَهُ لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُورِ *

باب ۱۱۷۳۔ کیا حاکم کے لئے جائز ہے کہ صرف ایک شخص کو حالات دریافت کرنے کے لئے بھیجے۔

٢٠٦٠- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَقَالُوا لِي عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا *

۲۰۶۰۔ آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، ابو ہریرہؓ و زید بن خالد جہنیؓ سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے پھر اس کا مخالف فریق کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یہ ٹھیک کہتا ہے ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے، اعرابی نے عرض کیا کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری پر تھا اس نے اس شخص کی بیوی کے ساتھ زنا کیا لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تیرے بیٹے پر رجم ہے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا، پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ تیرے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن ہونا پڑے گا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دوں گا لونڈی اور بکریاں تو تجھے واپس کی جاتی ہیں اور تیرے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن ہونا پڑے گا اور تم اے انیس صبح کو اس شخص کی عورت کے پاس جا کر اسے سنگسار کرو چنانچہ انیس صبح کو اس کے پاس گئے اور اس کو سنگسار کر دیا۔

١١٧٤ بَاب تَرْجَمَةِ الْحُكَّامِ وَهَلْ يَجُوزُ تَرْجُمَانٌ وَاحِدٌ وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ حَتَّى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ

باب ۱۱۷۴۔ حکام کے ترجمان کا بیان اور کیا ایک ترجمان کا ہونا جائز ہے اور خارجہ بن زید بن ثابت نے زید بن ثابت سے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ یہود (۱) کی کتابت سیکھیں یہاں تک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کا خط لکھنے لگا اور یہود کا خط پڑھ کر

(۱) حضرت زید بن ثابتؓ نے پندرہ یا سترہ دنوں میں یہودیوں کی زبان سیکھ لی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی دوسری زبان سیکھنا مباح ہے بالخصوص اگر نیت دین کی خدمت ہو تو دوسری زبان کا سیکھنا باعث اجر و ثواب ہے۔

صَلَّى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَهُ وَأَقْرَأْتُهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ وَعُثْمَانُ مَاذَا تَقُولُ هَذِهِ قَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ حَاطِبٍ فَقُلْتُ تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمَيْنِ *

آپؐ کو سنانے لگا جب کہ وہ لوگ خط لکھتے اور حضرت عمرؓ نے جس وقت ان کے پاس حضرت علیؓ اور عبدالرحمٰنؓ اور عثمانؓ بھی تھے، کہا کہ یہ عورت کیا کہتی ہے؟ عبدالرحمٰن بن حاطب کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ وہ عورت آپؐ کو اپنے اس ساتھی کے متعلق خبر دیتی ہے جس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے اور ابوحمزہ کا بیان ہے کہ میں ابن عباسؓ اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کرتا تھا اور بعض لوگوں نے کہا کہ حاکم کے لئے دو ترجمانوں کا ہونا ضروری ہے۔

٢٠٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ *

۲۰۶۱۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عباسؓ، ابوسفیان بن حرب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہرقل نے مجھ کو قریش کے لوگوں کو بلوا بھیجا پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہہ دو کہ میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اس کو جھٹلا دینا پھر پوری حدیث بیان کی، ہرقل نے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہہ دو کہ جو کچھ تم کہتے ہو اگر سچ ہے تو وہ میرے ان دونوں پاؤں کے نیچے کی زمین کے مالک ہو جائیں گے۔

١١٧٥ بَاب مُحَاسَبَةِ الْإِمَامِ عُمَّالَهُ *

باب ۱۱۷۵۔ امام کا اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کا بیان۔

٢٠٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسَبَهُ قَالَ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى

۲۰۶۲۔ محمد، عبدہ، ہشام بن عروہ، عروہ، ابوحمید ساعدی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ابن اتبیہ کو بنی سلیم کے صدقات کا عامل مقرر کیا جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپؐ نے اس سے حساب لیا تو اس نے کہا یہ آپ کا ہے اور یہ میرا ہے جو مجھے ہدیہ میں ملا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو کیوں نہیں اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں بیٹھ رہا (پھر دیکھتا) کہ تیرے پاس ہدیہ آتا ہے اگر تو سچا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا، اما بعد! میں تم میں سے لوگوں کو ان کاموں پر مقرر کرتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے مالک بنایا ہے تو تم میں سے ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے ملا ہے تو کیوں نہیں وہ آدمی

عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلَى أُمُورٍ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ فَيَأْتِي أَحَدُكُمْ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَبَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَوَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ هِشَامٌ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا جَاءَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا فَلَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللَّهَ رَجُلٌ بِبَعِيرٍ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ *

اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں بیٹھ رہتا (پھر دیکھتا) کہ ہدیہ اس کو بھیجا جاتا ہے، اگر سچا ہے، خدا کی قسم تم میں سے جو آدمی کوئی چیز ناحق لے گا (بغیر حق کا لفظ ہشام نے بیان کیا) تو قیامت میں اللہ کے پاس اس حال میں آئے گا کہ وہ چیز اس پر سوار ہوگی، سن لو کہ میں یقیناً پہچان لوں گا اس چیز کو جو آدمی اللہ کے پاس لے کر آئے گا، اونٹ بلبلاتا ہوگا یا گائے بولتی ہوگی یا بکری ممیاتی ہوگی، پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپؐ کے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی سن لو! کیا میں نے پہنچا دیا۔

١١٧٦ بَاب بِطَانَةِ الْإِمَامِ وَأَهْلِ مَشُورَتِهِ الْبِطَانَةُ الدُّخَلَاءُ *

باب ۱۱۷۶۔ امام کے رازدار اور مشیروں کا بیان "بطانۃ" سے مراد وہ لوگ ہیں جو دخیل ہیں۔

٢٠٦٣- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ فَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ تَعَالَى وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهَذَا وَعَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ

۲۰۶۳۔ اصبغ، ابن وہب، یونس ابن شہاب، ابوسلمہ، ابوسعید خدریؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اللہ نے کوئی نبی نہیں بھیجا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا مگر یہ کہ ان کے دو مشیر تھے ایک اچھی بات کا حکم دیتا اور اس پر ابھارتا اور دوسرا مشیر بری بات کا حکم دیتا اور اس کی رغبت دلاتا، پس معصوم وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے اور سلیمان نے بواسطہ یحییٰ، ابن شہاب اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ابن ابی عتیق اور موسیٰ سے بواسطہ ابن شہاب اسی طرح منقول ہے اور شعیب نے بواسطہ زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوسعید سے ان کا قول نقل کیا ہے، اور اوزاعی و معاویہ بن سلام کا بیان ہے کہ ہم سے زہری نے بواسطہ ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہؓ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور ابن ابی حسین و سعید بن زیاد کا بیان ہے کہ انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوسعید سے ان کا قول نقل کیا ہے اور عبداللہ بن جعفر کا بیان ہے کہ مجھ سے صفوان نے بواسطہ ابی سلمہ، حضرت ابوایوب نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

١١٧٧ بَاب كَيْفَ يُبَايِعُ الْإِمَامُ النَّاسَ *

٢٠٦٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ *

٢٠٦٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِي اللَّه عَنْه خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ فَأَجَابُوا

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

٢٠٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ *

٢٠٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ حَيْثُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ كَتَبَ إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِاللَّهِ عَبْدِالْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِمِثْلِ ذَلِكَ *

٢٠٦٨ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

باب ۱۱۷۷۔ لوگ امام سے کس طرح بیعت کریں۔

۲۰۶۴۔ اسماعیل، مالک، یحییٰ بن سعید، عبادہ بن ولید، ولید، حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت اس بات پر کی تھی کہ ہم سنیں گے اور (ہر حال میں) خوشی اور ناراضی میں اطاعت کریں گے اور یہ کہ حاکموں سے حکومت کے لئے نہ لڑیں گے اور یہ کہ حق پر قائم رہیں گے یا یہ کہا کہ ہم حق بات کہیں گے جہاں بھی ہوں اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کریں گے۔

۲۰۶۵۔ عمرو بن علی، خالد بن حارث، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ سردی کے موسم میں صبح کے وقت باہر نکلے اس وقت مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے اس لئے انصار اور مہاجرین کو بخش دے ان لوگوں نے جواب دیا کہ:۔

ہم وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جہاد پر ہمیشہ کے لئے بیعت کی ہے جب تک کہ ہم زندہ رہیں۔

۲۰۶۶۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم آنحضرت ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کرتے تو آپؐ (یہ بھی) فرماتے کہ جس قدر تجھ سے ہو سکے۔

۲۰۶۷۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں اس وقت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس موجود تھا جب کہ لوگ عبدالملک کے پاس اکٹھے ہو گئے تھے، ابن عمرؓ نے اس کو لکھ بھیجا کہ میں اللہ کے بندے امیر المومنین عبدالملک کے لئے جس قدر ہو سکے گا اللہ اور اس کے رسولؐ کی سنت کے مطابق اس کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں اور میرے لڑکوں نے بھی اس کا اقرار کیا ہے۔

۲۰۶۸۔ یعقوب بن ابراہیم، ہشیم، سیار، شعبی، جریر بن عبداللہ سے

هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ *

روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تو آپؐ نے مجھے تلقین کی کہ (یہ بھی کہہ جس قدر مجھ سے ہو سکے)۔

٢٠٦٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَالْمَلِكِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِاللَّهِ عَبْدِالْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِاللَّهِ عَبْدِالْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِذَلِكَ *

۲۰۶۹۔ عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان، عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے عبدالملک کی بیعت کی تو عبداللہ بن عمرؓ نے لکھ بھیجا کہ اللہ کے بندے عبدالملک امیر المومنین کے نام میں اللہ کے بندے امیر المومنین عبدالملک کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کا اللہ کی سنت اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے مطابق اقرار کرتا ہوں جس قدر مجھ سے ہو سکے اور میرے بیٹوں نے بھی اس کا اقرار کیا ہے۔

٢٠٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ *

۲۰۷۰۔ عبداللہ بن مسلمہ، حاتم، یزید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سلمہؓ سے پوچھا کہ تم نے آنحضرت ﷺ سے حدیبیہ کے دن کس چیز پر بیعت کی تھی انہوں نے کہا موت پر۔

٢٠٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِينَ وَلَّاهُمْ عُمَرُ اجْتَمَعُوا فَتَشَاوَرُوا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُالرَّحْمَنِ لَسْتُ بِالَّذِي أُنَافِسُكُمْ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ وَلَكِنَّكُمْ إِنْ شِئْتُمُ اخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ فَجَعَلُوا ذَلِكَ إِلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ فَلَمَّا وَلَّوْا عَبْدَالرَّحْمَنِ أَمْرَهُمْ فَمَالَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ حَتَّى مَا أَرَى أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يَتْبَعُ أُولَئِكَ الرَّهْطَ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ وَمَالَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ يُشَاوِرُونَهُ تِلْكَ اللَّيَالِي حَتَّى إِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ قَالَ الْمِسْوَرُ طَرَقَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ الْبَابَ حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ فَقَالَ أَرَاكَ

۲۰۷۱۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ، مالک، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگ جنہیں حضرت عمرؓ نے خلافت کا اختیار دیا تھا جمع ہوئے اور مشورہ کرنے لگے ان لوگوں سے عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں تم سے اس معاملہ میں جھگڑنے والا نہیں ہوں لیکن اگر تم چاہو تو تم ہی میں سے کسی کو تمہارے لئے منتخب کر دوں چنانچہ ان لوگوں نے یہ معاملہ عبدالرحمٰن پر چھوڑ دیا جب ان لوگوں نے عبدالرحمٰن کو اس امر کا اختیار دے دیا تو سب لوگ عبدالرحمٰن کے پیچھے ہو گئے یہاں تک کہ ان بقیہ لوگوں میں سے کسی کے پاس ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا تھا لوگ عبدالرحمٰن سے ان راتوں میں مشورہ کرتے رہے یہاں تک کہ جب وہ رات آئی جس کی صبح میں ہم لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، مسور کا بیان ہے کہ تھوڑی رات گزر جانے کے بعد عبدالرحمٰن نے میرا دروازہ اس زور سے کھٹکھٹایا کہ میری آنکھ کھل گئی انہوں نے کہا کہ میں تمہیں سوتا ہوا دیکھتا ہوں حالانکہ خدا کی قسم! ان راتوں میں میری آنکھ بھی نہیں لگی تم چلو اور زبیر اور

نَائِمًا فَوَاللَّهِ مَا اكْتَحَلْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ بِكَبِيرِ نَوْمٍ انْطَلِقْ فَادْعُ الزُّبَيْرَ وَسَعْدًا فَدَعَوْتُهُمَا لَهُ فَشَاوَرَهُمَا ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ ادْعُ لِي عَلِيًّا فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ عَلَى طَمَعٍ وَقَدْ كَانَ عَبْدُالرَّحْمَنِ يَخْشَى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي عُثْمَانَ فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتَّى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمُؤَذِّنُ بِالصُّبْحِ فَلَمَّا صَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ وَاجْتَمَعَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَأَرْسَلَ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ وَكَانُوا وَافَوْا تِلْكَ الْحَجَّةَ مَعَ عُمَرَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا تَشَهَّدَ عَبْدُالرَّحْمَنِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي أَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ أَرَهُمْ يَعْدِلُونَ بِعُثْمَانَ فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلَى نَفْسِكَ سَبِيلًا فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهِ فَبَايَعَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ وَبَايَعَهُ النَّاسُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَأُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُونَ*

سعد کو میرے پاس بلاؤ میں ان دونوں کو بلا لایا ان دونوں سے مشورہ کیا پھر مجھے بلایا اور کہا کہ حضرت علی کو بلا لاؤ، چنانچہ میں نے انہیں بھی بلا لیا، ان سے بہت رات گئے تک سرگوشی کرتے رہے، پھر حضرت علیؓ کے پاس سے اٹھے تو ان کے دل میں خلافت کی خواہش تھی اور عبدالرحمٰن کو حضرت علیؓ کی خلافت سے اختلاف امت کا اندیشہ تھا، پھر عبدالرحمٰن نے کہا کہ حضرت عثمانؓ کو بلا لاؤ تو ان سے سرگوشی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ صبح کی اذان نے ان کو جدا کیا، جب لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا چکے اور یہ لوگ منبر کے پاس جمع ہوئے تو مہاجرین اور انصار میں سے جو لوگ موجود تھے ان کو بلا بھیجا، اور سردار لشکر کو بلا بھیجا، یہ سب لوگ اس حج میں حضرت عمرؓ کے ساتھ شریک ہوئے تھے، جب سب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت عبدالرحمٰنؓ نے خطبہ پڑھا، پھر کہا امابعد اے علیؓ میں نے لوگوں کی حالت پر نظر کی تو دیکھا کہ وہ عثمانؓ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے، اس لئے تم اپنے دل میں میری طرف سے کچھ خیال نہ کرنا، تو حضرت علیؓ نے (حضرت عثمان) سے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور آپ کے دونوں خلیفہ کی سنت پر تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں، عبدالرحمٰن نے بھی بیعت کی اور تمام لوگوں نے مہاجرین و انصار، سرداران لشکر اور مسلمانوں نے بیعت کی۔

١١٧٨ بَاب مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ *

باب ۱۱۷۸۔ اس شخص کا بیان جو دو مرتبہ بیعت کرے۔

٢٠٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ أَلَا تُبَايِعُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِي *

۲۰۷۲۔ ابوعاصم، یزید بن ابی عبید، سلمہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی، تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے سلمہ کیا تم بیعت نہیں کرتے ہو! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں تو پہلے ہی بیعت کر چکا ہوں، آپؐ نے فرمایا کہ پھر دوسری بار بھی کرلو۔

١١٧٩ بَاب بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ *

باب ۱۱۷۹۔ اعراب کی بیعت کا بیان۔

٢٠٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ

۲۰۷۳۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اسے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكٌ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا *

شدید بخار آگیا تو اس نے کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے، آپؐ نے انکار کیا، پھر آپؐ کے پاس آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے، آپ نے انکار کیا پھر وہ باہر نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے کہ گندگی کو دور کر دیتا ہے اور پاکیزگی کو رہنے دیتا ہے۔

۱۱۸۰ بَاب بَيْعَةِ الصَّغِيرِ *

باب ۱۱۸۰۔ نابالغ کے بیعت کرنے کا بیان۔

۲۰۷٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ *

۲۰۷۴۔ علی بن عبداللہ، عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، ابو عقیل، زہرہ بن معبد، اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کا زمانہ پایا تھا اور ان کی ماں زینب بنت حمید ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں۔ اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ اس سے بیعت لے لیجئے، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ابھی چھوٹا ہے، پھر آپؐ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی، اور اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے۔

۱۱۸۱ بَاب مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ *

باب ۱۱۸۱۔ بیعت کرنے کے بعد اس کی واپسی کرنے خواہش کرنے کا بیان۔

۲۰۷٥- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا *

۲۰۷۵۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی تو اس اعرابی کو مدینہ میں بخار آگیا وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری بیعت مجھ کو واپس کر دیجئے، تو رسول اللہ ﷺ نے انکار کیا، پھر آپؐ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میری بیعت مجھ کو واپس کر دیجئے، تو آپؐ نے انکار کیا، پھر آپؐ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میری بیعت مجھ کو واپس کر دیجئے تو آپؐ نے انکار کیا، پھر اعرابی باہر چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے کہ خباثت کو دور کر دیتی ہے اور پاکیزگی کو رہنے دیتی ہے۔

١١٨٢ بَاب مَنْ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا *

باب ١١٨٢۔ اس شخص کی بیعت کا بیان جس نے صرف دنیا کے لئے بیعت کی۔

٢٠٧٦- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَاهُ إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ يُبَايِعُ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ فَأَخَذَهَا وَلَمْ يُعْطَ بِهَا *

٢٠٧٦۔ عبدان، ابوحمزہ، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن گفتگو نہ فرمائے گا، اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں ضرورت سے زائد پانی ہو اور مسافروں کو نہ دے۔ دوسرے وہ شخص جس نے امام سے صرف دنیا کی خاطر بیعت کی اگر امام اس کو اس کے مقصد کے مطابق دیتا ہے تو بیعت کو پوری کرتا ہے۔ ورنہ پورا نہیں کرتا، تیسرے وہ جو عصر کے بعد کوئی سامان خدا کی قسم کھا کر بیچے کہ اتنی اتنی قیمت مجھے مل رہی تھی۔ خریدار نے اسے سچ سمجھ کر لے لیا حالانکہ اس کو اتنی قیمت نہیں مل رہی تھی۔

١١٨٣ بَاب بَيْعَةِ النِّسَاءِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ١١٨٣۔ عورتوں کی بیعت کا بیان اس کو ابن عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

٢٠٧٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ *

٢٠٧٧۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، (دوسری سند) لیث، یونس، ابن شہاب، ابوادریس خولانی، عبادہ صامتؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہم لوگوں سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور اس وقت ہم لوگ ایک مجلس میں تھے (آپؐ نے فرمایا کہ) مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے، اور نہ اپنے آگے پیچھے بہتان اٹھاؤ گے، اور نہ حکم شرع میں میری نافرمانی کرو گے۔ پس جو شخص ان میں سے پورا کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ اور جو شخص ان کو تم میں سے کسی فعل کا مرتکب ہو اور دنیا میں اسے سزا دی گئی تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے، اور جو ان میں سے کسی کا مرتکب ہوا اور اللہ نے اسے چھپا دیا تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے، اگر چاہے اسے سزا دے، اور چاہے اسے معاف کر دے۔ تو ہم نے ان باتوں پر آپؐ سے بیعت کر لی۔

٢٠٧٨- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ

٢٠٧٨۔ محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، عائشہؓ سے روایت

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالْكَلَامِ بِهَذِهِ الْآيَةِ (لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا) قَالَتْ وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا *

کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ عورتوں سے اس آیت کی تلاش کے ذریعہ بیعت لیتے تھے کہ (یعنی کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ بنائیں گی) حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے سوائے مملوکہ (یعنی لونڈی) کے کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔

٢٠٧٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا (أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا) وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ مِنَّا يَدَهَا فَقَالَتْ فُلَانَةُ أَسْعَدَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَمَا وَفَتِ امْرَأَةٌ إِلَّا أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ *

۲۰۷۹۔ مسدد، عبدالوارث، ایوب، حفصہؓ، ام عطیہؓ سے روایت کرتی ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے نبی ﷺ سے بیعت کی تو آپؐ نے یہ آیت پڑھی کہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ بنائیں گی، اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا اور کہا کہ فلاں عورت نے (نوحہ کرنے میں) میری مدد کی تھی۔ اور میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ دوں، تو آپؐ نے کچھ نہیں فرمایا۔ چنانچہ وہ چلی گئی، پھر لوٹ کر آئی۔ ام سلیم، ام علاءؓ اور ابو سبرہ کی بیٹی، معاذؓ کی بیوی کے سوا کسی نے اسے پورا نہیں کیا البتہ ابی سبرۃ، امراۃ معاذ کہایا ابنۃ ابی سرۃ وامراۃ معاذ کہا۔

١١٨٤ بَاب مَنْ نَكَثَ بَيْعَةً وَقَوْلِهِ تَعَالَى (إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا) *

باب ۱۱۸۴۔ اس شخص کا بیان جو بیعت کو توڑ دے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ بے شک جو لوگ آپؐ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر ہے۔ پس جس نے اس کو توڑا، تو اپنے ہی اوپر توڑا ہے۔ اور جس نے اس چیز کو پورا کیا جس کا اللہ سے وعدہ کیا ہے تو عنقریب اس کو اللہ تعالیٰ بڑا اجر عطا فرمائے گا۔

٢٠٨٠- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَايِعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ جَاءَ الْغَدَ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي فَأَبَى فَلَمَّا وَلَّى قَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا *

۲۰۸۰۔ ابونعیم، سفیان، محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے جابرؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے اسلام پر بیعت کرو، اس نے اسلام پر بیعت کر لی۔ پھر دوسرے دن بخار کی حالت میں آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے۔ آپؐ نے انکار کیا جب وہ چلا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے کہ گندگی دور کرتا ہے اور پاکیزگی رہنے دیتا ہے۔

١١٨٥ بَاب الِاسْتِخْلَافِ *

باب ۱۱۸۵۔ خلیفہ مقرر کرنے کا بیان۔

٢٠٨١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَارَأْسَاهْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَا ثُكْلِيَاهْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلَلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهْ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللَّهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ *

٢٠٨١- یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں، ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عائشہؓ سر کے درد کی شدت کی وجہ سے بولیں، ہائے سر، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو مر جائے اور میں زندہ رہوں تو میں تیرے لئے مغفرت چاہوں اور تیرے لئے دعا کروں۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ میری ماں مجھے گم کرے۔ خدا کی قسم! میرا خیال ہے کہ آپ میری موت کی تمنا کرتے ہیں اور اگر ایسا ہوا۔ تو آخر آپ شام کو ضرور اپنی بعض بیوی کے ساتھ عیش میں مشغول ہوں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ میں ہائے سر کہتا ہوں۔ میں نے قصد کیا۔ یا ارادہ کیا کہ ابو بکرؓ اور ان کی بیٹی کو بلا بھیجوں تاکہ میں خلیفہ مقرر کروں، تاکہ کوئی کہنے والا یا تمنا کرنے والا تمنا نہ کرے، پھر میں نے کہا کہ اللہ انکار کرے گا اور مومن دفع کریں گے یا اللہ دفع کرے گا اور مومن انکار کریں گے۔

٢٠٨٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ أَلَا تَسْتَخْلِفُ قَالَ إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ رَاغِبٌ رَاهِبٌ وَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا لَا لِي وَلَا عَلَيَّ لَا أَتَحَمَّلُهَا حَيًّا وَلَا مَيِّتًا *

٢٠٨٢- محمد بن یوسف، سفیان، ہشام بن عروہ، عروہ، عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ سے کہا گیا کہ آپ کیوں اپنا قائم مقام مقرر نہیں کر دیتے، انہوں نے کہا کہ اگر میں اپنا قائم مقام مقرر کر دوں تو مجھ سے پہلے ابو بکرؓ جو مجھ سے اچھے تھے خلیفہ بنا چکے ہیں۔ اور اگر میں چھوڑ دوں تو مجھ سے جو بہتر ہے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے خلیفہ نہیں بنایا، لوگوں نے ان کی تعریف کی تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ لوگ (خلافت کی) خواہش کرنے والے اس سے ڈرنے والے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس سے پوری طرح نجات پاؤں نہ مجھے اس سے کچھ فائدہ ہو اور نہ کوئی نقصان ہو، میں نہ تو زندگی میں اور نہ مرنے کے بعد اس کی ذمہ داری لیتا ہوں۔

٢٠٨٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمٍ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ وَأَبُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ كُنْتُ

٢٠٨٣- ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، زہری، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کا دوسرا خطبہ سنا جب کہ وہ منبر پر بیٹھے اور نبی ﷺ کی وفات کا دوسرا دن تھا۔ انہوں نے خطبہ پڑھا اور حضرت ابو بکرؓ خاموش تھے کچھ نہیں بول رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں امید کرتا تھا رسول اللہ ﷺ زندہ رہیں گے۔ یہاں تک کہ ہمارے بعد انتقال فرمائیں گے۔ اس سے

أَرْجُو أَنْ يَعِيشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَدْبُرَنَا يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَكُونَ آخِرَهُمْ فَإِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُونَ بِهِ هَدَى اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ فَإِنَّهُ أَوْلَى الْمُسْلِمِينَ بِأُمُورِكُمْ فَقُومُوا فَبَايِعُوهُ وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ اصْعَدِ الْمِنْبَرَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً *

آپ کا مقصد یہ تھا کہ آپ سب کے بعد انتقال فرمائیں گے۔ پھر اگر محمد ﷺ انتقال فرما گئے تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے نور پیدا کر دیا ہے کہ جس کے ذریعے تم ہدایت پاتے ہو، جس سے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کی بے شک رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابو بکرؓ جو غار میں دوسرے ساتھی تھے۔ وہ مسلمانوں میں سے تمہارے امور کے مالک ہونے کے زیادہ مستحق ہیں۔ اس لئے اٹھو اور ان کی بیعت کرو۔ ان میں سے ایک جماعت اس سے پہلے سقیفہ بنی ساعدہ ہی میں بیعت کر چکی تھی اور عام بیعت منبر پر ہوئی ہے۔ زہری نے حضرت انس بن مالکؓ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ کو اس دن سنا کہ حضرت ابو بکرؓ سے کہتے ہوئے کہ منبر پر چڑھیے اور برابر کہتے رہے یہاں تک کہ وہ منبر پر چڑھے اور لوگوں نے عام بیعت کی۔

٢٠٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ *

۲۰۸۴۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، محمد بن جبیر بن مطعم، جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک عورت آئی اور کسی چیز کے متعلق گفتگو کی۔ آپؐ نے اسے حکم دیا کہ وہ دوبارہ میرے پاس آئے۔ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ بتائیے اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں۔ اس سے اس عورت کی مراد وفات تھی۔ آپؐ نے فرمایا اگر مجھے نہ پائے تو ابو بکرؓ کے پاس آنا۔

٢٠٨٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ لِوَفْدِ بُزَاخَةَ تَتْبَعُونَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ حَتَّى يُرِيَ اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَكُمْ بِهِ *

۲۰۸۵۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو بکرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا (کہ حضرت ابو بکرؓ) نے بزاخہ کے وفد سے فرمایا کہ تم اونٹوں کی دم پکڑے رہو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کے خلفیہ اور مہاجرین کو ایسی بات دکھائے جس سے وہ لوگ تمہیں معذور سمجھیں۔

١١٨٦ بَاب

باب ۱۱۸۶۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

٢٠٨٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

۲۰۸۶۔ محمد بن مثنیٰ، غندر، شعبہ، عبدالملک، حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بارہ امیر ہوں گے۔ پھر اس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ أَبِي إِنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

کے بعد آپؐ نے کچھ فرمایا۔ جسے میں نے نہیں سنا۔ میرے والد نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔(۱)

١١٨٧ بَاب إِخْرَاجِ الْخُصُومِ وَأَهْلِ الرِّيَبِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ *

باب ١١٨٧۔ دشمنوں اور شک کرنے والوں کا گھروں سے نکال دینے کا بیان، جبکہ اس کا علم ہو جائے، اور حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی بہن کو نوحہ کرنے پر نکال دیا۔

٢٠٨٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ يُحْتَطَبُ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ *

٢٠٨٧۔ اسماعیل، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر اذان کہنے کا حکم دوں، پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز میں نہ آئے ہوں اور ان کو ان کے گھروں میں جلادوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم میں سے اگر کسی کو یہ امید ہو کہ وہاں اس کی موٹی ہڈی یا دو مرماۃ حسنہ (یعنی بکری کے کھر کے درمیان جو گوشت ہوتا ہے) ملیں گے تو وہ ضرور عشاء میں شریک ہوں۔

١١٨٨ بَاب هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُجْرِمِينَ وَأَهْلَ الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالزِّيَارَةِ وَنَحْوِهِ *

باب ١١٨٨۔ کیا امام کے لئے جائز ہے کہ مجرموں اور گنہگاروں کو اپنے پاس آنے اور ان سے کلام وغیرہ کرنے سے منع کرے۔

٢٠٨٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ

٢٠٨٨۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک کو بیان کرتے ہوئے سنا (کعب جب نابینا ہو گئے تو ان کے لڑکوں میں سے ایک ان کو ہاتھ پکڑ کر لے چلتے تھے) کہ جب وہ غزوہ تبوک میں نبی صلی اللہ

---

۱ اس حدیث میں جو بارہ امراء کا ذکر ہے اس کی تعیین و تشریح میں محدثین کے مختلف اقوال ہیں (۱) ایسے بارہ امیر مراد ہیں جن کے زمانہ میں اسلام کو قوت ہو گی اور لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے میں باہمی اتفاق کے ساتھ جمع ہو جائیں گے وہ یہ ہیں حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، حضرت معاویہؓ، کیونکہ حضرت حسنؓ سے صلح کے بعد لوگ ان پر متفق ہو گئے تھے، یزید بن معاویہ، عبدالملک بن مروان، ولید، سلیمان، یزید، ہشام اور ولید بن یزید، (۲) صحابہؓ کے زمانے کے بعد کا بارہ کا عدد شمار ہو گا جو کہ بنو امیہ کے امراء پر مشتمل ہے لہٰذا وہی مراد ہیں۔ (۳) بارہ سے مراد عادل خلفاء ہیں۔ (۴) یہ عدد متعین نہیں ہے اس سے زیادہ بھی نیک صالح خلفاء ہو سکتے ہیں۔

كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَذَكَرَ حَدِيثَهُ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَآذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا *

علیہ وسلم کے ساتھ جانے سے رہ گئے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو ہم سے بات کرنے سے منع فرما دیا، چنانچہ ہم نے اسی حالت میں پچاس راتیں گزاریں اور رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول فرمائی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب التَّمَنِّي

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آرزو کرنے کا بیان

١١٨٩ بَاب مَا جَاءَ فِي التَّمَنِّي وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ *

باب ۱۱۸۹۔ تمنا کرنے کے متعلق جو حدیث منقول ہے، اور اس شخص کا بیان جس نے شہادت کی آرزو کی۔

٢٠٨٩- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ مَا تَخَلَّفْتُ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ *

۲۰۸۹۔ سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، ابوسلمہ سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قسم ہے، اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اگر لوگ اس کو مکروہ نہ سمجھتے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں اور میں ان کے لئے نہ پاؤں تو میں کبھی پیچھے نہ رہتا۔ میں تمنا کرتا ہوں کہ میں راہ خدا میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔

٢٠٩٠- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَدِدْتُ أَنِّي أُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُهُنَّ ثَلَاثًا أَشْهَدُ بِاللَّهِ *

۲۰۹۰۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں جنگ کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔ ابوہریرہ ان کلمات کو تین بار بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں۔

١١٩٠ بَاب تَمَنِّي الْخَيْرِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي أُحُدٌ

باب ۱۱۹۰۔ اچھی باتوں کے آرزو کرنے کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اگر میرے پاس احد

ذَهَبًا *

۲۰۹۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ عِنْدِي أُحُدٌ ذَهَبًا لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ لَيْسَ شَيْءٌ أَرْصُدُهُ فِي دَيْنٍ عَلَيَّ أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ *

کے برابر سونا ہوتا۔

۲۰۹۱۔ اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، معمر، ابوہریرہ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا، تو میں پسند کرتا کہ تین راتیں بھی اس حال میں نہ گزریں کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس رہتا، جس کو میں نے دین کی ادائیگی کے لئے نہ رکھا ہو اس حال میں میں ایسے شخص کو پاؤں، جو اس کو قبول کرے۔

۱۱۹۱ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ *

باب ۱۱۹۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اگر میں پہلے ہی سے اپنے کام کے متعلق جان لیتا جو میں نے بعد میں جانا (تو میں ہدی نہ لاتا)۔

۲۰۹۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوا *

۲۰۹۲۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں پہلے ہی سے اپنے کام کے متعلق جان لیتا، جو بعد میں معلوم ہوا تو میں ہدی نہ لاتا، اور لوگوں کے ساتھ احرام سے باہر ہو جاتا جس وقت وہ لوگ احرام سے باہر ہوئے۔

۲۰۹۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِنَّا هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا

۲۰۹۳۔ حسن بن عمر، یزید، حبیب، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے حج کا احرام باندھا، اور ہم لوگ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ پہنچے تو نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ اور صفاء مروہ کا طواف کریں۔ اور ہم اس کو عمرہ بناڈالیں۔ اور سوائے اس شخص کے جس کے پاس ہدی ہو، ہم سب احرام کھول دیں۔ جابر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ سوائے نبی ﷺ اور طلحہؓ کے پاس ہدی کا جانور نہیں تھا اور حضرت علی یمن سے آئے تھے۔ ان کے پاس ہدی تھی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس چیز کی نیت کی جس کی رسول اللہ ﷺ نے نیت کی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ کیا ہم لوگ منیٰ کی طرف اس حال میں چلیں کہ ہم لوگوں سے (منی) ٹپک رہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں پہلے سے وہ جان لیتا جو بعد میں معلوم ہوا۔ تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس ہدی نہ ہوتی تو میں احرام کھول دیتا۔ جابر کا بیان ہے۔ کہ

اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ قَالَ وَلَقِيَهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَنَا هَذِهِ خَاصَّةً قَالَ لَا بَلْ لِأَبَدٍ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَعَهُ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْسُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوفُ وَلَا تُصَلِّي حَتَّى تَطْهُرَ فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْحَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجَّةٍ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنْ يَنْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِي ذِي الْحَجَّةِ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَجِّ *

سراقہ جس وقت جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ سے ملے۔ اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ حکم صرف ہم لوگوں کے لئے ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ حضرت عائشہؓ مکہ پہنچیں تو حیض کی حالت میں تھیں۔ تو انہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمام ارکان ادا کریں۔ مگر طواف نہ کریں اور نہ نماز پڑھیں جب تک کہ پاک نہ ہو جائیں۔ جب لوگ مقام بطحاء میں اترے۔ تو عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ حج اور عمرہ کر کے واپس ہونگے؟ اور میں صرف حج کر کے واپس ہونگی آپؐ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو حکم دیا کہ وہ حضرت عائشہ کے ساتھ مقام تنعیم تک جائیں چنانچہ حضرت عائشہؓ نے ایام حج گزرنے کے بعد ذی الحجہ میں عمرہ کیا۔

١١٩٢ بَاب قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَ كَذَا وَكَذَا *

باب ۱۱۹۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ کاش ایسا اور ایسا ہوتا۔

٢٠٩٤ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۹۴۔ خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا، کہ ایک رات آنحضرت ﷺ کو نیند نہ آئی تو آپؐ نے فرمایا۔ کوئی نیک آدمی میرے ساتھیوں میں سے ہوتا جو رات کو میری نگہبانی کرتا۔ اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی۔ آپؐ نے فرمایا کہ کون آدمی ہے؟ جواب ملا سعد ہوں، آپؐ کی نگرانی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ چنانچہ نبی ﷺ سو رہے یہاں تک کہ ہم نے آپؐ کے خراٹے کی آواز سنی۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ بلال نے کہا ہے:

کاش! میں ایسے جنگل میں رات گزارتا کہ میرے ارد گرد اذخر اور جلیل گھاس ہوں۔

١١٩٣ بَاب تَمَنِّي الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ *

باب ۱۱۹۳۔ پھر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی خبر کی۔ قرآن اور علم کی تمنا کرنے کا بیان۔

٢٠٩٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

۲۰۹۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو صالح، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد (رشک) دو

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بِهَذَا *

آدمیوں کے سوا کسی پر جائز نہیں ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن کا علم دیا اور وہ اسے دن رات تلاوت کرتا ہے (اور سننے والا) کہتا ہے، کہ کاش! مجھے بھی اسی طرح ملتا، جس طرح اسے ملا ہے۔ تو میں بھی ویسا ہی کرتا جیسا وہ کرتا ہے دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کے حق میں خرچ کرتا ہے، (تو دیکھنے والا) کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی یہ مال ملتا، جیسا اسے ملا ہے۔ تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا ہم سے قتیبہ نے بواسطہ جریر یہ حدیث بیان کی ہے۔

١١٩٤ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّي (وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا) *

باب ۱۱۹۴۔ اس آرزو کا بیان جو مکروہ ہے (اللہ کا قول) اور نہ تمنا کرو اس چیز کی جس کے ذریعہ اللہ نے تم سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے مردوں کے لئے حصہ ہے اس سے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کیلئے حصہ ہے اس سے جو انہوں نے کمایا اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

٢٠٩٦- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّه عَنْه لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ *

۲۰۹۶۔ حسن بن ربیع، ابوالاحوص، عاصم، نضر بن انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انس نے کہا کہ اگر میں آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں تمنا کرتا۔

٢٠٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْنَا خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ *

۲۰۹۷۔ محمد، عبدہ، ابن ابی خالد، قیس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم خباب بن ارت کے پاس ان کی عیادت کے لئے آئے، اس وقت انہوں نے سات داغ لگوائے تھے، انہوں نے کہا، کہ اگر رسول اللہ ﷺ ہم کو موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرماتے تو میں اس کی دعا کرتا۔

٢٠٩٨- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ

۲۰۹۸۔ عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، معمر، زہری، ابو عبید سعد بن عبید (عبدالرحمٰن بن ازہر کے آزاد کردہ) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے۔ اس لئے کہ یا تو نیکو کار ہوگا، تو بہت ممکن ہے کہ وہ اور نیکی کرے یا بدکار ہوگا تو بہت ممکن ہے وہ اس سے باز آجائے۔

يَزْدَادُ وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ *

١١٩٥ بَاب قَوْلِ الرَّجُلِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا *

باب ۱۱۹۵۔ کسی شخص کا یہ کہنا کہ اگر اللہ (ہدایت کرنے والا) نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

٢٠٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ يَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا نَحْنُ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّ الْأُلَى وَرُبَّمَا قَالَ الْمَلَا قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا أَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ *

۲۰۹۹۔ عبدان، عبدان کے والد، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جنگ احزاب کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے۔ اور میں نے دیکھا کہ آپؐ کے پیٹ کی سفیدی کو مٹی نے ڈھک لیا تھا۔ آپ فرما رہے تھے۔ کہ اگر تو نہ ہوتا، تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ ہم نماز پڑھتے، اس لئے ہم پر سکینہ نازل فرما۔ بے شک لوگوں نے ہم پر ظلم کیا۔ جب انہوں نے فتنہ کا ارادہ کیا۔ تو ہم نے انکار کر دیا۔ ہم نے انکار کر دیا اور اس کو بلند آواز سے فرماتے۔

١١٩٦ بَاب كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَرَوَاهُ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۱۱۹۶۔ دشمنوں کے مقابلہ کی آرزوں کے مکروہ ہونے کا بیان اور اس کو اعرج نے، حضرت ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

٢١٠٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ *

۲۱۰۰۔ عبداللہ بن محمد، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق، موسیٰ بن عقبہ سالم ابوالنضر (عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ اور ان کے کاتب تھے) سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ان کے پاس حضرت عبداللہ بن ابی اوفی نے خط لکھا تھا۔ میں نے اس کو پڑھ کر سنایا، تو اس میں لکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دشمنوں کے مقابلہ کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت کی درخواست کرو۔

١١٩٧ بَاب مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ وَقَوْلِهِ تَعَالَى (لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً) *

باب ۱۱۹۷۔ (لفظ) لو (اگر) کے استعمال کے جائز ہونے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ کاش! مجھ کو تم پر قوت ہوتی۔

٢١٠١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً

۲۱۰۱۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ابوالزناد، قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابن عباسؓ نے لعان کرنے والوں کا ذکر کیا، تو عبداللہ بن شداد نے کہا کہ یہ وہی عورت ہے۔ جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی عورت کو بغیر گواہ کے سنگسار کرتا (تو اسی کو کرتا) انہوں نے کہا نہیں، اس عورت نے

مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ *

اسلام میں اعلانیہ (فحش) کیا تھا۔

۲۱۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. رَقَدَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالصَّلَاةِ هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ يَقُولُ إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ رَأْسُهُ يَقْطُرُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ وَقَالَ عَمْرٌو لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۰۲۔ علی، سفیان، عمرو، عطاء سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک رات) عشاء کی نماز میں دیر کی، تو حضرت عمرؓ نکلے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا وقت ہو گیا۔ عورتیں اور بچے سو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے اس حال میں کہ آپؐ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ اور فرمارہے تھے کہ اگر میں اپنی امت پر یا (فرمایا) لوگوں پر شاق نہ جانتا (اور سفیان نے امتی کا لفظ نقل کیا) تو میں ان کو اس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ ابن جریج نے بواسطہ عطاء، ابن عباس نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز میں دیر کی، تو حضرت عمرؓ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں اور بچے سو گئے، چنانچہ آپؐ باہر تشریف لائے، اس حال میں کہ آپؐ کی کنپٹیوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور فرمارہے تھے کہ یہی وقت (نماز کا) ہے اگر میں، اپنی امت کے لئے دشوار نہ جانتا (تو اسی وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا) اور عمرو بیان کرتے ہیں کہ آپؐ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، اور ابن جریج نے کہا، کہ آپؐ اپنی کنپٹیوں سے پانی پونچھ رہے تھے، اور عمرو نے کہا کہ اگر میں اپنی امت کے لئے شاق نہ جانتا اور ابن جریج نے کہا کہ یہی وقت ہے اگر میں اپنی امت کے لئے شاق نہ جانتا، اور ابراہیم بن منذر نے بواسطہ معن محمد بن مسلم، عمرو، عطاء، حضرت ابن عباس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۲۱۰۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ *

۲۱۰۳۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کے لئے شاق نہ جانتا تو ان کو مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

۲۱۰۴ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ

۲۱۰۴۔ عیاش بن ولید، عبدالاعلیٰ، حمید، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری مہینے میں متواتر روزے رکھے اور کچھ لوگوں نے بھی پے در پے روزے رکھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ملی، تو فرمایا کہ اگر مہینہ اور لمبا ہوتا، تو میں اس قدر متواتر روزے رکھتا کہ

مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

لوگ اپنی سختی کو چھوڑ دیتے، میں تم جیسا نہیں ہوں مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے انہوں نے حضرت انسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

٢١٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ أَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ *

۲۱۰۵۔ ابو الیمان، شعیب، زہری (دوسری سند) لیث، عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پے در پے روزے رکھنے سے منع فرمایا لوگوں نے عرض کیا کہ آپؐ تو روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ تم میں مجھ جیسا کون ہے۔ میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب لوگ نہ مانے، تو آپؐ نے ایک دن پھر دوسرے دن ملا کر روزے رکھے، پھر لوگوں نے چاند دیکھا، تو آپؐ نے تنبیہ کے طور پر فرمایا کہ اگر چاند دیر سے نکلتا تو میں زیادہ روزے رکھتا۔

٢١٠٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَاكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ فِي الْأَرْضِ *

۲۱۰۶۔ مسدد، ابوالاحوص، اشعث، اسود بن یزید، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ بھی خانہ کعبہ میں داخل ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا پھر کیوں اس کو خانہ کعبہ میں داخل نہیں کیا؟ آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا۔ میں نے پوچھا کہ پھر اس کا دروازہ کیوں اونچا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے ایسا اس لئے کیا ہے، کہ جس کو چاہیں اندر آنے دیں اور جس کو چاہیں روک دیں، اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا، تو مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ ان کے دل اس کو مکروہ سمجھیں گے، تو میں حطیم کو خانہ کعبہ میں داخل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔

٢١٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا

۲۱۰۷۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ہجرت نہ ہوتی، تو انصار میں سے ایک شخص ہوتا اور اگر سب لوگ ایک وادی میں چلتے اور انصار ایک وادی یا گھاٹی میں چلتے، تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلتا۔

لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ *

۲۱۰۸- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا تَابَعَهُ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّعْبِ *

۲۱۰۸۔ موسیٰ، وہیب، عمرو بن یحییٰ، عباد بن تمیم، عبداللہ بن زید آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک شخص ہوتا اور اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلتے، تو میں انصار کی وادی یا ان کی گھاٹی میں چلتا۔ لفظ شعب (گھاٹی) میں ابو التیاح نے حضرت انسؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۱۹۸ بَاب مَا جَاءَ فِي إِجَازَةِ خَبَرِ الْوَاحِدِ الصَّدُوقِ فِي الْأَذَانِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ) وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهِ تَعَالَى (وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا) فَلَو اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَ فِي مَعْنَى الْآيَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى (إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا) وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَرَاءَهُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۱۹۸۔ اذان و نماز اور روزہ اور فرائض و احکام میں سچے آدمی کی خبر واحد کے جائز ہونے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ پس کیوں نہیں ان کے ہر ایک فرقہ میں سے، کچھ لوگ چلتے، تاکہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور تاکہ وہ اپنی قوم ڈرائیں۔ جب کہ وہ ان لوگوں کے پاس واپس آئیں، شاید کہ وہ لوگ ڈریں۔ اور ایک آدمی کو بھی طائفہ کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ اگر مومنین کی دو جماعتیں جنگ کریں چنانچہ اگر دو آدمی جنگ کریں، تو وہ اس آیت کے مفہوم میں داخل ہوں گے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ اگر تمہارے پاس فاسق کوئی خبر لے کر آئے، تو اس کی تحقیق کرلو۔ اور اس امر کا بیان کہ کس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے امراء یکے بعد دیگرے روانہ فرمائے تاکہ ان میں سے ایک اگر غلطی کرے، تو وہ سنت کی طرف پھیر دیا جائے۔

۲۱۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ

۲۱۰۹۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، ایوب، ابوقلابہ، مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم لوگ جوان اور ہم عمر تھے۔ ہم آپؐ کے پاس بیس رات

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِيقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ *

تک رہے۔ اور رسول اللہ ﷺ بہت مہربان تھے، جب آپ کو خیال ہوا کہ ہم اپنے گھر والوں کی خواہش کر رہے ہیں، یا یہ کہ ہم پر شاق گزر رہا ہے۔ تو آپؐ نے ہم سے دریافت فرمایا کہ ہم نے اپنے پیچھے کن لوگوں کو چھوڑا ہے۔ چنانچہ ہم لوگوں نے بتایا، تو آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور ان میں رہو اور انہیں علم سکھاؤ اور اچھی باتوں کا حکم دو، اور چند باتیں آپؐ نے فرمائیں جو مجھے یاد ہیں، یا یاد نہیں رہیں (فرمایا) تم نماز پڑھو جس طرح مجھے تم نے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ جب نماز کا وقت آ جائے۔ تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے، اور تم میں سے بڑا آدمی امامت کرے۔

٢١١٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَمَدَّ يَحْيَى إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ *

۲۱۱۰۔ مسدد، یحییٰ، تیمی، ابو عثمان، ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ تم میں سے کسی کو بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے۔ اس لئے کہ وہ اذان دیتے ہیں۔ یا فرمایا کہ پکارتے ہیں۔ اس لئے کہ تم میں نماز پڑھنے والے نماز سے فارغ ہو جائیں اور تم میں سے سونے والے جاگ جائیں، اور فجر کا وقت یہ نہیں ہے کہ اس طرح ہو اور یحییٰ نے اپنے ہاتھوں کو سمیٹ لیا اور کہا کہ یہاں تک کہ اس طرح ہو اور یحییٰ نے اپنی دونوں کلمہ کی انگلیوں کو پھیلا دیا۔

٢١١١- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ *

۲۱۱۱۔ موسیٰ بن اسماعیلؒ، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ (حضرت) بلالؓ رات رہتے ہی اذان دے دیتے ہیں۔ اس لئے تم کھاؤ، اور پیو، یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں۔

٢١١٢- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ *

۲۱۱۲۔ حفص بن عمر، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ہم لوگوں کو ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھائی، لوگوں نے عرض کیا، کہ نماز میں زیادتی ہو گئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپؐ نے پانچ رکعت نماز پڑھی، پھر آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے اور کر لئے۔

٢١١٣- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

۲۱۱۳۔ اسمٰعیل، مالک، ایوب، محمد، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت

أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ ثُمَّ رَفَعَ *

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ دو ہی رکعت نماز پڑھ کر فارغ ہوگئے ذوالیدین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز میں کمی ہوگئی یا آپ بھول گئے؟ آپؐ نے فرمایا، کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں چنانچہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں اور پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی، پھر پہلے سجدوں کی طرح یا اس سے طویل سجدہ کیا۔ پھر آپؐ نے اپنا سر اٹھایا۔ اور پھر تکبیر کہی، اور پھر پہلے سجدوں کی طرح سجدہ کیا۔ پھر آپؐ نے سر اٹھایا۔

٢١١٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ *

۲۱۱۴۔ اسماعیل، مالک، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار لوگ قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، کہ اتنے میں ایک آنے والا آیا۔ اور اس نے کہا کہ آج رات رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ کی طرف رخ کریں۔ اس لئے تم لوگ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو، اس وقت ان لوگوں کا رخ شام کی طرف تھا۔ چنانچہ وہ لوگ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

٢١١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا) فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَصَلَّى مَعَهُ رَجُلٌ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ *

۲۱۱۵۔ یحییٰ، وکیع، اسرائیل، ابواسحاق، حضرت براء سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے تک نماز پڑھی اور پسند کرتے تھے کہ کعبہ کی طرف رخ کرتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ بے شک ہم آسمان کی طرف آپؐ کے بار بار منہ اٹھانے کو دیکھتے ہیں پس ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف پھر دیتے ہیں جس سے آپ خوش ہو جائیں گے، چنانچہ آپؐ نے کعبہ کی طرف رخ کرلیا اور آپؐ کے ساتھ ایک شخص نے عصر کی نماز پڑھی پھر وہ نکلا اور انصار کی جماعت پر گزرا اور کہا وہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے آنحضرت کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور آپؐ نے کعبہ کی طرف منہ کیا ہے چنانچہ وہ پھر گئے اس وقت وہ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع کی حالت میں تھے۔

٢١١٦ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ

۲۱۱۶۔ یحییٰ بن قزعہ، مالک، اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ابو طلحہ انصاری، ابوعبیدہ بن جراح اور ابی بن کعب کو فضیخ یعنی کھجور کی

أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَهُوَ تَمْرٌ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى انْكَسَرَتْ *

شراب پلا رہا تھا ان کے پاس ایک آنے والا آیا اور کہا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ اس پر ابو طلحہ نے کہا کہ اے انس اٹھ کر ان مٹکوں کے پاس جا اور انہیں توڑ دے۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا اور ایک مہراس میں جو ہمارے ہاں تھا اسے میں نے ان مٹکوں پر مارا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ گئے۔

۲۱۱۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ *

۲۱۱۷۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، ابو اسحاق، صلہ، حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا کہ میں تمہارے پاس اس شخص کو بھیجوں گا جو امین ہو گا جیسا کہ ایک امین کو ہونا چاہئے تو آنحضرت ﷺ کے صحابہ اس کے منتظر رہے پھر آپؐ نے ابو عبیدہ (بن جراح) کو بھیجا۔

۲۱۱۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ *

۲۱۱۸۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، خالد، ابو قلابہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہؓ ہیں۔

۲۱۱۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَهُ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۱۹۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، عبید بن حنین حضرت ابن عباسؓ، حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ انصار میں سے ایک شخص تھا وہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے غیر حاضر رہتا اور میں آپؐ کے پاس موجود ہوتا تو میں اس کے پاس آکر بیان کرتا جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنتا اور جب میں موجود نہ ہوتا اور وہ موجود ہوتا تو وہ مجھ سے آکر بیان کرتا جو کچھ کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے سنتا۔

۲۱۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَأَرَادُوا

۲۱۲۰۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، زبید، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک شخص کو امیر مقرر فرمایا اس نے آگ سلگائی اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس میں داخل ہو جائیں چنانچہ کچھ لوگوں نے اس پر داخل ہونا چاہا اور بعض نے کہا کہ

أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ آخَرُونَ إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلُوهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِينَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ *

ہم تو آگ سے بچنے کے لئے اسلام لائے ہیں لوگوں نے نبی ﷺ سے یہ حال بیان کیا تو جن لوگوں نے اس آگ میں داخل ہونا چاہا تھا ان سے آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم لوگ اس میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس میں رہتے اور دوسرے لوگوں سے فرمایا کہ گناہ میں اطاعت نہیں، اطاعت صرف نیکی میں ہے۔

۲۱۲۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۲۱۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے اور حضرت زید بن خالد دونوں نے بیان کیا کہ دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جھگڑتے ہوئے آئے۔

۲۱۲۲- و حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ لِي بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ وَأَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرُدُّوهَا وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا *

۲۱۲۲۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ اعراب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے واسطے کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے پھر اس کا فریق کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے ٹھیک کہا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور ہمیں عرض کرنے کی اجازت دیجئے نبی ﷺ نے فرمایا بیان کیجئے، اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا اس نے اس آدمی کی بیوی سے زنا کیا لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا چنانچہ سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر میں اس کو چھڑا لایا پھر میں نے علم والوں سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اس کی عورت پر رجم ہے اور میرے بیٹے کو سو درے لگیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن ہونا پڑے گا تو آپؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا لونڈی اور بکریاں تو واپس لے لو اور تمہارے بیٹے کو سو درے لگیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن ہونا پڑے گا اور تم اے انیس اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر دو چنانچہ انیس صبح کو اس عورت کے پاس گئے اس نے اقرار کیا تو اس کو سنگسار کر دیا۔

۱۱۹۹ بَاب بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه

باب ۱۱۹۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زبیرؓ کو تنہا دشمن کی خبر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ طَلِيعَةً وَحْدَهُ *

لانے کے لئے بھیجنے کا بیان۔

٢١٢٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثَلَاثًا فَقَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ لَهُ أَيُّوبُ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَإِنَّ الْقَوْمَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ سَمِعْتُ جَابِرًا فَتَابَعَ بَيْنَ أَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ كَذَا حَفِظْتُهُ مِنْهُ كَمَا أَنَّكَ جَالِسٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ يَوْمٌ وَاحِدٌ وَتَبَسَّمَ سُفْيَانُ *

۲۱۲۳۔ علی بن عبداللہ، سفیان ابن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن لوگوں کو پکارا تو حضرت زبیرؓ نے جواب دیا پھر لوگوں کو پکارا تو حضرت زبیرؓ نے جواب دیا، پھر لوگوں کو پکارا تو حضرت زبیرؓ نے جواب دیا آپؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری (مددگار) زبیرؓ ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے اس کو ابن منکدر سے یاد کیا ہے اور ایوب نے ان سے کہا کہ اے ابوبکر تم لوگوں سے جابر کی حدیث بیان کرو اس لئے کہ لوگوں کو اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تم جابر سے حدیث نقل کرو تو انہوں نے اسی مجلس میں یہ کہا کہ میں نے جابر سے سنا ہے علی بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے سفیان سے کہا (سفیان) ثوری جنگ قریظہ کے دن بیان کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ میں نے یوم خندق کا لفظ اسی طرح یاد کیا ہے جس طرح کہ تم بیٹھے ہوئے ہو۔ سفیان نے مسکراتے ہوئے کہا کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔

١٢٠٠ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ) فَإِذَا أَذِنَ لَهُ وَاحِدٌ جَازَ *

باب ۱۲۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو مگر یہ کہ تمہیں اجازت دے دی جائے چنانچہ جب ایک اجازت دے دے تو داخل ہونا جائز ہے۔

٢١٢٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ الْبَابِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ *

۲۱۲۴۔ سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، ابو عثمان، ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے دروازہ کی نگرانی کا حکم دیا تو ایک شخص آیا اور اس نے داخل ہونے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کو اندر آنے دو اور جنت کی خوشخبری سنادو وہ حضرت ابوبکرؓ تھے پھر حضرت عمرؓ آئے تو آپؐ نے فرمایا کہ ان کو اندر آنے دو اور جنت کی خوشخبری سنادو پھر حضرت عثمانؓ آئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اندر آنے دو اور ان کو جنت کی خوشخبری سنادو۔

٢١٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ

۲۱۲۵۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، سلیمان بن بلال، یحییٰ، عبید بن حصین حضرت ابن عباسؓ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے

حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهمْ قَالَ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ قُلْ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي *

بیان کیا کہ جب میں آیا تو رسول اللہ ﷺ اپنے بالاخانہ میں تھے اور رسول اللہ ﷺ کا ایک سیاہ غلام سیڑھی پر تھا میں نے اس سے کہا کہ یہ عمر ہے (میرے لئے اجازت طلب کر) تو آپؐ نے مجھے اندر آنے کی اجازت دے دی۔

۱۲۰۱ بَاب مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأُمَرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ *

باب ۱۲۰۱۔ اس امر کا بیان کہ آنحضرت ﷺ امراء اور قاصدوں کو یکے بعد دیگرے بھیجتے تھے اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دحیہ کلبی کو خط دے کر عظیم بصری کی طرف بھیجا تاکہ وہ اس کو قیصر کے پاس روانہ کر دے۔

۲۱۲۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ *

۲۱۲۶۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا خط کسری کے پاس بھیجا تو نامہ بر کو حکم دیا کہ اس کو عظیم بحرین کے پاس پہنچا دے اور عظیم بحرین کسری کے پاس پہنچا دے جب اس خط کو کسری نے پڑھا تو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، زہری کا بیان ہے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ ابن مسیب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں پر بددعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں بالکل ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

۲۱۲۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَذِّنْ فِي قَوْمِكَ أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ *

۲۱۲۷۔ مسدد، یحییٰ، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوعؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص سے عاشوراء کے دن فرمایا کہ اپنی قوم میں یا لوگوں میں اعلان کر دو کہ جس نے کچھ کھا لیا ہے تو وہ باقی دن روزہ پورا کرے اور جس نے نہ کھایا ہو تو اس کو چاہئے کہ (آج) روزہ رکھ لے۔

۱۲۰۲ بَاب وَصَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُفُودَ الْعَرَبِ أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ

باب ۱۲۰۲۔ عرب کے وفود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتوں کا بیان کہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو ان سے پیچھے رہ

وَرَاءَهُمْ قَالَهُ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ *

٢١٢٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُقْعِدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ لِي إِنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ أَوِ الْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارَ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَسَأَلُوا عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ وَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَظُنُّ فِيهِ صِيَامُ رَمَضَانَ وَتُؤْتُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ احْفَظُوهُنَّ وَأَبْلِغُوهُنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ *

١٢٠٣ بَاب خَبَرِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ *

٢١٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمٍ فَنَادَتْهُمُ امْرَأَةٌ

گئے ہیں اس کو مالک بن حویرث نے بیان کیا۔

۲۱۲۸۔ علی بن جعد، شعبہ (دوسری سند) اسحٰق، نضر، شعبہ، ابوجمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس مجھے تخت پر بٹھاتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ جب عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ کونسا وفد ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ ربیعہ! آپؐ نے فرمایا کہ مبارک ہو اس وفد اور قوم کا آنا وہ نہ تو رسوا ہوں اور نہ شرمسار، ان لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہمارے اور آپؐ کے درمیان مضر کے کفار ہیں اس لئے آپؐ ہمیں ایسی باتوں کا حکم دے دیں جس پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہوں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی بتلا دیں ان لوگوں نے پینے کی چیزوں سے متعلق پوچھا تو آپؐ نے چار چیزوں سے منع فرمایا اور چار باتوں کا حکم دیا ان کو اللہ پر ایمان لانے کا حکم دے دیا آپؐ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ ایمان باللہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ اس چیز کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرا گمان ہے کہ آپؐ نے رمضان کے روزے بھی فرمائے اور مال غنیمت میں سے خمس دینا اور انہیں دباء، حنتم، مزفت اور نقیر سے منع فرمایا اور کبھی مقیر کا لفظ روایت کیا آپؐ نے فرمایا کہ انہیں یاد رکھو اور ان کو پہنچاؤ جو تم سے پیچھے رہ گئے ہیں۔

باب ۱۲۰۳۔ ایک عورت کے خبر دینے کا بیان۔

۲۱۲۹۔ محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، توبہ عنبری سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے شعبی نے کہا کہ کیا تم نے حسن بصری کی حدیث کو دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً) روایت کرتے ہیں حالانکہ میں حضرت ابن عمرؓ کے پاس تقریباً ڈیڑھ یا دو سال تک رہا لیکن میں نے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے نہیں سنا، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جن میں حضرت سعد بھی تھے گوشت کھا رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی نے پکار کر کہا کہ وہ گوہ کا

مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَأَمْسَكُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا أَوِ اطْعَمُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ شَكَّ فِيهِ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي *

گوشت ہے اس لئے وہ لوگ رک گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اس لئے کہ وہ حلال ہے یا فرمایا (راوی کو شک ہے) کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن یہ میرا کھانا نہیں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الِاعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب اور سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

۲۱۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا) لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ مِسْعَرٍ وَمِسْعَرٌ قَيْسًا وَقَيْسٌ طَارِقًا *

۲۱۳۰۔ حمید، سفیان، مسعر وغیرہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہود میں سے ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اے امیر المومنین! اگر ہم پر یہ آیت نازل ہوتی کہ آج میں۔۔۔ تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا تو ہم اس دن کو عید کا دن قرار دیتے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ کس دن یہ آیت نازل ہوئی ہے، یہ جمعہ کا دن یوم عرفہ میں نازل ہوئی ہے، سفیان نے مسعر سے اور مسعر نے قیس سے اور قیس نے طارق سے سنا۔

۲۱۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَ حِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَاسْتَوَى عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَاخْتَارَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ وَهَذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا وَإِنَّمَا هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَهُ *

۲۱۳۱۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن مسلمانوں نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی اس کے دوسرے دن حضرت عمرؓ سے سنا وہ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر بیٹھے اور حضرت ابو بکرؓ سے پہلے خطبہ پڑھا اور کہا امابعد! اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کے لئے اس چیز کے مقابلہ میں جو تمہارے پاس ہے وہ چیز پسند کی جو اس کے پاس ہے اور یہ وہ کتاب ہے جس کے ذریعہ اللہ نے تمہارے رسول ﷺ کی ہدایت کی اس لئے اس کو پکڑو تو ہدایت پاؤ گے اور اللہ نے اسی کے ذریعہ اپنے رسول ﷺ کی ہدایت کی۔

۲۱۳۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۳۲۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینے سے چمٹایا اور فرمایا یا اللہ تو اس کو کتاب کا علم

وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ *

عطا فرما۔

٢١٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا أَنَّ أَبَا الْمِنْهَالِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُغْنِيكُمْ أَوْ نَعَشَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۳۳۔ عبداللہ بن صباح، معتمر، عوف ابوالمنہال، حضرت ابو برزہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام اور محمد ﷺ کے ذریعے غنی کر دیا یا تمہیں بلند کر دیا ہے۔

٢١٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ وَأُقِرُّ لَكَ بِذَلِكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ *

۲۱۳۴۔ اسماعیل، مالک، عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے عبدالملک بن مروان کے پاس بیعت کا خط بھیجا کہ جس قدر مجھ سے ہو سکے گا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سنت پر سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں۔

١٢٠٤ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ *

باب ۱۲۰۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ میں جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔

٢١٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَلْغَثُونَهَا أَوْ تَرْغَثُونَهَا أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا *

۲۱۳۵۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جوامع لکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے اور ایک بار میں سویا ہوا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور میرے ہاتھ میں رکھی گئی ہیں اور حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ تو تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو اپنے تصرف میں لا رہے ہو یا اس سے فائدہ اٹھا رہے ہو یا اسی طرح کے کوئی الفاظ بیان کئے۔

٢١٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ أُومِنَ أَوْ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنِّي أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۱۳۶۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، لیث، سعید، حضرت ابوہریرہؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کو جس قدر آیات دی گئی ہیں اسی قدر ان پر ایمان لایا گیا یا (اسی قدر) لوگ ایمان لائے اور مجھے تو وحی دی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف بھیجی ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری پیروی کرنے والے لوگ بہت زیادہ ہوں گے۔

١٢٠٥ بَاب الِاقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا) قَالَ أَيِمَّةً نَقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَنَا وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ ثَلَاثٌ أُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي هَذِهِ السُّنَّةُ أَنْ يَتعَلَّمُوهَا وَيَسْأَلُوا عَنْهَا وَالْقُرْآنُ أَنْ يَتفَهَّمُوهُ وَيَسْأَلُوا عَنْهُ وَيَدَعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ *

باب ۱۲۰۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اور ہمیں متقین کا امام بنادے" مجاہد نے کہا کہ ایسے امام کہ ہم اپنے سے پہلے والوں کی اقتدا کریں اور ہم سے بعد والے ہماری اقتدا کریں اور ابن عون نے کہا کہ تین باتیں ایسی ہیں جنہیں میں اپنے اور اپنے بھائیوں کے لئے پسند کرتا ہوں اس سنت کو سیکھیں اور اس کے متعلق پوچھیں اور قرآن کو سمجھیں اور اس کے متعلق لوگوں سے دریافت کریں اور لوگوں سے بجز نیک کام کے ملنا چھوڑ دیں۔

٢١٣٧- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ قَالَ جَلَسَ إِلَيَّ عُمَرُ فِي مَجْلِسِكَ هَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ قُلْتُ لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ قَالَ هُمَا الْمَرْءَانِ يُقْتَدَى بِهِمَا *

۲۱۳۷۔ عمرو بن عباس، عبدالرحمٰن، سفیان، واصل، ابووائلؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ شیبہ کے پاس اس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس حضرت عمرؓ تمہاری اسی بیٹھنے کی جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہاں سونا چاندی کچھ بھی نہ چھوڑوں بلکہ اس کو مسلمانوں میں بانٹ دوں میں نے کہا کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے، انہوں نے کہا کیوں؟ میں نے کہا کہ آپ کے دونوں ساتھیوں نے ایسا نہیں کیا، انہوں نے جواب دیا کہ وہ دونوں ایسے تھے جن کی اقتدا کی جاتی ہے۔

٢١٣٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ فَقَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَءُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ *

۲۱۳۸۔ علی بن عبداللہ، سفیان، اعمش، زید بن وہب، حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں نازل کی گئی ہے اور قرآن نازل ہوا، چنانچہ لوگوں نے قرآن پڑھا اور سنت کا علم حاصل کیا۔

٢١٣٩- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ قَالَ عَبْدُاللَّهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُورِ

۲۱۳۹۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، عمرو بن مرہ، مرہ ہمدانی، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ سب سے اچھی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور سب سے برے کام بدعت کے کام ہیں اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور تم اللہ تعالیٰ کو عاجز

مُحْدَثَاتُهَا وَ (إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ) *

کرنے والے نہیں ہو۔

۲۱٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ *

۲۱۴۰۔ مسدد، سفیان، زہری، عبید اللہ، حضرت ابوہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کردوں گا۔

۲۱٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى *

۲۱۴۱۔ محمد بن سنان، فلیح، ہلال بن علی، عطاء بن یسار، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی، سوا اس کے جو انکار کرے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اور کون انکار کرے گا، آپؐ نے فرمایا کہ جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔

۲۱٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ حَدَّثَنَا أَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هَذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوا أَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۴۲۔ محمد بن عبادہ، یزید، سلیمان بن حیان، سعید بن میناء، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے تھے کہ فرشتے نبی ﷺ کے پاس آئے اس وقت آپؐ سوئے ہوئے تھے بعض نے کہا وہ سوئے ہوئے ہیں اور بعض نے کہا کہ آنکھ سوتی ہے اور قلب بیدار ہے انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ ان کی ایک مثال ہے وہ مثال تو بیان کرو، بعض نے کہا وہ سوئے ہوئے ہیں بعض نے کہا کہ آنکھ سوتی ہے اور قلب بیدار ہے چنانچہ ان لوگوں نے کہا کہ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور وہاں دستر خوان بچھایا اور ایک بلانے والے کو بھیجا جس نے اس بلانے والے کی دعوت قبول کی تو وہ گھر میں داخل ہوا اور دستر خوان سے کھایا اور جس نے بلانے والے کی دعوت قبول نہ کی وہ نہ تو گھر میں داخل ہوا اور نہ ہی دستر خوان سے کھایا، ان لوگوں نے کہا کہ اس کا مطلب بیان کرو تاکہ سمجھ میں آجائے تو بعض نے کہا کہ وہ تو سوئے ہوئے ہیں اور بعض نے کہا کہ آنکھ سوتی ہے اور قلب بیدار ہے پھر کہا کہ گھر تو جنت ہے اور بلانے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں چنانچہ جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے

فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ جَابِرٍ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

درمیان جدا کرنے والے ہیں، قتیبہ نے لیث سے بواسطہ خالد، سعید بن ابی ہلال جابر اس کی متابعت میں روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

۲۱۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا فَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا *

۲۱۴۳۔ ابو نعیم، سفیان، اعمش، ابراہیم، ہمام، حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اے قراء کی جماعت تم سیدھی راہ اختیار کرو اس لئے کہ تم بہت پیچھے رہ گئے ہو، اگر تم دائیں بائیں ہٹ گئے تو تم اس وقت بہت ہی دور کی گمراہی میں جا پڑو گے۔

۲۱۴٤- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ *

۲۱۴۴۔ ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، ابو موسیٰ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ میری اور اس کی مثال جو اللہ نے مجھ کو دے کر بھیجا ہے اس شخص کی مثال ہے جو ایک قوم کے پاس آئے اور کہے اے میری قوم میں نے اپنی آنکھ سے فوج کو دیکھا ہے اور میں تمہیں ننگا ڈرانے والا ہوں اس لئے نجات کی جگہ تلاش کرو اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے اس کا کہا مانا اور راتوں رات نکل گئے اور اپنی پناہ کی جگہ چلے گئے، چنانچہ نجات پائی ایک گروہ نے اسے جھوٹ سمجھا اور اپنی جگہ پر ہی رہے صبح کو لشکر نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں ہلاک کر دیا اور قتل و غارت کیا یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے میری اطاعت کی اور جو میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی اور اس شخص کی مثال جس نے میری نافرمانی کی اور جو میں لے کر آیا ہوں اس کو جھٹلایا۔

۲۱٤٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ

۲۱۴۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور آپؐ کے بعد ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے اور عرب کے چند لوگوں کو کافر ہونا تھا کافر ہو گئے، تو عمرؓ نے ابو بکرؓ سے کہا کہ آپ لوگوں سے جہاد کس طرح کریں گے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے جنگ کروں، یہاں تک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہہ دیں پس جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنے مال اور اپنی جان کو بجز اس کے حق کے بچا لیا اور اس کا حساب اللہ پر ہے، حضرت ابو بکرؓ نے کہا خدا کی قسم میں جنگ کروں

وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ وَعَبْدُاللَّهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنَاقًا وَهُوَ أَصَحُّ *

گا اس شخص سے جس نے نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کی اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر ان لوگوں نے ایک رسی بھی روکی جو وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر ان لوگوں سے جنگ کروں گا، حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے یہی خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کا سینہ جنگ کے لئے کھول دیا ہے میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔ ابن بکیر اور عبداللہ نے لیث سے (عقال کی بجائے) عناق کا لفظ روایت کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

۲۱۴۶- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَتَسْتَأْذِنَ لِي عَلَيْهِ قَالَ سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَأْذَنَ لِعُيَيْنَةَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ بِأَنْ يَقَعَ بِهِ فَقَالَ الْحُرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ) وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ فَوَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ *

۲۱۴۶۔ اسماعیل، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس بن حصن کے ہاں اترے اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو حضرت عمر اپنے قریب رکھتے تھے اور قراء خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان عمرؓ کی مجلس کے ساتھی اور ان کے مشیر ہوتے تھے، عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ اے بھتیجے کیا امیر المومنین کے یہاں تیری رسائی ہے تو میرے لئے اجازت لے سکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں عنقریب تمہارے لئے اجازت لوں گا، ابن عباس کا بیان ہے کہ انہوں نے عیینہ کے لئے اجازت لی جب وہ اندر آئے تو کہا اے ابن خطاب خدا کی قسم تم ہمیں نہ تو زیادہ مال دیتے ہو اور نہ ہمارے درمیان عدل کے ساتھ فیصلہ کرتے ہو، حضرت عمرؓ کو اس پر غصہ آگیا یہاں تک کہ قریب تھا کہ الجھ پڑیں۔ تو حر نے کہا کہ اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ہے کہ معافی کو قبول کیجئے اور نیکیوں کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے درگزر کیجئے اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے خدا کی قسم! جونہی یہ آیت حضرت عمرؓ کے سامنے پڑھی گئی انہوں نے اس آیت کے خلاف نہیں کیا اور کتاب اللہ کے پاس بہت زیادہ رکنے والے تھے (یعنی بہت زیادہ عمل کرنے والے تھے)

۲۱۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ

۲۱۴۷۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر، اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اس وقت سورج میں گرہن لگا تھا اور لوگ

عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالنَّاسُ قِيَامٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ آيَةٌ قَالَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُسْلِمُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَاهُ وَآمَنَّا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا عَلِمْنَا أَنَّكَ مُوقِنٌ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ *

نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگ یہ کیا کر رہے ہیں انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا سبحان اللہ! میں نے پوچھا کیا کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اشارہ سے کہا کہ ہاں جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو میں نے اس جگہ میں نہ دیکھی ہو یہاں تک کہ جنت و دوزخ بھی اور میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ تم لوگ قبروں میں دجال کے فتنوں کے قریب کے زمانہ میں آزمائے جاؤ گے مومن یا مسلم (حضرت اسماء کا بیان ہے کہ مجھے یاد نہیں مومن یا مسلم فرمایا) کہے گا کہ محمد ﷺ ہمارے پاس احکام لے کر آئے ہم نے ان کو قبول کیا اور ایمان لے آئے پھر کہا جائے گا کہ آرام سے سورہ، ہم جانتے تھے کہ تو یقین رکھنے والا ہے اور منافق یا مرتاب (اسماء نے کہا کہ مجھے یاد نہیں ان دونوں میں سے کیا فرمایا) کہے گا کہ میں نہیں جانتا لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا چنانچہ وہی میں نے بھی کہہ دیا۔

۲۱۴۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ *

۲۱۴۸۔ اسماعیل، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ تم مجھے چھوڑ دو جب تک کہ میں تم کو چھوڑ دوں (یعنی بغیر ضرورت کے مجھ سے سوال نہ کرو) تم سے پہلے کی قومیں کثرت سوال اور انبیاء سے اختلاف کے سبب سے ہلاک ہو گئیں جب میں تم کو کسی چیز سے منع کروں تو اس سے پرہیز کرو اور تم کو کسی بات کا حکم دوں تو اس کو کرو جس قدر تم سے ممکن ہو سکے۔

۱۲۰۶ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَتَكَلُّفِ مَا لَا يَعْنِيهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى (لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ)*

باب ۱۲۰۶۔ کثرت سوال اور بے فائدہ تکلف کی کراہت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ کسی چیز کے متعلق زیادہ سوال نہ کرو(۱) اگر ظاہر کر دیا جائے تو تم کو برا معلوم ہو گا۔

۲۱۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ

۲۱۴۹۔ عبداللہ بن یزید مقری، سعید، عقیل، ابن شہاب، عامر بن

(۱) ممانعت ایسے سوالوں کے بارے میں ہے جو لایعنی ہوں جن کے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہ ہو۔ ہاں البتہ ایسے سوال کہ جن کے معلوم کرنے کی واقعتاً ضرورت تھی ان سے ممانعت مقصود نہیں ہے اور ایسے سوال صحابہ کرام کرتے بھی رہے ہیں جیسے کلالہ کے بارے میں سوال، خمر اور میسر کے بارے میں سوال، اشہر حرام میں قتال کے بارے میں سوال، شکار کے بارے میں سوال وغیرہ۔

حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ *

سعد بن ابی وقاص، سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ شخص ہے جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جو حرام نہ تھی اور اس کے سوال کرنے کی وجہ سے وہ حرام کر دی گئی۔

۲۱۵۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ *

۲۱۵۰۔ اسحاق، عفان، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، ابوالنضر، بسر بن، سعید، زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں بوریوں کا ایک حجرہ تیار کیا اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند راتیں نماز پڑھی یہاں تک کہ لوگ آپؐ کے چاروں طرف جمع ہوگئے (اور نماز پڑھنے لگے) پھر ایک رات لوگوں نے آپؐ کی آواز نہ پائی تو خیال کیا کہ شاید آپؐ سو گئے ہیں، چنانچہ بعضوں نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ آپؐ باہر تشریف لائیں، آپؐ نے فرمایا کہ میں برابر دیکھتا رہا جو تم نے کیا یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور اگر تم پر (یہ نماز) فرض ہو جاتی تو تم اس پر نہیں رہ سکتے تھے اس لئے اے لوگو! تم اپنے اپنے گھروں میں نمازیں پڑھو کیونکہ آدمی کا اپنے گھر میں فرض کے سوا نماز پڑھنا بہتر ہے۔

۲۱۵۱ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ سَلُونِي فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۱۵۱۔ یوسف بن موسیٰ، ابواسامہ، برید بن ابی بردہ، ابوبردہ، ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے چند چیزوں کے متعلق کسی نے سوال کیا تو آپؐ نے اس کو ناپسند فرمایا جب سوالات کی کثرت ہوئی تو آپؐ کو غصہ آگیا اور فرمایا کہ مجھ سے پوچھ لو ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ ابوحذافہ ہے، پھر ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تیرا باپ سالم، شیبہ کا آزاد کردہ ہے۔ جب حضرت عمرؓ نے غضب کے آثار دیکھے جو رسول اللہ ﷺ کے چہرے سے ظاہر ہو رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم اللہ بزرگ و برتر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

۲۱۵۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

۲۱۵۲۔ موسیٰ، ابوعوانہ، عبدالملک، وراد (مغیرہ کے کاتب) سے

حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ *

روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت معاویہؓ نے مغیرہ کو لکھ بھیجا کہ مجھ کو لکھ بھیجو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے تو حضرت مغیرہؓ نے لکھ بھیجا کہ آنحضرت ﷺ ہر نماز کے بعد یہ فرماتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جسے تو دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگی والے کو تجھ سے اس کی بزرگی نفع نہیں دیتی اور لکھا کہ آنحضرت ﷺ قیل و قال کثرت سوال اور مال کے ضائع کرنے سے منع فرماتے تھے، اور ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے اور حقوق کے روکنے اور بلاضرورت مانگنے سے منع فرماتے تھے۔

٢١٥٣- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ نُهِينَا عَنِ التَّكَلُّفِ *

۲۱۵۳۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم تکلف سے منع کئے گئے ہیں۔

٢١٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا قَالَ أَنَسٌ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَالَ أَنَسٌ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّارُ فَقَامَ عَبْدُاللَّهِ ابْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ قَالَ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ

۲۱۵۴۔ ابوالیمان، شعیب، زہری (دوسری سند) محمود، عبدالرزاق معمر، زہری، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ آفتاب کے ڈھل جانے کے بعد تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھی جب سلام پھیر چکے تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا کہ اس سے پہلے بہت بڑے بڑے امور ہیں پھر فرمایا کہ جو شخص کچھ پوچھنا چاہتا ہے وہ پوچھ لے، خدا کی قسم! جب تک میں اپنی اس جگہ پر ہوں جو کچھ بھی تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کا جواب دوں گا، حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ لوگ بہت زیادہ رونے لگے اور رسول اللہ ﷺ بار بار یہی فرماتے جاتے کہ مجھ سے پوچھ لو، انسؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص آپؐ کے سامنے کھڑا ہوا اور پوچھا کہ یارسول اللہ میرے داخل ہونے کی جگہ کہاں ہے، آپؐ نے فرمایا دوزخ، پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے، آپؐ پھر برابر یہی فرماتے جاتے کہ مجھ سے پوچھو، مجھ سے پوچھو، چنانچہ حضرت عمرؓ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے

سَلُونِي سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ وَأَنَا أُصَلِّي فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ *

اور کہا رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا، جب حضرت عمرؓ نے یہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میرے سامنے جنت اور دوزخ ابھی اس دیوار کے سامنے پیش کئے گئے ہیں اس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا میں نے آج کی طرح خیر و شر کبھی نہیں دیکھی۔

۲۱۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى ابْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فُلَانٌ وَنَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ) الْآيَةَ *ط

۲۱۵۵۔ محمد بن عبدالرحیم، روح بن عبادہ، شعبہ، موسیٰ بن انس، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ فلاں ہے اور یہ آیت "کہ اے ایماندارو! ایسی چیزوں کے متعلق مت دریافت کرو" آخر آیت تک۔

۲۱۵۶ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ *

۲۱۵۶۔ حسن بن صباح، شبابہ، ورقاء، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ لوگ دریافت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے کہ اللہ تو تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟۔

۲۱۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ

۲۱۵۷۔ محمد بن عبید بن میمون، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابراہیم، علقمہ، ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں تھا آپؐ اس وقت کھجور کی ایک شاخ سے سہارا لئے ہوئے تھے پھر یہود کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے تو ان میں سے بعض نے ایک دوسرے سے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو اور بعض نے کہا کہ مت پوچھو اس لئے کہ وہ تم کو ایسی بات سنائیں گے جو تم کو ناپسند ہو، چنانچہ وہ لوگ آپؐ کے سامنے کھڑے ہوئے اور کہا اے ابوالقاسم (ﷺ) ہم سے روح کے متعلق بیان کیجئے، آپؐ تھوڑی دیر کھڑے دیکھتے رہے یہاں تک کہ میں نے جان لیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ میں پیچھے ہٹ گیا حتیٰ کہ وحی

حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي) *

اوپر چڑھ گئی، پھر آپؐ نے فرمایا کہ (لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے)۔

۱۲۰۷ بَاب الِاقْتِدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۱۲۰۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کی اقتداء کرنے کا بیان۔

۲۱۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ وَقَالَ إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ *

۲۱۵۸۔ ابو نعیم، سفیان، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھی بنوا لی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی پھر آپؐ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اب میں اس کو کبھی بھی نہیں پہنوں گا (یہ دیکھ کر) لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۱۲۰۸ بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ وَالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْبِدَعِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ) *

۱۲۰۸۔ اس امر کا بیان کہ علم میں باہم جھگڑنا اور اس میں تعمق اور دین میں غلو اور بدعت مکروہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو اور اللہ پر حق کے سوا کچھ نہ کہو۔

۲۱۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ قَالَ فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ أَوْ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ *

۲۱۵۹۔ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم صوم وصال نہ رکھو، لوگوں نے عرض کیا کہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ میں تم جیسا نہیں ہوں مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے، لیکن لوگ اس سے باز نہ آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کے ساتھ دو دن یا دو رات روزہ رکھا، پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ کرنے والے کی طرح فرمایا کہ اگر چاند نظر نہ آتا تو میں تمہارے ساتھ اور روزے رکھتا۔

۲۱۶۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِي اللَّه

۲۱۶۰۔ عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کے سامنے اینٹ کے منبر پر خطبہ

عَنْه عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَإِذَا فِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيهَا مَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا *

پڑھا، ان کے پاس ایک تلوار تھی جس سے ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا، اس کو انہوں نے کھولا تو اس میں اونٹ کی دیت کے احکام تھے اس میں یہ بھی تھا کہ مدینہ عیر سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے جس نے اس میں کوئی نئی بات پیدا کی (یعنی بدعت کی) تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کی نہ کوئی فرض عبادت اور نہ نفل عبادت مقبول ہوگی، اور اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ان میں ایک آدمی بھی یہ کر سکتا ہے جس شخص نے کسی مسلمان کے عہد کو توڑا تو اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی اس پر لعنت ہے اس کی نہ کوئی فرض عبادت اور نہ ہی نفل عبادت مقبول ہوگی، اور جس نے کسی قوم سے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر موالات کیا، تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے نہ تو اس کی کوئی فرض عبادت اور نہ ہی کوئی نفل عبادت مقبول ہوگی۔

٢١٦١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَخَّصَ فِيهِ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللَّهِ إِنِّي أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً *

۲۱۶۱۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے کوئی کام کیا اور لوگوں کو اس کی اجازت دے دی لیکن کچھ لوگوں نے اس سے پرہیز کیا، آنحضرت ﷺ کو یہ خبر ملی تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ ان چیزوں سے بچتے ہیں جن کو میں کرتا ہوں، خدا کی قسم! میں اللہ کو ان سے زیادہ جاننے والا ہوں اور ان سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔

٢١٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ التَّمِيمِيِّ الْحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِغَيْرِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ إِنَّمَا أَرَدْتَ خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۶۲۔ محمد بن مقاتل، وکیع، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ دو آدمی جو سب سے بہتر تھے یعنی حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ ہلاک ہو جاتے جب بنی تمیم کا وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا، تو ان میں سے ایک نے بنی مجاشع کے بھائی اقرع بن حابس حنظلی کی طرف اشارہ کیا اور ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا، حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ تم نے میری مخالفت کا ارادہ کیا تھا، حضرت عمرؓ نے کہا کہ میرا ارادہ آپ کی مخالفت کا نہ تھا، چنانچہ ان کی آوازیں نبی ﷺ کے نزدیک بلند ہوئیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو، آخر

فَنَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) إِلَى قَوْلِهِ (عَظِيمٌ) قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ *

آیت عظیم تک، ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ ابن زبیرؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات کرتے تو اس قدر آہستہ بات کرتے کہ آپ اس کو سن نہ سکتے جب تک کہ آپؐ پھر دریافت نہ فرماتے، اور ابن زبیرؓ نے اپنے والد (یعنی نانا) حضرت ابو بکرؓ کا ذکر نہیں کیا۔

٢١٦٣- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا *

۲۱۶۳۔ اسماعیل، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ ام المومنین سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا کہ ابو بکرؓ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ ابو بکرؓ آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگ ان کے رونے کے سبب سے ان کی آواز نہ سن سکیں گے اس لئے آپؐ حضرت عمرؓ کو حکم دیں کہ نماز پڑھائیں، آپؐ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے حفصہؓ سے کہا کہ تم آنحضرت ﷺ سے عرض کرو کہ حضرت ابو بکرؓ جب آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان کے رونے کے سبب سے لوگ ان کی آواز نہ سن سکیں گے لہٰذا عمرؓ کو حکم دیجئے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ حفصہؓ نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم یوسف علیہ السلام کی ساتھی عورتیں ہوں ابو بکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں پائی۔

٢١٦٤- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَ عُوَيْمِرٌ الْعَجْلَانِيُّ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ أَتَقْتُلُونَهُ بِهِ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا فَرَجَعَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۶۴۔ آدم، ابن ابی ذئب زہری، سہلؓ بن سعد، ساعدی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عویمرؓ عاصم بن عدی کے پاس آئے اور پوچھا، بتائیے ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھتا ہے اور وہ اسے قتل کر دیتا ہے تو کیا آپ لوگ اسے قتل کر دیں گے، اے عاصمؓ رسول اللہ ﷺ سے میرے لئے دریافت کر لیجئے، انہوں نے آپؐ سے دریافت کیا تو نبی ﷺ نے ان سوالات کو مکروہ اور برا سمجھا، عاصم لوٹ کر آئے اور عویمرؓ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ان سوالات کو مکروہ سمجھا، عویمرؓ نے کہا کہ خدا کی قسم میں نبی ﷺ کے پاس ضرور جاؤں گا، چنانچہ وہ حاضر ہوئے اور اللہ نے عاصمؓ کے پیچھے آیت نازل کی، رسول اللہ ﷺ نے عویمرؓ سے فرمایا

فَجَاءَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْقُرْآنَ خَلْفَ عَاصِمٍ فَقَالَ لَهُ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكُمْ قُرْآنًا فَدَعَا بِهِمَا فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا ثُمَّ قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ *

کہ تم دونوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا چنانچہ آپؐ نے دونوں کو بلایا، پھر وہ آئے تو لعان کرایا، پھر عویمر نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جھوٹا ہوں اگر میں اس کو اپنے پاس رکھ لوں، پھر انہوں نے اس سے جدائی اختیار کرلی، حالانکہ نبی ﷺ نے علیحدگی کا حکم نہیں دیا تھا اس کے بعد سے لعان کرنے والوں کے متعلق یہی طریقہ جاری ہو گیا اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس عورت کو دیکھو اگر یہ وحرہ کی طرح اور چھوٹا بچہ جنے تو میں سمجھوں گا کہ اس مرد نے جھوٹ کہا، اور اگر وہ سیاہ رنگ کا موٹی سرین اور بڑی آنکھوں والا بچہ جنے تو میں سمجھوں گا کہ اس مرد نے اس عورت کے متعلق صحیح کہا چنانچہ اس عورت کو ویسا ہی مکروہ شکل کا بچہ پیدا ہوا۔

٢١٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ النَّصْرِيُّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ ذَلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِالرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهُمَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَبَّا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۱۶۵۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، عقیل، ابن شہاب، مالک بن اوس نصری سے روایت کرتے ہیں (محمد بن جبیر بن مطعم نے بھی اس کا ذکر کیا تھا کہ میں مالک کے پاس گیا، ان سے پوچھا، تو انہوں نے بیان کیا) کہ میں چلا، تاکہ حضرت عمرؓ کے پاس جاؤں (میں پہنچا) تو ان کا دربان یرفاء آیا اور پوچھا، کیا حضرت عثمانؓ اور عبدالرحمٰن اور زبیرؓ اور سعدؓ کو اندر آنے کی اجازت دیتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! (آنے دو) چنانچہ وہ لوگ اندر آئے سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر یرفاء نے کہا، کہ حضرت علیؓ و حضرت عباسؓ کو اجازت دیتے ان دونوں کو بھی اندر آنے کی اجازت دی، حضرت عباسؓ نے کہا کہ اے امیر المومنین! میرے اور ظالم کے درمیان فیصلہ کر دیجئے، پھر ان دونوں نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہا۔ حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں نے کہا کہ اے امیر المومنین ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور ایک کو دوسرے سے نجات دیجئے، حضرت عمرؓ نے ان سے کہا، کہ صبر کرو، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا اور ہم نے جو کچھ چھوڑا وہ صدقہ ہے اور یہ آنحضرت ﷺ نے صرف اپنی ذات کے متعلق فرمایا ان لوگوں نے کہا کہ ہاں آپ نے فرمایا ہے، پھر حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ و عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں آپ دونوں کو خدا کا واسطہ دے کر

وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي مُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ (مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ) الْآيَةَ فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ حَيَاتَهُ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ فَقَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا اللَّهَ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَا وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا

پوچھتا ہوں کیا آپؐ نے یہ فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں؟ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں تم لوگوں سے اس کی حقیقت بیان کر دوں کہ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو اس مال میں سے ایک مخصوص حصہ عطا کیا جو آپؐ کے علاوہ کسی کو نہیں دیا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ الخ تو یہ خاص رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا، پھر خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کو چھوڑ کر اپنے واسطے جمع نہیں کیا، اور نہ اپنے کو تم لوگوں پر ترجیح دی بلکہ یہ تمہیں کو دے دیا اور تمہیں میں تقسیم کر دیا حتیٰ کہ اس میں سے یہ مال باقی بچ گیا اور نبی ﷺ اپنے گھر والوں کے لئے ایک سال کا خرچ اس مال میں رکھ لیتے تھے۔ پھر باقی کو لے کر اللہ کے مال کی طرح اس کو خرچ کرتے نبی ﷺ نے زندگی بھر اسی پر عمل کیا میں تم لوگوں کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم لوگ اس کو جانتے ہو، انہوں نے کہا ہاں! پھر حضرت علی و عباسؓ سے کہا، میں آپ دونوں کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کہ آپ اس کو جانتے ہیں، انہوں نے کہا ہاں، پھر اللہ نے نبی ﷺ کو اٹھالیا۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا ولی ہوں، چنانچہ اس پر انہوں نے قبضہ کیا اور جس طرح رسول اللہ ﷺ کرتے تھے اسی طرح انہوں نے بھی کیا، اور حضرت علی و ابن عباسؓ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا کہ آپ دونوں اس وقت موجود تھے، اور آپ دونوں گمان کرتے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ ایسے ایسے ہیں، حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ اس معاملہ میں سچے تھے، نیک تھے، راستی پر تھے حق کے تابع تھے۔ پھر اللہ نے ابو بکرؓ کو اٹھالیا تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کا ولی ہوں میں نے اس کو دو سال تک اپنے قبضہ میں رکھا اور اس میں اسی طرح تصرف کرتا رہا جس طرح رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ نے کیا پھر آپ میرے پاس آئے اور آپ دونوں کی بات یکساں تھی، اور کام بھی ایک تھا، آپ اپنے بھتیجے کے مال سے حصہ مانگنے آئے، اور یہ اپنی بیوی کا حصہ اپنے والد کے مال سے مانگنے آئے، تو میں نے کہا کہ اگر آپ دونوں چاہتے ہیں تو میں آپ کو اس شرط پر دے دوں گا کہ آپ اللہ کے عہد و میثاق کے مطابق اس میں عمل کریں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کرتے

عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا *

تھے اور جس طرح میں اپنے قبضہ میں لینے کے وقت سے عمل کرتا رہا ہوں، ورنہ پھر اس معاملہ میں مجھ سے گفتگو نہ کیجئے، تو آپ دونوں نے کہا کہ ہمیں اس شرط پر دے دو، پھر میں نے آپ کو دے دیا پھر دوسرے لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا، کہ میں تم لوگوں کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ میں نے یہ ان دونوں کو دے دیا تھا؟ ان لوگوں نے کہا ہاں! پھر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا۔ کیا میں نے یہ آپ لوگوں کو دے دیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں! حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ مجھ سے اس کے علاوہ کوئی فیصلہ چاہتے ہیں، تو قسم ہے اس ذات کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں، میں قیامت تک اس کے علاوہ کوئی فیصلہ نہ کروں گا، اگر آپ اس کے انتظام سے عاجز ہیں تو ہمیں واپس کر دیجئے کہ میں آپ کی طرف سے اس کا انتظام کروں گا۔

١٢٠٩ بَاب إِثْمِ مَنْ آوَى مُحْدِثًا رَوَاهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۱۲۰۹۔ اس شخص کے گناہ کا بیان، جس نے کسی بدعتی کو پناہ دی، حضرت علیؓ نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

٢١٦٦- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَوْ آوَى مُحْدِثًا *

۲۱۶۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، عاصم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے، انہوں نے کہا ہاں، فلاں مقام سے فلاں مقام تک کا درخت نہ کاٹا جائے، جس نے اس میں کوئی بدعت کی تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، عاصم نے بیان کیا کہ مجھ سے موسیٰ بن انس نے بیان کیا کہ انسؓ نے او آوی محدثا کے الفاظ بیان کئے۔

١٢١٠ بَاب مَا يُذْكَرُ مِنْ ذَمِّ الرَّأْيِ وَتَكَلُّفِ الْقِيَاسِ (وَلَا تَقْفُ) لَا تَقُلْ

باب ۱۲۱۰۔ رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلف (۱) کی کراہت کا بیان (اللہ تعالیٰ کا قول کہ) "وہ بات نہ کہو جس کا تم

(۱) جس قیاس کی مذمت بیان کرنا مقصود ہے اس سے مراد وہ قیاس ہے جو نص صریح کے مقابلے میں ہو یا بغیر کسی علت کے ہو یا اس کا منشاء اتباع دین کے بجائے اتباع ھویٰ ہو اور وہ قیاس جو کسی نئے پیش آنے والے مسئلے کے بارے میں نصوص سے مستنبط کسی علت کی بنا پر کیا جائے تاکہ اس نئے مسئلے کا حکم معلوم کیا جائے تو یہ قیاس مذموم نہیں ہے کیونکہ یہ تو متعدد صحابہ سے ثابت ہے اور بعض احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

(مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ) *

٢١٦٧- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاكُمُوهُ انْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُونَ بِرَأْيِهِمْ فَيُضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِاللَّهِ فَاسْتَثْبِتْ لِي مِنْهُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْهُ فَجِئْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَعَجِبَتْ فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَمْرٍو *

٢١٦٨- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ هَلْ شَهِدْتَ صِفِّينَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ لَرَدَدْتُهُ وَمَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ شَهِدْتُ صِفِّينَ وَبِئْسَتْ صِفُّونَ *

کو علم نہ ہو۔

۲۱۶۷۔ سعید بن تلید، ابن وہب، عبدالرحمٰن بن شریح وغیرہ، ابو الاسود، عروہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمارے ساتھ عبداللہ بن عمرو نے حج کیا، ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو نہیں اٹھائے گا، اس کے بعد کہ تم کو عطا کیا، لیکن اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح اٹھائے گا، کہ علماء کو ان کے علم کے ساتھ اٹھائے گا، تو جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے، ان سے مسئلہ دریافت کیا جائے گا، تو وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے، دوسروں کو گمراہ کریں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے، میں نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ سے بیان کی پھر عبداللہ بن عمرو نے اس کے بعد حج کیا، تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اے میرے بھانجے تو عبداللہ کے پاس جا، اور میرے لئے ان سے وہ حدیث یاد کر جو تو نے مجھ سے بیان کی چنانچہ میں ان کے پاس آیا، اور پوچھا، تو انہوں نے مجھ سے اسی طرح بیان کیا جس طرح بیان کیا تھا پھر میں حضرت عائشہؓ کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا تو انہوں نے تعجب کیا، اور کہا بخدا عبداللہ بن عمرو نے اسے یاد رکھا۔

۲۱۶۸۔ عبدان، ابوحمزہ، اعمش سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابووائل سے پوچھا کہ تم صفین میں موجود تھے، انہوں نے کہا ہاں! پھر سہل بن حنیف کو کہتے ہوئے سنا (دوسری سند) موسیٰ بن اسمٰعیل، ابوعوانہ، اعمش، ابووائل سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ سہل بن حنیف نے کہا کہ اے لوگو! اپنی رائے کو اپنے دین کے مقابلہ میں تہمت لگاؤ (حقیر سمجھو) میں نے اپنے آپ کو ابوجندل (حدیبیہ) کے دن دیکھا، کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے حکم سے سرتابی کر سکتا، تو ضرور کرتا، اور ہم نے اپنے کاندھے پر تلوار اس لئے نہیں رکھی ہے، کہ ہمیں خوف میں ڈالیں، بلکہ اس لئے کہ ہم کو کسی ایسے کام میں سہولت پہنچائیں، جسے ہم جانتے ہوں نہ کہ اس کام کی طرف جس میں اس وقت ہم ہیں، ابووائل کا بیان ہے کہ میں صفین میں شریک تھا، اور صفین کی جنگ بہت بری تھی۔

۱۲۱۱ بَاب مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَوْ لَمْ يُجِبْ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَلَا بِقِيَاسٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ) وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوحِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ *

باب ۱۲۱۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کسی ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا، جس کے متعلق آپؐ پر وحی نازل نہ ہوئی ہوتی، تو فرماتے کہ میں نہیں جانتا، یا جواب نہ دیتے جب تک کہ آپؐ پر وحی نازل نہ ہوتی اور اپنی رائے اور قیاس سے نہ فرماتے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بما اراک اللہ، کہ اللہ نے آپ کو دکھایا، اور ابن مسعود کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ خاموش رہے، یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی۔

۲۱۶۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ مَرِضْتُ فَجَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي قَالَ فَمَا أَجَابَنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ *

۲۱۶۹۔ علی بن عبداللہ، سفیان، ابن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں بیمار ہوا، تو میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ میری عیادت کو تشریف لائے دونوں پیادہ پا تھے، جب میرے پاس تشریف لائے تو اس وقت مجھ پر بے ہوشی طاری تھی رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، پھر اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا، میں ہوش میں آیا، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (اور اکثر سفیان نے یا رسول کے بجائے ای رسول اللہ کے لفظ بیان کئے) میں کس طرح اپنے مال میں حکم لگاؤں اور میں اپنے مال میں کس طرح کروں جابرؓ کا بیان ہے، کہ آپؐ نے کچھ بھی جواب نہ دیا حتیٰ کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۱۲۱۲ بَاب تَعْلِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ لَيْسَ بِرَأْيٍ وَلَا تَمْثِيلٍ *

باب ۱۲۱۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو تعلیم رائے اور تمثیل سے نہیں کرتے تھے بلکہ اس سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا تھا۔

۲۱۷۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ

۲۱۷۰۔ مسدد، ابوعوانہ، عبدالرحمٰن بن اصبہانی، ذکوان، ابوسعید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مرد تو آپ کی باتیں سن کر چلے جاتے ہیں، اس لئے آپؐ ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی دن مقرر فرما دیجئے کہ ہم بھی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپؐ ہمیں سکھائیں، جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے

فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوِ اثْنَيْنِ قَالَ فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ *

تو آپؐ نے فرمایا کہ فلاں فلاں دن میں مقام فلاں فلاں مقام پر حاضر ہو جایا کرو، چنانچہ وہ عورتیں جمع ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، اور انہیں اس چیز سے سکھایا جو آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے سکھایا تھا، پھر فرمایا کہ تم میں سے جو عورت اپنے آگے اپنے بچوں میں سے تین کو بھیجے، تو وہ اس کے لئے جہنم سے حجاب کا سبب ہوں گے ان عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ دو بھی، یہ کلمات اس نے دوبار کہے، پھر آپؐ نے فرمایا اور دو بھی، دو بھی، دو بھی۔

١٢١٣ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ يُقَاتِلُونَ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ *

باب ۱۲۱۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میری امت میں سے کچھ لوگ ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے اور وہ جنگ کرتے ہوں گے، اور یہ اہل علم ہیں۔

٢١٧١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ *

۲۱۷۱۔ عبید اللہ بن موسیٰ، اسمٰعیل، قیس، مغیرہ بن شعبہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے (یعنی قیامت) اور وہ لوگ غالب ہوں گے۔

٢١٧٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللَّهُ وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ *

۲۱۷۲۔ اسماعیل، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید، معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت کرتے ہیں، ان کو خطبہ پڑھتے ہوئے سنا، اس میں انہوں نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، تو اس کو دین میں سمجھ عطا کرتا ہے، اور میں بانٹنے والا ہوں، اور اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا، یہاں تک کہ قیامت قائم ہو (یا یہ فرمایا) یہاں تک کہ قیامت آجائے۔

١٢١٤ بَاب فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا) *

باب ۱۲۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ یا تمہیں فرقے فرقے بنا دے۔

٢١٧٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى

۲۱۷۳۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں، ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کہہ دیجئے کہ وہ اس بات پر قادر ہے

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ) قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ (أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ) قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ (أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ) قَالَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ أَيْسَرُ *

کہ تمہارے اوپر سے عذاب بھیجے تو آپ نے فرمایا، میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں، پھر یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے، کے الفاظ نازل ہوئے، تو آپ نے فرمایا، میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں پھر جب یا تمہیں فرقے فرقے بنا دے، اور ایک دوسرے کا عذاب چکھائے، نازل ہوئی، تو آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں باتیں آسان ہیں۔

١٢١٥ بَاب مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ حُكْمَهُمَا لِيُفْهِمَ السَّائِلَ *

باب ۱۲۱۵۔ اس شخص کا بیان، جو سائل کے سمجھنے کے لئے اصل، معلوم کو اصل ظاہر سے تشبیہ دے، جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا ہے۔

٢١٧٤ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى تُرَى ذَلِكَ جَاءَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ وَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ *

۲۱۷۴۔ اصبغ بن فرج، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی کو سیاہ بچہ پیدا ہوا ہے، اور میں اس کے اپنے بیٹے ہونے سے انکار کرتا ہوں، تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تیرے پاس اونٹ ہے؟ اس نے جواب دیا، جی ہاں، آپ نے پوچھا، اس کا کیا رنگ ہے، اس نے کہا سرخ ہے؟ آپ نے فرمایا، کیا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! ان میں کچھ بھورے بھی ہیں، آپ نے فرمایا کہ پھر تو کیا خیال کرتا ہے، وہ کہاں سے پیدا ہوئے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کسی رگ نے ان کو نکالا ہوگا تو آپ نے فرمایا، پھر اسی طرح! اس کو بھی کسی رگ نے نکالا ہوگا اور اس کو اپنے بچے سے انکار کرنے کی اجازت نہ دی۔

٢١٧٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ أَفَأَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ اقْضُوا اللَّهَ الَّذِي لَهُ فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ *

۲۱۷۵۔ مسدد، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، کہ میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی، لیکن وہ حج کرنے سے پہلے مر گئی، تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! تو اس کی طرف سے حج کر لے، بتلا اگر تیری ماں پر کچھ قرض ہوتا، تو کیا تو اس کی طرف سے ادا نہ کرتی، اس نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا، کہ اس پر جو قرض ہے، اس کو ادا کر، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کے حق کو ادا کیا جائے۔

١٢١٦ بَاب مَا جَاءَ فِي اجْتِهَادِ الْقُضَاةِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِقَوْلِهِ (وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ) وَمَدَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الْحِكْمَةِ حِينَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا لَا يَتَكَلَّفُ مِنْ قِبَلِهِ وَمُشَاوَرَةِ الْخُلَفَاءِ وَسُؤَالِهِمْ أَهْلَ الْعِلْمِ *

باب ۱۲۱۶۔ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا، اس کے مطابق قاضیوں کے اجتہاد کا بیان، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس نے اس کے مطابق فیصلہ نہیں کیا، جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے تو ایسے لوگ ظالم ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکمت والے کی تعریف کی ہے، جو حکمت سے فیصلہ کرے اور اس کی تعلیم کرے اور اپنی طرف سے کوئی تکلف نہ کرے اور خلفاء کے مشورہ اور ان کا اہل علم سے سوال کرنے کا بیان۔

٢١٧٦- حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخَرُ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا *

۲۱۷۶۔ شہاب بن عبادہ، ابراہیم بن حمید، اسمٰعیل، قیس، حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو آدمیوں کے سوا کسی پر حسد (رشک) نہیں ہے، ایک وہ جس کو اللہ نے مال دیا، اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی قدرت دی گئی اور دوسرا جس کو اللہ حکمت عطا کرے، اور وہ اس کے ذریعے فیصلہ کرے، اور اس کی تعلیم کرے۔

٢١٧٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ هِيَ الَّتِي يُضْرَبُ بَطْنُهَا فَتُلْقِي جَنِينًا فَقَالَ أَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى تَجِيئَنِي بِالْمَخْرَجِ فِيمَا قُلْتَ فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهِ فَشَهِدَ مَعِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ *

۲۱۷۷۔ محمد، ابو معاویہ، ہشام، اپنے والد سے، وہ مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے عورت کے املاص کرنے کے متعلق دریافت کیا، اور املاص یہ ہے کہ کسی عورت کے پیٹ پر پتھر لگے جس کے صدمہ سے اس کے پیٹ کا بچہ گر کر مر جائے، انہوں نے کہا، کہ تم میں سے کسی نے اس کے متعلق نبی ﷺ سے کچھ سنا ہے، میں نے کہا، کہ میں نے سنا ہے، انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے میں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس میں ایک غلام یا لونڈی تاوان کے طور پر دینا (ضروری) ہے، عمرؓ نے کہا کہ تم یہیں رہو حتیٰ کہ تم میرے پاس اپنی نجات کا ذریعہ (گواہ) اس پر پیش کرو جو تم نے کہا ہے، چنانچہ میں باہر نکلا، تو میں نے محمد بن سلمہ کو پایا، انہیں ساتھ لے کر آیا تو انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا کہ اس میں ایک غلام یا لونڈی تاوان ہے، ابن ابی الزناد نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے مغیرہ سے اس کی متابعت میں روایت کی۔

١٢١٧ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ

باب ۱۲۱۷۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد، کہ تم اپنے سے

وَسَلَّمَ لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ *

پہلی امتوں کے طریقوں کی پیروی کرنے لگو گے۔

٢١٧٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَفَارِسَ وَالرُّومِ فَقَالَ وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ *

۲۱۷۸۔ احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، مقبری، ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی، جب تک کہ میری امت تمام باتوں میں اگلی امتوں کے بالکل اسی طرح برابر نہ ہو جائے گی، جس طرح ایک بالشت بالشت کے برابر اور ایک گز گز کے برابر ہوتا ہے، کسی نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کیا روم اور فارس کی طرح؟ آپؐ نے فرمایا کیا ان کے علاوہ اور کوئی نہیں ہیں۔

٢١٧٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ مِنَ الْيَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ *

۲۱۷۹۔ محمد بن عبدالعزیز، ابو عمر صنعانی، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم پہلی امتوں کی اس طرح پیروی کرو گے جس طرح بالشت بالشت کے برابر اور گز گز کے برابر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ میں گئے ہوں گے، تو تم ان کی پیروی کرو گے، ہم لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا یہود و نصاریٰ کی پیروی کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا اور کون ہو سکتا ہے۔

١٢١٨ بَاب إِثْمِ مَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ أَوْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ) الْآيَةَ *

باب ۱۲۱۸۔ اس شخص کے گناہ کا بیان، جس نے گمراہی کی طرف بلایا یا کوئی برا طریقہ ایجاد کیا، اس لئے کہ اللہ کا قول ہے، کہ اور ان کے گناہوں کا بوجھ اٹھائیں گے، جن کو گمراہ کرتے ہیں۔

٢١٨٠- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا *

۲۱۸۰۔ حمیدی، سفیان، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے، کہ جو شخص بھی ظلماً قتل کیا جائے گا تو اس قتل کے گناہ کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر ہوگا، اور سفیان نے کبھی "من دمہا" (یعنی اس کے خون کا ایک حصہ) کے الفاظ بیان کئے اس لئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا طریقہ ایجاد کیا۔

الحمدللہ کہ انتیسواں پارہ ختم ہوا

تیسواں پارہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۱۹ بَاب مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَمَا كَانَ بِهَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ *

۲۱۸۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ السَّلَمِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا *

۲۱۸۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ

تیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۲۱۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل علم کو اتفاق پر رغبت دلانے کا بیان، اور اس امر کا بیان جس پر حرمین (مکہ اور مدینہ کے علماء) متفق ہو جائیں، اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین اور انصار (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے متبرک مقامات ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اور منبر اور قبر کا بیان۔

۲۱۸۱۔ اسمٰعیل، مالک، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ اس اعرابی کو مدینہ میں بخار آنے لگا تو وہ اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا، پھر وہ آپ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے، تو پھر بھی آپؐ نے انکار کیا، وہ پھر آپؐ کے پاس آیا اور کہا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے تو آپؐ نے انکار کیا، وہ اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے کہ میل کچیل کو صاف کر دیتا ہے اور پاکیزہ کو رکھ لیتا ہے (۱)۔

۲۱۸۲۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں عبدالرحمٰن بن عوف کو (قرآن) پڑھاتا تھا، جب حضرت عمرؓ

---

(۱) حدیث میں ذکر کردہ اس بات کا حاصل یہ ہے کہ مدینہ اشرار اور خیر سے خالی لوگوں کو باہر نکال دیتا ہے۔ اس سے مراد ایسا شخص ہے جو وہاں رہنے سے اعراض کرتے ہوئے وہاں سے نکلے۔ اور یہ حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے ساتھ مخصوص ہے جس کا قرینہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد متعدد صحابہ کرام مدینہ منورہ سے کسی دوسری جگہ تشریف لے گئے تھے اور پھر وہیں سکونت اختیار فرمائی تھی جیسے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت ابو موسیٰؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابوذرؓ، حضرت بلالؓ وغیرہ (فتح الباری ص ۲۵۸ ج ۱۳)

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أُقْرِئُ عَبْدَالرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بِمِنًى لَوْ شَهِدْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَاهُ رَجُلٌ قَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقُولُ لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَبَايَعْنَا فُلَانًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَقُومَنَّ الْعَشِيَّةَ فَأُحَذِّرَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ قُلْتُ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ يَغْلِبُونَ عَلَى مَجْلِسِكَ فَأَخَافُ أَنْ لَا يُنْزِلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا فَيُطِيرُ بِهَا كُلُّ مُطِيرٍ فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ دَارَ الْهِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا مَقَالَتَكَ وَيُنْزِلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ *

نے آخری حج کیا تو عبدالرحمٰن نے منیٰ میں کہا کہ کاش تم امیر المؤمنین کے پاس حاضر ہوتے، ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے بیان کیا کہ فلاں آدمی کہتا ہے کہ اگر امیر المومنین انتقال کر جائیں تو ہم فلاں شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لیتے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ آج میں شام کو کھڑے ہو کر ان لوگوں کو ڈراؤں گا جو (مسلمانوں کا حق) غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ ایسا نہ کیجئے اس لئے کہ حج کا موسم ہے، آپ کی مجلس میں زیادہ تر عام لوگ ہوں گے، مجھے ڈر ہے کہ وہ لوگ اس کو (سن کر) صحیح مقام پر نہیں رکھیں گے اور ہر طرف لے اڑیں گے (یعنی ان کی اشاعت کریں گے) اس لئے آپ انتظار کیجئے، یہاں تک کہ دار الہجرۃ اور دار السنۃ یعنی مدینہ پہنچ کر آپ صرف رسول اللہ ﷺ کے اصحاب یعنی مہاجرین اور انصار کو جمع کر کے کہیں، وہ لوگ آپ کی گفتگو کو یاد کریں گے اور صحیح مقام پر رکھیں گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا خدا کی قسم! میں مدینہ پہنچتے ہی سب سے پہلے یہی کہوں گا۔ حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگ جب مدینہ پہنچے تو حضرت عمرؓ نے (خطبہ میں) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور آپ کی کتاب نازل فرمائی ہے، اور جو (آیات) نازل ہوئی ہیں ان ہی میں سے سنگسار کرنے کی آیت بھی ہے۔

٢١٨٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فَقَالَ بَخْ بَخْ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي وَيُرَى أَنِّي مَجْنُونٌ وَمَا بِي مِنْ جُنُونٍ مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ *

۲۱۸۳۔ سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، محمد (بن سیرین) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ابوہریرہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو وہ کیسر میں رنگے ہوئے کتان کے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے، انہوں نے ناک صاف کی اور کہا واہ! واہ! ابوہریرہ کتان میں ناک صاف کرتا ہے حالانکہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا، آنے والے آکر اپنی ٹانگ میری گردن میں رکھ دیتے اور خیال کرتے کہ میں دیوانہ ہو گیا ہوں حالانکہ مجھے جنون نہ تھا، صرف بھوک کی وجہ سے یہ حال ہوتا۔

٢١٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

۲۱۸۴۔ محمد بن کثیر، سفیان، عبدالرحمٰن بن عابسؒ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نبی ﷺ کے ساتھ عید میں موجود رہے ہیں، انہوں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصِّغَرِ فَأَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

نے کہاہاں! اگر مجھے آپ سے رشتہ داری نہ ہوتی تو کمسنی کے سبب سے میں شریک نہیں ہو سکتا تھا، آپ اس نشان کے پاس تشریف لائے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس تھا، آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ سنایا (اور اذان و اقامت کا ذکر ابن عباسؓ نے نہیں کیا) پھر صدقہ کا حکم دیا پھر عورتیں اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں، آپ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا تو وہ ان عورتوں کے پاس آئے (اور چیزیں لے کر) نبی ﷺ کے پاس واپس گئے۔

٢١٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً مَاشِيًا وَرَاكِبًا *

۲۱۸۵۔ ابو نعیم، سفیان، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ قبا کی مسجد میں کبھی پیادہ پا اور کبھی سوار ہو کر تشریف لے جاتے۔

٢١٨٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي وَلَا تَدْفِنِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَكَّى وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ ائْذَنِي لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ فَقَالَتْ إِي وَاللّٰهِ قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا أُوثِرُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا *

۲۱۸۶۔ عبید بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو وصیت کی کہ مجھے میری سوکنوں کے پاس دفن کرنا، نبی ﷺ کے ساتھ حجرے میں دفن نہ کرنا اس لئے کہ میں ناپسند کرتی ہوں کہ میری تعریف کی جائے۔ اور ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کو کہلا بھیجا کہ مجھ کو اجازت دیں کہ میں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جاؤں، تو انہوں نے کہاہاں! خدا کی قسم! اور صحابہ میں سے کوئی شخص جب بھی ان کو (دفن کرنے کے متعلق) کہتا تو وہ جواب دیتیں، نہیں خدا کی قسم! میں ان کے ساتھ کسی اور کو ترجیح نہیں دوں گی۔

٢١٨٧ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَزَادَ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ وَبُعْدُ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ *

۲۱۸۷۔ ایوب بن سلیمان، ابو بکر بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، صالح بن کیسان، ابن شہاب، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے پھر عوالی میں آتے تو آفتاب اس وقت بلند ہوتا اور لیث نے یونس سے اتنا زیادہ روایت کیا ہے کہ عوالی کی دوری مدینہ سے چار یا تین میل تھی۔

٢١٨٨ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ سَمِعْتُ السَّائِبَ

۲۱۸۸۔ عمرو بن زرارہ، قاسم بن مالک، جعید، حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہا کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ

بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ *

میں صاع ایک مد اور ایک تہائی (مد) کا ہوتا تھا اور (اب) اس میں زیادتی کر دی گئی ہے۔

۲۱۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ *

۲۱۸۹۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ ان لوگوں کو یعنی اہل مدینہ کو ان کے پیمانوں میں برکت عطا کر اور ان کے صاع اور ان کے مد میں برکت عطا فرما۔

۲۱۹۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ *

۲۱۹۰۔ ابراہیم بن منذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر پہنچے جنہوں نے زنا کیا تھا، تو آپ نے (سنگسار کرنے کا) حکم دیا، ان دونوں کو اس جگہ کے قریب سنگسار کیا گیا جہاں پر مسجد کے پاس جنازے رکھے جاتے تھے۔

۲۱۹۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا تَابَعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُحُدٍ *

۲۱۹۱۔ اسمٰعیل، مالک، عمرو (مطلب کے مولیٰ) انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ دکھائی دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، یااللہ حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کو حرم بنایا تھا اور میں مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان کے حصے کو حرم قرار دیتا ہوں، اس کے متعلق سہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

۲۱۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ جِدَارِ الْمَسْجِدِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَبَيْنَ الْمِنْبَرِ مَمَرُّ الشَّاةِ *

۲۱۹۲۔ ابن ابی مریم، ابوغسان، ابوحازم، حضرت سہلؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مسجد کی قبلہ کی طرف والی دیوار اور منبر کے درمیان اتنا فاصلہ تھا کہ بکری گزر جائے۔

۲۱۹۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ

۲۱۹۳۔ عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، مالک، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے حجرے اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي *

٢١٩٤- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ سَابَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأُرْسِلَتِ الَّتِي ضُمِّرَتْ مِنْهَا وَأَمَدُهَا إِلَى الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ أَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَاللَّهِ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ *

۲۱۹۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان (دوڑاکر) مقابلہ کرایا، جو گھوڑے تیار کئے گئے چھوڑے گئے اور ان کی دوڑ کی انتہا حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک تھی اور جو گھوڑے اس شرط کے لئے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک تھی اور عبداللہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے مقابلہ کیا تھا۔

٢١٩٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَابْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۹۵۔ قتیبہ، لیث، نافع، حضرت ابن عمرؓ (دوسری سند) اسحاق، عیسیٰ وابن ادریس وابن ابی غنیۃ، ابوحیان، شعبی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو نبی ﷺ کے منبر پر خطبہ کہتے ہوئے سنا۔

٢١٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَطَبَنَا عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۹۶۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو آنحضرت ﷺ کے منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

٢١٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ أَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْمِرْكَنُ فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا*

۲۱۹۷۔ محمد بن بشار، عبدالاعلیٰ، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ، عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میرے لئے اور رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ لگن رکھی جاتی اور ہم دونوں اس سے (نہانا) شروع کردیتے۔

٢١٩٨- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ *

۲۱۹۸۔ مسدد، عباد بن عباد، عاصم احول، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور قریش کے درمیان میرے اس گھر میں بھائی چارہ کرایا جو مدینہ میں ہے اور آپؐ نے ایک مہینہ تک دعائے قنوت پڑھی جس میں بنی سلیم کے قبیلوں پر بددعا فرمائی۔

٢١٩٩- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَدِمْتُ

۲۱۹۹۔ ابوکریب، ابواسامہ، برید، ابوبردہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں مدینہ آیا تو مجھ سے عبداللہ بن سلام ملے

الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيَكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيقًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ *

اور مجھ سے کہا کہ میرے گھر چلو میں تم کو اس پیالہ میں پلاؤں جس میں رسول اللہ ﷺ نے پیا تھا اور اس جگہ میں نماز پڑھاؤں جہاں آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھی ہے، چنانچہ میں ان کے ساتھ چلا تو انہوں نے مجھ کو ستو پلائے اور کھجوریں کھلائیں اور آپؐ کے نماز پڑھنے کی جگہ پر میں نے نماز پڑھی۔

٢٢٠٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ وَقَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ *

۲۲۰۰۔ سعید بن ربیع، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی ﷺ نے بیان فرمایا کہ میرے پاس رات کو میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اس وقت آپ عقیق میں تھے (اس نے کہا کہ) اس مبارک وادی میں نماز پڑھئے اور کہئے عمرہ اور حج کی نیت کرتا ہوں، اور ہارون بن اسمٰعیل نے کہا کہ مجھ سے علی بن مبارک نے بیان کیا تو اس میں "عمرۃ فی حج" (حج میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں) کے الفاظ نقل کئے۔

٢٢٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنًا لِأَهْلِ نَجْدٍ وَالْجُحْفَةَ لِأَهْلِ الشَّأْمِ وَذَا الْحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ وَذُكِرَ الْعِرَاقُ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ *

۲۲۰۱۔ محمد بن یوسف، سفیان، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجد کے لئے قرن اور اہل شام کے لئے جحفہ اور اہل مدینہ کے لئے ذی الحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا، حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ یہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، اور مجھے خبر ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اہل یمن کے لئے یلملم ہے، تو عراق کا ذکر ہوا، تو انہوں نے کہا کہ اس زمانے میں عراق نہیں تھا (یعنی اس زمانہ میں ابھی عراق فتح نہیں ہوا تھا)۔

٢٢٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ *

۲۲۰۲۔ عبدالرحمٰن بن مبارک، فضیل، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ذی الحلیفہ میں اترے ہوئے تھے کہ آپ سے خواب میں کہا گیا کہ تم برکت والے میدان میں ہو۔

١٢٢٠ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) *

باب ۱۲۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ آپ کو کسی امر میں کوئی دخل نہیں ہے۔

۲۲۰۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) *

۲۲۰۳- احمد بن محمد، عبداللہ، معمر، زہری، سالم، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو فجر کی نماز میں رکوع سے سر اٹھا کر فرماتے ہوئے سنا کہ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ پھر فرمایا اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت کر، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمایا لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ الخ یعنی تم کو اس امر میں کوئی دخل نہیں ہے، یا تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی توبہ قبول کرلے یا ان کو عذاب دے، کیونکہ یہ لوگ ظالم ہیں۔

۱۲۲۱ بَاب قَوْلِهِ تَعَالَى (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) وَقَوْلِهِ تَعَالَى (وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ) *

باب ۱۲۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اہل کتاب سے اس طرح جھگڑو جو بہتر ہے۔

۲۲۰٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تُصَلُّونَ فَقَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ يُقَالُ مَا أَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ وَيُقَالُ (الطَّارِقُ) النَّجْمُ وَ (الثَّاقِبُ) الْمُضِيءُ يُقَالُ أَثْقِبْ نَارَكَ لِلْمُوقِدِ *

۲۲۰۴۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ح، محمد بن سلام، عتاب بن بشیر، اسحاق، زہری، علی بن حسین، حسین بن علیؓ، حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے تو ان سے فرمایا کہ کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے ہو؟ حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں جب وہ اٹھانا چاہتا ہے تو ہمیں اٹھا لیتا ہے، جب حضرت علیؓ نے یہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیٹھ پھیر کر چلے اور کوئی جواب نہیں دیا، پھر آپ کو سنا کہ اپنی ران پر مارتے جاتے اور فرماتے جاتے کہ انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے (امام بخاریؒ نے کہا) جو شخص رات کو آئے اس کو "طارق" کہتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ طارق سے مراد ستارہ ہے اور "ثاقب" کے معنی روشن چنانچہ آگ سلگانے والے کو کہا جاتا ہے کہ "اثقب نارك" (اپنی آگ روشن کر)۔

۲۲۰٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ

۲۲۰۵۔ قتیبہ، لیث، سعید، (ابوسعید کیسان) حضرت ابوہریرہؓ سے

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ *

روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار ہم مسجد میں تھے تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہود کے پاس چلو، ہم لوگ آپ کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم لوگ بیت المدراس کے پاس پہنچے، آنحضرت ﷺ کھڑے ہوگئے اور ان لوگوں کو پکار کر فرمایا کہ اے یہود کی جماعت! تم اسلام لے آؤ تو محفوظ رہو گے۔ یہود نے کہا کہ اے ابوالقاسم تم نے پہنچادیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی میرا مقصد تھا، پھر فرمایا کہ تم مسلمان ہو جاؤ تو محفوظ رہو گے، یہود نے کہا کہ اے ابوالقاسم! تم نے پہنچادیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہی میرا مقصد ہے، پھر تیسری بار آپ نے یہی کلمات فرمائے اور فرمایا کہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے، اور میں ارادہ کرتا ہوں کہ تمہیں اس زمین سے دور کردوں، اس لئے تم میں سے جو شخص اپنے مال کے عوض کچھ (قیمت) پائے تو اسے بیچ دے ورنہ تم جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

١٢٢٢ بَاب قَوْلِهِ تَعَالَى (وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا) وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ *

باب ۱۲۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "ہم نے اسی طرح تم کو بیچ کی امت بنایا" اور اس کا بیان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا ہے، جماعت سے مراد علم والے ہیں۔

٢٢٠٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا) قَالَ عَدْلًا (لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا) وَعَنْ جَعْفَرٍ

۲۲۰۶۔ اسحاق بن منصور، ابو اسامہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نوح علیہ السلام قیامت کے دن لائے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کیا تم نے (حکم الٰہی) پہنچادیا تھا، وہ کہیں گے ہاں! اے پروردگار! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ انہوں نے تمہارے پاس میرے احکام پہنچادیئے تھے، تو وہ کہیں گے ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، اللہ فرمائے گا تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ کہیں گے کہ محمد ﷺ اور ان کی امت۔ چنانچہ تم لوگ لائے جاؤ گے اور گواہی دو گے، پھر رسول اللہ ﷺ نے آیت وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُونُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا تلاوت فرمائی۔ "وسط" سے مراد درمیانی ہے۔ جعفر

بْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا *

بن عون نے بواسطہ اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدریؓ، آنحضرت ﷺ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

١٢٢٣ بَاب إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوِ الْحَاكِمُ فَأَخْطَأَ خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ *

باب ۱۲۲۳۔ اگر کوئی عامل یا حاکم اجتہاد کرے اور علم نہ ہونے کی وجہ سے رسولؐ کے حکم کے خلاف ہو تو اس کا حکم مردود ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا ہے تو وہ مردود ہے۔

٢٢٠٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِالْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِيعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ *

۲۲۰۷۔ اسمٰعیل، برادر اسمٰعیل، سلیمان بن بلال، عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمٰن بن عوف، سعید بن مسیبؒ، حضرت ابو سعید خدریؓ و ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، ان دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عدی انصاری کے بھائی کو خیبر کا عامل مقرر کر کے بھیجا تو وہ عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر واپس ہوئے، ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں، انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! ہم ایک صاع کھجور دو صاع کے عوض خرید لیتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا مت کرو بلکہ برابر برابر فروخت کر دیا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت کے عوض اس کو خرید و، اور یہی حکم ان چیزوں کا ہے جو تول کر بیچی اور خریدی جاتی ہیں۔

١٢٢٤ بَاب أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ *

باب ۱۲۲۴۔ حاکم کے اجر کا بیان، جب کہ وہ اجتہاد کرے اور اجتہاد میں غلطی یا صحت ہو۔

٢٢٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۲۰۸۔ عبداللہ بن یزید، حیوۃ، یزید بن عبداللہ بن الہاد، محمد بن ابراہیم بن حارث، بسر بن سعید، ابو قیس عمرو بن عاص کے آزاد کردہ غلام حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حاکم کسی بات کا فیصلہ کرے اور اس میں اجتہاد سے کام لے اور صحیح ہو تو اس کے لئے دو ثواب ہیں اور اگر حکم دے اور اس میں اجتہاد سے کام لے اور غلط ہو تو

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

اس کو ایک ثواب ملے گا۔ یزید بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بواسطہ حضرت ابوہریرہؓ اسی طرح بیان کی ہے اور عبدالعزیز بن مطلب نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل نقل کیا۔

۱۲۲۵ بَاب الْحُجَّةِ عَلَى مَنْ قَالَ إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً وَمَا كَانَ يَغِيبُ بَعْضُهُمْ مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُورِ الْإِسْلَامِ *

باب ۱۲۲۵۔ اس شخص کے خلاف دلیل جو اس کا قائل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام ظاہر تھے (یعنی تمام صحابہ کو معلوم تھے) اور اس کا بیان کہ بعض صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے غائب اور اسلام کے امور سے غائب اور بے خبر رہتے تھے۔

۲۲۰۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا قَالَ فَأْتِنِي عَلَى هَذَا بِبَيِّنَةٍ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ إِلَّا أَصَاغِرُنَا فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ قَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ *

۲۲۰۹۔ مسدد، یحیٰی، ابن جریج، عطاء، عبید اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عمرؓ سے اندر آنے کی اجازت مانگی، کوئی جواب نہ آیا تو یہ سمجھ کر کہ وہ کسی کام میں مشغول ہوں گے واپس ہوگئے، حضرت عمرؓ نے کہا کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی اس کو اجازت دو، ان کو بلا کر لایا گیا تو حضرت عمرؓ نے کہا تمہیں کس چیز نے اس حرکت پر آمادہ کیا، ابوموسیٰؓ نے کہا کہ ہمیں اس کا حکم دیا جاتا تھا، حضرت عمرؓ نے کہا کہ اس پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا، ابوموسیٰؓ انصار کی ایک مجلس میں گئے تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم میں سے چھوٹا ہی گواہی دے گا۔ چنانچہ ابوسعید خدریؓ کھڑے ہوئے اور حضرت عمرؓ کے پاس جا کر بیان کیا کہ ہم لوگوں کو یہی حکم دیا جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ نبی ﷺ کا یہ حکم مجھ پر پوشیدہ رہا، بازار میں خرید و فروخت نے مجھ کو اس سے بے خبر رکھا۔

۲۲۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْأَعْرَجِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۲۱۰۔ علی، سفیان، زہری، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں ان کو کہتے ہوئے سنا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کے متعلق کثرت سے حدیث بیان کرتا ہے، خدا کے سامنے ایک دن جانا ہے، میں ایک مسکین آدمی تھا، صرف پیٹ بھر کھا کر

وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ *

رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں ہر وقت موجود رہتا تھا، مہاجرین تو بازار میں خرید و فروخت میں مشغول رہتے تھے اور انصار اپنے مال کے انتظام میں مصروف ہوتے، ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا جو شخص اپنی چادر میری گفتگو ختم ہونے تک پھیلائے رہے، پھر اس کو سمیٹ لے تو جو کچھ مجھ سے سنے گا اس کو کبھی نہ بھولے گا مجھ پر جو چادر تھی اس کو میں نے بچھا دیا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جو کچھ میں نے آپ سے سنا اس میں سے کچھ بھی نہیں بھولا۔

١٢٢٦. بَاب مَنْ رَأَى تَرْكَ النَّكِيرِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً لَا مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ *

باب ۱۲۲۶۔ اس شخص کا بیان جس نے خیال کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرنا حجت ہے اور آپ کے علاوہ کسی اور کا عدم انکار حجت نہیں ہے۔

٢٢١١- حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۲۱۱۔ حماد بن حمید، عبید اللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، سعد بن ابراہیم، محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ کو قسم کھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن صائد دجال ہے، میں نے کہا کہ تم اللہ کی قسم کھاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو نبی ﷺ کے سامنے اس بات پر قسم کھاتے ہوئے دیکھا ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس کا انکار نہیں کیا۔

١٢٢٧ بَاب الْأَحْكَامِ الَّتِي تُعْرَفُ بِالدَّلَائِلِ وَكَيْفَ مَعْنَى الدِّلَالَةِ وَتَفْسِيرُهَا

وَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ الْخَيْلِ وَغَيْرِهَا ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ فَدَلَّهُمْ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ) وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه

باب ۱۲۲۷۔ ان احکام کا بیان جو دلائل کے ذریعہ پہچانے جاتے ہیں اور دلالت کے معنی اور اس کی تفسیر کیونکر ہے اور

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے وغیرہ کے احکام بیان فرمائے، پھر آپ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے آیت فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ (جس نے ذرا برابر نیکی کی تو وہ اس کو دیکھے گا) پڑھ کر بتائی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس کو حرام کہتا ہوں اور نبی صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ فَاسْتَدَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ بِأَنَّهُ لَيْسَ بِحَرَامٍ *

اللہ علیہ وسلم کے دستر خواہ پر گوہ کھایا گیا، اس سے حضرت ابن عباسؓ نے یہ استدلال کیا کہ گوہ حرام نہیں ہے۔

۲۲۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) *

۲۲۱۲۔ اسمٰعیل، مالک، زید بن اسلم، ابو صالح، سمان، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑا تین قسم کے لوگوں کے لئے ہے، ایک شخص کے لئے تو باعث اجر ہے، دوسرے کے لئے پردہ پوشی کا ذریعہ اور تیسرے کے لئے عذاب کا سبب ہے۔ جس کے لئے ثواب کا باعث ہے تو وہ آدمی ہے جس نے اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھا اور اس کی رسی باغ یا چراگاہ میں ڈھیلی چھوڑ دی، تو اس کی لمبائی میں اس چراگاہ یا باغ کے جس حصہ تک وہ پہنچے اس کا اس آدمی کو ثواب ملے گا اور اگر اس نے رسی تڑالی اور ایک یا دو دوڑ اس نے لگائی تو اس کے قدموں اور لید کے عوض اس کو نیکیاں ملیں گی اور اگر کسی نہر کے پاس سے گزرے اور اس سے پانی پی لے حالانکہ پانی پلانے کا ارادہ نہ تھا تو بھی اس کو نیکیاں ملیں گی۔ گھوڑا ایسے آدمی کے لئے باعث اجر ہے اور وہ جس نے گھوڑا بے نیازی ظاہر کرنے اور سوال سے بچنے کے لئے باندھا اور اس کی گردن اور پیٹھ میں اللہ کے حق کو نہ بھولا تو یہ اس کے لئے پردہ پوشی کا ذریعہ ہے، اور جو اس کو فخر و غرور اور نمائش کے لئے باندھے تو یہ اس کے لئے عذاب کا ذریعہ ہے۔ اور نبی ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے متعلق مجھ پر اس جامع اور بے نظیر آیت فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ کے سوا کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔

۲۲۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى

۲۲۱۳۔ یحییٰ، ابن عیینہ، منصور بن صفیہ، منصور کی والدہ (صفیہ) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (دوسری سند) محمد بن عقبہ، فضیل بن سلیمان، نمیری، بصری، منصور بن عبدالرحمٰن بن شیبہ، اپنی والدہ سے، وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے بارے میں دریافت کیا کہ کس طرح اس کا غسل

اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَيْضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ تَأْخُذِينَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِي قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَعَلَّمْتُهَا *

کرے۔ آپ نے فرمایا کہ مشک لگا ہوا ایک کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کر، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیوں کر اس سے پاکی حاصل کروں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاکی حاصل کر۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیوں کر میں اس سے پاکی حاصل کروں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پاکی حاصل کر۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد سمجھ گئی تو میں نے اس عورت کو اپنی طرف اور سکھادیا۔

٢٢١٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ *

۲۲۱۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ام حفید بنت حارث بن حزن نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ ہدیۃً بھیجا، آنحضرت ﷺ نے یہ چیزیں منگوا بھیجیں اور آپ کے دستر خوان پر کھائی گئیں، لیکن آپ نے نفرت کی وجہ سے نہیں کھایا، اگر یہ چیزیں حرام ہوتیں تو آپ کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتیں اور آپ ان کے کھانے کا حکم نہ دیتے۔

٢٢١٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا فَقَرَّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي وَقَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ

۲۲۱۵۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے تو وہ ہم سے علیحدہ رہے، یا یہ فرمایا کہ ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے، اور آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا، ابن وہب کہتے ہیں کہ طباق لایا گیا جس میں ساگ، سبزیاں تھیں، آپ کو اس کی بو معلوم ہوئی، آپؐ نے اس کے متعلق فرمایا تو جو ساگ سبزیاں اس میں تھیں ان کے متعلق آپ سے بیان کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کو اس کے پاس لے جاؤ، لوگ آپ کے ایک صحابی کے پاس لے گئے جو آپ کے ساتھ رہتے تھے، جب آپ نے صحابی کو دیکھا کہ اس کھانے کو پسند نہیں کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم کھاؤ، میں جس سے سرگوشی کرتا ہوں اس سے تم سرگوشی نہیں کرتے، اور ابن عفیر، وہب سے روایت کرتے ہیں کہ ہانڈی لائی گئی جس میں ساگ تھا اور لیث اور ابو صفوان

عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ *

نے ہانڈی کا قصہ بیان نہیں کیا، میں نہیں جانتا کہ یہ زہری کا قول ہے یا حدیث میں داخل ہے۔

٢٢١٦- حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَمِّي قَالَا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ زَادَ لَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ *

۲۲۱۶۔ عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم، اپنے والد اور چچا سے روایت کرتے ہیں، ان دونوں نے بیان کیا کہ میرے والد اپنے والد سے وہ محمد بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، جبیر بن مطعمؓ نے بیان کیا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؐ سے کسی چیز کے متعلق بات چیت کی، آپؐ نے اس کو کچھ حکم دیا، اس عورت نے عرض کیا یارسول اللہ بتلایئے اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ کو نہ پائے تو ابو بکرؓ کے پاس آنا، حمیدی نے ابراہیم بن سعد سے نقل کیا کہ اس سے عورت کا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ کی وفات ہو جائے۔

١٢٢٨ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ وَذَكَرَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ هَؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَإِنْ كُنَّا مَعَ ذَلِكَ لَنَبْلُو عَلَيْهِ الْكَذِبَ *

باب ۱۲۲۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اہل کتاب (۱) سے کسی چیز کے متعلق نہ پوچھو اور ابو الیمان نے بواسطہ شعیب، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن نقل کیا کہ حمید نے معاویہ کو قریش کے کچھ لوگوں سے جو مدینہ میں تھے، روایت کرتے ہوئے سنا اور کعب احبار کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ ان محدثین میں سب سے زیادہ سچے تھے جو اہل کتاب سے روایت کرتے تھے لیکن اس کے باوجود ہم ان کی روایت میں غلط بات پاتے تھے (اس لئے نہیں کہ وہ قصداً جھوٹ بولتے تھے بلکہ کتاب کی تحریف کے سبب سے ان میں غلط روایتیں شامل کردی گئی تھیں)۔

٢٢١٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ

۲۲۱۷۔ محمد بن بشار، عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اہل کتاب تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور اہل اسلام کے لئے اس کی تفسیر عربی میں بیان کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تو تصدیق کرو اور نہ تکذیب کرو اور کہو کہ آمَنَّا

---

(۱) اگر کسی ایسے اہل کتاب سے سوال کیا جائے جو مسلمان ہو چکا ہو اور سوال ایسی خبروں کے بارے میں ہو جو ہماری شریعت کی تصدیق کرتی ہیں یا امم سابقہ کے متعلق خبروں کے بارے میں ہو تو یہ ممانعت میں داخل نہیں ہے۔ (فتح الباری ص ۲۸۴ ج ۱۳)

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ الْآيَةَ*

بِاللهِ وَمَآ أُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ أُنْزِلَ اِلَيْكُمْ الخ (یعنی کہو کہ ایمان لائے ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس چیز پر جو ہماری طرف اتاری گئی اور اس پر جو تمہاری طرف اتاری گئی آخر تک)۔

۲۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَغَيَّرُوهُ وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ وَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ*

۲۲۱۸۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم، ابن شہاب، عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ تم لوگ اہل کتاب سے کسی چیز کے متعلق کیونکر پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ پر تازہ تازہ اتری ہے، اسے تم پڑھتے ہو، خالص ہے اس میں کوئی آمیزش نہیں۔ اور اس کتاب نے تم سے بیان کر دیا ہے کہ اہل کتاب نے اپنی کتاب کو بدل ڈالا اور اس میں تغیر کیا، وہ لوگ اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ وہ اس کے ذریعہ تھوڑی قیمت وصول کریں، جس کا علم تمہارے پاس آچکا ہے تو کیا اس کے متعلق سوال کرنے سے وہ تمہیں منع نہیں کرتا ہے خدا کی قسم میں ان (اہل کتاب) میں سے کسی کو نہیں دیکھتا ہوں کہ تم سے اس چیز کے متعلق پوچھیں جو تم پر نازل کی گئی ہے۔

۱۲۲۹ بَاب كَرَاهِيَةِ الْخِلَافِ *

باب ۱۲۲۹۔ جھگڑا کے مکروہ ہونے کا بیان۔

۲۲۱۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ*

۲۲۱۹۔ اسحاق، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلام بن ابی مطیع، ابو عمران جونی، حضرت جندب بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم قرآن (شریف) کو اس وقت تک پڑھو جب تک کہ تمہارے دل ملے رہیں، جب تم اختلاف کرنے لگو تو اس سے کھڑے ہو جاؤ۔

۲۲۲۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ قَالَ أَبو عَبْد اللَّهِ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۲۲۰۔ اسحاق، عبدالصمد، ہمام، ابو عمران جونی، حضرت جندب بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قرآن پڑھو جب تک کہ تمہارے دل اس پر ملے رہیں اور جب تم اختلاف کرنے لگو تو اس سے کھڑے ہو جاؤ اور یزید بن ہارون نے ہارون، اعور سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے ابو عمران نے، انہوں نے حضرت جندبؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۲۲۲۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُومُوا عَنِّي قَالَ عُبَيْدُاللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ *

۲۲۲۱۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس وقت گھر میں بہت سے لوگ جمع تھے، جن میں حضرت عمرؓ بن خطاب بھی تھے، آپؐ نے فرمایا کہ (لکھنے کا سامان) لاؤ، میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے، حضرت عمرؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تکلیف کی شدت ہے اور تم لوگوں کے پاس قرآن ہے اور ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے، گھر والوں میں اختلاف ہو گیا اور یہ لوگ جھگڑنے لگے، کوئی کہتا کہ (لکھنے کا سامان) لے آؤ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے ایسی تحریر لکھ دیں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے اور بعض وہی کہتے جو حضرت عمرؓ کہہ رہے تھے، جب شور و غل اور اختلاف نبی ﷺ کے سامنے زیادہ ہونے لگا تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ ابن عباسؓ کہا کرتے تھے کہ ساری مصیبت وہ چیز ہے جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے لکھنے کے درمیان حائل ہوئی یعنی ان لوگوں کا جھگڑا کرنا اور شور و غل۔

۱۲۳۰ بَاب نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرَفُ إِبَاحَتُهُ وَكَذَلِكَ أَمْرُهُ نَحْوَ قَوْلِهِ حِينَ أَحَلُّوا أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا *

باب ۱۲۳۰۔ اس امر کا بیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منع فرمانا تحریم کا باعث ہے بجز اس کے جس کا مباح ہونا معلوم ہو اور یہی حال آپ کے امر کا بھی ہے، جیسے لوگوں کو جب کہ وہ حج سے فارغ ہو گئے، آپ کا یہ فرمانا کہ اپنی بیویوں کے پاس جاؤ، جابرؓ نے کہا کہ آپ نے صحبت کو ان لوگوں پر فرض نہیں کیا بلکہ ان لوگوں کے لئے حلال کر دیا، اور ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم عورتوں کو جنازے کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن حرام نہیں کیا گیا۔

۲۲۲۲- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ

۲۲۲۲۔ مکی بن ابراہیم، ابن جریج، عطاء، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں (دوسری سند) امام بخاری بواسطہ محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہؓ کو کہتے ہوئے سنا اور اس وقت ان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے، انہوں

بْنَ عَبْدِاللَّهِ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحِلَّ وَقَالَ أَحِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّا نَقُولُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا فَنَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَذْيَ قَالَ وَيَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ هَكَذَا وَحَرَّكَهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ فَحِلُّوا فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا *

نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے صرف حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ عمرے کی نیت نہ کی تھی، عطاء کا بیان ہے کہ جابرؓ نے کہا کہ نبی ﷺ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو مدینہ تشریف لائے جب ہم لوگ آئے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ احرام کھول ڈالیں اور فرمایا کہ احرام کھول ڈالو، اور بیویوں کے پاس جاؤ۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابرؓ نے کہا کہ آپ نے ان لوگوں پر فرض نہیں کیا بلکہ عورتیں مردوں کے لئے حلال کر دی گئیں۔ آنحضرت ﷺ کو یہ خبر ملی کہ ہم لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ جبکہ ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ دن باقی رہ گئے ہیں، آپ ہم لوگوں کو اجازت دیتے ہیں کہ ہم اپنی بیویوں سے صحبت کر سکتے ہیں اور ہم عرفہ اس حال میں پہنچیں گے کہ ہمارے ذکر سے مذی ٹپک رہی ہو گی۔ عطاء کا بیان ہے کہ جابرؓ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے اس کو ہلاتے ہوئے کہا، یہ سن کر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں اللہ سے تم میں سب سے زیادہ ڈرنے والا، زیادہ سچا اور نیکوکار ہوں، اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا جیسا کہ تم کھول رہے ہو لہٰذا تم احرام کھول ڈالو، اگر مجھے پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا چنانچہ ہم نے احرام کھول دیا اور ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

۲۲۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً *

۲۲۲۳۔ ابو معمر، عبدالوارث، حسین، ابن بریدہ، حضرت عبداللہ مزنی نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھو، تیسری بار میں آپ نے فرمایا کہ یہ اس شخص کے لئے ہے جو چاہے، آپ نے اس کو مکروہ سمجھا کہ کہیں لوگ اسے سنت نہ بنالیں۔

۱۲۳۱ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ) (وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ) وَأَنَّ الْمُشَاوَرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالتَّبَيُّنِ لِقَوْلِهِ (فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ) فَإِذَا عَزَمَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ

باب ۱۲۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان کے معاملات آپس کے مشورہ سے طے پاتے ہیں، اور ہر کام میں ان لوگوں سے مشورہ لو۔ اور اس امر کا بیان کہ مشورہ عزم سے پہلے ہے اور اصل حال ظاہر ہونے سے پہلے ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب آپ عزم کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کریں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عزم کر لیں تو کسی بشر کو یہ حق

وَشَاوَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْمُقَامِ وَالْخُرُوجِ فَرَأَوْا لَهُ الْخُرُوجَ فَلَمَّا لَبِسَ لَأْمَتَهُ وَعَزَمَ قَالُوا أَقِمْ فَلَمْ يَمِلْ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ يَلْبَسُ لَأْمَتَهُ فَيَضَعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَشَاوَرَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ فِيمَا رَمَى بِهِ أَهْلُ الْإِفْكِ عَائِشَةَ فَسَمِعَ مِنْهُمَا حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ فَجَلَدَ الرَّامِينَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى تَنَازُعِهِمْ وَلَكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ وَكَانَتِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَشِيرُونَ الْأُمَنَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا بِأَسْهَلِهَا فَإِذَا وَضَحَ الْكِتَابُ أَوِ السُّنَّةُ لَمْ يَتَعَدَّوْهُ إِلَى غَيْرِهِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى أَبُو بَكْرٍ قِتَالَ مَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَابَعَهُ بَعْدُ عُمَرُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ أَبُو بَكْرٍ

نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے خلاف کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے دن اپنے صحابہ سے مدینہ میں ٹھہر کر جنگ کرنے اور نکل کر جنگ کرنے کے متعلق مشورہ کیا، لوگوں نے نکل کر ہی جنگ کرنے کو مناسب خیال کیا، جب آپ نے اپنی زرہ پہن لی اور ارادہ کر لیا تو لوگوں نے کہا کہ مدینہ میں ٹھہرنا ہی مناسب ہے، لیکن آپ نے عزم کر لینے کے بعد ان کی طرف توجہ نہ کی اور فرمایا کہ کسی نبی کے لئے مناسب نہیں کہ زرہ پہن کر اتار دے جب تک کہ اللہ تعالیٰ حکم نہ دیں اور آپ نے علیؓ اور اسامہؓ سے عائشہؓ پر تہمت لگائے جانے کے سلسلہ میں مشورہ کیا اور ان کی باتیں آپ نے سنیں یہاں تک کہ قرآن نازل ہوا تو آپ نے تہمت لگانے والوں کو کوڑے لگوائے اور ان کے اختلاف کی طرف متوجہ نہ ہوئے، بلکہ وہی فیصلہ کیا جس کا اللہ نے آپ کو حکم دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ائمہ (خلفاء) ایماندار اہل علم سے مباح امور میں مشورہ لیتے تھے تاکہ ان میں جو آسان ہو اسے اختیار کریں اور اگر کتاب یا سنت اس کو واضح کر دیتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے دوسروں کی طرف متوجہ نہ ہوتے، اور حضرت ابو بکرؓ نے ان لوگوں سے جہاد کا ارادہ کیا جنہوں نے زکوٰۃ روک دی تھی، تو عمرؓ نے کہا کہ آپ کیونکر جہاد کریں گے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں، جب وہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں تو ان لوگوں نے ہم سے اپنا خون اور اپنا مال محفوظ کر لیا، سوائے حق اسلام کے، تو حضرت ابو بکرؓ نے کہا خدا کی قسم میں اس سے جہاد کروں گا

إِلَى مَشُورَةٍ إِذْ كَانَ عِنْدَهُ حُكْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ فَرَّقُوا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَأَرَادُوا تَبْدِيلَ الدِّينِ وَأَحْكَامِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَشُورَةِ عُمَرَ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ*

جس نے اس چیز کے درمیان تفریق کی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا ہے۔ پھر عمرؓ بھی ان کے ہم خیال ہوگئے۔ ابو بکرؓ مشورہ کی طرف متوجہ نہیں ہوئے اس لئے کہ ان کے پاس ان لوگوں کے متعلق جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا اور دین اور اس کے احکام کو بدلنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم موجود تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنا دین بدل ڈالا تو اس کو قتل کر دو اور قراء خواہ وہ بوڑھے تھے یا جوان، حضرت عمرؓ کے مشیر تھے اور اللہ بزرگ و برتر کی کتاب (کے حکم) کے نزدیک وہ لوگ رک جانے والے تھے۔

٢٢٢٤- حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُاللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَقَالَ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا فَذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ

۲۲۲۴۔ اویسی ابراہیم، صالح، ابن شہاب، عروہ بن مسیب و علقمہ بن وقاص و عبید اللہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب بہتان باندھنے والوں نے ان کے متعلق کہا تو حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ بن ابی طالب اور اسامہ بن زیدؓ کو بلا بھیجا جب کہ وحی اترنے میں دیر ہوئی تاکہ ان دونوں سے پوچھیں، آپؐ ان دونوں سے اپنی بیوی کو جدا کرنے کے متعلق مشورہ لینے لگے، حضرت اسامہؓ نے تو جس بنا پر وہ جانتے تھے ان کی بیوی کی پاکدامنی کا مشورہ دیا لیکن حضرت علیؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر تنگی نہیں کی ان کے علاوہ بہت سی عورتیں ہیں، آپ لونڈی سے دریافت کر لیجئے وہ آپ سے سچ سچ بیان کرے گی۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جو تجھے شبہ میں ڈالے، اس نے کہا کہ میں نے اس سے زیادہ نہیں دیکھا کہ وہ کمسن ہیں اپنے گھر کا آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں، بکری آکر کھا جاتی ہے، آپؐ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے مسلمانو! کون ایسا ہے جو اس شخص کو سزا دے کر میری مدد کرے جس نے مجھے میری بیوی کے متعلق تکلیف دی، بخدا میں اپنی بیوی کے متعلق سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں جانتا۔ پھر آپؐ نے عائشہؓ کی براءت بیان فرمائی اور ابو اسامہ نے ہشام سے نقل کیا۔

هِشَام *

۲۲۲۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا تُشِيرُونَ عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يَسُبُّونَ أَهْلِي مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَمَّا أُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِالْأَمْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي فَأَذِنَ لَهَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ سُبْحَانَكَ (مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ)*

۲۲۲۵۔ محمد بن حرب، یحییٰ بن ابی زکریا غسانی، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، اور فرمایا کہ تم مجھ کو ان لوگوں کے متعلق کیا مشورہ دیتے ہو جو میری بیوی کو برا بھلا کہتے ہیں حالانکہ میں نے اس میں کوئی برائی کبھی نہیں دیکھی، اور عروہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب حضرت عائشہؓ کو اس معاملہ (بہتان) کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤں، آپؐ نے ان کو اجازت دے دی اور ان کے ساتھ ایک غلام بھیج دیا، انصار میں سے ایک شخص نے کہا سُبْحَانَكَ (مَا يَكُونُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا الخ۔)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَاب التَّوْحِيدِ

کتاب التوحید

۱۲۳۲ بَاب مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى *

باب ۱۲۳۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید کی طرف بلانے کا بیان۔

۲۲۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ و حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى نَحْوِ أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدَمُ

۲۲۲۶۔ ابو عاصم، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن محمد بن عبداللہ بن صیفی، ابو معبد، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے معاذؓ کو یمن کی طرف روانہ کیا (دوسری سند) عبداللہ بن ابی الاسود، فضل بن علاء، اسمٰعیل بن امیہ، یحییٰ بن بن محمد بن عبداللہ بن صیفی، ابو معبد (ابن عباسؓ کے آزادہ کردہ غلام) حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ان کو کہتے ہوئے سنا کہ جب نبی ﷺ نے معاذؓ کو یمن کی طرف روانہ کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اس قوم کے پاس جاتے ہو، جو اہل کتاب ہے اس لئے سب سے پہلی چیز جس کی طرف تم بلاؤ وہ یہ ہے کہ وہ لوگ خدا کو ایک سمجھیں، جب وہ لوگ اس کو مان لیں تو ان کو بتلا کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ (وقت کی) نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ لوگ نماز پڑھیں تو

عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللَّهَ تَعَالَى فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا صَلَّوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيرِهِمْ فَإِذَا أَقَرُّوا بِذَلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ *

انہیں بتلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے فقراء کو واپس کی جائے گی، جب وہ لوگ اس کا اقرار کر لیں تو ان سے زکوٰۃ لے اور لوگوں کے عمدہ مالوں سے پرہیز کر۔

۲۲۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ *

۲۲۲۷۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابو حصین واشعث بن سلیم، اسود بن بلال، حضرت معاذؓ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذؓ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا حق بندے پر کیا ہے، معاذؓ نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں، آپؐ نے فرمایا وہ یہ کہ اللہ کی عبادت کرے اور اس کا کسی چیز کو شریک نہ بنائے (پھر فرمایا) تم جانتے ہو کہ بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے، انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں، آپؐ نے فرمایا وہ یہ ہے کہ اللہ ان کو عذاب نہ دے۔

۲۲۲۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ زَادَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۲۲۸۔ اسمٰعیل، مالک، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ اپنے والد سے وہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک آدمی کو قل ھو اللہ احد بار بار پڑھتے ہوئے سنا، جب صبح ہوئی تو وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا تذکرہ اس طرح کیا گویا وہ اس کو بہت کم سمجھ رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اسمٰعیل بن جعفر نے بواسطہ مالک، عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن کے والد، ابو سعیدؓ نے اس زیادتی کے ساتھ روایت کیا کہ ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ مجھ سے میرے بھائی قتادہؓ بن نعمان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۲۲۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ

۲۲۲۹۔ محمد، احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، ابن ابی ہلال، ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن، عمرہ بنت عبدالرحمٰن (جو حضرت عائشہ رضی اللہ

أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ *

عنہا زوجہ آنحضرت ﷺ کی پرورش میں تھی) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو ایک لشکر کا سردار بنا کر بھیجا تو جب وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تو قل ھو اللہ احد پر ختم کرتا۔ جب لوگ واپس ہوئے تو یہ بات آنحضرت ﷺ سے بیان کی، آپؐ نے فرمایا کہ اس شخص سے پوچھو کہ کیوں ایسا کرتا ہے، لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ چونکہ وہ رحمٰن (خدا تعالیٰ) کی صفت ہے اور مجھے پسند ہے کہ میں اس کو پڑھوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کو خبر دے دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

۱۲۳۳ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى) *

باب ۱۲۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کے نام سے یا رحمٰن کے نام سے جس نام سے بھی پکارو اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔

۲۲۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ *

۲۲۳۰۔ محمد، ابو معاویہ، اعمش، زید بن وہب و ابی ظبیان، حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا ہے جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا ہے۔

۲۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَعَادَتِ الرَّسُولَ أَنَّهَا قَدْ أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه

۲۲۳۱۔ ابو النعمان، حماد بن زید، عاصم، احول، ابو عثمان نہدی، حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں آپ کی ایک صاحبزادی کا قاصد آپ کے بلانے کو آیا کہ ان کا بیٹا مرنے کے قریب ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جا کر اس کو خبر کر دے کہ اللہ کی چیز تھی جو اس نے لے لی اور اسی کی ہے جو اس نے دی، اور اللہ کے نزدیک ہر چیز کی مدت مقرر ہے اس لئے اس کو کہہ دے کہ صبر کرے اور اس کو کار ثواب خیال کرے۔ آپؐ کی صاحبزادی نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ جا کر کہے کہ انہوں نے قسم دے کر کہا ہے کہ آپ تشریف لائیں، آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ سعدؓ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَدُفِعَ الصَّبِيُّ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنٍّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ *

بن عبادہ، معاذؓ بن جبل بھی کھڑے ہوئے (وہاں پہنچے) تو بچہ آپ کی گود میں دے دیا گیا اس وقت اس کی سانس اکھڑ رہی تھی جیسا پرانی مشک کا حال ہوتا ہے، آپؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے، سعدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا! آپؐ نے فرمایا یہ مہربانی ہے جو اللہ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے اور اللہ صرف انہیں بندوں پر مہربانی کرتا ہے جو دوسروں پر مہربانی کرتے ہیں۔

١٢٣٤ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ) *

باب ۱۲۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ میں ہی رزق دینے والا اور بہت بڑی قوت والا ہوں۔

٢٢٣٢- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ يَدَّعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ *

۲۲۳۲۔ عبدان، ابوحمزہ، اعمش، سعید بن جبیر، ابوعبدالرحمٰن سلمی، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں ہے کہ لوگ اس کے لئے اولاد کا دعویٰ کرتے ہیں پھر وہ ان کو عافیت دیتا ہے اور رزق عطا کرتا ہے۔

١٢٣٥ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا) وَ (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ) وَ (أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ) (وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ) (إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ) قَالَ يَحْيَى الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا *

باب ۱۲۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ وہ غیب کا جاننے والا ہے پس اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا ہے اور آیت کہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، نیز اسے اپنے علم سے نازل کیا، نیز اور جو کچھ عورت اٹھاتی ہے اور وہ بچہ اسی کے علم سے جنتی ہے، اسی کی طرف قیامت کا علم پھرتا ہے، یحییٰ نے کہا کہ علم کے اعتبار سے ہر چیز پر ظاہر ہے اور ہر چیز پر علم کے اعتبار سے باطن ہے۔

٢٢٣٣- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ وَلَا

۲۲۳۳۔ خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں جن کو بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے رحم میں کیا ہے اور خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہونے والا ہے اور نہ خدا کے سوا کوئی جانتا ہے کہ بارش کب ہوگی اور نہ سوائے خدا کے کسی شخص کو معلوم ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا اور نہ خدا کے سوا کوئی شخص جانتا ہے کہ

تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ *

قیامت کب قائم ہوگی۔

٢٢٣٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ (لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ) وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ *

۲۲۳۴۔ محمد بن یوسف، سفیان، اسمٰعیل، شعبی، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ تم سے اگر کوئی شخص بیان کرے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تو وہ جھوٹا ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں، اور جو شخص تم سے کہے کہ آپ غیب (کی باتیں) جانتے ہیں تو وہ جھوٹا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

١٢٣٦ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ) *

باب ۱۲۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ وہ سلام مومن ہے۔

٢٢٣٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ *

۲۲۳۵۔ احمد بن یونس، زہیر، مغیرہ، شقیق بن سلمہ، حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو کہتے تھے کہ اللہ پر سلام ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ اس طرح کہو کہ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

١٢٣٧ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (مَلِكِ النَّاسِ) فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب ۱۲۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے کو مَلِكِ النَّاسِ (آدمیوں کا بادشاہ) فرمانا، اس میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

٢٢٣٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ

۲۲۳۶۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ اور شعیب، اور زبیدی اور ابن مسافر اور ابن

يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ مِثْلَهُ *

اسحاق بن یحییٰ نے بواسطہ زہری، ابوسلمہ سے روایت کیا۔

۱۲۳۸ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) (سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ) (وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ) وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ جَهَنَّمُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ *

باب ۱۲۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "وہ زبردست حکمت والا ہے، تمہارا رب پاک ہے عزت کا مالک ہے" "اللہ اور اس کے رسول ہی کے لئے عزت ہے اور اس شخص کا بیان جو اللہ کی عزت اور اس صفات کی قسم کھائے۔ انسؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کہے گی تیری عزت کی قسم بس بس، اور ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک شخص باقی رہ جائے گا جو جنت میں داخل ہونے والے دوزخیوں میں سب سے آخری ہوگا وہ کہے گا کہ اے میرے رب میرا چہرہ دوزخ کی جانب سے پھیر دے، تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا کچھ طلب نہ کروں گا، ابوسعیدؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرمائے گا کہ تیرے لئے یہ اور اس جیسی دس اور حضرت ایوبؑ نے دعا کی کہ تیری عزت کی قسم! مجھے تیری برکت سے بے نیازی نہیں ہے۔

۲۲۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ *

۲۲۳۷۔ ابومعمر، عبدالوارث، حسین، معلم، عبداللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں، تو وہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور تجھ پر موت نہیں آئے گی، لیکن تمام جن اور انسان مر جائیں گے۔

۲۲۳۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ يُلْقَى فِي النَّارِ ح و قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

۲۲۳۸۔ ابن ابی الاسود، حرمی، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے (دوسری سند) خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انسؓ (تیسری سند) معتمر، معتمر کے والد (سلیمان)، قتادہ،

زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ مُعْتَمِرٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ يُلْقَى فِيهَا (وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ) حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُولُ قَدْ قَدْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ *

حضرت انسؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ لوگ جہنم میں ڈالے جا رہے ہوں گے اور جہنم کہتی جائے گی کہ اور بھی کچھ ہے؟ یہاں تک کہ رب العلمین اس میں اپنا پاؤں رکھ دیں گے تو اس کے بعض بعض سے مل کر سمٹ جائیں گے، پھر وہ کہے گی، بس بس تیری عزت اور تیری بزرگی کی قسم! اور جنت میں جگہ باقی بچ جائے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک دوسری مخلوق پیدا کرے گا اور ان کو جنت کی بچی ہوئی جگہ میں ٹھہرائے گا۔

١٢٣٩ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ) *

باب ۱۲۳۹۔ اللہ کا قول کہ وہی ذات ہے جس نے آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔

٢٢٣٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنهمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو مِنَ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ لِي غَيْرُكَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا وَقَالَ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ *

۲۲۳۹۔ قبیصہ، سفیان، ابن جریج، سلیمان، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ رات کو یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ یا اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا رب ہے تیرے ہی لئے حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کا نگران ہے، تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے، تیرا قول حق ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے، یا اللہ میں تیرا مطیع ہوا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا، تیری ہی مدد سے میں نے دشمنوں کا مقابلہ کیا، تجھی سے میں جھگڑے کا انصاف چاہتا ہوں، تو میرے اگلے پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کو بخش دے، تو میرا معبود ہے تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں، ہم سے ثابت بن محمد نے اور ان سے سفیان نے اسی طرح بیان کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ "انت الحق وقولك الحق"۔

١٢٤٠ بَاب قَوْلِ اللهِ تَعَالَي وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِيْ وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ

باب ۱۲۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ سمیع و بصیر ہے۔ اور اعمش تمیم سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا کہ خدا کا شکر ہے جو تمام آوازوں کو سنتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

تَعَالَي عَلَي النَّبِيِّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا *

یہ آیت نازل فرمائی کہ اللہ نے اس کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے متعلق جھگڑا کرتی ہے۔

٢٢٤٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا قَرِيبًا ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَاللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ بِهِ *

۲۲۴۰۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابو عثمان، ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے، پس جب ہم لوگ بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے، آپؐ نے فرمایا کہ اپنے اوپر نرمی کرو، تم کسی بہرے اور غیر حاضر کو نہیں پکارتے ہو بلکہ تم سننے والے دیکھنے والے کو پکارتے ہو، پھر آپؐ میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میں اپنے دل میں لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ کہہ رہا تھا، آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبداللہ بن قیسؓ تو لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ کہہ! اس لئے کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا فرمایا کہ کیا میں تم کو (جنت کا خزانہ) نہ بتلادوں۔

٢٢٤١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ سَمِعَ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ *

۲۲۴۱۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، یزید، ابو الخیر، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا بتلا دیجئے جو میں نماز میں پڑھا کروں، آپؐ نے فرمایا کہ یہ کہہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ الخ یعنی اے اللہ میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہ کوئی نہیں بخشتا ہے اس لئے تو مجھے اپنے پاس سے مغفرت عطا کر، بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

٢٢٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام نَادَانِي قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ *

۲۲۴۲۔ عبداللہ بن یوسف، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ سے پکار کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کی بات سن لی اور جو انہوں نے تجھ کو جواب دیا وہ بھی سن لیا۔

١٢٤١ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ) *

باب ۱۲۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ کہہ دیجئے کہ وہ قدرت والا ہے۔

۲۲۴۳- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ السَّلَمِيُّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ ثُمَّ تُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ أَوْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ *

۲۲۴۳۔ ابراہیم بن منذر، معن بن عیسی، عبدالرحمٰن بن ابوالموالی، محمد بن منکدر، عبداللہ بن حسن، حضرت جابر بن عبداللہ سلمیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے، آپؐ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے جو فرض نہ ہو (نفل ہو) پھر کہے کہ اے اللہ میں تیرے علم کے طفیل اس کام میں خیریت چاہتا ہوں اور تجھ سے قدرت چاہتا ہوں، تیری قدرت کے طفیل اور تیرا فضل چاہتا ہوں تو ہی قدرت رکھتا ہے مجھ کو قدرت نہیں ہے اور تو ہی علم رکھتا ہے مجھ کو علم نہیں ہے، تو ہی غیب کی باتوں کو جانتا ہے یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں پر اپنے کام کا نام لے) میرے لئے فی الحال یا آئندہ کے لئے بہتر ہے، راوی نے کہا یا یوں فرمایا میرے دین اور دنیا اور انجام کے لئے بہتر ہے، تو اس کو میری قسمت (مقدر) میں کر دے اور اس کو آسان کر، پھر اس میں برکت دے، یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین اور دنیا اور انجام کے لئے برا ہے یا یوں فرمایا فی الحال یا آئندہ کے لئے برا ہے تو تو اس کو مجھ سے ہٹادے اور پھر جو امر بہتر ہو جہاں ہو میرے لئے مقدر کر دے، پھر اس پر مجھ کو راضی اور خوش رکھ۔

۱۲۴۲ بَاب مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ)*

باب ۱۲۴۲۔ اللہ تعالیٰ کے "مقلب القلوب" ہونے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ "ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو پھیر دیں گے"۔

۲۲۴۴- حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ*

۲۲۴۴۔ سعید بن سلیمان، ابن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم، حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ اکثر اس طرح قسم کھاتے تھے کہ قسم ہے اس کی جو دلوں کا پھیرنے والا ہے۔

۱۲۴۳ بَاب إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ اسْمٍ إِلَّا وَاحِدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (ذُو الْجَلَالِ) الْعَظَمَةِ

باب ۱۲۴۳۔ اس امر کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو (ننانوے) نام ہیں، اور ابن عباسؓ نے کہا کہ "ذوالجلال"

(الْبَرُّ) اللَّطِيفُ *

سے مراد عظمت والا اور "بر" سے مراد لطیف ہے۔

٢٢٤٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ (أَحْصَيْنَاهُ) حَفِظْنَاهُ*

۲۲۴۵۔ ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے (یعنی ایک کم سو) نام ہیں، جو شخص ان ناموں کو یاد کرلے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ "احصیناہ" کے معنی ہیں "حفظناہ" (یعنی ہم نے اس کو یاد کرلیا) ہے۔

١٢٤٤ بَابُ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَالِاسْتِعَاذَةِ بِهَا *

باب ۱۲۴۴۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ذریعہ سوال کرنے اور اس کے ذریعہ پناہ مانگنے کا بیان۔

٢٢٤٦- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ تَابَعَهُ يَحْيَى وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ زُهَيْرٌ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۲۴۶۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، مالک، سعید بن ابی سعید مقبری، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنے کپڑے کے کونے سے اس کو تین بار جھاڑ لے اور یہ کہے بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْلَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔ یحییٰ اور بشر بن مفضل نے اس کی متابعت میں عبیداللہ سے انہوں نے سعید سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور زہیر اور ابوضمرہ اور اسمٰعیل بن زکریا نے اس کو اس زیادتی کے ساتھ روایت کیا کہ عبیداللہ، سعید سے، وہ اپنے والد سے، وہ ابوہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور ابن عجلان اس کو سعید سے، وہ ابوہریرہؓ سے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

٢٢٤٧- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ *

۲۲۴۷۔ مسلم، شعبہ، عبدالملک، ربعی، حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تھے تو فرماتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا وَ اَمُوْتُ اور جب صبح ہوتی تو فرماتے تھے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

٢٢٤٨- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِاسْمِكَ نَمُوتُ وَنَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ *

۲۲۴۸۔ سعد بن حفص، شیبان، منصور، ربعی بن حراش، خرشہ بن حر، حضرت ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ رات کو جب اپنی خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تو فرماتے بِاسْمِكَ نَمُوْتُ وَ نَحْيَا (کہ تیرے نام سے ہم مرتے اور زندہ ہوتے ہیں) اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

٢٢٤٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَقَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا *

۲۲۴۹۔ قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، سالم، کریب، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو کہے کہ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا اگر اس صحبت سے کوئی اولاد ان دونوں کی تقدیر میں ہو گی تو شیطان اس کو کبھی ضرر نہ پہنچائے گا۔

٢٢٥٠- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ كِلَابِي الْمُعَلَّمَةَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَأَمْسَكْنَ فَكُلْ وَإِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْ *

۲۲۵۰۔ عبداللہ بن مسلمہ، فضیل، منصور، ابراہیم، ہمام، عدی بن حاتمؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا اور عرض کیا کہ میں سکھائے ہوئے کتوں کو (شکار) پر چھوڑتا ہوں (اس کا کیا حکم ہے) آپؐ نے فرمایا جب تو سکھایا ہوا کتا چھوڑے اور تو نے اللہ کا نام لے لیا ہو اور ان کتوں نے اس شکار کو روک رکھا ہو تو کھا لو اور جب تم معراض (تیر جس میں پر نہ ہو) پھینک کر مارو اور وہ اس کے جسم کو پھاڑ ڈالے تو کھاؤ۔

٢٢٥١- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَا هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُونَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمُ اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ *

۲۲۵۱۔ یوسف بن موسیٰ، ابو خالد احمر، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ لوگ ایسے ہیں جن کا زمانہ شرک سے قریب ہے (یعنی نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں) وہ میرے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اس پر اللہ کا نام لیتے ہیں یا نہیں، آپؐ نے فرمایا تم اللہ کا نام لے لو اور کھاؤ محمد بن عبدالرحمٰن اور دراوردی و اسامہ بن حفص نے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

۲۲۵۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ *

۲۲۵۲۔ حفص بن عمر، ہشام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے قربان کئے جن پر آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر کہا۔

۲۲۵۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ *

۲۲۵۳۔ حفص بن عمر، شعبہ، اسود بن قیس، حضرت جندبؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ وہ نحر کے دن نبی ﷺ کے ساتھ موجود تھے، آپؐ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھااور فرمایاکہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہے وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۲۲۵٤- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّه عَنْهمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ *

۲۲۵۴۔ ابو نعیم، ورقا، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایااپنے آباء کی قسم نہ کھاؤاور جس شخص کو قسم کھانی ہی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے۔

١٢٤٥ بَاب مَا يُذْكَرُ فِي الذَّاتِ وَالنُّعُوتِ وَأَسَامِي اللَّهِ وَقَالَ خُبَيْبٌ وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ فَذَكَرَ الذَّاتَ بِاسْمِهِ تَعَالَى *

باب ۱۲۴۵۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اسماء کے متعلق جو ذکر کیا جاتا ہے اس کا بیان اور خبیبؓ نے کہا تھا وذلک فی ذات الالہ انہوں نے ذات کو اللہ کے اسم کے ساتھ ملا کر ذکر کیا۔

۲۲۵٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ

وَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا

۲۲۵۵۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھیوں میں تھے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیاکہ رسول اللہ ﷺ نے دس آدمیوں کو بھیجا جن میں حضرت خبیبؓ انصاری بھی تھے، زہری کا بیان ہے کہ مجھ سے عبید اللہ بن عیاض نے بیان کیا کہ ان کو حارث کی بیٹی نے خبر دی کہ جب لوگ خبیبؓ کو قتل کرنے کے لئے جمع ہوئے تو خبیبؓ نے بنت حارثہ سے ایک استرہ لیا تاکہ اس سے صفائی کریں، جب وہ لوگ حرم سے ان کو قتل کرنے کے لئے نکلے تو خبیبؓ انصاری نے یہ شعر پڑھا:

اور جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاؤں

تو مجھے پرواہ نہیں کہ اللہ کیلئے کس کروٹ پر میرا گرنا ہو گا

عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ
فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أُصِيبُوا *

اور یہ میرا مرنا اللہ کی ذات میں ہے اور اگر وہ چاہے تو ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے جوڑوں پر برکت نازل کرے گا چنانچہ ابن حارث نے خبیبؓ کو قتل کر ڈالا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ان کی خبر بیان کی جس دن کہ وہ مصیبت میں مبتلا کئے گئے۔

١٢٤٦ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ) وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ (تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ) *

باب ۱۲۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے" اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تو وہ چیز جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے"۔

٢٢٥٦- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ *

۲۲۵۶۔ عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، شقیق، عبداللہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اسی لئے اس نے بے حیائی کی باتوں کو حرام کیا ہے اور اللہ سے زیادہ کسی کو تعریف پسند نہیں ہے۔

٢٢٥٧- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ وَهُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي *

۲۲۵۷۔ عبدان، ابوحمزہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں لکھا وہ اپنی ذات کے متعلق لکھتا ہے جو اس کے پاس رکھی ہوئی ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

٢٢٥٨- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً *

۲۲۵۸۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو میرے متعلق وہ رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرے، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اور اگر مجھے جماعت میں یاد کرے تو میں بھی اسے جماعت میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہو تو میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک گز قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

۱۲۴۷ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ) *

۲۲۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ (أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ (أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَيْسَرُ *

باب ۱۲۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تمام چیزیں اس کے چہرے (ذات) کے سوا ہلاک ہونے والی ہیں"۔

۲۲۵۹۔ قتیبہ بن سعید، حماد، عمرو، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت "قُلْ هُوَ الْقَادِرُ" الخ یعنی آپ کہہ دیجئے کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب بھیجے، اتری تو نبی ﷺ نے فرمایا اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ (میں تیرے چہرے کی پناہ مانگتا ہوں) پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ (تمہارے پاؤں کے نیچے سے) تو نبی ﷺ نے فرمایا اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ، اللہ نے فرمایا اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا (یا تم کو فرقہ بندی میں مبتلا کردے) تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ آسان ہے۔

۱۲۴۸ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي) تُغَذَّى وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ (تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا) *

۲۲۶۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ *

۲۲۶۱- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ *

باب ۱۲۴۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "میری آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کی جائے"، اور اللہ بزرگ و برتر کا قول کہ "وہ کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی"۔

۲۲۶۰۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا، اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مسیح دجال دائیں آنکھ کا کانا ہے گویا کہ اس کی آنکھ انگور ہے جس میں نور نہیں ہے۔

۲۲۶۱۔ حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجے انہوں نے اپنے قوم کو کانے اور جھوٹے سے ڈرایا ہے، وہ (دجال) کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوا ہوگا۔

۱۲۴۹ بَاب قَوْلِ اللَّهِ (هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ) *

۲۲۶۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا

باب ۱۲۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "وہی اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا، درست کرنے والا اور صورتیں بنانے والا ہے"۔

۲۲۶۲۔ اسحاق، عفان، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن یحییٰ بن حبان،

وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتِعُوا بِهِنَّ وَلَا يَحْمِلْنَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَزَعَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا *

ابن محیریز، حضرت ابو سعید خدریؓ سے غزوہ بنی المصطلق کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ جب لوگوں کو لونڈیاں غنیمت میں ہاتھ آئیں تو ان سے صحبت کرنی چاہی لیکن اس طرح کہ حمل نہ ٹھہرے تو لوگوں نے نبی ﷺ سے عزل کے متعلق پوچھا، آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم عزل نہ کرو تو تم پر کوئی نقصان نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا نام لکھ دیا ہے جو قیامت تک پیدا ہونے والا ہے۔ مجاہد بواسطہ قزعہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ذات پیدا کی ہوئی نہیں ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کا پیدا کرنے والا ہے۔

١٢٥٠ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ) *

باب ۱۲۵۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ" (جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا)۔

٢٢٦٣- حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكَ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَهَا وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسَى

۲۲۶۳۔ معاذ بن فضالہ، ہشام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو قیامت کے دن اسی طرح جمع کرے گا، لوگ کہیں گے کہ کاش ہم اپنے پروردگار کی خدمت میں شفاعت پیش کریں تاکہ ہمیں اس جگہ سے نکال کر آرام دے، چنانچہ آدم علیہ السلام کی خدمت میں آئیں گے اور کہیں گے کہ اے آدم (علیہ السلام) کیا آپ لوگوں کی حالت نہیں دیکھ رہے ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام بتائے، ہمارے لئے ہمارے رب کے پاس سفارش کیجئے تاکہ ہمیں اس موجودہ حالت سے نجات ملے، وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں، اور ان کے سامنے اپنی غلطی بیان کریں گے جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے، بلکہ تم لوگ حضرت نوح (علیہ السلام) کے پاس جاؤ کہ وہ سب سے پہلے رسول ہیں جن کو اللہ نے زمین والوں کے پاس بھیجا ہے چنانچہ وہ حضرت نوحؑ کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں اور وہ اپنی غلطی یاد کر کے کہیں گے کہ تم اللہ کے خلیل ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس جاؤ، وہ لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں اور ان کے

فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً *

سامنے اپنی غلطی بیان کریں گے اور کہیں گے کہ تم موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ، اللہ نے ان کو تورات دی اور ان سے ہم کلام ہوا، لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی غلطی کا تذکرہ کریں گے لیکن حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ کہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور کلمہ اور روح ہیں تو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے گناہ بخشے جاچکے ہیں، لوگ میرے پاس آئیں گے میں چلوں گا اور اپنے رب سے حاضری کی اجازت چاہوں گا، مجھے حاضری کی اجازت دی جائے گی جب میں اپنے پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ مجھے اسی طرح چھوڑ دے گا جس قدر مجھے چھوڑنا چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے فرمائے گا کہ اے محمدؐ سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا اور سفارش کرو قبول کی جائے گی، میں اپنے رب کی وہ حمد بیان کروں گا جو میرے پروردگار نے مجھے سکھائی ہو گی پھر میں سفارش کروں گا اور میرے لئے ایک حد مقرر فرمائے گا تو میں ان کو جنت میں داخل کروں گا، پھر واپس ہوں گا اور اپنے رب کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑوں گا، اللہ مجھے اسی طرح چھوڑ دے گا جس قدر وہ چاہے گا، پھر کہا جائے گا کہ اے محمدؐ سر اٹھاؤ، کہو سنا جائے گا اور مانگو دیا جائے گا اور سفارش کرو منظور ہو گی، پھر میں اپنے رب کی ایسی حمد کروں گا جو مجھے اللہ نے سکھائی ہو گی پھر میں سفارش کروں گا اللہ میرے لئے ایک حد مقرر کر دے گا میں ان کو جنت میں داخل کراؤں گا، پھر واپس ہوں گا اور اپنے رب کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑوں گا، اللہ مجھے اسی طرح چھوڑ دے گا جس قدر وہ چاہے گا، پھر کہا جائے گا کہ اے محمدؐ سر اٹھاؤ، کہو سنا جائے گا اور مانگو دیا جائے گا اور سفارش کرو منظور ہو گی، پھر میں اپنے رب کی ایسی حمد کروں گا جو مجھے اللہ نے سکھائی ہو گی پھر میں سفارش کروں گا اللہ میرے لئے ایک حد مقرر کر دے گا میں ان کو جنت میں داخل کرالوں گا، پھر واپس ہو کر عرض کروں گا کہ اے رب! دوزخ میں وہی رہ گئے جن کو قرآن نے روک رکھا ہے اور ان پر ہمیشگی واجب ہو گئی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا دوزخ سے وہ شخص نکل

جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے قلب میں ایک جو برابر بھی ایمان ہو گا، پھر وہ شخص دوزخ سے نکل جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گیہوں برابر ایمان ہو گا، پھر دوزخ سے وہ شخص نکلے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو۔

٢٢٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ اللَّهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَقَالَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ *

۲۲۶۴۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اور اس کو رات اور دن کی بخشش بھی کم نہیں کرتی ہے اور آپؐ نے فرمایا کیا تم لوگوں نے دیکھا کہ جب سے آسمانوں اور زمین کو اللہ نے پیدا کیا ہے کس قدر خرچ کیا ہے اور جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے اس میں کمی نہیں ہوئی اور فرمایا کہ اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے کہ کسی کے لئے اس کو جھکا دیتا ہے اور کسی کے لئے اونچی کر دیتا ہے۔

٢٢٦٥ - حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَرْضَ وَتَكُونُ السَّمَوَاتُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ *

۲۲۶۵۔ مقدم بن محمد، قاسم بن یحییٰ، عبداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، سعید نے اس کو مالک سے روایت کیا ہے، اور عمر بن حمزہ نے کہا کہ میں نے سالم سے سنا انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کو روایت کیا اور ابوالیمان نے کہا کہ مجھ سے شعیب نے بواسطہ زہری، ابوسلمہ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا۔

٢٢٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ

۲۲۶۶۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، سفیان، منصور و سلیمان، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اٹھائے گا،

وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَزَادَ فِيهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لَهُ *

تو پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے، یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک کھل گئے پھر آپ نے آیت " وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ "(یعنی اللہ کا قدر اس طرح نہ کیا جیسے اس کا حق تھا) تلاوت فرمائی۔ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ اس میں فضیل بن عیاض نے منصور سے، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے عبیدہ سے، انہوں نے حضرت عبداللہؓ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متعجب ہو کر اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس پڑے(۱)۔

۲۲۶۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُاللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) *

۲۲۶۷- عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم، علقمہ سے روایت کرتے ہیں عبداللہؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اے ابوالقاسم (ﷺ) اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درخت اور کیچڑ کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھائے گا پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، تو میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ ہنسے یہاں تک کہ آپؐ کے دندان مبارک کھل گئے، پھر آپؐ نے (اس کی تصدیق میں) یہ آیت تلاوت فرمائی کہ " وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ " (یعنی اللہ کا قدر کما حقہ نہ کیا)۔

۱۲۵۱ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَقَالَ عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ *

باب ۱۲۵۱- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں، اور عبید اللہ بن عمرو نے عبدالملک سے نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے۔

۲۲۶۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ

۲۲۶۸- موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، عبدالملک، وراد مغیرہ کے کاتب مغیرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سعد بن

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کی جہالت کی بنا پر ہنس پڑے اور قرآن کریم کی آیت تلاوت فرمائی جس سے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت تو بہت وسیع ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اس پر بھی قادر ہے کہ بغیر کسی چیز کے سہارے کے آسمانوں کو، زمین کو، پہاڑوں کو روک لیں۔ (فتح الباری ص ۳۴۰ ج ۱۳)

عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ *

عبادہؓ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھوں تو میں اس کو سیدھی تلوار سے مار دوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی تو آپؐ نے فرمایا کہ تم سعدؓ کی غیرت سے تعجب کرتے ہو، خدا کی قسم! میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والے ہیں اور غیرت ہی کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کی ظاہری اور پوشیدہ باتوں کو حرام کر دیا ہے اور عذر خواہی اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو بھی محبوب نہیں ہے اور اسی سبب سے خوشخبری سنانے والوں اور ڈرانے والوں کو بھیجا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف محبوب نہیں ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

١٢٥٢ بَاب (قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللَّهُ) فَسَمَّى اللَّهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ شَيْئًا وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَقَالَ (كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ) *

باب ۱۲۵۲۔ (آیت) آپ کہہ دیجئے کہ کونسی چیز شہادت کے لحاظ سے بڑی ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو شیٔ (چیز) کہا، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو شیٔ کہا ہے حالانکہ یہ خدا کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر چیز اس کے چہرے (ذات) کے سوا ہلاک ہونے والی ہے۔

٢٢٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا *

۲۲۶۹۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوحازم، حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا کیا تیرے پاس قرآن میں سے کوئی چیز (یاد) ہے اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں (یاد) ہیں اور ان کے نام لئے۔

١٢٥٣ بَاب (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ) (وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ) قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ (اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ) ارْتَفَعَ (فَسَوَّاهُنَّ) خَلَقَهُنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ (اسْتَوَى) عَلَا عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (الْمَجِيدُ) الْكَرِيمُ وَ (الْوَدُودُ) الْحَبِيبُ يُقَالُ (حَمِيدٌ مَجِيدٌ) كَأَنَّهُ

باب ۱۲۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اور اس کا عرش پانی پر تھا اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے" ابو العالیہ نے کہا کہ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ کے معنی ہیں آسمان کی طرف بلند ہو گیا، فَسَوّٰاهُنَّ بمعنی خَلَقَهُنَّ ان کو پیدا کیا ہے، اور مجاہد نے کہا استوی کے معنی ہیں عرش پر چڑھا، اور ابن عباسؓ نے کہا کہ "مجید" بمعنی کریم اور "ودود" بمعنی حبیب ہے، حمید، مجید بولتے ہیں گویا "ماجد" سے فعیل کے وزن پر ہے، محمود، حمید

فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ مَحْمُودٌ مِنْ حَمِدَ *

۲۲۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هَذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰہُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا وَايْمُ اللّٰہِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ *

۲۲۷۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَمِينَ اللّٰہِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْفَيْضُ أَوِ الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ *

۲۲۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقِ اللّٰہَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ قَالَ أَنَسٌ لَوْ كَانَ

سے مشتق ہے۔

۲۲۷۰۔ عبدان، ابوحمزہ، اعمش، جامع بن شداد، صفوان بن محرز، عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ نے فرمایا کہ اے بنی تمیم خوشخبری قبول کرو، ان لوگوں نے کہا کہ آپؐ نے ہمیں خوشخبری دی ہے تو کچھ عطا بھی کیجئے، پھر یمن کے کچھ لوگ آئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اہل یمن خوشخبری قبول کرو، اس لئے کہ بنو تمیم نے اس کو قبول نہیں کیا، انہوں نے کہا کہ ہم نے قبول کیا ہم آپؐ کی خدمت میں اسی لئے حاضر ہوئے ہیں کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور آپ سے اس امر (یعنی دنیا) کی ابتدا کے متعلق دریافت کریں کہ (اس سے پہلے) کیا تھا، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تھا اور اس سے پہلے کوئی خبر نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا، پھر آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں تمام چیزیں لکھ دیں۔ پھر میرے پاس ایک شخص آیا اور کہا عمرانؓ اپنی اونٹنی کی خبر لے وہ بھاگ گئی ہے میں اس کو ڈھونڈھنے کے لئے چلا تو دیکھا کہ سراب سے پرے نکل گئی ہے اور خدا کی قسم! مجھے یہ پسند تھا کہ اونٹنی جائے تو جائے لیکن آپ کے پاس سے نہ ہٹوں۔

۲۲۷۱۔ علی بن عبداللہ، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے رات دن کی بخشش اس میں کمی نہیں کرتی، بتلاؤ تو آسمانوں اور زمین کو اللہ نے جب سے پیدا کیا ہے کتنا خرچ کیا ہوگا لیکن اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی جو اس کے دائیں ہاتھ میں ہے، اور اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں فیض ہے کہ بلند کرتا ہے اور پست کرتا ہے۔

۲۲۷۲۔ احمد، محمد بن ابی بکر مقدمی، حماد بن زید، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ زید بن حارثہ (اپنی بیوی کی) شکایت کرتے ہوئے آئے تو نبی ﷺ فرمانے لگے کہ اللہ سے ڈر اور اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ قرآن میں کچھ چھپا لینے والے ہوتے تو اس آیت

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هَذِهِ قَالَ فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ وَعَنْ ثَابِتٍ (وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ) نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ *

کو چھپاتے۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ حضرت زینبؓ آنحضرت ﷺ کی تمام بیویوں پر فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا اور ثابت سے منقول ہے کہ آیت وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ اور تم اپنے دل میں چھپاتے تھے جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا ہے اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے، حضرت زینبؓ اور زید بن حارثہؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

٢٢٧٣- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْه يَقُولُ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ*

۲۲۷۳۔ خلاد بن یحییٰ، عیسیٰ بن طہمان، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حجاب کی آیت زینبؓ بنت جحش کے متعلق نازل ہوئی اور اس دن آپ نے روٹی اور گوشت ان کے ولیمہ میں کھلایا اور نبی ﷺ کی تمام بیویوں پر وہ فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر ہی کر دیا ہے۔

٢٢٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي *

۲۲۷۴۔ ابو الیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔

٢٢٧٥- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَبِّئُ النَّاسَ بِذَلِكَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ

۲۲۷۵۔ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، فلیح، ہلال، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا اور نماز پڑھی اور روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دے، اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی ہو یا جس زمین میں پیدا ہوا وہیں رہ جائے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم لوگوں کو اس بات کی خبر نہ کر دیں، آپؐ نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں ہر درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے پس جب تم اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کہ جنت کا درمیانی درجہ ہے اور بلند ترین درجہ ہے اور اس کے اوپر عرش خداوندی ہے اور اس

وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ *

سے جنت کی نہریں پھوٹ کر نکلتی ہیں۔

٢٢٧٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا ثُمَّ قَرَأَ ذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا فِي قِرَاءَةِ عَبْدِاللَّهِ *

۲۲۷۶۔ یحییٰ بن جعفر، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی، اپنے والد سے وہ حضرت ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا، اس وقت رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، جب آفتاب ڈوب گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اے ابوذرؓ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کہاں جاتا ہے، میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ وہ جاتا ہے اور سجدہ کی اجازت چاہتا ہے تو اسے سجدہ کی اجازت دی جاتی ہے، اور گویا اس سے کہا گیا کہ لوٹ جا جہاں سے تو آیا ہے تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا، پھر آپ نے ذلک مستقر لھا (یہ اس کا مستقر ہے) جو عبداللہ (بن مسعودؓ) کی قرأت میں ہے، پڑھی۔

٢٢٧٧- حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ) حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةٌ*

۲۲۷۷۔ موسیٰ، ابراہیم، ابن شہاب، عبید بن سباق، حضرت زید بن ثابت (دوسری سند) لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، ابن سباق، حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ نے مجھ کو بلا بھیجا تو میں قرآن کو تلاش کرنے لگا یہاں تک کہ سورت توبہ کی آخری آیت میں نے ابو خزیمہ انصاریؓ کے پاس پائی جو ان کے علاوہ کسی اور کے پاس نہیں ملی، وہ آیت لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ الخ (تمہارے پاس رسول تمہیں میں سے آیا) سورت براۃ کے اخیر تک کی تھی۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا وَقَالَ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ *

یحییٰ بن بکیر نے بواسطہ لیث، یونس سے اس کو روایت کیا اور کہا کہ ابو خزیمہ انصاری کے پاس وہ (آیت ملی)۔

٢٢٧٨- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ

۲۲۷۸۔ معلّیٰ بن اسد، وہیب، سعید، قتادہ، ابو العالیہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ مصیبت کے وقت یہ (دعا) پڑھتے تھے لا الٰہ الا اللہ الخ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ جاننے والا بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔

وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ *

۲۲۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالْعَرْشِ *

۲۲۷۹۔ محمد بن یوسف، سفیان، عمرو بن یحییٰ، یحییٰ، حضرت ابو سعید خدریؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ سب لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے جب میں ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ اور ماجشون نے عبداللہ بن فضل سے، انہوں نے ابو سلمہ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا، آپؐ نے فرمایا کہ سب سے پہلے ہوش میں آنے والوں میں، میں ہوں گا تو اس وقت دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے ہوئے ہوں گے۔

١٢٥٤ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَخِيهِ اعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ يُقَالُ ذِي الْمَعَارِجِ الْمَلَائِكَةُ تَعْرُجُ إِلَى اللَّهِ *

باب ۱۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "فرشتے اور روح اس کی طرف چڑھتے ہیں" اور اللہ بزرگ و برتر کا قول کہ "اس کی طرف پاکیزہ کلمے چڑھتے ہیں"، اور ابو جمرہ نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ حضرت ابوذرؓ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ملی تو اپنے بھائی سے کہا کہ میرے لئے اس شخص کے متعلق معلومات حاصل کر جو دعویٰ کرتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے اور مجاہد نے کہا کہ نیک کام، پاکیزہ کلام کو اٹھالیتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ "ذی المعارج" سے مراد فرشتے ہیں جو اللہ کی طرف چڑھتے ہیں۔

۲۲۸۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ

۲۲۸۰۔ اسمٰعیل، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور عصر اور فجر کی نماز میں دونوں ایک دوسرے سے ملتے ہیں، پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہے وہ اوپر چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ تمہیں زیادہ جانتا ہے، فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا، تو وہ کہتے ہیں کہ نماز کی حالت میں ان کو چھوڑا، اور جب گئے تھے تب بھی نماز

يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فُلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَرَوَاهُ وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ *

پڑھ رہے تھے۔ اور خالد بن مخلد نے بواسطہ عبداللہ بن دینار، ابو صالح، ابوہریرہؓ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے پاک کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کیا اور اللہ کی طرف صرف پاک چیز ہی چڑھتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر اس کے مالک کے لئے اس کی پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ خیرات پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ اور ورقا نے اسے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے سعید بن یسار سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ اللہ کی طرف صرف پاکیزہ چیزیں ہی چڑھتی ہیں۔

٢٢٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ *

۲۲۸۱۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، ابوالعالیہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ مصیبت کے وقت ان الفاظ میں دعا کرتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بردبار ہے، کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا بھی رب ہے۔

٢٢٨٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ أَوْ أَبِي نُعْمٍ شَكَّ قَبِيصَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ و حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ

۲۲۸۲۔ قبیصہ، سفیان، سفیان کے والد (سعید بن سروق ابن ابی نعم یا ابی نعم قبیصہ کو شک ہوا ہے) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں تھوڑا سا سونا بھیجا گیا تو آپ نے اس کو چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا (دوسری سند) اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، سفیان، اپنے والد سے، وہ ابن نعم سے وہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے جس وقت کہ یمن میں تھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں کچا سونا بھیجا تو آپ نے اس کو اقرع بن حابس کو جو حنظلی اور بنی مجاشع کا ایک فرد تھا اور عیینہ بن بدر فزاری اور علقمہ بن علاثہ جو عامری اور بنی کلاب کا ایک شخص تھا، اور زید خیل کو جو طائی اور بنی نبہان کا ایک فرد تھا، تقسیم کر دیا، قریش اور انصار غصہ ہوئے اور کہنے لگے کہ اہل نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہم

ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ فَتَغَيَّظَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا يُعْطِيهِ صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ أُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ *

لوگوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں ان کی تالیف قلوب کرتا ہوں۔ ایک شخص آیا جس کی دونوں آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی، داڑھی گھنی، دونوں گال اٹھے ہوئے اور سر منڈائے ہوئے تھا اس نے کہا کہ اے محمد ﷺ اللہ سے ڈر، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کون کرے گا جب کہ میں ہی اس کی نافرمانی کروں، اس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھ کو امین نہیں سمجھتے ہو۔ قوم کے ایک شخص غالباً خالد بن ولید نے اس شخص کے قتل کرنے کی اجازت چاہی لیکن آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا، جب وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا گیا، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میں ان کا زمانہ پالوں تو ان لوگوں کو قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

٢٢٨٣- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ (وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا) قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ *

۲۲۸۳۔ عیاش بن ولید، وکیع، اعمش، ابراہیم تیمی اپنے والد سے وہ حضرت ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

١٢٥٥ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ) *

باب ۱۲۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اس دن بعض چہرے تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے"۔

٢٢٨٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوا *

۲۲۸۴۔ عمرو بن عون، خالد و ہشیم، اسمٰعیل، قیس، حضرت جریر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب آپ چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے تو فرماتے کہ عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھتے ہو اور اس کے دیکھنے سے تمہیں کوئی دقت نہیں ہوتی، پس اگر تم طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے نماز پر مغلوب نہ کئے جاسکو (اگر تم نماز پڑھ سکو) تو ایسا کرو (یعنی پڑھو)۔

٢٢٨٥- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا *

۲۲۸۵۔ یوسف بن موسیٰ، عاصم بن یوسف یربوعی، ابو شہاب، اسمٰعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم اپنے رب کو اپنی ان آنکھوں سے ظاہری طور پر دیکھو گے (یعنی قیامت کے دن)۔

٢٢٨٦- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ *

۲۲۸۶۔ عبدہ بن عبداللہ، حسین جعفی، زائدہ، بیان بن بشر، قیس بن ابی حازم، حضرت جریرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس چودھویں تاریخ کی رات کو تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا کہ عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جس طرح تم اس کو دیکھتے ہو اور اس کے دیکھنے میں تمہیں دقت نہیں ہوتی۔

٢٢٨٧- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا شَافِعُوهَا أَوْ مُنَافِقُوهَا شَكَّ إِبْرَاهِيمُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ

۲۲۸۷۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عطاء بن یزید، لیثی، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ کیا ہم لوگ اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھیں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں بدر کی رات میں چاند کو دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں یارسول اللہ، آپؐ نے فرمایا تم اسی طرح اپنے رب کو دیکھو گے، اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ تم میں سے جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے ہو جائے چنانچہ جو آفتاب کی پوجا کرتا تھا وہ آفتاب کے پیچھے ہو جائے گا اور جو چاند کو پوجتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا اور جو شخص بتوں کو پوجا کرتا تھا وہ بتوں کے پیچھے ہو جائے گا اور یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں اس کے شفاعت کرنے والے یا اس کے منافق ہوں گے (ابراہیم کو شک ہوا) ان کے پاس اللہ تعالیٰ آئے گا اور فرمائے گا کہ تمہارا رب میں ہوں، وہ لوگ کہیں گے کہ ہم تو یہیں پر رہیں گے جب تک کہ ہمارا رب نہ آجائے، جب ہمارا رب آجائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں تو لوگ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور یہ لوگ اس کے پیچھے ہو جائیں گے اور جہنم کے اوپر پل صراط قائم کیا جائے گا تو میں اور میری

رَبُّنَا فَيَتْبَعُونَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُهَا وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ أَوِ الْمُوثَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ أَوِ الْمُجَازَى أَوْ نَحْوُهُ ثُمَّ يَتَجَلَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مِنْهُمْ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللَّهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا

امت سب سے پہلے اس کے اوپر سے گزرے گی اور اس دن پیغمبروں کے سوا کوئی بات نہ کر سکے گا، اور پیغمبروں کی پکار اس دن یہ ہو گی کہ اے اللہ محفوظ رکھ، اور جہنم میں سعدان کے کانٹے کی طرح آنکڑے ہوں گے، کیا تم نے سعدان دیکھا؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا وہ سعدان کے کانٹے کی طرح ہو گا مگر یہ ان کی بڑائی کی مقدار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ آنکڑے ان کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے، ان میں بعض وہ ہوں گے جو ہلاک کر دیئے جائیں گے اپنے عمل کے ساتھ باقی رہیں گے یا یہ فرمایا کہ اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوئے ہوں گے اور ان میں سے بعض ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے یا بدلہ دیئے جائیں گے یا اسی طرح کے اور الفاظ فرمائے پھر اللہ تعالیٰ ظاہر ہو گا یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو گا اور جن لوگوں کو اپنی رحمت سے دوزخ سے نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ دوزخ سے ان لوگوں کو نکال دو جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے جن پر اللہ تعالیٰ رحم کا ارادہ فرمائے گا یہ وہ ہوں گے جنہوں نے گواہی دی ہو گی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، فرشتے ان کو دوزخ میں سجدے کے نشانوں سے پہچانیں گے، سجدے کی جگہ کو چھوڑ کر آدمی کے باقی حصہ کو آگ کھا جائے گی، اللہ نے آگ پر سجدے کے نشان کو جلانا حرام کر دیا ہے، پس وہ لوگ دوزخ سے جلے ہوئے نکلیں گے اور ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو اس کے نیچے وہ اس طرح تر و تازہ ہو جائیں گے جس طرح دانہ پانی کے بہنے کی جگہ میں اگتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلہ سے فارغ ہو گا تو ایک آدمی ایسا باقی رہے گا جس کا رخ دوزخ کی طرف ہو گا، یہ شخص دوزخیوں میں سے جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا ہو گا، وہ عرض کرے گا اے رب میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے، اس کی ہوا نے مجھے پریشان کر دیا اور اس کی لپٹ نے مجھے جلا ڈالا، وہ اللہ سے دعا کرے گا جب تک کہ اللہ کو منظور ہو گا، پھر اللہ فرمائے گا اگر تجھے یہ دے دیا جائے تو کیا اس کے علاوہ تو کچھ مانگے گا؟ وہ کہے گا تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا تجھ سے کچھ نہ مانگوں گا اور جس قدر خدا کو منظور ہو گا وہ آدمی اپنے پروردگار سے عہد و پیمان کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر

سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ أَبَدًا وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَيَدْعُو اللَّهَ حَتَّى يَقُولَ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي مَا شَاءَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ فَيَقُولُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَا أَكُونَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهُ تَمَنَّهْ فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّ اللَّهَ لَيُذَكِّرُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا حَتَّى انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ

دے گا، جب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا اور جنت کو دیکھے گا تو خاموش رہے گا جب تک اللہ کو منظور ہوگا، پھر عرض کرے گا کہ اے رب مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے، اللہ فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا دوسری چیز نہیں مانگے گا، تیری خرابی ہو اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن ہے، تو وہ کہے گا اے رب اے رب! اور اللہ سے دعا کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر تیری یہ درخواست منظور کی گئی تو پھر اس کے بعد کوئی دوسری چیز تو نہ مانگے گا، وہ کہے گا تیری عزت کی قسم میں اس کے بعد کچھ نہ مانگوں گا اور جس قدر خدا کو منظور ہوگا وہ آدمی عہد و پیمان کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے کے پاس پہنچا دے گا، جب وہ جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوگا جنت اس کو سامنے نظر آئے گی اور اس کی خوشی اور آرام کو دیکھے گا اور جس قدر اللہ کو منظور ہوگا وہ آدمی خاموش رہے گا، پھر عرض کرے گا اے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ اب اس کے سوا دوسری چیز نہیں مانگے گا، پھر کہے گا تیری خرابی ہو اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن ہے، وہ عرض کرے گا اے پروردگار میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت نہیں ہوں، پھر وہ شخص دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ اس سے ہنسے گا تو اس کو حکم دے گا کہ جنت میں داخل ہو جا، جب وہ جنت میں داخل ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کچھ آرزو کر! چنانچہ اپنے رب سے درخواست کرے گا اور آرزو کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو یاد دلاتا جائے گا اور کہے گا کہ فلاں فلاں چیز مانگ! یہاں تک کہ اس کی تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ (جو کچھ تو نے مانگا) تجھ کو دیا اور اسی کے برابر اور بھی۔ عطا بن یزید نے کہا کہ ابو سعید خدریؓ، ابو ہریرہؓ کے ساتھ اس وقت موجود تھے ان کو حدیث کے کسی حصہ پر اعتراض نہیں ہوا یہاں تک کہ جب ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذلك لك ومثله معه (یہ لے اور اتنا ہی اور بھی) تو ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ اے ابو ہریرہؓ، وعشرة امثاله معه (اور اس کا دس گنا اور بھی) آپ نے فرمایا تھا۔ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آپ کا قول ذلك لك ومثله معه ہی یاد رکھا ہے، ابو سعید خدریؓ نے کہا میں گواہی دیتا

أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ *

ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ذلك لك وعشرة امثاله ہی یاد رکھا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ یہ شخص اہل جنت میں سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا ہوگا۔

۲۲۸۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا ثُمَّ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ فَيُقَالُ لِلْيَهُودِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيدُونَ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ فَيَقُولُونَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيدُونَ فَيَقُولُونَ نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُولُونَ فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا

۲۲۸۸۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، زید، عطاء بن یسار ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھیں گے، آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں آفتاب و ماہتاب کے دیکھنے میں جب کہ آسمان صاف ہو کوئی تکلیف ہوتی ہے، ہم نے کہا نہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اس دن تمہیں اپنے پروردگار کے دیکھنے میں اتنی ہی تکلیف ہوگی جتنی کہ ان دونوں (آفتاب و ماہتاب) کے دیکھنے میں ہوتی ہے پھر آپؐ نے فرمایا کہ ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر جماعت کے لوگ ان کی طرف چلے جائیں، جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے، صلیب والے اپنی صلیب کے ساتھ اور بتوں کے پوجنے والے اپنے بتوں کے ساتھ اور ہر معبود والے اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ ہوں گے یہاں تک کہ وہ لوگ رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیکوکار ہوں یا بدکار اور اہل کتاب کے بھی کچھ باقی ماندہ لوگ ہوں گے، پھر وہ دوزخ ان کے سامنے پیش کی جائے گی جو سراب کی طرح نظر آئے گی، یہود سے پوچھا جائے گا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے تھے، وہ کہیں گے عزیر ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے، انہیں کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ کہا اللہ کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی اولاد، اب تم کیا چاہتے ہو، وہ کہیں گے ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں پانی پلا دیں، کہا جائے گا کہ پی لو، پھر وہ دوزخ میں گر جائیں گے، پھر نصاریٰ سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے، جواب دیں گے کہ مسیح ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے، کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ کہا، اللہ کی نہ تو بیوی ہے اور نہ اولاد، اچھا تو اب کیا چاہتے ہو، جواب دیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں، کہا جائے گا کہ پی لو، پھر وہ لوگ دوزخ میں گر جائیں گے یہاں تک کہ وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیکوکار ہوں یا بدکار، ان سے کہا جائے گا کہ اور لوگ تو جا چکے تم کو کس چیز نے یہاں روک رکھا ہے؟ وہ کہیں گے ہم ان سے اس وقت جدا ہو گئے تھے جب کہ ہمیں ان کی زیادہ ضرورت تھی، اور ہم نے

يُنَادِي لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا قَالَ فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ السَّاقُ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجَسْرُ قَالَ مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَاءُ تَكُونُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ وَيُحَرِّمُ اللَّهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ

ایک منادی کو پکارتے ہوئے سنا کہ ہر جماعت کے لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے جن کی وہ عبادت کرتے تھے اور ہم اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ ان کے سامنے اس صورت کے علاوہ آئے گا جس میں پہلی بار انہوں نے دیکھا ہوگا، اللہ فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، وہ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے، اس دن انبیاء کے علاوہ کوئی بات نہ کر سکے گا، اللہ فرمائے گا کیا تم کو اس کی کوئی نشانی معلوم ہے جس سے تم اسے پہچان سکو، وہ کہیں گے وہ پنڈلی ہے، اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھول دے گا، اس کو دیکھ کر ہر مومن سجدے میں گر پڑے گا اور وہ لوگ رہ جائیں گے جو ریا و شہرت کی غرض سے اللہ کو سجدہ کیا کرتے تھے، وہ چاہیں گے کہ سجدہ کریں لیکن ان کی پیٹھ ایک تختہ کی طرح ہو جائے گی، پھر پل صراط لایا جائے گا اور جہنم کی پشت پر لا کر رکھا جائے گا، ہم نے کہا یا رسول اللہ! پل صراط کیا ہے، آپؐ نے فرمایا پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے اس پر کانٹے اور آنکڑے ہیں اور چوڑے گوکھرد (کانٹے) ہیں، اور ایسے ٹیڑھے کانٹے ہیں جو نجد میں ہوتے ہیں انہیں سعدان کہا جاتا ہے، مومن اس پر چشم زدن اور بجلی کی طرح اور ہوا کی طرح اور تیز رفتار گھوڑے اور سواریوں کی طرح گزر جائیں گے، ان میں سے بعض تو صحیح سلامت بچ کر نکل جائیں گے اور بعض اس حال میں نجات پائیں گے کہ ان کے اعضاء جہنم کی آگ سے جھلسے ہوئے ہوں گے، یہاں تک کہ ان کا آخری شخص گھسٹ کر نکلے گا، تم مجھ سے حق کے مطالبہ میں جو تمہارے لئے ظاہر ہو چکا ہے آج اس قدر سخت نہیں ہو جس قدر مومن اس دن خدا سے کریں گے، اور جب وہ لوگ دیکھ لیں گے کہ اپنے بھائیوں (کی جماعت) میں سے انہیں نجات مل گئی ہے تو کہیں گے اے ہمارے رب یہ ہمارے بھائی ہیں کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے اور روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ کام کیا کرتے تھے، تو اللہ فرمائے گا جاؤ جس کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان پاؤ اسے دوزخ سے نکال لو اور اللہ ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دے گا، چنانچہ وہ لوگ ان کے پاس آئیں گے اس حال میں کہ بعض لوگ قدم تک اور نصف پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوں گے، جن کو پہچانیں گے ان کو دوزخ سے نکال لیں گے، پھر دوبارہ آئیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ

ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَاقْرَءُوا (إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا) فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ وَإِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ ما رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهِمُّوا بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ لِتَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا قَالَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ قَالَ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ

جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان پاؤ اسے دوزخ سے نکال لو، چنانچہ جن کو پہچانیں گے ان کو نکال لیں گے، پھر لوٹ کر آئیں گے تو اللہ فرمائے گا کہ جاؤ جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان پاؤ اسے نکال لو، چنانچہ جن کو پہچانیں گے ان کو نکال لیں گے۔ ابو سعید نے کہا کہ تم اگر مجھے سچا نہیں سمجھتے تو یہ آیت پڑھو کہ اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر کمی نہیں کرے گا اور اگر نیکی ہو گی تو اس کو چند در چند کر دے گا، پس جب نبی فرشتے اور ایماندار سفارش کر چکیں گے تو اللہ فرمائے گا میری شفاعت باقی رہ گئی ہے اور جہنم سے ایک مٹھی بھر کر ایسے لوگوں کو نکالے گا جو کوئلہ ہو گئے ہوں گے پھر وہ لوگ ایک نہر میں جو جنت کے سرے پر ہے اور جس کو آب حیات کہا جاتا ہے ڈالے جائیں گے تو یہ لوگ اس طرح تر و تازہ ہو جائیں گے جس طرح دانہ پانی کے بہنے کی جگہ میں سرسبز اگتا ہے جس کو تم نے درخت یا پتھر کے پاس دیکھا ہو گا جو آفتاب کی طرف ہوتا ہے وہ سبز ہوتا ہے اور جو سایہ کی طرف ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے، وہ لوگ موتی کی طرح چمکتے ہوئے نکلیں گے، ان کی گردنوں میں مہریں لگا دی جائیں گی، پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنت والے کہیں گے کہ یہ لوگ خدا کے آزاد کردہ ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی عمل اور نیک کام کے جنت میں داخل کیا ہے، پھر ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے دیکھا اتنا ہی اور بھی تمہارا ہے، اور حجاج بن منہال نے بواسطہ ہمام بن یحییٰ، قتادہ، حضرت انسؓ سے نقل کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مومن روکے جائیں گے یہاں تک کہ وہ اس کے سبب سے غمگین ہوں گے تو کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کے پاس سفارش کرائیں تاکہ ہمیں اس جگہ سے نجات ملے، چنانچہ یہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ آدم، آدمیوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کو جنت میں جگہ دی، اور فرشتوں کو آپ کے سامنے سجدہ کرایا، اور آپ کو تمام چیزوں کے نام بتائے لہٰذا آپ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کریں کہ ہمیں اس جگہ سے نجات ملے، حضرت آدمؑ جواب دیں گے کہ میں آج اس لائق نہیں ہوں، اور اس غلطی کو یاد کریں گے جو انہوں نے کی تھی یعنی درخت کا کھانا، جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور

لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَلِمَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ

کہیں گے کہ تم حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ، وہ پہلے نبی تھے جن کو اللہ نے سب سے پہلے زمین والوں کی طرف بھیجا تھا چنانچہ یہ لوگ حضرت نوحؑ کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے کہ میں آج اس قابل نہیں ہوں اور اپنی غلطی کو یاد کریں گے جو انہوں نے کی تھی یعنی اپنے رب سے بغیر علم کے سوال کرنا (پھر کہیں گے) لیکن تم لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاؤ، وہ لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے تو وہ جواب دیں گے کہ میں آج اس لائق نہیں ہوں اور اپنی تین باتیں یاد کریں گے جو انہوں نے کہی تھیں، لیکن تم حضرت موسیٰؑ کے پاس جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ نے تورات دی اور ان سے ہم کلام ہوا اور ان کو نزدیک کر کے سرگوشی کی، وہ جواب دیں گے کہ میں آج اس قابل نہیں اور قتل نفس کی غلطی کے ارتکاب کو یاد کر کے کہیں گے کہ تم حضرت عیسیٰؑ کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کی روح اور اس کے کلمہ ہیں، لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے وہ جواب دیں گے کہ میں آج اس قابل نہیں مگر تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ نے ان کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں، (آپؐ فرماتے ہیں کہ) وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہوں گا، مجھے اجازت ملے گی، جب میں اسے دیکھوں گا تو سجدے میں گر پڑوں گا جس قدر اللہ کو منظور ہوگا مجھے اسی حال میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا کہ محمد سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا، شفاعت کرو قبول ہوگی اور مانگو دیا جائے گا، آپؐ نے فرمایا میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و ثنا کروں گا جو اللہ مجھے سکھائے گا، پھر میرے لئے ایک حد مقرر فرمائے گا میں جا کر ان لوگوں کو جنت میں داخل کروں گا۔ اور قتادہؓ نے کہا کہ میں نے انسؓ کو یہ بھی کہتے ہوئے سنا کہ میں جا کر ان کو دوزخ سے نکال لوں گا اور بہشت میں داخل کروں گا، پھر لوٹ کر آؤں گا اور اللہ کے گھر میں داخلہ کی اجازت چاہوں گا، مجھے اجازت ملے گی، جب میں اسے دیکھوں گا تو سجدے میں گر پڑوں گا جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا مجھے اسی حال پر چھوڑ دے گا، پھر فرمائے گا کہ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا، شفاعت کرو قبول ہوگی، مانگو دیا جائے گا، آپؐ نے فرمایا میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و ثنا کروں گا جو اللہ مجھے سکھائے گا،

فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ (عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) قَالَ وَهَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

آپؐ نے فرمایا کہ پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے ایک حد مقرر کردی جائے گی تو میں جاکر ان کو جنت میں داخل کروں گا۔ قتادہؒ نے کہا کہ میں نے انسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں جاکر ان کو دوزخ سے نکال لوں گا اور بہشت میں داخل کروں گا۔ میں پھر تیسری بار لوٹ کر آؤں گا اور اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت ملے گی، جب میں اس کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک خدا کو منظور ہو گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا کہ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ، کہو سنا جائے گا، سفارش کرو، قبول ہو گی، مانگو، دیا جائے گا، آپؐ نے فرمایا میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و ثنا کروں گا جو مجھے سکھائے گا، آپؐ نے فرمایا کہ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کردی جائے گی، میں جا کر انہیں جنت میں داخل کراؤں گا۔ قتادہؒ نے کہا کہ میں نے انسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں ان کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا یہاں تک کہ دوزخ میں کوئی بھی باقی نہیں رہے گا، بجز ان کے جن کو قرآن نے روک رکھا ہو گا یعنی (قرآن کی رو سے) جن پر دوزخ میں ہمیشہ رہنا واجب ہے۔ انسؓ کا بیان ہے کہ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اور اور فرمایا کہ یہی مقام محمود ہے جس کا تمہارے نبی ﷺ سے وعدہ کیا گیا ہے۔

۲۲۸۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمُ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ *

۲۲۸۹۔ عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم، عبید اللہ کے چچا (یعقوب بن ابراہیم) اپنے والد سے وہ صالح سے، وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے انسؓ بن مالک نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو بلا بھیجا اور انہیں ایک خیمہ میں جمع کیا اور ان لوگوں سے فرمایا کہ تم صبر کرو یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے ملو، میں حوض پر ہوں گا۔

۲۲۹۰ - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ

۲۲۹۰۔ ثابت بن محمد، سفیان، ابن جریج، سلیمان احول، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ جب رات کو تہجد کی نماز پڑھتے تو فرماتے کہ اے اللہ! ہمارے رب تیرے ہی لئے تعریف ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے، تیرے ہی لئے تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے، سب کا رب ہے، تیرے ہی لئے تعریف

أَنتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ قَيَّامُ وَقَالَ مُجَاهِدُ (الْقَيُّومُ) الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَأَ عُمَرُ الْقَيَّامُ وَكِلَاهُمَا مَدْحٌ *

ہے، تو ہی نور ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے (سب کا) تو حق ہے، تیری بات حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے، اے اللہ میں تیرے لئے اسلام لایا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا، تیرے ہی پاس اپنا جھگڑا لاتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں تو میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ ظاہر گناہ اور وہ (گناہ) جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (سب) بخش دے، تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ امام بخاریؒ نے کہا کہ قیس بن سعد اور ابو الزبیر، طاؤس نے قیم کے بجائے قیام کا لفظ بیان کیا اور مجاہد نے کہا کہ "قیوم" کے معنی ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، اور حضرت عمرؓ نے الحی القیوم کے بجائے قیام پڑھا اور دونوں الفاظ مدح کے ہیں۔

۲۲۹۱- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ *

۲۲۹۱۔ یوسف بن موسیٰ، ابو اسامہ، اعمش، خیثمہ، عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی نہیں مگر عنقریب اس سے اس کا پروردگار گفتگو کرے گا اس حال میں کہ اس کے اور پروردگار کے درمیان نہ کوئی ترجمان ہوگا اور نہ ہی کوئی پردہ حائل ہوگا۔

۲۲۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ *

۲۲۹۲۔ علی بن عبداللہ، عبدالعزیز بن عبدالصمد، ابو عمران، ابو بکر بن عبداللہ بن قیس، اپنے والد سے، وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں چاندی کی ہوں گی اور دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں سونے کی ہوں گی، اور لوگوں کے درمیان اور اس امر کے درمیان کہ وہ اپنے پروردگار کو جنت عدن میں دیکھ سکیں، اللہ کے چہرے پر چادر کبریائی کے سوا کوئی چیز حائل نہ ہوگی۔

۲۲۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ

۲۲۹۳۔ حمیدی، سفیان، عبدالملک بن اعین و جامع بن ابی راشد، ابو وائل، حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر ہضم کر لیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا، عبداللہ کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ

اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ عَبْدُاللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ) الْآيَةَ *

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کے طور پر اللہ بزرگ و برتر کی کتاب (قرآن) کی یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ آخر تک۔

٢٢٩٤- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ *

۲۲۹۴۔ عبداللہ بن محمد، سفیان، عمرو، ابو صالح، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے بات نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا، ایک وہ آدمی جس نے اپنے کسی سامان کے متعلق قسم کھا کر کہا کہ اسے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی جتنی اس نے دی، اور وہ جھوٹا ہو، دوسرے وہ جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی مسلمان کا مال ہضم کرلے، تیسرے وہ جس نے ضرورت سے زائد پانی روک رکھا (دیا نہیں) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ آج میں تجھ سے اپنا فضل روک رکھتا ہوں جس طرح تو نے ضرورت سے زائد چیز روک رکھی تھی جو تیرے ہاتھوں نے نہ بنائی تھی۔

٢٢٩٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحَجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحَجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ

۲۲۹۵۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، ایوب، محمد، ابن ابی بکرہ، حضرت ابوبکرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ زمانہ اس ہیئت پر گھوم کر آگیا جس پر اس دن تھا جب کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں، جن میں چار مہینے حرام کے ہیں، تین تو پے در پے ہیں ذی القعد، ذی الحجہ، محرم اور رجب مضر جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہے (پھر فرمایا) یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپؐ خاموش رہے، یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپؐ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے، آپؐ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، پھر آپؐ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپؐ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے، آپؐ نے فرمایا کہ یہ بلدہ (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپؐ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی دوسرا نام

سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ *

رکھیں گے، آپؐ نے فرمایا کیا یہ یوم نحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور محمد (بن سیرین) نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ابو بکرہؓ نے یہ بھی کہا کہ تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارا آج کا دن تمہارے اس شہر میں، تمہارے اس مہینہ میں حرام ہے، اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پوچھے گا، سن لو کہ میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو اور سن لو کہ حاضر غائب کو پہنچا دے، امید ہے کہ جن کو پہنچایا جائے گا ان میں بعض ایسے ہوں گے جو بعض سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں گے اور محمد (بن سیرین) جب اس کو بیان کرتے تھے تو کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا، پھر آپ نے فرمایا کہ سن لو! میں نے پہنچا دیا، سن لو! میں نے پہنچا دیا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ) *

باب ۱۲۵۶۔ اللہ تعالیٰ کے قول کا بیان کہ بے شک اللہ کی رحمت نیک لوگوں سے نزدیک ہے۔

٢٢٩٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا فَأَرْسَلَ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ فَأَقْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقَلْقَلُ فِي صَدْرِهِ حَسِبْتُهُ قَالَ كَأَنَّهَا شَنَّةٌ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَتَبْكِي فَقَالَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ *

۲۲۹۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، عاصم، ابو عثمان، حضرت اسامہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی کا لڑکا مرنے کے قریب تھا، انہوں نے آپ کو کہلا بھیجا کہ تشریف لائیں، آپؐ نے جواب میں کہلا بھیجا کہ جو اللہ نے لے لی وہ اسی کی تھی اور جو اس نے دی تھی وہ بھی اسی کی تھی، اور ہر شخص کی ایک مدت مقرر ہے اس لئے اسے چاہئے کہ صبر کرے اور کار ثواب خیال کرے، صاحبزادی نے پھر قسم دے کر کہلا بھیجا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور معاذؓ بن جبل اور ابی بن کعبؓ اور عبادہ بن صامتؓ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے جب ہم لوگ اندر گئے تو لوگوں نے بچہ رسول اللہ ﷺ کو دے دیا، اس وقت اس کی سانس اس کے سینے میں اکھڑ رہی تھی، میں خیال کرتا ہوں کہ شاید یہ بھی بیان کیا کہ گویا وہ پرانی مشک ہے تو رسول اللہ ﷺ رو پڑے، سعد بن عبادہ نے عرض کیا، کیا آپؐ رو رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ان ہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔

٢٢٩٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ

۲۲۹۷۔ عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم، یعقوب، یعقوب کے والد

إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَقَالَتِ النَّارُ يَعْنِي أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا قَالَ فَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَإِنَّهُ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ فَيُلْقَوْنَ فِيهَا فَ (تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ) ثَلَاثًا حَتَّى يَضَعَ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَمْتَلِئُ وَيُرَدُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ *

(ابراہیم)، صالح بن کیسان، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ دونوں نے اپنے رب کے پاس جھگڑا کیا، جنت نے عرض کیا اے پروردگار اس کا (یعنی جنت کا) کیا حال ہے کہ اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو کمزور اور غریب ہوں گے، اور دوزخ نے عرض کیا کہ مجھے تکبر کرنے والوں کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے اور دوزخ سے فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعہ اس کو عذاب دوں گا جس کو چاہوں گا، اور تم دونوں میں سے ہر ایک بھر دیئے جائیں گے، آپؐ نے فرمایا کہ جنت کو تو اس طرح کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور دوزخ کے لئے جس کو چاہے گا پیدا کرے گا اور وہ اس میں ڈال دیئے جائیں گے، دوزخ تین بار کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم ڈال دے گا تو وہ دوزخ بھر جائے گی، اور اس کے بعض حصے بعض حصوں سے مل جائیں گے اور وہ دوزخ، کہے گی بس! بس! بس!

٢٢٩٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ وَقَالَ هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۲۹۸۔ حفص بن عمر، ہشام، قتادہ، حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ کچھ لوگ گناہوں کے سبب سے جو انہوں نے کئے ہوں گے سزا کے طور پر آگ سے جھلس جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل و رحمت سے جنت میں داخل کر دے گا جنہیں لوگ جہنمی کہیں گے، اور ہمام نے کہا کہ ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت انسؓ نے بیان کیا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

١٢٥٧ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا) *

باب ۱۲۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو ٹلنے سے روکے ہوئے ہیں۔

٢٢٩٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالْأَنْهَارَ عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ

۲۲۹۹۔ موسیٰ، ابوعوانہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، اور زمین کو ایک انگلی پر، اور پہاڑ کو ایک انگلی پر، درخت اور نہروں کو ایک انگلی پر، اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا، پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے

الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) *

فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور آیت وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ (ان لوگوں نے خدا کی قدر نہ کی جس قدر کرنی چاہئے تھی) پڑھی۔

۱۲۵۸ بَاب مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ وَهُوَ فِعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمْرُهُ فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهِ وَفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَكَلَامِهِ وَهُوَ الْخَالِقُ الْمُكَوِّنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَمَا كَانَ بِفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَتَخْلِيقِهِ وَتَكْوِينِهِ فَهُوَ مَفْعُولٌ مَخْلُوقٌ مُكَوَّنٌ *

باب ۱۲۵۸۔ آسمانوں اور زمین اور ان کے علاوہ دوسری تمام مخلوقات کے پیدا کرنے کا بیان اور تخلیق پروردگار بزرگ و برتر کا فعل اور اس کا امر ہے، پس پروردگار اپنی صفات اور فعل و امر کے ساتھ خالق مکون غیر مخلوق ہے، اور جو اس کے فعل اور امر اور تخلیق و تکوین کے مسبب ہے وہ مخلوق مفعول مکون ہے۔

۲۳۰۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ (إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ) إِلَى قَوْلِهِ (لِأُولِي الْأَلْبَابِ) ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ *

۲۳۰۰۔ سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر، کریب، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک رات جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہؓ کے پاس تھے، حضرت میمونہؓ کے پاس رہا تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی کیفیت دیکھ سکوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر تک اپنی بیوی سے بات چیت کی پھر سو رہے، پس جب رات کا آخری تہائی یا اس کا کوئی حصہ آ گیا تو آپ بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھ کر آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ......لِاُولِی الْاَلْبَابِ تک پڑھی، پھر آپ کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور مسواک کی، پھر آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں، پھر حضرت بلالؓ نے نماز کے لئے اذان کہی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی۔

۱۲۵۹ بَاب قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ) *

باب ۱۲۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے متعلق ہمارا حکم پہلے ہو چکا ہے۔

۲۳۰۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۰۱۔ اسمٰعیل، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے پاس عرش کے اوپر

قَالَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي *

لکھا کہ میری رحمت، میرے غضب پر غالب آگئی ہے۔

٢٣٠٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى لَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا *

۲۳۰۲۔ آدم، شعبہ، اعمش، زید بن وہب، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صادق و مصدوق ہیں، فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن اور چالیس رات جمع رہتا ہے پھر اسی طرح بستہ خون ہو جاتا ہے، پھر اسی طرح گوشت کا لو تھڑا ہو جاتا ہے، پھر اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے جس کو چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے چنانچہ وہ اس کی روزی، اس کی عمر، اس کا عمل اور اس کا بدبخت یا نیک بخت ہونا لکھتا ہے، پھر اس میں روح پھونکتا ہے، پس تم میں سے ایک جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے درمیان اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے، اس پر تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے چنانچہ وہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے، اور تم میں سے ایک شخص دوزخیوں کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے، تو نوشتہ تقدیر غالب آتا ہے وہ جنتیوں کے عمل کرتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے۔

٢٣٠٣ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَنَزَلَتْ (وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ كَانَ هَذَا الْجَوَابَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۰۳۔ خلاد بن یحییٰ، عمر بن ذر، ذر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جبریل تمہیں کون سی چیز اس بات سے روکتی ہے کہ تم ہمارے پاس اس سے زیادہ آؤ جتنا تم آیا کرتے ہو، تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم صرف تمہارے رب کے حکم سے اترتے ہیں جو ہمارے سامنے اور ہمارے پیچھے ہے اسی کیلئے ہے۔ یہ آنحضرت ﷺ کے سوال کا جواب تھا۔

٢٣٠٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ

۲۳۰۴۔ یحییٰ، وکیع، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپؐ کھجور کی ایک لکڑی کے سہارے چل رہے تھے کہ یہود کی ایک جماعت کے پاس

وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَسَأَلُوهُ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى الْعَسِيبِ وَأَنَا خَلْفَهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَالَ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُوهُ *

سے گزرے تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو اور کسی نے کہا کہ مت پوچھو، لیکن انہوں نے پوچھ ہی لیا، آپؐ لکڑی پر سہارا لے کر کھڑے ہو گئے اور میں آپؐ کے پیچھے تھا، میں نے خیال کیا کہ آپؐ پر وحی اتر رہی ہے، آپؐ نے فرمایا وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ اور لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کا امر ہے اور تمہیں تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے، وہ یہود ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم نے کہا نہ تھا کہ ان سے مت پوچھو۔

۲۳۰۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ *

۲۳۰۵۔ اسمٰعیل، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خدا کی راہ میں جہاد کیا اور اس کی راہ میں جہاد ہی کی غرض سے اور اس کے کلمات کی تصدیق کے لئے نکلا تو اللہ اس کا اس بات کا ضامن ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دے یا جس جگہ سے وہ نکلا ہے اس جگہ اجر یا غنیمت کے ساتھ واپس ہو۔

۲۳۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۲۳۰۶۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابو وائل، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ کوئی آدمی حمیت کے لئے لڑتا ہے اور دوسرا شجاعت کے لئے لڑتا ہے اور کوئی دکھاوے کے لئے لڑتا ہے ان میں سے اللہ کی راہ میں کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے اس لئے جنگ کی کہ اللہ کا بول بالا ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

١٢٦٠ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ *

۱۲۶۰۔ اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ کا بیان۔

۲۳۰۷- حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ *

۲۳۰۷۔ شہاب بن عباد، ابراہیم بن حمید، اسمٰعیل، قیس، مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک گروہ دوسرے گروہوں پر ہمیشہ غالب آتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر آ جائے گا (یعنی قیامت)۔

٢٣٠٨- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ مَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّأْمِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّأْمِ *

۲۳۰۸۔ حمیدی، ولید بن مسلم، ابن جابر، عمیر بن ہانی، معاویہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ خدا کے حکم پر قائم رہے گا اور ان کو جھٹلانے والے اور مخالفت کرنے والے نقصان نہیں پہنچائیں گے، یہاں تک کہ خدا کا حکم آجائے گا (یعنی قیامت آجائے گی) اور وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے، مالک بن یخامر نے کہا کہ میں نے معاذ کو کہتے ہوئے سنا کہ یہ لوگ شام میں ہوں گے، معاویہؓ نے کہا کہ مالک بیان کرتا ہے کہ میں نے معاذؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ وہ لوگ شام میں ہوں گے۔

٢٣٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ *

۲۳۰۹۔ ابوالیمان، شعیب، عبداللہ بن ابی حسین، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ (کذاب) کے پاس کھڑے ہوئے، اس وقت وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ تھا، آپؐ نے فرمایا کہ اگر مجھ سے یہ ٹکڑا مانگے تو میں نہیں دوں گا اور تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگے نہیں بڑھ سکتا جو اس نے تیرے متعلق دے دیا ہے اور اگر تو پیٹھ پھیرے گا تو اللہ تجھ کو ہلاک کردے گا۔

٢٣١٠- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حَرْثِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ فَمَرَرْنَا عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ أَنْ يَجِيءَ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَالَ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي) وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ هَكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا *

۲۳۱۰۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، اعمش، ابراہیم، علقمہ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا، اس وقت آپ ایک لکڑی پر ٹیک لگا کر چل رہے تھے جو آپؐ کے پاس تھی، ہم لوگ یہود کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو، بعض نے کہا کہ مت پوچھو ایسا نہ ہو کہ کوئی ایسی بات کہہ دیں جو تمہیں بری معلوم ہو، بعض نے کہا کہ ہم ان سے ضرور پوچھیں گے، چنانچہ ان میں سے ایک شخص آپؐ کے سامنے کھڑا ہوا اور کہا کہ اے ابوالقاسم! روح کیا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے، تو میں نے خیال کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے، آپؐ نے آیت وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي پڑھی۔ اعمش نے کہا کہ ہماری قرأت میں اسی طرح ہے۔

١٢٦١ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (تا تا قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا) (وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ) (إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ) سَخَّرَ ذَلَّلَ *

باب ۱۲۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ آپ کہہ دیجئے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے روشنائی ہو جائے تو میرے رب کے کلمات کے ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائے، اگرچہ اتنا ہی ہم مدد کے لئے لے آئیں، اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں ان کے قلم اور سات سمندر کی روشنائی بن جائے تو اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں گے بے شک تمہارا پروردگار وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش پر قائم ہوا، رات کو دن سے ڈھانپتا ہے اس کی طلب میں دوڑ میں ہے، اور آفتاب و ماہتاب اور ستارے اس کے حکم کے تابع ہیں، سن لو کہ خلق اور امر اسی کے لئے ہے اللہ رب العالمین بابرکت ہے۔

٢٣١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ *

۲۳۱۱۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور صرف خدا کی راہ میں جہاد کی غرض سے اور اس کے کلمہ کی تصدیق کے لئے گھر سے نکلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس بات کا ضامن ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دے یا اس کو اپنے گھر کی طرف اجر یا غنیمت کے ساتھ لوٹا دے۔

١٢٦٢ بَاب فِي الْمَشِيئَةِ وَالْإِرَادَةِ (وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ) وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ) (وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ) (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ)

باب ۱۲۶۲۔ مشیت اور ارادہ (۱) کا بیان اور (آیت) تم وہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے، اور اللہ کا قول کہ 'تو ملک عطا کرتا ہے جسے چاہتا ہے، اور تم کسی چیز کے متعلق یہ نہ کہو کہ میں یہ کام کل کروں گا، مگر یہ کہ اللہ چاہے' تم اس کو راہِ راست پر نہیں لگا سکتے جس سے محبت کرو۔ سعید بن مسیب نے اپنے والد سے نقل کیا کہ یہ آیت ابوطالب کے بارے میں نازل

(۱) مشیت اور ارادے کے معانی کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ دونوں کا معنی ایک ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اصل میں مشیت کا معنی کسی شے کا ایجاد کرنا ہے۔ بعد میں استعمال ارادہ والے معنی میں ہی ہونے لگا۔

قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ (يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ) *

ہوئی ہے، اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ کرتا ہے، تمہارے ساتھ سختی نہیں کرنا چاہتا ہے۔

٢٣١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ فَاعْزِمُوا فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ *

٢٣١٢۔ مسدد، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم جب اللہ سے دعا کرو تو عزم کے ساتھ دعا کرو، اور کوئی شخص تم میں سے یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو مجھے عطا کر اس لئے کہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے۔

٢٣١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُالْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَام أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تُصَلُّونَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) *

٢٣١٣۔ ابو الیمان، شعیب، زہری (دوسری سند) اسماعیل، عبدالحمید، سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب، علی بن حسینؓ، حسین بن علیؓ، حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ان کے اور حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے، حضرت علیؓ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں چنانچہ جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو اٹھا دے گا، جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ واپس ہو گئے اور میری بات کا کچھ جواب نہیں دیا، پھر میں نے سنا کہ آپ پیٹھ پھیر کر اپنی ران پر (اپنا ہاتھ) مار کر فرما رہے تھے کہ انسان سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔

٢٣١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ يَفِيءُ وَرَقُهُ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ تُكَفِّئُهَا فَإِذَا سَكَنَتِ اعْتَدَلَتْ وَكَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ يُكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ *

٢٣١٤۔ محمد بن سنان، فلیح، ہلال بن علی، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال ایسی ہے جیسے نرم کھیتیاں کہ جب ہوا زور سے چلتی ہے تو یہ ادھر ادھر جھک جاتی ہے اور پھر جب ہوا ٹھہر جاتی ہے تو یہ بھی سیدھی ہو جاتی ہے، اسی طرح مومن بلاؤں سے بچایا جاتا ہے لیکن کافر کی مثال ایسی ہے جیسے صنوبر کا سیدھا اور سخت درخت کہ جب خدا چاہتا ہے تو اس کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے۔

۲۳۱۵- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ قَالَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَقَلُّ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا فَقَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ *

۲۳۱۵۔ حکم بن نافع، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، اس وقت آپ منبر پر تھے (فرمایا کہ) گزشتہ لوگوں کے مقابلہ میں تمہاری زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب کا وقت، تورات والوں کو تورات دی گئی انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ دوپہر کا وقت ہو گیا، پھر وہ عاجز ہو گئے تو ان لوگوں کو ایک ایک قیراط اجر ملا، پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو انہوں نے عصر کے وقت تک اس پر عمل کیا، پھر وہ لوگ بھی عاجز ہو گئے اور ان لوگوں کو بھی ایک ایک قیراط اجر ملا، پھر تم لوگوں کو قرآن عطا کیا گیا اور تم نے غروب آفتاب تک اس پر عمل کیا، تو تم لوگوں کو دو دو قیراط ملے، تورات والوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب ان لوگوں نے عمل تو کم کیا ہے اور اجر انہیں زیادہ ملا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارے اجر میں سے کچھ کم کیا، ان لوگوں نے کہا نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے جس کو چاہتا ہوں اس کو دیتا ہوں۔

۲۳۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ الْمُسْنَدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَطَهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذَلِكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ *

۲۳۱۶۔ عبداللہ مسندی، ہشام، معمر، زہری، ابو ادریس، عبادہ بن صامتؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے چند آدمیوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، آپؐ نے فرمایا کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ گے اور نہ چوری کرو گے اور نہ زنا کرو گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے، اور نہ کوئی بہتان اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے گھڑ کر اٹھاؤ گے، اور نہ کسی نیک کام میں میری نافرمانی کرو گے، تم میں سے جس شخص نے اس کو پورا کیا تو اس کا اجر اللہ پر ہے، اور جو شخص اس میں سے کسی چیز کا مرتکب ہوا اور دنیا میں اس سے اس کا مواخذہ ہو جائے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے اور جس پر اللہ نے پردہ پوشی کی، تو یہ اللہ کے اختیار میں ہے چاہے تو اسے عذاب دے یا اس کو بخش دے۔

۲۳۱۷- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ

۲۳۱۷۔ معلیٰ بن اسد، وہیب، ایوب، محمد، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں

اللَّهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ لَهُ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلْتَحْمِلْنَ كُلُّ امْرَأَةٍ وَلْتَلِدْنَ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَلَدَتْ شِقَّ غُلَامٍ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَثْنَى لَحَمَلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

تھیں، انہوں نے کہا کہ میں آج کی رات اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا، اس سے ہر عورت حاملہ ہو گی اور ایسا بچہ جنے گی جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جنگ کرے گا، چنانچہ اس رات میں وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے جن میں سے صرف ایک بیوی نے ایک ناتمام بچہ جنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام انشاءاللہ کہتے تو ان میں ہر عورت حاملہ ہوتی اور ایسے بچے جنتی جو سوار ہو کر خدا کی راہ میں جنگ کرتے۔

٢٣١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ طَهُورٌ بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا *

۲۳۱۸۔ محمد، عبدالوہاب ثقفی، خالد حذاء، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک اعرابی کے پاس اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ کوئی خوف کی بات نہیں ہے تو انشاءاللہ (گناہوں سے) پاک ہو گا، اعرابی نے کہا پاکی نہیں ہے بلکہ یہ بخار ہے جو ایک بہت بوڑھے پر جوش مار رہا ہے اور اسے قبروں کی زیارت کرائے گا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اچھا تو ایسا ہی ہو گا۔

٢٣١٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ حِينَ نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا حِينَ شَاءَ فَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَتَوَضَّئُوا إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ فَقَامَ فَصَلَّى *

۲۳۱۹۔ ابن سلام، ہشیم، حصین، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب لوگ نماز سے سو گئے تھے (یعنی نیند کے سبب صبح کی نماز قضا ہو گئی تھی) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تمہاری روحوں کو قبض کر لیا تھا جب چاہا اور جب چاہا اس کو واپس کر دیا، چنانچہ لوگ اپنی ضروریات سے فارغ ہوئے اور وضو کیا یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو کر سفید ہو گیا، تو آپؐ کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔

٢٣٢٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ ح و حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فِي

۲۳۲۰۔ یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم، ابن شہاب، ابو سلمہ و اعرج (دوسری سند) اسمٰعیل، برادر اسمٰعیل، سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، وسعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص اور یہود میں سے ایک شخص نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہا، مسلمان نے قسم کھاتے ہوئے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تمام عالم والوں پر برگزیدہ بنایا، تو یہودی نے بھی کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ (علیہ السلام) کو تمام

قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ *

دنیا والوں پر برگزیدہ بنایا، مسلمان نے اس وقت اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ مار دیا، وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور آپ سے اپنا اور مسلمان کا حال بیان کیا جو گزرا تھا، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو موسیٰ (علیہ السلام) پر فضیلت نہ دو، اس لئے کہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ اس وقت موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک کونہ پکڑے ہوں گے، میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہو کر ہم سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا اللہ کی طرف سے ان کو اس سے مستثنیٰ کر دیا جائے گا۔

۲۳۲۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي عِيسَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ *

۲۳۲۱۔ اسحاق بن ابی عیسیٰ، یزید بن ہارون، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ میں دجال آئے گا تو پائے گا کہ فرشتے اس کی حفاظت کر رہے ہیں، اس لئے انشاء اللہ نہ تو دجال اس کے قریب آسکے گا اور نہ ہی اس میں طاعون آئے گا۔

۲۳۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۳۲۲۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اگر خدا نے چاہا تو اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں۔

۲۳۲۳- حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ فَنَزَعْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَنْزِعَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ

۲۳۲۳۔ یسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی، ابراہیم بن سعد، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بار میں سویا ہوا تھا تو میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں کے پاس دیکھا، خدا کو جس قدر منظور تھا میں نے اس سے پانی پھر اس کو ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکرؓ) نے لے لیا، ایک یا دو ڈول انہوں نے کھینچے اور کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ انہیں بخشے، پھر اس کو عمرؓ نے لے لیا تو وہ ڈول ان کے ہاتھ میں چرس بن گیا، میں نے کسی پہلوان کو اس طرح پانی نکالتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگوں نے ان کے گرد مویشیوں کے باندھنے کے واسطے جگہ

يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ بِعَطَنٍ *

بنالی۔

٢٣٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ وَرُبَّمَا قَالَ جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ *

۲۳۲۴۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس جب کوئی سائل آتا (کبھی کبھی "اتاہ السائل" کے بجائے "جاءہ السائل" کہتے) یا کوئی ضرورت والا آتا تو آپؐ صحابہؓ سے فرماتے کہ تم لوگ سفارش کرو، اجر ملے گا، اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر وہی جاری کرے گا جو وہ چاہے گا۔

٢٣٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْأَلَتَهُ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهُ *

۲۳۲۵۔ یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اے اللہ تو مجھ کو بخش دے اگر تو چاہے مجھ پر رحم اگر تو چاہے، مجھ کو رزق دے اگر تو چاہے، چاہئے کہ عزم کے ساتھ دعا کرے، وہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے اس پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے۔

٢٣٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرٌو حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى أَهُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ فَقَالَ مُوسَى لَا فَأُوحِيَ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ

۲۳۲۶۔ عبداللہ بن محمد، ابو حفص عمر، اوزاعی، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اور حر بن قیس بن حصن فزاری، حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے ساتھی کے متعلق اختلاف کر رہے تھے کہ وہ خضر تھے یا کوئی اور تھے، پس ان دونوں کے پاس سے حضرت ابیؓ بن کعب انصاری گزرے، ان کو حضرت ابن عباسؓ نے بلایا اور کہا کہ میں اور میرے یہ ساتھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس ساتھی کے متعلق اختلاف کر رہے ہیں جس سے ملنے کا راستہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے پوچھا تھا، تم نے رسول اللہ ﷺ کو ان کا حال بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کیا آپ کسی ایسے آدمی کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ جاننے والا ہو، حضرت موسیٰؑ نے کہا نہیں، حضرت موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی گئی کہ ہاں ہمارا ایک بندہ خضر ہے، موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ملنے کا راستہ پوچھا، اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مچھلی کو نشانی کر دیا اور کہا گیا کہ جب تم مچھلی کو گم کر دو تو واپس ہو جاؤ تم وہیں پر خضر سے ملو گے، حضرت موسیٰؑ

مُوسَى يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتَى مُوسَى لِمُوسَى (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ) قَالَ مُوسَى (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا) فَوَجَدَا خَضِرًا وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ *

مچھلی کے نشان کو دریا میں ڈھونڈھتے ہوئے پھرے تو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس ٹھہر گئے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھ کو یاد دلانے سے شیطان ہی نے بھلا دیا، حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے، پھر دونوں الٹے پاؤں وہیں پھر آئے چنانچہ ان دونوں نے خضر کو پایا اور پھر ان کا وہی قصہ ہوا جو اللہ نے (سورۂ کہف میں) بیان کیا۔

٢٣٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يُرِيدُ الْمُحَصَّبَ *

۲۳۲۷۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، (دوسری سند) احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ کل خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں انہوں نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں، اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد محصب (ایک مقام کا نام ہے) تھا۔

٢٣٢٨- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَاصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ نَقْفُلُ وَلَمْ نَفْتَحْ قَالَ فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَأَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَأَنَّ ذَلِكَ أَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۲۸۔ عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، عمرو، ابوالعباس، حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن اس کو فتح نہیں کیا، تو آپؐ نے فرمایا ہم انشاء اللہ کل لوٹ جائیں گے، تو مسلمانوں نے کہا کیا بغیر فتح کئے ہوئے ہم لوگ واپس ہو جائیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ پھر کل صبح کو جنگ کرو چنانچہ صبح کو ان لوگوں نے جنگ کی اور بہت سے مسلمان زخمی ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل ہم انشاء اللہ واپس ہو جائیں گے، اس سے مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

١٢٦٣ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ) وَلَمْ يَقُلْ مَاذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ (مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ

۱۲۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ کے پاس شفاعت کچھ کام نہ دے گی مگر جس کے بارے میں اجازت دی گئی، یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جائے گی تو وہ کہیں گے کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا، وہ کہیں گے حق فرمایا ہے اور وہ بلند و بزرگ ہے اور یہ نہیں کہا کہ تمہارے رب نے کیا پیدا کیا، اور اللہ عزوجل نے فرمایا کون ہے جو اس

عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ) وَقَالَ مَسْرُوقٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَوَاتِ شَيْئًا فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوا أَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادَوْا (مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ) وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَحْشُرُ اللَّهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الدَّيَّانُ*

کی اجازت کے بغیر اس کے نزدیک سفارش کرے اور مسروق نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا کہ جب اللہ وحی کے ذریعہ کلام کرتا ہے تو آسمان والے کچھ سنتے ہیں، جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ جاتی رہتی ہے اور آواز رک جاتی ہے تو وہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ حق ہے اور وہ لوگ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا، وہ کہتے ہیں کہ حق فرمایا ہے اور جابرؓ سے بواسطہ عبداللہ بن انیس منقول ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اپنے بندوں کو اٹھائے گا پھر ان کو ایسی آواز سے پکارے گا جس کو دور و نزدیک سب ایک ہی جیسا سنیں گے فرمائے گا کہ میں ہی ہوں بادشاہ بدلہ لینے والا۔

۳۳۲۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفَوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ فَإِذَا (فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ) قَالَ عَلِيٌّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَأَ فُرِّغَ قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَهِيَ قِرَاءَتُنَا *

۳۳۲۹- علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے، وہ اس کو نبی ﷺ تک پہنچاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمانوں میں کوئی حکم صادر کرتا ہے تو فرشتے اس کے حکم کے سامنے عاجزی کے ساتھ اپنے پر مارتے ہیں، ان سے ایسی آواز نکلتی ہے جیسے پتھر پر زنجیر مارنے سے نکلتی ہے، علی اور دوسرے لوگوں نے "صفوان" فا کے فتحہ سے روایت کیا ہے، پھر وہ حکم فرشتوں میں جاری کرتا ہے، جب ان فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ جواب دیتے ہیں کہ اس نے حق فرمایا ہے، علی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے اسی طرح روایت کی، سفیان نے کہا کہ عمرو نے کہا کہ میں نے عکرمہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ ہم سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا، علی کا بیان ہے کہ میں نے سفیان سے کہا کہ عمرو بن دینار نے اس طرح کہا ہے کہ میں نے عکرمہ سے سنا، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، تو سفیان نے کہا ہاں! میں نے سفیان سے کہا کہ ایک شخص نے بواسطہ عمرو، عکرمہ، ابوہریرہؓ مرفوعاً روایت کیا کہ انہوں نے "فزع" پڑھا، سفیان نے کہا کہ یہی ہماری قرأت ہے۔

۲۳۳۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيدُ أَنْ يَجْهَرَ بِهِ *

۲۳۳۰- یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابواسامہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتا ہے جس طرح آنحضرت ﷺ کے قرآن پڑھنے کو سنتا ہے، اور ان کے ایک ساتھی نے بیان کیا کہ یَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ (قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنا) سے مقصد آپ کا زور سے پڑھنا ہے۔

۲۳۳۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادَى بِصَوْتٍ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ *

۲۳۳۱- عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! تو آدم علیہ السلام کہیں گے "لبیک وسعدیک" پھر صدا آئے گی کہ اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے ایک گروہ دوزخ میں بھیجنے کے لئے نکال۔

۲۳۳۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ *

۲۳۳۲- عبید بن اسمٰعیل، ابواسامہ، ہشام، اپنے والد، وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں نے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا حضرت خدیجہؓ پر کیا، آپ کو آپ کے پروردگار نے حکم دیا کہ ان کو جنت میں گھر کی خوشخبری سنا دیجئے۔

١٢٦٤ بَاب كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيلَ وَنِدَاءِ اللَّهِ الْمَلَائِكَةَ وَقَالَ مَعْمَرٌ (وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ) أَيْ يُلْقَى عَلَيْكَ وَتَلَقَّاهُ أَنْتَ أَيْ تَأْخُذُهُ عَنْهُمْ وَمِثْلُهُ (فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ) *

باب ۱۲۶۴- خدا کا جبریلؑ سے کلام کرنے اور اللہ کا فرشتوں کو آواز دینے کا بیان اور معمر نے کہا کہ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ سے مراد یہ ہے کہ قرآن تم پر ڈالا جاتا ہے اور تَلَقَّاهُ سے مراد یہ ہے کہ تم اس کو ان سے لیتے ہو، فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ (آدم نے اپنے رب سے چند کلمات اخذ کئے) اسی کے مثل ہے۔

۲۳۳۳- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۳۳۳- اسحاق، عبدالصمد، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن دینار، ابوصالح، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریلؑ کو آواز دے کر فرماتا ہے کہ اللہ

وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ *

٢٣٣٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ *

٢٣٣٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى *

١٢٦٥ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ) قَالَ مُجَاهِدٌ (يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ) بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْأَرْضِ السَّابِعَةِ *

٢٣٣٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي

تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے اس لئے تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ جبریلؑ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر جبریلؑ آسمان سے اعلان کر دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے اس لئے تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور زمین والوں میں اس کے لئے قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

۲۳۳۴۔ قتیبہ بن سعید، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات اور دن کے فرشتے تم پر باری باری آتے ہیں اور یہ نماز عصر اور نماز فجر کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں، پھر وہ فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں جو تمہارے ساتھ رات کو رہ چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے (حالانکہ وہ واقف ہوتا ہے) کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا، اور جس وقت ہم ان کے پاس سے آئے تھے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

۲۳۳۵۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، واصل، معرور، ابو ذرؓ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریلؑ آئے اور مجھے خوشخبری دی کہ جو شخص مر گیا اس حال میں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا تو جنت میں داخل ہوگا، میں نے کہا اگرچہ اس نے چوری کی ہو، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، آپؐ نے فرمایا اگرچہ چوری کی ہو، اگرچہ زنا کیا ہو۔

باب ۱۲۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ نے اسے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور فرشتے گواہ ہیں، مجاہد نے کہا کہ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ سے مراد یہ ہے کہ حکم ساتویں آسمان اور ساتویں زمین کے درمیان نازل ہوتا ہے۔

۲۳۳۶۔ مسدد، ابو الاحوص، ابو اسحاق، ہمدانی، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے فلاں! جب تو اپنے بستر پر جائے تو یوں کہہ لیا کر کہ اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً

إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِي لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ أَجْرًا *

إلیک لا ملجأ ولا منجا منک إلا إلیک آمنت بکتابک الذی أنزلت وبنبیک الذی أرسلت پھر اگر تم اس رات میں مر جاؤ گے تو فطرت (یعنی دین اسلام پر) مرو گے اور اگر صبح کرو گے (یعنی زندہ رہے) تو اجر کو پہنچو گے۔

٢٣٣٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْ بِهِمْ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۳۷۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، اسمٰعیل بن ابی خالد، عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ کتاب کے اتارنے والے، جلدی حساب لینے والے، کافروں کے جتھے کو ہزیمت دے اور ان کے پاؤں ڈگمگا دے اور حمیدی نے اتنا زیادہ بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی خالد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

٢٣٣٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّه عَنْهمَا (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) قَالَ أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ فَسَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) (لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) حَتَّى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ (وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا) أَسْمِعْهُمْ وَلَا تَجْهَرْ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ *

۲۳۳۸۔ مسدد، ہشیم، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے آیت وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا کے متعلق روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب کہ رسول ﷺ مکہ میں پوشیدہ تھے، جب آپ اپنی آواز بلند کرتے اور مشرکین اس کو سنتے تو قرآن اور اس کے نازل کرنے والے کو برا بھلا کہتے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی نماز بلند آواز سے نہ پڑھو اور نہ آہستہ آہستہ پڑھو، یعنی اتنا زور سے نہ پڑھو کہ مشرکین سن لیں اور نہ اتنا آہستہ پڑھو کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں، اس کا درمیانی طریقہ تلاش کرو، ان کو سناؤ تاکہ وہ تم سے قرآن سیکھیں اور اتنے زور سے نہ پڑھو۔

١٢٦٦ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ) (إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ) حَقٌّ (وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ) بِاللَّعِبِ *

باب ۱۲۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "یہ لوگ اللہ کے کلام کو بدل ڈالنا چاہتے ہیں" قرآن کے "قول فصل" ہونے سے مراد یہ ہے کہ یہ حق ہے اور کھیل کود کی چیز نہیں ہے۔

۲۳۳۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ *

۲۳۳۹۔ حمیدی، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے ابن آدم تکلیف دیتا ہے، زمانے کو گالیاں دیتا ہے حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے، رات اور دن کو میں ہی گردش دیتا ہوں۔

۲۳۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ *

۲۳۴۰۔ ابو نعیم، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، میری وجہ سے وہ اپنی خواہش کو اور کھانے اور پینے کو چھوڑتا ہے، اور روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی جس وقت روزہ افطار کرتا ہے اور ایک خوشی جس وقت اپنے رب سے ملاقات کرے گا، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے۔

۲۳۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ *

۲۳۴۱۔ عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ہمام، ابوہریرہؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ ایک بار حضرت ایوبؑ ننگے نہا رہے تھے تو سونے کی ٹڈیوں کا ایک گروہ ان پر گرنے لگے وہ اپنے کپڑے میں اس کو بھرنے لگے، ان کے پروردگار نے آواز دی اے ایوبؑ! کیا میں نے تجھ کو اس سے مستغنی نہیں کر دیا تھا جو تم دیکھ رہے ہو، حضرت ایوبؑ نے کہا ہاں اے رب! لیکن مجھے آپ کی برکت کی طرف سے بے نیازی نہیں ہو سکتی۔

۲۳۴۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ *

۲۳۴۲۔ اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، ابو عبداللہ اعز، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا بابرکت اور بلند پروردگار ہر رات کو آسمان دنیا پر اترتا ہے جب کہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے، پھر فرماتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کو قبول کروں؟ اور کوئی ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اسے دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں اس کو بخش دوں؟

۲۳۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۴۳۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم آخر میں دنیا میں آنے والے ہیں، قیامت میں

يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ اللَّهُ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ *

سب سے آگے ہوں گے، اور اسی سند سے مروی ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ تم خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا۔

٢٣٤٤ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هَذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْكَ بِإِنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَأَقْرِئْهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ *

٢٣٤٤۔ زہیر بن حرب، ابن فضیل، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا یہ خدیجہؓ جو آپ کے پاس برتن میں کھانا یا پانی لے کر آئی ہیں، ان کو ان کے رب کی طرف سے سلام کہہ دیجئے اور موتی کے ایک محل کی ان کو خوشخبری سنا دیجئے جس میں شور و غل نہ ہو گا اور نہ کوئی تکلیف ہو گی۔

٢٣٤٥ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ *

٢٣٤٥۔ معاذ بن اسد، عبداللہ، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز تیار کر رکھی ہے جس کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سنا، اور نہ ہی کسی شخص کے قلب پر گزرا۔

٢٣٤٦ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ *

٢٣٤٦۔ محمود، عبدالرزاق، ابن جریج، سلیمان احول، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو یہ دعا کرتے کہ "اے اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اور تیرے ہی لئے تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے، اور تیرے لئے ہی تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو ان میں ہے (سب کا) رب ہے، تو حق ہے، اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا کہنا حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے، اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور تمام نبی حق ہیں اور قیامت حق ہے، اے اللہ میں تیرے لئے اسلام لایا اور تیرے ساتھ ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری طرف سے جھگڑا کیا اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہا تو تو میرے اگلے اور پچھلے اور پوشیدہ اور ظاہر سب گناہ بخش دے (اے اللہ) تو ہی میرا پروردگار ہے، کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف تو ہی۔

٢٣٤٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ

٢٣٤٧۔ حجاج بن منہال، عبداللہ بن عمر نمیری، یونس بن یزید ایلی، زہری سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے عروہ

يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَاللَّهِ بْنَ عَبْدِاللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَلَكِنِّي وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ) الْعَشْرَ الْآيَاتِ *

بن زبیرؓ، سعید بن میسب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ افک کے متعلق جس سے اللہ نے ان کی برأت ظاہر فرمادی تھی، یہ حدیث سنی، اور ان میں سے ہر ایک نے ایک ایک ٹکڑا اس حدیث کا بیان کیا جوانہوں نے حضرت عائشہؓ سے سنی تھی، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میرا گمان بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میری برأت میں کوئی وحی نازل فرمائے گا جو پڑھی جائے گی، اور میں اپنے دل میں اپنی شان اس سے حقیر جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق اس طرح کلام کرے کہ قیامت تک پڑھی جائے بلکہ مجھے (بس) یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند میں کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ میری برأت ظاہر فرمائے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دس آیتیں اِنَّ الَّذِینَ جَاءُوا بِالْاِفْکِ الخ نازل فرمائیں۔

٢٣٤٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ *

۲۳۴۸۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ بن عبدالرحمٰن، ابو الزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک وہ اس پر عمل نہ کرلے اس کا گناہ نہ لکھو اور اگر وہ اس پر عمل کرلے تو ایک گناہ لکھ لو اور اگر وہ اس کو میری وجہ سے چھوڑ دے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھو، اور جب نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھو اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو دس گنا سے سات سو گنا تک لکھ لو۔

٢٣٤٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ

۲۳۴۹۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، سلیمان بن بلال، معاویہ بن ابی مزرد، سعید بن یسار، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر کے اس سے فارغ ہوا تو رحم (رشتہ) کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ٹھہر! اس نے عرض کیا کہ یہ قطع رحم سے تیری پناہ مانگنے والے کا مقام ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھ کو ملائے اور اس سے تعلق توڑلوں جو تجھ کو قطع کرے، اس نے عرض کیا ہاں! اے میرے رب، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرا یہی مقام ہے۔ ابوہریرہؓ

بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذٰلِكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ (فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ) *

نے یہ آیت پڑھی کیا عجب ہے کہ اگر تم مالک بن جاؤ تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور رشتہ داریوں کو کاٹنے لگو۔

٢٣٥٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مُطِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِي *

۲۳۵۰۔ مسدد، سفیان، صالح، عبید اللہ، زید بن خالدؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بارش ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بعض بندے میرے ساتھ کفر کرنے والے اور مجھ پر ایمان لانے والے ہو گئے۔

٢٣٥١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ *

۲۳۵۱۔ اسمٰعیل، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب میرا بندہ مجھ سے ملنے کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کے ملنے کو پسند کرتا ہوں۔

٢٣٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي *

۲۳۵۲۔ ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنے بندے کے اس گمان کے نزدیک ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق کرتا ہے۔

٢٣٥٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ وَاذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهُ *

۲۳۵۳۔ اسمٰعیل، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (بنی اسرائیل میں سے) "ایک شخص نے وصیت کی کہ اس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا لہٰذا جب وہ مر جائے تو اس کو جلا ڈالو اور نصف حصہ خشکی میں اور نصف حصہ سمندر میں بکھیر ڈالو، خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر قدرت پائی تو اس کو ایسا عذاب دے گا کہ دنیا والوں میں سے کسی کو نہ دے گا، اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے اس حصہ کو جو اس میں تھا یکجا کر دیا اور خشکی کو حکم دیا تو اس نے بھی اس حصہ کو جو اس میں تھا، یکجا کر دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا، اس نے کہا تیرے ڈر سے (ایسا کیا) اور تو اس کو خوب جانتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

٢٣٥٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

۲۳۵۴۔ احمد بن اسحاق، عمرو بن عاصم، ہمام، اسحاق بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک بندہ گناہ کا مرتکب ہوا، کبھی آپ نے "اصاب ذنبا" فرمایا اور کبھی "اذنب ذنبا" فرمایا، اس نے کہا کہ اے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ رَبُّهُ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ أَصَبْتُ أَوْ قَالَ أَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ *

میرے پروردگار میں نے گناہ کیا (کبھی اذنبت" فرمایا اور کبھی "اصبت" فرمایا) تو اس کے پروردگار نے فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا ہے، پھر جب تک اللہ کو منظور ہوا وہ بندہ ٹھہرا رہا، پھر گناہ کو پہنچایا فرمایا گناہ کیا، تو عرض کیا اے میرے پروردگار پھر میں گناہ کو پہنچایا (فرمایا) گناہ کیا، تو اس کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ کو بخش دیتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کرتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، جب تک اللہ کو منظور ہوا وہ بندہ ٹھہرا رہا، پھر اس نے گناہ کیا اور بعض دفعہ فرمایا گناہ کو پہنچا، اس نے کہا اے میرے رب میں گناہ کو پہنچایا گناہ کیا، تو اسے بخش دے، اللہ نے فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کرتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، تین بار فرمایا لہٰذا جو چاہے کرے۔

۲۳۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِالْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي أَعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا فَلَمَّا حَضَرَتِ الْوَفَاةُ قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ أَوْ لَمْ يَبْتَئِزْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنْ يَقْدِرِ اللَّهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا إِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ فَأَذْرُونِي فِيهَا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا ثُمَّ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ اللَّهُ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ أَوْ

۲۳۵۵- عبداللہ بن ابی الاسود، معتمر، معتمر کے والد (سلیمان) قتادہ، عقبہ بن عبدالغافر، حضرت ابوسعیدؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے گزشتہ لوگوں میں سے ایک شخص کا تذکرہ کیا (یا اس طرح فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے) اس کے متعلق آپؐ نے کچھ فرمایا یعنی اللہ نے اس کو مال و اولاد سب کچھ دیا تھا، جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میں تمہارا کیسا باپ تھا، انہوں نے جواب دیا کہ بہت اچھے باپ! اس نے کہا کہ میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی، اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قدرت پائی تو مجھے عذاب دے گا اس لئے دیکھو کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا یہاں تک کہ جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس ڈالنا (فاسحقونی یا اسکندریہ فرمایا) جس دن تیز آندھی آئے اس میں مجھ کو اڑا دینا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے میرے رب کی کہ اس نے اپنے بیٹوں سے اس پر عہد لیا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اس کو تیز آندھی کے دن میں ہوا میں اڑا دیا، پھر اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا کہ "کن" (ہو جا) تو وہ شخص سامنے کھڑا تھا، اللہ نے فرمایا کہ اے میرے بندے تو نے یہ جو کچھ کیا اس پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا؟ اس نے جواب دیا کہ تیرے خوف نے (مخافتک یا فرق منک فرمایا)

فَرَقٌ مِنْكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ عِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ أَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ *

آپؐ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تلافی جو فرمائی وہ یہ تھی کہ اس پر رحم کیا اور دوسری بار فرمایا کہ اس کے سوا کوئی تلافی نہ فرمائی، سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے ابو عثمان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے یہ سلیمان سے سنا ہے مگر یہ کہ انہوں نے اتنا زیادہ بیان کیا کہ "أَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ" یا جیسا کہ بیان کیا۔

حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِرْ وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِزْ فَسَّرَهُ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ *

ہم سے موسیٰ نے بواسطہ معتمر حدیث بیان کی اس میں لَمْ يَبْتَئِرْ کا لفظ بیان کیا اور خلیفہ نے کہا کہ ہم سے معتمر نے حدیث بیان کی ہے تو انہوں نے لَمْ يَبْتَئِزْ کا لفظ بیان کیا، قتادہ نے اس کی تفسیر لَمْ يَدَّخِرْ بیان کی ہے۔

١٢٦٧ بَاب كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ *

باب ۱۲۶۷۔ خدائے بزرگ و برتر کا قیامت کے دن انبیاء وغیرہ سے کلام کرنے کا بیان۔

٢٣٥٦- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ فَقُلْتُ يَا رَبِّ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُونَ ثُمَّ أَقُولُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى شَيْءٍ فَقَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۵۶۔ یوسف بن راشد، احمد بن عبداللہ، ابو بکر بن عیاش، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو میری شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا کہ اے میرے پروردگار اس شخص کو بخش دے جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو چنانچہ وہ لوگ (جنت میں) داخل ہوں گے، پھر میں عرض کروں گا کہ اس کو جنت میں داخل کر دے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے۔ انسؓ کا بیان ہے کہ میں گویا رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں (جن سے اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا تھا)۔

٢٣٥٧- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ

۲۳۵۷۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، معبد بن ہلال، عنزی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم بصرہ کے کئی آدمی ایک جگہ جمع ہوئے اور انس بن مالکؓ کے پاس گئے، اپنے ساتھ ثابت بنانی کو بھی لے چلے تاکہ وہ انسؓ سے ہمارے لئے شفاعت کی حدیث کے متعلق پوچھیں۔ اس وقت حضرت انسؓ اپنے محل میں تھے، ہم نے داخل ہونے کی اجازت چاہی، انہوں نے اجازت دی، اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے ثابت سے کہا کہ ان سے شفاعت کی حدیث سے پہلے کوئی چیز نہ پوچھنا، چنانچہ ثابت نے کہا اے ابو حمزہ! یہ تمہارے بھائی بصرہ والے ہیں اور تمہارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تم سے شفاعت کی حدیث پوچھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد

عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ

ﷺ نے بیان فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ (دریا کی طرح) موج ماریں گے (بے قرار ہوں گے) تو یہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اپنے پروردگار کے پاس ہماری شفاعت کیجئے، وہ کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے خلیل ہیں، پھر یہ لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے کلیم ہیں، لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے، وہ جواب دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کی روح اور اس کے کلمہ ہیں، یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ، لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا میں اس کا اہل ہوں، میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا مجھے اجازت ملے گی اور میرے دل میں ایسے کلمات حمد ڈال دے گا جو اب مجھے یاد نہیں اور میں ان ہی کلمات سے اس کی حمد بیان کروں گا، اور سجدے میں گر جاؤں گا، پھر کہا جائے گا اے محمدؐ! اپنا سر اٹھاؤ، کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت، میری امت، حکم ہوگا کہ جس کے دل میں ایک جو برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو، چنانچہ میں جاؤں گا اور یہ کروں گا پھر لوٹ کر آؤں گا اور ان ہی کلمات حمد سے اس کی حمد بیان کروں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا تو کہا جائے گا کہ اے محمدؐ! سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا اور شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کروں گا اے رب! میری امت، میری امت، تو کہا جائے گا کہ جاؤ اور دوزخ میں سے اس شخص کو نکال لو جس کے دل میں ذرہ یا رائی کے برابر ایمان ہو، میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا پھر لوٹ کر آؤں گا اور ان ہی کلمات سے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر میں سجدے میں گر جاؤں گا تو کہا جائے گا اے محمدؐ! اپنا سر اٹھاؤ کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا اور شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور اس شخص کو دوزخ سے نکال لو جس کے دل میں

إِيمَان فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّار فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَس قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَار فِي مَنْزِل أَبِي خَلِيفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيهْ فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيثِ فَانْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ هِيهْ فَقُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَى هَذَا فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيعٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوا قُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَقَالَ خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ قَالَ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ *

رائی کے دانہ سے بھی کم بہت ہی کم ایمان ہو، میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ سعید کا بیان ہے کہ جب ہم حضرت انسؓ کے پاس سے نکلے تو میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا کہ کاش ہم لوگ حسن (بصری) کے پاس چلتے جو اس وقت ابو خلیفہ کے مکان میں چھپے ہوئے تھے اور ان سے وہ حدیث بیان کرتے جو ہم سے انسؓ نے بیان کی ہے، چنانچہ ہم لوگ ان کے پاس آئے، انہیں سلام کیا، انہوں نے اندر آنے کی اجازت دی، ہم نے ان سے کہا کہ اے ابو سعید ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی انسؓ بن مالک کے پاس سے آئے ہیں، شفاعت کے متعلق جیسی حدیث انہوں نے بیان کیا ہم نے ویسی نہیں سنی، انہوں نے کہا کہ بیان کر، ہم نے حدیث بیان کی، جب اس آخری مقام پر پہنچے تو انہوں نے کہا اور بیان کرو، ہم نے کہا اس سے زیادہ انہوں نے بیان نہیں کیا، انہوں نے کہا کہ انس نے جبکہ وہ ہوش و حواس میں تھے بیس سال کا عرصہ ہوا مجھ سے یہ حدیث بیان کی میں نہیں جانتا کہ وہ بھول گئے یا اس لئے اس کے ذکر کو ناپسند کیا کہ لوگ بھروسہ نہ کر بیٹھیں اور عمل چھوڑ دیں، ہم نے کہا اے ابو سعید ہم سے بیان کیجئے تو وہ ہنسے اور کہا سچ ہے انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے، میں نے اس کا ذکر صرف اس لئے کیا تھا کہ میرا ارادہ تھا کہ میں تم سے وہ حدیث بیان کر دوں انسؓ نے مجھ سے اسی طرح بیان کیا جس طرح تم سے بیان کیا پھر کہا کہ آپ نے فرمایا میں چوتھی بار لوٹ کر آؤں گا اور ان ہی کلمات سے اس کی حمد بیان کروں گا پھر سجدہ میں گر جاؤں گا تو کہے گا کہ محمدؐ سر اٹھاؤ، کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول ہو گی، میں عرض کروں گا کہ اے رب مجھے ان لوگوں کے نکالنے کی اجازت دے جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ قسم ہے میری عزت و جلال کی اور عظمت و کبریائی کی کہ میں دوزخ سے اس کو نکال دوں گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو۔

۲۳۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُور عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا

۲۳۵۸۔ محمد بن خالد، عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، منصور، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت میں، جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا اور دوزخ والوں میں دوزخ سے سب سے پیچھے نکلنے والا ایک آدمی ہو گا، جو گھسٹ کر نکلے گا، اس

مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَبْوًا فَيَقُولُ لَهُ رَبُّهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ الْجَنَّةُ مَلْأَى فَيَقُولُ لَهُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكُلُّ ذَلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ مَلْأَى فَيَقُولُ إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِرَارٍ *

پروردگار اس سے فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا، وہ عرض کرے گا کہ اے پروردگار! جنت تو بھری ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ تین بار اس سے یہ فرمائے گا، اور ہر بار وہ یہی جواب دے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لئے دنیا کی طرح دس گنا ہے۔

۲۳۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ *

۲۳۵۹۔ علی بن حجر، عیسیٰ بن یونس، اعمش، خیثمہ، عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر آدمی سے اس کا رب اس طرح کلام فرمائے گا کہ اس کے درمیان اور خدا کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا، وہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اس کو اپنے اعمال کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا اور بائیں طرف دیکھے گا تو اس کو اپنے اعمال ہی نظر آئیں گے اور اپنے آگے دیکھے گا تو جہنم نظر آئے گی، پس دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے عوض کیوں نہ ہو، اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے خیثمہ کے واسطہ سے اسی طرح نقل کیا اور اس میں اتنا زیادہ ہے، اگرچہ اچھی بات ہی کے ذریعہ کیوں نہ ہو۔

۲۳۶۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) إِلَى قَوْلِهِ (يُشْرِكُونَ)*

۲۳۶۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابراہیم، عبیدہ، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہود کا ایک عالم (آپؐ کے پاس) آیا اور کہا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، اور زمینوں کو ایک انگلی پر، اور پانی اور کیچڑ کو ایک انگلی پر اور دیگر تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھالے گا، پھر ان کو ہلا کر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ اس کی بات کو پسند کرتے ہوئے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنسے، یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک کھل گئے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ سے يُشْرِكُونَ تک۔

۲۳۶۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ

۲۳۶۱۔ مسدد، ابو عوانہ، قتادہ، صفوان بن محرز سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو سرگوشی کے متعلق کس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے کہا کہ تم میں سے ایک شخص اپنے پروردگار سے قریب ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پردہ اس پر ڈال دے گا، پھر فرمائے گا، کیا تو نے فلاں

عَلَيْهِ فَيَقُولُ أَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

فلاں کام کئے تھے، وہ عرض کرے گا، ہاں! پھر فرمائے گا کہ تو نے فلاں فلاں کام کئے تھے، وہ کہے گا ہاں! اور اس طرح اس سے اقرار کرا لے گا، تو فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی تھی، آج میں ان کو بخش دیتا ہوں۔ اور آدم کا بیان ہے کہ ہم نے شیبان سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے صفوان نے بیان کیا، انہوں نے ابن عمرؓ سے نقل کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا۔

١٢٦٨ بَاب قَوْلِهِ (وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا) *

باب ۱۲۶۸۔ اللہ کا قول کہ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے بات کی۔

٢٣٦٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى *

۲۳۶۲۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰ بحث کرنے لگے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم وہی آدمؑ ہو جنہوں نے اپنی اولاد کو جنت سے نکلوادیا، آدم علیہ السلام نے کہا کہ تم ہی وہ موسیٰؑ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اپنی پیغمبری اور کلام سے برگزیدہ کیا ہے، پھر تم مجھے اس چیز پر ملامت کرتے ہو جو میرے حق میں میرے پیدا ہونے سے پہلے مقدر ہو چکی ہے، آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر بحث میں غالب آئے۔

٢٣٦٣- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِي اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ الْمَلَائِكَةَ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ *

۲۳۶۳۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن لوگ قیامت کے دن جمع ہوں گے تو ایک دوسرے سے کہیں گے کاش ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کراتے تاکہ وہ ہمیں ہماری اس جگہ سے نجات دے چنانچہ یہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آپ کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور فرشتوں کو آپ کے سامنے سجدہ کرایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام بتائے، ہمارے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے، حضرت آدم جواب دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی خطا بیان کریں گے جس کے مرتکب ہوئے تھے۔

٢٣٦٤- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ

۲۳۶۴۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، سلیمان، شریک بن عبداللہ، حضرت

حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى أَتَوْهُ لَيْلَةً أُخْرَى فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَلَمْ يُكَلِّمُوهُ حَتَّى احْتَمَلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بِئْرِ زَمْزَمَ فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِيلُ فَشَقَّ جِبْرِيلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلَى لَبَّتِهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهِ حَتَّى أَنْقَى جَوْفَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُوًّا إِيمَانًا وَحِكْمَةً فَحَشَا بِهِ صَدْرَهُ وَلَغَادِيدَهُ يَعْنِي عُرُوقَ حَلْقِهِ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَضَرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ مَنْ هَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَمَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ آدَمُ وَقَالَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا بِابْنِي نِعْمَ الِابْنُ أَنْتَ فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهَرَيْنِ يَطَّرِدَانِ فَقَالَ مَا هَذَانِ النَّهَرَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا النِّيلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا ثُمَّ مَضَى بِهِ فِي السَّمَاءِ

ابن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جس رات کو رسول اللہ ﷺ کو مسجد کعبہ سے معراج ہوئی تو وحی کے پہنچنے سے قبل آپ کے پاس تین فرشتے آئے، اس وقت آدمی خانہ کعبہ میں سوئے ہوئے تھے، ایک نے کہا ان میں وہ کون ہیں جن کی تلاش میں ہم ہیں، بیچ والے نے اشارے سے بتایا کہ ان میں سب سے اچھے ہیں، پچھلے فرشتے نے کہا کہ ان میں جو بہتر ہیں ان کو لے لو، اس رات کو یہی ہوا، پھر دوسری رات آنے تک ان فرشتوں کو نہیں دیکھا۔ دوسری رات کو وہ فرشتے آئے، آپ کا دل ان کو دیکھ رہا تھا اور آنکھیں سوئی ہوئی تھیں، انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتے، ان فرشتوں نے آپؐ سے کوئی بات نہیں کی اور آپ کو اٹھا کر چاہ زمزم کے پاس لے جا کر رکھ دیا، جبریلؑ نے اس کام کو سنبھالا، انہوں نے آپ کے گلے سے لے کر دل کے نیچے تک سینہ کو چاک کیا اور سینہ اور پیٹ کو (خواہشات سے) خالی کیا، اور اپنے ہاتھ سے زمزم کے پانی سے دھویا، آپ کے پیٹ کو خوب صاف کیا، پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جس میں سونے کا ایک برتن ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا تھا، اس سے آپ کے سینہ اور حلق کی رگوں کو بھرا، پھر اس کو برابر کر دیا، پھر آپ کو آسمان دنیا تک لے چڑھے اور اس کے ایک دروازہ کو کھٹکھٹایا، آسمان والوں نے پوچھا کون؟ انہوں نے جواب دیا جبریل، انہوں نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون ہیں، کہا میرے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، ان لوگوں نے پوچھا کیا بلائے گئے ہیں، کہا ہاں! انہوں نے کہا خوب! اچھے آئے (خوش آمدید) آسمان والے اس سے خوش ہو رہے تھے، آسمان والے فرشتوں کو اس کی خبر نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ زمین میں کیا کرنا چاہتا ہے جب تک کہ ان کو بتلا نہ دے، آپ نے آسمان دنیا میں حضرت آدمؑ کو پایا، آپؐ سے جبریلؑ نے فرمایا کہ آپ کے باپ ہیں ان کو سلام کیجئے، آپؐ نے سلام کیا، انہوں نے جواب دیا اور کہا کہ تمہارا آنا مبارک اے میرے بیٹے، تم اچھے بیٹے ہو، اس وقت آپ کی نظر دو نہروں پر پڑی جو بہہ رہی تھیں، آپ نے فرمایا اے جبریلؑ یہ دو نہریں کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ نیل اور فرات کا منبع ہے، پھر اسی آسمان میں آپ کو لے کر پھرانے لگے، آپ ایک نہر کے پاس سے گزرے جس پر موتی اور

فَإِذَا هُوَ بِنَهَرٍ آخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ فَضَرَبَ يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ أَذْفَرُ قَالَ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَى مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالُوا مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتِ الْأُولَى وَالثَّانِيَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا أَنْبِيَاءُ قَدْ سَمَّاهُمْ فَأَوْعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي الثَّانِيَةِ وَهَارُونَ فِي الرَّابِعَةِ وَآخَرَ فِي الْخَامِسَةِ لَمْ أَحْفَظِ اسْمَهُ وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ وَمُوسَى فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيلِ كَلَامِ اللَّهِ فَقَالَ مُوسَى رَبِّ لَمْ أَظُنَّ أَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ ذَلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ حَتَّى جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى وَدَنَا لِلْجَبَّارِ رَبِّ الْعِزَّةِ فَتَدَلَّى حَتَّى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى اللَّهُ فِيمَا أَوْحَى إِلَيْهِ خَمْسِينَ صَلَاةً عَلَى أُمَّتِكَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثُمَّ هَبَطَ حَتَّى بَلَغَ مُوسَى فَاحْتَبَسَهُ مُوسَى فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَاذَا عَهِدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

زمرد کے محل بنے ہوئے تھے آپ نے ہاتھ مارا تو معلوم ہوا کہ وہ مشک ہے، آپؐ نے پوچھا اے جبریلؑ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے لئے آپ کے رب نے رکھ چھوڑی ہے، پھر دوسرے آسمان پر لے گئے تو فرشتوں نے یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے فرشتوں نے کیا تھا کہ کون؟ تو انہوں نے کہا کہ جبریل، انہوں نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انہوں نے پوچھا کیا بلائے گئے ہیں؟ کہا ہاں، انہوں نے کہا تمہارا آنا مبارک ہو، پھر تیسرے آسمان پر لے گئے اور ان فرشتوں نے بھی وہی پوچھا جو پہلے اور دوسرے آسمان والوں نے پوچھا تھا، پھر چوتھے آسمان پر لے گئے تو وہاں بھی فرشتوں نے اسی طرح گفتگو کی، پھر پانچویں آسمان پر لے گئے تو وہاں بھی فرشتوں نے اسی طرح گفتگو کی، پھر چھٹے آسمان پر لے گئے تو وہاں بھی فرشتوں نے اسی طرح گفتگو کی، پھر ساتویں آسمان پر لے گئے تو وہاں بھی فرشتوں نے اسی طرح گفتگو کی، ہر آسمان پر انبیاءؑ سے ملاقات ہوئی، آپ نے ان کا نام لیا جن میں سے ادریس علیہ السلام کا دوسرے آسمان پر اور ہارون علیہ السلام کا چوتھے آسمان پر اور پانچویں آسمان پر کسی پیغمبر کا جن کا نام مجھے یاد نہیں رہا، اور ابراہیم علیہ السلام کا چھٹے آسمان پر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ساتویں آسمان پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلام ہونے کی فضیلت کی بنا پر ملنا مجھے یاد نہیں رہا، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ مجھ سے بھی زیادہ بلندی پر کوئی شخص جائے گا، پھر آپ کو اس سے بھی اوپر لے گئے جس کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں، یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہنچے، پھر اللہ رب العزت سے نزدیک ہوئے اور اس قدر نزدیک ہوئے جیسے کمان کے دو کونے، بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک ہوئے، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی بھیجی جو وحی بھیجی، اس میں یہ بھی تھا کہ آپ کی امت پر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں، پھر نیچے اترے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپ کو روک لیا اور کہا اے محمد تمہارے رب نے تم سے کیا عہد لیا، آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے دن رات میں پچاس نمازیں پڑھنے کا عہد لیا ہے، انہوں نے کہا کہ تمہاری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی اس لئے لوٹ جاؤ اور اپنے

جِبْرِيلَ كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذَلِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ أَنْ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَعَلَا بِهِ إِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهُوَ مَكَانَهُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَنَّا فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ هَذَا فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُوسَى فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ مُوسَى إِلَى رَبِّهِ حَتَّى صَارَتْ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ ثُمَّ احْتَبَسَهُ مُوسَى عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوْمِي عَلَى أَدْنَى مِنْ هَذَا فَضَعُفُوا فَتَرَكُوهُ فَأُمَّتُكَ أَضْعَفُ أَجْسَادًا وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَارًا وَأَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ كُلَّ ذَلِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ لِيُشِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرَهُ ذَلِكَ جِبْرِيلُ فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ أُمَّتِي ضُعَفَاءُ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ فَخَفِّفْ عَنَّا فَقَالَ الْجَبَّارُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ كَمَا فَرَضْتُهُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ قَالَ فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى فَقَالَ كَيْفَ فَعَلْتَ فَقَالَ خَفَّفَ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا قَالَ مُوسَى قَدْ وَاللَّهِ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ أَيْضًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُوسَى قَدْ وَاللَّهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللَّهِ قَالَ وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ *

رب سے اپنے لئے اور اپنی امت کے واسطے تخفیف کراؤ، نبی ﷺ نے جبریلؑ کی طرف رخ کیا گویا آپ ان سے مشورہ لینا چاہتے تھے، جبریلؑ نے مشورہ دیا کہ ہاں اگر آپ کی خواہش ہو، چنانچہ جبریلؑ آپ کو اللہ تعالیٰ کے پاس لے گئے، آپؐ نے اپنی پہلی جگہ پر کھڑے ہو کر عرض کیا کہ اے رب نمازوں میں ہم پر کمی فرما، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی، اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں کم کر دیں، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے روک لیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ کو اسی طرح اپنے رب کے پاس واپس بھیجتے رہے حتی کہ پانچ نمازیں رہ گئیں، پھر پانچ کے بعد بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو روکا اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس سے بھی کم نمازیں پڑھوانا چاہیں لیکن وہ ضعیف ہو گئے اور اس کو چھوڑ دیا، تمہاری امت تو جسم، دل، بدن، آنکھ اور کان کے اعتبار سے بہت ضعیف ہے لہٰذا واپس جاؤ تمہارا رب تمہاری نماز میں کمی کر دے گا، ہر بار نبی ﷺ جبریلؑ کی طرف دیکھتے تھے تاکہ ان سے مشورہ لیں اور جبریلؑ اس کو ناپسند نہیں کرتے تھے چنانچہ پانچویں بار بھی آپ کو لے گئے آپؐ نے عرض کیا اے رب میری امت کے جسم ناتواں ہیں اور ان کے دل اور ان کے کان اور ان کے بدن کمزور ہیں اس لئے ہم پر تخفیف فرما، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ نے فرمایا "لبیک وسعدیک" اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس بات بدلی نہیں جاتی جو میں نے تم پر فرض کیا تھا وہ ام الکتاب (لوح محفوظ) میں ہے، اللہ نے فرمایا کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے اس لئے پانچ نمازیں جو تم پر فرض ہوئیں لوح محفوظ میں پچاس ہی رہیں، آپؐ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے، حضرت موسیٰؑ نے پوچھا آپ نے کیا کہا؟ آپ نے فرمایا ہمارے رب نے ہماری نماز میں بہت کمی فرما دی ہر نیکی کا دس گنا ثواب عطا کیا۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے بنی اسرائیلی سے اس سے بھی کم کا مطالبہ کیا تھا لیکن انہوں نے اس کو چھوڑ دیا لہٰذا لوٹ کر اپنے رب کے پاس جاؤ اور اس میں کمی کراؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! خدا کی قسم اب مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے اس لئے کہ میں بار بار اس کے پاس جا چکا ہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا پھر اللہ کا نام لے کر اترو۔ راوی کا

بیان ہے کہ آپ بیدار ہوئے تو اس وقت آپ مسجد حرام میں تھے۔

١٢٦٩ بَاب كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ *

باب ۱۲۶۹۔ جنت والوں سے اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے کا بیان۔

٢٣٦٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا *

۲۳۶۵۔ یحیٰی بن سلیمان، ابن وہب، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جنت والوں کو پکارے گا کہ اے جنت والو! جنت والے جواب دیں گے اے پروردگار! ہم حاضر ہیں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھوں میں ہے، اللہ فرمائے گا کیا تم لوگ خوش ہو؟ وہ لوگ جواب دیں گے کہ اے رب ہم کیوں خوش نہ ہوں جبکہ تو نے ہم کو وہ چیز عطا کی ہے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز نہ دوں؟ وہ لوگ عرض کریں گے کہ اس سے بڑھ کر کونسی چیز ہو گی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تم پر اپنی رضامندی نازل کروں گا اب اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہ ہوں گا۔

٢٣٦٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَجِدُ هَذَا إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ *

۲۳۶۶۔ محمد بن سنان، فلیح، ہلال، عطاء بن یسار، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گفتگو فرما رہے تھے اس وقت آپ کے پاس ایک دیہاتی بھی بیٹھا ہوا تھا، آپؐ نے فرمایا کہ جنتیوں میں سے ایک شخص اپنے رب سے کاشتکاری کی اجازت چاہے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو کچھ تو چاہتا ہے کیا تیرے پاس موجود نہیں، وہ کہے گا ہاں! لیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں، چنانچہ وہ جلدی کرے گا اور پلک جھپکنے سے پہلے اس کا اگنا، اور بڑھنا اور کٹنا سب ہو جائے گا، اور پہاڑوں کی طرح غلے کے انبار لگ جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم! تو اس کو لے لے کوئی چیز تیرا پیٹ نہیں بھر سکتی، اعرابی نے کہا یا رسول اللہ! آپ کو قریشی یا انصاری پائیں گے اس لئے کہ یہی لوگ کاشتکاری کرتے ہیں، ہم تو کاشتکاری نہیں کرتے، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے۔

١٢٧٠ بَاب ذِكْرِ اللَّهِ بِالْأَمْرِ وَذِكْرِ

باب ۱۲۷۰۔ اللہ کا اپنے بندوں کو حکم کے ذریعے اور بندوں

الْعِبَادِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالرِّسَالَةِ وَالْإِبْلَاغِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ) (وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُون فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ) غُمَّةٌ هَمٌّ وَضِيقٌ قَالَ مُجَاهِدٌ اقْضُوا إِلَيَّ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ يُقَالُ افْرُق اقْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ (وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ) إِنْسَانٌ يَأْتِيهِ فَيَسْتَمِعُ مَا يَقُولُ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ آمِنٌ حَتَّى يَأْتِيَهُ فَيَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ وَحَتَّى يَبْلُغَ مَأْمَنَهُ حَيْثُ جَاءَهُ النَّبَأُ الْعَظِيمُ الْقُرْآنُ (صَوَابًا) حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمَلٌ بِهِ *

کا دعا و تضرع اور رسالت اور خدا کا حکم پہنچانے کے ذریعہ یاد کرنے کا بیان، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا، اور تم ان کے سامنے نوح کی خبر بیان کرو جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اگر میرا رہنا اور اللہ کی نشانیوں کا یاد دلانا تم پر شاق ہے تو میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، پس تم اپنے شریکوں کو جمع کر لو اور اپنی تجویز پر اتفاق کر لو، پھر ایسا نہ ہو کہ تمہارا کام تمہارے لئے غم کا سبب ہو پھر جو کچھ میرے حق میں کرنا ہو کر لو اور مجھے مہلت نہ دو، پس اگر تم نے منہ پھیرا تو میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے رہوں۔ غمہ کے معنی غم اور تنگی ہے مجاہد نے کہا "قضوا الی" کے معنی ہیں کہ جو کچھ تمہارے دل میں آئے کر گزرو، "افرق" اقض کے معنی میں بولا جاتا ہے اور مجاہد نے کہا کہ وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ سے مراد ہے کہ جو آپ فرماتے ہیں اور جو آپ پر اتارا گیا ہے اگر اسے کوئی آکر سنے تو اس وقت تک امن و امان میں ہے جب تک کہ وہ آتا اور اللہ کے کلام کو سنتا ہے اور اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتا ہے جہاں سے آیا ہے۔ "نَبَاءٌ عَظِيْمٌ" سے مراد قرآن ہے۔ "صَوَابًا" کے معنی ہیں کہ دنیا میں حق بات کہی اور اس پر عمل کیا۔

١٢٧١ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا) وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ (وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا ذَلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ) وَقَوْلِهِ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ) (وَلَقَدْ أُوحِيَ

باب ۱۲۷۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اللہ کا شریک نہ بناؤ" اور اللہ عزوجل کا قول کہ "تم اس کے لئے شریک بناتے ہو، وہ تو تمام دنیا کا رب ہے، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے" اور تمہاری طرف اور ان کی طرف جو تم سے پہلے تھے وحی بھیجی گئی کہ اگر

إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ) وَقَالَ عِكْرِمَةُ (وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ) (وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ) وَ (مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ) فَذَلِكَ إِيمَانُهُمْ وَهُمْ يَعْبُدُونَ غَيْرَهُ وَمَا ذُكِرَ فِي خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَأَكْسَابِهِمْ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا) وَقَالَ مُجَاهِدٌ (مَا تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ) بِالرِّسَالَةِ وَالْعَذَابِ (لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ) الْمُبَلِّغِينَ الْمُؤَدِّينَ مِنَ الرُّسُلِ (وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ) عِنْدَنَا (وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ) الْقُرْآنُ (وَصَدَّقَ بِهِ) الْمُؤْمِنُ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ *

تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے بلکہ اللہ کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ اور عکرمہ نے کہا کہ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ کی تفسیر یہ ہے کہ اگر تم ان سے سوال کرو کہ کس نے ان کو پیدا کیا اور کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو وہ یقیناً کہیں گے کہ اللہ نے، تو یہ ان کا ایمان ہے اور وہ لوگ عبادت غیر اللہ کی کرتے ہیں (یہ ان کا شرک ہے) اور بندوں کے افعال اور کسب کے مخلوق ہونے کا بیان اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا اور اس کا اندازہ مقرر کیا، اور مجاہد نے کہا کہ مَا تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ میں حق سے مراد ہے رسالت اور عذاب لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ میں صادقین سے مراد پیغمبر ہیں جو اللہ کا حکم پہنچانے والے اور ادا کرنے والے ہیں۔ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ سے مراد یہ ہے کہ وہ ہمارے پاس ہے اور وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ میں صدق سے مراد قرآن ہے اور "صدق بہ" سے مراد مومن ہیں، یہ قیامت کے دن کہیں گے کہ یہی وہ چیز ہے جو تو نے مجھے دی تھی اور جو اس میں احکام تھے میں نے ان پر عمل کیا۔

٢٣٦٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ

۲۳۶۷۔ قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، ابو وائل، عمرو بن شرجیل، عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا ہے، آپؐ نے فرمایا وہ یہ ہے کہ تو اللہ کا شریک بنائے، حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا ہے، میں نے کہا بے شک یہ تو بہت بڑا گناہ ہے لیکن اس کے بعد کونسا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر دے کہ تیرے ساتھ کھائے گی، میں نے پوچھا پھر کونسا؟ آپؐ نے

أَيُّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ *

فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

۱۲۷۲ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ) *

باب ۱۲۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ تم اس خوف سے اپنے گناہ کو نہ چھپاتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گے، بلکہ تم نے گمان کیا تھا کہ اللہ کو تمہارے اکثر اعمال کی خبر نہیں ہے۔

۲۳۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ أَوْ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ كَثِيرَةٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ قَلِيلَةٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتُرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ) الْآيَةَ *

۲۳۶۸۔ حمیدی، سفیان، منصور، مجاہد، ابو معمر، عبداللہؓ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ خانہ کعبہ کے پاس دو ثقفی اور ایک قریشی یا دو قریشی اور ایک ثقفی اکٹھے ہوئے، ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی (بہت موٹے تھے) لیکن ان کے دلوں کی سمجھ کم تھی، ان میں سے ایک نے کہا تمہارا کیا خیال ہے کہ جو کچھ ہم بولتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو سنتا ہے، دوسرے نے کہا کہ اگر ہم زور سے بولیں تو وہ سن لیتا ہے اور اگر ہم آہستہ بولیں تو وہ نہیں سنتا، تیسرے نے کہا اگر وہ اس کو سن لیتا ہے جو ہم زور سے بولیں تو اس کو بھی سنے گا جو ہم آہستہ بولیں تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الآیۃ۔

۱۲۷۳ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ) وَ (مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحْدَثٍ) وَقَوْلِهِ تَعَالَى (لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا) وَأَنَّ حَدَثَهُ لَا يُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوقِينَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ) وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ *

باب ۱۲۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہر روز وہ ایک نئے کام میں ہے اور ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی بات نہیں آتی اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ بہت ممکن ہے کہ اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کرے اور اس کا نئی بات کرنا مخلوق کے نئی بات پیدا کرنے کے مشابہ نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اور ابن مسعودؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ اللہ جو نیا حکم چاہتا ہے دے دیتا ہے اور ان نئے حکموں میں سے ایک یہ ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کرو۔

۲۳۶۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا

۲۳۶۹۔ علی بن عبداللہ، حاتم بن وردان، ایوب، عکرمہ، حضرت

حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهمَا قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ أَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللّٰهِ تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ *

ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ تم لوگ اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے متعلق کیوں پوچھتے ہو جبکہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو اللہ کی تمام کتابوں سے نئی ہے، تم اس کی تلاوت کرتے ہو خالص ہے اس میں کوئی آمیزش نہیں ہے۔

۲۳۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمِ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللّٰهِ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ وَغَيَّرُوا فَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكُتُبَ قَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِذَلِكَ ثَمَنًا قَلِيلًا أَوَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ *

۲۳۷۰۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اے مسلمانوں کی جماعت! تم اہل کتاب سے کیونکر کسی چیز کے متعلق پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ پر نازل کی ہے، اللہ تعالیٰ کی سب سے نئی کتاب ہے، خالص ہے اس میں کوئی آمیزش نہیں اور اللہ تعالیٰ نے تم سے بیان کیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں کو بدل دیا ہے وہ اپنے ہاتھوں سے لکھ کر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے عوض وہ تھوڑی قیمت وصول کریں، تمہارے پاس جو علم آچکا ہے کیا اس کے متعلق ان لوگوں سے پوچھنے کو منع نہیں کرتا، خدا کی قسم میں نے ان لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ تم سے ان چیزوں کے متعلق پوچھتے ہوں جو تم پر نازل کی گئی ہیں۔

١٢٧٤ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ) وَفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَا مَعَ عَبْدِي حَيْثُمَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ *

باب ۱۲۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اس کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو اور وحی اترتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کرنے کا بیان اور حضرت ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک کہ وہ میری یاد کرتا رہا اور اس کے دونوں ہونٹ میری یاد میں ہل رہے ہوں۔

۲۳۷۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ

۲۳۷۱۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، موسیٰ بن ابی عائشہ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے قول لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ کے متعلق روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ پر وحی اترنے سے سخت بار ہوتا تھا اور آپ اپنے دونوں ہونٹ ہلاتے تھے، مجھ سے ابن عباسؓ نے کہا کہ میں دونوں ہونٹ تمہارے سامنے ہلاتا

يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) قَالَ جَمْعُهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهُ *

ہوں جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دونوں ہونٹ ہلاتے تھے، سعید نے کہا کہ جس طرح ابن عباسؓ اپنے دونوں ہونٹ ہلایا کرتے تھے اسی طرح میں بھی تمہارے سامنے ہلاتا ہوں اور یہ کہہ کر انہوں نے اپنے دونوں ہونٹ ہلائے، ابن عباسؓ نے کہا کہ اللہ بزرگ و برتر نے آیت لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ نازل فرمائی، انہوں نے کہا کہ جمعہ سے مراد سینہ میں محفوظ کرنا ہے تاکہ پھر اس کو پڑھیں پھر جب ہم اس کو پڑھ لیں تو اس کے پڑھنے کی پیروی کیجئے یعنی اس کو کان لگا کر سنیئے اور خاموش رہیے، پھر ہمارے ذمہ یہ ہے کہ آپ اس کو پڑھیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب جبریل آئے تو آپ اس کو سنتے اور جب جبریلؑ چلے جاتے تو نبی ﷺ اس کو پڑھتے جس طرح جبریلؑ نے پڑھ کر سنایا تھا۔

١٢٧٥ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ) (يَتَخَافَتُونَ) يَتَسَارُّونَ *

باب ۱۲۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ تم اپنی بات آہستہ کرو یا زور سے بیشک اللہ دل کی باتوں کو جاننے والا ہے، کیا وہ ان چیزوں کو نہیں جانتا جو اس نے پیدا کیں، وہ باریک بین اور خبر رکھنے والا ہے، یتخافتون کے معنی ہیں کہ وہ آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں۔

٢٣٧٧ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّه عَنهمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ (وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا) *

۲۳۷۷۔ عمر بن زرارہ، ہشیم، ابوبشیر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے قول وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا کے متعلق روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جس وقت کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں چھپے چھپے رہتے تھے جب اپنے صحابہ کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے، جب مشرکین اس کو سنتے تو قرآن اور اس کے اتارنے والے اور اس کے لانے والے کو برا بھلا کہتے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ وہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ الخ یعنی زور سے نہ پڑھئے کہ مشرکین سنیں اور قرآن کو برا بھلا کہیں اور نہ اتنا آہستہ پڑھیے کہ آپ کے ساتھی بھی نہ سن سکیں اور اس کا درمیانی طریقہ تلاش کیجئے (یعنی نہ بہت زور سے پڑھیے کہ مشرکین سن لیں اور نہ اتنا آہستہ کہ ساتھی بھی نہ سن سکیں)۔

٢٣٧٣- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) فِي الدُّعَاءِ *

۲۳۷۳۔ عبید اللہ بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا دعا کے بارے میں اتری ہے۔

٢٣٧٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ وَزَادَ غَيْرُهُ يَجْهَرُ بِهِ *

۲۳۷۴۔ اسحاق، ابوعاصم، ابن جریج، ابن شہاب، ابو سلمہ، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کو خوش آوازی کے ساتھ نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں اور دوسرے لوگوں نے اتنا زیادہ بیان کیا کہ اس کو زور سے نہیں پڑھتا۔

١٢٧٦ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ فَبَيَّنَ أَنَّ قِيَامَهُ بِالْكِتَابِ هُوَ فِعْلُهُ وَقَالَ (وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ) وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ (وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) *

باب ۱۲۷۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ایک شخص جس کو اللہ نے قرآن دیا ہے اور وہ اس کو رات دن پڑھتا ہے، دوسرا شخص اس کو دیکھ کر کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی یہ ملتا جو اس کو ملا ہے تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا یہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا کہ اس کا کتاب کو پڑھنا اس کا فعل ہے اور فرمایا کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف اس کی نشانیوں میں سے ہے اور اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا کہ بھلائی کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

٢٣٧٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ*

۲۳۷۵۔ قتیبہ، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد (رشک) صرف دو شخصوں پر کیا جا سکتا ہے، ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن دیا ہو اور وہ اس کو رات دن تلاوت کرتا ہو اور دوسرا کہے کہ کاش مجھے بھی یہ دیا جاتا تو میں بھی ویسا ہی کرتا جیسا وہ کرتا ہے، دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اس کے حق میں خرچ کرتا ہو اور دوسرا کہے کہ کاش مجھے بھی یہ ملتا جو اسے دیا گیا ہے تو میں بھی وہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔

٢٣٧٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ

۲۳۷۶۔ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم اپنے والد سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ حسد صرف دو شخصوں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ سَمِعْتُ سُفْيَانَ مِرَارًا لَمْ أَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الْخَبَرَ وَهُوَ مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ *

پر کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن دیا ہو اور وہ اس کو رات دن پڑھتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا اور وہ اسے دن رات خرچ کرتا ہو۔ علی بن عبداللہ نے کہا کہ میں نے سفیان سے متعدد بار سنا لیکن ان کو اخبرنا کے لفظ کے ساتھ بیان کرتے ہوئے نہیں سنا حالانکہ یہ ان کی صحیح حدیثوں میں سے ہے۔

١٢٧٧ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَاتِهِ) وَقَالَ الزُّهْرِيُّ مِنَ اللَّهِ الرِّسَالَةُ وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيمُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ) وَقَالَ تَعَالَى (أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي) وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ) وَقَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلْ (اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ) وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ أَحَدٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ (ذَلِكَ الْكِتَابُ) هَذَا الْقُرْآنُ (هُدًى لِلْمُتَّقِينَ) بَيَانٌ وَدِلَالَةٌ كَقَوْلِهِ تَعَالَى (ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ) هَذَا حُكْمُ اللَّهِ (لَا رَيْبَ) لَا شَكَّ (تِلْكَ آيَاتُ) يَعْنِي هَذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَمِثْلُهُ (حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ) يَعْنِي بِكُمْ وَقَالَ أَنَسٌ

باب ۱۲۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے رسول پہنچا دیجئے جو آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا، اور زہری نے کہا کہ اللہ کی طرف سے پیغام پہنچتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچانا ہے اور ہم پر اس کا تسلیم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تاکہ اللہ جان لے کہ ان لوگوں نے اپنے رب کے پیغاموں کو پہنچا دیا اور فرمایا کہ میں تمہارے پاس اپنے رب کے پیغاموں کو پہنچاتا ہوں اور کعب بن مالک نے جبکہ وہ غزوہ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے کہا کہ عنقریب اللہ اور اس کے رسول تمہارے کام دیکھیں گے اور حضرت عائشہؓ سے کہا کہ جب تم کو کسی کا عمل پسند ہو تو کہو کہ عمل کرو عنقریب اللہ اور اس کے رسول اور ایماندار تمہارے کام دیکھیں گے اور تم کو کوئی فریب میں نہ ڈالے اور معمر نے کہا کہ ذَلِكَ الْكِتَابُ سے مراد هَذَا الْقُرْآنُ ہے، هُدًى لِلْمُتَّقِينَ (ہدایت ہے متقین کے لئے) میں هُدًى سے مراد بیان اور دلالت ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ یہ اللہ کا حکم ہے اس میں کوئی ریب یعنی شک نہیں ہے، تِلْكَ آيَاتُ سے مراد هَذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ ہے اور اس کی مثال آیت حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ ہے جس میں جَرَيْنَ بِهِمْ سے مراد جَرَيْنَ بِكُمْ ہے۔

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَهُ حَرَامًا إِلَى قَوْمِهِ وَقَالَ أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغُ رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ *

اور انسؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ماموں حرام کو ان کی قوم کے پاس بھیجا تو انہوں نے جاکر کہا کہ تم مجھ پر ایمان لاتے ہو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچاتا ہوں، پھر ان سے باتیں کرنے لگے۔

٢٣٧٧ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ الْمُغِيرَةُ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ*

۲۳۷۷۔ فضل بن یعقوب، عبداللہ بن جعفر رقی، معتمر بن سلیمان، سعید بن عبید اللہ ثقفی، بکر بن عبد اللہ مزنی وزیاد بن جبیر بن حیہ، جبیر بن حیہ، حضرت مغیرہ (بن شعبہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ہمارے پروردگار کے پیغام کے متعلق خبر دی کہ ہم میں سے جو شخص قتل کیا گیا وہ جنت میں جائے گا۔

٢٣٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقْهُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ) *

۲۳۷۸۔ محمد بن یوسف، سفیان، اسمٰعیل، شعبی، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جو شخص تم سے یہ بیان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی سے کچھ چھپالیا (دوسری سند) محمد ابو عامر عقدی، شعبہ، اسمٰعیل بن ابی خالد، شعبی، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جو شخص تم سے یہ کہے کہ آنحضرت ﷺ نے وحی میں سے کچھ چھپالیا ہے تو اس کو سچا نہ سمجھنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول آپ پہنچا دیجئے جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اس کا پیغام نہ پہنچایا۔

٢٣٧٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهَا (

۲۳۷۹۔ قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، ابو وائل، عمرو بن شرجیل، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے، آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک بنائے حالانکہ اسی نے تجھ کو پیدا کیا ہے، پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کر دے کہ تیرے ساتھ کھائے گی، پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے یہ آیت

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ) الْآيَةَ *

اتاری کہ اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ کسی جان کو جسے اللہ نے حرام کیا ہے ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے اور جس نے ایسا کیا الخ۔

۱۲۷۸ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا) وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا وَأُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ وَأُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ وَقَالَ أَبُو رَزِينٍ (يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ) يَتَّبِعُونَهُ وَيَعْمَلُونَ بِهِ حَقَّ عَمَلِهِ يُقَالُ (يُتْلَى) يُقْرَأُ حَسَنُ التِّلَاوَةِ حَسَنُ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ (لَا يَمَسُّهُ) لَا يَجِدُ طَعْمَهُ وَنَفْعَهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ وَلَا يَحْمِلُهُ بِحَقِّهِ إِلَّا الْمُوقِنُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ) وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ وَالصَّلَاةَ عَمَلًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ أَخْبِرْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ إِلَّا صَلَّيْتُ وَسُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ الْجِهَادُ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ *

باب ۱۲۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ آپ کہہ دیجئے کہ توراۃ لاؤ اور اسے پڑھو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ تورات والوں کو توراۃ دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا اور انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو ان لوگوں نے اس پر عمل کیا اور تم لوگوں کو قرآن دیا گیا تو تم لوگوں نے اس پر عمل کیا، اور ابورزین نے کہا کہ 'یتلونہ' سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں اور جیسا کہ عمل کرنا چاہئے اس پر عمل کرتے ہیں اور "یتلی" بول کر یہ مراد لیتے ہیں کہ پڑھا جاتا ہے، قرآن کے اچھی طرح پڑھنے اور تلاوت کرنے کو کہتے ہیں، 'لایمسہ' کے معنی ہیں کہ اس کا مزہ اور نفع وہی پائیں گے جو قرآن پر ایمان لائیں اور اس کو اس کے حق کے ساتھ وہی اٹھائے گا جو یقین رکھے لہٰذا اللہ نے فرمایا کہ جن پر توراۃ کی ذمہ داری تھی انہوں نے اسے ادا نہیں کیا تو ان کی مثال گدھے کی ہے جس پر کتابیں لدی ہوں، اس قوم کی بری مثال ہے جس نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور ایمان کو عمل فرمایا۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ سے فرمایا کہ مجھ کو وہ عمل بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں بہت زیادہ امید کا کیا ہو انہوں نے کہا کیا میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو میرے نزدیک بہت امید کا ہو بجز اس کے کہ میں نے پاکی ہی کی حالت میں نماز پڑھی ہے اور آپ سے کسی نے پوچھا کہ کونسا عمل سب سے اچھا ہے، آپؐ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول

۲۳۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنهمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَنْ سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ هَؤُلَاءِ أَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ اللَّهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ *

پر ایمان لانا، پھر جہاد کرنا، پھر حج قبول ہے۔

۲۳۸۰۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، سالم، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری بقا گزشتہ امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے، توارت والوں کو تورات دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ دوپہر کا وقت آگیا، پھر وہ لوگ عاجز ہو گئے تو ان کو ایک ایک قیراط ملا، پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو ان لوگوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی گئی پھر وہ عاجز ہو گئے تو ان کو بھی ایک ایک قیراط ملا پھر تم لوگوں کو قرآن دیا گیا تم لوگوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا تو تم لوگوں کو دو دو قیراط ملے، اہل کتاب نے کہا کہ ان لوگوں نے ہم سے کام کم کئے اور اجرت زیادہ پائی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے، ان لوگوں نے کہا نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

۱۲۷۹ بَاب وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَمَلًا وَقَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بفَاتِحَةِ الْكِتَابِ *

باب ۱۲۷۹۔ اس امر کا بیان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو عمل فرمایا اور فرمایا کہ اس شخص کی نماز (کامل) نہ ہو گی جس نے سورت فاتحہ نہیں پڑھی۔

۲۳۸۱ - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ ح و حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّه عَنْه أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۲۳۸۱۔ سلیمان، شعبہ، ولید (دوسری سند) عباد بن یعقوب اسدی، عباد بن عوام، شیبانی، ولید بن عیزار، ابو عمرو شیبانی، حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہے، آپؐ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پھر خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔

۱۲۸۰ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا)

باب ۱۲۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ انسان بہت ہی گھبراہٹ والا پیدا کیا گیا جب اسے کوئی مصیبت آتی ہے تو گریہ وزاری کرنے لگتا ہے اور جب اسے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو نیک

(هَلُوعًا) ضَجُورًا *

کاموں سے رک جاتا ہے۔ ھلوعاً بمعنی ضجوراً ہے (گھبر نیوالا)۔

٢٣٨٢- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَأَعْطَى قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا فَقَالَ إِنِّي أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرٌو مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ *

۲۳۸۲۔ ابو النعمان، جریر بن حازم، حسن، عمرو بن تغلب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس کچھ مال آیا تو آپ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہیں دیا، آپؐ کو یہ خبر ملی کہ لوگ ناراض ہوگئے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ میں کسی کو دیتا ہوں اور کسی کو نہیں دیتا حالانکہ جسے میں نہیں دیتا وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے جس کو دیتا ہوں میں ان لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے چینی ہوتی ہے (اور جنہیں نہیں دیتا) ان کو اس بے نیازی اور بھلائی کے حوالے کر دیتا ہوں جو اللہ نے ان دلوں میں ڈال دی ہے۔ عمرو بن تغلب انہیں میں سے ہے۔ عمروؓ نے کہا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس کلمے کے بجائے میرے پاس سرخ اونٹ ہوں۔

١٢٨١ بَاب ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ *

باب ۱۲۸۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار سے ذکر و روایت کرنے کا بیان۔

٢٣٨٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِذَا أَتَانِي مَشْيًا أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً *

۲۳۸۳۔ محمد بن عبدالرحیم، ابو زید سعید بن ربیع ہروی، شعبہ، قتادہ، انسؓ نبی ﷺ سے، آپؐ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک گز قریب ہوتا ہوں اور جب مجھ سے ایک گز قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک باع (دونوں ہاتھوں کا پھیلاؤ) قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔

٢٣٨٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَقَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۳۸۴۔ مسدد، یحییٰ، تیمی، انس بن مالکؓ، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کئی بار آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہو تو میں اس سے ایک گز قریب ہوتا ہوں اور جب مجھ سے ایک گز قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک باع قریب ہوتا ہوں اور معتمر نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے انسؓ سے سنا وہ نبی ﷺ سے اور آپ اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۸۵- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ قَالَ لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ *

۲۳۸۵۔ آدم، شعبہ، محمد بن زیاد، ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر عمل کے لئے کفارہ ہوتا ہے اور روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے۔

۲۳۸۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ح و قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ *

۲۳۸۶۔ حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ (دوسری سند) خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، ابوالعالیہ، ابن عباسؓ آنحضرت ﷺ سے، آپؐ اپنے پروردگار سے جو روایت کرتے ہیں اس میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کسی بندے کے لئے مناسب نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں اور یونس علیہ السلام کو ان کے والد کی طرف منسوب کیا۔

۲۳۸۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَّعَ فِيهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مُعَاوِيَةُ يَحْكِي قِرَاءَةَ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيعُهُ قَالَ آ آ آ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۲۳۸۷۔ احمد بن شریح، شبابہ، شعبہ، معاویہ بن قرہ، عبداللہ بن مغفل مزنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ میں اپنی اونٹنی پر سوار دیکھا آپ سورہ فتح پڑھ رہے تھے یا کہا کہ سورہ فتح سے پڑھ رہے تھے پھر آپ نے یہ آیتیں دوبارہ سہ بارہ پڑھیں، شعبہ کا بیان ہے کہ پھر معاویہ نے ابن مغفل کی قرأت کی نقل کرتے ہوئے پڑھا اور کہا کہ اگر لوگ تمہارے پاس اکٹھے نہ ہو جاتے تو میں اس کو دوبارہ سہ بارہ پڑھتا، جس طرح ابن مغفل نے دوبارہ سہ بارہ پڑھا تھا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے معاویہ سے پوچھا کہ انہوں نے ترجیع کس طرح کی تھی انہوں نے آ، آ، آ تین بار کہا۔

۱۲۸۲ بَاب مَا يَجُوزُ مِنْ تَفْسِيرِ التَّوْرَاةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ) وَقَالَ ابْنُ

باب ۱۲۸۲۔ تورات اور دیگر کتب الٰہیہ کی عربی اور دوسری زبانوں میں تفسیر کے جواز کا بیان، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تورات لاؤ اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو اور ابن عباسؓ نے کہا کہ مجھ سے ابوسفیان بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل (۱)

(۱) ہرقل روم کے بادشاہ کا لقب ہوتا تھا جیسا کہ کسریٰ فارس کے بادشاہ کا، خاقان ترک کے بادشاہ کا، نجاشی حبشہ کے بادشاہ کا، تبع یمن کے بادشاہ کا، بطلیوس یونان کے بادشاہ کا، قطنون یہود کے بادشاہ کا، ذویزن حمیر کے بادشاہ، یعبور چین کے بادشاہ کا، فرعون مصر کے بادشاہ کا لقب ہوتا تھا۔

عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ وَ (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ) الْآيَةَ *

نے اپنے مترجم کو بلایا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا، انہوں نے اس کو پڑھا اس میں لکھا تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ وَ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے ہر قل کے نام، اہل کتاب تم اس کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے)۔

٢٣٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا (آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ) الْآيَةَ *

۲۳۸۸۔ محمد بن بشار، عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اہل کتاب تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے لئے اس کی تفسیر عربی میں کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تو تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب کرو اور کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس چیز پر جو نازل کی گئی ایمان لائے الخ۔

٢٣٨٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْيَهُودِ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لِلْيَهُودِ مَا تَصْنَعُونَ بِهِمَا قَالُوا نُسَخِّمُ وُجُوهَهُمَا وَنُخْزِيهِمَا قَالَ (فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ) فَجَاءُوا فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَرْضَوْنَ يَا أَعْوَرُ اقْرَأْ فَقَرَأَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّا نُكَاتِمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا فَرَأَيْتُهُ يُجَانِئُ عَلَيْهَا الْحِجَارَةَ *

۲۳۸۹۔ مسدد، اسمٰعیل، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت لائی گئی جنہوں نے زنا کیا تھا، آپؐ نے یہود سے فرمایا کہ تم ان دونوں کے ساتھ کیا کرتے ہو، ان لوگوں نے کہا کہ ہم ان کا منہ کالا کر کے انہیں رسوا کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ تورات لاؤ اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو، وہ لوگ لے کر آئے اور ایک آدمی سے جسے یہ لوگ پسند کرتے تھے کہا کہ اے اعور تو پڑھ، وہ پڑھنے لگا جب بعض مقام پر پہنچا تو اس نے اپنا ہاتھ اس پر رکھ دیا، آپؐ نے کہا اپنا ہاتھ اٹھاؤ، اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہاں پر آیت رجم تھی جو چمک رہی تھی تو اس نے کہا کہ اے محمد (ﷺ) ان پر رجم کرنا ہے لیکن ہم اس کو آپس میں چھپاتے تھے، پھر آپؐ نے حکم دیا تو وہ رجم کئے گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ میں نے دیکھا وہ مرد اس عورت پر جھکا پڑتا تھا۔

۱۲۸۳ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَزَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ *

باب ۱۲۸۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ماہر قرآن بزرگ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہوگا اور (یہ کہ) قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔

۲۳۹۰- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ *

۲۳۹۰۔ ابراہیم بن حمزہ، ابن ابی حازم، یزید، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو (کان لگاکر) نہیں سنتا ہے جتنا خوش آواز نبی کے قرآن کو با آواز بلند پڑھنے کو سنتا ہے۔

۲۳۹۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ يُبَرِّئُنِي وَلَكِنِّي وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ) الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا *

۲۳۹۱۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشہؓ کے واقعہ افک کی حدیث بیان کی، اور ہر ایک نے مجھ سے حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں اپنے بستر پر لیٹ گئی، اس وقت میں جانتی تھی کہ میں پاک دامن ہوں اور اللہ تعالیٰ میری برأت ضرور ظاہر کرے گا لیکن خدا کی قسم میرا گمان یہ نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی، میرے خیال میں میرا مرتبہ اس سے حقیر تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق ایسی بات فرمائے گا جس کو لوگ تلاوت کریں گے اور اللہ عزوجل نے إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الخ پوری دس آیتیں نازل فرمائیں۔

۲۳۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ أُرَاهُ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ (وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ) فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِنْهُ *

۲۳۹۲۔ ابونعیم، مسعر، عدی بن ثابت، (غالباً) حضرت براء سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء میں سورت وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ پڑھتے ہوئے سنا، میں نے کسی کو آپ سے زیادہ خوش آواز یا بہتر قرأت کرنے والا نہیں سنا۔

۲۳۹۳- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

۲۳۹۳۔ حجاج بن منہال، ہشیم، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں چھپے ہوئے رہتے تھے اور اپنی آواز بلند کرتے تھے تو

صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِيًا بِمَكَّةَ وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) *

مشرکین جب سنتے تو قرآن اور اس کے لانے والے کو برا بھلا کہتے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ اپنی آواز نماز میں بہت بلند کرو اور نہ ہی بہت آہستہ کرو۔

٢٣٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۹۴۔ اسمٰعیل، مالک، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ اپنے والد سے، وہ حضرت ابو سعید خدریؓ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ بکریاں اور جنگل تمہیں بہت پسند ہیں، جب تم اپنی بکریوں میں یا جنگل میں ہو تو نماز کے لئے اذان دو اور اپنی آواز کو اذان میں بلند کرو، اس لئے کہ اذان دینے والے کی آواز جہاں تک پہنچے گی اور جن وانس اور جو چیز بھی سنے گی قیامت کے دن گواہی دے گی۔ حضرت ابو سعیدؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے۔

٢٣٩٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ *

۲۳۹۵۔ قبیصہ، سفیان، منصور، اپنی ماں سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے تھے اور اس وقت آپ کا سر میری گود میں ہوتا اور میں حائضہ ہوتی تھی۔

١٢٨٤ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ) *

باب ۱۲۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ قرآن پڑھو جو تم سے آسانی سے ہو سکے۔

٢٣٩٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِالْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي

۲۳۹۶۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، مسور بن مخرمہ، عبدالرحمٰن بن عبد القاری، حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت کرتے ہیں، ان کو بیان کرتے سنا کہ میں نے ہشام بن حکیم کو سورت فرقان رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں پڑھتے ہوئے سنا تو دیکھا کہ وہ بہت سے ایسے حروف کے ساتھ پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے، قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کردوں لیکن میں نے صبر کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے چادر ان کے گلے میں ڈال دی اور کہا کہ تجھے یہ سورت کس نے پڑھائی ہے جو میں نے تجھے پڑھتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے کہا

الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا فَقَالَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ *

کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے، میں نے کہا جھوٹ کہتے ہو جس طرح تم پڑھتے ہو مجھے تو اس طرح نہیں پڑھایا ہے، چنانچہ میں ان کو کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور میں نے عرض کیا کہ میں نے ان کو سورت فرقان ان طریقوں سے پڑھتے ہوئے سنا ہے جو آپؐ نے مجھے نہیں پڑھائے ہیں، آپؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، پھر فرمایا کہ اے ہشام پڑھو جس طرح میں نے ان کو پڑھتے ہوئے سنا تھا انہوں نے اسی طرح پڑھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ قرآن اسی طرح نازل کیا گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمرؓ تم پڑھو، چنانچہ جس طرح مجھے آپ نے پڑھایا تھا اسی طرح میں نے پڑھا، آپؐ نے فرمایا قرآن اسی طرح نازل کیا گیا، یہ قرآن سات طریقوں پر اترا ہے لہٰذا جو تم سے آسانی سے ہو سکے پڑھو۔

١٢٨٥ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ يُقَالُ مُيَسَّرٌ مُهَيَّأٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ عَلَيْكَ وَقَالَ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ (وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانَ عَلَيْهِ *

باب ۱۲۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص جس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کے لئے وہی آسان کر دیا گیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ (میسر) کے معنی ہیں (مہیا) یعنی تیار کیا ہوا، اور مجاہد نے کہا یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ کے معنی ہیں کہ ہم نے اس کی قرأت تم پر آسان کر دی ہے اور مطر وراق نے کہا کہ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ کے معنی ہیں کہ کوئی علم کا طلب کرنے والا ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔

٢٣٩٧- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ يَزِيدُ حَدَّثَنِي مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ *

۲۳۹۷۔ ابو معمر، عبدالوارث، یزید، مطرف بن عبداللہ، عمران سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ پھر کس لئے عمل کرنے والے عمل کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا ہر شخص کے لئے وہی آسان ہوتا ہے جس کے لئے پیدا کیا ہے۔

٢٣٩٨- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ

۲۳۹۸۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، منصور و اعمش، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن، حضرت علیؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى) الْآيَةَ *

ہیں کہ آپؐ ایک جنازہ میں تھے، آپؐ نے ایک لکڑی لی اور اس سے زمین کریدنے لگے، آپؐ نے فرمایا تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ میں نہ لکھ دیا ہو، لوگوں نے عرض کیا کہ پھر ہم بھروسہ کیوں نہ کرلیں؟ آپؐ نے فرمایا ہر شخص کو اسی میں آسانی دی جاتی ہے جس کے لئے پیدا کیا گیا، پھر یہ آیت پڑھی فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الخ۔

١٢٨٦ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ) (وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ) قَالَ قَتَادَةُ مَكْتُوبٌ (يَسْطُرُونَ) يَخُطُّونَ (فِي أُمِّ الْكِتَابِ) جُمْلَةِ الْكِتَابِ وَأَصْلِهِ (مَا يَلْفِظُ) مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ (يُحَرِّفُونَ) يُزِيلُونَ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ يَتَأَوَّلُونَهُ عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ دِرَاسَتُهُمْ تِلَاوَتُهُمْ (وَاعِيَةٌ) حَافِظَةٌ (وَتَعِيَهَا) تَحْفَظُهَا (وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ) يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ (وَمَنْ بَلَغَ) هَذَا الْقُرْآنُ فَهُوَ لَهُ نَذِيرٌ و قَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۲۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول بلکہ وہ بزرگ قرآن ہے جو لوح محفوظ میں ہے اور آیت وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ، قتادہ نے کہا کہ مسطور سے مراد مکتوب ہے يَسْطُرُونَ کے معنی لکھتے ہیں ام الکتاب سے مراد اصل اور مجموعی کتاب ہے یا بلفظ یعنی جو کچھ بھی بات کرے گا وہ لکھ لیا جائے گا اور ابن عباسؓ نے کہا کہ خیر اور شر لکھ لیا جاتا ہے، يُحَرِّفُونَ کے معنی دور کرتے ہیں اور نہیں ہے کوئی شخص جو اللہ کی کتاب کے لفظ کو زائل کردے لیکن وہ لوگ تحریف کرتے ہیں(۱) اور ایسی تاویلیں کرتے ہیں جو اس کے منشا کے خلاف ہیں، دِرَاسَتُهُمْ یعنی ان کا تلاوت کرنا وَاعِيَةٌ بمعنی محفوظ رکھنے والی، وَتَعِيَهَا اس کو محفوظ رکھتی ہے اور میری طرف قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ تم کو (اہل مکہ) کو ڈراؤں اور جس کو یہ قرآن پہنچے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈرانے والے ہیں اور مجھ سے خلیفہ خیاط نے بواسطہ معتمر، ابو قتادہ، ابو رافع، ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپؐ نے فرمایا کہ جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے پاس ایک تحریر لکھ دی کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی یا فرمایا

۱؎ تورات وانجیل میں تبدیلی و تحریف کتنی ہوئی ہے اور کس نوعیت کی ہوئی ہے؟ اس بارے میں متعدد اقوال ہیں (۱) پوری پوری کتاب بدل دی گئی ہے، یہ قول ضعیف ہے، (۲) تبدیلی اکثر حصے میں ہوئی ہے کچھ اپنی اصل پر باقی ہے۔ (۳) بہت تھوڑے حصے میں تبدیلی ہوئی ہے اکثر حصہ اپنی حالت پر باقی ہے۔ (۴) تبدیلی صرف معانی میں کی گئی ہے الفاظ میں تبدیلی نہیں کی گئی۔ (فتح الباری ص ۴۴۹ ج ۱۳)

قَالَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ غَلَبَتْ أَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ *

سبقت لے گئی اور یہ اللہ کے پاس عرش کے اوپر ہے۔

۲۳۹۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ *

۲۳۹۹۔ محمد بن ابی غالب، محمد بن اسمٰعیل، معتمر، معتمر کے والد (سلیمان) قتادہ، ابورافع، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مخلوق کو پیدا کرنے سے قبل اللہ تعالیٰ نے ایک تحریر لکھ دی کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے پاس عرش کے اوپر لکھی ہوئی ہے۔

۱۲۸۷ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ) (إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ) وَيُقَالُ لِلْمُصَوِّرِينَ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ (إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ) قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ بَيَّنَ اللَّهُ الْخَلْقَ مِنَ الْأَمْرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ) وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانَ عَمَلًا قَالَ أَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَقَالَ (جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) وَقَالَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ

باب ۱۲۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ نے تم کو اور جو تم کرتے ہو پیدا کیا ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا اور تصویر بنانے والوں سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اس میں جان ڈالو، بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش پر چڑھا رات کو دن سے ڈھانپتا ہے، دونوں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑ کر آتے ہیں اور آفتاب و ماہتاب اور ستارے پیدا کئے جو اس کے حکم کے تابع ہیں، سن لو کہ خلق و امر اسی کے لئے ہے، اللہ بابرکت ہے جو سارے جہاں کا رب ہے۔ اور ابن عیینہ نے کہا کہ اللہ نے خلق اور امر کو جدا کر کے بیان کیا اور أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ فرمایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا نام عمل رکھا۔ ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کہ کونسا عمل سب سے اچھا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے) اور وفد عبدالقیس نے نبی صلی اللہ علیہ

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ وَالشَّهَادَةِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ فَجَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ عَمَلًا *

٢٤٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جُرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكَ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى ثُمَّ انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَتَحَلَّلْتُهَا *

٢٤٠١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو

وسلم سے عرض کیا کہ ہم کو چند جامع احکام بتلایئے کہ اگر ہم اس پر عمل کریں تو جنت میں داخل ہوں، تو آپ نے ان کو ایمان اور شہادۃ اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کا حکم دیا اور ان ساری باتوں کو عمل قرار دیا۔

۲۴۰۰۔ عبداللہ بن عبدالوہاب، عبدالوہاب، ایوب، ابو قلابہ و قاسم، تمیمی، زہدم سے روایت کرتے ہیں کہ جرم کے اس قبیلہ اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور بھائی چارہ تھا، ہم لوگ ابو موسیٰ اشعریؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا اس وقت ان کے پاس بنی تیم اللہ کا ایک شخص بیٹھا ہوا تھا وہ سوالی میں سے معلوم ہوتا تھا اس کو کھانے کے لئے بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے اس کو کچھ کھاتے ہوئے دیکھا ہے جس سے مجھے گھن آئی، میں نے قسم کھالی کہ میں یہ کبھی نہ کھاؤں گا، ابو موسیٰؓ نے کہا آؤ میں تم سے اس کے متعلق ایک حدیث بیان کروں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا تاکہ آپ سے سواری مانگیں، آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا اور نہ میرے پاس کچھ ہے کہ تمہیں سواری کے لئے دوں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غنیمت کے کچھ اونٹ لائے گئے تو آپؐ نے ہم لوگوں کے متعلق پوچھا اور فرمایا کہ اشعریوں کی جماعت کہاں ہے، پھر ہمارے لئے پانچ موٹے تازے اور عمدہ اونٹ دینے کا حکم فرمایا، ہم انہیں لے کر چلے تو آپس میں کہا ہم نے یہ کیا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو قسم کھا چکے تھے کہ ہمیں سواری نہ دیں گے اور نہ آپؐ کے پاس کچھ ہے کہ سواری کے لئے دیں پھر بھی آپؐ نے ہمیں سواری دی (شاید) آپؐ اپنی قسم بھول گئے، بخدا ہم کبھی فلاح نہیں پا سکتے، ہم آپؐ کے پاس لوٹ کر گئے اور آپؐ سے عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں سواری نہیں دی بلکہ اللہ نے دی بخدا جب میں کسی بات پر قسم کھاتا ہوں اور بھلائی اس کے خلاف میں پاتا ہوں تو وہی کرتا ہوں جو بھلا ہوتا ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

۲۴۰۱۔ عمرو بن علی، ابو عاصم، قرہ بن خالد، ابو حمزہ ضبعی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے (کوئی حدیث بیان کرنے کو)

جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حُرُمٍ فَمُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ آمُرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالظُّرُوفِ الْمُزَفَّتَةِ وَالْحَنْتَمَةِ *

کہا تو انہوں نے کہا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو عرض کیا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر حائل ہیں اس لئے ہم آپ کے پاس صرف حرام ہی کے مہینوں میں حاضر ہو سکتے ہیں آپ ہمیں ایسے جامع احکام بتلا دیجئے کہ اگر اس پر عمل کریں تو جنت میں داخل ہو جائیں اور اس کی طرف ان لوگوں کو بھی دعوت دیں جو ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں، میں تم کو اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں اور تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانا کیا ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور غنیمت کا پانچواں حصہ دینا اور میں تم کو چار باتوں سے منع کرتا ہوں دباء، نقیر، مزفت اور حنتمہ ظروف میں نہ پیو (کیونکہ یہ برتن شراب میں استعمال ہوتے تھے)۔

٢٤٠٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ *

۲۴۰۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان صورتوں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اس میں جان ڈالو۔

٢٤٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّه عَنْهمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ *

۲۴۰۳۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان صورتوں کو بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اس میں جان ڈالو۔

٢٤٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً *

۲۴۰۴۔ محمد بن علاء، ابن فضیل، عمارہ، ابو زرعہ، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو میری طرح پیدا کرنا چاہے، اگر ایسا ہے تو وہ ایک چناہی پیدا کر کے دکھائے یا ایک جو ہی پیدا کر کے دکھائے۔

١٢٨٨ بَاب قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ

۱۲۸۸۔ فاجر اور منافق کے قرآن پڑھنے کا بیان اور یہ کہ آوازیں

وَأَصْوَاتُهُمْ وَتِلَاوَتُهُمْ لَا تُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ *

اور ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتیں (۱)۔

٢٤٠٥ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا *

۲۴۰۵۔ ہدبہ بن خالد، ہمام، قتادہ، انسؓ، حضرت ابو موسیٰؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے چکوترے کی طرح ہے کہ اس کا مزہ اچھا ہے اور اس کی بو بھی خوشگوار ہے اور اس کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں ہے، اور اس بدکار کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ریحان کی طرح ہے کہ اس میں خوشبو تو ہے لیکن اس کا مزہ تلخ ہے، اور اس بدکار کی مثال جو کہ قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کی طرح ہے کہ اس کا مزہ بھی تلخ ہے اور اس میں خوشبو بھی نہیں۔

٢٤٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّه عَنْهَا سَأَلَ أُنَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيُقَرْقِرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ *

۲۴۰۶۔ علی، ہشام، معمر، زہری، ح، احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، یحییٰ بن عروہ، ابن زبیرؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ کچھ نہیں ہیں (یعنی ان کا کوئی اعتبار نہیں ہے) لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ لوگ بعض دفعہ ایسی بات کہتے ہیں جو سچ نکلتی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات خدا کی طرف سے ہوتی ہے جس کو شیطان (سن کر) یاد رکھتا ہے اور اس کو اپنے دوست کے کان میں کٹ کٹ کر کے ڈال دیتا ہے جس طرح مرغی کٹ کٹ کرتی ہے، پھر یہ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

٢٤٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

۲۴۰۷۔ ابو النعمان، مہدی بن میمون، محمد بن سیرین، معبد بن سیرین، حضرت ابو سعید خدریؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ مشرق کی طرف سے کچھ لوگ نکلیں

(۱) مراد یہ ہے کہ ایسے منافق اور فاجر لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تلاوت نہیں کرتے ان کی تلاوت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہوتی اور ان لوگوں کے تقرب عند اللہ کا ذریعہ نہیں بنتی اور صرف آواز ہی آواز ہوتی ہے دلوں پر اثر انداز نہیں ہوتی، اس وجہ سے فرمایا کہ ان کے حلقوں سے تجاوز نہیں کرتی۔

رَضِي اللّٰه عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِق وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّين كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ إِلَى فُوقِهِ قِيلَ مَا سِيمَاهُمْ قَالَ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ أَوْ قَالَ التَّسْبِيدُ *

گے اور قرآن پڑھیں گے جوان کی ہنسلیوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے، پھر وہ لوگ لوٹ کر دین میں نہیں آئیں گے جب تک کہ تیر اپنی جگہ پر نہ لوٹ آئے، کسی نے پوچھا کہ ان کی نشانی کیا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ سر منڈانا (آپؐ نے تحلیق یا تسبید فرمایا راوی کو شک ہے)۔

۱۲۸۹ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى (وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ(۱) الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ) وَأَنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقَوْلَهُمْ يُوزَنُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقُسْطَاسُ الْعَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ وَيُقَالُ الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ وَأَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْجَائِرُ *

باب ۱۲۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہم ترازو(۱) کو ٹھیک ٹھیک رکھیں گے اور اس امر کا بیان کہ لوگوں کے اقوال و افعال تولے جائیں گے، اور مجاہد نے کہا کہ قسطاس، رومی زبان میں عدل کو کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ قسط، مقسط کا مصدر ہے جس کے معنی عادل ہیں اور قاسط ظالم کو کہتے ہیں۔

۲۴۰۸- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللّٰه عَنْه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ *

۲۴۰۸۔ احمد بن اشکاب، محمد بن فضیل، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں اور زبان پر نہایت ہلکے ہیں مگر میزان (تول) میں بہت بھاری ہیں (وہ کلمات یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ ۔

تم الجزء الثلثون وبه کمل الکتاب والحمد للّٰه اولا و اخرا

۱؎ اللہ تعالیٰ نے موازین جمع کے صیغہ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے یا اس لئے کہ ہر ایک کے لئے الگ ترازو ہو گا یا ہر قسم کے عمل کے لئے الگ ترازو ہو گا یا اس میزان عمل کے بڑا ہونے کی وجہ سے اس کو جمع کے ساتھ تعبیر فرمادیا گیا۔

عصرِ حاضر کی جامع ترین عربی اردو لغت۔ کم وبیش ایک لاکھ قدیم اور جدید عربی الفاظ کا عظیم ترین ذخیرہ جو اپنی گوناگوں خصوصیات کی بنا پر اب تک کی تمام عربی اردو لغات پر فائق ہے۔ جدید الفاظ، اصطلاحات، محاورات، ضرب الامثال، مترادفات اور زندہ اسالیب کا ایک خزانہ جس سے کوئی درس گاہ، کتب خانہ، استاد یا طالب علم مستغنی نہیں ہوسکتا۔ پاکستان اور ہندوستان میں پہلی بار شائع ہونے والی معجم جو برس ہا برس کی محنت شاقہ کے بعد علمی استفادے کے لیے دستیاب ہے۔ ایک باکمال صاحبِ فن کی عرق ریزی کا ثمر۔

القاموس الوحید

جامع ترین مکمل عربی اردو لغت

تالیف

مولانا وحید الزماں قاسمی کیرانوی

استاذ حدیث وادب عربی و معاون مہتمم دار العلوم دیوبند

مراجعہ وتقدیم

مولانا عمید الزماں قاسمی کیرانوی

ادارہ اسلامیات

لاہور — کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو

ریاض الصالحین مترجم

عربی، اُردو

جلد اوّل ـ جلد دوم

چار سو تیئس (۴۲۳) آیاتِ قرآنی اور اٹھارہ سو اکیانوے (۱۸۹۱) احادیثِ نبوی کا وہ مستند اور قابلِ اعتماد ذخیرہ جو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی تحقیق اور جستجو کے ساتھ مرتب فرمایا ہے۔

وہ بیش بہا کتاب جو صدیوں سے مسلمان گھرانوں میں مقبول چلی آتی ہے

روزمرہ زندگی کی اصلاح اور درستگی کے لیے بے مثال اور مجرب لائحہ عمل

مصنف

امام محیّ الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۷۶ھ)

ترجمہ و فوائد

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی

ادارۂ اسلامیات

لاہور ـ کراچی

پاکستان

An Exclusive Collection of Ahadith on

BEHAVIOUR AND MANNERS IN ISLAM

(Al-Adab Al-Mufrad)

(الادب المفرد)

Abu'Abd-Allah Muhammad-Ibn-Isma'il-al-Bukhari

Explanatory Notes From Fadl-ullah-as Samad

Translated by
PROF.ABDUL KARIM

Idara-e-Islamiat
Lahore-Karachi